مظفر کے نام

(کچھ ادبی خطوط)

LETTER'S BOX

ڈاکٹر مظفر حنفی
بٹلہ ہاؤس جامعہ نگر
نئی دہلی

مرتب

انجینئر فیروز مظفر

مظفر کے نام

(کچھ ادبی خطوط)

LETTER'S BOX

ڈاکٹر مظفر حنفی
بٹلہ ہاؤس جامعہ نگر
نئی دہلی

مرتب

انجینئر فیروز مظفر

۳/ مارچ ۹۵

عزیز فیروز حنفی۔ السلام علیکم

میں بے حد شرمندہ ہوں کہ اس قدر تاخیر سے آپ نے خط کے خط کا جواب تحریر کر رہا ہوں۔ میں دراصل ملک سے باہر چلا گیا تھا۔ واپسی پر بہت سے کاموں میں الجھا رہا اور بہت کم خطوط کے جواب لکھ پایا۔ ” آپ نے بہت اچھا کیا کہ برادرم مظفر حنفی صاحب کے گوشے کے لیے مواد مہیا کر دیا۔ فرستادہ مضامین میں سے میں نے تین مضامین کا انتخاب کیا ہے۔ اسی کے ساتھ مظفر صاحب کی چار غزلیں بھی چھپیں گی۔ انشاء اللہ یہ گوشہ بہت پسند کیا جائے گا۔ آپ انھیں مطلع کر دیں کہ مئی ۹۵ میں چھپنے والے اوراق کے خاص نمبر میں ان کا گوشہ شائع ہوگا۔“ .... **وزیر آغا (لاہور)**

……

” بحیثیت انجینئر اپنی پیشہ ورانہ مصروفیات سے وقت نکال کر فیروز مظفر نے ورثہ میں حاصل شدہ اپنے ادبی کمالات کے اظہار کے لیے ایک منفرد راہ ترتیب و تدوین کی منتخب کی ہے، مکتوبات ساغر نظامی، ساغر بنام ذکیہ وغیرہ جیسی چند اہم اور مفید ادبی کتابوں کی ترتیب و تدوین کے وسیلے سے ادب میں اپنی شناخت قائم کر لینے کے بعد فیروز نے اپنے ادبی مشاغل میں ہمہ وقت مصروف اور محصور شاعر، ادیب اور نقاد والد کے انبار در انبار منتشر تخلیقی و تنقیدی سرمائے کو سمیٹ کر کتابوں میں محفوظ کر دینا گویا اپنی زندگی کا ایک خاص مشن بنا لیا ہے اور اس مختلف الجہات، متنوع، وسیع، عمیق اور خطیر سرمایۂ ادب کو جسے مروجہ انداز میں کتابوں میں محفوظ کرنے کے لیے کئی کئی جلدیں درکار ہوتیں پانچ پانچ چھ چھ سو صفحات کی ضخیم جلدوں میں سمیٹنے کا مستحسن طریقہ اختیار کیا ہے۔ لہٰذا، ہیرے ایک ڈال کے، مظفر حنفی سوالوں کے حصار میں، مظفر حنفی ایک مطالعہ، کمان، اور تیزاب میں تیرتے پھول ان پانچ ضخیم کتابوں کے بعد ابھی ابھی سالِ نو کے آغاز میں ساڑھے چار سو صفحات پر مبنی ”تنقیدی نگارشات“ اور ساڑھے پانچ سو صفحات پر مشتمل ”مظفر حنفی حیات و جہات“ کے منظرِ عام پر لانے کا خوشگوار فریضہ انجام دے چکے ہیں۔“

ڈاکٹر محبوب راہیؔ (بارسی ٹاکلی)

……

مظفؔر کے نام

(کچھ ادبی خطوط)

جلد اوّل

مرتب

انجینئر فیروز مظفر

مظفؔر حنفی میموریل سوسائٹی

مظفؔر حنفی لین، بٹلہ ہاؤس، نئی دہلی۔ ۱۱۰۰۲۵

© فیرؔوز مظفر

ISBN :978-93-91105-24-2

نام کتاب : مظفر کے نام (کچھ ادبی خطوط)
ترتیب وتدوین : فیرؔوز مظفر
ایڈیشن : پہلا
سنہ اشاعت : اکتوبر ۲۰۲۲ء
صفحات : ۵۹۲
قیمت : پانچ سو روپے
ناشر : مظفؔر حنفی میموریل سوسائٹی، مظفؔر حنفی لین،
بٹلہ ہاؤس، نئی دہلی۔ ۲۵
er.ferozemuzaffar@gmail.com
muzaffarhanfimemorialsociety@gmail.co
سرورق : شکیل اعجاز (آکولہ)
کمپوزنگ : محمد ذکیر الدین ذکؔی (Mob: 9820653127)
مطبع : مرکزی پبلی کیشنز، نئی دہلی (Mob: 9811794822)

ملنے کے پتے:
۱۔ ایجوکیشنل پبلشنگ ہاؤس
۲۔ مظفؔر حنفی میموریل سوسائٹی، مظفؔر حنفی لین، بٹلہ ہاؤس، نئی دہلی
۳۔ عالمی تحریک اردو جموں
۴۔ پرویز مظفر، 48 سلی فرڈ روڈ ہال گرین، برمنگھم (یوکے)۔B28.9QP
۵۔ عرفان مظفر، پوسٹ باکس نمبر 572، پی سی 122 روسائل، عمان (مسقط)

فہرست

کچھ اپنی سی 7
آل احمد سرور 20
احمد ندیم قاسمی (لاہور) 24
اسلوب احمد انصاری 27
انجم فوقی (کراچی) 28
ابو محفوظ الکریم معصومی 29
انور سدید (لاہور) 30
احمد سعید ملیح آبادی 31
اعزاز افضل 23
اسد الزماں 34
امیر عارفی (پروفیسر) 35
اصغر عباس (پروفیسر) 36
ابوذر عثمانی (پروفیسر) 41
اسلم پرویز (پروفیسر) 41
آفاق احمد (پروفیسر) 42
اشرف رفیع (پروفیسر) 50
آفتاب احمد شمسی (پروفیسر) 51
آمنہ کشور (پروفیسر) 52
ابوالکلام قاسمی (پروفیسر) 52
انیس اشفاق (پروفیسر) 53
اعجاز علی ارشد (پروفیسر) 54
اسلم آزاد (پروفیسر) 60
اویس احمد دوراں 61
احسن مفتاحی 63
آزاد گلاٹھی 64
اختر بستوی 65
اختر نظمی 66
اختر یوسف (ڈاکٹر) 67
اکبر حیدر آبادی (لندن) 68
اقبال مجید 69
اقبال مرزا (لندن) 71
اسعد بدایونی 77
اظہر عنایتی 77
اظہر غوری 79
احتشام اختر 81
اختر شاہجہاں پوری 82
ایاز جھانسوی 82
انیس رفیع 83
انیس دہلوی 84
احمد زین الدین (کراچی) 86
انتظار نعیم 95
اختر الاسلام 95
انوار رضوی 96
اندر سروپ سریواستوا 97
ایوب واقف 98
ابرار کرتپوری 98
اسحاق ساجد 99
احمد کلیم فیض آبادی 100
اطہر عزیز 101
ابراہیم اشک 102
اصغر ویلوری 102
احمد امام بالا پوری 104
آفاق فاخری (ڈاکٹر) 105
انور شمیم 106
احمد کمال پاشا 107
اشفاق قلق 107
اویس کاوش 108
انظار فریدی 109
انوار احمد انصاری 109
انیس امام 109
ارشد الاعظمی 110
افتخار امام صدیقی 110
احمد کمال پروازی 111
امین انعامدار (ڈاکٹر) 112
انیس انصاری 112
اقلیم نعت (پاکستان) 113
الف انصاری 114
انور حسین انجم 114
احمد سعید فیروز آبادی 115
احمد کمال ہشمی 116
افتخار نسیم 117
اشرف عادل 118
افضال عاقل (ڈاکٹر) 119
اظہر عالم (ڈاکٹر) 119
بشیر بدر 120
بشر نواز 122
بلراج کومل (دہلی) 123
باز غ بہاری 124
بیگ احساس (پروفیسر) 125
بدنام بشر 128
بلند اقبال 128
بسمل عارفی 129
پی پی سریواستو ارند ساغری 130
پرکاش فکری 131
پروین کمار اشک 133
پروانہ ردولوی 134
پریم کمار نظر 135

پریم گوپال متل 135
پرتپال سنگھ بیتاب 138
پریمی رومانی 139
تسکین زیدی 140
تمنا لدھیانوی 140
جگن ناتھ آزاد 141
جسٹس کے ایم یوسف 149
جوگندر پال 150
جلیل ساز 150
جلیس نجیب آبادی 151
جلال فریدی 153
جمال اویسی (ڈاکٹر) 154
جاوید اختر چودھری (یو کے) 154
جعفر ساہنی 155
چمن 155
چوہدری ابن النصیر 156
چودھری جاوید ارشد (ڈاکٹر) 157
حکیم عبدالحمید (ہمدرد) 157
حامد انصاری 157
حنیف نقوی (پروفیسر) 158
حامدی کاشمیری (پروفیسر) 160
حمید الماس 162
حباب ہاشمی 162
حفیظ اللہ نیولپوری (پروفیسر) 175
حکیم منظور 179
حفیظ بنارسی 181
حمید سہروردی (پروفیسر) 181
حبیب ہاشمی 182
حسیب سوز 184
حیدر جعفری سید 189
حیدر قریشی (جرمنی) 191
حاجی خورشید احمد 193
حسن امام کندن 194
حامد علی خاں 195
حکیم سعید احمد 196
حسن فتح پوری 197
حمید دلکش 197
حبیب عالم 198
خلیق انجم 202
خورشید جہاں (پروفیسر) 205
خورشید سمیع (ڈاکٹر) 206
خمار قریشی 207
خلیل تنویر 208
خلیل فرحت 209
خلیق الزماں نصرت 210
خاور حسن 211
خاور خاں سرحدی 212
خلیق احمد 213
خالد عابدی (ڈاکٹر) 213
خالد محمود (پروفیسر) 215
دلیپ سنگھ 239
دلشاد لاری 239
دبیر احمد (ڈاکٹر) 240
درد چاپدانوی 240
ڈاکٹر علی احمد جلیلی 241
ڈاکٹر نجم الہدیٰ 243
ڈاکٹر سید حامد حسین 244
ڈاکٹر منشاء الرحمٰن خاں منشا 245
ڈاکٹر ایم شفیع 248
ڈاکٹر اظہر حیات 249
ڈاکٹر ایم اسمٰعیل آزاد فتح پوری 250
ڈاکٹر سید عبدالباری 252
ڈاکٹر عابدہ سمیع الدین 253
ڈاکٹر انور مینائی 254
ڈاکٹر معین الدین شاہین اجمیری 254
ڈاکٹر مقبول احمد مقبول 255
ڈاکٹر تسخیر فہمی 256
ڈاکٹر پیر محمد رحمانی 257
ڈاکٹر محمد نہال حسن ہاشمی 258
ڈاکٹر سید یحییٰ نشیط 258
ڈاکٹر اطہر مسعود خاں 259
ڈاکٹر ایم حیدر 260
ڈاکٹر سجاد سید 264
ڈاکٹر داؤد کشمیری 264
ڈاکٹر ظہیر علی صدیقی 265
ڈاکٹر جلیل الرحمٰن جلیل 265
ڈاکٹر نخشب مسعود 266
ڈاکٹر محمد ضمیر الحق نثار 267
ڈاکٹر ایاز احمد قریشی 267
ڈاکٹر صابر آفاقی 269
ڈاکٹر سخاوت شمیم 269
ڈاکٹر سید احمد مہدی جعفری 270
ڈاکٹر رینو بہل 272
ذکاء الدین شایاں 272
ذہین نقوی 273
ذاکر ٹونکی (حکیم) 274
ذکا صدیقی 274
ذاکر حسین ذاکر 276
رضا نقوی واہی 277
رفیع الدین ہاشمی (لاہور) 278

رام لعل 278
رشید حسن خاں 280
رفعت سروش 281
راغب شکیب (کراچی) 282
رونق نعیم 284
راجندر سنگھ ورما 287
رضوان احمد 291
رہبر جونپوری 292
رؤف خیر 294
رونق شہری 299
رئیس انصاری 300
ریاست علی تاج 301
رئیس احمد جعفری 301
رحمٰن امر امیری 302
ریحانہ عاطف الٰہی 302
آر پی شوخ 305
راشد جمال فاروقی 305
رفیق الزماں 306
روشن لال روشن 307
رانا روی سنگھ شاہین 308
رضیہ حامد (ڈاکٹر) 309
راشد انور راشد 311
ریاض لطیف 312
رفیع کاظمی 313
رشید الوحیدی (پروفیسر) 314
ریحان ناصر 315
رحیم رضا 316
رحمت امروہوی 316
ریحانہ جاوید 317
رئیس الدین رئیس 318

زبیر رضوی 318
زبیر احمد فاروقی 318
زبیر شفائی 319
زیبا جونپوری 320
زرینہ زرّیں 320

سید ظہور قاسم 321
سالک لکھنوی 321
ساحر ہوشیارپوری 324
سید امین اشرف (پروفیسر) 329
سیدہ جعفر (پروفیسر) 334
سلیمان اطہر جاوید (پروفیسر) 334
سراج انور 339
سلطان اختر 340
سید عبدالکریم (دُنّی) 341
ساحر شیوی (لوٹن) 360
سید صفی اللہ (پروفیسر) 362
ستار ساحر (پروفیسر) 363
سید فیضان احمد 364
سید منال شاہ القادری 364
سید نظر احسن (وائس چانسلر) 365
سید حسن عباس (پروفیسر) 365
سیدہ شانِ معراج 366
سردار آصف 367
سید شریف الحسن 374
سید شکیل دسنوی 374
سید امتیاز الدین 376
سید اسرار الحق 376
سرور نگینوی 377
ساجد حسین 377
سید عبدالستار 378
ستیہ پال آنند 380
سعید احمد ڈار 381
سمن تسیمی 382
سید افتخار شکیل 383
سیفی سرونجی 383
سہیل صدیقی 384
سید شیر افگن 385
سراج اجملی (ڈاکٹر) 386

شمس الرحمٰن فاروقی 387
شکیل الرحمٰن (پروفیسر) 400
شفیقہ فرحت 402
شوق ماہری 405
شجاع خاور 405
شکیل گوالیاری 411
شاہین بدر (پاکستان) 415
شہزاد منظر (کراچی) 419
شفیع مشہدی 422
شیخ فرید (پروفیسر) 424
شیخ سلیم احمد 425
شیخ مقصود احمد (لندن) 428
شاہین (کناڈا) 429
شیدا رومانی 429
شوکت حیات 430
شین۔ کاف۔ نظام 431
شان بھارتی 433
شفیع اللہ خاں راز 436
شارق جمال ناگپوری 440
شاہد علی خاں 440
شبنم رومانی (پاکستان) 441
شاداب رضی 441

پریم گوپال متل 135
پرتپال سنگھ بیتاب 138
پریمی رومانی 139
تسکین زیدی 140
تمنالدھیانوی 140
جگن ناتھ آزاد 141
جسٹس کے ایم یوسف 149
جوگندر پال 150
جلیل ساز 150
جلیس نجیب آبادی 151
جلال فریدی 153
جمال اویسی (ڈاکٹر) 154
جاوید اختر چودھری (یو کے) 154
جعفر ساہنی 155
چمن 155
چوہدری ابن النصیر 156
چودھری جاوید ارشد (ڈاکٹر) 157
حکیم عبدالحمید (ہمدرد) 157
حامد انصاری 157
حنیف نقوی (پروفیسر) 158
حامدی کاشمیری (پروفیسر) 160
حمید الماس 162
حباب ہاشمی 162
حفیظ اللہ نیولپوری (پروفیسر) 175
حکیم منظور 179
حفیظ بنارسی 181
حمید سہروردی (پروفیسر) 181
حبیب ہاشمی 182
حسیب سوز 184
حیدر جعفری سید 189
حیدر قریشی (جرمنی) 191
حاجی خورشید احمد 193
حسن امام کندن 194
حامد علی خاں 195
حکیم سعید احمد 196
حسن فتح پوری 197
حمید دلکش 197
حبیب عالم 198
خلیق انجم 202
خورشید جہاں (پروفیسر) 205
خورشید سمیع (ڈاکٹر) 206
خمار قریشی 207
خلیل تنویر 208
خلیل فرحت 209
خلیق الزماں نصرت 210
خاور حسن 211
خاور خاں سرحدی 212
خلیق احمد 213
خالد عابدی (ڈاکٹر) 213
خالد محمود (پروفیسر) 215
دلیپ سنگھ 239
دلشاد لاری 239
دبیر احمد (ڈاکٹر) 240
درد چاپدانوی 240
ڈاکٹر علی احمد جلیلی 241
ڈاکٹر انجم الہدیٰ 243
ڈاکٹر سید حامد حسین 244
ڈاکٹر منشاء الرحمٰن خاں منشا 245
ڈاکٹر ایم شفیع 248
ڈاکٹر اظہر حیات 249
ڈاکٹر ایم اسمٰعیل آزاد فتح پوری 250
ڈاکٹر سید عبدالباری 252
ڈاکٹر عابدہ سمیع الدین 253
ڈاکٹر انور مینائی 254
ڈاکٹر معین الدین شاہین اجمیری 254
ڈاکٹر مقبول احمد مقبول 255
ڈاکٹر تسخیر فہمی 256
ڈاکٹر پیر محمد رحمانی 257
ڈاکٹر محمد نہال حسن ہاشمی 258
ڈاکٹر سید یحییٰ نشیط 258
ڈاکٹر اطہر مسعود خاں 259
ڈاکٹر ایم حیدر 260
ڈاکٹر سجاد سید 264
ڈاکٹر داؤد کشمیری 264
ڈاکٹر ظہیر علی صدیقی 265
ڈاکٹر جلیل الرحمٰن جلیل 265
ڈاکٹر نخشب مسعود 266
ڈاکٹر محمد ضمیر الحق نثار 267
ڈاکٹر ایاز احمد قریشی 267
ڈاکٹر صابر آفاقی 269
ڈاکٹر سخاوت شمیم 269
ڈاکٹر سید احمد مہدی جعفری 270
ڈاکٹر رینو بہل 272
ذکاء الدین شایاں 272
ذہین نقوی 273
ذاکر ٹونکی (حکیم) 274
ذکا صدیقی 274
ذاکر حسین ذاکر 276
رضا نقوی واہی 277
رفیع الدین ہاشمی (لاہور) 278

رام لعل 278
رشید حسن خاں 280
رفعت سروش 281
راغب شکیب (کراچی) 282
رونق نعیم 284
راجندر سنگھ ورما 287
رضوان احمد 291
رہبر جونپوری 292
رؤف خیر 294
رونق شہری 299
رئیس انصاری 300
ریاست علی تاج 301
رئیس احمد جعفری 301
رحمٰن امرامیری 302
ریحانہ عاطف الٰہی 302
آر پی شوخ 305
راشد جمال فاروقی 305
رفیق الزماں 306
روشن لال روشن 307
رانا روی سنگھ شاہین 308
رضیہ حامد (ڈاکٹر) 309
راشد انور راشد 311
ریاض لطیف 312
رفیع کاظمی 313
رشید الوحیدی (پروفیسر) 314
ریحان ناصر 315
رحیم رضا 316
رحمت امروہوی 316
ریحانہ جاوید 317
رئیس الدین رئیس 318
زبیر رضوی 318
زبیر احمد فاروقی 318
زبیر شفائی 319
زیبا جونپوری 320
زرینہ زرّیں 320
سید ظہور قاسم 321
سالک لکھنوی 321
ساحر ہوشیار پوری 324
سید امین اشرف (پروفیسر) 329
سیدہ جعفر (پروفیسر) 334
سلیمان اطہر جاوید (پروفیسر) 334
سراج انور 339
سلطان اختر 340
سید عبدالکریم (دُبئی) 341
ساحر شیوی (لوٹن) 360
سید صفی اللہ (پروفیسر) 362
ستار ساحر (پروفیسر) 363
سید فیضان احمد 364
سید منال شاہ القادری 364
سید نظر احسن (وائس چانسلر) 365
سید حسن عباس (پروفیسر) 365
سیدہ شانِ معراج 366
سردار آصف 367
سید شریف الحسن 374
سید شکیل دسنوی 374
سید امتیاز الدین 376
سید اسرار الحق 376
سرور نگینوی 377
ساجد حسین 377
سید عبدالستار 378
ستیہ پال آنند 380
سعید احمد ڈار 381
سمن نسیمی 382
سید افتخار شکیل 383
سیفی سرونجی 383
سہیل صدیقی 384
سید شیر افگن 385
سراج اجملی (ڈاکٹر) 386
شمس الرحمٰن فاروقی 387
شکیل الرحمٰن (پروفیسر) 400
شفیقہ فرحت 402
شوق ماہری 405
شجاع خاور 405
شکیل گوالیاری 411
شاہین بدر (پاکستان) 415
شہزاد منظر (کراچی) 419
شفیع مشہدی 422
شیخ فرید (پروفیسر) 424
شیخ سلیم احمد 425
شیخ مقصود احمد (لندن) 428
شاہین (کناڈا) 429
شیدا رومانی 429
شوکت حیات 430
شین۔ کاف۔ نظام 431
شان بھارتی 433
شفیع اللہ خاں راز 436
شارق جمال ناگپوری 440
شاہد علی خاں 440
شبنم رومانی (پاکستان) 441
شاداب رضی 441

پریم گوپال متل 135
پرتپال سنگھ بیتاب 138
پریمی رومانی 139
تسکین زیدی 140
تمنا لدھیانوی 140
جگن ناتھ آزاد 141
جسٹس کے ایم یوسف 149
جوگندر پال 150
جلیل ساز 150
جلیس نجیب آبادی 151
جلال فریدی 153
جمال اویسی (ڈاکٹر) 154
جاوید اختر چودھری (یوکے) 154
جعفر ساہنی 155
چمن 155
چوہدری ابن النصیر 156
چودھری جاوید ارشد (ڈاکٹر) 157
حکیم عبدالحمید (ہمدرد) 157
حامد انصاری 157
حنیف نقوی (پروفیسر) 158
حامدی کاشمیری (پروفیسر) 160
حمید الماس 162
حباب ہاشمی 162
حفیظ اللہ نیولپوری (پروفیسر) 175
حکیم منظور 179
حفیظ بناری 181
حمید سہروردی (پروفیسر) 181
حبیب ہاشمی 182
حسیب سوز 184
حیدر جعفری سید 189
حیدر قریشی (جرمنی) 191
حاجی خورشید احمد 193
حسن امام کندن 194
حامد علی خاں 195
حکیم سعید احمد 196
حسن فتح پوری 197
حمید دلکش 197
حبیب عالم 198
خلیق انجم 202
خورشید جہاں (پروفیسر) 205
خورشید سمیع (ڈاکٹر) 206
خمار قریشی 207
خلیل تنویر 208
خلیل فرحت 209
خلیق الزماں نصرت 210
خاور حسن 211
خاور خاں سرحدی 212
خلیق احمد 213
خالد عابدی (ڈاکٹر) 213
خالد محمود (پروفیسر) 215
دلیپ سنگھ 239
دلشاد لاری 239
دبیر احمد (ڈاکٹر) 240
درد چاپدانوی 240
ڈاکٹر علی احمد جلیلی 241
ڈاکٹر نجم الہدیٰ 243
ڈاکٹر سید حامد حسین 244
ڈاکٹر منشاء الرحمٰن خاں منشا 245
ڈاکٹر ایم شفیع 248
ڈاکٹر اظہر حیات 249
ڈاکٹر ایم اسمٰعیل آزاد فتح پوری 250
ڈاکٹر سید عبدالباری 252
ڈاکٹر عابدہ سمیع الدین 253
ڈاکٹر انور مینائی 254
ڈاکٹر معین الدین شاہین اجمیری 254
ڈاکٹر مقبول احمد مقبول 255
ڈاکٹر تسخیر فہمی 256
ڈاکٹر پیر محمد رحمانی 257
ڈاکٹر محمد نہال حسن ہاشمی 258
ڈاکٹر سید یحییٰ نشیط 258
ڈاکٹر اطہر مسعود خاں 259
ڈاکٹر ایم حیدر 260
ڈاکٹر سجاد سید 264
ڈاکٹر داؤد کشمیری 264
ڈاکٹر ظہیر علی صدیقی 265
ڈاکٹر جلیل الرحمٰن جلیل 265
ڈاکٹر منتخب مسعود 266
ڈاکٹر محمد ضمیر الحق نثار 267
ڈاکٹر ایاز احمد قریشی 267
ڈاکٹر صابر آفاقی 269
ڈاکٹر سخاوت شمیم 269
ڈاکٹر سید احمد مہدی جعفری 270
ڈاکٹر رینو بہل 272
ذکاء الدین شایاں 272
ذہین نقوی 273
ذاکر ٹونکی (حکیم) 274
ذکا صدیقی 274
ذاکر حسین ذاکر 276
رضا نقوی واہی 277
رفیع الدین ہاشمی (لاہور) 278

رام لعل 278
رشید حسن خاں 280
رفعت سروش 281
راغب شکیب (کراچی) 282
رونق نعیم 284
راجندر سنگھ ورما 287
رضوان احمد 291
رہبر جونپوری 292
رؤف خیر 294
رونق شہری 299
رئیس انصاری 300
ریاست علی تاج 301
رئیس احمد جعفری 301
رحمٰن امر امیری 302
ریحانہ عاطف الٰہی 302
آر پی شوخ 305
راشد جمال فاروقی 305
رفیق الزماں 306
روشن لال روشن 307
رانا روی سنگھ شاہین 308
رضیہ حامد (ڈاکٹر) 309
راشد انور راشد 311
ریاض لطیف 312
رفیع کاظمی 313
رشید الوحیدی (پروفیسر) 314
ریحان ناصر 315
رحیم رضا 316
رحمت امروہوی 316
ریحانہ جاوید 317
رئیس الدین رئیس 318
زبیر رضوی 318
زبیر احمد فاروقی 318
زبیر شفائی 319
زیبا جونپوری 320
زرینہ زریں 320
سید ظہور قاسم 321
سالک لکھنوی 321
ساحر ہوشیار پوری 324
سید امین اشرف (پروفیسر) 329
سیدہ جعفر (پروفیسر) 334
سلیمان اطہر جاوید (پروفیسر) 334
سراج انور 339
سلطان اختر 340
سید عبدالکریم (دُنّی) 341
ساحر شیوی (لوٹن) 360
سید صفی اللہ (پروفیسر) 362
ستار ساحر (پروفیسر) 363
سید فیضان احمد 364
سید منال شاہ القادری 364
سید نظر احسن (وائس چانسلر) 365
سید حسن عباس (پروفیسر) 365
سیدہ شانِ معراج 366
سردار آصف 367
سید شریف الحسن 374
سید شکیل دسنوی 374
سید امتیاز الدین 376
سید اسرار الحق 376
سرور نگینوی 377
ساجد حسین 377
سید عبدالستار 378
ستیہ پال آنند 380
سعید احمد ڈار 381
سمن تسیمی 382
سید افتخار شکیل 383
سیفی سرونجی 383
سہیل صدیقی 384
سید شیر افگن 385
سراج اجملی (ڈاکٹر) 386
شمس الرحمٰن فاروقی 387
شکیل الرحمٰن (پروفیسر) 400
شفیقہ فرحت 402
شوق ماہری 405
شجاع خاور 405
شکیل گوالیاری 411
شاہین بدر (پاکستان) 415
شہزاد منظر (کراچی) 419
شفیع مشہدی 422
شیخ فرید (پروفیسر) 424
شیخ سلیم احمد 425
شیخ مقصود احمد (لندن) 428
شاہین (کناڈا) 429
شیدا رومانی 429
شوکت حیات 430
شین۔ کاف۔ نظام 431
شان بھارتی 433
شفیع اللہ خاں راز 436
شارق جمال ناگپوری 440
شاہد علی خاں 440
شبنم رومانی (پاکستان) 441
شاداب رضی 441

شاہد شیدائی (پاکستان) 442
شمع افروز زیدی (ڈاکٹر) 443
شکیل اعجاز 446
شیخ رحمٰن اکولوی 461
شبیر احمد خاں شکیب رام پوری 469
شاعر فتحپوری 470
شمیم عثمانی 471
شاہد میر 471
شاہد اختر 472
شمیم فاروقی 473
شاہد کلیم 474
شجاع الدین شاہد 475
شوکت رموزی 476
شکیل اعظمی 477
شکیل جمالی 478
شرافت حسین 479
شمس الاسلام تبسم 480
شہپر رسول (پروفیسر) 480
شارق عدیل 481
شمس افتخاری 482
ششی ٹنڈن 483
شفیق ناظم 484
شریف سوز 484
شکیل احمد (ڈاکٹر) 485
شکیل اختر (ڈاکٹر) 485
صدیقہ بیگم (پاکستان) 487
صغرا مہدی (پروفیسر) 488
صلاح الدین نیر 498
صغیر افراہیم (پروفیسر) 499
صفدر (ڈاکٹر) 500
صادق گیاوی 501
صبا اکرام (پاکستان) 502
صفیہ ودود (ڈاکٹر) 503
صغریٰ عالم (ڈاکٹر) 503
صابر دت 504
صابر آروی 504
صادق اثری 506
صبیحہ موہانی سحر 507
صبا مدنی ظفر 508
ضیاء الرحمٰن نیر 510
ضمیر کاظمی 511
ضیاء الرحمٰن صدیقی (پروفیسر) 511
ضمیر درویش 512
ضیاء اسدی 513
طیب انصاری (ڈاکٹر) 514
طارق شاہین 516
طارق بٹ (پاکستان) 517
طارق متین 518
طارق منظور 519
طاہر الحسن (ڈاکٹر) 520
ظ۔ انصاری 520
ظہیر احمد صدیقی 521
ظفر اوگانوی (پروفیسر) 521
ظفر گورکھ پوری 522
ظہیر غازی پوری 524
ظفر نسیمی 528
ظفر صہبائی 529
ظفر اقبال ظفر 530
ظہیر احمد 540
ظہیر رحمتی (ڈاکٹر) 541
عبدالقدوس (والد) 543
عزیز قریشی (گورنر اتراکھنڈ) 545
عبدالشکور 546
عبدالحق (پروفیسر) 548
عبدالمنان (پروفیسر) 548
عابد پیشاوری (پروفیسر) 550
عطیہ نشاط خان (پروفیسر) 551
عظمیٰ فرمان فاروقی (کراچی) 551
عاشور کاظمی (لندن) 552
عین رشید خاں 553
عشرت ظفر 554
عشرت رومانی (کراچی) 555
عابد علی خاں 556
عبدالصمد 556
عبدالاحد ساز 559
عبدالغفار عزم 561
عطا عابدی 561
عاصم شہنواز شبلی (ڈاکٹر) 565
عقیل شاداب 567
عظیم اقبال 567
عارف محمود 568
علی حماد عباسی 569
عبدالسلام کوثر 570
عقیل احمد 573
عقیل الغروی (مولانا) 573
عشرت معین سیما 574
عمران راقم 575
عمران عظیم 576
عادل حیات (ڈاکٹر) 576
عشرت قادری 577

کچھ اپنی سی

خطوط کو نصف ملاقات کہا گیا ہے۔ اچھے خط کی پہچان یہ ہے کہ ملاقات کی تمام تر اغراض کو پورا کرے۔ مظفرؔ حنفی ”شاد عارفی شخصیت اور فن“ میں لکھتے ہیں:

> ”خالصتاً کاروباری خطوط میں صرف متعلقہ افراد کی دلچسپی کا سامان ہوتا ہے، لیکن شب و روز کی زندگی کا عکس پیش کرنے والے مکاتیب میں دوسروں کی دلچسپی کے سامان بھی ہوتے ہیں اور اس قسم کے خطوط سبھی کی توجہ اپنی جانب منعطف کر لیتے ہیں جب ادیب و شاعر اس قسم کے خط لکھتے ہیں تو ادبیت کی آمیزش کی بنا پر ان کی دلچسپی اور افادیت میں کئی گنا اضافہ ہو جاتا ہے۔“

اردو میں مکتوب نویسی کو ایک متکلم روایت کی حیثیت غالبؔ نے عطا کی، خطوطِ غالبؔ سے مکتوب نگاری کو ایک فن کا درجہ حاصل ہو گیا۔ ڈاکٹر محمد احسن فاروقی نے اسے بغیر اصولوں کا فن قرار دیتے ہوئے لکھا:

> ”یہ ہمیشہ اسی طرح کا فن رہے گا جیسے بات چیت کا کوئی فن نہیں مگر کچھ لوگوں کی بات چیت اس درجہ پر پہنچ جاتی ہے کہ اس میں ہمیں کیف نظر آتا ہے۔ ویسے خطوط سبھی لوگ روزانہ لکھا کرتے ہیں مگر کچھ لوگوں کے خطوط میں وہ لطف ہوتا ہے جو ادب کی جان ہوتا ہے۔“ (مکتوبات مظفر حنفی بنام محبوب راہی)

موجودہ دور کی جدید کمپیوٹر اور انٹرنیٹ کی ایجاد کے طفیل ترقی کی برق رفتاری نے صدیوں کے اس معاشرتی نظام کو اتھل پتھل کر رکھا ہے۔ صدیوں کی دیرینہ مکتوباتی، ثقافتی اور تہذیبی روایت ملیا میٹ ہو کر ختم ہونے کی کگار پر ہے۔ فنِ کتابت اور خطوط نگاری اپنی

آخری سانسیں لے رہے ہیں۔ ڈاکٹر محبوب راہیؔ ’’مکتوباتِ مظفؔر حنفی بنام محبوب راہی‘‘ کے پیش لفظ ’’تہذیب گزشتہ کا آخری باب‘‘ میں لکھتے ہیں:

> ’’خط و کتابت کا چلن ہر شعبۂ حیات میں عام ہوا۔ عوام سے سرکاری سطح تک خط و کتابت کے سلسلے دراز تر ہوئے۔ اندرونی، سیاسی اور قومی امور ہائے مملکت سے آگاہی کے لیے خفیہ محکمہ جات کا قیام عمل میں آیا۔ پیغام رسائی کے لیے کبوتروں، جاسوسی ہرکاروں، ڈاکیوں، قاصدوں اور نامہ بروں کی خدمات حاصل کی گئیں۔ تمام شعبہ جات حیات میں ایک اہم شعبہ معاملاتِ دل کا بھی ہے۔ کارہائے حیات نامہ و پیام کا سب سے زیادہ مؤثر عمل دخل اسی دل کے معاملات میں ہوتا ہے۔ کاروبارِ شوق اسی دل کی نگرانی میں جاری و ساری تھا۔ ہائے کیسا سہانا دور تھا، کتنا پیارا زمانہ تھا، کیسے رنگین شب و روز تھے، کیسی چہکتی مہکتی گھڑیاں تھیں، کیا فرصت کے رات دن تھے، ہمہ وقت تصورِ جاناں کیے بیٹھے کسی کے نام بے نام و بے مفہوم خط لکھ کر عالمِ تصور میں نامہ بر کے ہاتھوں بھیجتے۔ مظفؔر حنفی کا شعر ہے:
>
> وہ بھی کیا دن تھے مظفؔر کہ کوئی فکر نہ تھی
> شعر کہنا، کبھی خط لکھنا طرح داروں کو
>
> خط کے جواب آنے تک پھر ایک خط لکھ کر رکھتے اور محبت نامے کی صورت میں پاتے۔ اسے آنکھوں سے چومتے، سینے سے لگاتے، چھپاتے پھرتے، لرزتے ہاتھوں سے کھولتے، حرف حرف دل کی گہرائیوں میں اتارتے، ہر لفظ کو آنکھوں میں بساتے، ہر جملے پر فرطِ مسرت سے جھومتے بقول مظفؔر حنفی:
>
> وہ ہاتھوں ہاتھ لینا ڈاکیے کو راہ میں بڑھ کر
> لفافہ چوم لینا پھر اسے پڑھ کر جلا دینا‘‘

موبائل فون اور انٹرنیٹ کے ہاتھوں نامہ و پیام کے وہ سارے مزے وہ تمام رنگین خیالیاں، خواب و خیال و افسانہ ہو کر رہ گئیں۔ ڈاکٹر مختار احمد لکھتے ہیں:

> ”خطوط نویسی کو اردو ادب میں غالب نے ایک منفرد مقام عطا کیا ہے اس سے قطع نظر خطوط کی اہمیت ایک تاریخی ماخذ کے طور پر مسلم ہے۔ عہد وسطیٰ کے صوفیائے کرام کے مکتوبات سے عہدِ حاضر کے مشاہیر کے خطوط تاریخی ماخذ کا یہ سرمایہ ادب وثقافت اور سماجیات جیسے موضوعات پر کام کرنے والے محققین کے لیے انتہائی اہم اور وقیع حیثیت رکھتا ہے۔“

خط کو ادبی کارنامہ قرار دیتے ہوئے ڈاکٹر خورشید الاسلام رقم طراز ہیں:

> ”وہ خط ادبی کارنامہ ہے جس کی بدولت لکھنے والا چند لمحوں کی طرح لازوال ہو جائے جنھیں جنبشِ قلم نے محفوظ کر لیا ہو۔“

مراسلے کو مکالمہ اور تحریر کو تقریر کے دلکش انداز کے پیشِ نظر تمام اربابِ نقد و بصیرت نے غالبؔ کو بیک زبان و قلم اردو مکتوب نگاری کی مملکت کا بلاشرکت تاجدار تسلیم کیا ہے۔ تاریخ اردو ادب میں بہت سے اربابِ قلم نے مکاتیب نویسی کے میدان میں اپنے قلم کے جوہر دکھلائے ہیں، جن میں ابوالکلام آزاد، ریاض خیرابادی، نیاز فتحپوری، محمد حسین آزاد، ڈپٹی نذیر احمد، امیر مینائی، داغ دہلوی، اکبر الہٰ آبادی، علامہ اقبال، سید سلیمان ندوی، محمد علی جوہر، محمد علی ردولوی، صفیہ اختر، شادؔ عارفی، ساغرؔ نظامی، مظفرؔ حنفی اور کئی دوسرے فنکاروں کے مکاتیب بھی مجموعوں کی شکل میں شائع ہو چکے ہیں۔ محمد طفیل نے بھی سہ ماہی ”نقوش“ لاہور کے کئی جلدوں پر مشتمل بھاری بھرکم مکاتیب نمبر اور خطوط نمبر چھاپ کر سیکڑوں ادیبوں اور شاعروں کے خطوط محفوظ کر دیے ہیں، لیکن بحیثیت مجموعی غالبؔ کے بعد کسی حد تک شبلی کے خطوط قابلِ ذکر ہیں اور جستہ جستہ صفیہ اختر، چودھری محمد علی ردولوی اور سعادت حسن منٹو کے ہاں اچھے خط مل جاتے ہیں مگر غالب سا بلند پایہ مکتوب نگار کوئی نہیں تھا۔ مظفرؔ حنفی اور شاد عارفی کے مکاتیب کا بے تکلف اسلوب اور ادبی چاشنی انھیں اردو کے مکتوباتی ادب میں زندہ رکھنے کے لیے کافی ہے۔ معیاری ادبی خطوط کے سلسلے میں مظفرؔ حنفی غالبؔ کے بعد شادؔ عارفی کو پاتے ہیں، لکھتے ہیں:

> ”سچے ادبی خطوط کی تعریف پر ہمارا مکتوباتی ادب کسا جائے تو غالبؔ کے

مکاتیب کے بعد مختلف افراد کے نام اتنی بڑی تعداد میں ایسے ادبی و معیاری خطوط شاد عارفی کے علاوہ کسی اور کے یہاں نظر نہ آئیں گے۔"

کرتی رہتی ہے صبا نامہ بری پھولوں تک
ہم کو خط لکھتے ہیں دیوار پہ رکھ دیتے ہیں

مظفر حنفی کے اس شعر کی روشنی میں خط کی تعریف بیان کرتے ہوئے مظفر حنفی میری پہلی کتاب "ساغر بنام ذکیہ" کے پیش لفظ میں لکھتے ہیں:

> "اچھے خط کی پہچان یہ ہے کہ ملاقات کی تمام اغراض پوری کرے۔ خالصتاً کاروباری خطوط میں صرف متعلقہ افراد کی دلچسپی کا سامان ہوتا ہے، لیکن شب و روز کی عام زندگی کا عکس پیش کرنے والے مکاتیب میں دوسروں کی دلچسپی کے سامان بھی ہوتے ہیں اور اس قسم کے خطوط سبھی کی توجہ اپنی جانب منعطف کرتے ہیں۔"

خطوط کو نصف ملاقات کہا گیا ہے۔ مظفر حنفی کی ستر سالہ ادبی خدمات کا دائرہ اور کام بہت زیادہ ہے اور ہر صنف ادب پر ان کے کام کی وجہ سے ان کا حلقۂ احباب بہت وسیع تھا۔ یکم اپریل ۱۹۳۶ء کو کھنڈوا میں پیدا ہوئے مظفر حنفی نے زندگی کے مختلف اتار چڑھاؤ اور اچھے برے ہر طرح کے دور دیکھے اور ان کی زندگی نے تمام آسائشوں کے ساتھ زندگی کے بہت مشکل ایام سے بھی گزرنا پڑا۔ مظفر حنفی کھنڈوا میں پیدا ہوئے حالانکہ ان کا آبائی وطن ہسوا فتحپور (یوپی) تھا اس وجہ سے ان کی پڑھائی بھی متاثر ہوتی رہی۔ والد صاحب مظفر حنفی کے ہسوا کے دوستوں میں حباب ہاشمی صاحب، جگنو صاحب، محمود صاحب وغیرہ تھے تو کھنڈوا کے دوستوں میں قاضی حسن رضا، قاضی حسن بشیر اور قاضی انصار صاحب (اللہ سلامت رکھے اب وہ ہی اکیلے بچے ہیں) اسی طرح بھوپال کے دوستوں میں عشرت قادری، واحد پریمی، فضل تابش، وحید علی بانگے وغیرہ تھے، سیہور میں عبد الودود، عبد الباقی، عباس علوی، اندور میں عزیز اندوری۔ اس کے بعد دہلی میں تقرر ہوا تو مجتبیٰ حسین، گوپی چند نارنگ، فکر تونسوی، عنوان چشتی، حنیف کیفی، عبد الوحید وغیرہ سے تعلقات رہے۔ یہ سب ہی

حضرات اب اس دنیا میں نہیں رہے سوائے نارنگ کے۔ کلکتہ میں والد صاحب کو ماننے اور قدر کرنے والوں کی تعداد کافی زیادہ تھی۔ جب وہ کلکتہ یونیورسٹی کی ''اقبال چیئر'' پر پروفیسر نامزد کیے گئے اور ان کو وہاں جانے میں کچھ الجھن سی محسوس ہو رہی تھی تو کلکتہ سے اعزاز افضل، سالک لکھنوی، ظفر اوگانوی، علقمہ شبلی اور منور رانا صاحب کے اصرار کرنے پر وہ وہاں گئے۔ اس موقع کے خطوط بھی انجمن ترقی اردو ہند کے آرکائیوز میں جمع کر دیے گئے تھے۔

کلکتہ جانے کے بعد والد صاحب کا حلقہ اور کام بہت بڑھ گیا کہ والد صاحب کے نام آئے تمام خطوط انجمن ترقی اردو ہند میں دوبار (931+1500) خطوط جمع کر دیے تھے، خلیق انجم صاحب کے بار بار تقاضا کرنے کی وجہ سے یہ خطوط 1990-1940 تک احاطہ کرتے ہیں۔ یہی والد صاحب کا گولڈن پریڈ تھا اور وہ بہت سرگرم تھے۔ ادبی دنیا کے بڑے بڑے نام ان کے کام سے بہت متاثر تھے اور وہ خط کے ذریعے اپنے جذبات کا اظہار کیا کرتے تھے۔ والد صاحب کے ادبی خطوط کا مجموعہ ''مظفر کے نام'' جسے نسیم بک ڈپو لکھنؤ 1970 کے آس پاس شائع کرنے والا تھا وہ مسودہ وہاں سے آگ لگ جانے کی وجہ سے ضائع ہو گیا اس میں یقیناً بہت اہم لوگوں کے خطوط رہے ہوں گے۔ اس بات کا اندازہ ماہ نامہ ''عارض'' 1968 کے ایک شمارہ میں ''پانی کی زبان'' مظفر حنفی کے مجموعہ کلام کے بارے میں شائع چند خطوط کے درج ذیل اقتباسات سے ہوتا ہے:

> ''......تمھارا (مظفر حنفی) کلام مختلف رسائل میں دیکھتا رہتا ہوں، لیکن سچی بات یہ ہے کہ جب تک مجموعۂ کلام سامنے نہ ہو کسی شاعر کے متعلق اخبار و رسائل میں اس کا کلام پڑھ کر کوئی رائے قائم کرنا بہت مشکل ہوتا ہے۔ میں شوق سے تمھارا کلام پڑھوں گا اور اس کے متعلق 'حیات' میں لکھوں گا۔ یہ تم نے بہت اچھا کیا کہ شاؔد عارفی صاحب کو مجموعہ شائع کراوایا۔ اور جیسا کہ تم نے دیباچہ میں کہا ہے۔ ضرورت اس کی ہے کہ ان کا کلام شائع ہو۔ یقیناً موجودہ دور کے اہم ترین اردو ادیبوں میں تھے...... معلوم نہیں یہ کون ترقی پسند تھے جو خواہ مخواہ ان سے الجھ پڑے۔......''
>
> سجاد ظہیر

……………

''......یہ آپ سے کس نے کہا کہ میں نئی شاعری سے ناراض ہوں، میں نے اپنی کسی تحریر میں نئی شاعری کے بارے میں اظہارِ خیال نہیں کیا۔ واقعی 'پانی کی زبان' میں نئی شاعری کی خرابیاں نہیں، خوبیاں ہیں۔ اس میں ایسا ابہام نہیں کہ ابلاغ خبط ہو جائے۔'' ڈاکٹر گیان چند جین

……………

''......آپ کے نام اور کلام سے میں ایک عرصہ سے واقف ہوں۔ 'پانی کی زبان' بڑی خوب صورت کتاب ہے۔ آپ کوئی پرچہ تجویز کریں تو اس کے لیے تبصرہ لکھا جا سکتا ہے۔......'' بلراج کومل

……………

''......آپ کی تخلیقات رسائل کے ذریعے گاہے گاہے دستیاب ہوتی رہی ہیں۔ یکمشت مطالعہ تو اب ہو سکے گا۔ یک مشت مطالعے کی سہولت 'پانی کی زبان' کے ذریعے مہیا کر کے آپ نے بڑا کرم کیا ہے۔'' افتخار جالب

''...... پانی کی زبان' پڑھ چکا ہوں تبصرہ ضرور کروں گا۔ ''لاوے کا سمندر'' میں آپ کی شاعری کا بھی ذکر کیا ہے۔ کتاب اختر الایمان کی شاعری پر ہے، لیکن اس میں ایک طویل مقدمہ بھی ہے جس میں نئی شاعری کے رجحانات کا جائزہ اور تجزیہ ہے۔ آپ کے مجموعۂ کلام کے پیشِ نظر اشاعت سے قبل کچھ اور اضافہ کر دوں گا۔'' ڈاکٹر شکیل الرحمٰن

……………

''......آپ اور آپ کی شاعری میرے لیے اجنبی نہیں ہے۔ میرا اندازہ ہے کہ اس مجموعے میں شامل تقریباً تمام نظموں اور غزلوں سے مستفید ہوتا رہا ہوں اور خصوصیت کے ساتھ اس wit کا مداح ہوں جو آپ کی غزلوں میں زیادہ نمایاں ہوتی ہے۔ میں خود کو آپ سے یا اس عصر سے الگ نہیں سمجھتا، جس کی

گرفت میں ہم سب کا ذہن ہے۔ اس لیے رسمی انداز میں خط کے ذریعے اظہارِ رائے مناسب نہیں۔ یہ سمجھیے کہ آپ کے اندازِ فکر سے مطابقت رکھتا ہوں اور پسند کرتا ہوں۔ بعض ضمنی باتیں ہیں۔ وہ ہونی ہی چاہیے، فرصت ملی تو کسی رسالے کے لیے تبصرہ لکھ دوں گا۔“ محمود ہاشمی

……

”کتاب کے ہاتھ آتے ہی میں نے کلام کا بڑا حصہ پڑھ ڈالا، نظمیں بھی اور غزلیں بھی۔ کتاب کے ہر صفحے سے تازگی اور نئے پن کی مہک ملی۔ اس سے پہلے آپ کا کلام رسالوں میں پڑھتا ہوں۔ آپ ان چند لکھنے والوں میں ہیں جو مجھے پسند آتے ہیں۔“ مخدوم محی الدین

……

”جہاں تک مفصل رائے کا تعلق ہے اس کے لیے مجھے فرصت درکار ہے۔ سرسری نظر سے آپ کا مجموعہ ‘پانی کی زبان’ دیکھا۔ افسوس ہے کہ اس میں اتنی زیادہ کتابت کی غلطیاں ہیں۔ مجھے بیشتر غزلوں کے اشعار پسند آئے۔“ باقر مہدی

……

”آپ سے غائبانہ نیاز ایک مدت سے حاصل ہے اور آپ کا کلام دلچسپی سے پڑھتا رہا ہوں۔ مجموعہ (پانی کی زبان) زیرِ مطالعہ ہے۔ اس طرح گویا میں آپ سے محوِ گفتگو ہوں (کئی قسطوں میں) موقع ملا تو اظہارِ خیال سے دریغ نہ کروں گا۔“ ڈاکٹر گوپی چند نارنگ

……

”جن حالات سے آپ ماضی میں دوچار رہے ہیں، اس دل شکستگی کے باوجود اتنا کام کر لینا بڑی بات ہے۔ خدا کرے ان کتابوں کی اشاعت سے آپ کی اقتصادی حالت پر اچھا اثر پڑے۔ ‘پانی کی زبان’ میں کتابت کی اتنی ساری غلطیوں کو قلم سکون بنائے گا اور بنانے سے کتاب جتنی خوب صورت ہو جائے

گی وہ آپ جانتے ہیں۔ یہ "پیشہ ورانہ پروف ریڈری" بھی خوب رہی۔"

اعجاز صدیقی

……………

اسی طرح والد صاحب کے مجموعۂ کلام "تیکھی غزلیں" جو کہ فن کدہ سیہور سے 1968 میں شائع ہوا، اس کے دونوں فلیپ پر بھی کچھ خطوط سے اقتباسات شائع کیے گئے ہیں ان کو بھی یہاں قاری کے لیے اور خطوط کے ریکارڈ کے لیے بھی درج کیا جاتا ہے:

"……آپ کی کتاب ہاتھ آتے ہی میں نے کلام کا بڑا حصہ پڑھ ڈالا۔ کتاب کے ہر صفحہ سے تازگی اور نئے پن کی مہک ملی۔ میں اس سے پہلے آپ کا کلام شوق سے پڑھتا رہا ہوں۔ آپ ان معدودے چند نئے لکھنے والوں میں سے جو مجھے بہت پسند آتے ہیں۔"

مخدوم محی الدین

……………

"نئی نسل کے لکھنے والوں میں جن حضرات کا کلام بڑے شوق سے پڑھتا ہوں اور بہت پسند کرتا ہوں ان میں آپ کا نام سرِ فہرست ہے اور مجھے اپنے ذوق کا بھروسہ ہے کہ دھوکا کم دیتا ہے……"

علی جواد زیدی

……………

"……آپ شاؔد عارفی کے واحد شاگرد ہیں جنھوں نے شاد صاحب کے رنگ کو آگے بڑھایا ہے اور بڑی حد تک آپ آگے نکل گئے ہیں……" مسعود اشعر

……………

"……میں یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ نئی نسل کے ان انگلیوں پر گنے جانے والے شاعروں میں آپ بھی ہیں جن سے بہت سی توقعات وابستہ ہیں……"

خورشید احمد جامؔی

……………

"……آپ کی غزلوں نے بھی متاثر کیا۔ لوگ جو بھی کہتے ہیں یا کہتے رہتے

ہیں انھیں کہنے دیجیے آپ بار بار لکھتے جائیے۔ یہ بھی محض آپ کی بدقسمتی ہے کہ آپ بھوپال میں ہیں اگر دہلوی، لکھنوی، حیدرآبادی یا لاہوری ہوتے تو لوگ آپ کو سر آنکھوں پر بٹھاتے ......''
کنہیا لال کپور

....

''......آپ کو پانی کی زبان کی اشاعت مبارک ہو، نہ صرف آپ کو بلکہ اردو کے ان گنے چنے لوگوں کو بھی جو کسی اچھی کتاب کی اشاعت کو تاریخ کا ایک اہم واقعہ سمجھتے ہیں...... پانی کی زبان کے تیور بڑے زوردار ہیں۔ آپ کی گوناگوں ترقی دیکھ کر جی بہت بہت خوش ہوتا ہے...... کچھ نہ کچھ کرتے رہنے کی لگن اور کچھ نہ کچھ کیے جانے کی ہمت قابلِ رشک ہے......''
عمیق حنفی

....

''......غزل میں تو بہت پہلے ہی آپ اپنی انفرادیت کا لوہا منوا چکے تھے اب نظم گوئی میں بھی آپ کا اپنا اسلوب بن رہا ہے۔ آپ کی تیز رفتاری پر رشک آتا ہے......''
شہریار

....

''......آپ کی فہم کشادہ اور اسلوب سے چست ہے اور میرا خیال ہے کہ اظہار کی پیہم کھوج آپ کو ان گنت نئی راہوں پر لیے پھرے گی۔ اگر کسی مصنف کا حال واقعی اس کے مستقبل کا غماز ہے تو میرے نزدیک آپ کی آج کی آمادگی کل کی تکمیل کی نشان دہی کرتی ہے......''
جوگندر پال

....

والد صاحب کے نام آئے خطوط میں سے سرکاری اور غیر سرکاری ادبی خطوط چھانٹنے میں ہی مجھے تقریباً چھ مہینے لگ گئے۔ سرکاری خطوط سے میری مراد ہے یونیورسٹی کے اگزام کے خطوط وغیرہ۔ اسی طرح ریڈیو، ٹیوی اور دوسرے اداروں کے دعوت نامے الگ کیے۔ خطوط کو الگ کرنے کے بعد اس میں سے ادبی خطوط کی تلاش کرنا بھی ایک بہت بڑا

پتہ ماری کا کام تھا۔ جہاں ایک طرف عبدالقوی دسنوی صاحب (استاد) کے تقریباً دوسو خط تھے وہیں والد صاحب کے قریبی دوستوں میں قاضی حسن رضا (کھنڈوہ)، عشرت قادری (بھوپال) اور حبابؔ ہاشمی کے خطوں کی تعداد بھی دو سو سے اوپر تھی۔ محبوب راہی صاحب کے خط اتنے تھے اور اتنے لمبے اور بھاری بھرکم کہ اس کے لیے اس طرح کی کتاب کی کئی جلدیں بھی کم پڑتیں۔ ناز قادری صاحب (مظفر پور)، عبدالباقی صاحب (جبلپور) اور عزیز اندوری صاحب (اندور) کے علاوہ شکیل اعجاز (آکولہ) کے بھی بڑے لمبے چوڑے خطوط ان کی ادبی اور مصوری سے بھرپو خطوط کی بھی اچھی خاصی تعداد موجود تھی۔ ان خطوں کو پڑھنے کے بعد مجھ پر جو کیفیت طاری ہوتی تھی وہ بیان سے باہر ہے حالانکہ یہ خط بہت پہلے پڑھے ہوئے تھے اور میری ہی کارستانی سے صندوق میں بند کر کے بالائی منزل پر رکھ دیے گئے تھے۔ اب والد صاحب کے انتقال کے بعد جب یہ خط پڑھے گئے تو یہ الگ ہی مزہ اور درد دیتے رہے۔ ان خطوں سے بہت سے وہ خط ہٹا دیے گئے جن میں صرف والد صاحب کی تعریفیں تھیں اور ان کی شان میں قصیدے نما باتیں تھیں، بہت سے وہ خط ہلکے پھلکے لوگوں کے وہ بھی شامل کر لیے جن میں والد صاحب کے تئیں غلط باتیں اور اعتراضات تھے۔

ان خطوں میں جہاں بزرگ لکھنے والوں میں آل احمد سرورؔ، اسلوب احمد انصاری، سالک انصاری ہیں تو پاکستان سے فرمان فتحپوری، احمد ندیم قاسمی بھی ہیں۔ گوپی چند نارنگ کے خط سے والد صاحب کے کام کا اندازہ ہوتا ہے تو فاروقی صاحب کے خطوط سے بھی بہت سی باتیں معلوم ہوتی ہیں۔ صغرا مہدی صاحبہ اور عنوان چشتی مرحوم کے خطوط سے جامعہ ملیہ ادبی، علمی و یونیورسٹی کی ہل چل کا پتہ چلتا ہے تو شجاع خاور کے خط سے والد صاحب کے کام اور نام کی عظمت اجاگر ہوتی ہیں۔ مشفق خواجہ کراچی کے خطوں سے بھی والد صاحب کی عظمت کا پتہ چلتا ہے۔ حنیف نقوی صاحب کے خط سے والد صاحب کے ساتھ کی گئی ناانصافیوں کا علم ہوتا ہے تو سرور صاحب اور نارنگ صاحب کے کام کرنے کے طریقوں کا علم ہوتا ہے۔

ان خطوط میں جہاں والد صاحب سیسینیئر لوگوں کے خطوط ہیں تو وہیں والد صاحب کے ساتھ لکھنے والے لوگوں میں فضا ابن فیضی، بشیر بدر، شفیقہ فرحت، پرکاش فکری، کرشن کمار طور، علقمہ شبلی، اعزاز افضل، رونق نعیم، اقبال مجید وغیرہ کے خطوط بھی ہیں۔

کتابوں کے مدیروں کے وہ فرمائشی خطوط بھی الگ کر دیے گئے جن میں غزلوں اور مضامین کی فرمائشیں تھیں ان کی تعداد بھی ہزاروں صفحات کو گھیر لیتی۔ ایک احسان فراموش شاگرد جس نے والد صاحب سے سب سے زیادہ فائدہ اٹھایا اور نقصان بھی سب سے زیادہ پہنچایا صرف اس لیے شامل کر لیے ہیں کہ یہ احسان فراموش کبھی اپنے کیے پر پچھتائے۔

محبوب راہیؔ صاحب کے خطوط کی تعداد ہزاروں میں ہے۔ اس کے لیے کئی جلدیں درکار ہوں گی۔ انشاءاللہ وہ بھی جلد ہی شائع کروں گا۔ والد صاحب کے خطوط، میرے اور گھر والوں کے نام بھی۔ انشاءاللہ جلد ہی شائع کروں گا۔

> "مظفر حنفی کے خطوط اردو مکتوب نگاری کی دنیا میں ایک خوشگوار...... سے تعبیر کیے جائیں گے اور جس طرح موصوف کی شاعری اپنے تیکھے ترچھے طنزیہ اسلوب، ایک اچھوتے رنگ و آہنداور منفرد لب و لہجے کے پیش نظا اپنی ایک پہچان رکھتی ہے، نثر میں جیسے انکا اپنا مخصوص انداز اور تنقید کے میدان میں جو جداگانہ زاویہ نظر ہے، ان کے خطوط میں اپنے مخصوص اسلب نگارش کی بنا پر مکتوب نگاریمیں بھی موصوف کو غالبؔ کی طرح اپنے طرزِ خاص کا موجد کہا جائے گا۔"

محبوب راہیؔ کے ان الفاظ کی روشنی میں اور مظفرؔ حنفی کے نام آئے خطوط کو پڑھ کر بہت حد تک محبوب راہی کی باتوں کی تصدیق ان خطوط سے ہو جاتی ہے جو مختلف لوگوں نے مظفر حنفی کے خطوط کے جواب میں تحریر کیے ہیں۔

والد صاحب ستمبر 1989 سے ستمبر 2001 تک کلکتہ میں رہے۔ یہ خطوط زیادہ تر اسی وقت کے ہیں۔ ایک خط دادا مرحوم (عبدالقدوس صاحب) کا پرانے رسائل میں مل گیا تو اسے بھی شامل اشاعت کر لیا تو ایک خط والد صاحب کے تایا زاد بھائی نگر سیٹھ مظہر الدین

صاحب کا بھی ہے۔ بات رسائل کی نکل آئی تو یہ بتانا بھی ضروری ہے۔ والد صاحب کا تمام ادبی اثاثہ کتاب و رسائل، فوٹوز، انعامات اور دیگر چیزیں جامعہ ملیہ اسلامیہ کے پریم چند آرکائیوز میں جمع کرادی گئی ہیں کہ محفوظ رہیں۔ اسی طرح والد صاحب کی تمام کتابیں اور رسائل مغربی بنگال اردو اکاڈمی کی لائبریری کے گوشہ مظفر حنفی میں بھی محفوظ کرادی ہیں۔ شاد عارفی اور والد صاحب کی کتابیں اور دو نایاب پوٹریٹ رامپور کی صولت پبلک لائبریری میں سین شین عالم صاحب کے کہنے پر گوشہ مظفر حنفی کے لیے دے دیے تھے، اللہ کرے یہ سب چیزیں وہاں محفوظ رہیں۔ والد صاحب نے پچاس سال شاد عارفی کو زندہ رکھا۔ اب رام پور والوں کے سپرد کر کے مجھے افسوس بھی ہوا اور خوشی بھی کہ پہنچی وہیں پہ خاک جہاں کا خمیر تھا۔ اس سب کے علاوہ بھی مظفؔر حنفی مرحوم کے مکان پر مظفؔر حنفی میموریل سوسائٹی کے تحت تمام کتابوں کی ایک ایک جلد محفوظ رکھی گئی ہے تاکہ ریسرچ اسکالر اور ادیبوں کے کام آئے۔ 2001 میں والد صاحب جب کلکتہ سے دہلی واپس آئے تو وہاں کی تمام کتابیں مغربی بنگال اردو اکاڈمی اور دیگر لائبریریوں کے علاوہ کچھ شاگردوں کو کچھ منور رانا صاحب کو دے دی تھیں۔ 2001 سے انتقال کے وقت (10 ر اکتوبر 2020ء) تک والد صاحب نے صرف اور صرف لکھنے پڑھنے کا کام کیا۔ ان کو کوئی بھی شخص ان کے اصولوں سے اور بڑے بڑے انعام و اکرام کا لالچ بھی ہلا نہیں سکا۔ انھوں نے شاندار ادبی زندگی ہی نہیں شاندار اصولی زندگی گزاری۔ معاملات کے کھرے ہونے کی وجہ سے اور سچ اور صرف حق بات کہنے کی وجہ سے ان کے دوست بہت کم تھے اور دشمنوں کی فوج بہت بڑی تھی جس میں ان کے ایسے شاگرد بھی تھے جن کو والد صاحب نے ہی اپنی استاد کے کہنے پر آگے بڑھایا تھا اور سب سے زیادہ فائدہ بھی انھوں نے ہی اٹھایا۔ خیر، یہ یہ سب باتیں کسی اور موقع کے لیے اٹھا رکھتا ہوں۔

ان خطوط کا مطالعہ بتاتا ہے کہ مظفؔر حنفی زندگی کے ایک بڑے حصے میں خصوصاً سیہور، بھوپال کے دورانِ قیام میں تنگ دستی کا شکار رہے، لیکن ان کا رہن سہن ہمیشہ اُجلا رہتا تھا۔ خاندان کے لوگوں کے ساتھ رہتے اور اچھے کپڑے پہنتے تھے اور چمک دار پالش کیے ہوئے

جوتے ۔ ان کو دکھاوا بالکل پسند نہیں تھا وہ ایک نئے سماج اور مساوات کے حامی تھے ۔ کئی سال کی محنت اور اپنی سمجھ بوجھ کی وجہ سے انھوں نے ایک بہترین زندگی گزاری اور دہلی جیسے شہر میں بچوں کے لیے تین مکان بنائے اور ذاکر باغ میں ایک فلیٹ بھی لیا اسی طرح اپنے تمام فرائض خوشی خوشی ادا کیے اور دو بار عمرہ بھی کیا اور بیماری کی حالت میں بھی انھوں نے اپنے اصول اپنائے ۔ بچوں اور پوتے پوتیوں سے کوئی خاص خدمت نہیں لی اور کلمہ پڑھتے ہوئے 10 اکتوبر 2020 و تین بجے اس دنیا کا الوداع کہا اور اسی دن عشا کی نماز کے بعد بٹلہ ہاؤس قبرستان میں مدفون کیے گئے ۔ اللہ والد صاحب کی مغفرت فرمائے ، ان کے درجات بلند فرمائے اور ہم سب بھائی بہنوں کو ان کے بتائے راستے پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے ۔

میں کتاب کی اشاعت میں مدد کرنے کے لیے اپنے بھائیوں، اور بچوں کے علاوہ اپنی بیگم گلزار فاطمہ کے علاوہ مشہور آرٹسٹ شکیل اعجاز (آکولہ) کا شکریہ ادا کرتا ہوں ۔ کتاب پر آپ کی رائے اور تبصرے مجھے اگلی کتابوں کے لیے غذا کا کام کریں گے ۔ اپنی بات کو والد صاحب مظفرؔ حنفی کے ان اشعار پر ختم کرتا ہوں:

کیا جانے کس کے ہاتھ پڑیں آپ کے خطوط
غالبؔ کی طرح ہم نہ لٹائیں گے اپنا گھر

اکثر کھنگالتا ہوں پرانے خطوط کو
جن میں خلوص کم ہے معطر زیادہ ہیں

سلگ رہی ہیں مری انگلیاں زمانے سے
بجھی نہیں ہیں ابھی چٹھیاں جلائی ہوئی

۱۰/اکتوبر ۲۰۲۱ء
انجینئر فیروز مظفر

آل احمد سرور

سر سید نگر، علی گڑھ
3/8/93

مکرمی پروفیسر مظفر حنفی۔ تسلیم

شاید سال بھر گزرا، آپ نے لکھا تھا کہ انجمن روح ادب الٰہ آباد کے جشن زرین کے موقع پر گزشتہ نصف صدی کی غزل کا ایک نمائندہ انتخاب شائع ہوگا۔ اس کتاب کے لیے آپ نے میری کچھ غزلیں بھی طلب کی تھیں، جو بھیج دی گئی تھیں۔ پھر یہ پتہ نہ چلا کہ انتخاب چھپا بھی یا نہیں۔ اگر چھپ گیا ہو تو یہ توقع بے جا نہ ہوگی کہ ایک نسخہ آپ مجھے بھیج دیں گے۔ بہر حال صورت حال لکھیے ہو سکتا ہے کہ تقریب میں یا کتاب کی اشاعت میں تاخیر ہو گئی ہو گی۔

خیر کا طالب......آل احمد سرور

....

سر سید نگر، علی گڑھ
8/9/93

مکرمی پروفیسر مظفر حنفی۔ تسلیم

آپ کا خط مل گیا تھا۔ کل 'روحِ غزل' کا پیکٹ دہلی سے آیا۔ شکریہ۔ اس پر مارچ کی تاریخ آپ کے دستخط سے ہے اور حال کی تاریخ آپ کے صاحبزادے کی تحریر کی اس سے ہی یہ نتیجہ نکالتا ہوں کہ وہ نسخہ جو آپ نے کسی کے ذریعے سے بھجوانے کو کہا تھا، وہ پورا نہیں ہوا بلکہ کسی وجہ سے بھیجا نہ جا سکا تھا۔

کتاب پر تاثرات چند دن میں۔ بہر حال کتاب کی طباعت اچھی لگی۔ یہ اچھا کام ہو گیا۔

خیر کا طالب......آل احمد سرور

....

سر سید نگر، علی گڑھ
12/6/95

مائی ڈیئر پروفیسر مظفر حنفی

آپ کا ۵؍مئی کا رجسٹری شدہ خط وسط مئی میں ملا تھا۔ جواب میں تاخیر کی وجہ یہ ہے کہ وسط مئی سے جو گرمی کی شدت ہے اس کی وجہ سے حواس ٹھکانے نہیں ہیں۔ آپ کی کچھ غزلیں آپ کے خط کے ساتھ ملیں۔ میں ان پر ضرور کچھ لکھوں گا، مگر وسط جولائی تک۔ آخر وقت تک امید ہے کہ لُو کی یہ شدت اور ہڈیوں کو گلانے والی گرمی کچھ تو کم ہوگی۔ آپ کا واپسی کے لیے لفافہ جس پر ٹکٹ لگے ہوئے ہیں احتیاط سے رکھ دیا۔

مجھے تو یاد نہیں کہ اس سے پہلے آپ کی فرمائش میں نے پوری نہ کی ہو۔ شاید بہت پرانی بات ہوگی۔

خدا کرے آپ اچھے ہوں۔ رسالوں میں آپ کا کلام نظر سے گزرتا رہتا ہے اور میں لطف لے کر پڑھتا ہوں۔

خیر کا طالب......آل احمد سرور

....

سر سید نگر، علی گڑھ 6/9/95

مکرمی پروفیسر مظفر حنفی۔ تسلیم

آپ کا خط ملا۔ پھر دہلی سے ایک صاحب آئے۔ کل آپ کا خط اور مجموعے کے کچھ اوراق بھی ملے۔ بھائی ادھر ایک تو بارش نہ ہونے کی وجہ سے دوسرے طبیعت اچھی نہ ہونے کی وجہ سے ہر کام میں دیر ہوئی۔ آپ کے مجموعے پر کچھ لکھنے کا وعدہ ہے۔ ضرور لکھوں گا، مگر کچھ وقت اور لگے گا۔ یعنی دس بارہ دن۔ خدا کے یہاں دیر ہے اندھیر نہیں۔ اس کے ایک بندے کے یہاں بھی دیر ہے اندھیر نہیں ہے۔

اب اس عمر میں ہر کام میں زیادہ وقت لگتا ہے۔ خود صرف خط لکھ پاتا ہوں۔ اس کے علاوہ ہر تحریر بول کر لکھوانا پڑتی ہے، کیونکہ میرا خطِ شکست پڑھنے والے کم ہی ہیں۔ کوئی طالب علم مل گیا تو یہ کام بھی ہو جائیں گے۔ ویسے آپ جیسے ممتاز شاعر کے لیے معاونت کی ضرورت تو نہ تھی۔ ۹ ستمبر کو چوراسی سال کا ہو جاؤں گا.........

خیر کا طالب......آل احمد سرور

سر سید نگر، علی گڑھ

27/9/95

مکرمی پروفیسر مظفر حنفی...... تسلیم

آپ کا خط جو...... سے لکھا گیا تھا، مجھے کل ملا، معلوم ہوا کہ آپ کا قیام وسط اکتوبر تک دہلی میں رہے گا۔ چنانچہ دو تین دن میں وہیں کے پتے پر آپ کے مجموعے پر مختصر تحریر روانہ کر دوں گا۔ ادھر بیمار رہا اور پریشان بھی۔ میری سالی کا ۲۰ر ستمبر کو انتقال ہو گیا۔ میں بہر حال اب بہتر ہوں۔ غزلیں دیکھ لیں۔ مہینہ روز میں جو لکھا ہے دیکھ کر بھیج دوں گا۔ اطمینان رکھیے۔ خدا کرے میری تحریر پڑھ سکیں۔

خیر کا طالب...... آل احمد سرور

....

سر سید نگر، علی گڑھ

28/10/95

مکرمی پروفیسر مظفر حنفی صاحب۔ تسلیم

آپ کو اپنے تاثرات بھیجنے میں کافی دیر ہو گئی۔ جب لکھا تو کوئی صاف کرنے والا نہ ملا۔ اگر ایسے ہی بھیج دیتا تو اندیشہ تھا کہ یا تو پڑھنے کے لیے آپ کو آنا پڑے گا، یا میں ہی نوحہ گر کو بھیجنے پر مجبور ہوؤں۔ بارے ایک صاحب ہاتھ آ گئے۔ چنانچہ ان سے صاف کر کے اب ڈاک کے حوالے کر رہا ہوں۔ آپ نے یہ جوابی میں دو دفعہ ٹکٹ بھیج دیے، حالانکہ میں بھی رجسٹرڈ کرنے کا مقدور رکھتا ہوں۔ دوسری دفعہ کے سات روپے کے ٹکٹ محفوظ ہیں۔ اس خط کی رسید ضرور بھیج دیں۔ خدا کرے آپ بخیریت ہوں۔ میں بہر حال کافی ٹھیک ہوں۔

خیر کا طالب

آل احمد سرور

....

سر سید نگر، علی گڑھ

29/11/95

مائی ڈیئر پروفیسر مظفر حنفی

اکتوبر کے آخر میں اسی پتے پر میں نے رجسٹری سے آپ کو اپنے تاثرات، آپ کے نئے شعری مجموعے ’یا اخی‘ پر بھیج دیے تھے۔ یقین ہے کہ ملے ہوں گے، مگر ابھی تک اس کی رسید نہیں ملی۔ اس لیے قدرتی طور پر خلش ہے۔ مہربانی کر کے ایک سطری جواب تو دے دیجیے کہ مضمون مل گیا۔ تاخیر کے لیے معذرت..................

خیر کا طالب

آل احمد سرور

....

سر سید نگر، علی گڑھ 28/1/97

مکرمی پروفیسر مظفر حنفی۔ تسلیم

نیا سال مبارک۔ چند روز ہوئے آپ کا نیا مجموعہ کلام ’یا اخی‘ موصول ہوا۔ معلوم نہیں کیوں اس کی اشاعت میں اتنی دیر ہوگئی۔ بہر حال دیر آید درست آید۔ کتاب کی کتابت، طباعت، کاغذ، سب خوب ہیں۔ وزیر آغا نے بھی بڑے پتے کی باتیں کہی ہیں۔ میرے خیال میں، میں نے جو کچھ لکھا ہے وہ بھی آپ کو پسند آیا ہوگا۔ امید ہے کہ اس کتاب کی مناسب پذیرائی ہوگی۔

میری علالت کو تو اب دس مہینے ہو گئے آہستہ آہستہ بہتر ہو رہا ہوں۔ عمر بھی تو خاصی ہو گئی یعنی پچاسی سے تجاوز کر گیا۔ امید ہے کہ سردی اور کم ہوگی اور موسم معتدل ہوگا تو طبیعت اور بہتر ہوگی۔ اب کچھ بول کر لکھانا شروع کیا ہے۔ خط تو پہلے ہی خراب تھا اور خراب ہوتا جا رہا ہے۔ غالباً اثبات و نفی کے مدیر نے فون کیا تھا۔ رات زیادہ ہو چکی تھی۔ میں آرام کر رہا تھا۔ ان کے رسالے کے دو شمارے ملے تھے۔ میں بشرط صحت مارچ میں شاید ان کے لیے کچھ لکھ سکوں۔ امید ہے کہ آپ بخیریت ہوں گے۔

خیر کا طالب......آل احمد سرور

....

احمد ندیم قاسمی (لاہور)

۳۱ / مارچ ۱۹۹۰ء

برادرِ عزیز۔ معلوم ہوتا ہے میرا ایک عریضہ آپ کو نہیں ملا جو میں نے کلکتہ میں آپ کی منتقلی کے فوراً بعد لکھا تھا۔ اس کی نوعیت محض دعائیہ تھی کہ خدا آپ کو برکت دے اور آپ ترقی کے زینے کو استقامت کے ساتھ طے کرتے رہیں۔ اگر آپ کو یہ خط ملتا تو آپ کے تازہ عنایت نامے میں اس کا حوالہ ہوتا۔

بہر حال خوش ہوں کہ آپ کا عنایت نامہ غزلوں سمیت ملا۔ میں نے دو غزلیں تازہ شمارے میں شامل کر لی ہیں جو اپریل کے آخر میں شائع ہوگا۔ یہ معلوم کر کے کوفت ہوئی کہ آپ کلکتہ میں جم نہیں پا رہے ہیں اور بیزاری محسوس کر رہے ہیں۔

پرچہ آپ کے ارشاد کے مطابق دہلی ہی کے پتے پر بھیجوں گا۔ آپ کو یاد ہوگا، محترم شاؔد عارفی صاحب کے انتقال کے بعد آپ نے مجھے ان کی نظموں کا ایک مجموعہ (مسودہ) بھجوایا تھا کہ یہاں کسی معقول ناشر سے بات کروں۔ میں نے یہ مسودہ ایک ناشر کے حوالے کیا مگر اس نے ناشرین کے خاص تساہل اور ٹال مٹول سے کام لیا۔ پھر اس کا انتقال ہو گیا اور میں مسودے کے سلسلے میں مشوش ہو گیا۔ پس ماندگان سے بار بار کہا کہ بھئی، وہ بہت قیمتی مسودہ ہے، کرم کیجیے اور ڈھونڈ نکالیے۔ آخر اب چند ہی روز پہلے یہ مسودہ مجھ تک پہنچا ہے۔ آپ کو اس لیے اطلاع دے رہا ہوں کہ اگر آپ کو اس کی ضرورت ہو تو میں کلکتے یا دہلی بھجوا دوں۔ اب تو بھارت میں بھی عمدہ اردو کتابیں شائع ہو رہی ہیں۔ یہ کتاب اگر چھپ گئی ہے تو سبحان اللہ، ورنہ اسے چھپنا چاہیے۔

دعا کے ساتھ۔ آپ کا......احمد ندیم قاسمی

....

۱۸ / جنوری ۱۹۹۳ء

برادرِ عزیز۔ سلام مسنون

آپ کے تازہ خط سے معلوم ہوا کہ آپ نے اس سے پہلے بھی مجھے کئی خط لکھے۔ حیرت ہے کہ مجھ تک کیوں نہ پہنچے۔ میری ڈاک تو خاصی محفوظ ہے، ممکن ہے خطوط کی روانگی میں کوئی گڑبڑ ہوئی ہو۔ بہر حال شرمندہ ہوں۔ نہ جانے آپ نے میری ''خاموشی'' کے بارے میں کیا سوچا ہوگا۔ حالانکہ یہ مجبوری اور بے خبری کی خاموشی تھی۔ آپ نے اچھا کیا کہ غزلیں خود ہی...... لیں۔ کتاب کا منتظر رہوں گا۔

منور رانا صاحب کا کلام پڑھ کر خوشی ہوئی۔ خاصی تازہ غزل کہتے ہیں۔ انھیں 'فنون' میں یقیناً درج کروں گا۔ آپ کی غزلیں بھی ملیں۔ بھرپور ہیں۔

دعا ہے آپ بخیریت ہوں۔ آپ کا مخلص......احمد ندیم

....

۱۷؍ستمبر ۱۹۹۳ء

برادرم۔ سلام مسنون

آپ کا کلام تو مجھے متعدد جہات سے عزیز ہے۔ غزلوں کی اشاعت میں کوتاہی ہو جاتی ہے تو درگزر کر دیا کیجیے۔ تازہ غزل ملی ہے۔ (پہاڑ دے، گاڑ دے) مقطع میں ''مٹی میں ماڑ دے'' یہاں کے قارئین کے لیے اجنبی ہوگا۔ اجازت ہو تو یہ شعر کاٹ دوں۔

میرے پاس شاؔد مرحوم کی نظموں کا وہ مسودہ رکھا ہے جو مجھے آپ نے بھجوایا تھا۔ میں نے اسے ایک ناشر کے سپرد کیا۔ انھوں نے حامی بھر لی مگر پھر ان کا انتقال ہوگیا اور مجھے مسودے کی فکر پڑ گئی۔ آخر ان کے ورثا کی توجہ سے مسودہ مل گیا۔ آپ کہیں تو آپ کو پارسل بھجوادوں۔

دعا کے ساتھ

مخلص......احمد ندیم

....

۲۷نومبر ۱۹۹۶ء

برادرم۔ یہ کس نے آپ کے دل میں یہ وہم ڈال دیا کہ میں آپ سے (خدانخواستہ

) خفا ہوں۔ دراصل میں بے حد صبر آزما حالات میں سے گزر رہا ہوں۔ فنون بھی اقتصادی لحاظ سے آزمائش میں مبتلا ہے۔ اس لیے سالِ رواں میں صرف ایک شمارہ شائع کر سکا ہوں۔ اگر آپ کو جنوری۔ اپریل ۹۶ء کا وہ شمارہ نہیں ملا جس کا نصف ''رفتگاں'' کی یادوں پر مشتمل تھا تو یہ دفتر کے کلرک صاحب کا جرم ہے۔ آپ لکھیں، میں فوراً بھجواؤں گا۔ رہی آپ کے کلام کی اشاعت تو وہ تو فنون کا ایک مستقل فیچر رہا ہے۔ ایک دو برسوں میں اگر غفلت ہوئی ہے تو اس کا مطلب میری خفگی نہیں ہے بلکہ میری اَن گنت پریشانیاں ہیں۔ آپ مجھے ہمیشہ کی طرح عزیز ہیں۔ مجھے معلوم ہے میری ان ''غفلتوں'' کے پس منظر میں ''یارلوگوں'' نے آپ تک ''رسائیاں'' حاصل کر لی ہیں، مگر آپ کچھ بھی سمجھ لیں مجھے آپ عزیز رہیں گے۔ یہ طے ہے۔

آپ کا...... احمد ندیم

……

9.1.98

محبّ مکرم۔ بھلا میں آپ سے کیسے بے نیاز ہو سکتا ہوں۔ سالہا سال کی یاد اللہ ہے۔ شادؔ مرحوم کے توسط سے ہمارے درمیان دوستی کا رشتہ استوار ہوا تھا جو میرے ہاں تو اب تک موجود ہے مگر آپ کا رخ کچھ بدلا بدلا لگ رہا ہے اور ایسے ایسے افراد آپ کے قرب کا پرچم بلند کیے ہوئے ہیں جنھیں غزل کی مبادیات سے بھی شناسائی حاصل نہیں۔ نہ جانے یہ تبدیلی آپ کے ہاں کیسے رونما ہوئی۔ بہر حال میں وہی پرانا ندیم ہوں اور آپ میرے دل کے اسی طرح قریب ہیں۔ رہی آپ کے کلام کی اشاعت، تو فنون نہایت بے قاعدہ رسالہ ہے۔ مالی مجبوریاں اسے مہینوں رو کے رکھتی ہیں۔ یوں مشمولات کا معاملہ بھی گڑبڑا جاتا ہے۔ اب آئندہ آپ کی چیزیں پیشِ نظر رہیں گی۔ آپ کی ترقی، خوش حالی اور صحت کے لیے دعا گو ہوں۔

مخلص.......... احمد ندیم

……

۱۵ر جنوری ۲۰۰۱ء

مکرمی۔ سلام مسنون۔ گرامی نامہ ملا۔ شکریہ۔ اس سے پہلے میں ایک عریضہ لکھ چکا

تھا۔ آپ نے اس کا کوئی حوالہ نہیں دیا۔

‘‘وضاحتی کتابیات’’ پر آپ کو یقیناً اندھا دھند محنت کرنا پڑی ہوگی۔ فنون نمبر ۱۱۳ تو شائع ہو چکا ہے۔ اس کا اشتہار انشاء اللہ نمبر ۱۱۴ میں یقیناً درج کروں گا۔

خوبصورت غزلوں کا شکریہ۔ یہ آئندہ ‘‘فنون’’ کا حسن بڑھاتی رہیں گی۔

غزل ‘‘انا کے ساتھ نہیں’’ کے مطلع کے پہلے مصرعے میں کوئی لفظ لکھنے سے رہ گیا ہے۔ آپ نے یوں لکھا ہے:

جڑی ہوئی تمھاری انا کے ساتھ نہیں

ایک غزل کے مطلع میں ‘‘سراباں’’ آیا ہے۔ اجازت ہو تو اسے ‘‘سرابوں’’ کر دوں کہ یہی مستعمل ہے۔ محبت کے ساتھ

آپ کا۔ ندیم

....

اسلوب احمد انصاری

گلفشار، مؤرخہ ۶/فروری ۹۷ء
سول لائنز، دودھپور، علی گڑھ

مکرمی حنفی صاحب!...... السلام علیکم

آپ کے مجموعۂ کالم ’یا اخی‘ کی ایک جلد موصول ہوئی جس کے لیے سراپا سپاس ہوں۔ آپ کا کلام، بہت پاکیزہ اور دلکش ہے۔ اپنے رسالے ’نقد و نظر‘ کے اگلے شمارے میں اس پر مفصل اظہارِ خیال کروں گا۔ امید ہے آپ بعافیت ہوں گے۔ رسید میں تاخیر کے لیے معذرت خواہ ہوں

خیر اندیش...... اسلوب احمد انصاری

....

گلفشار، مؤرخہ ۱۴/دسمبر ۹۷ء
سول لائنز، دودھپور، علی گڑھ

مکرمی حنفی صاحب !......السلام علیکم

عنایت نامہ مؤرخہ یکم دسمبر پرسوں ملا۔ اس سے پہلے بھی ایک خط ملا تھا۔ غالب سیمینار کے لیے جو موضوع آپ نے میرے لیے تجویز کیا ہے اس سے میری واقفیت بہت ادھوری ہے۔ اس کے علاوہ دلی غالب سیمینار کے لیے بھی مضمون موصول ہوئے۔ بے حد افسوس کے ساتھ یہ عرض کرنا ہے کہ آپ کی تعمیلِ ارشاد نہیں کر سکوں گا۔ امید ہے آپ بعافیت ہوں گے۔

خیر اندیش

اسلوب احمد انصاری

انجم فوقی (کراچی)

۲۶/ مارچ ۹۴ء

محبّ گرامی قدر ڈاکٹر مظفر حنفی! ہدیہ رحمت

ملاقات ہو نہ ہو، مراسلت رہے نہ رہے، میرے آپ کے تعلقات ''مرافعہ آخر'' کا درجہ رکھتے ہیں۔ سہ ماہی 'قلم قبیلہ' (کوئٹہ) میں جناب چشتی پر آپ کا ایک طویل تبصرہ نگاہ سے گزرا۔ ''چونکا'' اور بات آئی گئی ہوگئی، مگر یہ کیا؟ دچشتی صاحب کے انتخابِ کلام میں آپ نے دو ایک ایسے شعر بھی پیش کیے ہیں:

ابھی سے صبح کا پیغام 'درمیان میں ہے'
مرے حریف میرا تیر ابھی کمان میں ہے

پہلے مصرعہ میں 'قافیہ ردیف' خواہ مخواہ چپکایا گیا ہے چونکہ 'درمیان میں ہے' یہ تکرار نہ ہو تب بھی بات پوری ہے۔

'مرے حریف ابھی سے صبح کا پیغام؟ ابھی تو میرا تیر کمان میں ہے'۔ یہ ایک ضمنی بات ہے کہہ دی، جی ہلکا ہو گیا۔

ندیم صدیقی صاحب کے خط سے معلوم ہوا کہ ''روحِ غزل'' کے نام سے آپ نے کوئی تازہ کتاب مرتب کی ہے اور اس میں فقیر انجم فوقی بھی شامل ہے۔ اللہ آپ کے مراتب

اور بلند فرمائے۔

''ایقاظ' اور 'ورائے سخن' کا مطالعہ کیسا رہا؟ لکھیے۔ ممبرا کے پتے پر ندیم صدیقی صاحب کے نام خط ارسال کر دیجیے، مجھ تک پہنچ جائے گا۔

نئی کتاب ''بوند بوند'' زیر ترتیب ہے۔ صحت ساتھ نہیں دیتی۔ کام چلتا ہے، رُک جاتا ہے، تاہم مایوس نہیں، انشاء اللہ مکمل کرلوں گا۔ اس کے بعد میں رخصت۔ آپ 'برسیاں' منعقد کرتے رہیے۔ بچوں کو دعائیں۔ مناسب ہو تو 'ایقاظ' کو آگے بڑھائیں۔

مخلص...... انجم فوقی

ابو محفوظ الکریم معصومی

۵/نومبر ۲۰۰۲ء

محترم المقام پروفیسر مظفر حنفی صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

مزاج عالی، امید کہ بخیر وعافیت بہمہ وجوہ ہوگا۔

''مغربی بنگال اردو اکادمی' کے تعلق سے پیش کردہ جواب آپ کو مل چکا ہوگا۔ اس وقت ناچیز صرف اپنی ذات کی بابت عرض پرداز ہے، کہ ادھر اپنی علالت کے باعث بہت سارے جوابات کو معرض التوا میں ڈالنا پڑا۔ آپ کے ہدیہ ثمینہ (یا اخی) کی رسید بھی تعویق میں پڑ گئی۔ اس تاخیر کی معافی مطلوب ہے، اور اب دلی شکریہ کے ساتھ رسید پیش خدمت ہے قبول فرمائیں۔

'رسید مع تشکرات'

'یا اخی' آپ کا مجموعۂ اشعارِ جمیل   بارہ اپریل کو امسال ملا ہے مجھ کو
اپنے تلمیذ رضا شمسی کے ہاتھوں بھیجا   آپ نے تحفہ جو ہمدست ہوا ہے مجھ کو
عصر کے بعد یہ پہنچے، تو یہ جانا میں نے   ان کا آجانا مبارک بخدا ہے مجھ کو
اس کے پہنچانے میں شمسی کے تھے ہم کار سعید   دو بدو ان کے تکلم بھی ہوا ہے مجھ کو
بڑھ کے شمسی نے کہا: نسخہ یہ پہچانے کا   حکم استاد مکرم نے دیا ہے مجھ کو

شکر کے ساتھ جو ہاتھوں میں لیا دل نے کہا دیکھنا پہلے سرِ لوح بجا ہے مجھ کو
لوح پر آپ کی تحریر دوم مارچ ہے ثبت اس کا مضمون فرح بخش لگا ہے مجھ کو
آپ نے لکھ کے ''برادر'' مرا دل شاد کیا کیا نشانے پہ مگر تیر لگا ہے مجھ کو
شکریہ اس کا ادا کر نہ سکا تھا اب تک داعیہ جس کا سوا حد سے رہا ہے مجھ کو
دیر سے ہی سہی، کرتا ہوں ادا شکرِ جزیل ایک دیوان پہ صد شکر روا ہے مجھ کو
شاعری سے تو سروکار نہیں رکھتا ہوں شعرا سے کبھی رشتہ سا رہا ہے مجھ کو
ہے کرم کا یہ تقاضہ کہ بُھلا دیں حنفی وہ خط جس پہ نہ اصرار ہوا ہے مجھ کو

باقی باتیں آئندہ کبھی، انشاءاللہ۔ والسلام مع الاکرام

آپ کا مخلص......ابو محفوظ الکریم معصومی

……

انور سدید (لاہور)

۱۲/ اگست ۱۹۹۲ء

محبی ڈاکٹر صاحب۔ سلام مسنون

گرامی نامہ موصول ہوا۔ سب سے پہلے تو خوشی اس بات کی ہوئی کہ آپ نے مجھے شاعروں میں شمار کیا اور ایک دو یا تین نہیں، پھر غزلوں کی فرمائش کی۔ میں شعر ضرور کہتا ہوں لیکن شاید میری شاعری میرے تشخص میں معاون نہیں، شاید اسی لیے تخلیقِ شعر میں باقاعدگی بھی نہیں ہے۔ بہر حال تعمیلِ ارشاد کے لیے غزلیں ارسال کر رہا ہوں۔ ان کے ساتھ وہی سلوک کیجیے جس کی استدعا پورس نے سکندر سے کی تھی۔

کچھ عرصہ قبل میں نے آپ کی کتاب ''جہات و جستجو'' پر قومی زبان میں تبصرہ لکھا تھا۔ جو اپریل ۱۹۹۱ء کے پرچے میں چھپا۔ میرے پاس آپ کا کلکتہ کا پتہ نہیں تھا۔ اس لیے نقل ارسال نہ کر سکا۔ اتفاق سے یہ تبصرہ آج کاغذات سے مل گیا۔ ارسال خدمت کر رہا ہوں۔

اس عرصے میں آپ کی نئی کتابیں کون کون سی شائع ہوئی ہیں۔ میں آپ کا بے حد شکر گزار ہوں کہ آپ اپنے تخلیقی سفر میں ہم رکاب رکھتے ہیں، اب کچھ عرصے سے یہ سلسلہ رکا ہوا ہے۔

مجھے معلوم ہوا کہ خدا بخش لائبریری نے تحقیقی مقالات پر کوئی تنقیدی کتاب شائع کی ہے جو یہاں نہیں پہنچی۔ اگر آپ ڈاکٹر عابد بیدار صاحب کو لکھ سکیں تو وہ مجھے یہ کتاب عنایت فرما دیں گے۔ اس سے قبل طلسمِ ہوشربا کا پورا سیٹ مجھے مل چکا ہے۔ از راہِ کرم خط کا جواب دیجیے گا۔ شکر گزار ہوں گا۔

مخلص......انور سدید

پس نوشت: ڈاکٹر فہیم اعظمی صاحب نے رسالہ صریر میں آپ کے ایک سابقہ مضمون ''تنقید اور تخلیق'' کو بحث کے لیے پیش کیا ہے۔

....

احمد سعید ملیح آبادی

4/9/04

اخی العزیز۔ السلام علیکم

۲۷/ اگست کا لکھا خط ملا۔ کتابوں کی رسید میں یقیناً کوتاہی ہوئی، چند روز باہر سفر پر تھا۔ انشاء اللہ جلد ہی تبصرہ ہوگا۔

آپ کلکتہ سے گئے، کلکتہ کی مجلسیں آپ کے بغیر خالی خالی سی لگتی ہیں۔ آپ کی یاد ہمیشہ رہے گی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت منداور شاد و آباد رکھے۔ آمین

دعاؤں میں آپ بھی یاد رکھیں۔

خیر طلب......احمد سعید ملیح آبادی

....

اعزاز افضل

10/7/90

محترم ڈاکٹر صاحب۔ آداب

کل آپ تشریف نہ لائے تو تشویش ہوئی۔ منور کے یہاں فون کیا۔ ایک شاگرد کو تاکید کی کہ آج یونیورسٹی میں آپ سے مل کر میرا پیغام پہنچائیے۔ دفتر آپ کے انتظار میں ہے۔ آپ کو زحمت کرنا ہوگی۔ (کچھ ضروری کاغذات دفتر سے باہر نہیں بھیجے جا سکتے۔ یہ مجبوری ہے)۔ کیا یہ ممکن ہے کہ کل صبح ساڑھے نو بجے تک آپ غریب خانے پر تشریف لائیں۔ پھر ساتھ ہی دفتر چلیں؟ اس طرح آپ پریشانیوں سے بچ جائیں گے اور کام آسانی سے ہو جائے گا۔

بھابھی اور بچوں کو عید مبارک۔

نیاز مند...... اعزاز افضل

....

26/5/94

برادرم مظفر حنفی صاحب! آداب

سہیل اور زریں کی شادی پر آپ کو اور بھابھی کو دلی مبارک باد۔ خدا نو بیاہتا جوڑے کی ازدواجی زندگی کو شاندار، خوش گوار اور سدا بہار بنائے۔ آمین

سحر کی جاگتی رعنائیاں مبارک ہوں
نئی حیات کی انگڑائیاں مبارک ہوں
وفا کی انجمن آرائیاں مبارک ہوں
جو بج رہی ہیں، وہ شہنائیاں مبارک ہوں
یونہی کھنکتی بہاروں کے جام ملتے رہیں
دیارِ شوق میں نغموں کے پھول کھلتے رہیں

اعزاز افضل۔ سلمہ افضل

19/11/03

برادرِ مکرم! عید مبارک

ایک تہنیت نامہ پہلے ارسال کر چکا ہوں۔ امید ہے آپ کو مل گیا ہوگا۔ رسید سے نواز دیجیے تاکہ اطمینان ہو جائے۔

نوشہ کو مبارک باد، بھابھی کو آداب، صبا کو دعائیں۔

نیاز مند......اعزاز افضل

....

14/11/98

محترم ڈاکٹر صاحب۔ آداب

سنا ہے کہ آپ کلکتہ تشریف لا چکے ہیں۔ مگر نیاز حاصل نہ کر سکا۔ کل صبح کو یونیورسٹی میں بیٹھا تھا۔ معلوم ہوا ایک بجے وہاں سے آپ نکل چکے تھے۔ آج شاید کلاس بند ہے۔ اس لیے جذب کے......کو آپ کی خدمت میں بھیج رہا ہوں۔ مشکل یہ آ پڑی ہے کہ آئندہ کل یعنی ۱۵/ نومبر کو ۳/ بجے اسکاٹش چرچ کالج میں ایک تقریب ہے۔ اردو طلبہ چاہتے ہیں کہ آپ تھوڑی دیر کے لیے اس جلسے میں شرکت فرمائیں تو ان کی حوصلہ افزائی ہوگی۔ اگر میرا انٹرویو نہ ہوتا تو میں آپ کے ساتھ خود بھی شریک ہو جاتا۔ میں نے طلبہ سے وعدہ کر لیا ہے کہ آپ سے سفارش کر دوں گا۔ آپ جہاں سے فرمائیں طلبہ آپ کو گاڑی پر لے جائیں گے پھر گھر پہنچا دیں گے۔

ازراہِ کرم وقت اور مقام سے مطلع فرمائیں۔ صاف انکار سے خاطر شکنی ہوتی ہے۔

نیاز مند......اعزاز افضل

....

5/11/03

برادرِ مکرم مظفر صاحب۔ سلام و رحمت

عزیزی عرفان کے سہرے کی مہک میرے مشامِ جاں تک پہلے ہی پہنچ چکی تھی۔ میری طرف سے اور میرے اہل و عیال کی طرف سے نوشہ میاں کو بہت بہت مبارکباد۔ آپ کو، بھابھی کو اور بچوں کو بھی تہنیت۔ صبا بٹیا کو بدھائی بھی اور دعائیں بھی۔

چند تہنیتی اشعار موزوں ہو گئے ہیں وہ حاضر ہیں:

یہی کچھ ہے ساقی متاعِ فقیر
صبا سے کہہ دیجیے کہ سنبل اس کو بہت یاد کرتی ہے۔

نیازمند......اعزاز افضل

....

اسدالزماں

۲۰ رنومبر ۱۹۹۲ء

مکرمی۔ تسلیم

ترقی اردو بیورو کے ششماہی مجلّہ 'فکر و تحقیق'' (جلد۲، شمارہ ۳) میں ''میر حسن کی غزلیں'' کے عنوان سے آپ کا معلوماتی مضمون پڑھ کر خوشی ہوئی۔ مبارکباد قبول فرمائیے۔

اگرچہ اِدھر اُدھر میر حسن کی غزلوں کے دو چار شعر پڑھنے کا ضرور اتفاق ہوا مگر ان کی قادر الکلامی جو ان کی مثنوی سے ظاہر ہے اس کی بنیاد پر میں ہمیشہ یہ خیال کرتا تھا کہ اردو کے دیگر شعراء کی طرح انھوں نے بھی اچھی خاصی غزلیں ضرور کہی ہوں گے مگر آپ کے مضمون سے پہلے تک یہ صرف ایک خیال میں رہا، ان تک میری رسائی نہ ہوسکی۔ یہ جان کر مسرت آمیز حیرت ہوئی کہ ان کی غزلوں کی تعداد ۵۰۰ کے قریب ہے مگر افسوس نقادانِ ادب نے ان کو نظر انداز کر دیا۔ آپ کا یہ فرمانا بالکل بجا ہے کہ:

> ''اردو تنقید میں اپنے تخلیق کاروں کو بہ لحاظ تخصیص، باریک بینی کے ساتھ ٹکڑوں میں بانٹ کر دیکھنے کی روش اتنی عام ہو گئی ہے کہ...... مجموعی حیثیتوں کا کماحقہ، اعتراف نہیں کیا گیا۔''

آپ کی اس تحریر کی روشنی میں اردو تنقید پر غیر منصفانہ اور غیر صحت مندانہ رویوں کا الزام آتا ہے جو یقیناً درست ہے۔

اس مضمون کے آخر میں اگر آپ میر حسن کی غزلوں کا بھرپور انتخاب بھی شامل کر دیتے تو مجھ جیسے ہیچ مداں کو استفادہ کا موقع ملتا۔ خیر، آخر میں ایک بار پھر مبارک باد۔

امید ہے مزاج گرامی بخیر ہوگا۔ فقط

آپ کا مخلص......اسد

……………

امیر عارفی (پروفیسر)

۸/ اکتوبر ۹۸ء

برادرم حنفی صاحب۔ السلام علیکم

امید کہ آپ خیریت سے ہوں گے۔ آپ کے لڑکے کی شادی کے بعد سے ملاقات نہ ہو سکی اور نہ ہم کلکتہ آسکے۔ اسی ماہ آنا بھی تھا، شعبہ کی مصروفیات کی وجہ سے نہ آسکا۔ آپ کے ہاں سے انٹرویوز کے لیے فون کیا جاتا ہے لیکن پھر کال نہیں کیا جاتا۔ یہی تو بہر ملاقات تھی، صرف قمر رئیس صاحب کو پوچا جاتا ہے۔ میں یہ خط ایک کام سے لکھ رہا ہوں۔ ہمارے شعبہ کا ایک طالب علم خورشید عالم جو ایم۔ فل کا طالب علم ہے اس نے ویسٹ بنگال اردو اسکول سروس کمیشن مالدہ زون کا ٹسٹ پاس کرلیا ہے۔ انٹرویو غالباً نومبر میں ہوگا اس سلسلے میں آپ کے تعاون کی ضرورت ہے۔ اس کا خیال رکھیے۔ اچھا با اخلاق لڑکا ہے۔ پڑھنے میں اچھا ہے۔ ضرورت مند ہے اور یہ خود بنگالی ہے۔ اور سنایئے کیا حال ہیں۔ گھر کا پتہ بھی لکھ رہا ہوں ہو سکے تو جواب دیجیے۔ B-2, Reids lene, D.U. Delhi.7

امیر عارفی

اصغر عباس (پروفیسر)

۵/جولائی ۹۰ء

محترمی ع معظمی سلام مسنون

آپ جب تک جامعہ میں رہے وہاں جانے کا کئی بار اتفاق ہوا لیکن آپ سے ملنے کا شرف حاصل نہ ہو سکا۔ لیکن آپ کی تصانیف اور شاعری میں ایک عرصے سے پڑھتا رہا ہوں۔ میں شعبہ اردو علی گڑھ میں ریڈر ہوں۔ آج کل گرمی کی تعطیل گزارنے میں یہاں اپنے گھر آیا ہوں جہاں مئی کا آجکل دیکھا جس میں آپ کی غزل اور پتہ تھا میں آپ کو دو لکچر علی گڑھ کے اکیڈمک اسٹاف کالج کے تجدیدی نصاب میں دینے کی زحمت دینا چاہتا ہوں۔

نئ تعلیمی پالیسی کے تحت یو جی سی نے بعض یونیورسٹیوں کو اکیڈمک اسٹاف کالج دیا ہے جس میں میری یونیورسٹی بھی شامل ہے۔ اس کے تحت ۲۳/جولائی سے ۲۴/اگست تک اردو میں ایک مضمون نہاد تجدیدی نصاب بعنوان ''اردو نثر ۱۸۵۷ء سے ۱۹۲۰ء تک'' کالجوں اور یونیورسٹیوں کے نوجوان اساتذہ کے لیے ہوگا۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ اس میں دو لکچر دیں۔ آپ اگر آئیں گے تو آپ کی میزبانی کا شرف اکیڈبک اسٹاف کالج علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کو حاصل ہوگا۔ آمد و رفت کے اخراجات حسبِ قواعد یو جی سی پیش کیے جائیں گے۔

آپ کے قیام و طعام کا انتظام یونیورسٹی گیسٹ ہاؤس میں ہوگا اور اظہار تشکر کے طور پر تین سو کی حقیر رقم دو لکچروں کے لیے نذر کی جائے گی۔ لکچروں کے موضوعات اور تاریخیں جو اگست کے تیسرے ہفتے میں ہوں گی میں علی گڑھ پہنچ کر آپ کو باقاعدہ لکھ بھیجوں گا۔ لکچروں کے موضوعات ۱۸۵۷ء سے ۱۹۲۰ء تک اردو نثر کے کسی پہلو سے متعلق ہوں گے۔ یہ لکچر عمومی نہیں ہیں ان میں شرکا کی تعداد مشکل سے آٹھ نو ہوگی اور لکچر بھی میرے شعبہ اردو کے کمرے ہی میں ہو جائیں گے۔ شرکا یونیورٹیوں اور کالجوں کے نوجوان اساتذہ ہوں گے۔

اگر آپ لکچر دینے کے لیے رضا مند ہوں تو ۱۸۵۷ء اور ۱۹۲۰ء کے درمیان نثر کے اپنی پسند کے دو چار موضوعات لکھ بھیجیں اگر اس ایریا کو میں نے کسی اور کو پہلے سے نہیں دیا ہے تو اسی پر

آپ لکچر دے دیں۔

میری یونیورسٹی ۱۶؍ جولائی کو کھلے گی، میں یہاں سے انشاء اللہ ۱۲؍ جولائی کو علی گڑھ کے لیے روانہ ہوں گا۔ اس لیے آپ سے درخواست ہے کہ اگر آپ علی گڑھ تشریف لانے کے لیے آمادہ ہوں تو جلد مجھے اس خط کی رسید بھیج دیجیے اور جب میں انشاء اللہ علی گڑھ پہنچوں گا تو مجھے آپ کا خط مل جائے گا۔ میں باقاعدہ آپ کو اکیڈمک اسٹاف کالج کا خط بھجوا دوں گا۔ امید کہ آپ بخیر و عافیت ہوں گے۔

خاکسار...... اصغر عباس

....

۱۷؍ جولائی ۹۰ء

محترمی و معظمی۔ سلام مسنون

میں نے آپ کو ایک خط گورکھپور سے لکھا تھا جس میں آپ سے درخواست کی تھی کہ آپ اکیڈمک اسٹاف کالج کے تجدیدی نصاب میں لکچر دینے کی زحمت فرمائیں۔ آپ کے جواب کا یہاں انتظار کرتا رہا۔ میں نے خط آپ کے کلکتہ کے مکان کے پتے پر جو مجھے آج کل سے حاصل ہوا تھا بھیجا تھا۔ ۲۳؍ جولائی سے ۲۴؍ اگست تک تجدیدی نصاب کے لکچروں کا سلسلہ چلے گا۔ مجھے ۲۳؍ جولائی سے ایک ہفتہ قبل ایک مہینہ کا پورا پروگرام دینا تھا اس لیے میں نے آپ کے جواب کا انتظار کیے بغیر آپ کے لکچر کا پروگرام رکھ دیا۔ دعوت نامہ ملفوف ہے۔ درخواست یہ ہے کہ انکار نہ فرمایئے گا اور اگر وقت ہو تو ایک روز کے لیے چلے آیئے۔ اگر آپ علی گڑھ آنے کے لیے پروگرام بنائیں تو براہ کرم بواپسی ڈاک یا جلد سے جلد مجھے اپنے آنے سے مطلع فرمائیں۔ امید کہ آپ بخیریت ہوں گے۔

خاکسار...... اصغر عباس

....

۲۶۔۷۔۹۰

مکتوب گرامی موصول ہوا۔ میں بہت خوش ہوں کہ آپ آنے کے لیے رضا مند ہو

اصغر عباس (پروفیسر)

۵؍جولائی ۹۰ء

محترمی ع معظمی سلام مسنون

آپ جب تک جامعہ میں رہے وہاں جانے کا کئی بار اتفاق ہوا لیکن آپ سے ملنے کا شرف حاصل نہ ہو سکا۔ لیکن آپ کی تصانیف اور شاعری میں ایک عرصے سے پڑھتا رہا ہوں۔ میں شعبہ اردو علی گڑھ میں ریڈر ہوں۔ آج کل گرمی کی تعطیل گزارنے میں یہاں اپنے گھر آیا ہوں جہاں مئی کا آجکل دیکھا جس میں آپ کی غزل اور پتہ تھا میں آپ کو دو لکچر علی گڑھ کے اکیڈمک اسٹاف کالج کے تجدیدی نصاب میں دینے کی زحمت دینا چاہتا ہوں۔

نئی تعلیمی پالیسی کے تحت یو جی سی نے بعض یونیورسٹیوں کو اکیڈمک اسٹاف کالج دیا ہے جس میں میری یونیورسٹی بھی شامل ہے۔ اس کے تحت ۲۳؍جولائی سے ۲۴؍اگست تک اردو میں ایک مضمون نہاد تجدیدی نصاب بعنوان ''اردو نثر ۱۸۵۷ء سے ۱۹۲۰ء تک'' کالجوں اور یونیورسٹیوں کے نوجوان اساتذہ کے لیے ہوگا۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ اس میں دو لکچر دیں۔ آپ اگر آئیں گے تو آپ کی میزبانی کا شرف اکیڈبک اسٹاف کالج علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کو حاصل ہوگا۔ آمد و رفت کے اخراجات حسبِ قواعد یو جی سی پیش کیے جائیں گے۔

آپ کے قیام و طعام کا انتظام یونیورسٹی گیسٹ ہاؤس میں ہوگا اور اظہار تشکر کے طور پر تین سو کی حقیر رقم دو لکچروں کے لیے نذر کی جائے گی۔ لکچروں کے موضوعات اور تاریخیں جو اگست کے تیسرے ہفتے میں ہوں گی میں علی گڑھ پہنچ کر آپ کو باقاعدہ لکھ بھیجوں گا۔ لکچروں کے موضوعات ۱۸۵۷ء سے ۱۹۲۰ء تک اردو نثر کے کسی پہلو سے متعلق ہوں گے۔ یہ لکچر عمومی نہیں ہیں ان میں شرکا کی تعداد مشکل سے آٹھ نو ہوگی اور لکچر بھی میرے شعبہ اردو کے کمرے ہی میں ہو جائیں گے۔ شرکا یونیورٹیوں اور کالجوں کے نوجوان اساتذہ ہوں گے۔

اگر آپ لکچر دینے کے لیے رضامند ہوں تو ۱۸۵۷ء اور ۱۹۲۰ء کے درمیان نثر کے اپنی پسند کے دو چار موضوعات لکھ بھیجیں اگر اس ایریا کو میں نے کسی اور کو پہلے سے نہیں دیا ہے تو اسی پر

اصغر عباس (پروفیسر)

۵/جولائی ۹۰ء

محترمی ع معظمی سلام مسنون

آپ جب تک جامعہ میں رہے وہاں جانے کا کئی بار اتفاق ہوا لیکن آپ سے ملنے کا شرف حاصل نہ ہو سکا۔ لیکن آپ کی تصانیف اور شاعری میں ایک عرصے سے پڑھتا رہا ہوں۔ میں شعبہ اردو علی گڑھ میں ریڈر ہوں۔ آج کل گرمی کی تعطیل گزارنے میں یہاں اپنے گھر آیا ہوں جہاں مئی کا آجکل دیکھا جس میں آپ کی غزل اور پتہ تھا میں آپ کو دو لکچر علی گڑھ کے اکیڈمک اسٹاف کالج کے تجدیدی نصاب میں دینے کی زحمت دینا چاہتا ہوں۔

نئ تعلیمی پالیسی کے تحت یو جی سی نے بعض یونیورسٹیوں کو اکیڈمک اسٹاف کالج دیا ہے جس میں میری یونیورسٹی بھی شامل ہے۔ اس کے تحت ۲۳/جولائی سے ۲۴/اگست تک اردو میں ایک مضمون نہاد تجدیدی نصاب بعنوان ''اردو نثر ۱۸۵۷ء سے ۱۹۲۰ء تک'' کالجوں اور یونیورسٹیوں کے نوجوان اساتذہ کے لیے ہوگا۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ اس میں دو لکچر دیں۔ آپ اگر آئیں گے تو آپ کی میزبانی کا شرف اکیڈبک اسٹاف کالج علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کو حاصل ہوگا۔ آمدورفت کے اخراجات حسبِ قواعد یو جی سی پیش کئے جائیں گے۔

آپ کے قیام وطعام کا انتظام یونیورسٹی گیسٹ ہاؤس میں ہوگا اور اظہار تشکر کے طور پر تین سو کی حقیر رقم دو لکچروں کے لیے نذر کی جائے گی۔ لکچروں کے موضوعات اور تاریخیں جو اگست کے تیسرے ہفتے میں ہوں گی میں علی گڑھ پہنچ کر آپ کو باقاعدہ لکھ بھیجوں گا۔ لکچروں کے موضوعات ۱۸۵۷ء سے ۱۹۲۰ء تک اردو نثر کے کسی پہلو سے متعلق ہوں گے۔ یہ لکچر عمومی نہیں ہیں ان میں شرکا کی تعداد مشکل سے آٹھ نو ہوگی اور لکچر بھی میرے شعبہ اردو کے کمرے ہی میں ہو جائیں گے۔ شرکا یونیورٹیوں اور کالجوں کے نوجوان اساتذہ ہوں گے۔

اگر آپ لکچر دینے کے لیے رضامند ہوں تو ۱۸۵۷ء اور ۱۹۲۰ء کے درمیان نثر کے اپنی پسند کے دو چار موضوعات لکھ بھیجیں اگر اس ایریا کو میں نے کسی اور کو پہلے سے نہیں دیا ہے تو اسی پر

آپ لکچر دے دیں۔

میری یونیورسٹی ۱۶/جولائی کو کھلے گی، میں یہاں سے انشاء اللہ ۱۲/جولائی کو علی گڑھ کے لیے روانہ ہوں گا۔ اس لیے آپ سے درخواست ہے کہ اگر آپ علی گڑھ تشریف لانے کے لیے آمادہ ہوں تو جلد مجھے اس خط کی رسید بھیج دیجیے اور جب میں انشاء اللہ علی گڑھ پہنچوں گا تو مجھے آپ کا خط مل جائے گا۔ میں باقاعدہ آپ کو اکیڈمک اسٹاف کالج کا خط بھجوا دوں گا۔ امید کہ آپ بخیر و عافیت ہوں گے۔

خاکسار...... اصغر عباس

....

۱۷/جولائی ۹۰ء

محترمی و معظمی۔ سلام مسنون

میں نے آپ کو ایک خط گورکھپور سے لکھا تھا جس میں آپ سے درخواست کی تھی کہ آپ اکیڈمک اسٹاف کالج کے تجدیدی نصاب میں لکچر دینے کی زحمت فرمائیں۔ آپ کے جواب کا یہاں انتظار کرتا رہا۔ میں نے خط آپ کے کلکتہ کے مکان کے پتے پر جو مجھے آج کل سے حاصل ہوا تھا بھیجا تھا۔ ۲۳/جولائی سے ۲۴/اگست تک تجدیدی نصاب کے لکچروں کا سلسلہ چلے گا۔ مجھے ۲۳/جولائی سے ایک ہفتہ قبل ایک مہینہ کا پورا پروگرام دینا تھا اس لیے میں نے آپ کے جواب کا انتظار کیے بغیر آپ کے لکچر کا پروگرام رکھ دیا۔ دعوت نامہ ملفوف ہے۔ درخواست یہ ہے کہ انکار نہ فرمائیے گا اور اگر وقت ہو تو ایک روز کے لیے چلے آیئے۔ اگر آپ علی گڑھ آنے کے لیے پروگرام بنائیں تو براہ کرم بواپسی ڈاک یا جلد سے جلد مجھے اپنے آنے سے مطلع فرمائیں۔ امید کہ آپ بخیریت ہوں گے۔

خاکسار...... اصغر عباس

....

۲۶-۷-۹۰

مکتوب گرامی موصول ہوا میں بہت خوش ہوں کہ آپ آنے کے لیے رضا مند ہو

گے۔ میں نے اکیڈمک اسٹاف کالج کا خط بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک آپ کو بھجوایا ہے ملا ہوگا۔ پروگرام کے مطابق آپ کا پہلا لکچر اقبال کی اردو نثر پر ہے اور ۲۲, اگست کو صبح نو بجے سے ڈیڑھ بجے تک ہوگا اور آپ کا دوسرا لکچر ۲۳ر اگست کو فرحت اللہ بیگ کی نثر پر رکھا تھا لیکن اب آپ کا مجھے آج خط ملا اور میری ہی خواہش ہے کہ آپ ۲۳ر کو جو لکچر دیں وہ تخلیقی نثر اور اصلاحی تحریک پر دیں۔ یہ بہت مناسب اور موزوں عنوان ہے۔ اس لیے ۲۳ر اگست کو آپ کا دوسرا لکچر تخلیقی نثر اور اصلاحی تحریک پر صبح گیارہ بجے سے ساڑھے بارہ بجے تک ہوگا۔

علی گڑھ اگر آپ ۲۱ر کی شام کو آئیں تو بہت مناسب ہوگا تا کہ آپ کچھ آرام کر لیں اور ۲۲ر اگست کو لکچر دینے کی زحمت فرمائیں۔ مجھے معلوم نہیں کہ ۲۲ر اگست کی صبح کو کون سی ٹرین ہے جو آپ کو صبح ٦ر بجے تک پہنچادے۔ ٹرین لیٹ ہونے کا امکان بھی رہتا ہے۔ کالکا کلکتہ سے یہاں شام کے وقت پہنچ جاتی ہے۔ میرے خیال میں یہ ٹرین مناسب ہے۔

آپ اپنے آنے کی توثیق فرمادیں اور ٹرین بھی لکھ دیں تو ہم اسٹیشن پر آپ کو لینے کے لیے موجود رہیں گے۔ اسٹیشن پر اکیڈمک اسٹاف کالج کی گاڑی ہوگی جو آپ کو گیسٹ ہاؤس لائے گی۔ عین ممکن ہے کہ اسٹیشن پر میں آپ سے مل نہ پاؤں تو آپ اسٹیشن سے اولڈ گیسٹ ہاؤس جو اسٹاف کلب اور فیکلٹی آف آرٹس کے قریب ہے وہاں آپ آجائیے۔ گیسٹ ہاؤس میں آپ کا کمرہ رزرو ہوگا۔ اگر آپ نے اپنے آنے کی تاریخ اور ٹرین سے مطلع فرمادیں تو ہمیں آسانی ہو جائے۔ میں آپ کا از حد شکر گزار ہوں کہ آپ نے میری درخواست پر علی گڑھ آنا منظور فرمالیا۔ خدا کرے آپ بخیر و عافیت ہوں۔

آپ کا......اصغر عباس

……………

یکم اگست ۱۹۹۰ء

ڈاکٹر صاحب مکرم۔ سلام علیکم

اکیڈمک اسٹاف کالج کا باقاعدہ خط میں نے آپ کے شعبہ کے پتے پر بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک بھیجا ہے امید کہ مل گیا ہوگا اسی درمیان آپ کا کرم نامہ آیا جس کو پڑھ کر میں خوش ہوا کہ آپ یہاں آنے کے لیے رضامند ہو گئے ہیں۔ براہِ کرم ۲۱/اگست کی شام تک آپ علی گڑھ ضرور آ جایئے۔ آپ کا پہلا لکچر ۲۲/اگست کو اقبال کی اردو نثر پر ہے۔ اور دوسرا لکچر تخلیقی نثر اور اصلاحی تحریک ۲۳/اگست کو ہے۔ یہ دونوں لکچر عمومی نہیں ہوں گے بلکہ کلاس روم لکچر ہوں گے۔ شرکا کی تعداد خدا کے فضل سے صرف پانچ ہے یہ سب بہار، کیرالا اور یوپی کے کالجوں کے اساتذہ ہیں۔

اس سے قبل آپ کو ایک خط لکھ چکا ہوں میرا خیال ہے کہ اگر آپ کا لکا میل سے علی گڑھ کے لیے رزرویشن کرائیں تو زیادہ بہتر ہے آپ یہاں ۲۱/اگست کی شام کو انشاءاللہ پہنچ جائیں گے اس طرح ایک شب آپ کو آرام کرنے کا موقع بھی مل جائے گا۔ آپ کے قیام کا انتظام یونیورسٹی گیسٹ ہاؤس اولڈ میں ہے۔ یہ اسٹاف کلب سے متصل اور آرٹس فیکلٹی سے قریب ہے۔ آپ اگر مجھے تاریخ اور ٹرین سے مطلع کر دیں تو میں آپ کو لینے اسٹیشن پر آ جاؤں۔ خدا کرے آپ بخیر و عافیت ہوں۔

خاکسار۔ اصغر عباس

....

۸/اگست ۱۹۹۰ء

محترمی و معظمی۔ السلام علیکم

۳/اگست کا مکتوب مجھے ابھی ابھی موصول ہوا۔ یہ پڑھ کر مجھے بہت افسوس ہوا کہ آپ ایک ہی لکچر دیں گے۔ ڈاکٹر صاحب میری مجبوری یہ ہے کہ ۲۳/جولائی سے ۲۴/اگست تک ہر روز تین سشن ہوتے ہیں اور قاعدے کے بموجب کوئی سشن خالی نہیں رہنا چاہیے۔ اس لیے میں نے بہت پہلے سے مختلف Resouce Person کو ان کے لکچر کے موضوعات اور تاریخ لکھ کر ان سے بات طے کر لی۔ اب اگر کوئی لکچر نہ دے تو میری پریشانی بہت بڑھ جاتی ہے کہ اس لکچر کے لیے کسے مدعا کروں اتنا وقت نہیں ہوتا کہ خط و کتابت کی

جائے اور کون تیار ہو گا۔

بہر حال یہی آپ کی بہت بہت مہربانی ہے کہ آپ ایک لکچر دیں گے۔ میں انشاء اللہ یا تو خود ۲۲ر کی صبح کو پریاگ راج پر آپ کو لینے آؤں گا یا پھر گاڑی اکیڈمک سٹاف کالج کی بھجوادوں گا۔ یہ اسٹیشن کے باہر آپ کو کھڑی ملے گی۔ یہ لکچر عمومی نہیں ہو گا اس میں شرکا کی تعداد کی انگلیوں کے برابر ہے۔ تین بہار کے ایک کیرالا کے اور ایک یوپی کے کالجوں کے استاد ہیں۔ میں یہ بھی چاہتا تھا کہ آپ اقبال پروفیسر ہیں تو اقبال کی اردو نثر پر بھی آپ کا ایک لکچر ہو جاتا لیکن خیر اب آپ ایک ہی لکچر تخلیقی نثر اور اصلاحی تحریک پر دے دیں۔ خدا کرے یہ خط آپ کو جلد مل جائے۔ اب میں آپ کی آمد کا منتظر ہوں۔ خدا کرے آپ بخیر و عافیت ہوں۔

آپ کا...... اصغر عباس

……

۱۷ راگست ۲۰۰۲ء

محترمی و معظمی۔ سلام علیکم

آپ نے از راہ عنایت شاد عارفی فن اور فنکار کا نسخہ مجھے ارسال فرمایا جس کے لیے صمیم قلب سے شکر گزار ہوں۔ آپ نے اس کتاب کے سلسلے میں جو محنت کی ہے وہ بہت قابلِ داد ہے۔ درحقیقت اس کی بہت ضرورت بھی تھی۔ شاد صاحب اس لحاظ سے تو بہت خوش قسمت تھے کہ ان کو آپ جیسا منصف، مفسر، سخنداں اور سخن شناس ملا۔

میں نے شعبہ کی صدارت کی تین سال کی مدت پوری کر لی اب شعبہ کی صدر سرور صاحب کی عزیز شاگردہ پروفیسر قیصر جہاں ہیں۔ گزشتہ سال یونیورسٹی کے مشاعرہ میں جی چاہتا تھا کہ آپ شریک ہوں۔ آپ نے میری درخواست کو قبول بھی کر لیا تھا اور میں آپ کی پذیرائی کے لیے چشم براہ تھا لیکن عین وقت پر آپ فرید آباد کے مشاعرہ میں چلے گئے اور میں مایوس ہو گیا۔ اب خدا کرے کوئی صورت یہاں نکلے اور مجھے آپ سے نیاز کا شرف حاصل ہو۔ آپ کی صحت اور شادمانی کی دعاؤں کے ساتھ۔

آپ کا خیر اندیش۔ اصغر عباس

ابوذر عثمانی (پروفیسر)

رانچی/3/7/90

مکرمی۔ السلام علیکم

ڈپٹی رجسٹرار سمبل پور یونیورسٹی کا مراسلہ پھر دو روز قبل موصول ہوا جس سے یہ معلوم ہوا کہ یونیورسٹی کے اردو نصابی بورڈ کی میٹنگ اس بار شعبۂ اردو کلکتہ یونیورسٹی میں منعقد ہو رہی ہے۔ میٹنگ کے انعقاد کے سلسلے میں آپ سے پیشگی اجازت لی گئی یا نہیں، مجھے اس کا علم نہیں۔ بہر حال میٹنگ کا دعوت نامہ آپ کو مل چکا ہوگا۔ میٹنگ میں شرکت کے لیے مقررہ تاریخ میں ۸/ اگست کی صبح میں کلکتہ پہنچ رہا ہوں اور انشاء اللہ ۱۲/ بجے دن میں آپ کے شعبے میں حاضر ہو جاؤں گا۔

سمبل پور یونیورسٹی میں اردو تعلیم کا انتظام محض واجبی سا ہے۔ وہاں دراصل اردو طلبا کی پرائیویٹ طور پر امتحان میں شریک ہونے کی اجازت دی جاتی ہے۔ اڑیسہ میں اردو آبادی کا تناسب محض دو فی صد ہے۔ ایسے میں یہ انتظام بھی غنیمت ہے۔ اردو نصابی بورڈ کی میٹنگ بھی ہر سال پابندی سے منعقد ہوتی ہے۔ سال رواں کی میٹنگ البتہ خاصی تاخیر سے ہو رہی ہے۔ میٹنگ کئی بار بلائی گئی مگر ممبران کی ناکافی شرکت کی وجہ سے ملتوی ہوتی رہی۔ مجھے توقع ہے کہ اس بار آپ کے تعاون سے یہ مرحلہ دو ایک روز میں طے پا جائے گا۔ آپ کا چیک اب تک روانہ نہ کیا جا سکا، اس کے لیے معذرت خواہ ہوں۔ ممکن ہو سکا تو اپنے ہمراہ لیتا آؤں گا۔ مزید باتیں عندالملاقات ہوں گی۔

نیاز مند۔ ابوذر عثمانی

....

اسلم پرویز (پروفیسر)

۸/ جنوری ۱۹۹۷ء

محترمی مظفر حنفی صاحب۔ تسلیم

امید ہے آپ بخیر ہوں گے۔ آپ کے ساتھ اگر چہ راہ ورسم کا کوئی باقاعدہ سلسلہ نہیں پھر بھی ہم دونوں ایک دوسرے سے بیگانے نہیں۔ خاص طور پر جب کہ دونوں کے درمیان ایک تعلق ہم پیشگی کا بھی ہے۔ اسی تعلق اور یگانگت کی بنا پر یہ خط لکھنے کی جرأت کر رہا ہوں۔ سنا ہے کہ جلد ہی کلکتہ میں مغربی بنگال کالج سروس کمیشن کے اردو لیکچرارشپ کے انٹرویو ہونے والے ہیں۔ آپ یقیناً ان معاملات میں شریک ہوں گے اس اسی بنا پر آپ سے میں نے اپنی بات کہنا مناسب سمجھا۔ میرے ایک شاگرد ہیں محمد کاظم، کلکتہ ہی کے رہنے والے ہیں۔ انھوں نے ہماری یونیورسٹی سے اردو میں ایم اے اور ایم فل کیا ہے اور اب پی ایچ ڈی کی تیاریوں میں ہیں۔ یہ اس نوکری کے لیے امیدوار ہیں مقامی امیدوار ہونے کے ناتے بھی ان کا اس نوکری کے لیے خواہش مند اور کسی قدر پر امید ہونا بھی قدرتی سی بات ہے اور ان کے اکدمک سرپرست ہونے کی حیثیت سے میری بھی یہ تمنا ہے کہ یہ اپنی منزل اور مراد کو پہنچیں اس اعتبار سے اگر یہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو جاتے ہیں تو یہ بات میرے لیے بھی مسرت اور طمانیت کا باعث ہوگی۔ لہٰذا آپ سے درخواست ہے کہ اس معاملے میں اگر کچھ بھی کر سکتے ہوں تو خدارا ضرور کیجیے گا اس کے لیے میں ذاتی طور پر آپ کا ممنون ہوں گا۔ امید ہے آپ میری اس بے تکلفی کو معاف فرمائیں گے۔

خیر طلب۔ اسلم پرویز

……………

آفاق احمد (پروفیسر)

برادرم۔ سلام مسنون

اسی مضمون کا ایک خط بٹلا ہاؤس کے پتے پر بھی لکھ رہا ہوں۔ پتہ نہیں آپ کلکتہ میں ہیں یا سامان وغیرہ کے لیے دلّی گئے ہوئے ہیں۔ بہر حال جہاں بھی ہوں گے۔ دونوں میں سے ایک خط ضرور ملے گا۔

''آبشار'' میں کلکتہ پہنچنے کی خبر پڑھی۔ اب تو آپ نے جوائن کر لیا ہوگا۔ بہت بہت

مبارک باد۔

آپ سے بہت سی باتیں کرنا ہیں۔ آپ کا خط مل گیا تھا۔ ''ہماری زبان'' میں آپ کا خط بھی دیکھا۔ اب آپ لکھیے کہ کس پتے پر خط لکھوں۔

مخلص......آفاق احمد

……………

یکم جون ۱۹۹۵ء

برادرم مظفر حنفی صاحب۔ تسلیم

ملاقات کا ایک موقع ہاتھ آیا ہے۔ آپ ضرور تشریف لائیں۔ مجھے بہت خوشی ہوگی۔ ایک مدت ہوگئی ملے ہوئے۔ آپ کے خط کا انتظار ہے باقی باتیں ملاقات پر۔

آپ کا......آفاق احمد

……………

20/12/89

بھائی میاں۔ میں آپ سے، یہ تو نہیں کہہ سکتا کہ خفا ہوں۔ البتہ دکھی ضرور ہوں۔ اس دن جب ڈاکٹر شنکر دیال شرما سے وفد کو ملنا تھا، آپ کی ہمراہی کا یقین تھا۔ آنکھیں تلاش کرتی رہیں۔ لیکن آپ نہیں آئے۔ حالانکہ عظیم الشان صاحب نے بتایا تھا کہ آپ نے وعدہ کیا ہے کہ ضرور آئیں گے۔ سوچتا تھا کہ بہت سی باتیں ہوں گی۔ لیکن آپ کے نہ آنے سے دکھ ہوا۔ مجھے آپ سے واقعی بہت سی باتیں کرنا تھیں۔ کیوں صاحب! آخر آئے کیوں نہیں؟

اب آپ کا خط ملا تو پتہ چلا کہ آپ کو میرا کوئی خط نہیں ملا۔ جناب، میں نے کلکتہ یونی ورسٹی شعبۂ اردو کے پتے پر آپ کے خط کا جواب دیا تھا اور آپ کے ڈاکٹر صاحب (شرما صاحب) والے وفد میں شامل نہ ہونے کی شکایت کی تھی۔ آخر میرے وہ دونوں خط آپ کو کیوں نہیں ملے؟ کلکتہ میں گھر کا پتہ لکھیے۔ اگر یونیورسٹی میں ڈاک کا نظام ٹھیک نہ ہو۔ یہ خط بہر حال دہلی کے پتے پر لکھ رہا ہوں رسید سے ضرور مطلع کیجیے کہ اطمینان ہو کہ خط

مل گیا۔

''آبشار'' میں سالک صاحب کے یہاں آپ کی دعوت کے سلسلے میں قطعہ پڑھا اور لطف لیا۔ سالک صاحب سے میری ملاقات کلکتہ میں جن وادی لیکھک سنگھ کے اردو ہندی کہانی پر قومی سیمینار کے موقع پر ہوئی تھی۔ وہ مجھے اچھے لگے۔ پتہ نہیں میری آپ سے یہ درخواست واجب ہے یا نہیں کہ کلکتہ میں جن وادی لیکھک سنگھ کی مدد کیجیے۔ وہ مخلص لوگ ہیں۔ انھیں اور اردو اکیڈمی کو صحیح مشورہ کی ضرورت ہے۔ سالک صاحب کا تعاون ضرور ملے گا۔ کبھی مناسب سمجھیں تو اسرائیل صاحب اور مہیشوری جی اور سرلا بہن سے ملاقات کیجیے آپ کو خوشی ہوگی۔ سالک صاحب ان کا پتہ دے دیں گے۔ اگر امین صاحب ایم پی کلکتہ میں ہوں تو اردو اکیڈمی کی کارکردگی کے بارے میں ان سے ضرور ملاقت کریں۔ صحیح مشورے کے لیے وہ ہمہ وقت تیار ہیں۔ آپ پر میرا حق ہے، اس لیے یہ سب لکھ رہا ہوں، جن وادی لیکھک سنگھ سے اگر کسی وجہ سے آپ تعلق نہ رکھنا چاہیں تو بھی ان سب سے مل لینے اور مشورے دینے سے گریز نہ کریں۔

انجمن اساتذۂ اردو کا کام پچھلے ایک ماہ سے بند سا ہے۔ میری بیچ کی انگلی میں ''انگل بیڑا'' (کوئی اِسے بسکٹی اور کوئی بسیری کہتا ہے) ہوگیا تھا۔ غضب کی تکلیف رہی۔ اب خدا کا شکر ہے، ٹھک ہے۔ تھوڑی بہت بدرنگی باقی ہے، کھال ادھڑ گئی ہے۔ ڈاکٹر صاحب یقین دلاتے ہیں کہ پھر اصل صورت میں آجائے گی۔

جناب میں آپ کے خط کا انتظار کر رہا ہوں۔

مخلص...... آفاق احمد

....

۲۰ر فروری ۲۰۰۲ء

مکرمی...... تسلیم

''حلقۂ ارباب ادب'' کی جانب سے آپ کا بے حد شکر گزار ہوں کہ آپ کے دم قدم سے جشن طلائی کو وقار ملا اور اختر سعید خاں صاحب کی خدمات کے اعتراف میں منعقدہ

جلسۂ تہنیت سرخ رو ہوا۔

آج تک اخبارات اور محفلوں میں اس کے تذکرے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ آپ کی یہ محبت اور خلوص سدا حاصل رہے گا۔

مخلص......آفاق احمد

پس نوشت: برادر مکرم۔ رسمی خط، کم از کم ان عنایات کا شکریہ ادا کرنے سے قاصر ہے۔ جو سدا آپ کی طرف سے میرے شاملِ حال رہی ہیں۔

آپ نے میری درخواست قبول فرمائی، تشریف لائے، پرچہ پڑھا، بزرگ شعراء کے استقبال میں شرکت فرمائی، اپنی کتاب سے سرخرو کیا۔ کس کس بات پر آپ کا شکریہ ادا کیا جائے۔ واقعی میرے دل پر آپ کے خلوص کا گہرا اثر ہے۔

ہاں صاحب! اس دن آپ نے بھارت بھون کے مشاعرہ/کوی سمیلن میں خوب رنگ جمایا، سوچتا ہوں، اگر آپ نہ ہوتے تو اردو کی نمائندگی کا حق کس طرح ادا ہوتا۔ خوش اور آباد رہیں۔

مخلص......آفاق احمد

....

۲۹/ جولائی ۲۰۰۲ء

برادر گرامی مظفر صاحب۔ سلام

گھر فون کرو، آپ ہوتے نہیں۔ خیر خبر کا انتظار رہتا ہے۔ دراصل ہم لوگ عمر کے اس حصے میں ہیں جب ایک دوسرے کی خیر خبر ضرور ملتی رہنا چاہیے۔

دراصل کام یہ ہے کہ برادر عزیز پرویز میاں کا برمنگھم کا پتہ درکار ہے۔ وہ عزیز اتنی محبت سے ملا اور میں شکریہ کا خط بھی نہ لکھ سکا۔ مہربانی کر کے ان کا پتہ لکھیے۔ اور سنایئے مزاج کیسے ہیں۔

آپ کا بھائی......آفاق احمد

....

4/8/04

برادر عزیز مظفر حنفی صاحب۔ سلام

یہاں دفتر سے آپ کو پہلے (کوئی دو ماہ ہوئے) ''مجلس اقبال حصہ دہم'' اور پھر ابھی دس پندرہ دن ہوئے ''داستانِ سفر'' ارسال کرائی گئی تھیں۔ امید ہے ملی ہوں گی۔ لیکن تا حال رسید سے محروم ہوں۔ دراصل ڈاک کا نظام اس درجہ خراب ہے کہ جب تک اطلاع نہ آجائے خدشہ لگا رہتا ہے کہ ملی، یا نہیں؟ لکھیے تا کہ اطمینان ہو۔

ہاں! آپ کے یہاں دعوت پر پیش رفت کے مدیر بھی آئے تھے۔ ان کا نام بھول گیا۔ نام اور پتہ لکھیں تا کہ انھیں خط لکھ سکوں۔

مخلص......آفاق احمد

....

مظفر صاحب،

کاش میں خود حاضر ہو سکتا اور آپ کے بیٹے کی شادی کی مبارک باد پیش کرتا۔

بہر حال: آپ کو اور بیگم صاحبہ کو خوشی کے اس موقع پر میری دلی مبارک باد اور میری طرف سے 'گلوں کو بہت دعا کہیے۔''

مخلص......آفاق احمد

....

مورخہ ۳/ اکتوبر ۲۰۰۵ء

بہت پیارے بھائی مظفر حنفی صاحب۔ سلام

کیا بتاؤں، میں بہت خراب ہو گیا ہوں۔ خراب نہیں تو اور کیا کہ ایک تو ہنوز آپ کے حکم کی تعمیل نہ کر سکا۔ بلکہ آپ کا حکم کیوں۔ اپنی دیرینہ خواہش کی تکمیل نہ کر سکا کہ ''چل چنبیلی باغ میں'' کے حوالے سے آپ کی گل افشانی تحریر کو اپنا موضوع بناتا......اور اب اتنی تاخیر سے آپ کے خط کا جواب لکھ رہا ہوں۔

دراصل جب آپ کا کرم نامہ ملا۔ میں سفر کی تیاریوں میں تھا اور اسی کے ساتھ

''سجاد ظہیر صدی'' کی سہ روزہ تقریبات میں شب و روز الجھا ہوا تھا۔ پھر یہ ارادہ کیا کہ چلو کتاب ساتھ رکھ لیتے ہیں۔ ایک بار پھر اس کی لطافتوں سے لطف اندوز ہوں گے اور میامی پہنچ کر اپنا وعدہ پورا کریں گے، لیکن جاتے وقت جس پیکٹ میں کتاب اور دوسری ضروری چیزیں تھیں، وہ سامان میں رکھنے سے رہ گئے۔ سوائے دل مسوس کر رہ جانے کے اور کیا کروں؟

اب میری واپسی ۲۸ر نومبر کو ہوگی۔ خواہش تو پوری کروں گا۔ بس اس کا ملال رہے گا وہ اس رسالے/کتاب میں اشاعت سے محروم رہ گئی جہاں ''مظفر حنفی شناسوں'' کی کہکشاں سجی ہوئی ہے۔

میں کوئی ایک مہینہ میامی میں چھوٹی بیٹی کے یہاں رہ کر، ان دنوں ٹورانٹو میں ہوں۔ ۲۰ر اکتوبر کو پھر میامی واپسی ہے۔ گویا پھر طوفانوں سے دوستی کرنا ہوگی۔ یہ فلوریڈا کا پورا علاقہ نومبر کے آخر تک ہری کین کی زد میں رہتا ہے اور سمندری طوفان، امتحان لیتے رہتے ہیں۔ گویا ہماری واپسی اور طوفانوں کے عمل دخل کا خاتمہ ساتھ ساتھ ہوگا۔

ٹورانٹو تو شہرِ اردو ہے اور جس طرح ہر ''شہرِ اردو'' میں اردو کی انجمنوں کی ریل پیل ہوتی ہے، وہ یہاں بھی ہے اور ظاہر ہے کہ ان کی ادبی ہنگامہ آرائیوں کے ساتھ آپسی رنجشیں اور وہی سب کچھ جو یو کے میں آپ نے دیکھا تھا اور اظہارِ ناپسندیدگی کیا تھا۔ اردو ہفت روزوں کی ریل پیل ہے۔ ٹی وی کے اردو کیبل بھی ہیں۔ وقت خوب کٹتا ہے۔

میں جب وہاں سے چلا تھا تو ایک دن خالد محمود صاحب کے یہاں رہا، لیکن سچ مانیے: ''کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہیں تھا۔'' دراصل بھوپال میں اینٹی بائی ٹک کا ایسا ری ایکشن ہوا تھا کہ پورا منہ چھالوں بھر گیا تھا۔ ہونٹ بھی دانوں کا شکار تھے۔ اپنا منہ آئینہ میں دیکھنا خود بُرا لگتا تھا، دوسروں کو کیا دکھاتا۔ دن بھر ان کے گھر میں پڑا رہا۔ ڈر یہ تھا کہ امریکہ والے، ایسا نہ ہو، اس حالت میں، اپنے ملک میں ہی داخل نہ ہونے دیں۔ لہٰذا دن بھر مختلف میک اپ خالد محمود کی اہلیہ کے مشورے اور اپنی بیوی کی مدد سے چہرے پر آزماتا رہا۔ بہر حال کسی نے کچھ نہ کہا اور میامی پہنچ گئے۔ وہاں بیٹی نے علاج کیا اور تین دن میں سب

اثرات زائل ہو گئے، لیکن اپنا نشان چھوڑ گئے ہیں۔

آپ بھی کیا کہتے ہوں گے کہ عجیب آدمی ہوں کہ کہاں کے قصے لے کر بیٹھ گیا خط ختم کرتا ہوں۔ امید ہے آپ کے مزاج بخیر ہوں گے۔ گھر میں سب سے سلام ودعا۔

مخلص...... آفاق احمد

....

31/10/2003

برادرِ مکرم مظفر صاحب۔ سلام

کل ہی دہلی میں تھا۔ کوشش تو کی، لیکن فون پر بھی رابطہ قائم نہ ہو سکا۔ دراصل مجھے شکریہ ادا کرنا تھا آپ کی اس نوازش کا آپ نے بے حد شارٹ نوٹس پر ''چل چنبیلی باغ'' میں کی اپنی ذاتی کاپی مرحمت فرمائی اور آپ اتفاق دیکھیے کہ یہ کتاب میری بیماری میں ''دل کو سنبھالنے'' میں بڑی کام آئی۔

ہوا یوں کہ اس بار دلّی سے جب واپس لوٹا تو مشکل سے گھر میں ایک گھنٹہ بسر ہوتا کہ دل خودسری پر آمادہ ہوا۔ فوراً ہاسپٹل کی راہ لی اور پھر تین دن، دو راتیں آکسیجن، ڈرپ کی جکڑ میں رہا۔ مانیٹر بھی دل کی رفتار چیک کرنے کے لیے لگا رہا۔ اس درمیان، نرسوں اور ڈاکٹروں کی نظریں بچا کر (یا یوں کہ وہ نظرانداز کرتے رہے) ''چل چنبیلی باغ میں'' دل بہلاتا رہا۔ جناب! اسے سفرنامہ کہوں کہ ''سفری ناول'' یا ''سفری آتم کتھا''۔ مگر چیز خوب ہے اور عام ڈگر سے بالکل ہٹ کر (خیر) آپ جو بھی کام کریں گے وہ عام روش سے الگ ہوگا۔ (اس معاملے میں آپ غالبؔ کے پیرو ہیں!)

عزیزم پرویز کی سعادت مندی نے دل پر گہرا نقش چھوڑا۔ خدا ایسی سعادت مند اولاد سب کو دے۔ حلانکہ پرویز ہمیشہ مجھے اچھے لگے ہیں، خدا خوش رکھے، پچھلی بار برمنگھم میں بطور خاص مجھ سے ملنے جلسے میں آئے۔ خوب وہاں خاطر مدارات کرتے رہے۔

اب جو آپ کے یہاں ان کی سعادت مندی کا احوال پڑھا تو اور محبت آئی۔ خدا انھیں خوش اور آباد رکھے۔ گھر میں سب سے سلام کہیے۔ پچھلی بار جب دلّی میں تھا تو کسی نے

بتایا تھا کہ آپ کے یہاں پھر شہنائیاں بجنے والی ہے۔ اگر یہ تقریب ہو چکی ہو تو مبارک باد قبول فرمائیں اور نہیں ہوئی ہو تو اسے اپنے کھاتے میں جمع کر لیں۔ گھر میں سب کو دعا و سلام۔

مخلص......آفاق احمد

....

۳۰ر دسمبر ۲۰۰۳ء

برادرِ گرامی مظفر صاحب۔ سلام

امید ہے مزاج گرامی بخیر ہوں گے۔ اس دن شادی میں شرکت اور آپ سے ملاقات کی جو خوشی ملی اس سے ہنوز شاد ہوں۔ پرویز سے مل کر اور جی خوش ہوا۔ وہ ہیں یا گئے؟

۴ر دسمبر کو نتیجہ آیا۔ ۵ر کو میں نے استعفیٰ دے دیا۔ ان کے ساتھ کیسے کام کر سکتا تھا جن کے نظریات سے زندگی ہوگئی مورچہ لیتے ہوئے۔ البتہ چلتے چلتے مرکز کو اپنی نجی لائبریری سے ۱۳۳۵ کتابوں کا تحفہ ضرور دیا۔

کام کے بہت سے میدان ہیں۔ اردو اور اقبال تو میرا اوڑھنا بچھونا ہیں۔ ان کے بغیر کیسے جی سکتا ہوں۔ میری زندگی کا ہر لمحہ ان کی خدمت کے لیے وقف ہے۔

مخلص......آفاق احمد

....

20/1/2002

بردر گرامی مظفر صاحب۔ سلام

اس دن آپ سے ملاقات ہوئی۔ ایکمدت بعد بہت اچھا لگا لیکن تشنگی کا احساس ہوا۔ بہر حال ایک موقع ملاقات کا اور میسر آیا ہے۔

’’حلقہ ارباب ادب‘‘ کے نام اور کام سے آپ واقف ہیں۔ اب یہ سال اس کا سلور جبلی والا ہے۔ کافی پروگرام ترتیب دیے ہیں۔ فی الحال اختر سعید صاحب کے جشن

منانے کا ہے۔ آپ آئیں گے، مجھے بہت خوشی ہوگی۔ اختر بھائی کی شاعری اور ادبی زندگی پر کچھ بولیے۔ شاہد بھائی بھی آرہے ہیں۔ خلیق انجم صاحب کو بھی لکھا ہے، آنا تو انھیں بھی چاہیے۔ ہمارے مالی وسائل کو دیکھتے ہوئے جو نذرانہ آمد و رفت کے لیے طے کیا گیا ہے، مجھے احساس ہے بہت کم ہے، لیکن مجبوری۔

تفصیلات کا آپ کو خالد محمود صاحب سے علم ہو جائے گا۔

ہاں، اقبال مرکز بھی ایک جلسہ کرے گا۔ اس کا خط الگ سے ارسال کر رہا ہوں۔

اقبال پر پرچہ لکھ لیجیے۔ دراصل سوچا ہے کچھ خدمت وہاں سے ہو جائے۔ جواب کا منتظر ہوں۔

آپ کا.........آفاق احمد

....

اشرف رفیع (پروفیسر)

محترمی پروفیسر مظفر حنفی صاحب۔ تسلیم

اکاڈمک اسٹاف کالج عثمانیہ یونیورسٹی کی طرف سے اس سال بھی یونیورسٹی اور کالج کے اساتذہ کے لیے ایک ریفریشر کورس رکھا گیا ہے،، جس میں ملک کے نامور نقاد، دانشور اور اساتذہ لکچر دیں گے۔

آپ سے درخواست ہے کہ آپ بھی اس کورس میں کم از کم دو لکچرز، قصیدہ نگاری اور بچوں کے ادب پر ضرور دیں۔ آپ کے یہ لکچرز ۱۸ ر ستمبر اور ۱۹ ر ستمبر ۹۱ء کو تیسرے سیشن میں (دو سے ساڑھے تین) مقرر کیے گئے ہیں۔ آپ کے لیے ٹرین کا فرسٹ کلاس کرایا منظور ہو چکا ہے اور یونیورسٹی گیسٹ ہاؤس میں قیام کا انتظام رہے گا۔ یہ کورس ۲۱ ر ستمبر تک چلتا رہے گا۔ امید کہ اپنی گوناں گوں مصروفیات کے باوجود حیدرآباد تشریف لائیں گے اور ریفریشر کورس میں مخاطب فرمائیں گے۔

کلکتہ یونیورسٹی میں آپ کے انتخاب پر میں نے ایک مبارکباد کا کارڈ اور خط بھیجا

تھا۔ اسی زمانے میں میں بھی پروفیسر منتخب کی گئی تھی، جولائی ۹۰ء صدر شعبۂ اردو کی حیثیت سے خدمات انجام دے رہی ہوں۔ ریفریشر کورس کی کوآرڈی نیٹر ہوں۔ امید ہے کہ اپنی آمد سے اس کورس کو کامیاب بنانے میں آپ بھی میری مدد فرمائیں گے۔

براہِ کرم اپنی آمد کی اطلاع بعجلت ممکنہ دینے کی کوشش کریں یا بذریعہ ٹیلیگرام اطلاع دے دیں۔ امید کہ آپ بخیر ہوں گے۔ جواب کا انتظار رہے گا۔

مخلص......اشرف رفیع

……

آفتاب احمد شمسی (پروفیسر)

کرم فرمائے من۔ سلام مسنون

فرستادہ ملفوف موصول ہوا۔ بھولی بسری یاد تازہ ہوگئی۔ آپ سے پہلی اور بظاہر آخری ملاقات لکھنؤ کے مدیر 'کتاب' عابد سہیل صاحب کے ہاں ہوئی تھی۔ اس زمانے میں آپ غالباً بھوپال میں قیام پذیر تھے۔ اس کے بعد آپ کی محنت اور قسمت رنگ لائی اور ماشاءاللہ ترقی کی اس منزل پر پہنچ گئے جس پر دنیا والوں کا رشک کرنا بجا لگتا ہے۔

غالباً زبیر رضوی کے دوران قیام میں آپ آکاشوانی کے کسی مشاعرہ میں رام پر بھی تشریف لائے تھے۔ میری بدقسمتی کہ میں اس زمانے میں باہر گیا ہوا تھا واپسی پر آپ کی اور آزاد گلاٹھی کی غزلوں کی خوشبو سے رام پر کی شعری فضا معطر تھی۔

میں نے سبکدوش ہونے کے بعد کالج کے قریب ہی مکان بنالیا ہے اور تلخ و شیریں یادوں کو لیے دن گزار رہا ہوں۔ اک موت کا دھند باقی ہے جب چاہیں گے نبٹالیں گے۔

اگر ممکن ہو تو اپنی خانگی اور ادبی زندگی کی مصروفیات کے بارے میں تفصیل سے لکھیے گا۔ تعمیل ارشاد کر رہا ہوں امید ہے غزلیں آپ کو پسند آئیں گی۔ اہلیہ اور بچے آداب گزار ہیں۔ متعلقین کو واجبات۔

مخلص۔ آفتاب شمسی (رامپور)

آمنہ کشور (پروفیسر)

۴؍جنوری ۲۰۰۵ء

محترمی جناب مظفر حنفی صاحب۔ سلام مسنون

امید ہے کہ مزاج گرامی بخیر ہوگا۔ اس سال ویمنس کالج کا سالانہ مشاعرہ ۲؍فروری ۲۰۰۵ء چہار شنبہ ۸ بجے شب میں منعقد کیا جائے گا۔ اس مشاعرے میں آپ شرکت فرمائیں اور سامعین کو اپنے تازہ کلام سے نوازیں۔ براہِ بہربانی اپنی آمد کے سلسلے میں جلد مطلع کریں کہ آپ کا شایانِ شان استقبال کیا جائے۔

آپ کی مہمان نوازی کے علاوہ یونیورسٹی کے ضوابط کے مطابق آمدورفت کے لیے اے، سی سیکنڈ کلاس کا ریل کرایا اور اعزازیہ پیش کیا جائے گا۔

امید ہے کہ آپ شریک ہوکر مشاعرہ کو کامیاب بنائیں گے اور ہمیں شکریہ کا موقع دیں گے۔

خیر اندیش......آمنہ کشور

....

ابوالکلام قاسمی (پروفیسر)

جنوری ۹۴ء

برادرِ مکرم پروفیسر مظفر حنفی صاحب! سلام مسنون

آپ کی خواہش کے بموجب کلکتہ یونیورسٹی کی کاپیاں جانچی تھیں، اس لیے بل بھی آپ کے ہی توسط سے بھیج رہا ہوں۔ اتفاق سے پچھلے سال کی کاپیوں کی بھی کچھ رسیدیں اور تفصیلات مل گئیں۔ آپ نے چونکہ یہ بات بہ وضاحت کہی تھی کہ آپ کے ذریعے معاوضہ کی کارروئی آسانی سے ہو جائے گی اس لیے آپ کو زحمت دے رہا ہوں۔

میں نے کاپیاں یا ایوارڈ لسٹ وغیرہ .V.P سے نہیں بھیجیں۔ بہر حال آپ کو اطلاع دے چکا ہوں کہ متعلقہ کاغذات جنوری کے اوائل میں ارسال کر دیے گئے تھے۔ امید ہے

کہ ان کاغذات کے پہنچنے کی اطلاع آپ کو مل چکی ہوگی۔

خدا کرے آپ خیر و عافیت سے ہوں۔ جواب کا انتظار رہے گا۔ والسلام

آپ کا......ابوالکلام قاسمی

....

۲۰ رجنوری ۹۴ء

برادر مخلص مظفر حنفی صاحب! سلام مسنون

آپ کا نوازش نامہ پہلے بھی مل گیا تھا اور دوسرا خط کل ملا ہے۔ میں نے پہلے ہی خط کے جواب میں آج سے پانچ روز قبل ایوارڈ لسٹ سپرد ڈاک کر دی تھی۔ میں نے ساری ایوارڈ لسٹیں کنٹرولر آف اکزامینیشن کے نام حسبِ ہدایت بھیجی ہیں۔ آپ اس کی توثیق کر کے مجھے اطلاع دیں کہ یہ کاغذات پہنچے یا نہیں۔ کاپیوں کا بنڈل آج V.P. سے ارسال کر رہا ہوں۔ امید ہے یہ بھی تین چار روز میں وہاں پہنچ جائے گا۔

دو ایک روز میں معاوضہ کا بل اور گزشتہ سال کے معاوضہ کے کاغذات دونوں چیزیں آپ کے نام ارسال کروں گا۔ امید ہے آپ اس سلسلے میں ذاتی دلچسپی لے کر اپنے وعدے کو پورا کریں گے۔

یہ کاپیاں آپ کے حکم کی تعمیل کے طور پر قبول کی تھیں اس لیے آپ کو زحمت دینے کی جسارت کر رہا ہوں۔ خدا کرے آپ کا مزاج بخیر ہو۔ والسلام

نیاز مند......ابوالکلام قاسمی

....

انیس اشفاق (پروفیسر)

محترم و مکرم! تسلیم......امید کہ جناب کا مزاج بخیر ہوگا۔

آپ اپنے مطلوبہ مضمون متعلق بہ یم بہ یم کا ہنوز انتظار کر رہے ہوں گے اور میری بے پروائی پر ناراض بھی ہو رہے ہوں گے۔ جس زمانے میں آپ کا خط مجھے ملا تھا، اسی

زمانے میں مجھے ریفریشر کورس میں لکچر دینے کے سلسلے میں جامعہ ملیہ آنا تھا، سو میں نے مضمون کی نقل نکلوالی اور اسے اپنے ساتھ دلی لیتا گیا، لیکن ان دنوں آپ وہاں نہیں تھے، سوچا تھا کہ چلتے وقت اسے قاضی عبیدالرحمٰن صاحب کے حوالے کر دوں گا۔ مگر نہ معلوم کس رو میں میں جامعہ سے نکلا چلا آیا اور لکھنؤ پہنچ کر اسے اپنے ہی پاس موجود پایا۔ بہر حال اس بجا اور بے جا تاخیر کے لیے معافی۔ مضمون حاضر ہے۔ براہِ کرم مطلع فرمایئے کہ خط بمع مضمون آپ کو مل چکا۔ آپ کا کلام ہمیشہ مطالعے میں رہتا ہے اور آپ کی قادر الکلامی کا احساس دلاتا رہتا ہے۔ اس لب و لہجے میں بھلا اور کون کہہ سکتا ہے۔ اپنے فن میں یگانہ ہونا ہی شاعر کا سب سے بڑا اعزاز ہے۔

نیاز مند...... انیس اشفاق

……

۱۷/۱ اکتوبر ۹۷ء

محترم مظفر حنفی صاحب۔ آداب!

آپ کے بیٹے کی شادی میں شرکت کا دعوت نامہ ملا۔ شکریہ۔ اس مبارک موقع پر میری طرف سے دولہا اور دلہن کو دلی تہنیت پیش کر دیں۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ دنوں کو شاد و آباد رکھے۔

دہلی آنا ہوا تو آپ سے ضرر ملاقات ہوگی۔ 'بادبان' کے تازہ شمارے میں آپ کی بہت عمدہ غزلیں پڑھنے کو ملیں۔ اس کی مزید مبارکباد۔ ایک بار پھر میری طرف سے عروسی جوڑے کو دعائے خیر۔ امید کہ آپ کا مزاج بخیر ہوگا۔

آپ کی مسرتوں میں شریک آپ کا...... انیس اشفاق

……

اعجاز علی ارشد (پروفیسر)

16/12/92

برادرِ محترم۔ سلام مسنون

خدا کرے اب آپ ہر طرح بخیر ہوں۔ آپ کے بارے میں اطلاعات ملتی رہتی ہیں مگر شرمندہ ہوں کہ جب سے آپ یہاں آئے ہیں، پہلی ہی بار آپ کو خط لکھ رہا ہوں۔

پچھلے دنوں دہلی گیا تھا، بلکہ 6/12 کو ہی وہاں سے واپس پٹنہ آیا۔ آپ کے بارے میں بھی شاہد صاحب اور عنوان صاحب سے باتیں ہوتی رہیں۔ کچھ دنوں قبل ایک تحقیقی مقالہ محمد سرفراز عالم کا آپ کو بھجوایا تھا۔ ارادہ تھا کہ NBT کے سیمنار میں جاؤں گا تو آپ سے بھی ملوں گا اور رپورٹ لکھوالوں گا۔ ریزرویشن بھی کرالیا تھا مگر حالات پر کسی کا اختیار نہیں۔ فی الحال صورت یہ ہے کہ U.G.C کے سرکلر کے مطابق دسمبر ۹۲ء تک ہی پی ایچ ڈی مکمل کر لینا ہے۔ مجبوراً میں اس خط کے ساتھ صاحبِ معاملہ کو بھیج رہا ہوں۔ آپ کی بیحد عنایت ہوگی اگر آپ رپورٹ ان کے ہاتھ بھیج دیں۔ ساتھ ہی یہاں آنے کے لیے (اگر چاہیں تو بذریعہ ہوائی جہاز) کوئی وقت 23/12/92 تک دے دیں۔ تفصیل یہ صاحب خود عرض کریں گے۔ دیگر احوال حسبِ دستور ہیں۔ انشاءاللہ پھر ملاقات ہوگی۔

آپ کا مخلص......اعجاز علی ارشد

....

6/4/99

برادرِ محترم و مکرم۔ سلام و خلوص

امید ہے آپ اچھے ہوں گے۔ میں نے پچھلے دنوں آپ کو فون پر یاد بھی دلایا تھا کہ از راہ کرم سلطانہ خوشنود جبیں کے تحقیقی مقالہ کی رپورٹ جلد از جلد ارسال کر دیں۔ آپ نے کشمیر سے واپسی کے بعد رپورٹ ارسال کرنے کی بات کہی تھی۔ مگر اس کا اب تک انتظار ہے۔ اس درمیان میں ایک ہفتے کے لیے دہلی چلا گیا تھا۔ واپس آیا تو کچھ دوسری مصروفیات دامن گیر ہو گئیں۔ اس لیے خط نہ لکھ سکا۔ اب دوبارہ درکواست کر رہا ہوں کہ اس تحقیقی مقالے کی رپورٹ جلد از جلد ارسالفرمادیں مقالے کا موضوع 'اردو کی خواتین ناول نگار'' ہے۔ اور میں چاہتا ہوں کہ اس کا وائیوا بھی آپ ہی conduct کریں۔ اگر اس سلسلے میں کوئی تاریخ طے کر سکیں تو مزید عنایت ہوگی۔ مگر کم از کم رپورٹ فوری طور پر ارسال فرما

دیں۔ آپ کے فوری جاب کا انتظار رہے گا۔ میرا فون نمبر 681022 ہو گیا ہے۔ براہ کرم نوٹ کر لیں۔

آپ کا مخلص......اعجاز علی ارشد

....

14/6/99

برادرِ محترم! سلام مسنون

خدا کرے آپ بخیر ہوں

مجھے سخت حیرت ہے کہ آپ میری گزارش پہ توجہ کیوں نہیں دیتے۔ میں نے آپ کو چند ماہ قبل ٹیلی فون پہ سلطانہ خوشنود جبیں کے تحقیقی مقالے کے سلسلے میں یاد دہانی کروای۔ پھر آپ کو دو خط لکھے۔ مگر ہنوز رپورٹ موصول نہیں ہوئی ہے۔ اگر اس سلسلے میں کوئی خاص امر مانع ہے تو بلا تکلف تحریر فرمائیں۔ بصورتِ دیگر فوری طور پر اس تحقیقی مقالے کی رپورٹ ارسال کر دیں۔ شاید آپ کو پہلے بھی لکھ چکا ہوں کہ اس تاخیر کے سبب بعض قریبی دوستوں کے ساتھ میرے تعلقات دن بہ دن خراب ہوتے جا رہے ہیں۔ جواب کا منتظر ہوں ہوں۔ میرا فون نمبر 681022 ہے۔

آپ کا مخلص......اعجاز علی ارشد

....

6/8/99

برادر محترم! سلام مسنون

امید ہے آپ بخیر ہوں گے۔

فون پر آپ سے گفتگو کے دوران کئی غلط فہمیاں دور ہو چکی ہیں۔ حسب وعدہ رپورٹ کے لیے فارم اور Recomandation bill بھیج رہا ہوں۔ امید ہے آپ رپورٹ جلد ارسال کر دیں گے۔ بہتر ہے کہ اسے بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک میرے گھر کے یا یونیورسٹی میں Cotroller of Exams, Patna University کے پتے پر بھیج

دیں۔ میں نے فون پر بھی آپ سے کہا تھا، اور دوبارہ کہتا ہوں بلکہ اصرار کرتا ہوں کہ وائیوا کے لیے آپ ہی کو آنا ہے۔ ستمبر میں کوئی بھی تاریخ طے کر لیں اور اس کی اطلاع مجھے دے دیں۔ حسب سابق آپ کو کسی طرح کی تکلیف نہ ہوگی اور انشاء اللہ روایت کے مطابق تمام انتظام ہو جائے گا۔

آپ کے جواب کا انتظار رہے گا۔ گھر میں سبھوں کو حسبِ مراتب سلام و دعاء۔ میرا فون نمبر (رہائش) اب 681022 ہے۔

آپ کا مخلص......اعجاز علی ارشد

23/8/99

برادرِ محترم! سلام و خلوص

میں نے فون پر بھی درخواست کی تھی اور دوبارہ درخواست گزار ہوں کہ ستمبر کے اواخر یا اکتوبر ۱۹۹۹ء کے پہلے ہفتے میں کچھ وقت نکال لیے اور وائیوا کے لیے پٹنہ تشریف لائیے۔ انشاء اللہ کوئی زحمت نہ ہوگی۔ آپ کے فوری جواب کا انتظار رہے گا۔

نیک خواہشات کے ساتھ

اعجاز علی ارشد

....

9/12/2003

برادر محترم! سلام مسنون

آپ کا دعوت نامہ ملا، مگر قدرے تاخیر سے ورنہ کوشش کرتا کہ میری بھی شرکت ہو جائے۔ بہر حال، اب صرف خط لکھنے پر بس کر رہا ہوں۔

امید ہے تقریب بخیر و خوبی انجام پا گئی ہوگی۔ خدا سے دعا گو ہوں کہ نو عروس جوڑے کو خوشگوار اور کامیاب زندگی گزارنے کی سعادت حاصل ہو۔ ایک عرصے سے آپ کی خیریت نہیں ملی تھی۔ اس دعوت نامے نے بہت سی پرانی یادیں تازہ کر دیں۔ خدا کرے آپ حسبِ سابق فعال رہیں۔

انشاء اللہ رابطہ رہے گا۔ دہلی آنا ہوا تو ملاقات بھی ہوگی۔ میرے لائق کوئی خدمت ہو تو ضرور یاد فرمائیں۔ دیگر عزیز و اقارب کو سلام کہہ دیں۔

آپ کا مخلص......اعجاز علی ارشد

....

18/2/99

برادرِ محترم۔ سلام مسنون

امید ہے آپ بخیر ہوں گے۔ میں کئی بار کلکتہ گیا اور آپ سے رابطے کی کوشش کی مگر آپ شاید باہر گئے ہوئے تھے، کبھی بیرون ملک اور کبھی بیرون شہر۔ اب 22/2/99 کو پھر وہاں کا ارادہ ہے۔ آپ سے ملاقات ہو جائے تو بہت خوب۔ میں مہاجاتی سدن میں ہونے والے ریڈیو کے مشاعرے میں مدعو ہوں۔ غالباً آپ بھی وہاں ہوں گے؟

میں نے آپ کے دفتری پتے پر ایک تحقیقی مقالہ سلطانہ خوشنود جبیں کا بھجوایا تھا۔ اس کی تیاری اور despatch وغیرہ میں پہلے ہی خاصی تاخیر ہو چکی ہے۔ اب اگر آپ کچھ توجہ کریں تو اس کا رزلٹ جلد ہو سکتا ہے۔ امید ہے آپ یا تو رپورٹ ساتھ لیتے آئیں گے یا میرے وہاں آنے سے قبل ہی پوسٹ کر دیں گے۔ وائیوا کے سلسلے میں آپ سے روبرو بات ہو جائے گی۔ دیگر احوال حسبِ دستور ہیں۔ دعاؤں میں یاد رکھیے۔

میں ان دنوں صدر شعبہ اردو پٹنہ یونیورسٹی کی حیثیت سے کام کر رہا ہوں اور آپ لوگوں کے تعاون کا منتظر ہوں۔

آپ کا مخلص......اعجاز ارشد

....

5/9/2014

برادرِ محترم۔ سلام و خلوص

آپ کی کتاب تنقیدی نگارشات موصول ہوئی، جس کے لیے فون پر آپ کا شکریہ ادا کر چکا ہوں۔ میں نے مختلف مضامین غور سے پڑھے اور بالآخر یہ محسوس کیا کہ ان مضامین

میں ہشت رنگینہ سہی مگر ''تار حریر دورنگ'' کی صورت نمایاں ہے۔ یادداشتوں کا مینا بازار بھی ہے، محبتوں کا اظہار بھی اور تنقید کا وقار بھی۔ بعض مضامین میں وہ کارِ دشوار بھی دکھائی دیتا ہے جس سے تحقیق کبھی عبارت تھی۔ آج کا حال نہ پوچھیے تو بہتر ہے۔ مجھے حصہ اول کے مضامین نے زیادہ متاثر کیا مگر وجہ میں نے تلاش نہیں کی۔

آپ کی کتابوں کی فہرست دیکھ کر اندازہ ہوا کہ آپ کس قدر تسلسل کے ساتھ علم و ادب کی خدمت میں مصروف رہے ہیں۔ خدا آپ کو تادیر یہ موقع عنایت فرمائے۔ ممکن ہے کسی ریسرچ اسکالر کو آپ کی ادبی کاوشوں پر تحقیقی مقالہ لکھنے کی ذمہ داری دوں۔ آپ کی اجازت درکار ہے۔ دعاؤں میں یاد رکھیے۔

آپ کا......اعجاز علی ارشد

5/4/2016

برادر محترم! سلام مسنون

''مکاتیب و مضامین شاد عارفی'' پا کر دل خوش ہوا۔ پوری کتاب 'دیکھ اس طرح سے کہتے ہیں سخنور سہرا' کی مثال ہے۔ آپ نے بھرپور مقدمہ لکھا ہے اور شاد عارفی کے مکتوبات کے ساتھ ساتھ ان کے مضامین کے امتیازات بھی واضح کرنا چاہے ہیں، یہ امر اپنے آپ میں قابلِ تعریف ہے۔ مگر آپ کا یہ خیال خاصی بحث یا کم از کم تفصیل کا متقاضی ہے کہ غالب کے بعد اردو ادب میں شاد عارفی دوسرے مکتوب نگار ہیں جن کی پوری پوری شخصیت ان کے خطوط میں اتنی صاف ابھر کر سامنے آئی ہے۔ بہر حال آپ اس عمر میں بھی جس تسلسل اور تندہی کے ساتھ اردو زبان و ادب سے وابستہ ہیں وہ بہت سارے دوسرے لوگوں کے لیے نمونۂ عمل بھی ہے اور حوصلہ افزائی کی صورت بھی۔ میں ذاتی طور پر آپ کی عنایتوں کے لیے شکر گزار ہوں۔ اس سے قبل بھی آپ کی ارسال کردہ کتابیں ملتی رہی ہیں جن کی رسید آپ کو ارسال کرتا رہا ہوں۔ کتابیں پڑھ بھی لیتا ہوں مگر مصروفیات کے سبب لکھنے کا موقع بہت کم ملتا ہے۔ دہلی بھی آتا ہوں تو میٹنگوں کا چکر رہتا ہے۔ مگر انشاء اللہ جلد ہی ملاقات کی کوشش کروں گا۔

دعاؤں میں یاد رکھیے۔

آپ کا مخلص......اعجاز علی ارشد

....

اسلم آزاد (پروفیسر)

31/8/95

محبّ مکرم۔ سلام مسنون

ایک عرصے سے آپ کی خیریت معلوم نہیں ہو سکی ہے:

''اور ہم بھول گئے ہوں تجھے ایسا بھی نہیں''

آپ کے پاس معروف افسانہ نگار احمد یوسف (سید عثمان یوسف) کا تحقیقی مقالہ بہت قبل بھیجا گیا تھا لیکن آپ کی رپورٹ اب تک موصول نہیں ہوئی ہے۔ یہ مقالہ ڈاکٹر ممتاز احمد کی نگرانی میں جمع ہوا ہے۔ دوسرا مقالہ جناب سید عرفان ضیا یوسف بعنوان ''آزادی کے بعد بہار کے چند منفرد افسانہ نگار'' بھی آپ کو مل گیا ہوگا۔ آپ سے گزارش ہے کہ اولین فرصت میں ان دونوں مقالوں کی رپورٹ ارسال کر دیں۔

نومبر کے اوائل یا وسط میں آپ ذہنی طور پر سفر کرنے کو تیار رہیں تا کہ Viva بھی ہو جائے۔ دیگر احوال اعتدال پر ہیں۔ امید کہ آپ مع الخیر ہوں گے۔

آپ کا اپنا......اسلم آزاد

....

18/2/98

برادرِ مکرم۔ سلام مسنون

آپ کی ناراضگی بجا۔ لیکن آپ ہماری یونیورسٹی اور اس کے حکام کے نا کارہ پن سے بھی بخوبی واقف ہیں۔ وہ تو عزیزی ابوبکر رضوی کی کاوشوں کا ثمرہ ہے کہ آپ کا چیک بن گیا اور انھوں نے احمد یوسف صاحب والے Viva کا Ren.bill بھی پاس کروا کے

چیک حاصل کر لیا ہے۔ جلد ہی اس Viva کا بھی Ren آپ تک پہنچ جائے گا۔ ابوبکر کو دعائیں دیجیے۔ آپ سے پچھلی ملاقات تشنہ رہی لہٰذا اگلے سفر پر آپ کو فرصت نکال کر آنا ہے۔ اہلِ پٹنہ آپ کو سیر ہو کر سننا چاہتے ہیں۔ کئی لوگوں نے شکایت کی کہ آپ آئے اور انھیں خبر نہ ہوئی۔ میں ان دنوں بہار کے مختلف گوشوں میں انتخابی دورے پر ہوں۔ دعا کیجیے کہ اس ناچیز کو بھی اسمبلی میں موقع ملے۔ فقیروں کی دعائیں ضرور لگتی ہیں۔ امید ہے آپ مع الخیر ہوں گے۔ آپ کا اپنا...... اسلم آزاد

....

اویس احمد دوراںؔ

۲۲ر جولائی ۱۹۹۹ء

محترم مظفر حنفی صاحب! السلام علیکم

مئی ۱۹۹۹ء کے ایوان اردو (دہلی) میں نوائے امروز کے تحت آپ کی مختصر سوانح حیات (خاکہ)، تصویر اور غزل نظر آئیں۔ غزل کے تمام اشعار پسند آئے۔ مگر پڑھ کر دل پر زبردست چوٹ لگی کہ آپ بھی ریٹائر ہو گئے۔ ایسی ہی چوٹ اس وقت بھی محسوس ہوئی تھی جب بے حد شریف الطبع انسان اور میرے پسندیدہ شاعر مخمور سعیدی کے ریٹائرمنٹ کی خبر پڑھی تھی۔ ان سے راقم الحروف عرصۂ دراز سے بہت قریب تھا۔ نہیں معلوم کہ اب وہ کہاں ہیں؟ اگر آپ کو ان کا پتہ معلوم ہو تو مجھ کو مطلع کیجیے یا ان کو فون کر کے میرے احساسات سے ان کو باخبر کر دیجیے۔ آپ کی عنایت ہوگی۔

ماہنامہ ''سہیل'' (گیا) کے حالیہ شمارہ میں آپ کے مجموعۂ کلام یا اخی پر تبصرہ پڑھا۔ مبصر نے حق ادا کر دیا ہے۔ مگر کیا خدا کی عبادت ضعیفی میں نہیں کی جا سکتی؟ اس معبود کی یاد ہی تو عبادت ہے۔ یہ ٹھیک ہے کہ سر اطاعت جوانی میں جھکنا چاہیے کہ جوانی کی عبادت کو اللہ بزرگ و برتر نے افضل قرار دیا ہے لیکن اسی معبود نے ہر طرح کی سہولت اپنے بندوں کو دے رکھی ہے۔ مگر یہ کافی نازک، پیچیدہ اور لطیف معاملات ہیں۔ بے حد حساس بھی ہیں۔ ان کا

علم آپ کو بھی ہے اور ہر اس شخص کو ہے جو دینی علوم کے اسرار و رموز سے واقف ہے۔ خوفِ الٰہی ضروری ہے، مگر امید کا دامن تھامے رکھنا بھی تو ضروری ہے۔ حقوق العباد اور حقوق اللہ۔ بے شک حقوق اللہ بہت ہی اہم ہیں اور ان کو ہر حال میں پورا کرنا ہے مگر حقوق العباد؟ حقوق العباد کی تاکید تو خود خداوند قدوس ہی نے فرمائی ہے۔ آپ اس تاکید سے بھی واقف ہیں اور مجھ کو یقین ہے کہ جمیل مظہری مرحوم کا یہ شعر آپ نے پڑھا یا سنا ہوگا:

خوف سے کیوں تھرتھراؤں ڈر سے کیوں کانپوں جمیلؔ
پیشِ شاہنشہ نہیں پیشِ خدا جاتا ہوں میں

آپ سے، آپ کی شاعری سے ناچیز کو ایک لگاؤ ہے۔

آپ کا مخلص......اویس احمد دوراںؔ

……

دربھنگہ/ ۶رستمبر ۱۹۹۲ء

محترم مظفر حنفی صاحب۔ تسلیم

آپ کو میں نے ایک خط لکھا لیکن جواب سے ہنوز محروم ہوں۔ وہ خط آپ کے خط کے جواب میں تھا۔ تاخیر ہوگئی تھی اس کے لیے میں نے معذرت طلب کی تھی۔ بہر حال آپ کے لکھنے کے بموجب اپنی چھ غزلیں ارسال خدمت کر رہا ہوں۔ امید ہے کہ آپ کو پسند آئیں گی اور آپ ان کو انتخاب میں شامل کرلیں گے۔

آپ سے ملنے اور بہت ساری باتیں کرنے کو میں بے قرار ہوں، لیکن عجیب اتفاق کہ ملاقات کی کوئی صورت نہیں نکل پاتی ہے۔ برسوں ہوگئے کلکتہ کو دیکھے ہوئے۔ وہاں کے سارے احباب بہت یاد آتے ہیں۔ چودہ برس تو میں نے وہاں ملازمت کی ہے۔ اس سے بھی زیادہ مدت تک میں وہاں مقیم رہا۔ اگر کل مدت جوڑی جائے تو سترہ سال سے زیادہ ہی ہوگی کم نہیں ہوگی۔ میں وہاں ۱۹۴۴ء میں بھی تقریباً آٹھ دس ماہ رہا ہوں۔ شام بازار کے علاقہ میرے چچا مرحوم وہاں تھے اور مجھ کو پڑھانے کے لیے لے گئے تھے۔ میرے بھیا احسان صاحب دربھنگوی ان دنوں رائل انڈین نیوی میں تھے۔ غالب نے چند ماہ (چند

برس؟) وہاں رہ کر جب کلکتہ کو نہیں بھلایا تو میں کس طرح بھلا دوں؟ کلکتہ کی یاد میری زندگی کا قیمتی سرمایہ ہے۔ جی چاہتا ہے وہیں رہوں مگر حالات ایسے ہیں کہاں؟

کیا آپ اکتوبر کے پہلے ہفتہ میں دلّی جائیں گے؟ میں وہاں ۲/اکتوبر سے لے کر ۱۴۔۱۵ اکتوبر تک رہوں گا۔ ۶/اکتوبر سے ۱۰/اکتوبر تک انجمن جمہوریت پسند مصنفین (جنوادی لیکھک سنگھ) کی چوتھی نیشنل کانفرنس جے پور (راجستھان) میں ہونا طے پائی ہے۔ اگر یہ کانفرنس ہوگی تو میں ضرور دلّی ہوتا ہوا جے پور جاؤں گا۔

آپ کا مخلص۔ اویس احمد دوراںؔ

……………

۹/اکتوبر ۱۹۹۳ء

محترم مظفر حنفی صاحب۔ تسلیم

حامل رقعہ میرے عزیز شاگرد انصار الحق مشتاق صاحب آپ سے ملنے کے متمنی ہیں۔ اس لیے یہ تعارفی خط۔ امید ہے کہ آپ کے مزاج بخیر ہوں گے اور شاعری و تنقید کا سلسلہ اپنی اسی آب و تاب سے جاری ہوگا۔

کاش! آپ لوگوں سے ملاقات ہوتی مگر تقریب ملاقات کا دور دور تک پتہ نہیں۔ بہر حال زندگی سلامت ہے تو کہیں نہ کہیں، کبھی نہ کبھی ملاقات ہو ہی جائے گی۔

آپ کا مخلص۔ اویس احمد دوراں

……………

احسن مفتاحی

۲/نومبر ۹۴ء

محترم مظفر حنفی صاحب۔ سلام مسنون

ہم اگرچہ ایک دوسرے سے متعارف نہیں ہیں لیکن آپ نے ٹیلیفون پر مجھے شرف ہم کلامی بخشا تو مجھے بے پناہ خوشی ہوئی۔ میری مجبوری یہ ہے کہ ہائی بلڈ پریشر کی وجہ سے

میری قوت گویائی متاثر ہوگئی ہے اور بات چیت کرنے میں مجھے دشواری ہوتی ہے اس لیے ٹیلیفون پر شدید خواہش کے باوجود میں آپ سے اچھی طرح بات چیت نہ کر سکا۔ میری اس مجبوری کی وجہ سے کچھ لوگ مجھے بدھو سمجھتے ہیں تو کچھ لوگ مغرور و متکبر سمجھتے ہیں۔ میں بدھو تو ہوں لیکن مغرور و متکبر نہیں ہوں۔

ٹیلیفون پر بات چیت ٹھیک سے نہ ہونے کی وجہ سے آپ کو تکلیف پہنچی ہو تو میں معافی کا خواستگار ہوں۔ آپ کے خلاف بہاریوں نے کلکتہ میں محاذ قائم کر لیا ہے۔ ہمارے محمد وسیم الحق صاحب بھی بہاری ہی ہیں جو اپنی تحریروں میں بہاریت کے نقش چھوڑتے رہتے ہیں اور کبھی کبھی بڑی مضحکہ خیز صورت حال پیدا ہو جاتی ہے۔ بہر کیف میں آپ کے ساتھ ہوں۔

نیاز مند......احسن مشتاق

....

آزاد گلاٹھی

۲۰/اگست ۱۹۹۳ء

برادر محترم۔ آداب

سیلاب کی وجہ سے ڈاک کا سلسلہ درہم برہم رہا۔ اسی لیے 'آبِ سراب' (اپنا نیا مجموعۂ کلام) اس سے قبل روانہ نہ کر سکا۔ آج کی ڈاک سے کتاب آپ کے اسی پتہ پر بھیج رہا ہوں جس پر یہ خط۔ براہِ کرم رسید اور اپنی گراں قدر رائے سے نوازیے گا۔ کرم ہوگا اگر کسی رسالے میں اس پر تبصرہ بھی کر دیں۔

میں 31/7/1993 کو گورنمنٹ کالج نابھ سے بطور پرنسپل ریٹائر ہو گیا ہوں۔ سرِ دست مندرجہ بالا پتہ پر ہی رابطہ قائم رکھیں۔ خط پرانے پتے پر بھی مل جائے گا گو اس میں ایک آدھ روز کی تاخیر ہو سکتی ہے۔

میں اب مکمل طور پر فارغ ہوں۔ ۳۴ برس اس کالج کی خدمت کرنے کے بعد اب

بڑے سکون سے ہوں کہ زندگی کا ایک اہم حصہ یہاں بخیر و عافیت گزرا۔ اب میں لکھنے پڑھنے کے کام کی طرف توجہ دے سکوں گا۔ مشاعروں میں بھی جانا اب آسان رہے گا کہ رخصت کا جھنجھٹ نہیں رہے گا۔ دیکھیے آپ سے اب کب اور کہاں ملاقات ہوتی ہے۔ کلکتہ بہت پہلے غالباً ۱۹۷۹ء میں گیا تھا۔ تب آپ بھی تھے (ریڈیو کے مشاعرہ میں) اگر کسی سبب سے ملاقات کا سلسلہ بن سکے تو ضرور یاد کریں۔

علقمہ شبلی صاحب کو بھی کتاب روانہ کر دی تھی۔ پتہ نہیں انھیں ملی یا نہیں۔ ان دنوں سیلاب کی تباہ کاریوں کا اثر ابھی باقی تھا۔ باقی پھر، سبھی احباب کو آداب۔

آزاد گلاٹھی......

………………

اختر بستوی

۱۲؍فروری ۱۹۹۰ء

محترم پروفیسر مظفر حنفی صاحب۔ آداب و نیاز

عرصہ دراز سے آپ کی نظم و نثر کا شیدائی ہوں، لیکن بدقسمتی سے اب تک شرفِ نیاز حاصل نہیں ہو سکا۔ آج پہلی بار بزبانِ قلم مخاطب کرنے کی جسارت کر رہا ہوں۔ تقریب بہرِ ملاقات نصف یہ ہوئی کہ میری مختصر نظموں کا ایک مجموعہ “اپنے سائے کے سوا” کے نام سے شائع ہوا ہے، جس کی ایک جلد آج ہی رجسٹرڈ ڈاک سے علیحدہ سے آپ کی خدمت میں ارسال کی ہے۔

آج کل غزلوں پر جتنا نکھار ہے، نظم کی صنف اتنی ہی رو بہ زوال ہے۔ گزشتہ پندرہ بیس برسوں میں پابند نظم نگاری تو بالکل ہی مردہ سی ہو کر رہ گئی ہے۔ آزاد نظم اور نثری نظم کی ہیئتوں کی افادیت و اہمیت تسلیم کرنے کے باوجود کیا یہ ضروری ہے کہ پابند نظم نگاری کو بالکل ہی ترک کر کے اس ہیئت سے اردو شاعری کو یکسر محروم کر دیا جائے؟ “اپنے سائے کے سوا” میں ساری نظمیں مختصر ہونے کے ساتھ ساتھ پابند بھی ہیں مگر آپ ان میں فرسودگی نہیں محسوس

کریں گے، کیونکہ ان کے موضوعات وہی ہیں جو جدید شاعری کے موضوعات کہے جاتے ہیں اور ان میں بھرپور عصری حسیت موجود ہے۔ آج کل نظموں میں ترسیل کی ناکامی کا جو المیہ نظر آتا ہے وہ ان نظموں میں نہیں ہے اور یہ تمام نظمیں Poiguancy کی اس صفت سے مزین ہیں جو آج کل کی نظموں میں بالعموم نہیں ملتی۔ آپ بھی شاید مجھ سے متفق ہوں گے کہ اس طرح کی نظموں کا کوئی مجموعہ عرصۂ دراز سے منظرِ عام پر نہیں آیا۔ پابند مختصر نظموں کا تو شاید یہ اردو میں پہلا مجموعہ ہے۔ میری خواہش ہے کہ اس مجموعے کے متعلق آپ کے تاثرات حاصل کروں۔ نہ جانے کیوں میرا دل کہتا ہے کہ آپ مجھے محروم نہیں رکھیں گے۔ امید ہے آپ ہر طرح بخیریت ہوں گے۔

احقر......اختر بستوی

……

اختر نظمی

18/8/93

برادرم۔ سلام مسنون

الہ آباد کی کسی انجمن کے لیے آپ روحِ غزل مرتب کر رہے تھے، غزلیں ارسال کی تھیں۔ آپ نے ٦ طلب کی تھیں۔ رسید کا منتظر رہا۔ پھر یاددہانی کے لیے ایک خط تحریر کیا جواب سے محروم رہا۔ آپ مجھ سے خفا ہیں تو کس بات پر۔ میری جانب سے تو کوتاہی ہوئی نہیں۔ امید ہے مزاج بخیر ہوں گے۔

نیاز مند......اختر نظمی

……

۱۷/۱/اکتوبر ۱۹۹۳ء

برادرم۔ سلام مسنون

"ہمارا آپ کا رشتہ بڑے خلوص کا ہے۔" آپ سے دیرینہ خوشگوار تعلق ہے۔ آپ

منفرد لہجے کے شاعر ہیں۔ آپ بہت لکھتے ہیں۔ مجھے حیرت اس بات پر ہے کہ میرے خطوط کا جواب نہیں دیتے۔ مجھ سے کوئی غلطی نادانستہ ہو گئی ہو تو بتائیں۔ کیا آپ نے راز بالا پوری کے مجموعے ''آخرِ شب'' پر اپنے تاثرات ارسال کر دیے ہیں۔ میں آج ہی رائے پور سے لوٹا ہوں۔ مسودہ بہت دن ہوئے گھر پہنچ گیا ہے۔ ابھی منظور ندیم صاحب کو خط نہیں لکھا ہے۔ ملازمت سے سبکدوش ہو گیا ہوں۔ اس بار جواب ضرور دیجیے۔ مزاجِ گرامی!

مخلص......اختر نظمی

....

اختر یوسف (ڈاکٹر)

26/6/2001

برادر محترم پروفیسر مظفر حنفی......سلام علیکم!

ایک عرصہ ہوا آپ سے ملاقات ہوئی تھی۔ اِدھر کلکتہ بھی جانا نہیں ہوا۔ عنقریب آؤں گا تو ملوں گا۔

میری یونیورسٹی کے کچھ کاغذات آپ کے پاس پہنچے ہوں گے۔ ایک فوٹو گرافر کا نمبر ہے 16۔ بس یونہی سا فوٹو گرافر ہے، لیکن بہت غریب ہے، رکشہ چلاتا ہے۔ بس کسی طرح چاہتا ہے کہ اس کی تصویر کو قبولیت بخش دی جائے۔ کچھ خاص کرم فرما دیجیے گا۔ اس کی غربت پر ترس آتا ہے۔

آپ کی غزلیں پڑھتا رہتا ہوں۔ آج جب کہ لوگ خود کو دہرا رہے ہیں آپ کی ہر غزل تازہ ہوا کے جھونکے کی مانند ہوتی ہے۔ آپ کی غزل نگاری پر جلد ہی ہمارے یہاں ایک رجسٹریشن ہونے والا ہے۔

میں نے بذریعہ فون بھی آپ سے رابطہ پیدا کرنے کی کوشش کی تھی۔ آپ نے اپنا نمبر 321-7126 دیا تھا۔ لیکن Exchange سے نفی میں جواب ملا۔ غالباً آپ کا نمبر بدل گیا ہے۔

میرا افسانوی مجموعہ ’جلتا ہوا سیارہ‘ شائع ہو چکا ہے۔ انشاء اللہ جلد ہے آپ کی خدمت میں بھیجوں گا۔ امید کہ مزاج گرامی بخیر ہوگا۔

مخلص......اختر یوسف

....

اکبر حیدر آبادی

۲۹؍جنوری ۹۹ء

برادرم مظفر حنفی صاحب۔ تسلیمات

آپ کے فرزندار جمند نے آپ کا شعری مجموعہ ’’یا اخی‘‘ مجھے بھیجا ہے جس کا پانا اور پڑھنا میرے لیے دہری مسرت کا باعث ہوا۔ ویسے تو آپ کا چیدہ چیدہ کلام مختلف ادبی جرائد میں نظر سے گزرتا رہا اور مجھ سے داد و تحسین حاصل کرتا رہا لیکن تسلسل کے ساتھ اتنی بہت سی غزلوں کو پڑھنے سے کچھ اور ہی طرح کا تاثر پیدا ہوا۔ آپ کی فعال و متحرک فکر اپنے اندر وہ ’’جھنکار‘‘ رکھتی ہے جس سے احساسات کے تار جنباں ہو جاتے ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ایک صاحبِ نظر قریب و دور کے تمام مناظر کا اس طرح احاطہ کرتا جا رہا ہے جیسے وہ اس کے وجدان کا حصہ ہو۔ آپ کی غزل نرم اور سخت زمینوں سے ایک بے قرار جوئے پر آپ کی طرح رکتی ٹھہرتی اور پھر تند و تیز ہوتی ہوئی گزرتی جاتی ہے مگر ایک آن کے لیے بھی اس کے نغمے کی مخصوص لے ٹوٹنے نہیں پاتی۔ آپ کے ہاں ایک عجیب بے ساختگی کا احساس ہوتا ہے۔ واقعی ان غزلوں کو پڑھ کر میں خوب محظوظ ہوا اور آپ کے فکری اور تخئیلی سفر میں شریک ہو کر نئی جہتوں اور انجانے راستوں سے روشناس ہوا۔

اور ہاں مجھے یہ جان کر بے حد خوشی ہوئی کہ پرویزؔ مظفر بھی سفر فہم اور سخن شناس ہیں چنانچہ میں نے اپنی بھی ایک کتاب ان کو بھیجی ہے۔

اب کے ادھر کا سفر کب ہونے والا ہے۔ جب بھی ہو انشاء اللہ ملاقاتیں ضرور ہوں گی۔ امید کہ آپ کے مزاج بخیر ہوں گے۔

خلوص نیاز اور محبت کے ساتھ

اکبر حیدر آبادی

……………

اقبال مجید

بھوپال/ ۱۷ جولائی ۲۰۰۴ء

برادرِ گرامی مظفر حنفی صاحب۔ تسلیمات

شب خون (تازہ شمارہ) میں آپ کی غزل "دریا اتھلے پانی میں کیا کرتے ہیں" پڑھا، اس کے بعد طبیعت کچھ ایسی موزوں ہوئی کہ مندرجہ ذیل پانچ اشعار ہو گئے جو بہ نظر اصلاح آپ کی خدمت میں ارسال کر رہا ہوں۔ اس کے بعد فاروقی صاحب کو آپ کے نام معنون کر کے بھیج دوں گا۔

ایسی بھری جوانی میں کیا کرتے ہیں
لڑکے اس ویرانی میں کیا کرتے ہیں
دنیا نے آخر کو یہ بھی دیکھ لیا
بُش اپنی من مانی میں کیا کرتے ہیں
قبریں کھودنے والوں سے کوئی پوچھے
مُردوں کی ارزانی میں کیا کرتے ہیں
سچائی سے جھوٹ کو جو دہلا نہ سکیں
ایسے لوگ کہانی میں کیا کرتے ہیں
گداگری میں جن لوگوں کی شہرت تھی
دیکھیں وہ سلطانی میں کیا کرتے ہیں

امید ہے مزاج بہ خیر ہوں گے، نیک خواہشات کے ساتھ

آپ کا……اقبال مجید

……………

۲۹؍اگست ۲۰۰۴ء

برادرِ گرامی مظفر حنفی صاحب۔ تسلیمات

سچ تو یہ ہے کہ مذاق مذاق میں کچھ مصرعے ہو گئے تھے۔ تجربہ بہ ظاہر آسان لگ رہی تھی اوزان سے کوئی واقفیت بھی نہیں، مصرعوں کے وجود میں آجانے کے بعد یہ یقین نہ تھا کہ بعض مصرعے بحر کے مطابق ہیں بھی یا نہیں۔ سوچا آپ سے مشورہ لوں۔ سو وہی ہوا کہ جس ڈر تھا۔ غیر پابند نظم تو یہ کو بڑ جھیل لیتی ہے۔ غزل کو تو یہ عیب بے آبرو کر دیتے ہیں۔ کلام کو ر کارڈ میں رکھنا مقصود نہیں۔ کہہ کر بھول جاتا ہوں۔ دل کی خلش دور ہو گئی جس کے لیے میں آپ کا شکر گزار ہوں۔

جو فرد اس قدر غیر حاضر دماغ ہو کہ جس کو پہلی بار خط لکھے اسے اپنا پتا نہ لکھے اسے غزل جیسی سنجیدہ اور بھاری بھرکم صنف کے قریب نہ جانا چاہیے، لیکن کیا کیا جائے کہ یہ کمبخت ایسی لبھانے اور للچانے والی صنف ہے کہ سابق پردھان منتری کے چپراسی تک اس میں طبع آزمائی کرتے ہیں۔ بہر حال اس زحمت کا ایک بار پھر شکریہ۔

آپ کا......اقبال مجید

……………

۲۷؍اگست ۲۰۱۴ء

برادرم مظفر حنفی صاحب۔ تسلیمات

میرا مرتبہ یہ نہیں ہے کہ میں آپ جیسے سینئر لکھنے والے کے مجموعے کا پیش لفظ لکھوں۔ میں تو خود اپنے کو علم و ادب کے میدان کا ایک ادنیٰ خادم سمجھتا ہوں اور کسبِ علم و فن میں اپنی بساط بھر لگا ہوں۔ اس لیے تاثرات کے طور پر چند سطریں پیش ہیں۔

آپ جیسے محبت کرنے والے خوش کرنے کے لیے جو پذیرائی فرماتے رہتے ہیں اس کے لیے ممنون ہوں۔

آپ کے چند مختصرات ملے اور انھیں غور سے پڑھا۔ جب سے اب تک یہ دریا

بہت پانی بہا چکا ہے، اگر آپ نے پچھلے دس بیس سال کے افسانے پڑھے ہوں گے تو یہ ضرور سوچا ہوگا کہ کم از کم اب اردو افسانہ فنی طور پر کہیں زیادہ چست و درست ہو گیا ہے اور کیا لکھا جائے کہ کبھی زیادہ افسانہ نگار کیسے لکھا جائے پر خاصا زور دے رہا ہے جس کے سبب اظہار اور بیانیہ میں تازگی اور کساوٹ کا احساس معمولی قاری کو بھی ہونے لگا ہے۔ فنِ بیان نے قاری کے ذوقِ مطالعے میں جو تبدیلی کی ہے اس سے پچاس ساٹھ سال پہلے کے معمولی افسانوں میں اب کوئی کشش نہیں محسوس ہوتی بہ شرطیکہ وہ اس وقت کے صف اول کے افسانہ نگاروں کی نگارشات میں سے نہ ہوں۔

آپ کے یہ افسانے دس بارہ سالہ عرصے کی ابتدائی تحریروں کا ثمرہ ہیں جس میں اس عہد کے چبائے ہوئے نوالوں کو بیشتر پھر سے چبانے کی غیر تخلیقی کوشش کی گئی ہے۔ یہ غلطی مجھ سے بھی ہوئی ہے۔ اس کے سبب ہمارے پاس جینوین افسانوں کی کمی ہو جاتی ہے۔ یہ بھی درست ہے کہ منٹو کے پاس بھی ہر افسانہ شاہکار نہیں ہے اور نہ ہو سکتا ہے۔ تخلیق کے بھید ہی نرالے ہیں۔ خیر آپ کے افسانوں کی توصیف میں اتنا وقت گزر جانے کے بعد آج کے قاری کو قائل کرنا میرے لیے مشکل ہو رہا تھا کہ میں تنقید کے میدان کا کھلاڑی نہیں ہوں۔ اس لیے اگر منسلک تحریر میں آپ کو کچھ کام کا ملے تو رکھیے ورنہ نہیں۔ یہ جو کچھ بھی ہے آپ کے حکم کی تعمیل میں ہے۔

والسلام

آپ کا مخلص......اقبال مجید

....

اقبال مرزا (یو کے)

محترم حنفی صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ

بقول شاعر:

تمام عمر اسی احتیاط میں گزری

کہ آشیاں کسی شاخِ چمن پہ بار نہ ہو

خدا کرے باقی زندگی بھی اسی ڈگر پر کٹ جائے۔ ہندوستان میں آپ سے ملاقات نہ ہونے کا سخت افسوس ہے۔ مجھے پورا یقین تھا کہ آپ دہلی ضرور تشریف لائیں گے اور میں آپ کی صحبت سے پورا پورا فائدہ اٹھاؤں گا۔ بہت عرصہ سے آپ نے بھی یاد نہیں کیا۔ خدا کرے مزاج بخیر ہوں۔ آپ نے لکھنؤ مجھے ٹیلیفون کیا تھا مگر حسبِ عادت میں نے جواب اس لیے نہیں دیا کہ اہل لندن کسی اور کا ٹیلیفون استعمال کرتے ہوئے تکلف برتتے ہیں تاوقتیکہ ان سے کوئی اصرار نہ کرے اور لکھنؤ میں کسی نے مجھ سے اصرار نہیں کیا کہ آپ حنفی صاحب کو واپس ٹیلیفون کرلیں میں بس تکلف میں مارا گیا۔

خیر اگر زندگی باقی ہے تو ملاقات یقیناً ہوگی اور تفصیلی ہوگی بلکہ دو چار دن ساتھ رہیں گے۔ یہاں ہم لوگ سوچ رہے ہیں کہ نئی صدی کے سلسلے میں ایک پروگرام کیا جائے جو تین سے پانچ یوم پر محیط ہو اور اس میں اردو کے سو سال کے عنوان سے نثر و نظم سے بول چال تک پر تفصیلی بحث ہو۔ دیکھیے اس میں کس حد تک کامیاب ہوتے ہیں، یہ تو آنے والا وقت ہی بتائے گا۔

مجھے پوری امید ہے میرے متعلق گمنام خطوط آپ کی نظروں سے بھی گزر رہے ہوں گے۔ اللہ ان حضرات کو اسی کاموں میں مشغول رکھے بس یہی دعا دے سکتے ہیں۔

امید ہے بواپسی اپنی نیز لواحقین کی خیریت سے مطلع کریں گے۔

خیر اندیش......اقبال مرزا

....

محترم مظفر صاحب

ساحر شیوی کی معرفت چند سطور ملی تھیں امید مع آپ اور اہل خانہ بخیر و عافیت ہوں گے۔ ایک ماہ لکھنؤ رہنے کے بعد واپس آگیا۔ اغلاط سے پُر جریدہ حاضر خدمت ہے امید ہے آپ نیت پر نمبر دیں گے ویسے فیل ہونے کے پورے سامان تو مہیا کردیے ہیں۔ آپ کا مضمون شمس الرحمٰن فاروقی پر مل گیا ہے کوشش کروں گا اس ماہ اس کو زینتِ

’صدا‘ بناؤں۔ کیا آپ کی اجازت ہے؟

یہاں کے حالات بدستور ہیں۔ شاعر کو شاعر کہا جانے کا اہتمام کر رہا ہے۔ ایسی حالت میں خدا کرے اردو پروان چڑھے۔ امید ہے اپنے خیالات کا اظہار بواپسی کریں گے۔ تمام اہل خانہ کو حسبِ مراتب سلام و دعائیں۔

خیر اندیش......اقبال

....

قابلِ احترام بہت عزیز محترم حنفی صاحب۔ آداب و تسلیمات

لیجیے جریدہ حاضر ہے۔ خدا کرے کم سے کم غلطیاں ہوں آپ کا مضمون بھی اس میں شامل ہے۔ میں نے بہت غور سے پڑھا اور یقین کیجیے بہت لطف اٹھایا۔ مجھے اللہ کی ذات سے پوری امید ہے اس جریدے کے قارئین بھی اس سے پورا فائدہ اٹھائیں گے۔ میں پھر جنوری میں ہندوستان آنے کے لیے پر تول رہا ہوں۔ اب آگے آب و دانہ پر منحصر ہے اگر ممکن ہوا تو اس بار ضرور شرفِ ملاقات حاصل کروں گا۔

یہاں کے حالات میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ یہاں سب باون باون گز کے ہیں، کوئی اکیاون گز کا ہونے کو تیار نہیں اور یہی وجہ ہے جو ادب میں جمود نظر آنے لگا ہے شاید اگلی صدی میں کچھ نئے افراد کاروان میں شامل ہوں اور وہ قیادت کا علم اٹھائیں تو بات بنے۔ میں ہندوستان اور پاکستان اسی وجہ سے آنا چاہتا ہوں کہ اگر وہاں کی حکومتیں مجھے تھوڑا بہت بھی سہارا دیں تو اگلے سال میں تین روز کا ایک تاریخی اجلاس کراؤں جس میں اردو کے سو سال کا حساب کتاب کیا جائے کہ ہم نے کیا کھویا اور کیا پایا۔ انشاء اللہ ہندوستان میں آپ سے بھی اسی سلسلے میں گفتگو ہوگی اور آپ کی انگلی پکڑ کر چلنے کی کوشش کروں گا۔ امید ہے آپ بخیر ہوں گے۔ آپ کے خط سے بخدا جو محبت کی خوشبو آتی ہے الفاظ میں بیان کرنا مشکل ہے۔ میری جانب سے تمام اہلِ خانہ کو حسب مراتب سلام و دعا کہہ دیں۔

آپ کا......اقبال

....

قابل احترام محترم حنفی صاحب۔ آداب

سوچا جریدے کے ساتھ ساتھ میں بذاتِ خود بھی سلام عرض کرلوں۔ وہ کہتے ہیں نہ کہ پارس سے اگر لوہا بھی ملے تو سونا ہو جاتا ہے۔ بس اس ضرب المثل کے مصداق آپ کی خدمت میں حاضر ہوں۔ خدا کی ذات سے پوری امید ہے آپ اور تمام اہلخانہ بفضل خدا بخیر و عافیت ہوں گے۔ میں ہندوستان آیا بھی اور واپس بھی ہو گیا مگر کیا کروں اس بار بھی قسمت نے یاوری نہ کی جو لوہے سے سونا بنتا۔ جریدے میں میرے آنے اور جانے کا حال درج ہے۔ شاید پڑھ کر آپ کو میری مجبوری کا اندازہ ہو جائے دوئم میں اس قدر عجلت میں گھر سے چلا کہ آپ کا ٹیلی فون بھی ساتھ نہیں تھا جو آپ کو سلام کر لیتا۔ بہر حال اس بار جنوری میں پھر آپ کے دیس میں آنے کا پروگرام ہے۔ خلیق انجم صاحب کا خط آیا ہے شاید ۲۱ رجنوری سے ۲۴ رجنوری تک دہلی میں اردو پر کوئی سیمنار منعقد ہوگا اس میں شرکت کا دعوت نامہ ہے۔ کیا ہی مزا ہو جو آپ سے دہلی میں ملاقات ہو تو دل کھول کر باتیں کریں۔ میری جانب سے تمام اہلِ خانہ کو حسبِ مراتب دعا اور سلام عرض کر دیں۔

نیازمند۔ اقبال مرزا

……………

قابلِ احترام دولتِ علم سے مالا مال درویش صفت مرنجانِ مرنج

بہت عزیز مظفر حنفی صاحب دام اقبالہ۔ تسلیمات قبول فرمائیں۔

ایک خط ہندوستان سے اور کچھ مضامین انگلستان سے دونوں بخیریت میرے پاس پہنچے اور میرے علم میں بلکہ جہالت کے اندھیروں میں کچھ کمی واقع ہوئی۔ جناب کا خط تو زیر نظر جریدے میں چھاپا گیا ہے اسی سلسلے میں چند باتیں گوش گزار کرنا تھیں امید ہے گستاخی پر جناب کوئی سزا نہیں دیں گے بلکہ میری کم علمی پر ماتم ضرور کریں گے۔

جناب نے پہلا سوال کیا ہے کہ ساجد امجد صاحب نے نظیر اکبر آبادی کو تین عظیم شاعروں میں شامل کیا ہے؟ جناب عالی اس میں ساجد صاحب کا کوئی دخل نہیں ہے

میں نے نظیرا کبر آبادی کی حیات اور شاعری پر ان کے مضمون سے استفادہ کیا ہے وہ بھی صرف تحقیق کی حد تک باقی یہ پورا مضمون اس گنہگار نے ترتیب دیا ہے اور اردو ادب کے تین عظیم شاعروں کا انتخاب بھی میری ذمہ داری ہے۔ اس میں ڈاکٹر ساجد صاحب بالکل بے قصور ہیں۔ رہا سوال اردو میں تین عظیم شاعروں کا انتخاب اور علامہ اقبال کو اس منزلت پر نہ لانے کا جرم تو میں اپنی پوری کوشش کروں گا کہ میں جو بات کر رہا ہوں اس کا ثبوت بھی فراہم کروں اور ویسے بھی اگر میں نظیر کے بعد شاعری میں کسی اور کا انتخاب کرتا تو اقبال سے پیشتر میں میر انیسؔ کو منظر عام پر لاتا۔ مگر چونکہ اقبال اور انیس دونوں میری نظر میں ایک دائرے میں مقید ہو کر رہ گئے تھے جبکہ یہ تین شاعر لا محدود ہیں۔ لہٰذا میری نظر میں ان کا مقام ہر حالت میں بڑا ہے۔ اگر وقت نے اجازت دی تو میں اپنے دعوے کو اس قدر دلیلوں سے پیش کروں گا کہ ان دلیلوں کو رد کرنا اگر ناممکن نہیں تو دشوار ضرور ہوگا۔

دوسری بات ''عظیم'' کے لفظ پر جناب نے اعتراض کیا ہے کہ نظیر عظیم نہیں صرف اہم شاعر ہے تو جناب اس پر تھوڑی سی روشنی ڈالیں کہ آپ 'عظیم' کی کیا تعریف فرماتے ہیں؟

رہ گیا دوسرا سوال کہ منشی عبدالکریم آگرے کے نہیں تھے بلکہ فتح پور کے رہنے والے تھے تو جناب اس بات میں بھی کم از کم یورپ میں ان پر لکھی گئی ایک درجن کتابوں کو غلط ثابت کرنا پڑے گا۔ جب کہ آج کل جناب رضا علی عابدی جو بی۔ بی۔ سی کے اناؤنسر تھے ان کی بھی ایک تازہ کتاب جو تحریر کے آخری منازل طے کر رہی ہے اور جس میں انھوں نے برٹش لائبریری کو چھان مارا ہے اس میں بھی ان کی جائے پیدائش آگے کی درج کی گئی ہے۔ بلکہ آج ان کے افراد خاندان جو حیدر آباد سندھ میں مقیم ہیں اپنے آپ کو آگرے کا بتاتے ہیں۔ یہ ممکن ہو سکتا ہے ان کے بڑے بھائی سلسلۂ ملازمت فتح پور جا کر آباد ہو گئے ہوں مگر خود منشی عبدالکریم تو اکبر آبادی ہی کہلائیں گے۔

مجھے امید ہے میری تسلی و تشفی کے لیے جناب عالی قلم اٹھا کر ان مسائل پر روشنی ضرور ڈالیں گے اس سے میرے علم میں اور بہت سے دیگر افراد بھی فائدہ اٹھا سکیں گے۔

امید ہے تمام اہلِ خانہ بخیر ہوں گے میرا آداب عرض کر دیں۔ فقط

آپ کا۔ اقبال مرزا

……………

قابلِ احترام، موجب تقلید، فخرِ ادب محترم مظفر حنفی صاحب۔ آداب وتسلیمات

شکل دیکھے تو زمانہ گزر گیا، آواز سنے عرصہ ہو گیا، اب تو تحریر دیکھے بھی زمانہ گزر گیا۔ خدا کرے سب طرح خیریت ہو۔ ہم لوگ بفضلِ خدا زندہ ہیں آپ کی سلامتی کی دعا کرتے رہتے ہیں۔ آپ کے صاحبزادے کی معرفت آپ کی بھی خیریت مل تو جاتی ہے مگر جب تک آپ کا محبت بھرا نامہ نہ ملے وہ بات کہاں صاحب آپ تو نثر بھی اس قدر مختصر لکھتے ہیں جس سے دو اندازے ہوتے ہیں۔ اول کہ ہر وہ بات جو آپ کہنا چاہتے ہیں آ جاتی ہے، دوئم آپ کی عدیم الفرصتی کی جھلک بھی ملتی ہے۔

اسی سال جنوری میں میں ہندوستان گیا ضرور مگر احباب نے ایسے گھیرا کہ آپ سے علمی اکتساب نہ کر سکا۔ یہ میری بدقسمتی ہے۔ کیا کہوں صرف دو یا تین ہفتے کے قیام میں کہاں جاؤں کہاں نہ جاؤں؟ بس یوں جانئے سوتے میں بھی جاگتا رہتا ہوں، پھر بھی وقت کی شدت سے کمی ہوتی ہے۔

واقعی آپ سے ملنے کو بہت دل چاہتا ہے۔ صرف ملنے کو نہیں بلکہ کچھ وقت آپ کے ساتھ گزرے تو میرے علم میں اضافہ ہو۔ اب تو انشاء اللہ بقید حیات اگلے سال جنوری فروری میں ہندوستان کا چکر لگے تو کوئی صورت ملاقات کی نکلے۔

جریدہ حاضر ہے ممکن ہو تو ایک تنقیدی خط ضرور لکھیں جس سے عام قاری اور مجھ جیسا طالب علم کچھ استفادہ حاصل کر سکے۔ گھر میں تمام حضرات کو بقدرِ مراتب دعا اور سلام عرض کر دیں۔ احباب کی خدمت میں سلام عرض کر دیں۔

جواب کا منتظر۔ اقبال مرزا

……………

اسعد بدایونی

19/6/98

مکرم و محترم مظفر حنفی صاحب۔ آداب و نیاز

آپ کا خط ملا۔ تعجب ہے کہ کلکتہ سے واپسی پر میرا لکھا ہوا خط آپ تک نہیں پہنچا۔ شاید ڈاک کی بدنظمی کی نذر ہوگیا۔

پچھلے پندرہ بیس دن سے بدایوں میں ہوں۔ جون کے آخر تک علی گڑھ واپسی ہوگی۔ مضمون انشاء اللہ جولائی کے پہلے یا دوسرے ہفتے تک آپ کی خدمت میں حاضر کردوں گا۔ آپ بھی کلکتہ جا چکے ہوں گے۔ وہیں کے پتے پر مضمون بھیجوں یا پھر دلّی کے پتے پر۔؟ اگر ممکن ہو تو بذریعہ خط مطلع فرمائیں۔ امید کہ مزاج گرامی بخیر ہوگا۔

نیاز مند۔ اسعد بدایونی

....

اظہر عنایتی

۹/ مارچ ۹۰ء

محترم مظفر بھائی۔ سلامِ نیاز

کتنے ہی دن ہوئے آپ کا ایک نوازش نامہ ملا تھا جس میں آپ نے کسی انتخاب کے لیے تین غزلیں شاید مانگی تھیں جو میں نے فوراً ہی حکم تعمیل میں ارسال کردی تھیں۔ لیکن رسید سے ہنوز محروم ہوں۔ پتا نہیں وہ آپ کو ملیں یا نہیں اور اس انتخاب کی اشاعت کا کیا ہوا۔ اب آپ کا جواب آئے تو میرے اس تردّد کا سلسلہ ٹوٹے۔

آج کل روزے ہو رہے ہوں گے۔ افطار کا وقت قریب ہی آگیا ہے اس لیے میں خط کو یہیں ختم کرتا ہوں۔ خدا کرے آپ بخیر ہوں۔

آپ کا...... اظہر عنایتی

۳۱ر اگست ۱۹۹۳ء

خلوص پیکر مظفر بھائی۔ سلامِ نیاز

میں اپنے دونوں مجموعوں ‘‘خود کلامی’’ اور ‘‘اپنی تصویر’’ پر بکھرے ہوئے تبصروں کو کتابی شکل دے رہا ہوں۔ اس لیے کتاب میں آپ کی شمولیت میرے لیے ناگزیر ہے۔ ’جائزے‘ میں جو تبصرہ ہے وہ بہت مختصر ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ پانچ چار صفحات کا ایک مضمون الگ سے سپردِ قلم کر دیں گے تو مجھ پر احسان ہوگا اور کتاب کے وقار میں اضافہ بھی۔ آپ کے جواب کا منتظر رہوں گا۔ خدا کرے آپ بخیر ہوں۔

نیاز سرشت......اظہر عنایتی

....

۱۸ر اگست ۲۰۰۲ء

خلوصِ پیکر مظفر صاحب۔ سلامِ نیاز

‘‘شاد عارفی: فن اور فنکار’’ کا ارمغان ملا۔ جب بھی کوئی نئی کتاب چھپتی ہے آپ مجھے یاد رکھتے ہیں۔ اس ادائے کرم فرمائی پر سراپا سپاس ہو جانے کو جی چاہتا ہے۔ اب تو بہت دنوں سے نہ ملاقات کا موقع ملا ہے نہ مراسلت ہی کا سلسلہ قائم ہے لیکن آپ میرے ذہن و دل میں ایک اچھے شعر کی طرح رہتے ہیں۔

‘‘شاد عارفی: فن اور فنکار’’ میں شاد صاحب کی شخصیت اور فن کا کوئی گوشہ ایسا باقی نہیں رہا ہے جو اچھوتا رہ گیا ہو اور پھر شاد شکنوں کی آراء کے اقتباسات بھی کتاب میں شامل کر کے آپ نے بڑی ادبی دیانتداری کا ثبوت دیا ہے۔ واقعی یہ کتاب شاد شناسی کے حوالے سے ایک اہم اور مفید کتاب ہے۔

وقت بہت بڑا محاسب ہے ایک دن وہ ضرور آئے گا جب فیصلہ شاد صاحب کے حق میں ہوگا اور واقعی وہ جس مرتبے اور منصب کے مستحق ہیں وہ ان کو مل کر رہے گا۔

میرے احباب کا بہت دنوں سے اصرار ہے کہ ‘‘خود کلامی’’ اور ‘‘اپنی تصویر’’ پر مشاہیر کے جو تبصرے ہیں انھیں کتابی شکل میں اکٹھا کر لیا جائے۔ اب یہ بات سنجیدگی کی

منزل میں آ گئی ہے۔ اس لیے جی چاہتا ہے کہ اس کتاب میں آپ کا ایک مبسوط تبصرہ شامل ہو۔ ۱۹۸۰ء میں جب میرا پہلا مجموعہ ''خود کلامی'' چھپا تھا تو اس پر ''جائزے'' کے صفحہ 154 پر آپ کا ایک مختصر سا تبصرہ ہے جس کی نقل میں ارسال خدمت کر رہا ہوں اگر ہو سکے تو اسی کو Develope کر کے پانچ چھ صفحے کا ایک تبصرہ مجھے پندرہ بیس روز میں عنایت کر دیں۔ کیونکہ یہ کتاب میں چاہتا ہوں کہ ۲۰۰۳ء کی جنوری کے آخر تک منظر عام پر آ جائے۔ آپ کی سہولت کے لیے تیس تازہ ترین غزلیں، کچھ بڑے تبصروں سے اقتباسات اور Bio-data بھیج رہا ہوں۔ رسید کا منتظر رہوں گا۔ خدا کرے آپ مع الخیر ہوں۔

آپ کا......اظہر عنایتی

....

۲ رستمبر ۲۰۰۲ء

محترم مظفر حنفی صاحب۔ سلامِ نیاز

کتاب کی رسید کے ساتھ ایک درخواست بھی کی تھی اور کچھ مواد بھی ارسال خدمت کیا تھا۔ اس کے جواب کا بے چینی سے منتظر ہوں۔ اپنی خیریت کے ساتھ فون نمبر بھی تحریر فرما دیں تا کہ میں اس سلسلے میں آپ کو یاد دلاتا رہوں۔ خدا کرے مع الخیر ہوں۔

نیاز سرشت......اظہر عنایتی

....

اظہر غوری

محترم المقام ڈاکٹر صاحب......السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ

مزاج گرامی!

کلکتہ بسلسلۂ عیادت حاضری ہوئی تھی۔ آپ کے دولت کدہ پر بھی حاضر ہوا لیکن بدقسمتی سے شرفِ نیاز حاصل نہیں ہو سکا۔ خیال تھا کہ اسکول کے سلسلے میں رانا صاحب سے

بھی کچھ گفتگو کی جائے گی۔ فی الحال سب سے اہم ضرورت اسکول کو ایک بس کی ہے۔ شاید وہ ٹرانسپورٹر ہونے کی وجہ سے کچھ دلچسپی لیتے۔ بہر حال اب تو موقع رہا نہیں۔ اسکول کے ترانے کے لیے چند اشعار کی ضرورت ہے۔ میں نے کچھ تک بندی کی ہے اگر آپ زرا سا توجہ فرما دیں تو شاید کام بن جائے۔ اور کوئی بات لائق ذکر نہیں۔ والسلام

نیاز مند......اظہر غوری

طالبِ علم و ہدیٰ شمع فروزاں ہوں گے
ایک دن فخر وطن، نازشِ دوراں ہوں گے
اپنے ہاتھوں میں لیے علم و ہدایت کے چراغ
ملت ِاحمدِ مرسل کے نگہباں ہوں گے
ہوں گے ایماں کی مستحکم و مضبوط چٹان
اور کردار سے ہر سمت نمایاں ہوں گے
روشنی کے لیے سورج نہیں محتاجِ دلیل
لے کے فیضانِ ہدیٰ نیرِ تاباں ہوں گے
ہر جگہ پھیلے گی جب علم و ہنر کی خوشبو
ملت و قوم سبھی دیکھ کے نازاں ہوں گے
ابرِ رحمت کی طرح قوم پہ چھا جائیں گے
اور گلشن کے لیے رشکِ بہاراں ہوں گے
اس چمن کو خدا شاداب و سلامت رکھے
عطر بیز اس میں بہت سے گلِ ریحاں ہوں گے

……

محترم المقام حنفی صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے مزاج گرامی بخیر ہوگا۔

بقر عید میں یا مئی کے پہلے عشرہ میں کلکتہ حاضری کا ارادہ ہے۔ معلوم نہیں اس

دوران آپ کا قیام رہے گا یا چھٹیاں ہو جائیں گے۔ بہر حال اگر آپ کا پروگرام معلوم ہو جاتا تو عنایت ہوتی۔ بھابی کی خدمت میں سلام عرض ہے۔ نیاز مند......اظہر غوری

....

مکرمی ومحترمی!

امید ہے مزاج گرامی بخیر ہوگا۔

کل عزیزم فضیل کا لفافہ ملا، جس میں اردو اکیڈمی کا فارم تھا اور یہ ہدایت تھی کہ اس کی نقل قاضی عبید الرحمٰن ہاشمی اور یوسف پاپا کو بھی دے دی جائے۔ اب تو تاریخ گزرے مدت ہو چکی۔ یہ لفافہ پتہ نہیں کہاں ڈاک کی نذر ہو گیا تھا۔ بہر حال میں نے کتابیں جمع کرا دی تھیں۔

اور کوئی بات لائق ذکر نہیں۔ دلی آمد تو غالباً اب مئی میں ہی ہوگی۔ والسلام

نیاز مند......اظہر غوری

....

احتشام اختر

محبّ مکرم ڈاکٹر مظفر حنفی صاحب۔ آداب و نیاز

بہت عرصے سے آپ کی خیریت معلوم نہیں ہو سکی۔ امید ہے آپ خوش وخرم اور نغمہ بار ہوں گے۔

میری جانب سے نیا سال مبارک ہو۔ خدا کرے یہ سال ہم سب کے لیے امن و آشتی اور خوشحالی کا پیش خیمہ ثابت ہو۔ آمین

ایڈیٹر ''روحِ ادب'' کلکتہ نے لکھا تھا کہ صبح کا ستارہ پر آپ تبصرہ کر رہے ہیں۔ آپ سے گزارش ہے کہ اپنی مثبت رائے لکھ کر براہِ کرم روحِ ادب کو دے دیں تا کہ تبصرہ جلد شائع ہو سکے۔ شکر گزار رہوں گا۔ میرے لائق کوئی خدمت ہو تو تحریر فرمائیں۔

نیاز کیش......احتشام اختر

اختر شاہجہاں پوری

1/3/94

لائق صد احترام ڈاکٹر مظفر حنفی صاحب۔ سلام مسنون

امید کہ مزاج بخیر ہوگا۔ عرض یہ ہے کہ میری ایک غزل کے قافیوں پر ایک صاحب نے اعتراض کیا ہے یہ قافیے درست نہیں ہیں۔ آپ کو میں ہندوساتن کے ان گنے چنے لوگوں میں شمار کرتا ہوں جن کی تحریر سند کا درجہ رکھتی ہے۔ آپ اپنی قیمتی رائے سے نوازیں شکر گزار رہوں گا۔ آپ نے روحِ غزل میں صفحہ ۵۱۱ پر نجیب رامش صاحب کی انھیں قافیوں میں غزل شائع کی ہے۔ میری غزل کا مطلع:

عجیب کیا مرا لشکر جو پیش رفت میں ہے
مجھے خبر ہے اذیت جو ہر شکست میں ہے

قافیے: دشت، بازگشت، درخت وغیرہ۔ آپ کی رائے کا شدت سے انتظار رہے گا۔

آپ کا اختر شاہجہاں پوری

……

ایاز جھانسوی

27/4/94

محترم مظفر حنفی صاحب۔ تسلیم

جبلپور میں سرسری ملاقات سے جی نہیں بھرا۔ تب سے اب تک مصروف رہا۔ آپ بھی یقیناً یہاں وہاں بہت مصروف گئے ہوں گے۔ خدا کرے آپ مع الخیر ہوں۔ آمین کبھی کبھی اپنی خیریت سے نوازتے رہا کیجیے۔

ہمیشہ آپ کا اپنا...... ایاز جھانسوی

……

انیس رفیع

19/10/99

محترم حنفی صاحب۔ سلام و نیاز

اکتوبر کا 'آجکل' سامنے ہے۔ غزلیں دونوں تیکھے تیور کی ہیں۔ آپ کا یہ شعر.

پاس آ کر حال پوچھا، آپ کو زحمت ہوئی
لیکن اس کے بعد مجھ کو اور بھی وحشت ہوئی

پڑھ کر وکیل اختر مرحوم کا یہ شعر بری طرح یاد آیا۔ سامنے کارڈ موجود ہے سوچا آپ کو بھی سنا دوں:

یوں تو تنہائی میں گھبرائے بہت
مل کے لوگوں سے بھی پچھتائے بہت

وکیل اختؔر، مضطؔر حیدری، فاروق شفق مرحومین پہلی کھیپ کے اہم شعرا تھے جنھوں نے روایتی اور ترقی پسند شاعری کے خلاف جدید لب و لہجہ اختیار کیا۔ مگر ان حیثیت Converts کی ہے۔ کامل اختر اور خالق عبداللہ دو مختلف دھاروں کے سہی اپنی شاعری کا آغاز انتہائی جدت کے ساتھ کیا۔ خالق عبداللہ Convert ہو گئے ہیں۔ کامل اختر ہنوز تر و تازہ ہیں۔ امید کہ آپ بخیر ہوں گے۔

مخلص...... انیس رفیع

....

22/10/97

محترم ڈاکٹر مظفر حنفی صاحب۔ سلام و نیاز

بیٹے فضیل مظفر کی شادی خانہ آبادی پر دلی مبارکباد قبول فرمائیں۔

ابھی ابھی آپ کا دعوت نامہ موصول ہو۔ کیا کروں۔ ہزاروں میل دور بیٹھا ہوں۔ سوا اس کے کہ اپنی نیک خواہشات کے لیے ڈاک کا سہارا لوں۔ یہ آپ کی محبت ہے کہ آپ نے اس دور افتادہ کو اس پر مسرت موقع پر یاد کیا۔

اب تک شاید آپ دلّی میں ہوں، کلکتہ کب واپسی ہوگی؟ افسوس کہ کلکتہ کے قیام کے دوران آپ سے ملاقات نہ کر سکا۔ گرچہ میں ۳۰ راگست سے ۲۴ رستمبر تک وہاں تھا۔

'بادبان' پر تبصرے کی فرمائش ہے۔ اثبات ونفی والوں کی کوشش کر رہا ہوں، میرا خیال ہے آل احمد سرور کا یا اخی پر تبصرہ کہیں اور بھی شائع ہوا ہے۔ تبصرہ بے حد سرسری ہے۔ سرور صاحب 'بادبان' میں شائع شدہ میرے خط سے کچھ خفا سے ہیں۔ مظہر امام صاحب سے انھوں نے میرے بارے میں پوچھ تاچھ کی ہے۔ اگلی بار علی گڑھ جانا ہوا تو ان کی خدمت میں حاضر ہوں گا۔ وہ بہر حال ہمارے بزرگ ہیں، مگر اسلوب صاحب نے اس بار پھران کی کھنچائی کر دی ہے۔ اس بار تو بات کرنل بشیر حسن زیدی کے درونِ خانہ تک پہنچ گئی ہے۔ ویسے اسلوب صاحب کی بات کچھ لگتی سی ہے۔ .... پھر بھی بات ذاتیات تک نہیں پہنچنی چاہیے تھی۔

''دستک' کا تازہ شمارہ اب تک نہیں ملا ہے۔ حالنکہ میں نے عنبر شمیم صاحب سے کہا تھا کہ وہ ڈاک سے شمارہ بھیج دیں۔ باقی حالات لائق شکر ہیں۔

مخلص...... انیس رفیع

....

انیس دہلوی

27/2/92

غالبؔ کی نذر ملی۔ فوراً تازہ شمارے میں پورے ایک صفحہ پر شائع کر دی ہے اور حکم غالب کی خاطر بھی اور آپ کی خاطر بھی!

کیفی اعظمی کا جشن منانے والی پارٹی کا ابوظبی میں جنگ کے دوران دیوالیہ نکل گیا۔ اسی لیے سارا پروگرام ٹھپ ہو گیا۔

دوسری پارٹی سلیم جعفری کا کام دیکھتا ہوں۔ اس بار جشن قتیل کا مشاعرہ تھا۔ ۱۹۹۳ء میں جگن ناتھ آزاد کا ہے۔ اس بار کلکتہ کے حبیب ہاشمی گئے تھے۔ ۱۹۹۳ء کے لیے

میں اپنے پینل میں ف، س، اعجاز کا نام دیا ہے۔ حتمی فیصلہ خمار صاحب اور سلیم جعفری خود کرتے ہیں، کیفی صاحب پر کتاب اور نمبر شاہد ماہلی ایوان غالب والوں نے 'معیار' میں نکالا ہے۔ میری نظر سے نہیں گزرا۔ ان کو ہی آپ نے کیفی صاحب کا مضمون دیا ہوگا۔ اگر میرے ہاں ہوتا اور چھپتا تو کاپی ضرور پیش کرتا میں ایسی گستاخی نہیں کرسکتا حضور۔ شاہد ماہلی صاحب کو لکھیے 'معیار' ایوان غالب ماتا سندری روڈ۔ نئی دہلی۔ اور حکم؟ والسلام

مخلص۔ انیس دہلوی

……………………

محترم مظفر صاحب۔ سلام مسنون

انشاء اللہ ۱۰ سے ۱۶ جون تک کلکتہ میں رہوں گا۔ اس دوران آپ سے شرف نیاز حاصل کرنا چاہوں گا۔ امید کہ موقع دیں گے۔ رابطہ کے لیے معرفت ''انشاء''، منتقلی۔

نیاز مند......انیس دہلوی

……………………

21/12/95

گرامی قدر جناب مظفر حنفی صاحب۔ سلام و نیاز

خدا کرے بخیر ہوں۔ دو سال قبل آپ کو دبئی لے جانے کا اشارہ کیا تھا۔ انشاء اللہ اب وقت آگیا ہے۔ آپ مئی ۹۶ء میں دبئی مشاعرے میں شریک ہوں گے۔ میری کوششیں جاری ہیں اور یہ آپ پر احسان نہیں ہوگا۔ بلکہ آپ کا حق بنتا ہے، شعر و ادب کی دنیا میں آپ کے کام سے پوری طرح واقف ہوں اور قابل تعظیم سمجھتا ہوں۔

براہِ کرم فوری طور پر Speed Post سے اپنے پاسپورٹ کی دو فوٹو کاپیاں اور ۱۲ تصاویر، دو تین غزلیں اور مختصراً (۸، ۱۰ سطر میں) اپنا سوانحی و ادبی خاکہ برائے 'مجلّہ' بھجوا دیں۔ یہ جملہ مواد اپنے ہمراہ دبئی لے جانا ہے اور فائنل کر کے آنا ہے۔

اس بار جناب ف۔ س۔ اعجاز صاحب میرے ہمراہ دبئی مشاعرے میں تشریف لے جا رہے ہیں، انشاء اللہ واپسی پر 25/1/96 تک آپ کو تفصیلی پروگرام سے آگاہ

کروں گا۔ والسلام نیاز مند۔ انیس دہلوی

……………

احمد زین الدین (کراچی)

کراچی۔ ۲۰۰۰/۶/۹ء

محترم جناب مظفر حنفی صاحب۔ سلام مسنون

بھائی ظفر اقبال ظفر کے ہمراہ آپ کے دولت کدے دہلی میں حاضر ہوا تھا مگر خط لکھنے کا موقع ہی نہیں ملا۔

بھائی نکہت بریلوی اور میں نے ایک سہ ماہی ''روشنائی'' کا اجراء کیا ہے جو حاضر خدمت ہے۔ آپ کی غزل بھی شامل ہے۔ اس کے بارے میں اپنی رائے اور تجاویز سے ضرور نوازیے۔ پہلا پرچہ ہے اور دوسرے کی تیاری میں مصروف ہوں۔ اس کے لیے بھی کوئی تحریر یا مقالہ و غزل ضرور بھیجیے۔ ایک صاحب عابد حسین کلکتہ سے آئے ہیں انھیں کے ہاتھ پرچہ روانہ کر رہا ہوں۔ مگر اندیشہ یہ ہے کہ کہیں آپ گرمی کی چھٹیاں دلی میں نہ گزار رہے ہوں۔ بہرحال پرچہ مل ہی جائے گا۔ نکہت بھائی سلام عرض کرتے ہیں اور صہبا لکھنوی بھی بخیریت ہیں سلام کہتے ہیں۔ زیادہ والسلام ناچیز……احمد زین الدین

……………

21/9/02

محترم جناب مظفر حنفی صاحب۔ سلام مسنون

بہت دنوں سے سوچ رہا تھا کہ آپ کی دعائیں لوں مگر کچھ وہاں کے حالات کچھ میری ادارتی الجھنیں مانع رہیں۔ اب خط لکھ کر چند گزارشات کرنا چاہتا ہوں۔ بھائی پرویز کا اکثر خط آتا ہے پرچہ بھی جا رہا ہے آپ کو مختلف ذریعوں سے برابر ارسال کرتا ہوں پتہ نہیں ملتا ہے یا نہیں۔ اس بار پیکٹ بنا کر مشرف عالم ذوقی کو ارسال کر دیا ہے اور لکھ دیا ہے کہ وہ آپ کو پوسٹ کر دیں یا پہنچا دیں۔ اسی طرح سب کو ارسال کرنے کے لیے ان کو لکھ دیا ہے

یہاں سے اخراجات بہت آتے ہیں جسے میں سہار نہیں سکتا۔ ادبی پرچوں کی مالی مشکلات کا آپ کو بخوبی علم ہوگا۔ کسی صورت سے گاڑی چلا رہا ہوں۔ دعا کیجیے اللہ تعالیٰ حوصلہ اور ہمت دے اور وسائل مہیا ہوتے رہیں۔ اردو والوں کی بے حسی دیدنی ہے۔ کوئی پرسان حال نہیں، خدمات کرنے والوں کو بھی لوگ نظر انداز کیے ہوئے ہیں۔ آپ کی شخصیت میرے لیے بڑے محترم اور اپنی سی ہے۔ یعنی میں آپ کو اپنا سمجھتا ہوں۔ انشاء اللہ آپ پر بھی گوشہ ترتیب دوں گا۔ بس مواد کے سلسلے میں میری مدد کرنی ہوگی۔ آپ پر جن لوگوں نے لکھا ہے ان میں سے انتخاب کر کے آپ مجھے کسی مناسب وقت پر ارسال کر دیجیے۔ یہاں سے بھی لکھوانے کی کوشش کروں گا۔ مگر یہاں لوگ بیحد سست ہیں تعاون نہیں کرتے۔ اس لیے مجبوراً مواد صاحبِ گوشہ سے حاصل کرنا پڑتا ہے۔ تازہ تخلیقات کوائف اور تصاویر وغیرہ ارسال کر دیجیے گا۔ پھر انشاء اللہ کچھ کر سکوں گا۔

اسی ضمن میں عرض ہے کہ اگلا شمارہ نمبر ۱۲ میں اگر مواد مل گیا تو بھائی شمس الرحمٰن فاروقی پر گوشہ ترتیب دینے کا ارادہ ہے۔ آپ سے درخواست ہے کہ ان کے کام کے کسی ایسے پہلو پر ایک مختصر مگر جامع مضمون لکھ دیجیے۔ البتہ اختلافی پہلوؤں سے اجتناب برتیے گا کیوں کہ گوشہ میں خراج تحسین پیش کیا جاتا ہے۔ ان کی شخصیت متنازع رہی ہے مگر اب ان کا کام اور مزاج بہت بدل گیا ہے۔ بڑی مشکل سے تیار کیا ہے ورنہ وہ بالکل تیار نہیں تھے۔ یہ کام اپنا سمجھ کر ضرور کیجیے۔ جنوری میں شمارہ آئے گا البتہ نومبر تک مواد مل جائے تو بہتر ہے۔

''روشنائی'' کے لیے اچھے لوگوں سے لکھنے کی میری طرف سے سفارش کیجیے گا۔ میں شمیم حنفی صاحب کو پرچے ارسال کیے مضمون لکھنے کے لیے کہا مگر انھوں نے کوئی جواب نہیں دیا۔ طنز و مزاح اور انشائیے کی کمی ہے۔ اس طرف بھی توجہ دیجیے گا۔ آپ کے تعلقات سبھی سے ہیں۔ معیاری تخلیقات سے ہی معیار بنتا ہے۔ بھائی پرویز نے آپ کی ہدایت پر چیک ارسال کیا ہے۔ یہ آپ کی محبت کا ثبوت ہے۔ بھائی ظفر اقبال ظفر نے آپ سے ملوایا تھا وہ تاثر اب تک قائم ہے۔ تمام متعلقین کو سلام و دعا عرض ہے۔ جواب کا

منتظر رہوں گا۔ زیادہ سلام۔

ناچیز بھائی......احمد زین الدین

....

3/2/03

محترم جناب مظفر حنفی صاحب۔ سلام مسنون

آپ کا ارسال کردہ خط اور فاروقی صاحب پر مضمون ملا۔ بے حد شکر گزار ہوں۔ تخلیقات بھی موصول ہوئیں۔ تازہ شمارہ حاضر ہے۔ اپنی رائے سے آگاہ کیجیے گا۔

پرویز کی شاعری بھی روشنائی کی زینت بن رہی ہے۔ دعا کیجیے سلسلہ چلتا رہے۔ اب انھیں کے زریعہ پرچہ آپ کو جاتا رہے گا۔ باقی حالات بدستور ہیں۔

ناچیز......احمد زین الدین

....

25/5/05

برادرِ محترم جناب ڈاکٹر مظفر حنفی صاحب۔ سلام مسنون

آپ کا خط اور مضمون مل گیا ہے۔ بے حد شکر گزار ہوں۔ البتہ گوشہ شاید پسند نہیں آیا اس کا افسوس ہے۔ کوشش تو تھی کہ ہر پہلو پر مضامین آجائیں مگر آپ کا کام اس قدر ہمہ جہت، بڑا اور وقیع ہے کہ اس کی سمائی گوشہ میں ممکن نہ تھی۔ شاید یہی کمی رہ گئی ہو۔ اب نوشاد مومن یقیناً اس کمی کو پورا کردیں گے۔ میں اپنی بساط بھر اتنا ہی کچھ کرسکتا تھا۔ بہر حال جو ہو گیا سو ہوگیا۔ کیا کرسکتا ہوں۔ کچھ خیال نہ کیجیے گا۔

کل بھائی پرویز مظفر کا برمنگھم سے فون آیا تھا۔ انکو اور پرچے روانہ کر رہا ہوں۔ آپ کے ذاتی احباب کے لیے ۳۴ پرچے پرویز کی ہدایت پر روانہ کیے ہیں۔ اگر اور ضرورت ہو لکھیے گا۔ آپ نے ایجوکیشنل پبلشنگ ہاؤس پر پرچے رکھوا دیے ہیں۔ ایسا تو آپ کے مشورے سے آئندہ شماروں سے کرنے کا ارادہ تھا۔ بہر حال آئندہ سے ان کے پتے پر کچھ پرچے جتنا وہ طلب کریں گے روانہ کر دیا کروں گا اور باقی دہلی کے مخصوص

احباب کے لیے آپ ہی کی معرفت معین شاداب کو جایا کرے گا۔ جوگندر پال کو ڈاک سے پہلی فرصت میں بھجوا دیا کیجیے گا وہ بڑی محبت کرتے ہیں اور ان کو بڑا انتظار رہتا ہے۔ میرے بہنوئی کا پتہ یہ ہے: خلیق احمد صاحب۔ موضع: نیسارہ، ڈاکخانہ نندگنج، ضلع غازیپور (یو پی)

تمام اخراجات ڈاک وغیرہ کے نکال کر اگر کچھ فروخت یا خریداری کے ذریعے رقم بچ رہے تو اکٹھا ہونے پر کبھی کبھار بھجوا دیجیے گا۔ ہر شمارے کے بعد رقم بھیجنے کی چنداں ضرورت نہیں ہے۔ دو چار شماروں کے بعد ایسا کر لیا جائے گا تو ان کا بھی بھلا ہو جایا کرے گا۔ ایسا ہی میں نے ظفر اقبال اور دیگر لوگوں سے بھی کہہ رکھا ہے۔

حباب بھائی کا خط آیا ہے، بیمار رہتے ہیں مگر محبت اور شفقت وہی پہلی سی ہے۔ میں ان کا احسان مند ہوں ایسے بزرگ اب کہاں ہیں۔ ''شب خون'' کا ضخیم شمارہ آ گیا ہے۔ البتہ بری خبر یہ ہے کہ ان کے بھائی کی بیٹی کا انتقال ہو گیا ہے۔ میں ان کو بھی تعزیت کا خط لکھ رہا ہوں۔ آپ بھی تعزیت کر لیجیے گا۔ راشد بھائی اور حامد بخیریت ہیں ''روشنائی'' دے دیا ہے۔ حامد کے ذریعہ ای میل سے ضروری کوئی بات ہوئی تو کہلوا دوں گا۔ بھابھی کو سلام عرض ہے۔ کشفی شاحب اور بھابھی بلقیس کو سلام پہنچا دیا ہے بہت دعا کہہ رہے ہیں۔ ان دونوں کی کتابیں جا رہی ہیں۔ ان کو رسید اور تاثرات لکھ دیجیے گا اور باقی لوگوں کو جن کے نام کتابوں پر لکھے ہیں بھجوا دیجیے گا انھوں نے کہا ہے۔ اپنا خیال رکھیے گا۔ زیادہ بھاگ دوڑ اب نہ کیجیے۔ موسم یہاں بھی شدید تر ہے۔ سب بچوں کو دعائیں۔

آپ کا بھائی......احمد زین الدین

....

24/6/06

برادر محترم جناب ڈاکٹر مظفر حنفی صاحب۔ سلام مسنون

آپ کا خط کشفی صاحب کے نام مل گیا ہے۔ ان کی کتابیں آپ کو موصول ہو گئی ہیں یہ جان کر اطمینان ہوا۔ بڑے بھیا (کشفی صاحبؒ) اور بھابھی عمرے پر گئے ہوئے تھے۔ کل بتاریخ ۲۵ر جون ۲۰۰۶ء کو واپس آ رہے ہیں تو ان کو خط پہنچا دوں گا۔ ان کی طرف سے رسید

ارسال کر رہا ہوں۔ بھابھی کی کتاب آپ کو پسند آئی یہ جان کر وہ بہت خوش ہوں گی۔ مجھے یاد پڑتا ہے کہ میں نے اس سے قبل آپ کو خط لکھا تھا اور اپنے بہنوئی صاحب جناب خلیق احمد کا پتہ بھی لکھ دیا تھا۔ آپ کا افسانہ صدی نمبر کے لیے مضمون بھی مل گیا ہے۔ شمارہ نمبر ۲۶ تیار ہے بس چند ہفتوں میں انشاء اللہ چھپ جائے گا۔

بھیا۔ جوگندر پال کو پرچہ پوسٹ کروایا تھا یا نہیں ان کو بہت انتظار رہتا ہے۔ ان کا کوئی خط نہیں آیا ہے ورنہ وہ فوراً پوسٹ کارڈ لکھتے ہیں۔ میں نے اس بار صفحہ ۲ پر فیروز اور معین شاداب کا نام دیدیا ہے۔ آپ سے اجازت نہیں لی تھی اس لیے ڈر کے مارے نہیں دیا کہ آپ ناراض نہ ہو جائیں۔ کچھ نام تبدیل کیے ہیں مزید آہستہ آہستہ کچھ اور تبدیلی کروں گا۔ پرچے کے بارے میں تجاویز لکھا کیجیے تا کہ مزید بہتری کی شورت پیدا ہو سکے۔ حامد اور راشد بھائی بخیریت ہیں سلام کہتے ہیں۔ حامد کا ای میل تو برابر جاتا ہوگا۔ گرمی کی شدت یہاں بھی بڑھ گئی ہے اور آپ کے یہاں تو لوگوں کا بُرا حال ہو گیا ہے۔ آپ اپنی صحت کا خیال رکھیے گا۔ بھابھی کو سلام عرض ہے اور تمام بچوں کو دعائیں۔ آج کل اقبال مجید (بھوپال) اور علی احمد فاطمی صاحب آئے ہوئے ہیں۔ انھیں کے ہاتھ چند خطوط روانہ کر رہا ہوں تا کہ جلدی مل جائے۔ تمام پرسان حال کو سلام کہیے گا۔ زیادہ والسلام

ناچیز بھائی......احمد زین الدین

۱۔ (بھای پرویز کا برمنگھم سے فون آیا تھا۔ ان کو ۱۴ پرچے روانہ کر دیے ہیں۔ جواب مل گئے ہوں گے۔)

۲۔ اگر مناسب سمجھیں تو برادر محترم ڈاکٹر قمر رئیس صاحب سے میں نے افسانہ صدی نمبر کے لیے مضمون کی درخواست کی تھی۔ اس کی یاد دہانی بذریعہ فون کرا دیجیے گا۔ شمارہ ۲۷/اکتوبر تا دسمبر ۲۰۰۶ء افسانہ صدری نمبر ہوگا۔ انشاء اللہ۔ تکلیف کی معذرت۔ (زین)

....

5/6/08

برادرِ محترم مظفر حنفی صاحب۔ سلام مسنون

امید ہے کہ آپ بخیریت ہوں گے۔ افسوسناک اور دلدوز خبر یہ ہے کہ ''بڑے بھیا'' سید محمد ابوالخیر کشفی صاحب ۱۵ر مئی بروز جمعرات فالج کے شدید حملہ کے سبب دنیا سے رخصت ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت کرے۔ آمین۔ ہم سب کے لیے یہ صدمہ ناقابلِ برداشت ہے۔ میں ابھی تک اس غم سے نکل نہیں پایا ہوں۔ ہر وقت ان کا چہرہ اور شفقت بھری محبت یاد آتی ہے۔ چند روز پہلے وہ عمرے پر جانے والے تھے سوموار ۱۹ر مئی کو مکہ معظّمہ کے لیے روانگی تھی اور اللہ میاں نے اس سے پہلے ہی اپنے پاس بلا لیا۔ بھابھی کا برا حال ہے۔ وہ عدت میں ہیں اس لیے دلاسا دینے بھی نہیں جا سکتا۔ کیسی بے بسی ہے۔ آپ لوگوں کو برابر یاد کرتے اور پوچھتے کہ کوئی خط آیا۔ عینی نمبر انھیں کے حکم اور خواہش پر (ان کی پہلی برسی اگست میں پڑ رہی ہے) آئندہ شائع کروں گا۔ عمرے سے آکر بھرپور مضمون عینی پر لکھنے کا وعدہ کیا تھا۔ اس بار اداریہ بھی انھیں سے لکھنے کے لیے کہا تھا اور وہ بخوشی تیار تھے۔ ذرا سوچیے ایسا بھائی اور ایسا محبت کرنے والا بزرگ اب کیسے نصیب ہوگا۔ میں تو اس قدر ٹوٹ گیا ہوں کہ اب کچھ کرنے کو جی نہیں چاہتا۔ بھیا کیا گئے کہ میرا حوصلہ اور ہمت بھی چلی گئی۔ میں نے انھیں ادب کی طرف دوبارہ مائل کیا تھا جس کا وہ اکثر ذکر کرتے۔ ورنہ وہ تو دینی اور مذہبی کتابوں کی تصنیف میں منہمک رہتے۔ ''اخلاق محمدؐ'' ان کی اگلی کتاب بھی تیار ہو گئی ہے۔ مضامین کا مجموعہ بھی جس کا نام انھوں نے تجویز کر کے مجھے بتایا کہ کیسا رہے گا۔ یعنی ''نقش ہائے رنگ رنگ''۔ میں نے کہا بہت اچھا ہے تو خوش ہوئے اور سرورق بنوانے کی خواہش ظاہر کی۔ یہ ساری باتیں آپ کو لکھ رہا ہوں کہ ہم دونوں ان کی شفقتوں سے سرشار تھے۔ بس اب آپ رہ گئے ہیں جن کو میں بہت اپنا سمجھتا ہوں۔ بھائی کی طرح محبت کرنے والا انسان۔ خدا آپ کو سدا سلامت رکھے۔ آمین۔

پرویز کا خط آیا تھا۔ آپ لوگوں کی خیریت مل جاتی ہے تو اطمینان ہوتا ہے۔ میں بھیا کو انڈیا کے لیے آمادہ کر لیا تھا۔ پچھلے سال تو نہ جا سکے اور کچھ عرصہ پہلے ان کی چھوٹی خالہ جو ماں کی طرح محبت کرتی تھیں فتحپور میں انتقال کر گئیں۔ بہت دکھ ہوا تھا۔ اس سال بھی تیار کر رہا تھا مگر اللہ تعالیٰ کو شاید سب لوگوں سے ملانا منظور نہ تھا۔ آنکھیں ڈبڈبا گئی ہیں۔ اس سے

زیادہ نہیں لکھ پا رہا ہوں۔ یادوں کا انبار لگا ہوا ہے۔ میرے لیے وہ ہمیشہ زندہ رہیں گے۔ عمرے کے دوران خانہ کعبہ میں چند احباب میں، میں بھی شامل ہوتا جس کے لیے وہ ہر روز نماز کے بعد دعا کرتے اور مجھے بتاتے۔ اتنی محبت اور سعادت کس کو نصیب ہوگی۔ اللہ تعالیٰ ان کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا کرے۔ آمین

باقی حالت بدستور ہیں۔ اگلا شمارہ عینی نمبر ہوگا جس میں آپ کا مضمون شامل ہے۔

بھابھی کو سلام عرض ہے، بچوں کو دعائیں۔ فیروز سلمہٗ کا دل سے شکر گزار ہوں کہ وہ دہلی کے پرچے لوگوں کو بھجوا دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انھیں خوش رکھے اور ترقی دے۔ آمین

زیادہ والسلام

ناچیز بھائی......احمد زین الدین

....

26/8/08

برادر محترم جناب مظفر حنفی صاحب۔ سلام مسنون

آپ کا خط ملا تھا میں نے کشفی صاحب کی اہلیہ کو آپ کی تعزیت پہنچا دی ہے۔ انھوں نے دعا کہا ہے آج کل عدت میں ہیں اس لیے زیادہ بات نہ ہو سکی۔

جناب معین شاداب کا خط (دو عدد) آیا ہے، گلہ کیا ہے کہ آپ مجھے نمائندہ بنا گئے مگر ایک پرچے کے علاوہ اور پرچے لوگوں کو پہنچانے کے لیے نہیں ارسال کیے وغیرہ وغیرہ۔ ''جو ہم لوگوں کی عادت ہے۔'' انکو جواب لکھ دیا ہے۔ براہ کرم ان تک بھجوا دیجیے گا۔ ان کا نام بھی نکال رہا ہوں جس کا اظہار انھوں نے خود کیا ہے۔ صرف فیروز کا رہے گا وہ یہ کام کر رہے ہیں، میں ان کو دعائیں دیتا ہوں۔ اب اعزازی پرچوں کا سلسلہ بھی کم کر دیا ہے۔ تین چار پرچے ہوتے ہیں جو آسانی سے اور بروقت لوگوں کو ارسال کیے جا رہے ہیں۔ جس کی رسید بھی مجھے مل رہی ہے۔ صرف مظہر امام صاحب ایسے بزرگ ہیں جو پرچہ نہ ملنے کا گلہ سب سے کرتے تھے مگر اب پرچہ ملنے کا ذکر (رسید) مجھ سے بھی بذریعہ خط نہیں کرتے۔ یہ بھی ان کی محبت کا ایک انداز ہے۔ بہر حال اللہ تعالیٰ انھیں

تندرست رکھے۔ آمین۔

بھائی راشد کاظمی سے فون پر بات ہوتی رہتی ہے، میں نے تعزیت کر دی ہے، بیحد افسوس ہوا۔ اللہ تعالیٰ مرحومین کو غریق رحمت کرے۔ آمین

عینی نمبر پر کچھ ضرور لکھ دیجیے گا۔ یہ مشکل کام تھا جو اللہ تعالیٰ نے کروا دیا ہے۔ اس کی اطلاع انڈیا کے اخبارات اور رسائل میں تبصرے کی شکل میں اپنے دوستوں سے ضرور کروا دیجیے گا۔ پاکستان میں اتنا ضخیم کام ان پر اب تک نہیں ہوا ہے۔ غیر مطبوعہ مضامین کافی مل گئے ہیں جس کا اندازہ پرچہ سے ہو جائے گا۔ بھابھی کو سلام عرض ہے بچوں کو دعائیں۔ فیروز کو بہت ساری دعائیں، اللہ تعالیٰ ان کو ترقی دے اور زندگی میں کامیابی عطا کرے۔ آمین۔ زیادہ والسلام

ناچیز بھائی......احمد زین الدین

....

کراچی

مظفر بھائی۔ سلام مسنون۔ میں بخیریت ہوں۔ اہلیہ کے دل کا معاملہ (انجائنا کا) درست ہو گیا ہے اور ٹھیک ہیں۔ ''روشنائی'' پابندی سے جا رہا ہے، مگر آپ کی شاعری نہیں آ رہی ہے۔ تازہ کلام اور مضامین ارسال کیجیے گا۔

میں ڈاک خرچ کی وجہ سے انڈیا میں محدود تعداد میں پرچہ بھیجنا شروع کیا ہے۔ جن کو ملتا ہے وہ نہ خط لکھتے، نہ فون پر رسید دیتے ہیں۔ بڑا دکھ ہوتا ہے۔ میں انڈیا کے پرچوں کی فروخت کی رقم اپنی غریب بھاجی اور بھانجوں کو منی آرڈر کروا دیتا ہوں تا کہ اللہ تعالیٰ ان کی پریشانیوں کو بھی دور کرے۔ مگر یہ باتیں سب کی سمجھ میں نہیں آتی ہیں۔ حباب ہاشمی بھائی، فاروقی صاحب اور چند دیگر بزرگ احباب عید سے قبل کچھ رقم منی آرڈر کر دیتے ہیں جس سے ان کی مدد ہو جاتی ہے۔

بہر حال دعا کیجیے کہ اللہ تعالیٰ مجھے صحت کاملہ عطا کرے۔ آمین۔

آپ سے درخواست ہے کہ خط کے ذریعے پرچے کے بارے میں اپنی رائے ای

میل سے بھجوا دیا کریں تو احسان مند ہوں اور اصلاح کی گنجائش نکل آئے گی۔ اللہ کرے بھابھی جلد صحت یاب ہو جائیں۔ سب کو سلام عرض ہے اور دعائیں بھی۔ فقط

ناچیز......احمد زین الدین

....

کراچی/31/3/2010

برادرِ محترم جناب مظفر حنفی۔ سلام مسنون

آج ہی آپ کے مضامین تازہ کا مجموعہ موصول ہوا۔ عزیزی فیروز مظفر نے بڑی محبت سے چچا کے لیے ارسال کیا ہے ان کے لیے بے شمار دعائیں اور آپ کی عنایت اور چھوٹے بھائی کے لیے تحفۂ خلوص کا شکر گزار ہوں۔ میرے مضامین پر آپ نے جو تحریر رقم کی ہے اسے بھی شامل دیکھ کر بڑی مسرت ہوئی۔ بھائی ہو تو ایسا۔ ہم ''پوربی خلوص'' کے لوگ کتنی محبت کرتے ہیں اس کا اندازہ دوسروں کو شاید ہی ہو۔

احمد محفوظ ''امن کی آشا'' کے وفد کے ساتھ آئے ہوئے ہیں۔ آج صبا اکرام نے انھیں اپنے دوستوں سے ملوانے کے لیے شام کو گھر پر مدعو کیا ہے۔ ان کے ہاتھ یہ خط روانہ کر رہا ہوں کہ رسید فوراً مل جائے۔ غیر ملکی دورہ یقیناً بہت کامیاب اور خوشگوار رہا ہوگا۔ مجھے خوشی ہوتی ہے کہ بیٹے پرویز مظفر آپ دونوں (بھابھی اور آپ) کو سیر کرا دیتے ہیں۔ یہ تبدیلی صحت کے لیے بھی ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو عمرِ خضر عطا کرے۔ آمین۔

میں نے ویزا کی درخوسات دی تھی مگر وہ نا منظور ہوگئی۔ ملنے کو بڑا جی چاہتا ہے مگر اس حصار کو کیسے توڑا جائے۔ پھر کوشش کروں گا۔ دعا کیجیے ایک بار ہی سہی ملاقات ہو جائے۔ فیروز بیٹے روشنائی سب کو ارسال کر دیتے ہیں اس کا شکریہ کیا ادا کروں کہ میں بھی انھیں اپنا بیٹا ہی سمجھتا ہوں البتہ ان کا ''آبھاری'' ہوں۔ بھابھی جان کو دعائیں، بیٹی اور تمام بہوؤں کو دعائیں وربچوں کو پیار۔ اپنا خیال رکھیے گا۔ آپ ہمارا سرمایہ ہیں۔ زیادہ والسلام

ناچیز بھائی......احمد زین الدین

انتظار نعیم

8/9/2002

مکرمی و محترمی ڈاکٹر صاحب۔ سلام مسنون! خدا کرے آپ بخیر ہوں۔ ایک غزل تازہ پیش رفت میں شامل رہے گی۔ دوسری غزل بھی ''چلا آئے گا'' موصول ہوئی۔ بہت شکریہ۔ امید ہے کبھی نثری تخلیق سے بھی پیش رفت کو نوازیں گے۔

انشاء اللہ کسی دن حاضر ہونے کی کوشش کروں گا۔ والسلام

انتظار نعیم

....

4/1/2003

محترمی ڈاکٹر صاحب۔ سلام مسنون

جنوری کے پیش رفت میں آپ کی غزل شامل ہے۔ اسی طرح آپ کی تخلیقات رسالہ کو زینت بخشتی رہیں تو خوشی ہوگی۔ خدا کرے آپ بخیر ہوں۔ والسلام

انتظار نعیم

....

اختر الاسلام

21/10/2000

محترم مظفر حنفی صاحب

ڈاکٹر محبوب راہی صاحب نے آپ پر ایک فاضلانہ مضمون رقم کیا تھا جسے میرٹھ میلہ اخبار میں شائع کیا گیا۔ آپ کا پتہ معلوم نہ ہونے پر آپ کے نام اخبار جناب مظہر امام صاحب کی معرفت آپ کو بھجوایا گیا تھا۔ ڈاکٹر محبوب راہی آپ سے ملنے ۹/ اکتوبر کو دلی آرہے تھے۔ انھیں اپنا سفر ملتوی کرنا پڑا۔ اب انھوں نے مجھے آپ کا پتہ دیا ہے جس پر مجھے

اخبار کی ایک کاپی بھیج کر آگے اخبار کی ترسیل جاری رکھنے کی محبوب صاحب نے ہدایت دی ہے۔ یہ خط صرف اس غرض سے تحریر کیا گیا ہے کہ اجنبی ماحول میں میں اپنے لیے نرم گوشہ حاصل کر سکوں اور یہ تعین ہو جائے کہ میرا خط آپ تک پہنچ گیا۔ براہِ کرم جواب سے فوری طور پر مطلع اور باخبر کریں۔ محبوب صاحب نے آپ کی شخصیت اور فن پر جو خصوصی طور پر تبصرہ کیا ہے اس نے آپ سے ملنے اور آپ کا مطالعہ کرنے کا بے پناہ جذبہ پیدا کر دیا ہے۔

والسلام

طالب خیر

سید اختر الاسلام

……………

انوار رضوی

مکرمی مظفر صاحب۔ آداب و نیاز

آپ نے لکھا تھا کہ غالب سمینار میں مجھ کو بلائیں گے۔ میں انتظار ہی کرتا رہ گیا۔ اصل یہ ہے کہ میں اکا دُکا سمینار اٹینڈ کرنا چاہتا ہوں۔ ابھی جنوری میں کانپور یونیورسٹی نے مجھ کو ڈاکٹر شپ تفویض کیا ہے۔ موضوع تھا 'تدوین مراثی' یہ خلیق پروفیسر جعفر رضا (الٰہ آباد) سپروائزر تھے۔ موضوع سے قطع نظر مقالہ حیات اور کارنامے ہی ہو گیا بشمول تدوینِ مراثی۔

وضاحتی کتابیات پروڈکشن میں ہے۔ اس کی ادائیگی پرنٹ ہونے کے بعد ہوگی اس سے ادائیگی کا حساب بآسانی لگ جائے گا۔ اس پر آپ کام برابر جاری رکھیں۔ معاونت کے مسئلہ کا حل بھی بتایا جائے گا۔

جو کارڈ غائب ہے اس کا نمبر وغیرہ آپ کے بیٹے کو بتایا ہے وہ شاید آپ کو رجوع کریں گے۔ بہر حال وہ کمپوزنگ میں ایڈجسٹ ہو جائے گا۔

آپ کی غزلیں پڑھتے رہتے ہیں اور محظوظ ہوتے ہیں۔ میں نے اپنی کتاب شرت

چندر تو آپ پیش کی ہوگی نہیں تو بتائیے گا بذریعہ پوسٹ بھیج دوں گا۔

اور کوئی خاص بات نہیں۔ کارِ لائقہ سے یاد فرمائیں۔ باقی باقی۔ والسلام

انوار رضوی

....

اندر سروپ سری واستوا

جناب مظفر حنفی صاحب۔ آداب

لفافہ موصول ہوا۔ مجھے سخت افسوس ہے کہ آپ کو کسی نامعلوم اردو دشمن کی دلخراش تحریر سے سابقہ ہوا۔ غور کرنے سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ چونکہ میں نے انگریزی میں دستخط کیے تھے اس لیے ڈاکخانہ کے کسی متعصب آدمی نے مجھے غیر مسلم جان کر مجھ پر اردو نوازی کا الزام لگاتے ہوئے لعن طعن کی ہے۔ آپ کی اطلاع کے لیے عرض کر دیا ہے کہ میں میں بذاتِ خود پوسٹ آفس کو تین کتابیں (.U.P.C) سپرد کی تھیں۔ رسید میرے پاس محفوظ ہے۔ اگر یہاں کے پوسٹ آفس کے کسی فرد کی حرکت ہوتی تو وہ تینوں کتابوں پر تعصب اور کمینے پن کا اظہار کرتا۔ باقی کتابوں کی رسیدیں آ چکی ہیں اور متعلقہ حضرات کی تحریر سے واضح نہیں ہوتا کہ ان کی جلدوں میں بھی ایسی ہی نازیبا حرکت کی گئی ہوگی۔ بہر حال کسی کی بھی حرکت ہو اور کسی بھی جگہ سرزد ہوئی ہو قابلِ مذمت ہے۔ آپ کو یہ باور کرا دوں کہ میرے اور مقامی پوسٹ آفس کے درمیان کوئی دوسرا شخص حائل نہیں ہوا۔ آپ نے تحریر فرمایا ہے کہ فتح پور والے ہیں بہت دلچسپ حسنِ اتفاق ہے۔ آپ کا وطنِ مالوف بھی فتح پور ہے اور آپ یہاں کے لوگوں سے اچھی طرح واقف ہیں اس لیے فتح پور والوں کے متعلق آپ کا خیال درست ہوگا۔ یہ ضرور ہے کہ 'شاخِ لرزیدہ' کے متعلق آپ کی مکمل خاموشی نے مجھے دل گرفتہ کیا۔ امید کرتا ہوں کہ آپ اپنی مؤقر رائے سے مجھ کو ضرور نوازیں گے۔ امید ہے کہ مزاج بخیر ہوگا۔

نیاز مند......اندر سروپ سری واستوا

....

ایوب واقف

4/10/94

محترمی! التسلیم

امید کہ مزاجِ گرامی مع الخیر ہوگا۔ پہلی بار آپ کی خدمت میں خط لکھنے کی مسرت حاصل کر رہا ہوں۔ ویسے آپ کی قدآور ادبی شخصیت سے نہ صرف پوری طرح واقف ہوں بلکہ قائل بھی ہوں۔ میں اپنی سب کتابیں آپ کی خدمت میں ارسال کرنا چاہتا ہوں لیکن اس سے قبل آپ کا صحیح پتہ حاصل کرنا ضروری ہے خدا کرے یہ خط آپ کو مل جائے۔

دوسری بات یہ کہ میں جناب علی سردار جعفری کے خطوط ترتیب دے رہا ہوں۔ آپ کے پاس تو ان کے کافی خطوط ہوں گے۔ اگر ان خطوط کی زیروکس روانہ کر دیں تو بڑی نوازش ہوگی۔

نیاز مند...... محمد ایوب واقف

....

ابرار کرتپوری

محترم پروفیسر صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مزاجِ گرامی!

مدتیں ہوگئیں جناب والا سے نیاز حاصل نہیں ہوا۔ حالانکہ آپ کی تشریف آوری دہلی میں ہوئی۔ اب جناب معصوم شرقی صاحب تشریف لائے ہیں۔ ان کے آنے پر آپ کی یاد تازہ ہوئی۔ معصوم صاحب آپ کے معتقد ہیں اور آپ کی جن الفاظ میں تعریف کر رہے تھے یقیناً آپ کی شخصیت اس کی مستحق ہے۔ انھیں کی زبانی یونیورسٹی کے شعبۂ اردو کے نصابات پر معیاری اصلاحی تبدیلی وغیرہ کا علم ہوا۔

میں نے موقع غنیمت جانا کہ اپنی تین کتب: ۱۔ ''خالق ذوالجلال'' منظومات حمد، ۲۔ ''مدحت'' نعتیہ کلام، ۳۔ ''ورفعنا لک ذکرک'' نعتیہ کلام ارسال خدمت ہیں۔ ایک مجموعہ ''شہر علم'' نعتیہ کلام کتابت ہو چکا ہے۔ دعا کا طالب ہوں۔ انشاء اللہ جلد شائع ہوگا۔ شائع ہونے پر خدمت میں حاضر کرنے کی سعادت حاصل کروں گا۔

امید ہے کہ مزاجِ گرامی بخیر ہوں گے۔ واجد سحری صاحب سلام کہتے ہیں۔ ان کی کتاب ''شہنشہِ کونین'' جس میں ہندو پاک کے شعراء کی نعوت شامل ہیں۔ کتابت کے مراحل طے کر چکی ہے، اس کتاب میں تقریباً تین سو نعتیں ہوں گی۔ والسلام

احقر...... ابرار کرت پوری

……………

اسحاق ساجد

2/12/93

نہایت قابلِ احترام مظفر حنفی صاحب۔ آداب وسلام!

امید ہے بخیریت ہوں گے۔ آپ کی صحت وسلامتی اور بہتری کے لیے دعا گو ہوں۔ انشاء اللہ میرا دوسرا شعری مجموعہ (جو کہ گیتوں پر مشتمل ہوگا) ''گیت میرے میت'' اگلے سال کے شروع میں منظرِ عام پر آجائے گا جس کے لیے آپ کی خدمت میں اپنے کچھ گیت ارسال ہیں۔ میری پہلی کتاب ''جمالِ دوست' میں دس گیت شامل ہیں وہ بھی اس میں شامل کرنے کا ارادہ ہے۔ یہ گیت اور پہلے والے سامنے رکھتے ہوئے آپ سے درخواست ہے کہ آپ میری آنے والی کتاب پر ایک مضمون گیتوں کے حوالے سے لکھیں۔ میری شدید خواہش ہے کہ آپ کا نام میری کتاب میں شامل ہو۔ آپ چاہیں تو پیشِ لفظ، مقدمہ، مضمون یا پھر فلیپ جو آپ چاہیں۔ مجھے امید ہے مجھ ناچیز کی خواہش پوری کریں گے اور ازراہِ شفقت کچھ نہ کچھ ضرور خواہ تھوڑا سہی ضرور لکھ کر ارسال فرمائیں گے۔ میں آپ کا ہمیشہ احسان مند رہوں گا۔

''سمندر'' کا اگلا شمارہ سالنامہ ہوگا آپ کو پہنچ جائے گا۔ پہلے کی طرح جرمن میں اگلے سال ایک انٹرنیشنل مشاعرہ کا پروگرام بھی ہے۔ جون، جولائی میں چھٹیوں میں سوچا ہے اگر آپ ان مہینوں میں فارغ ہوں تو ضرور بتائیں تاکہ آپ کی خدمت میں بروقت دعوت نامہ ارسال کیا جاسکے۔ باقی تفصیل اس بارے میں آپ کی طرف سے اطلاع ملنے پر عرض کردوں گا۔ مشاعرہ کے بارے میں ایک بار آپ سے فون پر بات ہوئی تھی۔

میں امید کرتا ہوں کہ آپ ضرور ہماری دعوت کو قبول فرمائیں گے۔ جواب کا منتظر رہوں گا۔ والسلام

مخلص......اسحاق ساجد (جرمنی)

……

احمد کلیم فیض آبادی

31/3/92

محترمی مظفر صاحب۔ سلام مسنون

بھساول کے ایک ایسے ہی کل ہند مشاعرے کی دعوت دینے ہم لوگ حاضر ہوئے تھے۔ جامعہ کی اس ملاقات کو (چھ سال قبل کی) آپ تو بھول گئے ہوں گے، لیکن آپ کے ساتھ گزرے وہ چند لمحے اب تک یاد ہیں اور شاید کبھی فراموش نہ کیے جائیں گے۔

اس سے تقریباً چار سال قبل آپ نے بھساول کے مشاعرے کی دعوت قبول کیا تھا لیکن یونیورسٹی کیمپس میں طلبا کے ہڑتال کی وجہ سے پیشگی بھیجی گئی -/200 روپے کی منی آرڈر آپ نے واپس کردی تھی۔

اب ۹/ مئی ۹۲ء کا مشاعرہ ہونا ہے جو صرف مشاعرہ نہیں، بلڈنگ فنڈ کے لیے امدادی پروگرام ہے۔ اگر آپ چاہیں تو گزشتہ عدم شرکت کا ازالہ کیا جاسکتا ہے۔ زادِ راہ -/1500 روپے کی ادائیگی میں دل کی گہرائیوں بھی شامل ہوں گی۔ اللہ کرے آپ

بعافیت ہوں۔

خلوص کار۔ احمد کلیم فیض

……………………

اطہر عزیز

۲۷/ مارچ ۲۰۰۷ء

برادرِ محترم مظفر حنفی۔ تسلیم و وفا

''مژگاں'' کا خصوصی شمارہ ''مظفر حنفی فن اور فنکار'' دستیاب ہوا۔ اس عنایتِ خاص کے لیے سراپا سپاس ہوں۔ ابھی سرسری طور پر دیکھ پایا ہوں۔ قلم کار احباب کی فہرست پر نظر پڑی تو اپنی محرومیت کا اندازہ ہوا کہ کاش اس محفل میں خاکسار بھی شرک ہو پاتا۔ دل کوئی کہانیاں یادسی آ کے رہ گئیں۔ انشاء اللہ اس پر تفصیل سے لکھوں گا۔ ہو سکے تو ایک کاپی محمد حسین پرکار صاحب (مدیر ہندوستانی زبان بمبئی) کو بھجوا دیں۔ پروفیسر ردولوی صاحب کو یہ شمارہ دے دیا گیا ہے۔ امید کہ بخیر ہوں گے۔

اطہر عزیز……

………………

ابراہیم اشکؔ

بمبئی/ 9/4/93

محترم مظفر حنفی صاحب۔ آداب و خلوص

کافی عرصے سے سوچ رہا تھا کہ آپ کو خط لکھوں لیکن بات آج سے کل پر ٹلتی رہی۔ کچھ دن ہوئے اسمٰعیل مرچنٹ کی فلم کی شوٹنگ کے دوران ایک ماہ بھوپال رہنا پڑا۔ وہاں کسی نے بتایا کہ آپ نے کوئی کتاب مرتب کی ہے جس میں خاکسار کی غزلیں بھی شامل ہیں۔ نوازش ہے آپ کی۔ لیکن اب تک کتاب کے دیدار نہیں ہوئے۔ آپ اگر عنایت کر

سکیں تو بڑی مہربانی ہوگی ورنہ کتاب کا نام اور جہاں سے حاصل کرسکوں وہ جگہ بتا دیجیے۔ ان دنوں آپ کی تخلیقات بڑی کثرت سے شائع ہو رہی ہیں۔ خوب کہہ رہے ہیں۔ اس وقت جبکہ آپ کے تمام ہم عصر ماند پڑ چکے ہیں آپ دونی آب و تاب سے چمک رہے ہیں۔ آپ کو پڑھ کر کچھ کہنے کا جوش پیدا ہو جاتا ہے تو کچھ اشعار ہو جاتے ہیں اور بس۔ بمبئی اور کلکتہ میں آپ اور ہم دھماکوں کے درمیان جی رہے ہیں اللہ خیر کرے۔ کچھ اپنی سنائیے۔ کیسے ہیں؟ کلکتہ میں کیسی گزر رہی ہے؟ مجھے تو اب تک بٹلہ ہاؤس کی ملاقاتیں یاد ہیں۔ ہو سکتا ہے آپ کو بھی یاد ہوں۔ احباب کو واجبات۔ خدا حافظ

فقط...... ابراہیم اشکؔ

……

اصغر ویلوری

چینئی/ 3/9/07

محترم مظفر حنفی صاحب۔ السلام علیکم

امید کہ آپ بخیریت ہوں گے۔ ۲۶/ اگست کی شام ہمیشہ یاد رہے گی۔ آپ سے مل کر انتہائی خوشی ہوئی۔ اپنی مصروفیت کے باوجود آپ نے ہمارے ساتھ کافی وقت بتایا۔ ویسے کچھ خاص لوگوں سے ملنے کا ارادہ کے لیے آیا تھا۔ لیکن آپ کی ملاقات کے بعد اور آپنے کتابوں کی اشاعت اور فروخت کے متعلق جو معلومات فراہم کیں پھر دوسروں سے ملنے کی ضرورت نہ رہی۔

آپ کی کتاب دوران سفر میں میری ساتھی رہی۔ نئی نئی بحروں میں آپ نے خوب تجربے اور کامیاب تجربے کیے ہیں۔ آپ کے کلام سے کافی محظوظ ہوا۔ آپ نے اور کتابیں آپ کے پبلشر سے کہہ کر روانہ کرنے کا وعدہ کیا تھا۔ مجھے ان کا انتظار رہے گا۔

ویسے میری دو تین کتابیں زیر ترتیب ہیں۔ آپ میری کتابوں کی روشنی میں اپنے تاثرات کچھ جملوں ہی میں سہی ضرور بھیجئے تا کہ انھیں شامل کرسکون۔ مضمون کے ساتھ آپ

کی کوئی P.P. سائز کی تصویر اگر ہے تو بھیجنا نہ بھولیے۔ مجھے آپ کے زرین مشوروں سے بھی نوازتے رہیے تا کہ میری خاطر خواہ پذیرائی ہو سکے۔

آپ کے ساتھ لی ہوئی دو تصویریں روانہ کر رہا ہوں جو میرے البم کی بھی زینت ہیں۔ تصویریں ملنے کے بعد ضرور ایک خط سے اطلاع دیجیے۔ آپ کے فرزند کو میرا اسلام۔ آپ کے جواب کا منتظر۔

آپ کا بھائی......اصغر ویلوری

....

۲۲ر نومبر ۲۰۰۷ء

محترم مظفر حنفی صاحب۔ سلام مسنون

امید کہ آپ مع اہل و عیال بخیریت ہوں گے۔ آپ کا شعری مجموعہ ''آگ مصروف ہے'' میری میز کی ہمیشہ زینت بنا ہوا ہے۔ اس کا ہر شعر دل کو موہ لیتا ہے۔ اس کی رباعیات سے متاثر ہو کر میں نے بھی کئی رباعیاں کہہ دیں۔

میری غزلیہ شاعری پر بہت اچھے اور معیاری مضامین جمع ہو گئے ہیں۔ جیسا میں نے آپ کو لکھا ہے کتاب کا نام ہوگا ''اصغر ویلوری کی غزلیہ شاعری'' اب تک ۹ر مضامین آ چکے ہیں۔ ابھی ۳ یا ۴ کی توقع ہے۔ کتاب تقریباً ۱۲۸ صفحوں کی ہوگی یا اس سے کچھ زیادہ ہی ضخیم ہوگی۔ مجھے آپ کی مصروفیت کا احساس ہے اور میں آپ کی قد آور شخصیت اور خلوص کا بھی قائل ہوں۔ میرے لیے آپ کے ساتھ تقریباً چھ گھنٹے جو گزرے وہ ہمیشہ یاد رہیں گے۔ جیسے میں نے آپ سے درخواست کی تھی آپ میرے لیے کچھ وقت نکال سکیں تو ایک جامع مضمون میری غزلیہ شاعری کی روشنی میں لکھ کر میری اس کتاب میں شامل ہو جائیں تو مجھے انتہائی خوشی ہوگی۔ خدانخواستہ آپ اتنا وقت نہ نکال سکیں تو کم از کم میری کتاب ''رقصِ قلم'' پر اپنے زریں تاثرات ہی لکھ دیجیے۔ جس کو میں اپنی کتاب کی زینت بنا لوں گا۔ ایک رسالہ میرا گوشہ بھی نکالنا چاہتا ہے۔ آپ کے یہ تاثرات اس میں شامل رہیں گے۔ مجھے یقین ہے کہ آپ اپنی اولین فرصت میں کچھ جملے لکھ کر عزت

بخشیں گے۔ DTP کا کام شروع ہو چکا ہے۔ گھر پر سب کو سلام اور دعائیں۔

آپ کے جواب کا منتظر......اصغر ویلوری

....

احمد امام بالا پوری

۲۷/جولائی ۲۰۰۷ء

گرامی قدر، حنفی صاحب

سلامِ نیاز۔ امید ہے مزاج گرامی نغمہ بار ہوں گے۔

تازہ ‘فنون’’ میں آپ کی غزل نے بہت متاثر کیا۔ مئی کے شمارے میں آپ کی غزل کے مطلع پر حلقۂ احباب میں بڑی دیر تک گفتگو ہوئی۔ اس سلسلے میں آپ سے کچھ پوچھنے کی ہمت اس لیے نہیں ہوئی کہ آپ کے تیز اور دھاردار لہجے کے سامنے اچھے اچھوں کی سانس رک جاتی ہے پھر میں کیا تھا اور میری بساط کیا۔

ہوا یہ کہ ان دنوں محترم ڈاکٹر راہیؔ صاحب سے ملاقات ہوگئی۔ میں نے اپنی کم علمی کو بھول کر یہ کہہ دیا کہ طباعت کی گڑبڑ نظر آرہی ہے شاید شعر اس طرح ہوگا:

مزاج باد بس اک بادباں سمجھتا ہے
مری اڑان کا رُخ آسماں سمجھتا ہے

لیکن حضرت راہی آپ کے مطلع سے واقف تھے فوراً صحیح مطلع سنادیا کہ:

مزاج باد بس ایک بادباں سمجھتا ہے
مری اڑان کا رُخ آسماں سمجھتا ہے

میں نے ہمیشہ اپنی کم علمی کا اعتراف کیا ہے اور شاید کرتا بھی رہوں گا کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ مٹھی بھر غزلیں اور چند نظمیں (وہ بھی بچوں کی) کہہ لینے سے میرے جیسا آدمی سخنوری کا سبق یاد تو کجا ٹھیک سے پڑھنے کا بھی دعویٰ نہیں کرسکتا۔ خیر! جو کچھ لکھ رہا ہوں وہ آپ کی نگاہوں سے گزر ہی رہا ہے۔ یہ سب کیسا ہے؟ اس کا فیصلہ آپ جیسے لوگ ہی کر

سکیں گے۔ خدا کرے آپ ہمیشہ مع الخیر رہیں۔

محبت کا طالب...... احمد امام بالا پوری

....

آفاق فاخری (ڈاکٹر)

8/8/93

محترم المقام ڈاکٹر مظفر حنفی صاحب۔ السلام علیکم

امید کہ مزاج گرامی بخیر ہوگا۔

آپ کی شخصیت اردو دنیا کے لیے محتاجِ تعارف نہیں ہے۔ رسائل و جرائد کے حوالے سے آپ کی شعری و نثری تخلیقات سے کسبِ فیض کے مواقع اکثر و بیشتر ملتے رہتے ہیں۔ ایک سال سے زائد ہو گیا۔ گجرات اردو بورڈ احمد آباد کے مشاعرہ میں آپ سے شرف ملاقات میسر آیا تھا۔ اس ملاقات کے نقوش آج بھی ذہن و دل پر روشن ہیں۔

میرا تحقیقی مقالہ ''فکر اقبال کے سرچشمے'' شائع ہو کر منظر عام پر آ گیا ہے۔ اس کتاب پر اتر پردیش اردو اکیڈمی نے مالی امداد منظور کی ہے، تقریباً سات ماہ ہو گئے مگر ابھی تک منظور شدہ رقم نہیں ملی۔ اپنی کتاب آپ کی خدمت اقدس میں ارسال کر رہا ہوں براہ کرم اپنے تاثرات قلمبند فرما کر ارسال فرمائیں تا کہ بطور یادگار محفوظ رکھ سکوں۔ میرے سامنے کتاب کی نکاسی کا مسئلہ در پیش ہے۔ آپ اقبال چیئر جیسے اہم منصب پر رائز ہیں۔ چند جلدیں فروخت ہو جائیں تو کرم ہوگا۔

علاوہ ازیں بنگال اردو اکیڈمی سے اگر کتاب پر کچھ انعام مل جائے تو سمجھوں گا کہ بار کم ہوا۔ بنگال اردو اکیدمی کتاب کی نکاسی کے لیے کیا تعاون دے سکتی ہے۔ اس سلسلے میں آپ کی ہدایت و رہنمائی کی ضرورت ہے۔ آپ کے اختیارات و اثرات سے کافی امیدیں وابستہ ہیں۔ کتاب کی نکاسی اور انعام کے لیے مجھے آپ کے تعاون کی ضرورت ہے۔ آپ

کے گرامی نامہ کا انتظار ہے۔ ممنون ہوں گا۔

نیازمند......آفاق فاخری

....

انور شمیم

سمستی پور/ ۱۸ر دسمبر ۹۱ء

محترمی۔ تسلیمات

سہ ماہی ''روحِ ادب'' کے تازہ شمارہ میں آپ کی غزل پڑھی، مزا آ گیا۔ کیا خوب کہتے ہیں۔ شعر کہنے کا فن کوئی آپ سے سیکھے۔ بالخصوص تیر ونشتر والے اشعار:

شعر میں کچھ کسر، کچھ کمی رہ گئی
خون کی بوند شاید جمی رہ گئی
کیسے کیسوں کو مٹی نے سیدھا کیا
اچھے اچھوں کی یاں رستمی رہ گئی

مبارکباد قبول فرمایئے۔ بہت پہلے یا نہیں کتنے برس ہوئے۔ غزل کا یہ شعر کسی رسالے میں پڑھا تھا:

افق تک دھوپ کا خنجر برہنہ
مظفرؔ پا برہنہ سر برہنہ

تب سے اب تک کسی بھی رسالے کے مشمولات میں اگر نام ''مظفر حنفی'' ہو تو پہلے اسے پڑھتا ہوں۔

امید ہے مزاج بخیر ہوگا۔ اگر کلکتہ آنا ہوا تو روبرو ملاقات کروں گا۔ مصروفیات سے آگاہ کریں گے۔ کیا کچھ زیرِ ترتیب ہے، کیا سب طباعت میں۔

مخلص......شمیم انور

....

احمد کمال پاشا

21/10/97

محترم مظفر حنفی صاحب۔ آداب

فضیل بھائی کے ولیمے کی دعوت نامہ کافی تاخیر سے چند روز قبل ملا اس لیے نہ تو بروقت آپ کا شکریہ ادا کر سکا اور نہ ہی فضیل بھائی کو مبارکباد پیش کر سکا۔

بہر حال تاخیر سے ہی سہی آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ اس خوشی کے موقع پر آپ نے خاکسار کو یاد کیا۔ یہ آپ کی ذرہ نوازی ہے۔ فضیل بھائی کی نئی زندگی کے لیے بارگاہِ خداوندی میں دعائے خیر کرتا ہوں۔ خدا کرے ان کی ازدوجی زندگی ہمیشہ پُرمسرت رہے۔

نیاز مند......احمد کمال پاشا

....

اشفاق قلق

۲۵/جنوری ۱۹۹۲ء

قابلِ صداحترام جناب بھائی مظفر صاحب۔ تسلیم و نیاز

امید ہے آپ بخیر ہوں گے۔ ایک عرصہ سے آپ کو پڑھتا اور محظوظ ہوتا آرہا ہوں۔ جہاں کبھی آپ کی تخلیق پر نگاہ پڑتی ہے اسے پڑھے بغیر آگے بڑھنا ناممکن ہوتا ہے، مگر نہ جانے کیوں اتنی دیر سے اپنے جذبات کا اظہار کرنے کی جرأت کر رہا ہوں۔ خیر دیر سے ہی سہی۔

ادھر متواتر کئی تخلیقات تازہ جریدوں میں دیکھنے اور پڑھنے کو ملیں جیسے ''روحِ ادب'' شمارہ ۳ میں 'اندازِ میر' اور تبصرہ۔ ''انشاء'' جنوری ۹۲ء میں تبصرے اور ''شاعر'' شمارہ ۷ میں کئی غزلیں۔ ان غزلوں کو جب ایک ساتھ پڑھا اور بے حد متاثر ہوا تو اس حقیقت کا انکشاف ہوا کہ بلاشبہ آپ کی غزلوں کا منفرد انداز ہے اور دورِ حاضر میں اس قبیل کی غزلیں بہت کم دیکھنے کو ملتی ہیں۔ اور ہاں ستمبر ۹۱ء افکار ملی میں آپ ہی کی غزل

کے صفحے میں ناچیز کی بھی غزل شائع ہوئی تھی۔ امید ہے آپ کی بالغ نظر ضرور پڑی ہوں گی۔

شاعر کی غزلوں کے تقریباً تمام اشعار بولتے ہوئے ہیں۔ بقیہ حالت اچھے ہیں جواب سے نوازیں گے، کرم ہوگا۔

احقر......اشفاق قلق

……………

اویس کاوش

محترم حنفی صاحب۔ السلام علیکم

امید کہ مزاج بخیر ہوں۔ ایک طویل عرصہ ہونے کو آیا کہ ملاقات نہیں ہوسکی۔ اس بار آپ بھوپال آئے لیکن میں اپنی بیماری اور معذوری کہ وجہ سے کہیں آجا نہ سکا۔ خیر 'یار زندہ صحبت باقی'۔

میرے بھائی آج چار ماہ قبل بمبئی میرے گلے کا آپریشن سے علاج ہوا۔ کیونکہ گلے میں Tumer ہوگیا تھا ار خطرناک حد تک بڑھ گیا تھا۔ حالانکہ مجھے گلے میں کسی طرح کی کوئی تکلیف نہیں صرف سانس لینے میں دقت آئی تھی۔ نیند غائب ہوگئی تھی اور آواز مسلسل ختم ہوتی جارہی تھی۔ اب میرے گلے میں دو چھید ہیں جو ڈاکٹروں نے سانس لینے اور بات کرنے کے لیے بنائے ہیں۔ ایک چھید پر ہاتھ کا انگوٹھا رکھ کر بات کرنی پڑتی ہے۔ کئی دن سے یاد آرہی تھی لیکن میرے پاس پتا نہیں تھا۔ کل عشرت بھائی سے آپ کا پتہ لیا ہے۔ خدا کرے خط پہنچ جائے۔ آمین۔ خیال تھا کہ آپ بھوپال آرہے ہوں میری بیماری کا آپ کو علم ہوجائے گا اور آپ میری عیادت کو ضرور آؤ گے، مگر اب خدا نے آپ کو اس مقام پر کھڑا کر دیا ہے جہاں لوگ نہ جانے کیا کیا توقعات باندھے آپ کو گھیرے رہتے ہیں، فخر محسوس کرتے ہیں اور وقت برباد کردیتے ہیں۔ بھیا کبھی ہم پھکڑ پرانے ساتھیوں کو بھی یاد کرلیا کرو۔ خدا جزائے خیر دے گا۔ فقط والسلام

آپ کا......اویس کاوش

……………

انظار فریدی

20/4

محترم المقام جناب مظفر حنفی صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ

امید کہ بعافیت ہوں گے۔ الحمدللہ میں بھی بخیر ہوں۔ آپ کی غزلیں ''ایوانِ اردو'' دسمبر میں پڑھنے کو ملیں۔ ان غزلوں کی تعریف کی میں جرأت نہیں کرسکتا۔ ان کی تعریف کے لیے میرے پاس کوئی لفظ نہیں۔ آپ سے گرچہ میری ملاقات جامعہ دہلی میں ہو چکی مگر میں نے اب تک کوئی بھی شعر اس قسم کا نہیں کہہ سکا جس سے لوگ مجھے یاد کرسکیں۔ انشاءاللہ کبھی ملاقات ہوگی۔ فی الوقت میں AIIMS میں سروس کر رہا ہوں۔ میرے لائق کوئی خدمت ہو تو ضرور موقع دیں۔ نیک دعاؤں میں یاد رکھیں۔ فقط انظار فریدی

....

انوار احمد انصاری

21/11/93

قابلِ احترام جناب مظفر حنفی صاحب۔

ادب نمبر میں آپ کی تخلیق غزل دیکھ مزا آ گیا واقعی آپ ہندوستان کے اعلیٰ شاعرو ادیب ہیں۔ میری نگاہ میں آپ کے رقیب آپکے بارے میں کچھ بھی کہتے ہوں۔ میں نے آپ کو بہت پڑھا ہے۔ ناچیز کو تھوڑی سی ادب سے دلچسپی ہے۔ دیگر یہ کہ اس مختصر خط کا جواب آیا تو میرے لیے فخر کی بات ہوگی۔ والسلام انور تلہری

....

انیس امام

بھائی مظفر حنفی۔ سلام مسنون

فروری ۹۲ء کے ''ایوانِ اردو'' میں مطبوعہ غزل کا مطلع بہت پسند آیا۔ ایسا لگتا ہے کہ پوری غزل اسی ایک مطلع کے لیے کہی گئی ہے۔ بقیہ اشعار مظفر حنفی کی شایانِ شان نہیں۔

بہر حال شاعر کی ہر غزل شاندار ہو یہ کوئی ضروری بھی نہیں۔ امید کہ مزاج بخیر ہوگا۔ فی الحال اپنا تعارف ضروری نہیں سمجھتا، صرف پتہ لکھ دیا ہے۔ امید کہ مزاج بخیر ہوگا۔

انیس امام

……………

ارشد الاعظمی

27/2/07

قابلِ قدر واجب الاحترام پروفیسر ڈاکٹر مظفر حنفی قبلہ

بصد ادب واحترام حاضر خدمت ہوں۔ سلام مسنون عرض ہے۔ توقع بذات خدا کہ آپ کے مزاج گرامی بخیر ہوں گے۔ مع اہل خانہ بخیریت ہوں گے۔ ناچیز آپ کا معتقد ہے اور کلکتہ سے آپ کے تشریف لے جانے کے بعد سے محرومِ دیدار ہے۔ یہ مغربی بنگال خصوصاً کلکتہ کے علاقائی ادباء شعروء کی حرماں نصیبی ہے کہ آپ جیسے شاعر فطرت ودانشور کی قدر نہ کی۔ آپ کی ناقدانہ نظر سے کوئی بھی محفوظ نہ رہا سکا، یہی سبب ہے کہ سبھی مبغوض ہو گئے۔ آپکا یہ شعر: ''لاکھ مظفر شعر کہو+ اردو میں کچھ صلہ نہیں'' حقیقت ہے۔ آئے دن رسائل وجرائد میں آپ کے کلام سے مستفیض ہوتا ہوں۔ حضرت کا کرم ہے۔ دعاؤں میں یاد فرماتے رہیں۔

طالب دعا……ارشد الاعظمی

……………

افتخار امام صدیقی

۳۱ / مارچ ۱۹۹۵ء

محترمی مظفر حنفی! ۲۰ / مارچ کا عنایت نامہ مع غزلوں کے موصول ہوا۔ ممنون ہوں۔

شاید آپ کے اس خط کا جواب بھی نہ دے پاتا اگر آپ یہ نہ لکھتے کہ میں بدگمان اور کبیدہ خاطر ہوں آپ سے۔ آپ کی تالیف ''روحِ غزل'' میں اپنی عدم شمولیت کا مجھے کوئی افسوس نہیں۔ سارا معاملہ کانپور میں آپ سے ملاقات بھر کا تھا اور وہ بھی صرف اس لیے کہ آپ نے غزلیں طلب کی تھیں اور میں نے صرف آپ کے لیے ارسال کر دی تھیں۔ آپ سے گفتگو کے بعد تو جیسے کچھ ہوا ہی نہ تھا۔

بہت معمولی معمولی باتوں پر ناراض ہونے کا اب وقت ہی کہاں رہ گیا ہے۔ بہت سارے ناگزیر مسائل میں دل و دماغ الجھا رہتا ہے۔

ہم عصر اردو ادب نمبر جون جولائی ۹۵ء تک شائع ہو رہا ہے۔ آپ کی غزلیں اس میں شامل ہیں۔ میں اپنی بے طرح مصروفیات کے سبب آپ کو خط نہیں لکھ سکا آپ کوئی خیال نہ کیجیے گا۔

شاعر کا گوشہ پروین شاکر آپ نے ملاحظہ کیا ہوگا۔ جنوری ۹۵ء کا شمارہ بھی شائع ہو گیا ہے۔ کیا آپ نے شاعر کا 'اقبال نمبر ملاحظہ کیا تھا؟ جواب کا انتظار رہے گا۔

مخلص...... افتخار امام

احمد کمال پروازی

17/1/07

گرامی قدر۔ آداب و نیاز

نئے سال کی مبارک باد قبول کیجیے۔ ''ایوانِ اردو'' میں آپ کا مضمون ''عینی اور اردو افسانہ پڑھا۔ بہت اچھا لگا۔ آپ کی نثر موضوع سے نیز معروضی سے اس قدر ہم آہنگ ہوتی ہے کہ ایک ہی نشست میں پڑھ لی جاتی ہے۔ کہیں کوئی غیر ضروری الجھاؤ اور ٹیکے نظر نہیں آتے۔ روحِ غزل پر بھی آپ کا پیش لفظ ذوق بحال رکھنے کے لیے پڑھتا رہتا ہوں۔ امید ہے مزاجِ گرامی بخیر ہوں گے۔ اہلِ خانہ کو واجبات

نیاز مند...... احمد کمال پروازی

امین انعامدار (ڈاکٹر)

11/01/05

گرامی قدر محترم حنفی صاحب۔ سلام مسنون

امید کہ مزاج بخیر ہوں گے۔ برسوں قبل کھنڈوہ میں بارسی ٹاکلی میں راہی صاحب کے یہاں، گزشتہ برس آپ کے دولت کدے پر اور دو مرتبہ اکیڈمک اسٹاف کالج جامعہ ملیہ دہلی میں آپ سے ملاقات کا شرف حاصل کر چکا ہوں۔ میں اردو شعر و ادب کا ادنیٰ طالب علم، مشہور و معروف شاعر و ادیب اور شعر و ادب کے کثیر الجہات موضوعات پر مبنی کئی کتابوں کے مصنف ڈاکٹر محبوب راہی کی زندگی، شخصیت اور ان کے عمیق و بسیط علمی و ادبی کارناموں پر محیط ایک کتاب بعنوان ''ڈاکٹر محبوب راہی: ایک مطالعہ'' ترتیب دے رہا ہوں۔ آپ سے گزارش ہے کہ راہی صاحب سے متعلق اپنے مضمون سے نواز کر یا کم سے کم تاثرات مرحمت فرما کر تعاون فرمائیں۔ نوازش ہوگی۔ ساتھ ہی اس سلسلے میں آپ کے قیمتی اور مفید مشوروں نیز رہنمائی کا طالب ہوں۔

دعاؤں کا طالب ...... امین انعامدار

....

انیس انصاری

مکرمی آداب

میری نظموں، غزلوں کا تازہ مجموعہ ''زندگی وصل ہے'' حال ہی میں شائع ہوا ہے۔ اس کی ایک جلد آپ کو الگ سے ڈاک سے میں نے بھیجی ہے۔ امید ہے مل گئی ہوگی۔ مشکور ہوں گا اگر اس پر آپ اپنے تاثرات مجھے لکھ کر بھیج دیں۔

مخلص ...... انیس انصاری

....

۱۳ر نومبر ۲۰۱۳ء

مکرمی۔ آداب! امید ہے کہ مزاج گرامی بخیر ہوں گے۔ آپ کی بھیجی ہوئی کتاب "گفتگو دو بدو" موصول ہوئی۔ اس کے لیے میں آپ کا تہِ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ امید ہے کہ آپ کی کتاب سے قارئین کو فائدہ ہوگا۔ خدا سے دعا گو ہوں کہ آپ کو صحت سے نوازے اور افکار و بیان میں مزید جلا بخشے۔

خیر اندیش...... انیس انصاری

....

اقلیم نعت (پاکستان)

کراچی/ 19/10/96

محترم ڈاکٹر مظفر حنفی صاحب۔ سلام مسنون

بار ہا مرتبہ آپ سے رابطہ کا سوچا مگر کچھ عدیم الفرصتی آڑے آئی اور کچھ آپ کا حدِ ادب۔ اب ایک تحفۂ خاص کے ساتھ آپ کی خدمت میں حاضر ہو رہا ہوں۔ صبیح رحمانی جواں سال ادیب و شاعر ہیں، خوش گلو نعت گو ہیں، کامیاب مدیر بھی ہیں۔ نعتیہ ادب کے حوالے سے ان کا کتابی سلسلہ نعت رنگ نے ادب میں نعتیہ ادب کو مختلف صورتوں میں پیش کیا ہے۔ تازہ شمارہ یقیناً آپ کو پسند آئے گا۔ آئندہ شمارے کے لیے حالیہ شمارے پر آپ کی رائے اور نعت یا نعتیہ ادب کے کسی بھی موضوع پر آپ کی تحریر شامل ہوگی۔ لہٰذا ہمارا مان رکھیے اور کتاب کی رسید کے ساتھ اپنی خیریت سے بھی مطلع فرمایئے۔ صبیح رحمانی کا نعتیہ مجموعہ بھی حاضر ہے۔ امید ہے آپ مع الخیر ہوں گے۔

ف۔س۔ اعجاز اور مناظر عاشق ہرگانوی تک شمارہ پہنچانے کے لیے آپ کو زحمت دے رہا ہوں۔ اگر ڈاک کے اخراجات قابلِ برداشت ہوتے تو آپ کو یہ زحمت نہ دیتا۔ شکریہ۔ (مدیر)

....

الف انصاری

عزت مآب ڈاکٹر مظفر حنفی صاحب۔ السلام علیکم

امید کہ مزاج گرامی بخیر ہوگا۔

چندروز قبل آپ کی کتاب ''ہندوستان میں اردو'' دستیاب ہوئی بعد مطالعہ چند سطور پر مشتمل تاثرات قلم بند کر دیا ہوں اگر کچھ خامیاں رہ گئی ہوں تو براہِ کرم درست کرلیں۔ آپ کی یاد اکثر آیا کرتی ہے۔ چند ماہ قبل دو بار فون پر رابطہ قائم کرنے کی کوشش کی معلوم ہوا کہ آپ شہر سے باہر تشریف لے گئے ہیں۔ آپ دور ضرور ہیں، لیکن ہمیشہ دل کے قریب ہیں۔ آپ کے ساتھ گزارے ہوئے لمحات بھی یاد آتے ہیں۔

جنوری ۲۰۰۶ء میں ملازمت سے سبکدوش ہو گیا ہوں۔ سبکدوشی کے بعد Uric Acid، Colestrol اور Spine ach جیسے مہلک امراض میں مبتلا ہو گیا ہوں نیز گھریلو مسائل کے سبب ان دنوں کافی پریشان ہوں ادب کا جو تھوڑا بہت کام کر رہا ہوں وہ حالات کے خلاف کر رہا ہوں۔

آپ کی کتاب کے ص ۳۷ کے مضمون ''رامائن اردو میں'' اور ص نمبر ۱۰۰ کے مضمون ''اردو ادب اور مذہبی رواداری'' کا پہلا اقتباس ایک ہے جبکہ مضامین کے عنوانات الگ الگ ہیں۔

میری جانب سے اہلِ خانہ کی خدمت میں حفظِ مراتب سلام و دعائیں۔

احقر العباد......الف انصاری

....

انور حسین انجم

23/8/96

عالی جناب ڈاکٹر مظفر حنفی۔ تسلیمات

کم فرصتی وقت کو ٹالتی رہی۔ وقت دنوں میں اور دن ہفتوں میں تبدیل ہوتے چلے گئے اس بنا پر آپ کی خدمت میں سلام کے لیے حاضر نہ ہو سکا۔ ادھر کاف نون کے اشاعتی کاموں میں حد درجہ مصروفیت نے حلقۂ یارانِ طریقت سے منحرف کر دیا ہے۔ شبیر اختر سے کبھی کبھی ملاقات ہوتی ہے۔ پہلی فرصت میں ہی ملاقات کی جسارت کروں گا۔

مدعا یہ کہ اس جریدے کی توسیع اشاعت و فروغِ ادب کی غرض سے اپنی تازہ و غیر مطبوعہ تخلیقات ارسال فرما کر شکریے کا موقع دیں۔ عین نوازش ہو گی۔ امید ہے مزاج بخیر ہوں گے۔

خیر اندیش ...... انور حسین انجم

نوٹ: 'یا اخی' کے سلسلے میں بھی کچھ معلومات فراہم کریں۔

……………

احمد سعید فیروز آبادی

کراچی/ 8/11/2004

ممتاز شاعر و ادیب اور دانشور محترم مظفر حنفی صاحب

سلام و خلوص

خیریت سے ہوں، خدا کرے آپ مع متعلقین بھی بعافیت ہوں۔

گزشتہ ماہ آپ بھارت سے پاکستان تشریف لائے اور کراچی میں قیام کے دوران قلم برائے امن تحریک، فکشن گروپ (صبا اکرام) اور دیگر ادبی انجمنوں کو آپ نے اپنی شرکت سے جو اعزاز بخشا اس میں 'حلقہ آہنگ نو' بھی پیش پیش تھی۔ حلقۂ آہنگ نو کے تحت آپ کے اعزاز میں جو شعری نشست منعقد کی گئی تھی اس کی روداد مختلف اخبارات کی زینت تھی۔ اخبار جنگ کراچی، اور ماہنامہ سنگت کی فوٹو اسٹیٹ کاپی آپ کی خدمت میں پیش ہے۔ اس ادبی روداد کی ایک کاپی قوی خالو جان (بھوپال) کو بھی ارسال کر رہا ہوں۔ محترم قوی دسنوی میری اہلیہ کے رشتہ میں سگے خالو ہیں۔ ظاہر ہے اس حوالے سے ادبی حوالے

سے میرے لیے نہایت قابل احترام شخصیت ہیں۔ قوی خالو نے ''متاعِ حیات'' میں آپ کا ذکر کچھ اس طرح سے کیا ہے کہ:

''ڈاکٹر مظفر حنفی شعبہ اردو سیفیہ کالج کے پہلے Ph.D ہیں''

میرے دیرینہ ساتھی شاعر و ادیب و صحافی شفیق احمد شفیق کی ادارت میں سہ ماہی پیش رفت شائع ہوتا ہے۔ تازہ شمارہ عید کے بعد انشاء اللہ آپ کی خدمت میں پیش کروں گا۔ شکریہ۔ والسلام

کرم فرمائی کا متمنی......احمد سعید فیض آبادی

....

احمد کمال ہشمی

21/10/2001

محترم المقام، قابلِ صد احترام ڈاکٹر مظفر حنفی صاحب۔ سلام مسنون

میں نے اپنے شعری مجموعہ کی اشاعت کا حتمی فیصلہ کرلیا ہے۔ حسبِ حکم مسودہ آپ کی خدمت میں روانہ کر رہا ہوں۔ امید ہے اپنی گرانقدر رائے سے جلد نوازیں گے۔ میں تہہِ دل سے آپ کا ممنون ہوں کہ آپ نے میرے شعری مجموعہ کے لیے میری شاعری پر کچھ لکھنے کی ہامی بھرلی۔ یہ بات میرے لیے باعث صد افتخار ہے۔ آپ کی رائے میرے شعری مجموعہ کو باوقار بنائے گی۔

کلکتہ میں آپ کے قیام کے دوران میں اپنی دور دراز علاقے میں پوسٹنگ اور دیگر گھریلو مصروفیات کے سبب آپ سے زیادہ ملاقاتوں کا شرف حاصل نہ کرسکا مگر آپ سے جو بھی چند ملاقاتیں ہوئیں وہ میرے لیے ادبی اثاثے کی حیثیت رکھتی ہیں کیونکہ مجھے احساس ہے کہ آپ نے نہ صرف اپنی دعاؤں اور شفقتوں سے مجھے نوازا بلکہ بیش قیمت اور مفید مشورے بھی دیے جن سے مجھے بڑی تحریک ملتی رہی۔ میں آپ کی شاعرانہ اور ناقدانہ صلاحیتوں کے ساتھ ساتھ آپ کی سخت اصول پسندی کا بھی معترف ہوں اور

تہہِ دل سے آپ کا احترام کرتا ہوں۔ اس لیے میں نے ارادہ کرلیا ہے کہ میری ہر ادبی کتاب میں آپ کی رائے ضرور شامل ہوگی۔ میرے اس ارادے کی تکمیل آپ کی رضامندی پر منحصر ہے۔

میں نے اپنے شعری مجموعہ کی اشاعت کی تاریخ اپنے طور پر دسمبر کے آخری ہفتے میں متعین کررکھی ہے۔ اس کے پیش نظر اگر آپ کی رائے بروقت مل جائے تو بڑا کرم ہوگا۔

آپ کی شفقتوں کے پیش نظر مجھے امید ہے کہ آپ میرے خطوط کے جواب سے مجھے نوازتے رہیں گے۔ خدا سے دعا گو ہوں کہ آپ بخیریت اور صحت مند ہوں۔

طالبِ دعا۔ احمد کمال ہاشمی

....

افتخار نسیم

شکاگو/ ۲۷ر ستمبر ۱۹۹۵ء

محترم حنفی صاحب۔ سلام

امید ہے آپ بخیریت ہوں گے۔ کافی عرصہ سے آپ کو پڑھ رہا ہوں اور آپ کے متاثرین میں سے ہوں۔ امریکہ میں جو احباب آتے رہتے ہیں اکثر آپ کا ذکر بھی ہوتا ہے۔ میری نئی کتاب ''نرمان'' پاکستان میں شائع ہوئی ہے بھیج رہا ہوں۔ موضوع کے لحاظ سے شاید ایسی نہ ہو جو اردو ادب کے مروجہ اخلاقی اصولوں پر پوری اترے لیکن کیا کیا جائے۔ احباب کو سلام کہیے اور کتاب ملنے کی رسید دیجیے۔

مخلص......افتخار نسیم

....

اشرف عادل

7/6/97

ڈاکٹر مظفر حنفی صاحب۔ تسلیمات

امید ہے کہ آپ بخیر ہوں گے۔ پچھلے دنوں آپ کی ایک غزل ''شاعر'' میں دیکھی بہت اچھی تخلیق ہے۔ بلکہ میں یوں کہوں گا کہ ایک عظیم فنکار کی عظیم فنکاری اس غزل سے ٹپک رہی تھی۔ غزل کا مطلع بہت ہی پسند آیا۔ جس خیال کا اظہار آپ نے اس مطلع میں کیا تھا، اسے سمجھنے کے لیے ایک دل چاہیے۔ ماشاء اللہ، ایسا ہی ایک دل ہمارے پاس بھی ہے۔ چونکہ میں آشوب زدہ شہر میں رہتا ہوں لیکن پھر بھی ایک ایسا دل رکھتا ہوں جس کی عکاسی آپ نے غزل کے اس مطلع میں کی تھی۔ آپ کی غزل سے جیسے میرے جذبوں کو لفظ مل گئے اور میں نے بھی اسی رنگ میں ایک غزل لکھی ہے۔ آپ یوں کہہ سکتے ہیں کہ میں نے آپ کی غزل سے استفادہ کیا ہے۔ آپ کے خط کا انتظار رہے گا۔

آپ کا...... اشرف عادل

....

افضال عاقل (ڈاکٹر)

3/6/2000

استاذی محترم۔ سلام واحترام

کافی انتظار کے بعد ۳۱/مئی کو اکاڈمی کا اعلان برائے 'انعامات' باصرہ نواز ہوا۔

۲/جون ۲۰۰۰ء کو کتابیں جمع ہو گئیں

وضاحتی کتابیات کا کام چل رہا ہے۔ نیشنل لائبریری میں Streak تک جانے کی اجازت نہیں مل سکی ہے، اب تک۔ ڈائرکٹر کی اجازت کے باوجود اردو ڈپارٹمنٹ کی ذکیہ سلطانہ رخنہ ڈال رہی ہیں۔ انھیں کچھ سجھائی نہیں دیتا، وہ بہت ٹیڑھی عورت واقع ہوئی ہیں لیکن میں بھی......؟ کسی نہ کسی ذریعہ Streak تک پہنچ جاؤں گا۔ ادھر پندرہ بیس دنوں میں دارالاشاعت اور جاوید بکڈپو کے کام مکمل ہو گئے ہیں۔ ریسرچ کا کام تیزی سے چل رہا ہے۔ آپ کے حکم پر بندہ پورا اترے گا۔ انشاء اللہ

ادھر میری کتاب ''کچھ بیاں اپنا'' (مضامین کا مجموعہ) کی کتابت قریباً مکمل ہے۔

آپ کے کلکتے واپسی کے بعد پریس میں دے دوں گا۔ استاذی! آپ میری کتاب کے لیے اپنی رائے سے مرحمت فرمائیں۔ مجھ پر احسان ہوگا۔

متعلقین خصوصاً ممی، فضیل بھائی کی خدمت میں سلام عرض ہے اور صبا کو ڈھیر ساری دعائیں۔

میرے لیے کوئی حکم؟ جواب کا منتظر

خاکسار......افضال عاقل

....

اظہر عالم (ڈاکٹر)

کلکتہ/ ۲۹ر اکتوبر

استاد محترم۔ السلام علیکم

بفضلہ تعالیٰ میں یہاں خیریت سے ہوں اور آپ کی خیریت خداوند کریم سے نیک چاہتا ہوں۔ رجسٹرار کے نام آپ کے خط کا Recipt میں وقت پر بھیج نہیں پایا اس کے لیے معافی چاہتا ہوں۔ Pension Slip میں نے شکیل احمد خان کو دے دیا تھا شاید انھوں نے آپ کو بھیج دیا ہو۔ شکیل احمد ابھی کلکتہ میں نہیں ہیں ورنہ میں معلوم کر لیتا۔

پچھلے مہینے میں نے ایک مراسلہ اخبار مشرق میں بھیجا تھا مگر ان لوگوں نے شائع نہیں کیا۔ پچھلے ہفتہ جب میں نے دریافت کیا تو ندیم الحق نے کہا کہ ابھی نمبر میں ہے اور وہ ضرور شائع ہوگا۔ جب میں نے ۲۷ر اکتوبر کو فون کیا تو انھوں نے کہا کہ مراسلہ وہ لوگ دہلی بھیج دیتے ہیں اور وہاں سے انتخاب کر کے شائع کیا جاتا ہے اس لیے آپ مجھے کل فون کر کے معلوم کر لیجیے۔ پھر جب میں نے ۲۸ر اکتوبر کو فون کیا تو انھوں نے کہا کہ وہ مراسلہ رد کر دیا گیا ہے۔ مگر انھوں نے وجہ نہیں بتائی۔ معاملہ صاف ہے کہ یہاں کے لوگوں نے اس مراسلہ کو شائع ہونے سے روک دیا ہے۔ میں نے یہ مراسلہ آج ''آبشار'' اور ''آزاد ہند'' میں دے دیا ہے شاید وہ لوگ شائع کر دیں۔ مراسلے کی زیراکس کاپی اس خط کے ساتھ بھیج

رہا ہوں۔ یہاں اوما اور بچی مزے میں ہیں۔ میں کسی دن فون پر آپ سے بات کرلوں گا۔ آپ کی دعاؤں کا محتاج۔

احقر......اظہر عالم

……………

بشیر بدرؔ

بھوپال/29/9/92

محترم پروفیسر بھائی مظفر حنفی

آپ کے خط نے محبت کی اتنی طاقت دی کہ ٹرین میں جب یہ بہ تہہ میرے پاس ہے اسی پر خط لکھ رہا ہوں۔ معاف کردیجیے گا۔ میں ایک رسالہ 'غزل' کے نام سے نکال رہا ہوں۔ اس کی ایک خوبی' یہ ہوگی کہ اس میں غزل، تنقید غزل اور غزل کی کتابوں پر تبصرے کے علاوہ اور کچھ نہ ہوگا۔ میں پہلا شمارہ ایڈٹ کر رہا ہوں جو بظاہر تو ستیہ پال آنند کے اس کلیہ کی تردید ہے کہ عالمی شاعری غزل میں ممکن نہیں۔ میری آپ سے درخواست ہے کہ ایک بار اس پرچے کو مکمل سو فیصدی خود مختاری سے آپ ایڈٹ کر کے میری عزت بڑھائیں۔ میں نے تقریباً ۵۰ صفحے لکھ ڈالے ہیں۔ ۷۱ سے ۹۲ تک کے اشعار ڈھونڈ رہا ہوں۔ آپ کے پاس رسائل، یا کسی انتخاب یا آپ کی یادداشت میں جتنے بھی اور جس کے بھی شعر اچھے لگیں۔ میں اپنا ۹۰ صفحے کا مقالہ ان سے مکمل کرلوں گا۔ رسالہ ۹۶ صفحے کا ہوگا۔ کسی اور قابل ذکر نقاد کا اگر کوئی کوٹیشن بھیج دیں تو مجھ پر مزید کرم ہوگا۔ مجھے آپ کی مصروفیات معلوم ہیں۔ اس کے بعد بھی کسی بھروسے سے ہی کچھ مانگ رہا ہوں۔ منور رانا کو سلام۔

ہاں اس پرچے میں جو چار ماہ بعد نکلے گا۔ ہر بار اس کا ایڈیٹر نیا ہوگا اور اس کے کام میں پبلشر بالکل دخل نہ دے گا۔

آپ کا بھائی......بشیر بدر

……………

4/10/92

برادرم

آج کے روز نامہ ندیم میں آپ کی بہن صاحبہ کے انتقال کی خبر پڑھی، دلی افسوس ہوا۔ ان کی مغفرت کی دعا مجھ جیسا گنہگار بھی کر رہا ہے۔ انشاء اللہ میں ۲۲/ اکتوبر کو جدہ جاؤں گا، عمرہ کی سعادت بھی نصیب ہوگی۔ بہن کی مغفرت اور بھائی کی صحت، سکون اور بلند درجات کے لیے دعائیں مانگوں گا۔

آپ کا بھائی......بشیر بدر

ممکن ہو تو منور رانا صاحب کا پتہ بھجوانے کی زحمت کریں۔ میں ایک سہ ماہی 'غزل' کے نام سے نکال رہا ہوں، جس کی یہ خوبی ہوگی کہ ہر شمارے کا ایڈیٹر مختلف ہوگا۔

....

20/4/1993

برادرم! میں بھوپال سے باہر تھا۔ آج مجھے سر سبز دیکھنے کو ملا۔ دنگ رہ گیا۔ میرے مضمون میں دو صفحوں میں مظفر حنفی، مظہر امام، طلعت عرفانی اور شجاع خاور کی غزل کا تذکرہ تھا۔ کسی وجہ سے وہ چھپنے سے رہ گیا۔ وہ صفحات دوبارہ بھیج رہا ہوں تا کہ اگلی اشاعت میں شائع ہو جائیں۔ میں کیا اور میری تحریر کیا۔ پھر بھی اپنی طرف سے بڑی ندامت ہو رہی ہے۔ آپ حضرات جانے کیا سوچ رہے ہوں گے۔ امید ہے آپ خیریت سے ہوں گے۔

آپ کا......بشیر بدر

....

10/6/93

برادرِ عزیز و عظیم

میں ایک خط پہلے لکھ چکا ہوں۔ اس میں 'روحِ غزل' کی ایک کاپی کی گزارش کی ہے۔

یہ خط آپ کے پیش لفظ کے ایک نکتے سے متعلق ہے۔ اب اللہ نے آپ کی تحریر کو یہ

اعتبار دیا ہے کہ آپ کی تحریر تاریخ بن جائے گی۔ آپ نے اپنی گرانقدر تحریر میں میرا شمار آگے چل کر آنے والے لوگوں میں کیا ہے۔ اس سلسلے میں وضاحت ہے کہ شہریار اور بمل کرشن، ادبی حلقے میں رسالہ سویرا لاہور اور نصرت لاہور سے متعارف ہوئے۔ ان دنوں سے تین سال قبال ہر شمارے میں میری پانچ چھ غزلیں شائع ہوتی تھیں اور وہ بھی اس اسلوب کی:

آج عہدِ گزشتہ کے اک مہرباں   مل گئے ناگہاں چاندنی چوک میں

نقوش میں تو شہریار شاید آج تک نہیں چھپے۔ (خیر اس سے کیا ہوتا ہے) ۶۱ء میں محمد علوی نے پہلی نشست جدید شاعروں کی ترتیب دی تھی، اس کے پوسٹر میں بھی ترتیب یوں تھی، بشیر بدر، شہریار، مظفر حنفی اور بمل کرشن اشک۔

آپ وعدہ کر چکے ہیں کہ مجھ جیسے ٹوٹے آدمی کو بکھرنے سے بچائیں گے۔ آپ کی اس محبت پر مجھے ناز ہے۔ امید ہے آئندہ تحریروں میں میری گزارش کو پرکھ کر اس نظریے کی تردید فرمادیں گے۔ آپ کی کامیابیوں پر میں نازاں ہوتا ہوں کہ میری اور آپ کی کہانی میں زندگی نے بہت سے حوصلے مشترک رکھے ہیں۔

سرسبز میں دو صفحات نہ چھپنے سے میں بہت شرمندہ ہوں۔ طور نے لکھا ہے کہ وہ اگلے شمارے میں شائع ہو رہے ہیں۔ آپ دو سطروں کا ایک خط لکھ دیں۔

آپ کا بھائی......بشیر بدر

....

بشر نواز

برادرم۔ تسلیم

تازہ مجموعہ ملا۔ اس عنایت کے لیے شکر گزار ہوں۔ پورے مجموعے کو رک رک کر دو تین بار پڑھا اور یقین جانیے ہر بار ایک نئی کیفیت سے دوچار ہوا۔ آپ کی غزل کا بڑا وصف اس کی غیر رسمیت ہے۔ یہ غیر رسمیت موضوعات سے لے کر لفظیات تک اور لفظیات سے استعارات تک اپنی نمود کرتی ہے۔ آپ نے غزل کے مقبول لہجے سے [جس میں خود

سپردگی، رحم طلبی (کہیں کہیں) اور گھلاوٹ، ماورائی کیفیات سے مل کر خواب کی سی فضا بناتی ہے] کامیاب انحراف کیا ہے۔ جہاں تک میں سمجھ سکا ہوں، آپ کی غزل روزمرہ کی زندگی اور واقعات سے قوت حاصل کرتی ہے اور آپ کے اندر کا فن کار انھیں واقعات و حادثات کو ایک ہیئت عطا کرتا ہے۔ آپ کا یہ اسلوب تخیلاتی کیفیات سے زیادہ تجربات سے عبارت ہے۔

آپ کی دوسری خصوصیت، جو مجھے متاثر کرتی ہے، وہ ہے غزل میں روزمرہ کی اشیا کا استعمال۔ اس سلسلے میں آپ اسماء کو اس طور سے برتتے ہیں کہ وہ استعاراتی سطحوں کو چھونے لگتی ہیں۔ آپ کی کئی ردیفیں کھڑکی، دروازے، پرندے، پانی اس کیفیت کی حامل ہیں اور آخری بات یہ کہ آپ نے ہماری داستانوں، مقدس کتابوں، عام کہاوتوں اور حادثات و واقعات سے جو تلمیحیں لی ہیں وہ اکثر علامت بن کر وسیع تر معنویت کی ضامن بن جاتی ہیں۔ یہ خصوصیت بھی اوروں کے ہاں کم ہی پائی جاتی ہے۔

بہر حال میری طرف سے مبارکباد و قبول کیجیے اور اس عمدہ تحفے کا شکریہ بھی۔

احباب سے سلام۔

نیاز مند...... بشر نواز

....

بلراج کومل (دہلی)

۳۱ر مئی ۱۹۹۴ء

برادرم مظفر حنفی صاحب۔ آداب

عزیزم سہیل مظفر کی شادی اور دعوت ولیمہ کا دعوت نامہ مجھے آج بعد دوپہر ملا۔ جبکہ دعوتِ ولیمہ ۳۰ مئی ۱۹۹۴ء کو ہو چکی تھی۔ میری بد قسمتی! بہر حال میری اور ہمارے گھر کے سب لوگوں کی دلی مبارکباد قبول کیجیے۔ ہم دعا گو ہیں کہ بیٹے اور اس کی دلہن کو خدا سب خوشیوں سے سرفراز کرے۔ ایک مدت سے آپ سے کوئی ملاقات نہیں ہو سکی۔ آپ کا کلام

ہندوستان اور پاکستان کے رسائل میں پڑھتا ہوں اور خوش ہوتا ہوں۔

آپ کا......بلراج کومل

……………

۲۰/اکتوبر۱۹۹۷ء

برادرم مظفر حنفی صاحب۔ آداب

آپ کے بیٹے فضیل مظفر کی شادی کا دعوت نامہ ملا۔ میں ممنون ہوں اور خوشی کے اس موقع پر اپنی طرف سے اور گھر کے سب لوگوں کی طرف سے دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ خدا دولہا اور دلہن کو خوشیوں بھری ازدواجی زندگی سے سرفراز کرے۔ میں ۱۲/اکتوبر کو خود حاضر ہو کر آپ کو مبارک باد دینے کی خوشی کرنا چاہتا تھا لیکن کچھ ناگزیر مصروفیات کے باعث اس خط سے ترسیل حاصل کر رہا ہوں۔ معذرت کے ساتھ! دعاؤں، محبتوں اور نیک خواہشات کے ساتھ۔

آپ کا......بلراج کومل

……………

۳۰/دسمبر۲۰۰۱ء

برادرِ عزیز مظفر حنفی صاحب۔ آداب

آپ کی غزلوں کا انتخاب ''پرچمِ گرد باد'' ملا۔ اس عنایت کے لیے ممنون ہوں۔ غزل میں آپ کی تخلیقی انفرادیت جس شان سے ابھر کر سامنے آئی ہے ہمارے عہد میں اس کی دوسری مثالیں بہت کم ہیں۔ غزل کی کلاسیکی روایت کا احترام اور عصری حسیت کا سامنے کے الفاظ میں نوکیلا شائستہ اظہار آپ کے کلام کی ہمہ جہت خصوصیات میں سے دو قابلِ ذکر خصوصیات ہیں۔ اپنی منفرد راہ گزر پر اعتماد اور حصولِ معیار کے ساتھ سرگرم سفر رہنا اور ترقی افزوں کامیابی کا ثبوت دینا بہت بڑی بات ہے۔ میں اپنا پر خلوص حرفِ تحسین پیش کرتا ہوں۔ آپ کو نیا سال مبارک ہو اور دعا گو ہوں کہ یہ سال آپ کے لیے نئی اور بڑی کامیابیاں لے کر آئے۔

نیک خواہشات کے ساتھ

آپ کا......بلراج کومل

....

بازغ بہاری

کلکتہ/24/5/98

مغنیِ ادب ! ڈاکٹر مظفر حنفی صاحب۔ السلام علیکم

طالبِ خیر مع الخیر

آج فضیل صاحب سے فون پر رابطہ کیا۔ وہ بخیر ہیں۔ آج ہی شام کو میں گورکھپور جاؤں گا۔ واپسی پر فضیل صاحب سے ملوں گا۔ غزالی کا خط آیا ہے۔ اس نے لکھا ہے کہ عدیم الفرصتی کے باعث ڈاکٹر صاحب کے دولت کدے پر حاضر نہ ہو سکا۔ اب وہ کلکتہ ہی میں آپ کا نیاز حاصل کرے گا۔

پٹنہ مشاعرے کی تاریخ شاید ۲۳رمئی طے ہوئی تھی مگر ایک بار پھر تاریخ کینسل ہو گئی۔ مجھے احمد رئیس صاحب نے بتایا جب کہ مجھے اس کی کوئی اطلاع نہیں۔ شاید میرا پتا ان کے پاس نہ ہو مگر آپ نے تو میرا پتا لیا تھا۔ ایسا لگتا ہے کہ میں ادبی لہو ولعب کا شکار ہو گیا۔ ورنہ میری جگہ برادرم رئیس !! یہ تماشہ کس نے کیا وہ آپ ہی محسوس کرتے ہوں گے کیونکہ آپ کی ''عمر گزری ہے اس دشت کی سیاحی میں''

بھابی کو آداب، آپ کیسے ہیں؟ میرے نواسے کیسے ہیں؟؟

خاکسار......بازغ

....

بیگ احساس (پروفیسر)

محترم مظفر حنفی صاحب۔ السلام علیکم

میں نے حنظل کی ایک اور جلد آپ کو بھیج دی تھی۔ آپ کی جانب سے رسید نہیں ملی تو تشویش ہے کہ وہ آپ کو ملی بھی کہ نہیں۔ کتاب اگر مل چکی ہو تو رسید سے نوازیں۔

آپ کو اس کتاب پر تبصرہ بھی کرنا ہوگا۔ میں اسے کسی اہم جریدے میں شائع کروا لوں گا۔ میرا خیال ہے کہ خلوص کے ناطے میرا یہ حق ہے کہ آپ سے اس طرح کی درخواست کروں۔

خدا کرے آپ بخیر ہوں۔ دیکھیے کہاں اور کب آپ سے ملاقات ہوتی ہے۔

آپ کا...... بیگ احساس

....

۱۵ر نومبر ۱۹۹۴ء

میں نے اپنا افسانوی مجموعہ ''حنظل'' آپ کو بھیجا تھا۔ ساتھ آں جہانی سری نواس لاہوتی کی کتاب اور مصطفیٰ کمال صاحب کی کتاب بھی بھیجی تھی جو عرصے سے آپ کی امانت کے طور پر میرے پاس رکھی تھیں۔ آپ کی رسید نہیں ملی تو گمان ہو رہا ہے کہ کہیں ڈاک کی نذر تو نہیں ہو گئیں۔ اگر وہ کتابیں مل گئی ہیں تو ایک عدد رسید بھیج دیجیے۔ آپ کی مہربانی سے کلکتہ یونیورسٹی کے پیپر آئے تھے انھیں جانچ کر بھیج چکا ہوں۔ اب آج ہی ایک خط آیا ہے، پیپر جانچنے کا accaptence مانگا ہے۔ رضامندی بھیج دوں گا۔ پیپر جانچنے کے بعد جو بل بھیجا تھا اس کا چیک نہیں ملا۔ خیر وہ معمولی سی رقم تھی۔

آپ سے گزارش ہے کہ میرے افسانوی مجموعے پر ایک تبصرہ لکھ دیں۔ تبصرہ لکھنا آپ کے لیے بہت ہی آسان بات ہے۔ سینکڑوں تبصرے آپ لکھ چکے ہیں۔ بس مسئلہ صرف فرصت کا ہے۔ آپ میری خاطر وقت نکالیں اور ایک تبصرہ میری کتاب پر لکھ دیں ممنون رہوں گا۔ حیدرآباد میں مختصر سی ملاقات اور علی گڑھ میں اس سے بھی مختصر ملاقات میں آپ کو میں نے جیسا پایا اس سے ہمت ہوئی کہ آپ سے ایسی گزارش کروں۔ آپ کے خط کا انتظار رہے گا۔

آپ کا...... بیگ احساس

....

۲۴ر جولائی ۱۹۹۹ء

برادرم۔ السلام علیکم

کل ہی آپ کا خط ملا۔ خوشی ہوئی کہ بیٹی صبا تسنیم میڈیکل کرنے کی خواہش مند ہیں۔ یہاں آندھرا پردیش میں کامن انٹرنس ٹسٹ ہوتا ہے جو ہو چکا۔ مہاراشٹرا میں اورنگ آباد کے میڈیکل کالج میں انٹرنس نہیں تھا۔ اس سال سے وہاں بھی اس کا لزوم ہو گیا ہے۔ وہاں بھی انٹرنس ہو گیا اور داخلے جاری ہیں۔

بنگلور میں ممکن ہے داخلہ مل جائے۔ بنگلور کے شعبۂ اردو کے ہیڈ ڈاکٹر ن۔م۔ سعید ہیں۔ اس سلسلے میں ان سے رابطہ کیجیے۔ ان کے اثرات بھی سرکردہ شخصیتوں پر ہیں۔ وہ آپ کی مدد کر سکتے ہیں۔ میں ان کا فون نمبر لکھ رہا ہوں۔ ممکن ہو سکے تو فون پر رات دیر گئے یا صبح صبح بات کر لیجیے گا۔ حیدرآباد کا کوئی مسئلہ ہوتا تو میں ضرور آپ کی ہر ممکنہ مدد کرتا۔ بنگلور میں الامین والوں کا کالج بھی ہے۔ ممکن ہے آپ کا کام بن جائے۔ ن۔م۔ سعید کا فون نمبر 5265683 ہے۔ بنگلور کا کوڈ آپ کو ڈائرکٹری میں یا کسی بھی STD بوتھ پر مل سکتا ہے۔ سعید کا پتہ ہے:

Prof. N.M. Sayeed
Head Dept. of Urdu, Bangalore University,
BANGALORE

آپ میرا حوالہ بھی دے سکتے ہیں، وہ آپ کی مدد ضرور کریں گے۔ اوپر میں نے اپنا فون نمبر لکھا ہے آپ میرے لائق کوئی خدمت ہو تو فون کر لیں یا خط لکھ دیں۔ امید ہے آپ بخیر ہوں گے۔

مخلص...... بیگ احساس

……

بدنام بشؔر

پاکوڑ/۱۹/فروری ۱۹۹۴ء

قابلِ قدر مظفر حنفی صاحب۔ واجبات و تعظیمات

انشا کا تازہ شمارہ دیکھا۔ اس شمارے میں جناب کی دو خوبصورت غزلیں بھی شامل ہیں۔ پڑھ کر خوشی ہوئی۔ اللہ پاک مبارک رکھے، جناب کے اندازِ بیاں تو......

خدا کرے کہ بخیر ہوں۔ دلی مبارکباد کے ساتھ۔

دعا گو...... بدنام بشؔر

....

8/6/07

قابلِ قدر مظفر حنفی صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

''انشا'' کے تازہ شمارے میں آپ کی تین غزلیں شامل ہیں۔ پڑھ کر خوشی ہوئی۔ آپ کی تینوں غزلیں عصر حاضر کی عکاسی کر رہی ہیں۔ غزلوں میں تازگی ہے، نیا پن ہے، روانی ہے اور خوب بھی......! مبارک ہو۔ اللہ کرے کہ مع الخیر ہوں۔

دعا گو...... بدنام بشؔر

....

بلؔند اقبال

۲۰/دسمبر ۹۳ء

لائق احترام مظفر صاحب۔ سلام وعقیدت

مزاج۔؟

روحِ ادب کے تازہ شمارے میں شائع شدہ غزل بہ ردیف ''بھی'' پسند آئی۔ ویسے تو ہر شعر اپنی جگہ خوب ہے مگر مقطع خاص کر دل کو چھو گیا اور تادیر اس کا اثر رہا۔ پچھلے دنوں

آپ کے صاحبزادے کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی اب کیسی ہے؟

اللہ آپ کو ہر بلا سے محفوظ رکھے۔ فقط

محتاجِ دعا...... بلند اقبال (کانکی ناڑہ)

……………

بسمل عارفی

15/11/97

جناب مظفر حنفی صاحب۔ سلام مسنون

خدا کرے آپ اچھے ہوں۔ میں پہلی بار آپ سے رجوع کر رہا ہوں، مگر آپ کی تخلیقات کو پڑھتے ہوئے زمانہ ہوا۔ آپ نے اپنی غزلوں میں جو تیکھا پن رکھا ہے میری ناقص رائے میں وہی آپ کی پہچان ہے۔

اندر سے اچھے ہوتے ہیں اکثر ٹیڑھے ترچھے لوگ
جیسے افسانہ منٹو کا جیسے شعر مظفرؔ کا

شعر و ادب میں اپنی بھی چھوٹی سی خدمت ہے۔ شاید ناچیز کا نام سنا یا پڑھا ہوا لگے، اور نہ لگے تو کوئی بات نہیں کیونکہ اس سمندر میں چھوٹی چھوٹی سیکڑوں کشتیاں ہیں، میں کیا اور میری شاعری کیا، آپ کو یہ لکھتے شرمندگی دامن گیر ہوتی جاتی ہے۔

میں اپنا پہلا شعری مجموعہ ترتیب دے چکا ہوں اور جس کی کتابت ہو رہی ہے۔ امید کہ اسی ہفتہ کتابت مکمل ہو جائے گی۔ میری خواہش ہے کہ اپنے مجموعۂ کلام میں آپ کی گرانقدر رائے دوں۔ اسی خیال سے اپنے مسودے سے کچھ اشعار نقل کر کے جوابی لفافے کے ہمراہ بھیج رہا ہوں۔

آپ کی رائے سے میرے مجموعے کو تقویت ملے گی، آپ کی رائے میرے لیے بہت ہی اہم ہے اور ساتھ ہی نئی نسل کی حوصلہ افزائی کی ذمہ داری آپ جیسی شخصیت پر ہی تو ہے۔ امید کہ حوصلہ افزائی کریں گے۔ اپنی مصروف ترین زندگی سے دو چار قیمتی لمحہ نکال کر

اپنے مشورے سے نوازیں گے۔

دعا کا طالب...... بسمل عارفی

....

پی پی سریواستو آنند ساغری

13/6/96

مکرمی مظفر حنفی صاحب۔ تسلیم

نورِ چشم سہیل کے نکاح اور ولیمہ کا کارڈ آج کی ڈاک سے موصول ہوا۔ ڈاک کے نظام نے ایک بوٹی اور دو روٹی سے محروم رکھا۔ خدا انھیں کبھی معاف نہیں کرے گا۔

دعا گو ہوں کہ دولہا اور دلہن شاد اور آباد رہیں اور ہر طرح اپنے نیک ارادوں میں کامیاب رہیں۔ اس ہماہمی کے دور میں اللہ انھیں توفیق دے کہ عزم اور استقلال کے ساتھ وہ سماج میں اپنا مقام خود بنائیں اور آپ کا نام روشن کریں۔ ہمارے عقیدے کے مطابق دو تقدیریں مل کر ایک نئی تقدیر بنتی ہے۔ میری دلی مبارکباد قبول فرمائیں۔

مخلص۔ پی پی سریواستو آنند

....

13/1/93

مکرمی ڈاکٹر صاحب۔ آداب و نیاز

گرامی نامہ موصول ہوا۔ آپ کی بڑی بہن کے اچانک انتقال پر ملال کی خبر سن کر افسوس ہوا۔ بڑوں کا سایہ ہمیشہ سے باعثِ رحمت رہا ہے چاہے وہ کسی بھی عمر کے ہوں۔ ہماری عمر کے لوگوں کے پاس دعا کے سوا اور ہے ہی کیا۔ آپ اپنی صحت کا خیال رکھیں اردو ادب کو ابھی آپ سے بہت سی توقعات ہیں۔ خدا آپ کو جلد اچھی صحت عطا فرمائے۔

اس انکشاف نے کہ آپ نے مجھ ناچیز کو غزل کے پچاس سالہ انتخاب کے لائق

سمجھا۔ مجھے بامِ مسرت تک پہنچادیا۔ ایک شاعر کے لیے اس سے زیادہ دادو تحسین اور کیا ہو سکتی ہے۔ میرا شکریہ قبول فرمائیں۔ زندگی رہی تو یہ قرض بھی ادا کروں گا۔ انتخاب شائع ہونے پر ایک کاپی سے مجھے نوازیں۔

آج ملک جس بحران سے گزر رہا ہے ہم سب حیرت زدہ ہو کر دیکھ رہے ہیں۔ میں نے ۱۹۴۷ء کا زمانہ دیکھا ہے۔ شاید نویں جماعت کا طالب علم تھا اور لڑکپن کی سرحد پار کر چکا تھا۔ اب وہی آنکھیں یہ دن دیکھ رہی ہیں۔ اللہ رحم کرے آپ کا خط جس وقت آیا بمبئی اور احمد آباد کے حالات پڑھ رہا تھا۔ عجب امتزاجی کیفیت طاری ہوگئی۔ سماع خراشی کے لیے معافی چاہتا ہوں۔ اپنی خیریت سے نوازیے گا۔

مخلص۔ پی پی سریواستو ارند

……………

پرکاش فکری

۲۰؍جولائی ۹۳ء

مکرمی ڈاکٹر مظفر حنفی صاحب۔ سلام و نیاز

آپ کا حکم نامہ ملا۔ جس کی تعمیل کے لیے آٹھ دس دن کا وقت لوں گا۔ اپنی غزلیں چن کر بھیجنا میرے لیے ایک مشکل قسم کا کام ہے۔ یا تو مجھے اپنی ہر غزل اچھی لگتی ہے یا پھر تمام کی تمام قطعی ناقابل اعتنا۔ مجھے عجیب دُبدھا رہتی ہے۔

بہر حال یہ ایک یادگار چیز ہوگی کیونکہ ترتیب و انتخاب آپ کریں گے۔ بس ایک ہفتے کے اندر میں آپ کو غزلیں بھیج دوں گا۔

آپ نے اس انتخاب میں شرکت کی دعوت دے کر میری بڑی قدر افزائی کی۔ میرا اظہارِ ممنونیت قبول کریں۔ خدا کرے آپ بخیر ہوں۔

نیاز مند…… پرکاش فکری

……………

۱۲/۱اگست ۹۲ء

مکرمی مظفر حنفی صاحب۔ آداب عرض

حسب حکم غزلیں حاضر خدمت ہیں۔ پتہ نہیں میں بہترین کی شرط پوری بھی کر پایا یا نہیں، لیکن میں نے یہ کوشش ضرور کی ہے کہ میرے مزاج کی نمائندگی ہو سکے۔ ویسے آپ اپنے discretion کو بروئے کار لاتے ہوئے جو ضروری سمجھیں وہ کریں۔ کسی غزل میں کوئی شعر اگر غزل کے جسم کا حصہ نہ بن پایا ہو تو اسے آپ drop کر سکتے ہیں۔

بہر حال اب آپ کا خط آ جائے تو اطمینان ہو۔ ورنہ میں تذبذب کی حالت میں رہوں گا۔ خدا کرے آپ بخیر ہوں۔

آپ کا...... پرکاش فکری

....

۱۱/نومبر ۲۰۰۲ء

بے حد محترم مظفر حنفی صاحب۔ سلام و نیاز

آپ نے ''ہاتھ اوپر کیے'' جیسے گراں قدر تحفے کے لائق مجھے سمجھا۔ میرے لیے اس سے زیادہ مسرت کی بات اور کیا ہو سکتی ہے۔ لہٰذا میں بہت خوش ہوں اور سراپا سپاس۔ جب سے ادب پڑھنا شروع کیا ہے آپ کا قائل رہا ہوں اور آج بھی اس عقیدت میں ذرہ برابر بھی کمی نہیں ہوئی ہے۔ لوگ ہما شما کے بارے میں کہہ دیتے ہیں کہ اسے شعر کہنے پر ملکہ حاصل ہے لیکن میں تو کہتا ہوں کہ شعر کہنے پر قدرت بلکہ بھرپور اور لازوال قدرت دیکھنی ہو تو آپ کو دیکھے۔

کچھ لوگ جلد تھک جاتے ہیں کچھ لوگ ذرا دیر میں لیکن آپ کی شاعری پر تھکن کی کوئی پرچھائیں نظر نہیں آتی۔ اتنی تازہ دم شاعری تو مجھے اور کسی کے یہاں نظر نہیں آتی اور لہجے میں بے ساختگی ایسی کہ جس کی گرفت سے آدمی بچ کر نکل نہ پائے۔

دعا گو ہوں کہ آپ کے تیور سدا قائم رہیں۔ کتاب کو حرزِ جاں بنائے ہوئے ہوں۔ ایک بار پھر شکریہ۔ خدا کرے آپ بخیر ہوں۔

ایک سوال: آپ نے نظمیں کہنی کیوں چھوڑ دیں۔ آپ کی نظمیں تو الگ جگایا کرتی تھیں۔

ناچیز...... پرکاش فکری

....

پروینؔ کمار اشکؔ

13/10/94

محترم ڈاکٹر مظفر حنفی صاحب۔ آداب

ایک زمانہ سے آپ کا خلاقانہ صلاحیات کا عقیدت مند ہوں۔ چاندنی کے خطوط کئی ماہ قبل رجسٹرڈ ڈاک سے آپ کی خدمت میں روانہ کی گئی تھی مگر اظہار خیال تو کجا آپ نے رسید تک سے بھی نہ نوازا۔ کیا کوئی گناہ اس حقیر فقیر سے سرزد ہو گیا؟ ہاں ایک گناہ جو لاعلمی کی وجہ سے ازراہِ احتجاج یقیناً مجھ سے سرزد ہوا وہ یہ کہ روحِ غزل کے محاسبے سے میں نے ایک خط شب خون میں ضرور لکھا تھا کسی نے مجھے یہ لکھا تھا کہ میں روحِ غزل میں شامل نہیں ہوں حالانکہ بعد میں شجاعؔ خاور نے مجھے اس کی Zerox بھجوائی تھی۔ اس شرم ناک مگر ''معصوم لاعلم'' حرکت کے لیے کہیں انتہائی کشادہ ظرفی کے ساتھ آپ سے دست بستہ معافی چاہتا ہوں۔ اس کے سوا کوئی ''بھول چوک'' اس ناچیز سے آپ کی شان کے خلاف سرزد نہ ہوگا۔ بس معاف فرما دیجیے۔

خاکِ پا...... پروینؔ کمار اشکؔ

....

27/2/99

محترم مظفر صاحب۔ السلام علیکم

امید کہ مزاجِ گرامی بخیر ہوگا۔ ''عرصہ دراز'' کے بعد جو آپ کے پاس موجود ہے میرا دوسرا مجموعۂ غزلیات ''چاندنی کے خطوط'' عنقریب منظرِ عام پر آنے والا ہے۔

آپ گذشتہ کئی برسوں سے میرے نام اور کام سے میری غزلوں کے حوالے سے مجھے یقیناً جانتے ہیں۔ چونکہ میں آپ کی شاعری کو دل کی گہرائی سے پسند کرتا ہوں اس لیے میری آرزو ہے کہ آپ ہندو پاک کے دوسرے کرم فرماؤں کی طرح میری غزل پر اپنی سچی۔ ایماندار اور خوبصورت رائے سے نوازیں۔ میری سفارش صرف اور صرف میری غزل ہی ہے۔ نہ کہیں کسی ادبی گروہ، سیاست سے وابستہ ہوں نہ ہی ان بیساکھیوں کی پاؤں کی ضرورت ہے۔

آپ کا اجازت نامہ ملنے پر میں اپنی منتخب غزلیں روانہ کردوں گا۔

نیاز مند...... پروین کمار اشک

پروانہ ردولوی

29/3/1991

برادر محترم۔ سلام مسنون

عنایت نامہ ملا۔ یاد فرمائی کا شکریہ۔ آپ کو اپنے قبیلے کا آدمی ہی سمجھ کر تو اپنی کتاب بھیجی تھی۔ عام نقادوں کو میں نے کتاب دی ہی نہیں۔ کتاب کے سلسلے میں آپ کے تاثرات نہایت ہمت بخش ہیں۔ تمام مضامین اخبار کے دفتر میں بیٹھ کر لکھے گئے ہیں۔ اب جو کتاب آرہی ہے (سیر گلفروشاں) اُسے آپ زیادہ پسند فرمائیں گے۔ اگر آپ نے تبصرہ کردیا تو یہ آپ کا مزید احسان ہوگا۔ ۲۲ سال تک پرتاپ میں کام کرنے کے بعد یکم اپریل ۱۹۹۱ء کو ریٹائر ہو رہا ہوں۔ نئی دنیا سے وابستہ ہوگیا ہوں۔ کارِ لائقہ سے یاد فرمائیے۔

نیاز مند۔ پروانہ ردولوی

....

7/2/1991

مکرمی حنفی صاحب

میری کتاب ''ہو بہ ہو'' حاضر خدمت ہے۔ معلوم نہیں اسے پڑھنے کا وقت بھی آپ

کو ملے گا یا نہیں۔ اگر ممکن ہو تو کچھ لکھ دیجیے۔ ممنون ہوں گا۔ جواب کا منتظر رہوں گا۔

خاکسار...... پروانہ ردولوی

....

پریم کمار نظرؔ

۷/مارچ ۱۹۹۵ء

برادرم۔ آداب۔

The Silken Knot میری کچھ غزلوں کا انگریزی ترجمہ ہے۔ کلکتہ ہی سے شائع ہوا ہے۔ میرے نوجوان دوست عزیز پری ہار نے ترجمہ کیا ہے۔ کتاب آپ کی خدمت میں پیش ہے۔ اپنی رائے خط میں لکھ کر بھیج دی۔ یہ جدید غزل کا پہلا انگریزی ترجمہ ہے۔

اب تو آپ کلکتہ باسی ہو گئے۔ میرے ہم زلف کلکتہ کے ایک بینک میں منیجر ہیں۔ کئی بار وہاں آنے کی دعوت دے چکے ہیں۔ سفر کی طوالت کی وجہ سے ایسا نہیں کرتا۔ دیکھیں کب جی میں آتی ہے۔ میرے لیے کوئی خدمت ہو تو لکھیں۔

اگر اس کتاب پر کہیں کچھ لکھ لکھا دیں تو عنایت ہوگی۔ گھر کا فون نمبر لکھیں۔

آپ کا۔ پریم کمار نظرؔ

....

پریم گوپال متل

23/1/93

محترمی ڈاکٹر مظفر حنفی صاحب۔ آداب عرض

مجھے خوشی ہے کہ کسی نہ کسی طرح ''روحِ غزل'' تیار ہو گئی ہے اور خوب ہوئی ہے۔

ایک جلد الگ رجسٹری سے روانہ خدمت ہے۔ اب آپ جانیں۔ جناب سید عبدالکریم صاحب کو بھی ایک جلد بھجوا رہا ہوں۔ انھیں خط بھی لکھ رہا ہوں کہ مجھے کتابیں تو چھاپنی آتی ہیں مگر رونمائی کے فنکشن کروانے نہیں آتے اور وہ بھی سیاسی لوگوں سے۔

ویسٹ بنگال اردو اکادمی کو لکھے گئے تازہ خط کی کاپی منسلک کر رہو ہاں اب تو دیر نہیں بلکہ اندھیر ہو گیا ہے؟ کیا چیف منسٹر اور ایجوکیشن منسٹر کو تمام حقائق لکھوں تو کچھ امید ہو سکتی ہے یا نہیں؟ شاید Humanitarian ground پر ادائیگی ہو جائے۔ برادرانہ مشورہ دیں، آگے جو ہو میرا مقدر۔ ویسے بھی تو کئی سال بیت گئے ہیں۔ بے حسی کی انتہا ہو گئی ہے۔

امید ہے مزاج بخیر ہوں گے۔ خط کا انتظار رہے گا۔

نیاز مند...... پریم گوپال متل

....

14/7/99

محترمی ڈاکٹر مظفر حنفی صاحب۔ آداب عرض

امید ہے میر 8/7/99 کا خط مل گیا ہوگا۔ ذکیہ نیر صاحبہ کی کتاب اور آپ کی کتاب کی پانچ پانچ جلدیں نیشنل کونسل میں داخل کروا دی ہیں، دیکھیے کیا رہتا ہے۔ ڈاکٹر گوپی چند نارنگ صاحب کو کتابوں کی ایک کاپی دستی بھجوا دی ہے اور گزارش بھی کر دی ہے۔ ممکن ہو تو ''چل چنبیلی باغ میں'' کے لیے کسی اور سے بھی کہہ دیجیے۔

کتابوں کی نکاسی کا معاملہ دن پر دن مشکل ہوتا جا رہا ہے۔ ہاں اگر ''جان پہچان'' ہو تو ہر طرح کی کتاب خرید میں آجاتی ہے ورنہ اچھی اچھی کتابیں دھری رہ جاتی ہیں۔ مارچ ۹۹ء میں دلی اردو اکادمی سے موڈرن کو صرف ایک کتاب کی دس کاپی کا آرڈر ملا۔ ہلکی سی شکایت کی تو جواب ملا کہ بالکل عین وقت پر یاد دلایا ہوتا، خیر اب آئندہ دھیان رکھیں گے۔

میں اپنی سی کوشش میں لگا رہتا ہوں کہ ادارے کی کتابیں کچھ نہ کچھ بکتی رہیں۔ بہت زیادہ پیچھے ہی پڑ جانا میں مناسب نہیں سمجھتا۔ خیر یہ زمانہ ہی عجب آ گیا ہے۔ پتا ہی نہیں چلتا

کہ کس کس کی دوستی ہے اور کون کس کو نہیں چاہتا۔ سب باون گز کے ہیں۔ ایسی ہی واقعہ جناب کشمیری لال ذاکر کے بارے میں اور خود انھوں نے کسی اور کے بارے میں کہا اور کیا۔ خیر یہ سب ادبی جھگڑوں سے نکل کر اب زاتی جھگڑے ہو گئے ہیں۔ مجھ جیسا بے ضرر پبلشر سراسر نقصان میں رہنے لگا ہے۔ اگر میں نے کچھ روپیہ units اور بینک میں نہ ڈالا ہوتا تو Financisl Crisis میں ضرور آ جاتا۔

اس سال تو ہو سکتا ہے کہ Kargil اور الیکشن کی وجہ سے اور بھی دقت آ جائے۔ مگر کوئی بات نہیں میری ضرورتیں بھی زیادہ نہیں ہے۔

اچھا اجازت، شاید خط بے تکا سا ہو گیا ہے۔

نیاز مند...... پریم گوپال متل

....

5/4/2001

محترمی پروفیسر مظفر حنفی صاحب۔ آداب

آپ کا نوازش نامہ ملا شکریہ۔ اس بار کافی مہینوں سے افراتفری کا ماحول اور لگ بھگ سب کام متاثر ہوئے۔ اس لیے ناشرین انعام کے لیے مغربی بنگال اردو اکادمی میں کتابیں بھی داخل نہ کر سکا۔

اوپر سے چھوٹے میاں کچھ دیگر کاموں میں مصروف ہو گئے اور دفتر آئے ہی نہیں، جس سے پروف ریڈنگ کا کام رک گیا۔ آپ کی دونوں کتابیں جوں کی توں پڑی ہیں۔ چھوٹے میاں کو لکھ رہا ہوں، جواب نہ آیا تو کسی دوسرے پروف ریڈر کو تلاشتا ہوں (جو کافی مشکل ہے) میں چاہتا ہوں کہ آپ کے پڑھے ہوئے پروف ایک بار چھوٹے میاں یا کوئی اور معقول آدمی دیکھ لے تو بہتر رہے گا۔ خیر اب جلدی ہی اس طرف لگتا ہوں۔

Tracing Paper پر کمپیوٹر کتابت کی ونڈا یک پر چھپائی ہو جاتی ہے، اب دلی میں انتظام ہے۔ مگر Tacingpaper اور اس پر سیاہی ہموار اور عمدہ ہو گی تبھی چھپائی عمدہ ہو گی۔

اکادمی سے کتابوں کی خریداری کا اشتہار (Tender) بہت پہلے اکتوبر

2000 میں شائع ہوا تھا اور میں نے بھر کر بھجوا دیا تھا۔ دیکھیے کیا رہتا ہے۔ امید ہے مزاج گرامی بخیر ہوں گے۔

ابھی ابھی فیروز صاحب کا فون آیا ہے کہ ۱۵ سیٹ کلیات ساغرؔ نظامی اور پندرہ عدد چل چمبیلی باغ میں فوراً ٹرانسپورٹ سے بک کروا کر بلٹی انھیں دے دوں۔ بلٹی کل صبح دے دوں گا۔ یہ غالباً اکادمی سے آرڈر ہو گا۔

دیکھیے ناشرین/کتب فروش کے لیے میرا ٹینڈر منظور ہوا، تو شاید آرڈر جلد ہی ہو جائیں۔ آپ بھی پوچھ لیں تو بات ایک طرف ہو۔ پچھلی بار میں نے وقت پر سپلائی کر دی تھی۔ خیر۔

پریم گوپال متل

……………

پرتپال سنگھ بیتابؔ

5/8/93

عزت مآب جناب پروفیسر مظفر حنفی صاحب۔ آداب

امید ہے مزاج بخیر ہو گا۔ پچھلے کچھ دنوں سے آپ کی خدمت میں خط لکھنے کا پروگرام بنا رہا ہوں۔ بس کچھ مصروفیات ہی آڑے آتی رہی ہیں۔ آج یوں ہی بیسویں صدی کا سالنامہ سامنے آ گیا اور آپ کی غزلیں باصرہ نواز ہوئیں۔ مندرجہ ذیل شعر تو میرے دل میں ہی اتر گیا ہے:

میری کوشش ہے کہ دنیا کو بنا دوں فردوس
اور دنیا مجھے ناکاروں میں گردانتی ہے

مجھے ایسا لگتا ہے جیسے آپ نے میرے ہی جذبات کی ترجمانی کی ہے۔ اصل میں بڑی اور سچی شاعری وہی ہوتی ہے جس میں آفاقیت (Universality) ہو۔ آپ کی شاعری میں یہ صفت بدرجہ اتم موجود ہے۔

''پیش خیمہ'' اور ''سراب در سراب'' کے بعد میرا تیسرا مجموعہ زیر ترتیب ہے۔ آپ کیونکہ ہمارے رہنما شاعر اور نقاد ہیں اس لیے میں چاہتا ہوں کہ آپ اس پر کچھ لکھ دیں، اگر میری عرضی قبول ہو جائے تو مسودہ ارسال کر دوں، یا اگر آپ چاہیں تو چند ایک چنی ہوئی نظمیں، غزلیں ارسال کر دوں، ایک اور بات جو آپ سے چھپانا نہیں چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ فاروقی صاحب (شمس الرحمٰن) بھی شاید اس پر کچھ لکھ دیں، بہر حال آپ کی رائے ضرور ہونی چاہیے۔ امید ہے آپ میری بات رکھ لیں گے حالانکہ میں جانتا ہوں آپ بے حد مصروف رہتے ہیں لیکن کیونکہ آپ کی رائے میری شاعری کے بارے میں ہمیشہ حوصلہ افزا رہی ہے، لہٰذا آپ سے امید وابستہ ہے۔ کبھی اس طرف بھی آیئے گا۔ اگر یہاں مشاعرے وغیرہ میں بلوایا جائے تو کیا آپ آنا پسند کریں گے؟ گھر میں سب لوگوں کو میری جانب سے آداب کہیے گا۔

آپ کا حلقہ بگوش۔ پرتپال سنگھ بیتاب

……………

پریمی رومانی

26/7/07

ذی احترام پروفیسر مظفر حنفی صاحب۔ آداب و نیاز

''اقبال اور جدید اردو شاعری'' کا ایک نسخہ آپ کی خدمت میں بھجوا رہا ہوں۔ امید ہے کہ آپ میری یہ حقیر کوشش پسند فرمائیں گے اور اس کتاب پر اپنے خیالات کا اظہار کرنے کی زحمت کریں گے۔ جموں کی آل انڈیا مشاعرے میں آپ سے اکثر ملاقاتیں ہوتی رہتی ہیں۔ لیکن تفصیل سے گفتگو کا موقع کبھی میسر نہیں ہوا۔ تشنگی باقی ہے۔

اور کیا لکھوں۔ امید ہے کہ آپ خوش و خرم ہوں گے۔ آپ کے تبصرے کا بے چینی سے انتظار رہے گا۔

خلوص کیش…… پریمی رومانی

……………

تسکین زیدی

29/4/2000

محترمی ومحبی مظفر حنفی صاحب۔ تسلیمات!

پچھلے دنوں آپ کا فون آیا تھا آپ نے یاد کیا اس سے جی خوش ہوا۔ اسی بہانے نصف ملاقات ہوگئی۔

ایم۔ اے پرائیویٹ کی اسکیم شائع ہوگئی۔ حسبِ ہدایت پشت پر تحریر کر رہا ہوں خدا کرے یہ وقت سے موصول ہو جائے۔ ویسے میں شب میں آپ کو فون کر کے مطلع کر دوں گا اور میرے لائق کوئی خدمت ہو تو ضرور یاد فرمائیے گا۔ کافی عرصے سے آپ سے ملاقات نہ ہوسکی۔ کیا کانپور آپ کا آنا کم ہوگیا ہے یا کانپور والوں کو آپ بھول گئے ہیں؟

میری طبیعت ایک سال سے ناساز ہے۔ Escorts دہلی کا علاج ہو رہا ہے شاید برادرم خوشحال نے آپ کو بتایا بھی ہو۔ تخلیقی کام سب ادھورے پڑے ہیں کبھی کبھی کچھ لکھ لیتا ہوں۔ کلکتہ کے پس منظر میں میرا ایک افسانہ ''چھوٹے لوگ'' عنقریب اثبات ونفی میں شائع ہو رہا ہے اگر آپ کی نظر سے گزرے تو اپنی گران قدر رائے سے ضرور نوازیں۔ میں ۱۹۶۴ء میں ۴ ماہ کلکتہ اور اس کے دیہی علاقوں میں رہا ہوں۔ اسی وقت کی یادوں کی بازیافت اس افسانے میں میں نے رقم کرنے کی کوشش کی ہے، معلوم نہیں کہ میں اس میں کامیاب ہوا یا نہیں۔ اچھا خدا حافظ۔ گھر میں سب کو مناسبات۔

احقر العباد...... تسکین زیدی

....

تمنّا لدھیانوی

5/2/2000

قبلہ وکعبہ حنفی صاحب۔ آداب ونیاز

روز نامہ ''ہند سماچار'' مورخہ ۲۰ نومبر ۲۰۰۰ء کے کالم ''گلہائے رنگارنگ'' میں آپ کی غزل نظر نواز ہوئی۔ آپ کے تین شعر میرے دل میں گھر گئے۔

ممکن ہے یہ گرداب سمندر سے اٹھا لائے
تم لوگ سفینہ تو مرے گھر سے اٹھا لائے
وہ رنگ، وہ خوشبو تو امانت ہے کسی کی
ہم قطرۂ شبنم ہی گلِ تر سے اٹھا لائے
پھر کوئی نہیں دے گا تڑپنے کی اجازت
ہم خون کے دھبے تیری چادر سے اٹھا لائے

آپ کا ہر شعر خوبصورت، مرصع اور داد کے قابل ہے۔ ایسی پیاری غزل کے لیے مبارکباد قبول فرمائیں۔ دیگر اشاعت شدہ غزلیات میں آپ کی غزل سبقت لیے ہوئے ہے، اس لے اثر انگیز اور متاثر کن ہے۔ مجھے دلی امید ہے آپ جواب دے کر شرف ممنونیت بخشیں گے۔ زیادہ آداب   خیر اندیش......تمنّا لدھیانوی

....

جگن ناتھ آزاد

۱۷ر دسمبر ۹۲ء

ہمہ شب امیدوارم کہ نسیمِ صبح گاہی
بہ پیامِ آشنائی ز نواز ادا شما را

برادرِ عزیز ڈاکٹر مظفر حنفی

اس خط کے ساتھ اپنی اردو کے بارے میں چند کتابوں پر مشتمل ایک پارسل حاضر ہے: ع گر قبول افتدز ہے عز و شرف۔

خدکرے آپ ہر طرح خیریت سے ہوں۔   نیاز مند۔ جگن ناتھ آزادؔ

....

۱۰ر دسمبر ۹۴ء

برادر عزیز۔ آداب

آپ کا عنایت نامہ ملا۔ ممنون ہوں۔

''انشا'' میرے نام آتا ہے اور اس کا وہ شمارہ بھی مجھے موصول ہو گیا تھا جس میں مشاعرے اور لیکچر کی رپورٹ چھپی ہے۔ ادھر ''کشمیر ٹائمز'' نے مجھ سے ایک انٹرویو لیا تھا، کلکتے سے واپسی پر۔ جو کچھ اس میں چھپا منسلک ہے۔

ریڈیو کشمیر جموں نے پہلی بار مجھ سے اپنے سالانہ مشاعرے کے لیے ہندوستان بھر سے نام تجویز کرنے کو کہا ہے۔ حیرت ہوئی کیونکہ اس طرح کی فرمائش آج تک کبھی نہیں ہوئی تھی۔ بہر طور مغربی بنگال سے میں نے تین نام تجویز کیے ہیں۔ مظفر حنفی، سالک لکھنوی اور ف س اعجاز۔ اب دیکھیں ڈائرکٹر کیا فیصلہ کرتے ہیں۔ انھوں نے ہر ریاست سے تین تین نام تجویز کرنے کو کہا تھا۔ ہاں یہ بتانا بھول گیا کہ میں ۱۶ر کو پھر کلکتے حاضر ہو رہا ہوں۔

عدم نے کیا عمدہ کہا ہے:

شاید مجھے نکال کے پچھتا رہے ہوں آپ
محفل میں اس خیال سے پھر آ گیا ہوں میں

دو چار روز قیام رہے گا۔ ابھی یہ معلوم نہیں کہ قیام کہاں ہوگا۔ Shri Reoti lal Shah, 14, Chani Chowk shirt, Calcutta-700072 سے معلوم ہو سکے گا۔ ان کے ٹیلی فون نمبر یہ ہیں: (R) 244-3518, (R)oo91-033-2443518 (O)0091-033-274891 (O)27-7133 (O)27.4891.(O)0091-033-277133

ویسے کلکتہ پہنچتے ہی آپ کو ٹیلی فون کروں گا۔

از راہ کرم سالک لکھنوی صاحب کو میری آمد کی اطلاع دے دیں۔ میری طرف سے سلامِ شوق کے ساتھ۔ مقالے کی اطلاع خوش آئند ہے۔ اس کے ذریعے سے ایک بار پھر کلکتے آ کر آپ سے اور دوسرے احباب سے ملاقات کی صورت پیدا ہو سکتی ہے۔

خدا کرے آپ ہر طرح خیریت سے ہوں۔

نیاز مند...... جگن ناتھ آزاد

۲۴ر ستمبر ۹۴ء

برادرِ عزیز۔ آداب

آپ کے دونوں عنایت نامے ملے۔ انجمن کے پتے پر لکھا ہوا بھی اور جموں کے پتے پر لکھا ہوا بھی۔ تہِ دل سے شکرگزار ہوں اور ساتھ ہی بے حد نادم اور معذرت خواہ بھی ہوں کہ کلکتے سے واپسی پر میں اتنی مدت آپ کو خط نہ لکھ سکا۔

دراصل ارادہ ہوا یہ تھا کہ جموں واپس پہنچتے ہی میں شکریے کا خط بھی آپ کو لکھوں گا اور معذرت کا خط بھی کہ وعدے کے خلاف میں شام کی نشست میں شرکت کے لیے آپ کے دولت کدے پر حاضر نہ ہو سکا۔

حاضر نہ ہونے کا سبب یہ تھا کہ جن صاحب نے آپ کی موجودگی میں کہا کہ میں شام کو ہوٹل میں پہنچ رہا ہوں وہ آئے لیکن وہ تو شام کی محفل کا ساز و سامان ساتھ ہی لے کر آئے، ہوٹل ہی میں محفل جمانے کے لیے۔ میں ان کی بات سے یہ سمجھا تھا کہ وہ مجھے آپ کے یہاں لے جانے کے لیے آئیں گے لیکن ہوٹل میں آنے کا ان کا مقصد وہیں کمرے ہی میں محفل جمانے کا تھا۔ بہر طور، اس بات کی شرمندگی ابھی تک باقی ہے۔ میں نے ٹھیک سے بات سمجھی نہیں تھی۔

کلکتے سے روانہ ہوتے وقت دہلی میں ایک دن کے قیام کا خیال تو پہلے ہی سے تھا لیکن جب میں دہلی پہنچا تو حیدر آباد سے دعوت نامہ موجود تھا اقبال سیمینار میں کلیدی خطبہ پڑھنے کے لیے۔ یہ سیمینار تین چار روز بعد حیدر آباد میں منعقد ہو رہا تھا۔ اب جموں آ کر حیدر آباد جانا دشوار نظر آیا چنانچہ میں دو تین روز دہلی میں قیام کر کے حیدر آباد روانہ ہو گیا۔ چند روز وہاں بسر ہوئے۔ دہلی واپس پہنچا تو ایک ذاتی نوعیت کے کام نے گھیر لیا جس کے لیے کوئی پندرہ روز دہلی میں قیام کرنا پڑا۔ اپنی دانست میں جب کام مکمل ہو گیا تو میں جموں واپس آ گیا۔ دوسرے دن اطلاع ملی کہ کام ابھی نامکمل ہے چنانچہ میں انھی قدموں پھر دہلی روانہ ہو گیا۔ کوئی چار دن ہوئے ہیں واپس آیا ہوں گویا ع ہوگئی تاخیر تو کچھ باعثِ تاخیر تھا!

تصاویر بھی موصول ہوئیں۔ ع کس منہ سے شکر کیجیے اس لطفِ خاص کا

یہ انشاءاللہ ڈاکٹر خلیق انجم کی کتاب ”جگن ناتھ آزاد: حیات اور ادبی خدمات“ کی دوسری جلد میں شامل ہوں گی۔ اب اس کتاب کا ذکر آ گیا ہے تو پوچھنا آپ سے یہ ہے کہ کیا یہ کتاب یعنی جلد اول آپ کو موصول ہو گئی ہے یا نہیں۔ ویسے بھی مجھے کچھ یاد آ رہا ہے کہ کلکتے روانہ ہونے سے قبل میں نے چند کتابوں پر مشتمل ایک پارسل رجسٹری کے ذریعے سے آپ کو بھیجا تھا۔ اب خدا جانے یہ بات صحیح طور پر یاد ہے یا غلط طور پر کیونکہ اب صورت یہ ہے کہ کوئی بات ٹھیک سے یاد نہیں رہتی۔ گزشتہ چند ماہ میں مندرجہ ذیل کتابیں چھپ کے آئی ہیں۔ ان میں سے کوئی کتاب اگر میں نے آپ کو نہ پیش کی ہو تو بلا تکلف لکھیے تاکہ ڈاک کے ذریعے سے پیش کر دوں۔ ع حیف بر جانِ سخن گر بہ سخن داں نہ رسد!

۱۔ بیکراں (جگن ناتھ آزاد) ساتواں ایڈیشن (دوسرے ایڈیشن کے مطابق ہے)

۲۔ ستاروں سے ذروں تک (آزاد) چھٹا ایڈیشن (پہلے ایڈیشن کے مطابق)

۳۔ وطن میں اجنبی (آزاد) پانچواں ایڈیشن (پہلے ایڈیشنوں سے قدرے مختلف)

۴۔ نوائے پریشان (آزاد) تیسرا ایڈیشن (کتابت کی اغلاط پہلے دونوں ایڈیشنوں سے کم)

۵۔ جگن ناتھ آزاد اور اس کی شاعری (حمیدہ سلطان سلمہ) چوتھا ایڈیشن (پہلے ایڈیشن کے مطابق)

۶۔ جگن ناتھ ایک مطالعہ (محمد ایوب۔ واقف) تیسرا ایڈیشن (دوسرے ایڈیشن کے مطابق)

۷۔ جگن ناتھ آزاد، حیات اور ادبی خدمات (ڈاکٹر خلیق انجم) پہلا ایڈیشن (اس میں آپ کی تحریر دلپذیر بھی شامل ہے)

۸۔ بوئے رمیدہ (جگن ناتھ آزاد) دوسرا ایڈیشن (پہلے ایڈیشن کے مطابق)

۹۔ اقبال اور کشمیر (جگن ناتھ آزاد) تیسرا ایڈیشن (پہلے ایڈیشن کے مطابق)

۱۰۔ اقبال اور اس کا عہد (آزاد) بظاہر دوسرا ایڈیشن (حقیقتاً آٹھواں ایڈیشن، پاکستان کے ایک ناشر کی ”عنایت“ سے)

۱۱۔ ہندوستان میں اقبالیات: آزادی کے بعد (آزاد) دوسرا ایڈیشن (پہلے ایڈیشن کے مطابق)

۱۲۔ حیاتِ محروم (آزاد) پہلا ایڈیشن

۱۳۔ ارمغانِ آزاد (ڈاکٹر ظہورالدین) پہلا ایڈیشن

۱۴۔ جگن ناتھ آزاد: شخصیت اور ادبی خدمات (ایم حبیب خان) پہلا ایڈیشن

میں نے ان دنوں ایم۔ اے کے امتحانی پرچے بنانے کا کام تو ختم کر دیا ہے لیکن تھیس دیکھنے سے کبھی انکار نہیں کیا۔ اس لیے کہ اس میں متعلقہ یونیورسٹی میں جانے اور دوستوں سے ملاقات چھپی ہوتی ہے۔ اگر اس بہانے آپ کے ساتھ ملاقات ہو سکے تو کوئی تھیس بھجوا دیجیے۔ (ملاقات شرط ہے)۔

خط بہت طویل ہو گیا ہے۔ معذرت خواہ ہوں۔ یہ دراصل آپ کے ساتھ باتیں کرنے کا شوق تھا جو اس قدر طویل خط کی صورت میں ظاہر ہوا ہے۔ خدا کرے آپ ہر طرح خیریت سے ہوں۔

ڈاکٹر علقمہ شبلی، سالک صاحب کی خدمت میں آداب اور ان کے علاوہ "باں گروہ کہ از ساغرِ وفا ہستند سلامِ ما برسانید ہر کجا ہستند"

نیاز مند...... جگن ناتھ آزاد

پس نوشت: لیجیے اصل بات تو رہ ہی گئی۔ محروم میموریل لٹریری سوسائٹی کے سرپرست حضرات کی فہرست میں آپ کا نام شامل کرنے سے پہلے ہم لوگوں نے آپ سے اجازت نہیں لی۔ اس لیے معذرت قبول فرمائیے۔ غالب کا ایک مصرع اس وقت اپنی سفارش میں پیش کر رہا ہوں۔

ع 'خط نمودہ ام و چشم آفریں دارم!' والسلام ......آزاد

……

۳۰ / مارچ ۱۹۹۶ء

محترمی مظفر حنفی صاحب۔ آداب

کلکتے میں آپ سے ملاقات تو نہ ہو سکی، لیکن ٹیلی فون پر آپ کے ساتھ بات چیت دلی مسرت کا باعث رہی۔

یہ تو میں نے آپ کو بتا دیا تھا کہ آپ کا عنایت نامہ کلکتہ روانہ ہونے سے پہلے مجھے موصول ہو گیا تھا۔ اب اس خط کے ذریعے سے یہ بتانا مقصود ہے کہ ابھی تک مذکورہ مکتوب مجھے نہیں ملا۔ جس وقت بھی ملے گا میں مثبت رپورٹ Speed Post کے ذریعے بھجوا دوں گا۔ خدا کرے آپ ہر طرح خیریت سے ہوں۔

نیاز مند......جگن ناتھ آزاد

پس نوشت: میں ۱۰/اپریل سے ۱۵/اپریل تک جموں سے باہر رہوں گا کہ بمبئی کے نہرو سینٹر اور بمبئی یونیورسٹی کی طرف سے دعوت ہے۔ اور یونیورسٹی نے مشاعرے کی دعوت دی ہے اور یونیورسٹی نے تین لیکچروں کی۔ میں اس لیے لکھ رہا ہوں کہ اگر مذکورہ مکتوب ۱۰/ اور ۱۵/ کے درمیان آیا تو جواب میں ۱۶/ کے بعد دے سکوں گا۔ (Speed Post) سے۔ والد محترم کی دو کتابوں کے نئے ایڈیشنز کی ایک ایک جلد ایک الگ پارسل کی صورت میں آپ کو بھیجی جا رہی ہے۔ کبھی فرصت کے وقت ان پر الگ الگ یا مشترکہ تبصرہ کر دیں اور جس اخبار یا رسالے میں چھپے اس کا تراشہ مجھے بھجوا دیں۔ تہِ دل سے شکر گزار رہوں گا۔

ڈاکٹر خلیق انجم کی کتاب میں آپ نے دیکھا ہو گا کہ آپ کا میری ایک کتاب پر تبصرہ شریک اشاعت ہے۔ آپ چند سطریں بھی لکھیں گے۔ میرے متعلق کسی نہ کسی کتاب میں شامل ہو جائیں گی۔ (آزاد)

....

۱۶/ستمبر ۲۰۰۲ء

برادرِ عزیز مظفر حنفی صاحب۔ آداب

میں نے آج ہی کی ڈاک میں آپ کو ایک طویل اور مفصل خط لکھا ہے لیکن اس کے پتے میں 358, Batla House لکھ گیا ہوں غلطی سے۔ ازراہِ کرم کسی کو بھیج کر وہ خط منگوا

لیجیے تاکہ میری محنت ضائع نہ ہو جائے۔

بچوں کو پیار اور دعا۔

خیر اندیش......جگن ناتھ آزاد

پس نوشت: یہ خط اب ۱۷ر ہی کو ڈاک سے نکلے گا اس لیے غالباً ۱۶ر والا خط ایک دن قبل غلط پتے پر موصول ہو گیا ہو گا۔ والسلام ......آزاد

....

۲۰ر ستمبر ۲۰۰۲ء

برادرِ عزیز، آپ کے لیے شکر گزاری کا اظہار کرتے ہوئے ایک مفصل خط آپ کو لکھا۔ جب ڈاک میں شامل کر چکا تو یاد آیا کہ پرانا پتا ہے۔ چنانچہ ایک اور خط آپ کو لکھا اس میں بھی D-40 کی جگہ D-4 لکھ دیا۔ اب یہ تیسرا خط ہے۔ زحمت نہ ہو تو دنوں خطوط ایک D-4 سے اور ایک اس سے پہلے والے پتے سے واپس منگوا کر مجھے ممنون کریں۔

خدا کرے آپ ہر طرح خیریت سے ہوں۔ والسلام

خیر اندیش......جگن ناتھ آزاد

....

5/11/2002

برادرِ عزیز۔ آداب

انگلستان میں کوئی ڈیڑھ ماہ کے قریب مدت گزار کے میں گھر واپس آ گیا ہوں۔ آپ کی کمیٹی نے میرے لیے جس ایوارڈ کا فیصلہ کیا تھا وہ لندن جاتے ہوئے میں نے بھوپال میں حاصل کر لیا تھا۔ تہِ دل سے شکر گزار ہوں۔

دراصل لندن کا سفر براہِ راست نہیں تھا۔ جموں سے تو براہِ راست کیا ہوتا دلی سے بھی براہِ راست نہیں تھا۔ میں یہاں سے دہلی گیا۔ وہاں انگلستان کا ویزا بنوایا۔ دلی سے علی گڑھ وہاں علی گڑھ مسلم یونی ورسٹی کے زیرِ اہتمام منعقدہ نعتیہ مشاعرے میں شرکت کی۔ وہاں سے دہلی واپس۔ دو ایک دن بعد دہلی سے بھوپال گیا۔ اقبال سمان کا ایوارڈ لینے کے

لیے۔ وہاں سے پھر دہلی اور دہلی سے براستہ کویت لندن۔ دہلی سے لندن اور لندن سے دہلی میرا اور ڈاکٹر خلیق انجم کا سفر مشترکہ تھا۔ دونوں علامہ جمیل مظہری سیمینار میں مدعو تھے۔ ہم وہاں ۵؍ اکتوبر کو پہنچے۔ ۶؍ کو سیمینار تھا۔ اور مشاعرہ بھی اسی رات تھا۔ اسی شام کو مشاعرہ گاہ میں پہنچتے ہی عزیزم پرویز سے ملاقات ہوئی۔ ایک دوسرے سے مل کے ہم دونوں مسرور ہوئے کیونکہ یہ پہلی ملاقات تھی۔ میں نے انھیں آپ کی طرف سے بھیجی ہوئی تین کتابوں کا مژدہ جانفزا سنایا اور بتایا کہ کتابیں ہماری قیامگاہ اقبال مرزا صاحب کے دولت کدے پر رکھی ہیں۔ خیال تھا وہ کسی وقت آئیں گے اور کتابیں ان کے حوالے کر دی جائیں گی، لیکن وہ بر بنائے مصروفیت نہ آ سکے۔ تین چار یا چار پانچ روز بعد میں اور ڈاکٹر خلیق انجم دونوں برمنگھم چلے گئے۔ وہاں سے عزیزم پرویز کو ٹیلی فون پر اطلاع دی کہ آپ کی کتابیں میں اپنے ساتھ برمنگھم لے آیا ہوں۔ (یہ ٹیلی فون خود میں نے نہیں کیا تھا۔ غالباً ڈاکٹر خلیق انجم یا عاشور کاظمی صاحب نے کیا) اس کے جواب میں معلوم ہوا کہ وہ خود ہماری قیام گاہ یعنی عاشور کاظمی صاحب کے دولت کدے پر آ کر کتابیں لے جائیں گے۔

میں دوسرے دن فروڈسم (cherhni) اور وہاں سے بریڈفورڈ چلا گیا۔ بریڈفورڈ میں ایک ادبی جماعت کی جانب سے اس خاکسار کے اعزاز میں ایک جلسہ تھا جس کا اہتمام میرے ایک ہم وطن یعنی میانوالی (پاکستان) کے منصور آفاق صاحب نے کیا تھا۔ (آفاق صاحب بریڈفورڈ سے ''اَن کوٹ'' نام کا ایک اردو ماہنامہ نکالتے ہیں۔ ضخامت میں ماہنامہ (یا شاید دوماہی) ''نقوش'' اور ''فنون'' سے کم نہیں۔)

رات کو اقبالیات کے موضوع پر اس خاکسار کا لیکچر تھا۔ سینٹرل لائبریری بریڈفورڈ میں۔ سوالات بھی ہوئے اور ان سوالات سے یہ حقیقت میرے سامنے آئی کہ

ع ذرا نم ہو تو یہ مٹی بہت زرخیز ہے ساقی

لندن میں بھی سیمینار اور مشاعرے والی رات کو یہ دیکھا کہ جلسہ گاہ شائقین اردو سے کھچا کھچ پُر ہے۔ عاشقانِ اردو اس طرح کے سیمینار اور مشاعرے باہمی تعاون سے منعقد کرتے ہیں لیکن یہ باہمی تعاون مختلف گروہوں میں بٹا ہوا ہے۔ سارے انگلستان کی،

ہر گروہ پر مشتمل، ترقی اردو کے لیے ایک مرکزی جماعت نہیں ہے۔ ایک ایسی جماعت جس میں سارے برطانیہ کے اردو کے حامی، جماعت کے رکن کے طور پر شامل ہوں تاکہ جب کوئی انٹرنیشنل اردو کانفرنس یا سیمینار یا مشاعرہ منعقد ہو تو تمام ملک کے اردو نواز گروہوں کے اراکین اس میں شریک ہوں۔

لیجیے، میں یہ بتانا تو بھول گیا کہ بریڈفورڈ سے میں برمنگھم واپس آیا تو پتا چلا کہ عزیزم پرویز میری غیر حاضری میں آئے تھے اور اپنی کتابیں لے گئے۔

دہلی سے لندن روانگی کے وقت آپ سے ملاقات دلی مسرت کا باعث ہوئی تھی۔ خداوند کریم آپ کو خوش و خرم رکھے!

اس خط کے ساتھ اپنے کلام کے دو نئے مجموعے آپ کو پیش کر رہا ہوں۔

ع گر قبول افتد زہے عزّ و شرف!

امید کہ آپ ہر طرح خیریت سے ہوں گے۔ والسلام

خیر اندیش......جگن ناتھ آزاد

....

جسٹس کے ایم یوسف

۳ر ستمبر ۲۰۰۲ء

محترم پروفیسر حنفی صاحب۔ السلام علیکم

آپ کا علمی تحفہ ملا، سر آنکھوں پر۔ بہت بہت شکریہ۔ اس خاکسار کو یاد رکھا یہی میرے لیے باعثِ مسرت ہے۔

آپ کی یاد اکثر آتی ہے۔ یہاں قحط الرجال ہے۔ سب افلاطون ہیں لیکن کام کے کوئی نہیں۔ فارسی کی حالت تو چوپٹ ہے۔ امید مزاج گرامی بخیر ہوگا۔

دعاؤں کا طالب......احقر یوسف

....

جوگندر پال

۲ر جون

پیارے بھائی مظفر حنفی، خوش رہیے۔ آپ کا دعوت نامہ ابھی ملا ہے جس سے یہ معلوم کر کے از حد مسرت ہوئی کہ آپ کے بیٹے سہیل مظفر کی شادی ۲۸ر مئی کو انجام پائی۔ میں دعا گو ہوں کہ خدا اس خوش قسمت جوڑے کو ایک طویل، خوشحال اور کامیاب باہمی زندگی عطا کرے۔ ہم دعوت ولیمہ میں ضرور حاضر ہوتے مگر آپ کا کارڈ آج دو جون کو ملا ہے اس لیے نہیں آپائے۔ نیک خواہشات۔ آپ کا...... جوگندر پال

....

۲۱ر اکتوبر

پیارے بھائی مظفر حنفی

میں بہت خوش تھا کہ عزیزی فضیل اور عزیزہ نزہت کی تقریبِ شادی پر حاضر ہو کر آپ کو دلی مبارکباد پیش کروں گا اور آپ کی خوشی میں شریک ہوں گا، مگر آج نزلہ اور بخار کے باعث طبیعت گر گئی ہے۔ بہر حال بھابی اور آپ ہم دونوں کی گرم جوش مبارکباد قبول کیجیے۔ ہماری دعا ہے کہ اس خوش قسمت جوڑے کو خدا ایک طویل، خوشحال، بامعنی باہمی زندگی عطا کرے۔ دعائیں اور محبت!

آپ کا...... جوگندر پال

....

جلیل ساز

11/2/91

گرامی قدر۔ تسلیمات

عرض مطلب سے قبل تعارف ضروری ہے۔ مختصراً یہ کہ میں مہاراشٹر اسٹیٹ اردو

اکاڈمی کا ممبر ہوں اور ہر سال اکاڈیمی کسی مشہور ادبی شخصیت کو نیشنل ایوارڈ سے نوازتی ہے۔ اس سال بھی ہم سے سفارش کے لیے نام طلب کیے گئے ہیں۔ عموماً یہ ایوارڈ تامل ناڈو، حیدر آباد اور بمبئی کے ادبا و شعرا ہی کو ملے ہیں۔ ہماری خواہش ہے کہ اس مرتبہ ہم وسط ہند کی کسی اہم شخصیت کا نام پیش کریں۔ میری نظر میں آپ سے زیادہ اور کوئی مستحق نہیں۔ اس سلسلے میں اکاڈیمی آفس سے جو فارم ہمیں دیے گئے ہیں۔ اس میں نام کے ساتھ تصانیف کی تفصیل بھی درج ہے۔ براہ کرم آپ اپنی مطبوعہ تصانیف سے مطلع فرمانے کی زحمت فرمائیں۔ نوازش ہوگی۔

نیاز مند...... جلیلؔ ساز

......

7/3/91

گرامی محترم ڈاکٹر صاحب۔ تسلیمات

آپ کو یہ سن کر مسرت ہوگی کہ اکاڈیمی کی تشکیل نو میں دوبارہ مجھے نامزد کیا گیا ہے اور پہلی میٹنگ میں جو ۲۸ ر فروری ۹۱ء کو بمبئی میں ہوئی۔ شرکت کے لیے بمبئی گیا تھا۔ کل واپسی پر آپ کا عنایت نامہ باصرہ نواز ہوا۔ شکریہ

یقیناً آپ کے ادبی کارنامے اظہر من الشّمس ہیں۔ میں نے فارم میں نیشنل ایوارڈ کے لیے خود اور اپنے دوسرے ساتھی ممبران سے آپ کے نام کی سفارش لکھوا کر فارم کو ۲۵ ر فروری ۹۱ء کو اکاڈیمی آفس میں پہنچا دیا ہے۔ اس طرف سے گزریں تو ضرور مطلع فرمائیں اور اگر صورت ہو تو دو چار دن غریب خانے پر ہی قیام فرمائیں۔ عزت افزائی ہوگی۔ باقی حالات بدستور ہیں۔

مخلص۔ جلیلؔ ساز

......

جلیسؔ نجیب آبادی

9/9/02

برادرِ محترم۔ السلام علیکم

خدا کرے آپ مع متعلقین بہ عافیت ہوں۔ آپ کی شاعری تو تقریباً ہر ماہ کسی نہ کسی ادبی جریدے میں پڑھنے کو مل جاتی ہے اور اس سے مجھے روشنی ملتی ہے، ملاقات صرف ایک بار جشنِ انیس انصاری کے موقع پر مدتوں پہلے بجنور میں ہوئی تھی۔ شاید میں آپ کے لیے اجنبی نہیں ہوں۔

برسوں سے مجھے شاد عارفی کا باقاعدہ مطالعہ کرنے کی آرزو ہے، کئی لوگوں نے بتایا کہ آپ سے رابطہ قائم کروں۔ کلکتہ کے پتے پر خط لکھا، جواب سے محروم رہا۔ پھر کوریر سروس سے خط بھیجا۔ "Not Meet" کے نوٹ کے ساتھ واپس آ گیا۔

چند روز پیشتر نشتر خانقاہی صاحب کی میز پر آپ کے تازہ شعری مجموعہ ''ہات اوپر کیے'' سے آپ کا پتہ نوٹ کر کے لایا ہوں اور یہ عریضہ ارسال خدمت کر رہا ہوں۔ اسی کتاب پر کہیں آپ کی مرتبہ کتب میں دو نام درج ہیں۔ (۱) کلیات شاد عارفی (۲) شاد عارفی کی غزلیں۔ براہِ کرم ان دونوں کتابوں کی الگ الگ قیمت اور ملنے کا پتہ تحریر فرما دیں بہت ممنون ہوں گا۔ اگر آپ بھیج سکیں و اعزازی طور پر زحمت نہیں دوں گا البتہ کچھ رعایت ضرور چاہوں گا۔ جوابی لفافہ بھیجنے کی جرأت اس لیے نہیں کر رہا ہوں کہ شاید بے ادبی ہو۔ یقین کی حد تک امید ہے کہ آپ جواب سے ضرور نوازیں گے۔

آپ کا.....جلیس نجیب آبادی

....

25.9.02

برادرِ محترم! السلام علیکم

اس سخاوت کا شکریہ کیسے ادا کروں کہ آپ نے بے طلب نہایت اہم تصنیف عطا فرمائی۔ ظاہر ہے کہ ایک مضبوب شخصیت کی شناخت میں اس سے مجھے بہت روشنی ملے گی۔ جزاک اللہ۔

انشاء اللہ مطالعہ کے بعد اپنی ناچیز رائے لکھ کر ارسالِ خدمت کروں گا۔ ''کلیاتِ

شاؔد عارفی'' کے لیے پریم گوپال متل صاحب کو خط لکھ دیا ہے۔ انشاء اللہ مل جائے گی۔

'غزلوں کے شہر میں' بھی مدتوں پہلے کلکتہ ارسال کی تھی جو واپس آ گئی تھی۔ اب رجسٹرڈ ڈاک سے دہلی بھیج رہا ہوں، آپ کی ایک غزل اس میں چھپی ہے ڈاکٹر گری راج نے کمپوزنگ کے وقت حضرت شاد عارفی کی غزل نہ جانے کہاں گم کر دی معذرت خواہ ہوں۔ رسید سے نوازیے گا۔ قبول فرما لیں تو مجھے مسرت ہوگی۔ نشتؔر خانقاہی صاحب اکثر آپ کو یاد کرتے رہتے ہیں۔

ممنونِ کرم۔ جلیسؔ نجیب آبادی

……

جلال فریدی

گرامی قدر حنفی صاحب، عقیدتیں۔

امید کہ آپ شاداب وشگفتہ ہوں گے۔ ایک زانہ ہوا دہلی میں ملازمت کے دوران برابر ملاقات ہوتی تھی۔ میں جوگابائی میں رہتا تھا۔ اردو شعروادب میں آپ ایک انجمن کی حیثیت رکھتے ہیں۔ آپ کا بہت پھیلا ہوا کام ہے۔ نثر اور نظم دونوں پر آپ کو بھرپور دسترس حاصل ہے۔ خدا کرے آپ اپنے علمی وادبی کاموں میں مصروف ومنہمک ہوں۔ جناب نثار صاحب کو میرا سلام عرض کریں گے ممنون رہوں گا۔

آپ کا نیاز مند۔ فریدی

۱۷رمئی ۲۰۰۳ء

گرامی قدر پروفیسر حنفی صاحب۔ اخلاص وعقیدتیں

امید کہ آپ شاداب وشگفتہ ہوں گے کولکاتا اور دہلی میں ملازمت کے دوران کئی بار آپ سے ملاقات رہی ہے۔ اردو شعروادب کی تاریخ میں آپ کا وسیع پیمانے پر کام ہے۔ شاعر کی حیثیت سے تو ساری ادبی دنیا ہی واقف ہے۔ اقبال کے حوالے سے آپ کا مضمون خاصے کی چیز ہے۔ جب میں جوگابائی میں رہتا تھا تو دو ایک مرتبہ آپ سے علمی وادبی موضوعات پر

تفصیلی گفتگو بھی ہوئی تھی۔ خدا کرے آپ بخیر ہوں۔ آپ کا نیاز مند......فریدی

....

جمال اویسی (ڈاکٹر)

۱۱رمئی ۲۰۰۶ء

محترمی و معظمی پروفیسر مظفر حنفی صاحب۔ تسلیم و بندگی

خدا کرے کہ آپ بخیر و عافیت ہوں۔ اپنے دو شعری مجموعے ''نظم نظم'' اور ''شور کے درمیان'' بھجوا رہا ہوں۔ آپ کے تاثرات میرے لیے ضروری ہیں۔

میں دربھنگہ ٹائمز میں آپ کا گوشہ شائع کرنا چاہتا ہوں۔ لہٰذا اپنی کتابوں کی فہرست کے ساتھ ایک تصویر اور بایوڈاٹا چند غزلوں کے ساتھ بھجوا دیں۔ ممکن ہو تو کوئی شعری مجموعہ بھی، کیونکہ لوگوں سے مضامین لکھوانے پڑیں گے۔ امید ہے آپ تعاون کریں گے۔ ''دربھنگہ ٹائمز'' پورے طور پر ادبی رسالہ ہے۔ خیر اندیش...... جمال اویسی

....

جاوید اختر چودھری (یو کے)

18/2/04

محترم مجی جناب مظفر حنفی صاحب۔ السلام علیکم

امید ہے آپ خوش و خرم اور خیریت سے ہوں گے۔ برادر محترم پرویز مظفر صاحب کے توسط سے آپ کی گراں قدر رائے موصول ہوئی۔ میرے افسانوں کے حوالے سے آپ نے جس قدر حوصلہ افزائی کی ہے میں الفاظ میں اس کا شکریہ ادا نہیں کر سکتا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے الفاظ اور آپ کی تعریف دعاؤں کو عملی جامہ پہنانے کی مجھے توفیق عطا فرمائے۔ آمین

کبھی ہندوستان آنا ہوا تو آپ سے ملاقات کو حاضر ہوں گا اور اسے اپنی خوش بختی میں شمار کروں گا۔ سلطانہ مہر کی جانب سے اور میری جانب سے اہلِ خانہ کو حسبِ مراتب

آداب اور تسلیمات۔ خیر طلب...... جاوید اختر چوہدری

....

جعفر ساہنی

26/4/03

برادر محترم۔ السلام علیکم

امید ہے کہ جناب مع اہل و عیال بفضلِ خدا بخیر ہوں گے۔ کلکتہ سے آپ چلے گئے لیکن آپ کا خلوص پیہم یاد آتا رہا۔ صدف جعفری بھی احترام کے ساتھ یاد کرتی ہیں۔

رسالوں سے جب یہ خوشگوار اطلاع ملی کہ امسال دہلی اردو اکادمی کی طرف سے شاعری کا معتبر انعام آپ کے نام سے منسوب ہے تو بے ساختہ خوشی ہوئی۔ اردو کا یہ اہم انعام آپ کو خوب مبارک ہو۔ اس سے پہلے بھی آپ کئی قابلِ ذکر انعامات کے حقدار ہو چکے ہیں اور توقع ہے کہ آنے والے دنوں میں بھی یہ سلسلہ کچھ زیادہ ہی نمایاں انداز میں قائم رہے گا۔ انشاء اللہ۔

مخلص...... جعفر ساہنی

....

چمن

22/1/2001

جناب پروفیسر مظفر حنفی صاحب۔ آداب

خیریت؟ ماجودہ و مطلوبہ احوال آنکہ ہندسماچار مورخہ 8/1 کے ادبی سیکشن میں آپ کی غزل پڑھی۔ آپ کے جذبات، خیالات، محسوسات نے دل و دماغ پر گہرا اچھا تاثر دیا۔ آپ نے حقیقی عکاسی کی تصویر پیش کی ہے۔ دعا ہے آپ کا ادبی مینار ادبی کرنیں ہمیں دیتا رہے۔ ان اشعار نے کافی اثر اندازی کی:

ٹوکا تو کیا جانے اس کے جی میں آئے

گھر آ تو جاتا ہے بیٹا دیر سویر
اس گھر میں ہر اینٹ سلگتی رہتی ہے
اس گھر میں سیلاب آئے گا دیر سویر

آپ کب سے لکھ رہے ہیں؟ اپنی تخلیقات سے بھی مطلع کریں۔ دلی ممنون ہوں گا۔ امید ہے اپنی قیمتی وقت سے چند ایک لمحات نکال کر ضرور جواب دیں گے۔ شکریے کے ساتھ جواب کا منتظر۔ دعا گو، کائناتِ مخلوقات کا ایک ذرہ...... چمن

....

چوہدری ابن النصیر

۱۴؍اگست ۹۴ء

محترم جناب مظفر حنفی صاحب۔ تسلیمات

امید کہ مزاج گرامی بخیر ہوگا۔ آپ کا خط بہت دنوں سے نہیں ملا۔ ابھی پاکستان سے رسالوں کے وہ شمارے نہیں آئے ہیں جن میں آپ کی تخلیقات بھجوائی گئی تھیں۔

پچھلے ماہ کلکتہ گیا تھا۔ کل ہی اپنے گھر سے واپس ہوا ہوں۔ تعجب ہے آپ مجھے میری تحریروں سے پہچان نہیں سکے۔ آپ مجھے نعیم اشفاق کے نام سے جانتے رہے ہیں۔ اس خط کا جواب آسنسول کے پتہ پر دیجیے گا۔

آپ کا...... چوہدری ابن النصیر

....

مکرمی مظفر حنفی صاحب۔ السلام علیکم

امید کہ مزاج بخیر ہوگا۔ دریافت کراچی کے مئی جون ۹۴ء کے شمارے میں آپ کی غزلیں شائع ہوئی ہیں۔ یہ شمارہ آپ کو ملا ہے کہ نہیں؟ واپسی ڈاک سے مطلع فرمائیں تاکہ نہ ملنے کی صورت میں آپ کو بھیج سکوں۔ میرے لائق کوئی کام ہو تو تحریر فرمائیں۔

مخلص...... چوہدری ابن النصیر

چودھری جاوید ارشد (ڈاکٹر)

۱۸ر نومبر ۸۹ء

قبلہ استاد محترم حنفی صاحب۔ السلام علیکم

اللہ پاک سے امید کرتا ہوں کہ آپ بخیر ہوں۔ کافی دن سے آپ کے خط کا انتظار کر رہا تھا لیکن آپ کا کوئی خط نہیں آیا۔ آج فیروز میاں سے ملاقات ہوئی۔ ملاقات ہونے پر معلوم ہوا کہ آپ نے ان کو میرے بارے میں لکھا ہے انھوں نے بتایا کہ آپ نے لکھا ہے کہ فائنل کر کے بتائیں تو فائنل تو میں نے آپ کو بتا ہی دیا تھا۔ اب تو آپ کو یہ لکھنا ہے کہ میں کلکتہ کب تک آؤں؟ انتظار رہے گا۔

ہاں میرے معلم کے امتحانات ۴ر دسمبر ۸۹ء سے ہوں گے آپ مجھ کو لکھیں کہ کب تک آجاؤں باقی سب خیریت، جواب دہلی کے پتے پر ہی دیں۔ فقط والسلام

آپ کا اپنا...... جاوید ارشد

حکیم عبدالحمید (ہمدرد)

ہمدرد نگر/ ۵ر اکتوبر ۹۷ء

جناب مظفر حنفی صاحب۔ السلام علیکم

عزیز فضیل مظفر سلمہ کی شادی آپ کو اور بیگم حنفی کو مبارک ہو۔ دعا ہے نیا جوڑا شادماں رہے۔ آمین

خیر طلب...... عبدالحمید

....

حامد انصاری (نائب صدر جمہوریہ ہند)

۱۶ر جنوری ۲۰۰۸ء

مکرمی جناب مظفر حنفی صاحب۔ سلام مسنون

امید کہ مزاج گرامی بخیر ہوگا۔ اردو غزل کے میدان میں آپ کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں ہے۔ آپ کی غزلوں کا مجموعہ ''مظفر کی غزلیں'' ہندی میں موصول ہوا بہت شکریہ، فرصت کے اوقات میں مطالعہ ضرور کروں گا۔ میری نیک خواہشات آپ کے ساتھ ہیں۔ والسلام

نیاز مند...... حامد انصاری

(نائب صدر جمہوریہ ہند)

……………

حنیف نقوی (پروفیسر)

۳۰/اکتوبر ۱۹۸۹ء

برادرِ مکرم! سلام مسنون

۴/اکتوبر سے ۲۲ اکتوبر تک مسلسل سفر میں رہا۔ حیدر آباد، بھوپال، علی گڑھ، بدایوں، لکھنؤ ہوتا ہوا بنارس واپس پہنچا۔ دوران سفر کسی جگہ کلکتے میں آپ کے تقرر کی اطلاع ملی تھی۔ پرسوں اعظم گڑھ میں ''بیسویں صدی'' کا تازہ شمارہ دیکھنے کے بعد اس کی تصدیق ہوئی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ آپ گزشتہ ماہ کے اواخر میں کلکتہ پہنچ کر اپنے فرائضِ منصبی سنبھال چکے ہیں۔ اللہ کا شکر ہے کہ اس کے فضل و کرم سے آپ کو آپ کا حق مل گیا اور جامعہ میں سرورِ سراپا شرور نے جو بدتمیزی کی تھی، اس کی تلافی ہوگئی۔ میری جانب سے دلی مبارکباد قبول فرمائیے۔ خدا سے دعا ہے کہ وہ آپ کو آپ کے مقصد میں مزید کامیابیاں عطا فرمائے۔ آمین

اب آپ کو بھی انتخابی کمیٹیوں میں ماہر کی حیثیت سے شرکت کے مواقع ملیں گے۔ میری مخلصانہ گزارش یہ ہے کہ آپ خود کو آل احمد سرور اور گوپی چند نارنگ نہ بنائیں کہ ان لوگوں کے نزدیک معیار لیاقت علم نہیں، تملق، کاسہ لیسی اور گروہ بندی ہے۔

امید ہے کہ مزاج گرامی بخیر ہوگا۔

مخلص...... حنیف نقوی

۱۹ر جولائی ۱۹۹۵ء

محبی! سلام مسنون

امید ہے کہ مزاج گرامی بخیر ہوگا۔ آپ کی یونیورسٹی سے ایک مقالہ ''وکیل اختر۔ حیات اور کارنامے'' آیا ہوا ہے۔ میں نے ابھی سرسری طور پر اس کی ورق گردانی کی ہے۔ بہت ہی سطحی نوعیت کا کام معلوم ہوتا ہے۔ اصل موضوع سے متعلق صرف دو ابواب ہیں اور وہ بھی کیفیت اور کمیت دونوں کے اعتبار سے تشنہ اور ناکافی۔ اس سلسلے میں آپ کا مشورہ درکار ہے۔ یونیورسٹیوں کے جو تمام حالات ہیں اور طالب علموں کا جو معیار ہے، اس سے میں باخبر ہوں، اس لیے ضرورت سے زیادہ سختی کا قائل نہیں، تاہم آپ کی رائے سے واقفیت ضروری ہے۔

آغا سہیل صاحب کون ہیں؟ میں ان سے واقف نہیں۔ آپ کی یونیورسٹی نے اس کی گنجائش رکھی ہے کہ تینوں ممتحن باہم مشورہ کر کے مشترک رپورٹ دے سکتے ہیں۔ ایسی صورت میں ممتحنین کے ناموں کے ساتھ ان کے پتے بھی دے دیے جایا کریں تو بہتر ہو۔ جواب سے جلد مطلع فرمائیں۔ رفقائے شعبہ کو آداب ہے۔

مخلص......حنیف نقوی

....

۹ر ستمبر ۲۰۰۲ء

مکرمی! سلام مسنون

آج گراں قدر علمی تحفہ ''لاگ لپیٹ کے بغیر موصول ہوئے کافی دن ہو گئے۔ معذرت خواہ ہوں کہ اس کی رسید میں اس قدر تاخیر ہوئی۔ اس کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ اس زمانے میں زیادہ تر بنارس سے باہر رہا۔ دوسرا سبب یہ کہ ضعیفِ بصارت کی وجہ سے نہ تو پانچ سات منٹ سے زیادہ دیر کچھ پڑھ سکتا ہوں اور نہ تسلسل کے ساتھ ایک آدھ صفحے کی تحریر لکھ سکتا ہوں۔ اگر روشنی تیز نہ ہو تو بعض اوقات خط لکھنا بھی مشکل ہو جاتا ہے۔ اسی پریشانی کی وجہ سے آپ کے اس مجموعے کے مضامین بھی بالاقساط پڑھے گئے اور انھیں تمام کرنے

میں کئی دن لگ گئے۔ ان مضامین کی ایک مشترکہ صفت یہ ہے کہ یہ سب کے سب بے حد دلچسپ ہیں۔ بعض مضامین پیش کردہ معلومات کے اعتبار سے بھی اہم ہیں۔ آپ نے اپنے اندازِ بیان کی سادگی اور بے تکلفی سے ان میں حسن پیدا کر دیا ہے جو قاری کو مصنف کے احترام پر مجبور کر دیتا ہے۔ ''یادِ ایام بنام تاجدار احتشام'' اس مجموعے کا سب سے اچھا مضمون ہے، جسے پڑھتے ہوئے میں کئی بار اس کیفیت سے دوچار ہوا جو اسے لکھتے وقت آپ پر طاری ہوئی ہوگی۔ مرحوم کی جواں مرگی کا جتنا بھی ماتم کیا جائے، کم ہے۔ آپ نے اپنی یادوں کے چراغ جلا کر جس طرح مرحوم کی یاد تازہ کی ہے، میرے خیال میں خراجِ تحسین کی اس سے بہتر کوئی اور صورت نہیں ہو سکتی۔ اس زندہ و تابندہ تحریر کے لیے ایک بار پھر مبارک باد قبول فرمائیے۔

امید ہے کہ مزاجِ گرامی بخیر ہوگا۔

مخلص...... حنفی نقوی

حامدی کاشمیری (پروفیسر)

14/5/98

پیارے بھائی مظفر حنفی صاحب!

خط اور غزلوں کے لیے دلی شکریہ قبول کیجیے گا۔ آپ نے جو غزلیں بھجوائی ہیں وہ آئندہ شمارے کے لیے محفوظ کر والی ہیں۔

جو بات آپ نے کہی ہے، میں اس کا خیال رکھوں گا، جہات کے بارے میں اپنے خیالات تنقیدی نقطۂ نظر سے لکھیے گا۔ اس کی طرف ضرور توجہ کیجیے۔

اور ہاں کیا یہ ممکن ہے کہ آپ اپنے شعبے میں چند ریسرچ اسکالروں یا طلبہ کو جہات کی سالانہ خریداری کے لیے کہیں، اس سے جہات سے وابستہ نوجوانوں کی حوصلہ افزائی ہوگی۔ امید ہے آپ بخیر ہوں گے۔ والسلام

مخلص...... حامدی کاشمیری

....

29/3/98

برادر مکرم مظفر حنفی شاحب!

طویل وقفے کے بعد خط لکھنے کے لیے معذرت خواہ ہوں۔ ۱۰/ دسمبر ۹۷ء کو ہم سری نگر سے نکلے تھے اور ۲۰/ مارچ ۹۸ء کو واپس لوٹے۔ سفر کے دوران کوئی لکھنے پڑھنے کا کام نہ ہو سکا۔ واپسی پر جہات کی ترتیب و تشکیل کا کام کرتا رہا۔ اب فرصت میں آپ کو یہ چند سطور لکھ رہا ہوں۔

آپ جانتے ہیں کہ اس وقت عام طور پر ادبی رسائل میں نظم و نثر کی جو چیزیں چھپتی ہیں Sub Standard کی ہوتی ہیں، میری یہ کوشش رہے گی کہ تخلیق کے ساتھ ساتھ تنقید کا بھی ایک اچھا معیار قائم ہو، آپ سے گزارش ہے کہ اپنی تخلیقات رسالے کے لیے ارسال کریں۔ خوشی کی بات ہے کہ آپ کا تخلیقی وفور برابر قائم ہے۔

آپ کا سفر نامہ بہت دلچسپ ہے۔ مگر جہات کی تنگ دامنی اس کی متحمل نہیں ہو سکتی، یہ طولانی بہت ہے، امید ہے آپ میری صاف گوئی کو پسند کریں گے، آپ سے جو قلبی رشتہ ہے اس کی بنا پر آپ سے صاف بات کہہ دی ہے۔ غزلوں کا منتظر ہوں۔ والسلام

آپ کا...... حامدی کاشمیری

....

17/7/02

برادر مکرم ڈاکٹر مظفر حنفی صاحب

آپ کے خط کا تاخیر سے جواب دینے پر معذرت خواہ ہوں، آپ نے ۲۸/ فروری ۲۰۰۲ء کو خط لکھا تھا جبکہ ہم حج کعبہ سے ۱۳/ مارچ ۲۰۰۲ء کو سرینگر لوٹے، واپسی پر طبیعت بہت خراب رہی اور کافی عرصے تک لکھنے پڑھنے کا کام معطل رہا۔ اللہ کا کرم ہے کہ حج کے دورانیے میں ہماری طبیعت ٹھیک رہی۔

ادھر جہات تاخیر سے شائع ہو رہا ہے۔ اس کا افسوس ہے، اصل میں بڑھاپا تیزی سے حاوی ہو رہا ہے اور activity کے کام نہیں ہو پاتے۔ آپ کا کلام آئندہ کے شمارے

کے لیے رکھ لیا ہے۔

برادرم شاہد علی خاں نے کتاب نما کا ایک شمارہ خاکسار کے لیے مختص کیا ہے، وہ شمارہ ضرور حاصل کیجیے اور اس کے بارے میں اپنے تاثرات سے نوازیے گا۔ والسلام

آپ کا......حامدی کاشمیری

......

حمید الماس

30/8/93

برادر محترم۔ سلام مسنون

روحِ غزل کی کامیاب ترتیب اور اشاعت پر مبارک باد پیش خدمت ہے۔ اس کتاب کو دیکھنے اور پڑھنے کی آرزو ہے۔ تین سو روپے دے کر خریدنے کی موقوف میں نہیں ہوں۔ مگر اس کے حصول کی ایک صورت ہے۔ اگر آپ مناسب سمجھیں تو روح غزل کی ایک جلد کی ترسیل کا بندوبست کر سکتے ہیں۔ یہاں ''سالار'' مشہور روزنامہ ہے۔ ہر ہفتہ پیر کو اس کا ایک ادبی ایڈیشن نکلتا ہے۔ میں اس کتاب پر ایک طویل تبصرہ لکھ کر چھپوا سکتا ہوں۔ اس لیے آپ سے درخواست ہے کہ برائے تبصرہ روحِ غزل کی ایک جلد کی ترسیل کا بندوبست فرمائیں۔ مطبوعہ تبصرہ کی ایک کاپی آپ کو روانہ کردوں گا۔ آپ یہ کرم فرمائیں تو بے حد شکر گزار رہوں گا۔ خدا کرے آپ بخیر ہوں۔

منتظر کرم......حمید الماس

......

حباب ہاشمی

24/2/1990

مظفرم! شدید انتظار کے بعد تمھارا ہوائی خط ملا۔ پرویز شاہدی ایوارڈ کے لیے پُر

خلوص مبارکباد۔ میری طرف سے اور بیگم کی طرف سے بھی قبول کرو۔ کلکتہ آنے پر شاندار دعوت کا اہتمام ہوگا۔ رات گئے تک مرغ کی تلاش میں ہم تم انجانی گلیوں میں گھومتے پھریں گے۔ اتنی محنت شاقہ کے بعد جو مرغ دستر خوان پر آئے گا وہ کس قدر لذیذ ہوگا اس کا اندازہ تو بخوبی ہم دونوں کو ہو چکا ہے اور ہم سے زیادہ غریب صبا کو جو چلتے چلتے تھک کر چور ہوگئی تھی مگر کلکتہ کے رکشے پر بیٹھنے کے لیے کسی قیمت پر محض اس لیے تیار نہ ہوئی کہ اسے ایک انسان کھینچتا ہے اور ہم کس قدر بے رحم ہیں۔ اللہ پاک اپنی پیاری بچی کو اپنے حفظ وامان میں رکھے اور بختاور بنائے۔ آمین

اچھی آپا خرابی صحت کی وجہ سے اب تک الٰہ آباد نہیں آسکیں۔ میں ۱۸؍تاریخ کو ہمیر پور گیا تھا۔ دفعتاً موسم بھی کافی سرد ہوگیا تھا اور ایسے میں لانا ممکن نہ تھا۔ دیکھو اب کب آتی ہیں۔ ادھر بھیا کی چھوٹی لڑکی شبانہ کی شادی مئی کے آخر یا جون کے شروع میں ہونے کو ہے اس لیے ابھی نہ آنا اچھا بھی رہا۔ ۲۰؍کو رائے بریلی ایک ضروری کام سے گیا تھا۔ اسی شام کو واپس آیا۔ جناب تیشؔ بلوی ایڈیٹر ''سہ ماہی فکروفن بمبئی'' موجود تھے۔ ایک مختصر سی شعری نشست ہنگامی طور پر منعقد ہوئی۔ مرسلین شیداؔ، عنبرؔ بہرائچی، راغبؔ فاروقی، حسنؔ کاظمی، سردار پنچھیؔ اور وحیدؔ رائے بریلوی وغیرہ نے شرکت کی۔

۲۱؍کو سرکاری دورہ پر ایک جانچ کے سلسلے میں بلیا چلا گیا تھا۔ ۲۲؍کی شب میں واپس آیا۔ جناب وحیدؔ بہت رنجیدہ وملول تھے کہ تم نے ابھی تک ان کا پیش لفظ نہیں لکھ بھیجا ہے۔ نہ ہی عنوان چشتی نے ابھی تک کچھ لکھا ہے۔ براہِ کرم میری خاطر کچھ لکھ دو۔ اگر مسودہ عنوان چشتی کے پاس ہو تو انھیں فوراً لکھو کہ لکھ کر فرصت کریں۔ ایک سال سے زائد ہو چکا ہے، آپ حضرات بزرگ شاعر کے حال پر رحم کریں۔ اصغری اور اریبہ سلمہا تم دونوں کو سلام لکھاتی ہیں۔ فضیل سلمہ کو دعائیں۔ خدا کرے بعافیت ہوں۔

آج میاں خالد ندیم صبح گھر آئے۔ وہ اپنے ایک دوست جس کا تعلق شریف آباد سے ہے ساتھ ٹھہرے ہوئے ہیں۔ میں نے کہا ہے کہ کوئی پریشانی ہو تو فوراً میرے پاس چلے آؤ ''آج'' اخبار سے منسلک ہیں۔ والسلام

حباب ہاشمی

12th aug. 1990

ڈیئر مظفر۔ محبتیں

تمھارا مکتوب گزشتہ ماہ موصول ہوا تھا جس میں تم نے کلکتہ واپس جانے کی بات لکھی تھی۔ امید ہے ان دنوں بعافیت کلکتہ میں بار جمان ہو گے۔ اس بار تم پھر تنہا گئے یا بھابی کو لے گئے؟

مجھے جواب دینے میں تاخیر ہوئی۔ دراصل میرے آفس میں کام کی زیادتی سب سے زیادہ اپریل سے لے کر جولائی تک رہتی ہے۔ سارے امتحانات کے نتائج جن میں Admision Tests بھی شامل ہیں۔ جون اور جولائی میں نکلنے ہوتے ہیں۔ پورا آفس work shop بن جاتا ہے۔ اب کچھ سکون ملا ہے تو احباب کو خط لکھنے بیٹھا ہوں۔ رسائل سے بھی بڑی حد تک رابطہ ٹوٹو ہوا ہے۔

میرے برادرِ نسبتی جناب ابن احمد زیدی صاحب اور جناب سید عبدالکریم صاحب (دُنّی بھائی) کلکتہ کی سیر کو گئے ہوئے ہیں۔ واپس آجائیں تو تمھارے تفصیلی حالات اور کیفیات کا پتہ چلے۔

ہاں! ذرا میری از خود رفتگی کا علم تو دیکھو کہ تم کو مبارکباد دینا بھولا جا رہا ہوں اور اِدھر اُدھر کی لکھ رہا ہوں۔ ''قومی آواز'' لکھنؤ سے یہ مسرت افروز خبر ملی کہ تم کو کلکتہ میں پرویز شاہدی ایوارڈ سے نوازا گیا ہے۔ ہم سب کو بے انتہا خوشی ہوئی۔ والدہ نے بہت دعائیں دیں اور اصغری بھی بہت خوش ہوئیں۔ ہم سب کی جانب سے پُرخلوص مبارکباد لو۔ ایوارڈ کے سلسلے میں جو خطیر رقم تمھارے ہاتھ آئی ہے اس کی دعوت (نہایت شاندار) کب کر رہے ہو؟ لکھو۔

تم نے مجھے بلایا ہے۔ بھئی تقریب کچھ تو بہر ملاقات چاہیے۔ کوئی صورت تم نکالتے نہیں اور اس ہوش رُبا گرانی میں مجھے کلکتہ آنے کی دعوت دیتے ہو۔ دیکھو نومبر، دسمبر تک شاید کوئی کام نکلے۔ ابھی کچھ کہہ نہیں سکتا۔

اصغری کی طبیعت پچھلے تین ماہ سے خراب چل رہی ہے۔ داہنے ہاتھ (بازو میں)

شدید درد رہتا ہے۔ کسی علاج سے کوئی فائدہ نہیں ہے۔ اب سہیل زیدی صاحب کی ہومیو پیتھک دوا کھا رہی ہیں۔ گیس بہت زیادہ بنتی ہے جس کی وجہ سے بیحد ڈکاریں آتی ہیں۔ اللہ اپنا رحم فرمائے۔ والدہ محترمہ کا حال بدستور ہے۔ کمزور اور لاغر ہوتی جا رہی ہیں۔ پروردگار ان کا سایۂ شفقت ہم پر تادیر قائم رکھے۔ آمین

تسنیم سلمہا اپنے شوہر کے ساتھ جھانسی چلی گئیں۔ اللہ پاک اسے خوش و خرم رکھے۔ اریبہ سلمہا بحمد اللہ اچھی ہیں۔ یاد کرتی ہیں سب کی طرف سے سب کو واجبات۔

خدا کرے مع الخیر ہو، فضل بھائی اور منور رآنا کو سلام علیک۔ والسلام

یار! تمھار بمبئی والا مشاعرہ ٹی وی پر ہم لوگ نہ دیکھ سکے۔ نکل گیا بہت افسوس ہوا۔ یہ معلوم کر کے مزید افسوس ہوا کہ تم نے نظامت کی (بہت عمدہ) اور ہم محروم رہے۔

تمھارا...... حباب ہاشمی

....

8th Jan. 1991

مظفرم۔ سلام مسنون

تمھارے مشاعرہ والے خط کے جواب میں خط لکھ چکا ہوں۔ امید ہے مل گیا ہوگا۔ افسوس ہے کہ یہاں سے ماہ ستمبر میں جانے کے بعد سے بجز اس سرسری خط کے تم نے ایک بھی خط مجھے نہیں لکھا۔ تم پر بلا شبہ کبھی کبھی خاموشی کے دورے پڑنے لگتے ہیں اور پھر میں جب سخت سست لکھنے لگ جاتا ہوں تو تم تلملانے لگتے ہو اور یہ سمجھتے ہو کہ میں زیادتی کر رہا ہوں۔ خیر معاف کیا۔ سالِ نو کی مبارکباد کچھ تاخیر سے قبول کرو۔ ۱۹۹۰ء تو بیحد پُر انتشار گزرا۔ ماحول انتہائی خراب اور فضا نہایت مکدر و مسموم رہی۔ اب دیکھو یہ سال کیا کیا سوغاتیں لاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ رحم فرمائے۔

پرسوں اچانک فتحپور جانا پڑا۔ بھیا کی بڑی لڑکی شاہدہ سلمہا کا بچہ جو قریب ۸۔۹ ماہ کا تھا نمونیا کا شکار ہو گیا اور جانبر نہ ہو سکا۔ تین لڑکیوں کے بعد یہی ایک لڑکا بڑی منتوں مرادوں کا تھا جو دفعتاً رخصت ہو گیا۔ اللہ پاک نعم البدل عطا فرمائے۔ آمین! شاہدہ سلمہا کو

بیحد غم زدہ اور نڈھال پایا اللہ تعالیٰ صبر عطا فرمائے۔

والدہ ویسی ہی نحیف و نزار ہیں، اہلیہ بحمد اللہ ان دنوں بہتر ہیں، اریبہ سلمہا بھی ٹھیک ہی ہیں۔ تم سب کو یاد کرتے ہیں اور سلام و دعا لکھواتے ہیں۔ بھابی کا کیا حال ہے؟ جاننے کے لیے فکر مند ہیں، خدا کرے اچھی ہوں۔ اریبہ، صبا کو بہت یاد کرتی ہیں۔

فتحپور میں ظفر اقبال کی زبانی معلوم ہوا کہ تم پچھلے دنوں حدودِ دہلی میں دیکھے گئے ہو۔ یہ افسوس کی بات ہے کہ تم اِدھر سے بے نیازانہ گزر گئے۔ اسٹیشن پر چند منٹ کی ملاقات بہر طور ممکن تھی۔ یہ ایک اور جواب طلب کرنے کا موقع تم نے فراہم کیا۔

بھئی ف۔ س۔ اعجاز کو میں نے دو غزلیں ارسال کی تھیں۔ سنا ہے کہ ایک غزل تازہ شمارہ میں شامل ہے۔ زحمت کر کے رسالہ بھجوا دو یا اپنا پرچہ بھیج دو۔ متعلقہ شمارہ انھوں نے مجھے نہیں دستیاب کرایا ہے۔ دوسری غزل بھی شاید کسی شمارہ میں شامل کریں۔ کوئی اطلاع نہیں ہے۔ بہر کیف اعجاز صاحب کا شکریہ اور سلام علیک اگر کہیں ملاقات ہو جائے تو۔ ویسے میں انھیں خط لکھوں گا۔

سہیل زیدی صاحب اور دیگر احباب برابر یاد کرتے ہیں اور پوچھتے ہیں کہ تم کب آرہے ہو؟ ماہانہ نشستیں ہو رہی ہیں۔ حسیب رہبر والی نشست کی روداد مع تصویر تم کو بھیجی گئی تھی۔ ایوان اردو اور دیگر جرائد کے لیے دنّی بھائی لے کر گئے تھے مگر کہیں نگاہ سے اب تک نہیں گزری۔ خیر سب کو واجبات۔ والسلام

تمھارا ہی...... حباب

....

۱۷ر فروری ۱۹۹۷ء

ڈیئر مظفر: محبتیں

یار تم سمجھتے ہو گے کہ میں حسب پروگرام ۱۱ر کی شب میں روانہ ہو کر ۱۲ر کی صبح میں الہ آباد پہنچ گیا ہوں گا مگر ٹریجڈی یہ ہوئی کہ کام ۶ر بجے تک ختم نہ ہو سکا تاہم ساڑھے چھ بجے ٹیکسی سے چل کر ہم لوگ اسٹیشن پہنچ گئے اور بامبے میل پر بیٹھ گئے۔ البتہ کچھ ضروری

کاغذات لے کر منوہر والوں کو اسٹیشن پر پہنچانا تھا جو وہ لے کر بروقت نہ پہنچ سکے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ مجبوراً ٹرین چھوڑ دینی پڑی۔ کمپنی والے ۱۵ر منٹ تاخیر سے پہنچے جام لگ گیا تھا۔ آخر کار ریزرویشن کینسل کرانا پڑا اور پھر طوفان سے ریزرویشن ہوسکا۔ ہم لوگ ۱۲ر کی صبح ۱۰ر بجے روانہ ہوکر ۱۳ر کی صبح میں ۶ بجے الٰہ آباد ہرج مرج کھینچتے ہوئے پہنچے اور توبہ کی اب آئندہ کلکتہ نہیں جائیں گے۔ سفر دونوں ہی طرف سے انتہائی تکلیف دہ رہا۔ خیر۔

یہاں آکر دنی بھائی کے گھر ولیمہ میں شرکت کی۔ بھابی سے شادی کے ہنگاموں میں ملاقات نہ ہوسکی۔ بچوں سے مل کر جی خوش ہوا۔ شام کو یہ لوگ پریاگ راج سے روانہ گئے۔ خدا کرے بعافیت پہنچ گئے ہوں۔ دنی بھائی نے تم کو بہت یاد کیا۔ روزانہ کہیں نہ کہیں شادیوں کا سلسلہ اور دعوتیں جاری ہیں۔

کھنڈوہ مشاعرہ میں شرکت کے لیے تیار ہوں، مگر شرط یہ ہے کہ تم ضرور چلو اس علاقے کے لیے میں بالکل اجنبی ہوں۔ ادھر ہوکر چلو تو کتنا اچھا رہے۔

عزیزم جاوید اور صبا سلمہا کو دعائیں۔ اریبہ صبا کو بہت یاد کرتی ہیں اور کہتی ہیں کہ کلکتہ میں صبا کی موجودگی کا علم ہوتا تو میں خود جاتی، اچھی آپا اور اصغری واجبات لکھواتی ہیں۔ فضل بھائی کو میرا سلام علیک۔ خدا کرے بعافیت ہو۔ والسلام

تمھارا......حباب ہاشمی

……

9th Aug. 1992

دیر مظفر۔ محبتیں

یہاں سے جانے کے بعد تم بالکل خاموش بیٹھ گئے اور میں اپنی بیماری کی وجہ سے تم سے مخاطب نہ ہوسکا۔ امید ہے بعافیت ہوگے۔

دُنی بھائی سے تفصیلات کا علم ہوا، تخلیقات کے لیے دعوت نامے بیشتر دنی بھائی نے اور کچھ میں نے تقسیم کیے ہیں۔ ان دعوت ناموں کی تقسیم میں محتاط رویہ نہیں اپنایا گیا۔ لہٰذا تم کو اختیار کلی ہے جس کو مناسب سمجھو شامل کرو اور تخلیقات کے انتخاب میں بھی احتیاط مزید

برتو۔ پانچ چھ سو صفحات کی کتاب میں ہند و پاک کے مشاہیر شعراء کا انتخابِ کلام ہونا چاہیے۔ دو باتیں خاص طور سے مد نظر رکھنا ہے۔ اول یہ کہ معروف شعراء کا انتخاب اور پھر ان کے کلام کا انتخاب۔ یہ ضروری نہیں کہ ایک ہی شہر کے شعراء بڑی تعداد میں شامل کر لیے جائیں اور ملک و بیرونِ ملک کے معروف شعراء کو نظر انداز کر دیا جائے۔ میں نے یہ بات یہاں اپنے احباب سے واضح کر دی ہے تاکہ کسی کو شکایت کا موقع نہ رہے۔ اپنی چھ غزلیں ہمرشتہ کر رہا ہوں۔

میری طبیعت بحمد اللہ ان دنوں ٹھیک ہے۔ درد نہیں ہو رہا ہے، لیکن علاج ہومیو پیتھک جاری ہے دیکھو کب مکمل طور پر اس موذی مرض سے نجات ملتی ہے۔ ایک ماہ کی رخصت ختم ہو گئی اور میں نے ۷/اگست کو نیا چارج لے لیا ہے اور پرانی جگہ پر کمیشن سے منتخب امیدوار نے ۶/اگست کو چارج لے لیا ہے۔ ابھی تک میرے پاس دوہری ذمہ داری تھی۔

اچھی آپا ہفتہ عشرہ قبل شب میں کمزوری کے باعث پیر لڑکھڑا جانے کی وجہ سے باتھ روم میں گر پڑیں۔ کولھے کی ہڈی میں کافی چوٹ آئی۔ کئی روز تک سخت تکلیف رہی۔ خدا کا شکر ہے کہ پہلے سے بہتر ہیں۔ تم سب کو دعا کہتی ہیں۔ ایک اندوہناک سانحہ یہ گزرا کہ ڈاکٹر وصی الرحمٰن عرف طلحہ سلمہ میرے برادر نسبتی ۲۰/جولائی کو حرکتِ قلب بند ہو جانے سے دفعتاً انتقال کر گئے۔ مرحوم آج کل گوہاٹی میں تعینات تھے اور پٹنہ سے دو تین ماہ قبل ٹرانسفر ہو کر گئے تھے۔ تین بچے اور ان کی اہلیہ بیوہ پسماندگان میں ہیں۔ عبید اور جنید دو بھائی باقی رہ گئے۔ رہے نام اللہ کا۔

اصغری اچھی ہیں۔ اریبہ سلمہا کی صحت اکثر خراب رہتی ہے۔ پڑھائی میں محنت بھی زیادہ پڑ رہی ہے۔ گھر میں سب کی طرف سے واجبات۔ خدا کرے بعافیت ہو۔ والسلام

تمھارا ہی...... حباب ہاشمی

پس نوشت: ایک ہومیو پیتھک دوا یہاں دستیاب نہیں ہو رہی ہے۔ پرچہ منسلک ہے۔ سہیل سلمہٗ کے ذریعہ جس قدر ممکن ہو بھجوا دو۔ (ہاشمی)

....

28/9/95

برادر عزیز۔ سلام مسنون

۲۳/ تاریخ کو تم سے ملاقات اگرچہ مختصر رہی تاہم یہ کیا کم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ملا تو دیا۔ امید ہے بعافیت دہلی پہنچ گئے ہو گے۔

عاصمہ بھابی کی زبانی ہمشیر جان کے سانحۂ ارتحال کی اندوہناک خبر سن کر بیحد افسوس اور قلق ہوا۔ مجھے کچھ خبر نہیں، اشفاق سلمہٗ نے مجھے اس حادثہ کی خبر دی جیسا کہ بھابی نے بتایا، مگر ڈاک کا نظام اس قدر ناقص ہے کہ اکثر خطوط ورسائل غائب ہو جاتے ہیں اور پتہ تک نہیں چلتا۔

اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمایئے اور ہم سب کو صبر جمیل۔

ابھی تو بڑی بہن مرحومہ کا غم تازہ تھا کہ اتنی جلدی اور چرکا لگا۔ اللہ پاک تم کو اس صدمہ کو برداشت کرنے کی قوت عطا فرمائے۔ اشفاق بیچارے کا کیا حال ہوگا؟ مرحومہ نے ماں اور باپ دونوں کا رول ادا کیا اور میری والدہ مرحومہ کی طرح بیوگی کی زندگی گزاری۔ حالانکہ تم نے ہمیشہ ہی ان کا غم غلط کرنے کی امکانی کوشش کی اور اشفاق سلمہٗ کو اپنی اولاد کی طرح چاہا۔ میں نے اشفاق کو تعزیتی خط روانہ کیا ہے۔ خداوند تعالیٰ اُسے اور اس کے بچوں کو صبر و سکون عطا فرمائے۔ آمین

عاصمہ بھابی سے اصغری کی ملاقات یحیٰی پور میں ہوئی وہ دوسرے ہی دن کڑے کے لیے روانہ ہو گئیں اور اریاں، کانپور ہوتے ہوئے دہلی پہنچیں گی۔ خدا کرے بعافیت پہنچ گئی ہوں۔

تم آمد کی تاریخ سے مطلع کرو۔ یہاں بھی دو چار دن قیام کر کے کلکتہ جاؤ۔ ہم سب کی جانب سے تم سب کو واجبات۔ خدا کرے سبھی بعافیت ہوں۔ والسلام

شریکِ غم
حباب ہاشمی

……………

۱۳؍ فروری ۹۶ء

مظفرم، ڈیئر۔ محبتیں، راحتیں

یار! 'برہمی سر آنکھوں پر' لکھ کر 'سارے گلے تمام ہوئے اک جواب میں' کا حربہ استعمال کر کے صاف نکل جاتے ہوئے۔ تیرے باز ہونا۔

سالِ نو کی مبارکباد قبول۔ خوشخبری یہ ہے کہ حج بیت اللہ کا اجازت نامہ خدا کے فضل و کرم سے موصول ہو گیا ہے۔ اصغری بھی ہمراہ جا رہی ہیں۔ دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ سفر آسان فرمائے اور قبول فرمائے، صحت ٹھیک رہے اور ارکان حج صحیح طور پر ادا ہو سکیں۔

موسم پھر بہت سرد ہو گیا ہے۔ روزے مزے میں گزر رہے ہیں، اللہ پاک ٹوٹی پھوٹی عبادتوں کو قبول فرمائے۔ آمین

پرسوں معروف افسانہ نگار انتظار حسین یہاں آئے۔ قیام شمس الرحمٰن فاروقی کے یہاں ہے۔ کل ۳؍ بجے دن میں فاروقی نے اپنے گھر پر ان سے ایک غیر رسمی ملاقات کا اہتمام کیا تھا۔ گفتگو شام تک چلتی رہی۔ انھوں نے اپنی ایک کہانی بھی سنائی۔ شہر کے شاعروں، ادیبوں اور دانشوروں کا ایک اچھا اجتماع رہا۔ افطار کا معقول انتظام فاروقی نے کیا تھا۔ انتظار حسین کل شام واپس چلے جائیں گے۔

تازہ مجموعہ 'یا اخی' کب بھجوا رہے ہو؟ مبارکباد میں اپنی کاہلی کے سبب اب تک کچھ نہ کر سکا۔ اب انشاء اللہ حج سے واپسی کے بعد دیکھوں گا۔

دنّی بھائی بحمد اللہ بعافیت ہیں۔ اِدھر رمضان شریف میں ملاقات نہیں ہو پائی۔ عرفی کو علی گڑھ پہنچا دیا خوشی ہوئی۔ بھیّا سے ضرور ملیں۔ نجمی کو جغرافیہ ڈیپارٹمنٹ میں پکڑ لیں اور ساتھ ہی گھر چلے جائیں۔ خوب دعائیں لیں۔

صبا تم لوگوں کے بغیر گھبراتی ہوگی۔ اللہ اسے خوش و خرم رکھے۔ ہم سب کی جانب سے عید سعید کی مبارکباد۔ بھابی کو بہت بہت آداب، خدا کرے ہر جہت مع الخیر ہو۔ والسلام

تمھار...... حباب ہاشمی

....

۲۰ ر دسمبر ۹۶ء

عزیزم مظفر۔ سلام مسنون

امید ہے کھنڈوہ، بھوپال، ناگپور وغیرہ کے دورہ سے بعافیت تمام واپس آگئے ہو گے۔ مجھے بیحد افسوس ہے کہ میں کھنڈوہ نہ پہنچ سکا۔ اصغری سخت بیمار ہوئیں اور ہفتہ عشرہ تک مسلسل طبیعت خراب رہی۔ ۲۱ ر نومبر کو دوبار ریلوے اسٹیشن کے چکر لگائے، تم سے ملاقات نہ ہو سکی۔ تفصیلات مسٹر سعید الہ آبادی نے بتائی ہوں گی۔ سعید صاحب کی واپسی پر مجھے مزید افسوس ہوا۔

یار مظفر! احباب کے تعلق سے میں اکثر اپنے کو Over estimate کر لیتا ہوں اور نتیجہ کے طور پر خود اذیت ناکی کا شکار ہوتا ہوں۔

سعید میرے حلقۂ احباب میں ہیں۔ بحیثیت شاعر ان کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ صرف ایک انجمن سکریٹری ہیں اور شعر و شاعری کا شوق ہے۔ میرے ساتھ بغیر کسی معاوضہ کے چلنے کو تیار ہو گئے اور اپنا بھی ریزرویشن کرا لیا۔ میں شرکت سے معذور ہو گیا تو تنہا جانے کو آمادہ ہو گئے۔ کہنے لگے کھنڈوہ اسٹیشن پر مظفر صاحب دیگر احباب کے ہمراہ آئیں گے۔ ان کے علاوہ کوئی پہچانتا نہیں آپ کو۔ پھر میں پہنچ جاؤں گا تو آپ کی مجبوری تفصیل سے بتا دوں گا اور مشاعرہ میں شرکت کر لوں گا۔ واپس آکر مشاعرے کی روداد بتائی اور دریافت کرنے پر کہا کہ مجھے پڑھنے کا موقع نہیں دیا گیا۔

مجھے بلاشبہ اس بات کا بے حد افسوس ہوا کہ کھنڈوہ اسٹیشن پر مجھے کوئی لینے بھی نہیں آیا جبکہ مجھے امید تھی کہ مظفر میرا دوست وہاں موجود ہو گا کیونکہ وہاں میرا کوئی شناسا نہیں۔ خیر۔

مزید افسوس اس بات سے ہوا کہ سعید کو پڑھوایا بھی نہیں گیا۔ بھائی! دیارِ غیر میں ایک شاعر محض میرے تعلق سے طویل مسافتِ سفر برداشت کر کے پہنچا اور اسے چند اشعار پڑھنے کا موقع تک نہیں دیا گیا جبکہ اس کا کوئی مطالبہ بھی نہ تھا۔ بس غلطی یہ تھی کہ Uninvited تھا۔ یہ ناممکن تھا کہ تم کہتے اور لوگ اسے نہ پڑھواتے۔ کھنڈوہ میں کسی کی مجال نہیں کہ مظفر کی بات کو ٹال دے۔ میرے خیال سے تم اسے پڑھوا دیتے۔ ظاہر ہے کہ

کھنڈوہ جیسے دور افتادہ مقام پر محض مشاعرہ سننے کی غرض سے کون جائے گا۔

جناب علقمہ شبلی کی آمد پر ۱۵/ دسمبر کو یہاں ایک مخصوص نشست کا اہتمام مسٹر سعید نے اپنے گھر پر کیا۔ علقمہ صاحب سے تمھارا ذکر خیر تادیر رہا۔ دنی بھائی انجمن روحِ ادب میں مشاعرہ ۲۲/ دسمبر کو کر رہے ہیں۔ مقامی اور فتح پور کے شعراء شریک ہوں گے۔

سب کو گھر سے واجبات۔ خدا کے مع الخیر ہوں۔ والسلام

تمھارا...... حباب

8/5/02

ڈیر مظفر۔ محبتیں ورحمتیں

شدید انتظار کے بعد تمھارا خط ملا۔ باعثِ مسرت ہے کہ رٹائرمنٹ کے بعد تم مشاعروں اور ادبی پروگراموں میں مزید فعال ہو گئے ہو۔ اللہ پاک تندرست، توانا اور خوش وخرم رکھے۔ آمین۔

میرا حال کیا پوچھتے ہو، صحت مستقل گرتی جا رہی ہے۔ اٹھارہ برس سے شوگر کا مریض ہوں جس کے نتیجے میں Arthritis اور عرق النساء کے اذیت ناک درد میں مبتلا رہتا ہوں۔ ہومیو پیتھک علاج مسلسل جاری رہتا ہے۔ بہر حال اس کا شکر اور احسانِ عظیم ہے کہ چل پھر رہا ہوں۔

بھابی تمھاری اکثر بخار میں مبتلا ہو جاتی ہیں۔ ابھی ایک ہفتہ بعد کالج جانے لگی ہیں۔ آخری سال ہے۔ اصغری سب کو واجبات لکھواتی ہیں۔ اریبہ سلمہا علی گڑھ بی کام فائنل کا امتحان دے رہی ہیں۔ امید ہے خیریت سے جلد جلد مطلع کرتے رہو گے۔

عزیزی فیروز مظفر اور پرویز مظفر سلمہ کی ادبی کاوشیں نگاہ سے گزرتی رہتی ہیں۔ بیحد مسرت ہوتی ہے۔ خدا کرے یہ وراثت برقرار رہے۔ بقول سہیلؔ غازی پوری:

سہیلؔ میں نہ سہی میرے ہی قبیلے کا　　کوئی تو ہوگا جو قرضِ سخن اتارے گا

تازہ شمارہ آجکل میں فیروز کی کتاب پر تبصرہ دیکھا بہت جی خوش ہوا۔ بیٹی صبا اب

کس کلاس میں ہے؟ اسے بہت دعائیں اور پیار۔ بھابی کو آداب۔

تمھارا......حباب

....

29/1/03

مظفر ڈیر!

کل شب محض تم کو دیکھنے اور سننے کے لیے (ای۔ ٹی وی اردو) ہم لوگ ایک بجے تک جاگتے رہے اور ایک سے بڑھ کر ایک گھٹیا شاعروں کو جھیلتے رہے۔ مگر تم کو دیکھ کر اور تمھارے اشعار سن کر گرانباریِ شب بیداری کا احساس جاتا رہا۔ تمھاری بھابی بھی بصد اشتیاق تمھارے کلام سے محظوظ ہوئیں۔

پچھلے تین ہفتہ سے قلب کی تکلیف میں مبتلا تھا دل پر بوجھ کئی گھنٹہ بنا رہتا ہے۔ سہیل بھائی کے علاج اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اب اچھا ہوں۔ الٰہ آباد شدید سردی کی گرفت میں تھا۔ اب دو تین دن سے موسم بہتر ہو گیا ہے خدا کا شکر ہے۔ دہلی میں بھی شدید سردی تھی۔ زندگی مفلوج تھی۔

اس سے قبل ایک خط جا چکا ہے۔ خدا کرے بعافیت ہو، گھر میں سب کو مناسبات۔

والسلام.........تمھارا حباب

....

26/6

مظفر ڈیر۔ محبتیں

عرصہ گزرا تمھارے خط کا جواب دے چکا ہوں۔ امید ہے مل گیا ہوگا۔ خیریت سے مطلع کرو۔

''روشنائی'' کراچی کو اپنا مضمون بھیج دیا ہے۔ تازہ شمارہ تمھارے پاس بھی آ گیا ہوگا۔ فاروقی نمبر کا اعلان باقاعدہ اب کیا ہے۔ اگست سے قبل تو آنے کا امکان نہیں لگتا ہے۔ اس نمبر کے بعد مظفر نمبر غالباً نومبر تک شائع ہو سکے گا۔ بہر حال احمد زین الدین نیک

اور مخلص آدمی ہیں۔ انشاء اللہ بڑے اہتمام سے معیاری نمبر نکالیں گے۔

تازہ شمارہ میں میرے نام پر غالباً حیات ترمذی کی غزل لگا دی ہے۔ ایک بار پہلے بھی ایسا ہی سانحہ پیش آ چکا ہے جس کے لیے بعد کے کسی شمارے میں تصحیح و معذرت کی گئی ہے۔ میں نے انھیں فوراً تردید کے لیے لکھا ہے۔ یہ غلطی افسوسناک ہے۔ اریبہ سلمہا بی ایڈ کا فائنل امتحان اور ایم ایڈ داخلہ ٹسٹ دے کر آئی ہے ابھی کوئی رزلٹ برآمد نہیں ہوا ہے انتظار ہے۔

اصغری، اریبہ سب کو یاد کرتے ہیں اور سلام ودعا لکھواتے ہیں۔ عزیزہ بیٹی صبا سلمہا کو بہت دعائیں۔ خدا کرے مع الخیر ہو۔ والسلام

تمھارا ہی۔ حباب

پس نوشت: 'انتساب' سرونج کا مظفر نمبر کس مرحلے میں ہے؟۔ حباب

……………

11/8/03

یار مظفر! تم مجھے یہ اطلاع دے کر کیوں دکھ پہنچاتے ہو کہ تم تین بار اِدھر سے کلکتہ آئے گئے؟ یہ کیا حرکتِ ناشائستہ ہے تمھاری؟ عرصۂ دراز سے تمھیں دیکھا نہیں۔ تم آئے ہو نہ مجھ کو بلاتے ہو۔ یہاں دو ایک دن کے لیے بھی ٹھہر جاتے یا مجھے اسٹیشن پر بلاتے تو تمھارا کیا بگڑ جاتا؟ خیر آئندہ را احتیاط!

تمھارے خط کے جواب میں قدرے تاخیر کے لیے معذرت خواہ ہوں۔ تمھارے نئے مجموعے اور دیگر تصانیف مجھ تک نہیں پہنچ رہی ہیں۔ یہ کیا ستم ہے؟ خاص طور سے ''چل چنبیلی باغ میں'' ......وغیرہ۔

پتہ تو میں بسم اللہ سے پہلے ہی لکھ دیتا ہوں۔ حیرت ہے کیسے بھول گیا۔

باعثِ مسرت ہے کہ تمھارے صاحبزادگان بھی ادب سے منسلک ہیں اور کچھ نہ کچھ لکھ پڑھ رہے ہیں۔ رسائل میں دیکھتا رہتا ہوں۔

گھر میں صرف ہم دو افراد ہیں، سب کو واجبات۔ اریبہ علی گڑھ میں ہے۔ خدا

کرے بعافیت ہو۔ والسلام

تمھارا حباب

....

حفیظ اللہ نیولپوری (پروفیسر)

۲۲/مارچ ۹۰ء

برادرم۔ تسلیم

لیجیے آپ ہم سے اتنے قریب آ گئے۔ کلکتہ اور بھدرک کا فاصلہ ٹرین سے صرف چھ گھنٹے کا ہے۔ پھر بھی دوریاں حائل رہیں۔ میں آپ کو بروقت مبارک باد دے نہیں سکا۔

اب مارچ کے کتاب نما سے یہ اطلاع ملی کہ مغربی بنگال اردو اکیڈمی نے آپ کو پرویز شاہدی ایوارڈ سے نوازا ہے۔ انتہائی مسرت ہوئی۔ چنانچہ اقبال پروفیسر کی حیثیت سے اور پرویز شاہدی ایوارڈ، دونوں مژدوں پر ہدیۂ تہنیت قبول فرمائیں۔ کبھی کبھار اپنی خیریت سے تو مطلع کر دیا کیجیے۔ والسلام

آپ کا...... حفیظ اللہ نیوالپوری

....

۱۷/اپریل ۹۰ء

برادرم۔ تسلیم

۹/اپریل کا گرامی نامہ باصرہ نواز ہوا جو دراصل میرے پچھلے خط کی رسید تھا۔ اچھا ہوا کہ آپ نے رہائشی پتہ سے نوازا۔ اگر کبھی کلکتہ جانے کا اتفاق ہوا تو ضرور ملوں گا۔ آپ سمبلپور یونیورسٹی کے بورڈ آف اسٹڈیز میں ہیں۔ رانچی سے ڈاکٹر ابوذر عثمانی تو آتے ہیں لیکن آپ نہیں آتے۔ ملاقات کا موقع آتا ہے اور چلا جاتا ہے۔

اگر مناسب سمجھیں تو کوئی تحقیقی مقالہ بھجوایئے تا کہ Viva کے وقت ملاقات کی صورت نکل آئے۔ خدا کرے کہ کلکتہ آپ کو بہت بہت راس آئے۔

آپ کا...... حفیظ اللہ نیوال پوری

۷؍ستمبر ۱۹۹۰ء

برادرم محترم۔ سلام و نیاز

۸؍ستمبر کی صبح اردو ٹیچرز ورکشاپ میں شرکت کی غرض سے کٹک پہنچا تو پروفیسر عتیق احمد صدیقی نے پروگرام کی کاپی مجھے پیش کی۔ یہ جان کر بڑا افسوس ہوا کہ آپ کٹک آکر چلے گئے، مجھے کانوں کان خبر نہ ہوئی۔ آپ کے شاگرد سلمان راغب بھی کٹک میں تھے۔ انھیں بھی آپ کی آمد کا پتہ چل نہ سکا۔ کاش آنے سے قبل آپ نے ایک پوسٹ کارڈ ہی ڈراپ کر دیا ہوتا تو آج مجھے آپ سے نہ ملنے کا اس قدر تاسف نہ ہوتا بلکہ میں آپ کے دوسرے مداح فرحت زیدی کو بھی لے کر آتا جن کا تعلق ہوشنگ آباد سے رہا ہے۔ بہرحال اب اس کی تلافی آپ کے ذمہ ہے۔ کوئی تقریب بہر ملاقات نکالیے۔ کیا آپ فیض سیمنار میں پٹنہ جا رہے ہیں؟ عتیق صاحب نے میرے لکچرز آخری دن میں رکھ دیے تھے۔ اگر پروگرام کی کاپی پہلے سے مل جاتی تو میں آپ سے ملنے کی غرض سے پہلے ہی آجاتا۔ کٹک کے ادیبوں اور شاعروں کو آپ کے اعزاز میں بلاتا۔ والسلام

آپ کا...... حفیظ اللہ نیوال پوری

……

۱۱؍اگست ۱۹۹۲ء

برادرم۔ تسلیم

کل کی ڈاک سے ''نیا دور'' لکھنؤ کے جون و جولائی ۹۲ء کے دو شمارے ایک ساتھ دستیاب ہوئے۔ آپ کی خودنوشت سوانح باصرہ نواز ہوئی۔ آپ کو چاہنے والوں میں سے جو بھی یہ مضمون پڑھے گا زینہ بزینہ آپ کی شخصیت کی تہوں میں اترتا جائے گا۔ آپ کو زندگی کے جتنے مختلف النوع تجربات حاصل ہیں اردو کے بہت ہی کم اساتذہ اس طرح کی فضیلت رکھتے ہیں۔

آپ کی سوانح میں بھوپال کے قیام کا ذکر آیا تو یادوں کا ایک منظرنامہ میرے ذہن میں روشن ہو اٹھا۔ پروفیسر عبدالدود مرحوم سے میرے خاصے مراسم رہے تھے لیکن اس بات کا

قطعی اندازہ نہ تھا کہ واحد پریمی بھی چل بسے۔ ۱۹۷۰ء وسط دسمبر میں پچھیڑی میں قومی یکجہتی کا ایک پندرہ روزہ کیمپ پڑا تھا جس میں خاکسار اڑیسہ کے اڑیا کلچر کے ایکسپرٹ کی حیثیت سے شریک ہوا تھا۔ اس زمانہ میں ہم لوگ کٹک سے ''شاخسار'' نکال رہے تھے اور واحد پریمی صاحب سے خاصا رابطہ تھا۔ چنانچہ پچھیری سے موقع نکال کر واحد پریمی صاحب سے ملنے بھوپال گیا تھا۔ موصوف نے مجھے پورے بھوپال کی سیر کرائی وہاں کے ادیبوں اور شاعروں سے ملایا اور اپنے گھر پر بڑے اہتمام کے ساتھ ضیافت کی لیکن بعد میں خط و کتابت کا سلسلہ یکسر موقوف رہا اور آپ کے مضمون سے ان کی رحلت کا علم تو ہوا لیکن تفصیل معلوم نہ ہوئی۔ آپ ان کی وفات پر روشنی ڈالیں تو عنایت ہوگی۔ توقع ہے کہ مزاج بخیر ہوگا۔

آپ کا حفیظ اللہ نیولپوری

……………

۱۵ / مارچ ۱۹۹۲ء

برادرم مظفر حنفی صاحب۔ سلام و ہدیۂ خلوص

۲۵ / فروری کو اڑیسہ اردو اکیڈمی کے مشاعرہ میں مدت بعد آپ سے ملاقات ہوئی۔ بہر حال آپ کی رفاقت میں جو لمحے گزرے میرے لیے باعثِ مسرت ہیں۔ ۲۸ / فروری کو بھدرک پہنچتے ہی مجھے آل انڈیا اردو ریسرچ کانگریس میں شرکت کے لیے پٹنہ جانا پڑا۔ خدا بخش لائبریری میں اس کا اہتمام تھا۔ آپ کی کمی البتہ محسوس ہوئی۔ واپسی پر کلکتہ ہو کر آیا لیکن کچھ ایسا الجھا رہا کہ آپ تک پہنچ نہ پایا۔

بہر حال آپ کی یاد تو ساتھ ساتھ رہی۔ کچھ دل میں کچھ نگاہوں میں۔ پٹنہ میں مغربی بنگال اردو اکیڈمی کا جریدہ روحِ ادب دیکھا اس میں آپ کی ریڈیائی تمثیل ''انداز میر'' باصرہ نواز ہوئی۔ گھر پہنچ کر نیا دور کے فروری کے شمارہ میں آپ کا مضمون ''عصری سماج میں تشدد کا رجحان اور ہمارے دانشور'' رونق نگاہ بنی۔ آپ کو پڑھنے کی کچھ عادت سی بن گئی ہے۔

خیر آپ نے میرے ترجمہ پر نگاہ ڈالی ہوگی۔ ''تابوت کی صدا'' پر آپ اپنے انداز کا

ایک تبصرہ کردیں لیکن اس پر ''جذبِ رواں'' کے تبصرہ کا عکس نہ ہوتو جان کو امان ملے۔

توقع ہے آپ بخیر و عافیت ہوں گے۔ مجھے آپ کے خط کا انتظار رہے گا۔

اسیرِ خلوص

حفیظ اللہ نیولپوری

پس نوشت: میرا مسودہ ''اڑیسہ میں اردو'' ایگریمنٹ کے بعد طویل عرصہ سے ترقی اردو بیورو کے سرد خانے میں پڑا ہوا ہے۔ اس سلسلے میں آپ سے ہر ممکنہ تعاون کی گزارش ہے تاکہ میری زندگی میں طویل اجتہاد اور عرق ریزی کا کچھ توصلہ ملے۔

....

۱۸/نومبر ۱۹۹۲ء

برادرِ محترم۔ سلام و وفا

آپ کے بھونیشور آنے کی ایک صورت نکالی ہے۔ پی ایچ ڈی کے ایک تحقیقی مقالہ کے سلسلے میں آپ کو اکزامنر نامزد کروایا ہے۔ مقالہ میں چونکہ بار بار آپ کا نام آیا ہے چنانچہ یہ آپ کا حق بھی تھا۔ معاملہ دراصل یہ ہے کہ میرے صاجبزدہ سلمان راغب (جو جامعہ میں آپ کے شاگرد رہ چکے ہیں) نے اُتکل یونیورسٹی میں اپنا تحقیقی مقالہ عرصۂ دراز سے داخل کیا ہے لیکن دفتری کارروائیوں میں عصبیت و تساہل کا کچھ ایسا دخل ہے کہ اب آپ کے نام appointment letter جا رہا ہے۔ آپ سے گزارش ہے کہ ذرا شعبہ کی ڈاک پر نظر رکھیں اور اُتکل یونیورسٹی کا خط ملتے ہی ازروئے عنایت واپسی ڈاک سے اپنی accept letter انھیں بھجوا کر ناچیز کو مطلع فرمادیں تاکہ میں آپ کی خدمت میں جلد thesis بھجوانے کا انتظام کروں۔

UGC کے نئے سرکولر کے مطابق دسمبر ۹۲ء تک جن لوگوں نے پی ایچ ڈی کرلیا ہوگا صرف وہی لوگ لکچررشپ کے لیے eligible ہوسکیں گے۔ اول تو یہاں اردو کی کوئی جگہ خالی نہیں، سلمان ۸۷ء سے ایم اے میں ٹاپ کرنے کے باوجود بے کار ہیں اور بری طرح deprasion کا شکار بھی۔ بہرحال آپ سے کیا عرض کروں۔ آپ سے صرف مہرو

وفا کی گزارش اور خصوصی توجہ کی التجا ہے۔ آپ کے جواب کا شدت سے منتظر ہوں۔

آپ کا......حفیظ اللہ نیوالپوری

....

۱۹ر جنوری ۲۰۰۰ء

محبّ مکرم۔ سلام و وفا۔

آج کل دانشور احباب دوستوں کے حسنِ طلب سے صرفِ نظر کر کے زیاں سے دور رہتے ہیں۔ یہ ایک اچھی علامت ہے۔ بہر حال جب سے آپ کے سفرنامے کی شہرت ہوئی ہے جی بہت چاہتا ہے کہ دیکھیں تو سہی کہ چمیلی کو باغِ عدن میں اپنے شریکِ سفر کی وساطت سے کیا نصیب ہوتا ہے۔ آپ اپنا سفرنامہ بھجوایئے تو سہی۔

توقع ہے کہ آپ شگفتہ خاطر ہوں گے۔ وفا سرشت......حفیظ اللہ نیوال پوری

....

حکیم منظور

22/12/2000

برادرِ گرامی قدر۔ السلام علیکم

امید مزاج بخیر ہوگا۔ آپ کی جانب سے کسی برعکس اطلاع کی عدم موجودگی میں یقین کیا جا سکتا ہے کہ 'خبر و نظر' آپ کو باقاعدگی سے مل رہا ہوگا۔ اس اخبار کے لیے آپ کے قلمی تعاون کی سخت ضرورت ہے۔ اخبار ہندوستان کے علاوہ پاکستان کے چیدہ چیدہ ادبی اور تمدنی اداروں اور شخصیات کو بھی جاتا ہے اور ریاست میں بھی اس کی پذیرائی قابلِ تسکین ہے۔

یہ خط لکھنے کا مقصد آپ سے یہ گزارش کرنا ہے کہ آپ وقت نکال کر میرے مجموعۂ غزلیات پر اپنے تاثرات ایک دیباچے کی صورت میں لکھیں۔ میں ممنون و مشکور رہوں گا۔ آپ کو معلوم ہے کہ اس سے پہلے میرے آٹھ مجموعے شائع ہو چکے ہیں۔ پچھلے سال نظموں کا

مجموعہ ''بافافتاب'' چھاپا۔ حامدی صاحب نے اس کا پیش لفظ لکھا۔ اس مجموعے کے لیے بار بار غور کرنے کے باوجود آپ ہی کا نام ذہن میں گونجتا رہا۔ اسے تائید غیبی سمجھ کر آپ سے یہ استدعا کر رہا ہوں۔ مجھے آپ کی مصروفیات کا علم نہیں مگر اندازہ ضرور ہے۔ آپ اس مجموعہ کو پڑھنے کے لیے وقت نکالیں تو واقعی احسان ہوگا۔ مجھے یقین ہے کہ میرے اس مجموعے میں شامل غزلوں کو آپ یکسر مختلف انداز اور فکر کا عکاس پائیں گے۔ میری ناقص رائے میں یہ انداز اور فکر غیر اہم ہوسکتا ہے مگر تقلیدی نہیں۔ یہی ایک خصوصیت ہے جسے آپ سے زیادہ بہتر شاید ہی جوئی سمجھے کہ آپ کا اپنا اندازِ نظر یکسر مختلف اور آپ کا اپنا اندازِ نظر ہے۔

میں آج کل اپنے فرزند کے یہاں سردیوں کے دن گزارنے آیا ہوں۔ جنوری کے تیسرے ہفتے میں شاید سرینگر لوٹ جاؤں گا۔ اس لیے آپ مجھے جواب باصواب سے نیچے دیے ہوئے پتے پر مطلع کریں۔ عنایت ہوگی۔

اور کیا لکھوں۔ کشمیر کے حالات 'گھے چنیں گھے چناں' ہوتے ہیں۔ کچھ اندازہ نہیں کیا جاسکتا کہ حالات کب کس طرح کے ہوں گے۔ اللہ کے بھروسے اور بندہ پروری سے دن گزر رہے ہیں۔ میرے لائق کوئی خدمت؟ آپ کا جواب آنے پر مسودہ بھیج دوں گا۔

آپ کا اپنا ہی...... حکیم منظور

……………

برادرِ محترم۔ آداب

میں رواں مہینے کے پہلے ہفتے میں سری نگر لوٹ آیا۔ چار مہینے دلی میں رہا۔ کشمیر کے ہنگاموں سے دور۔ کشمیر کا حسن بھی ہنگامہ خیز ہے اور یہاں کے حالات بھی ہنگامہ نفس ہیں۔ اس عمر میں ہنگاموں سے لطف اندوز نہیں ہوا جاسکتا۔ اخبارات ہر دن مقتولین کی ایک تازہ فہرست شائع کرتے ہیں۔ جانِ حساس پر یہ فہرست برق بن کر گرتی ہے کہ اس سے صاف دکھائی دیتا ہے کہ میری قوم تباہی کے نشیبوں کی جانب کس تیزی سے لڑھک رہی ہے۔ بہر حال معاملہ قہر درویش بر جانِ درویش والا ہے۔

آپ یہاں تشریف لائے تھے اور میرے ملازم کے مطابق آپ نے غریب خانے

کو بھی عزت بخشی تھی۔ مجھے کس قدر افسوس ہوا کہ میں یہاں موجود نہیں تھا، اس کا بیان کرنا مشکل ہے۔ کیفیاتِ دل و ذہن الفاظ سے بیان نہیں ہوتیں، محسوس کی جاسکتی ہیں۔ امید کہ ’خبر و نظر‘ آپ تک پہنچ رہا ہے۔ آپ نے اس کے بارے میں اپنی پُر خلوص رائے کا اظہار نہیں کیا۔ ’صبح شفق تلاوت‘ کی ایک جلد بھی بھجوائی تھی، اس کی رسید اور اس پر آپ کی گراں قدر رائے کا منتظر ہوں۔ ویسے میں نے خود ہی کہا ہے:

نقد و نظر کے شہر میں اس پر پابندی
میں کشمیری آئینہ گر میری غزل

(خوشبو کا نام نیا)

میرے لائق آج، کل یا کبھی کوئی خدمت ہو، تو بلا تکلف یاد کیجیے۔ آپ کے یہاں آنے کے وقت ایک بار پھر اپنی عدم موجودگی کے لیے افسوس کا اظہار کرتا ہوں۔

آپ کا اپنا...... حکیم منظور

....

حفیظ بنارسی

4/12/2003

محترمی و مکرمی۔ سلام و رحمت! صاحبزادے کی تقریب شادی کا دعوت نامہ موصول ہوا۔ اپنی علالتِ طبع کے سبب میں حاضر خدمت نہ ہو سکا۔ میری دلی مبارک باد قبول فرمائیے۔ آپ ان دنوں کہاں ہیں؟ خیریت سے مطلع فرمائیے۔

مخلص...... حفیظ بنارسی

....

حمید سہروردی (پروفیسر)

۸/ اگست ۹۹ء

برادرم پروفیسر مظفر حنفی صاحب۔ سلام مسنون

آپ سے ۱۹۹۰ء میں حیدر آباد میں ملاقات ہوئی تھی۔ آپ سے مل کر خوش ہوا تھا۔ میری مضامین کی کتاب ”بین السطور“ حاضر خدمت ہے۔ افسانوں کی کوئی کتاب نہیں

ہے۔ ورنہ وہ بھی بھجوا دیا ہوتا۔ میری افسانوں کی ایک کتاب عقب کا دروازہ ۱۹۸۷ء میں شائع ہوئی ہے 'نصرت پبلیشرز لکھنؤ سے۔

میرے لائق کوئی خدمت؟ امید کہ آپ بخیر ہوں گے۔ کتاب پر آپ کی گرانقدر رائے کا منتظر رہوں گا۔

مخلص......حمید سہروردی

………………

حبیب ہاشمی

ہوڑہ/11/5/95

محترم ومکرم ڈاکٹر مظفر حنفی صاحب۔ سلام مسنون

زندگی کی پانچ دہائیوں والی قربانی بھی آج سر ہوئی۔ زندگی معنون ہے ایثار وقربانی سے۔ اسلام کس قدر نفسیاتی، فطری اور جامع مذہب ہے۔ بیشک یہی سچا مذہب ہے اور کیوں نہ ہو اس نے ہادی رسول اکرمؐ جن کے لیے ہماری جانیں قربان ہیں۔ مبارک ہو آپ کو عید قرباں۔ بھابی کو آداب اور بچوں کو دعائیں۔

جبل پور کی محبت بھری فضا خوشبو دار لوگ اور پھر آپ کی عنایتیں خوب یاد آرہی ہیں۔ ۲۵/اپریل ۹۵ء کو آپ مغرب کی جانب روانہ ہوئے اور میں پورب کی طرف۔ اسلام میں مغرب کی اہمیت بہت زیادہ ہے۔

بہر نوع۔ میں بھی کیا بے راہ روی کا شکار ہوں۔ گھوم پھر کر مذہب کی طرف چلا آتا ہوں جبکہ مجھے معلوم ہے عام آدمی کو مذہب سے متعلق گفتگو کرنے سے احتراز کرنا چاہیے کیونکہ نہ جانے کب لغزش ہو جائے۔

جبل پور آج بھی یاد ہے اور شاید کل بھی یاد رہے گا۔ خاص طور سے آپ کے رفیق محترم پروفیسر عبدالباقی صاحب کی شرافتِ نفسی، انکساری اور محبتیں تو زندگی کی ساتھی ہوگئی ہیں۔ میں نے محترم باقی صاحب کے اخلاق واخلاص، عادات واطوار سے بہت کچھ سیکھا ہے۔ میری عادت ہے جس آدمی سے متاثر ہوتا ہوں اسے خط ضرور لکھتا ہوں۔ باقی صاحب

کو خط لکھا ہے مختصر سا۔ میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے ایک اعلیٰ انسان سے ملاقات کرائی۔ ظاہر ہے ڈاکٹر مظفر حنفی کے دوست اعلیٰ انسان ہی ہو سکتا ہے۔ کیوں کہ ڈاکٹر مظفر حنفی بھی اعلیٰ انسان ہیں۔

ڈاکٹر صاحب کلکتہ یونیورسٹی اور اہلِ کلکتہ اپنی قسمت پر ناز کریں کہ آپ جیسا عظیم انسان انھیں ملا۔ زیادہ کچھ لکھنے سے معذور ہوں کیونکہ رشحاتِ قلم پر جذبات بھاری ہوتے جا رہے ہیں۔

آپ کا بھائی...... حبیب ہاشمی

....

ہوڑہ/ 13/6/95

محترم و مکرم ڈاکٹر مظفر حنفی صاحب۔ سلام مسنون

آج میں اس قدر ذہنی انتشار کا شکار ہوں کہ خط لکھتے وقت سمجھ میں نہیں آتا کہ کیا لکھوں اور کس طرح اپنے جرم کی معافی مانگوں۔ بس اتنا جان لیجیے کہ انتہائی مجبوری کے عالم میں میں نے اپنا ٹکٹ کینسل کرا دیا۔ بھوپال بھی نہیں پہنچ سکتا۔ حالانکہ محترم عبد الباقی صاحب کا بھی خط ملا تھا اور ڈاکٹر سری واستو جی کے فون بھی آئے تھے۔ میری وجہ سے یہ سادہ مزاج لوگ بھی پریشان ہوئے ہوں گے اور مجھے آپ کی تکلیف کا بھی احساس ہے۔ خدا بہتر جانتا ہے آپ سے زیادہ میری نگاہ میں محترم کم ہی لوگ ہیں۔ وجہ کیا ہے اب میں اس مختصر سے کارڈ میں کیا لکھوں۔ اتنا ضرور لکھوں گا کہ میرے جیسے غریب آدمی کی اپنی کوئی مرضی پوری ہو ضروری نہیں۔ بہت سارے دباؤ اور حالات کے نشیب و فراز کے زیر اثر رہنا ہی پڑتا ہے۔ بھابی کو آداب، بچوں کو دعائیں۔ اگر آپ نے میری خطا کو درگزر اور اغماض کیا تو میں اپنے آپ کو خوش بخت گردانوں گا۔

فقط والسلام

حبیب ہاشمی

میں نے فیصلہ کر لیا ہے، کلکتہ چھوڑ کر شیب پور ہوڑہ چلا جاؤں گا اور وہاں کسی قدر گمنام ہو کر زندگی کے باقی دن گزاروں گا۔ (حبیب ہاشمی)

ہے۔ ورنہ وہ بھی بھجوا دیا ہوتا۔ میری افسانوں کی ایک کتاب عقب کا دروازہ ۱۹۸۷ء میں شائع ہوئی ہے 'نصرت پبلیشرز لکھنؤ سے۔

میرے لائق کوئی خدمت؟ امید کہ آپ بخیر ہوں گے۔ کتاب پر آپ کی گرانقدر رائے کا منتظر رہوں گا۔

مخلص......حمید سہروردی

……………

حبیب ہاشمی

ہوڑہ/11/5/95

محترم ومکرم ڈاکٹر مظفر حنفی صاحب۔ سلام مسنون

زندگی کی پانچ دہائیوں والی قربانی بھی آج سر ہوئی۔ زندگی معنون ہے ایثار وقربانی سے۔ اسلام کس قدر نفسیاتی، فطری اور جامع مذہب ہے۔ بیشک یہی سچا مذہب ہے اور کیوں نہ ہو اس نے ہادی رسول اکرمؐ جن کے لیے ہماری جانیں قربان ہیں۔ مبارک ہو آپ کو عید قرباں۔ بھابی کو آداب اور بچوں کو دعائیں۔

جبل پور کی محبت بھری فضا خوشبو دار لوگ اور پھر آپ کی عنایتیں خوب یاد آرہی ہیں۔ ۲۵/اپریل ۹۵ء کو آپ مغرب کی جانب روانہ ہوئے اور میں پورب کی طرف۔ اسلام میں مغرب کی اہمیت بہت زیادہ ہے۔

بہرنوع۔ میں بھی کیا بے راہ روی کا شکار ہوں۔ گھوم پھر کر مذہب کی طرف چلا آتا ہوں جبکہ مجھے معلوم ہے عام آدمی کو مذہب سے متعلق گفتگو کرنے سے احتراز کرنا چاہیے کیونکہ نہ جانے کب لغزش ہو جائے۔

جبل پور آج بھی یاد ہے اور شاید کل بھی یاد رہے گا۔ خاص طور سے آپ کے رفیق محترم پروفیسر عبدالباقی صاحب کی شرافتِ نفسی، انکساری اور محبتیں تو زندگی کی ساتھی ہو گئی ہیں۔ میں نے محترم باقی صاحب کے اخلاق واخلاص، عادات واطوار سے بہت کچھ سیکھا ہے۔ میری عادت ہے جس آدمی سے متاثر ہوتا ہوں اسے خط ضرور لکھتا ہوں۔ باقی صاحب

کو خط لکھا ہے مختصر سا۔ میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے ایک اعلیٰ انسان سے ملاقات کرائی۔ ظاہر ہے ڈاکٹر مظفر حنفی کے دوست اعلیٰ انسان ہی ہو سکتا ہے۔ کیوں کہ ڈاکٹر مظفر حنفی بھی اعلیٰ انسان ہیں۔

ڈاکٹر صاحب کلکتہ یونیورسٹی اور اہلِ کلکتہ اپنی قسمت پر ناز کریں کہ آپ جیسا عظیم انسان انھیں ملا۔ زیادہ کچھ لکھنے سے معذور ہوں کیونکہ رشحاتِ قلم پر جذبات بھاری ہوتے جا رہے ہیں۔

آپ کا بھائی...... حبیب ہاشمی

....

ہوڑہ/13/6/95

محترم و مکرم ڈاکٹر مظفر حنفی صاحب۔ سلام مسنون

آج میں اس قدر ذہنی انتشار کا شکار ہوں کہ خط لکھتے وقت سمجھ میں نہیں آتا کہ کیا لکھوں اور کس طرح اپنے جرم کی معافی مانگوں۔ بس اتنا جان لیجیے کہ انتہائی مجبوری کے عالم میں میں نے اپنا ٹکٹ کینسل کرا دیا۔ بھوپال بھی نہیں پہنچ سکتا۔ حالانکہ محترم عبد الباقی صاحب کا بھی خط ملا تھا اور ڈاکٹر سری واستو جی کے فون بھی آئے تھے۔ میری وجہ سے یہ سادہ مزاج لوگ بھی پریشان ہوئے ہوں گے اور مجھے آپ کی تکلیف کا بھی احساس ہے۔ خدا بہتر جانتا ہے آپ سے زیادہ میری نگاہ میں محترم کم ہی لوگ ہیں۔ وجہ کیا ہے اب میں اس مختصر سے کارڈ میں کیا لکھوں۔ اتنا ضرور لکھوں گا کہ میرے جیسے غریب آدمی کی اپنی کوئی مرضی پوری ہو ضروری نہیں۔ بہت سارے دباؤ اور حالات کے نشیب و فراز کے زیر اثر رہنا ہی پڑتا ہے۔ بھابی کو آداب، بچوں کو دعائیں۔ اگر آپ نے میری خطا کو درگزر اور اغماض کیا تو میں اپنے آپ کو خوش بخت گردانوں گا۔

فقط والسلام

حبیب ہاشمی

میں نے فیصلہ کر لیا ہے، کلکتہ چھوڑ کر شیب پور ہوڑہ چلا جاؤں گا اور وہاں کسی قدر گمنام ہو کر زندگی کے باقی دن گزاروں گا۔ (حبیب ہاشمی)

7/7/96

محترم و مکرم جناب ڈاکٹر مظفر حنفی۔ سلام علیک

نہایت ادب کے ساتھ آپ کی بارگاہِ خلوص میں تحریری طور پر حاضر ہو رہا ہوں۔ یکم جولائی سے تا وقتِ تحریر کئی بار فون پر رابطہ قائم کرنے کی کوشش کر چکا ہوں، مگر کامیابی حاصل نہ ہو سکی۔ آج میں بہ ذاتِ خود حاضر ہوتا مگر پروگرام کے سلسلے میں اس قدر مصروف ہوں کہ حاضر نہ ہو سکا۔ برادرم فہیم انور کو آپ کی خدمت میں بھیج رہا ہوں اس امید کے ساتھ کہ آپ کچھ خیال نہ فرمائیں گے۔ مجوزہ تقریبات آپ کی شرکت کے بغیر ادھوری ہوں گی۔

اگر آپ نے حقیر کی گزارش منظور کر لی تو آپ کا احسان ہوگا۔ آپ کی تمام شرائط سر آنکھوں پر۔ آپ پر حق جتانے کا اہل ہرگز نہیں ہوں، مگر آپ کی شفقتوں کا امیدوار ضرور ہوں۔

نیاز مند...... حبیب ہاشمی

حرفِ مکرر: آپ کی آمد و رفت کا انتظام جیسا آپ کہیں گے ویسا ہی کروں گا۔ برادرم فہیم انور کو بلا تکلف بتا دیں۔

....

حسیب سوز

29/7/91

مکرمی ڈاکٹر صاحب۔ سلام علیکم

گزشتہ سال ستمبر میں منور رانا صاحب کے دولت کدہ پر حاضر ہوا تھا۔ دو روز قیام رہا تھا۔ اس عرصے میں آپ سے ملاقات کا بھی پروگرام بناتا رہا مگر وقت کی قلت کے سبب آپ سے ملاقات ممکن نہ ہو سکی۔ رانا صاحب کے سامنے میں نے ''لمحے لمحے'' میں ان کے نمبر کے لیے بات رکھی تھی جو انھیں قبول بھی ہو گئی تھی۔ تمام پروگرام کا اچھی طرح ذکر ہوا

تھا۔ میرے واپس آنے کے بعد رانا صاحب نے ایک دو مضمون بھی ارسال کیے تھے۔ اچانک ہی رانا صاحب نے خط و کتابت کا سلسلہ توڑ لیا اور میرے بے شمار خطوں کے جواب میں کوئی بھی خط نہیں لکھا۔ لہٰذا مجبور ہو کر آپ کو یہ زحمت دینا پڑی آیا کہ ایسا کیوں ہوا؟ میری جانب سے ایسی کون سی غلطی ہوگئی جو خط و کتابت تک بند ہوگئی۔ اس خط کا یہ مقصد نہیں کہ وہ نمبر کے لیے رضا مند ہوں بلکہ یہ معلوم کرنا ہے کیا واقعی کوئی غلطی مجھ سے ہوئی ہے۔ از راہ کرم اس بارے میں آپ میری مدد فرمائیں۔ ممنون رہوں گا۔ آپ کے جواب کا انتظار رہے گا۔ امید کہ آپ اچھیں طرح ہوں۔

مخلص۔ حسیب سوزؔ

……………

۳۰ر نومبر ۱۹۹۵ء

مکرمی ڈاکٹر صاحب۔ سلام و نیاز

گرامی نامہ اور ''وسیم بریلوی ایک تاثر'' دونوں چیزیں مل گئیں۔ شکریہ

لمحے لمحے کے مظفر حنفی نمبر کے سلسلے میں آپ کا حکم اور فیصلہ دونوں سر آنکھوں پر مگر اتنی گزارش ضرور ہے کہ ناچیز کو بھی لمبی چوڑی باتوں کا نہ کبھی شوق تھا اور نہ اب ہے۔ میں شاید ملاقات پر عرض بھی کر چکا ہوں کہ یہ رسالہ کا جاری کرنا دولت مند لوگوں کا کام ہے ہم جیسے فقیر کا نہیں۔ مگر پتا نہیں کہاں سے مزاج میں یہ خرابی داخل ہوگئی ہے۔ مجھ پر خدا مار اگر میں اپنے لیے آپ سے ایک پیسے کے بھی فائدے کا تصور رکھتا ہوں۔ میرا بڑا پرانا خواب ہے کہ میں آپ جیسے عظیم شخصیت کے نام ایک شمارہ کروں۔

تقریباً ۲۴۰ صفحات پر مذکورہ نمبر رکھنا چاہتا ہوں۔ اب ۲۴۰ صفحات کی کتاب پر جو اخراجات آتے ہوں (ان اخراجات سے آپ اچھی طرح واقف ہیں) بس ان کا آپ اگر صرف انتظام کر را دیں تو میرا خواب شاید پورا ہو جائے۔ اب ان اخراجات کے لیے ایسا بھی نہیں کہ میں آپ سے سیدھے روپے طلب کروں بلکہ اس کی صورتیں میرے ذہن میں ہیں جو لکھ رہا ہوں۔ اگر آپ تھوڑا سا سہارا دے

دیں گے تو ناچیز پر احسان عظیم ہوگا۔ نمبر ایک کچھ ایسے مہربان لوگ جو آپ سے محبت رکھتے ہوں اور جو آپ کے نام پر ناچیز کی مدد کرسکیں۔ میں ان تمام حضرات سے خود رابطہ کرلوں گا۔ دوسری صورت یہ کہ آپ حلقۂ احباب میں کچھ ایسے لوگوں سے کہہ دیں جو کسی نہ کسی طرح کسی مشاعرے سے منسلک ہوں تاکہ ناچیز کو مشاعروں میں شرکت کا موقع ملے اور ان مشاعروں سے ملنے والی تمام رقم صرف کرایہ الگ کر کے میں آپ کی رقم شمار کروں گا۔ آپ چاہیں تو حساب بھی رکھ سکتے ہیں۔ میرا مقصد تو صرف اتنا ہے کہ کسی طرح یہ نمبر منظرِ عام پر آجائے۔ آخر میں یہ عرض کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ اگر خدا نے میرے حالت اس قابل کیے ہوتے کہ میں ذات خاص سے کچھ کرنے کے قابل ہوتا تو شاید آپ کو اس طرح خط لکھنے کی ضرورت نہ پڑتی۔ اگر میری باتوں میں صداقت نظر آئے تو مجھ پر ترس کھایئے گا ورنہ آپ کی مرضی۔ ایک تیسری صورت اشتہارات کی بھی ہے مگر اشتہارات کے ساتھ اشتہار کی رقم بھی دستیاب ہو تو مناسب ہے ورنہ نہیں۔ امید کہ آپ بخیر و عافیت ہوں گے۔ میں نے آپ کے حکم کے مطابق تاثر وسیم صاحب کو بھیج دیا ہے دیکھیے کیا جواب آتا ہے۔ آپ کے جواب کا شدت سے انتظار کروں گا۔

آپ کا خادم...... حسیب سوز

....

3/3/97

مکرمی ڈاکٹر صاحب۔ سلام و نیاز

ڈاکٹر راحت اندوری نمبر (لاریب لکھنؤ) کے لیے آپ نے ایک مضمون تحریر فرمایا تھا۔ یہ بات خود راحت بھائی نے مجھے بتائی ہے۔ لاریب چونکہ اب یہ نمبر شائع نہیں کر رہا ہے۔ لہٰذا خادم کو جو نمبر ملا ہے اس میں آپ کا مضمون نہیں ہے۔

براہ کرم اگر اس مضمون کی اصل کاپی آپ کے پاس ہو تو مجھے فوٹو اسٹیٹ کرا دیں، کرم ہوگا۔ آپ کے جواب اور مضمون دونوں کا شدت سے انتظار

رہے گا۔

امید کہ مزاج بخیر ہوگا۔

آپ کا اپنا...... حسیب سوزؔ

....

12/8/97

محترم ڈاکٹر صاحب۔ سلام و نیاز

اس سے پہلے بھی ایک گزارش نامہ جناب کی خدمت میں بھیج چکا ہوں۔ غالباً راحت بھائی کا بھی فون آیا ہوگا۔

حضور۔ گزارش یہ ہے کہ پہلے آپ نے راحت اندوری نمبر کے لیے ایک مضمون لکھا تھا جو کہیں گم ہوگیا۔ پہلے یہ نمبر لاریب والے نکال رہے تھے۔ اب خادم نکال رہا ہے۔ مجھ پر آپ کا ذاتی کرم ہوگا کہ اس مضمون کی نقل اگر ناچیز کو عطا کر دیں۔ بہ صورتِ دیگر کم از کم ایک صفحے کا تاثر تحریر فرما دیں۔ بڑی مہربانی ہوگی۔

امید مزاج بخیر ہوگا۔ آپ کے جواب کا شدت سے انتظار رہے گا۔

خادم...... حسیب سوزؔ

....

23/6/98

مکرمی ڈاکٹر صاحب۔ سلام و نیاز! حضور۔ متعدد بار درخواست کر چکا ہوں۔ لمحے لمحے کا راحت اندوری نمبر کتابت کے آخری مراحل طے کر رہا ہے۔ براہِ کرم ایک صفحہ کا تاثر راحت صاحب کی شاعری یا شخصیت کے حوالے سے تحریر فرما دیں۔ مجھے امید ہے کہ ناچیز کی درخواست پر دھیان دیا جائے گا۔ میں شدت سے آپ کے تاثر کا انتظار کروں گا۔ خدا کرے آپ کو ترس آ جائے۔

آپ کا اپنا۔ حسیب سوزؔ

....

11/6/99

محترم ڈاکٹر صاحب

- ☆ گوالیار سے آرمبھ (आरंभ) کا ایک اور شمارہ غزل نمبر ۹۹ شائع ہورہا ہے۔
- ☆ براہِ کرم اس نمبر کے لیے آپ اپنی ۵ غزلیں ارسال فرمائیں بڑی نوازش ہوگی۔
- ☆ گئے سال کا غزل نمبر غالباً ملا ہوگا۔
- ☆ اتفاق یہ ہے کہ راحت نمبر ابھی تک منظر عام پر نہیں آسکا ہے۔ اب شاید ستمبر میں منظرِ عام پر آئے گا۔
- ☆ آپ کی خاموشی کے بعد بھی ابھی تک میں نے آپ کے نمبر کا خیال نہیں چھوڑا۔ آپ اگر اجازت دیں تو راحت نمبر میں آپ کے نمبر کا اعلان شامل کر دوں۔ دیگر گزارشات تو پہلے ہی کر چکا ہوں۔

امید مزاج بخیر ہوگا۔ جواب اور غزلوں کا انتظار کر رہا ہوں۔

آپ کا...... حسیب سوزؔ

....

22/7/98

قبلہ محترم ڈاکٹر صاحب۔ سلام مسنون

حضور۔ ارسال کردہ لفافہ مل گیا۔ بہت بہت شکریہ۔ لفافے میں صرف مضمون ہمارا نمائندہ ملا۔ میرے نام کوئی خط نہیں تھا۔ اس کی شکایت نہیں بلکہ بغرضِ اطلاع عرض کر دیا۔ میرے لیے یہی بہت ہے کہ آپ نے ناچیز کی درخواست پر مضمون تحریر فرمایا۔ ایک بار پھر شکریہ۔

حضور۔ دوسری درخواست بھی قبول فرمالیں۔ اگرچہ کافی پہلے دہلی میں جب آپ کے دولت کدے پر حاضر ہوا تھا تو بھی درخواست کی تھی بلکہ آپ میری بات مان بھی گئے تھے۔ میں چاہتا ہوں کہ لمحے لمحے میں ڈاکٹر مظفر حنفی نمبر آئے۔ میری اس خواہش کے پیچھے قسم خدا کی کوئی کاروباری مشن نہیں۔ صرف اور صرف اتنا تعاون چاہتا ہوں کہ میری خواہش

اپنی منزل تک پہنچ جائے۔

مجھے یقین بھی اور امید بھی آپ اس بار میری درخواست کو قبول فرمایئے۔

جواب سے نوازیں۔ انتظار کروں گا۔ امید مزاج بخیر ہوگا۔ خادم...... حسیب سوزؔ

....

حیدر جعفری سید

۳۱؍ جولائی ۹۶ء

گرامی قدر۔ سلام مسنون

امید کہ مع الخیر ہوں گے۔

'ادب لطیف' کے منسلکہ شمارے کی رسید بھجوا کر یقیناً آپ مجھ پر احسان کریں گے۔ انتظار رہے گا۔ تیس برسوں تک ادب سے مکمل طور پر بے تعلق ہونے کے بعد دوبارہ رابطہ قائم کر رہا ہوں۔ آپ نے تو اردو ادب کو مالا مال کر دیا ہے۔ ہر طرف آپ ہی کا ذکر ہے، سبحان اللہ۔

آپ اپنی تدریسی، تحقیقی اور تخلیقی سرگرمیوں کے باعث عدیم الفرصت ہوں گے۔ پھر بھی شاید کبھی موقع ملے تو اس بے ادب کو بھی سرفراز فرمایئے گا۔ کارِ لائقہ؟...... مخلص

۱۹؍ اگست ۹۶ء

بہت پیارے بھائی مظفر۔ آپ کا خط مورخہ ۱۵؍ اگست پڑھ کر کس قدر خوشی ہوئی کہ بیان سے باہر ہے۔ یقیناً آپ نے جواب دے کر مجھ پر احسان کیا ہے۔ بے حد شکریہ۔ لگتا یہ ہے کہ جامعہ ملیہ کے پتے پر جو عریضے ارسال خدمت کیے تھے وہ آپ کو ملے ہی نہیں، ادھر میں اس بدگمانی میں کہ آپ نے جواب نہیں دیا۔ مجھے بدگمانی نہیں کرنی چاہیے تھی۔

مظفر بھائی...... میں تقریبا تیس برسوں تک اردو ادب بلکہ ہر ادب کے لیے مردہ رہا۔ ادھر دو تین سال سے پھر دلچسپی لینی شروع کی ہے اور صرف ترجمے تک محدود کر لیا ہے۔ اپنے آپ کو اور ادھر آپ نے ماشاء اللہ اردو ادب میں تہلکہ مچا دیا۔ اردو ادب کا

کون سا قاری ہے جو آپ کی ادبی خدمات سے واقف نہ ہو، آپ نے تنِ تنہا انجمن بلکہ انجمنوں کا کام کیا ہے۔ آپ کی لگن، ریاضت، ایثار، لائق صد تحسین وستائش ہے۔ دل کی گہرائیوں سے دعا نکلتی ہے آپ کے لیے۔

بھائی میرا شرمیلا پن ابھی بدستور ہے۔ نشستوں میں جانا ہوتا ہے تو صرف سماعت تک محدود رہتا ہے۔ بولنے میں اب بھی وہی جھجک۔ یہی وجہ ہے کہ لیکچررشپ اختیار نہیں کر سکا حالانکہ مل سکتی تھی۔ اب کیا بتاؤں کون سا کمپلیکس ہے۔

کان پور جب بھی تشریف لائیں تو ضرور مطلع فرمائیں انشاءاللہ ملاقات ہوگی۔

بیگم بھی آپ کو سلام کہتی ہیں۔ وہ آپ سے غائبانہ طور پر واقف ہیں۔

شاعری کے علاوہ اور کیا تخلیقی، تحقیقی سرگرمیاں ہیں؟ اب تک کتنے لوگوں کو ڈاکٹریٹ دلوا چکے ہیں۔ کان پور میں کوئی بھی کام ہو تو بلا تکلف لکھیں مجھے خوشی ہوگی۔ مفصل جواب کا منتظر۔

کیا رات میں دس کے بعد فون پر شرف ہمکلامی حاصل ہو سکتا ہے۔

آپ کا مداح......حیدر جعفری سید

....

۵/مارچ ۲۰۰۷ء

گرامی قدر۔ تسلیمات

بھائی نامی انصاری سے ملاقات کے دوران 'مژگاں' کا مظفر حنفی نمبر دیکھا۔ دل کی گہرائیوں سے مبارک باد۔

آپ کی غزلیں تقریباً ہر ادبی جریدے میں پڑھنے کا شرف حاصل ہوتا ہے۔ کمال ہے۔ آپ نے کبھی اپنے کو repeat نہیں کیا۔ بے پناہ تخلیقی صلاحیت ہے آپ میں۔ ہدیۂ تحسین وستائش۔

آپ کا مداح

......حیدر جعفری سید

حیدر قریشی (جرمنی)

بخدمت محترم ڈاکٹر مظفر حنفی صاحب۔ سلام مسنون

شعری مجموعہ ''سلگتے خواب ارسال خدمت ہے۔ قبول فرمائیں۔

رجسٹرڈ بک پوسٹ سے آپ کو کتاب کی دو جلدیں بھیجی ہیں۔ ایک آپ کے لیے اور ایک محترم ف۔ س۔ اعجاز صاحب کے لیے۔ ان کے لیے الگ سے خط بھی بھیج رہا ہوں۔ امید ہے کتاب اور خط آپ کے توسط سے ان تک پہنچ جائیں گے۔ اس تکلیف دہی کے لیے معذرت بھی چاہتا ہوں۔

میں نے ف۔ س۔ اعجاز صاحب کو خط لکھا تھا اور ان سے آپ کا پتہ مانگا تھا۔ ان کی طرف سے جواب نہیں آیا تو میں نے گمان کیا کہ اپنی مصروفیات کے باعث خط نہیں لکھے ہوں گے۔ اسی دوران انشاء کے ایک شمارے میں جاوید ارشد صاحب کے ایک اشتہار میں آپ کا پتہ مل گیا اور آپ سے رابطے میں آسانی ہوگئی۔

فروری مارچ تک میرے افسانوں کا مجموعہ ''روشنی کی بشارت'' چھپ رہا ہے، وہ بھی ارسال کروں گا۔ اس کے بعد میں ۱۹۹۲ء کے آخر یا ۹۹۳ء کے اوائل میں اپنے خاکوں کا مجموعہ ''میری محبتیں'' چھپوانا چاہتا ہوں۔ اس میں آٹھ رشتہ داروں اور آٹھ ادیبوں کے خاکے شامل ہوں گے۔ چار خاکے ابھی لکھے جانے ہیں۔ میں فروری تک شاید لکھ لوں گا۔ مجھے خوشی ہوگی اگر میری اس کتاب کا دیباچہ آپ تحریر فرمائیں۔ اس سلسلے میں آپ کے حوصلہ افزا جواب کا منتظر ہوں۔

پھر فروری، مارچ تک افسانوں کے مجموعے کے ساتھ آپ کو اپنے خاکوں کا مسودہ بھیج دوں گا۔

''سلگتے خواب'' پڑھ کر اگر کچھ لکھنے کو جی کرے تو پھر اپنے تاثرات تفصیلی طور پر لکھیے گا۔ مجھے خوشی ہوگی۔

ف۔ س۔ اعجاز صاحب تک کتاب پہنچانے کی زحمت دینے پر ایک بار پھر معذرت

چاہتا ہوں، خدا کرے آپ صحت و عافیت سے ہوں۔

والسلام، نیک تمناؤں کے ساتھ

حیدر قریشی............

....

27/1/92

بخدمت محترم مظفر حنفی صاحب۔ محبتیں

آپ کا مورخہ ۸/ جنوری ۱۹۹۲ء کا نوازش نامہ آج ۲۷/ جنوری کو موصول ہوا ہے۔ آج ہی جتنا مواد مل سکا ہے جمع کر کے بھیج رہا ہوں۔ عزیزوں کے سارے خاکے موجود ہیں۔ یہ خاکے لکھتے ہوئے میں نے اپنے آپ کو ان عزیزوں کے وسیلے سے دریافت کیا ہے۔ ان خاکوں سے مجھے اپنی ''داستانِ حیات'' لکھنے کی تحریک ملی ہے۔ دیکھیں کب لکھنا شروع کرتا ہوں۔

بے شک دیباچہ اطمینان سے لکھیں مگر بھرپور ہو۔ شکریہ۔

''سلگتے خواب'' کی جلدیں اب تک مل گئی ہوں گی۔ مزید دو کتابیں ارسال ہیں۔ آپ جن دوستوں کو دینا چاہیں مطلع کر دیں میں اس کے نام اسٹیکرز پر لکھ کر دستخط کر کے بھیج دوں گا۔ اگر کوئی ایسے دوست ہوں جو مجموعے پر کچھ لکھ بھی دیں تو زیادہ اچھا ہے۔

''روشنی کی بشارت'' (افسانے) مارچ کے آکر تک چھپ پائیں گے۔ ''سلگتے خواب'' پر جو کچھ تحریر فرمائیں مجھے اس کی کاپی ضرور بھجوا دیں۔

میں نے شاید پہلے لکھا تھا کہ ایک مغربی ملک کی یونیورسٹی میں داخلے کا چانس نکالنے کی کوشش کر رہا ہوں۔ دعا کریں یہ کام بن جائے کیونکہ اسی ایک کام کے بننے سے میرے بہت سارے کام بن جائیں گے۔ آپ کی محبتوں پر شکر گزار ہوں۔

امید ہے آپ ہر طرح خیریت سے ہوں گے۔

والسلام، نیک تمناؤں کے ساتھ

حیدر قریشی............

1/3/1993

محترم مظفر حنفی صاحب۔ سلام مسنون

اپنے خاکوں کے مجموعہ ''میری محبتیں'' کا مسودہ آپ کی رضا مندی کے بعد دیباچے کے لیے بھیجا تھا۔ پورا سال گزر گیا ہے۔ اس دوران میں نے تین خطوط بھی لکھے مگر کسی خط کا جواب نہیں ملا۔ اب یہ چوتھا خط ارسال خدمت ہے۔ اگر آپ نے دیباچہ لکھ لیا ہے تو دیباچہ مجھے جرمنی یا دلی کے پتہ پر بھیج دیں اگر دیباچہ کسی وجہ سے ابھی نہیں لکھا گیا تو از راہ کرم کتاب کا سارا مسودہ دلی کے پتے پر ارسال کر دیں۔ ان کے توسط سے مجھے یہ مسودہ مل جائے گا۔

امید ہے اس کے بعد یاد دہانی کا خط نہیں لکھنا ہو گا۔ اللہ آپ کو خوش رکھے۔ والسلام

نیک تمناؤں کے ساتھ..........حیدر قریشی

....

حاجی خورشید احمد

۱۳ر جون ۹۹ء

مکرمی ڈاکٹر حنفی صاحب۔ السلام علیکم

ماہنامہ آجکل کے جون ۹۹ء کے شمارے میں آپ کا مضمون ''غالبؔ کی شاعری میں جدید رجحانات'' پڑھتے پڑھتے یوں محسوس ہوا کہ کسی بہت ہی وسیع دستر خوان پر نہایت سلیقے سے انواع واقسام کے لذیذ اور دل پسند کھانے چن دیے گئے ہیں اور مہمان خوش دلی سے کھا رہے ہیں۔ غالب کے اشعار کے ساتھ ساتھ اقبال، وحشت، حفیظ، شاد، یگانہ، فیض، مجروح، جذبی، پرویز، شکیب، ظفر اقبال، شہریار، احمد فراز، محبوب راہی، عادل اور خود آپ کے اشعار برنگ غالبؔ خوب ہیں۔ مضمون سے ظاہر ہے کہ آپ نے کتنی محنت کی ہے اور آپ کو اپنے مضمون اور موضوع پر کتنی قدرت حاصل ہے۔ آپ کو مبارک ہو یہ مضمون اور شکریہ میری اس ضیافت کا۔ ہمارے یہاں ضیافت کو لوٹانا مناسبت موقع سے شرفاء کا طریقہ کار رہا ہے۔ ابھی اس غریب خانہ میں ایک دستر خوان لگا ہوا ہے اور آپ کو تکلیف شرکت

دے رہا ہوں۔

نہیں اپنی یہ جرأت آپ کو تکلیف شرکت دوں
مگر اکثر ہوئے ہیں شاہ بھی مہماں غریبوں کے

راجستھان کے اس دور دراز صحرائی علاقہ کے شاعر راسخ بیکانیری (مرحوم) کے چند اشعار بالمقابل اشعارِ غالب ترتیب دیے ہیں۔ یہ کام ابھی جاری ہے اور زیرِ کتابت (کمپیوٹر پر) ہیں۔ چند اوراق آپ کی طبع ادب کی ضیافت کے لیے منسلک ہیں۔ مطالعہ فرمائیں اور وقت نکال کر اپنے تاثرات سے مطلع فرمائیں۔ اگر آپ کوئی تحریر بھیجیں گے تو اسے شاملِ اشاعت کر لیا جائے گا۔ انشاء اللہ، میں آپ کا ممنون رہوں گا۔ راسخ بیکانیری مرحوم میرے والد تھے اور میں ان کے کلام کی اشاعت پر لگا ہوں آپ کی طرف سے حوصلہ افزائی کا انتظار رہے گا۔ فی الوقت خط کی وصولیابی کی اطلاع کافی ہے، کارڈ حاضر ہے۔ کارِ لائقہ سے یاد فرمایئے۔ شکریہ

نیاز مند...... خورشید احمد

....

حسن امام کندن

19/5/94

respected حنفی صاحب۔ سلام واحترام

تاخیر کے لیے معذرت خواہ ہوں۔ عرض ہے کہ اگر اراکین مشاعرہ اور خاص کر کمیٹی کی جانب سے آپ کی شان میں کوئی غلطی ہوگئی ہو یا انتظام میں کوئی کمی رہ گئی ہو تو آپ معاف کر دیں گے۔ ہم لوگوں کو بہت ہی احساس ہوا کہ آپ کو بہت تکلیف اٹھانی پڑی ہے۔ اتنی تکلیف کے باوجود آپ نے جس شرافت کا مظاہرہ کیا، خاص کر میں بہت ہی متاثر ہوا ہوں۔ آپ کا جتنا بھی شکریہ ادا کی جائے کم ہے۔ آپ جیسی شخصیت کا میرے مشاعرے میں شریک ہونا ہی بہت بڑی بات ہوگئی، مشاعرے کا وزن بڑھ گیا۔

مشاعرہ بہت ہی کامیاب رہا۔ ہر خاص و عام کی زبان پر مشاعرے کا چرچہ ہے۔ میں بے حد ممنون ہوں، آپ جیسے لوگوں کا۔ میری جانب سے قیصر شمیم صاحب کو سلام عرض کریں۔ یہاں سبھی لوگ آپ لوگوں کو سلام عرض کرتے ہیں۔ دعاؤں میں یاد رکھیں گے۔ کبھی کلکتہ آنا ہوا تو آپ سے ضرور ملوں گا۔

احقر۔ حسن امام کندنؔ

……………

حامد علی خاں

۲۴ / جون ۹۳ء

محترم پروفیسر صاحب۔ آداب و نیاز

امید ہے مزاج بخیر ہوگا۔ اکثر رسائل میں آپ کا کلام پڑھنے کو ملتا ہے اور طبیعت محظوظ ہوتی ہے۔ سوچتا ہوں بذریعہ تحریر دادِ سخن دوں مگر سوچ کر ہی رہ گیا ہوں۔ پچھلے سال کلکتہ ہوتے ہوئے کھڑگپور جانا ہوا تھا۔ سوچا تھا کہ کلکتہ میں آپ سے ملاقات کروں گا مگر محترم نسیم شاہجہاں پوری نے اتنی مہلت ہی نہ دی کہ آپ سے شرفِ نیاز حاصل ہوتا۔ کیونکہ وقت بھی کم تھا اس لیے کھڑگپور چلا گیا۔

راشٹریہ سہارا جو اپریل کا شمارہ ہے اس میں آپ کی غزل پڑھی:

درخشندہ ہے وہ لیکن ہمیں پیارا نہیں ہے وہ
علم بردارِ شب ہے صبح کا تارا نہیں ہے وہ
پڑوسی کو مٹا کر کس لیے مسرور ہوتے ہو
جسے مارا ہے تم نے، نفس امّارہ نہیں ہے وہ
مظفرؔ کے لیے یہ کلمہ ہائے خیر کیا کم ہیں
کہ بے شک سر بُریدہ ہے مگر ہارا نہیں ہے وہ

ان اشعار میں آپ نے علم باردِ شب، نفسِ امارہ اور سر بریدہ کا جس خوش اسلوبی سے استعمال کیا ہے اس سے آپ کے اشعار کی معنویت میں گراں بہا اضافہ ہی نہیں ہوا ہے

بلکہ حقوق اور فکر کو بخوبی اندازہ بھی ہوا ہے:

وہ برگِ زرد جس کو شاخ نے آزاد فرمایا
بگولے کی کلاہِ زر ہے، بیچارہ نہیں ہے وہ

آپ کا یہ شعر دعوتِ فکر کے لیے بہت کافی ہے۔ برگِ زرد کو آپ نے کلاہِ زر سے منسلک کر کے بالکل ایک نئی بات کہہ دی ہے۔ اس دور کی شاعری میں آپ اپنے فکر و شعور اور دانشورانہ فہم و فراست کے اعتبار سے انفرادیت کے حامل ہیں۔ فقط والسلام

خیر اندیش......حامد

....

حکیم سعید احمد

18/03/2002

قابلِ احترام حنفی صاحب۔ السلام علیکم

''یا اخی'' اور ''شاد عارفی۔ فن اور فنکار'' دو کتابیں محترم صابر رضا شمسی کی معرفت ملیں۔ شکریہ۔ آپ کی محبت نے ذرے کو آفتاب کر دیا۔ دنیا داری نے آپ کے دور جانے کا احساس کچھ کم کر دیا تھا مگر آپ کی عنایتوں (کتابوں) نے پھر تازہ کر دیا۔

بنگال کی سرزمین کو جہاں آپ کی علمیت اور ادبی خدمات کا اعتراف ہے وہیں آپ کے بنگال چھوڑنے کا غم بھی شدید ہے۔ لوگ آج بھی آپ کے تذکرے کرتے ہیں اور کچھ خود کو آپ سے قریب تر بتا کر فخر محسوس کرتے ہیں۔

سچ ہے کچھ لوگ اتنے بلند قد ہوتے ہیں کہ لوگ ان سے تعلق جتا کر اپنا قد اونچا کر لیتے ہیں۔ آپ بھی ایسے ہی بلند اہلِ قلم دانشوروں میں شمار ہوتے ہیں کہ جن سے تعلق بتانا ہی فخر کی بات ہوتی ہے۔

ایک بار پھر عنایتوں کے لیے تہہِ دل سے شکریہ۔ خدا کرے آپ اور اہلِ خانہ خیریت سے ہوں۔ (آمین)

ناچیز۔ حکیم سعید احمد

حسن فتح پوری

6/9/94

مکرمی و قابلِ احترام جناب مظفر بھائی۔ آداب و نیاز

آج ہی ''نیا دور'' کا مئی کا نمبر میرے پاس آیا۔ آپکی غزل پڑھی خوبصورت غزل کے لیے دلی مبارکباد قبول فرمائیں۔

۳ ر ستمبر کو کھنڈوا میں ایک مشاعرے میں شرکت کر کے کل ہی واپس لوٹا ہوں۔ جناب حسن رضا صاحب نے آپ کا حوالہ دے کر خط لکھا تھا کہ وہ آپ کے دوست ہیں اور اس رشتہ سے ان کا مجھ پر حق ہے۔ اس لیے میں بنا کسی شرط کے چلا گیا۔ آپ کا انتظار تھا۔ سوچا کہ اسی طرح آپ سے ملاقات ہوگی لیکن مایوسی ہوئی۔ دوسرے دن ایک بزرگ شاعر جناب شوقؔ صاحب کا جشن منایا گیا اس میں بھی شرکت کی۔

باقی حالات قابلِ شکر ہیں۔ ملاقات کی کوئی سبیل پیدا کریں۔ گھر پر سب کو واجبات۔ فقط

آپ کا اپنا...... حسن فتح پوری

....

حمید دلکش

31/12/2003

جنابِ عالی مظفر حنفی صاحب۔ السلام علیکم

امید ہے مزاج بخیر ہوں گے۔ بھائی بہت بہت دلی دعائیں اللہ تعالیٰ اس کے پیارے حبیب کے صدقے میں خوب نوازے۔ آپ نے شادی کے موقع پر جو ہم لوگوں کی خدمت خاطر مدارات کی ہے ہم کھاتے جاتے اور دل سے دعائیں دیتے جاتے رہے۔

بچوں کو بھی خوب تعلیم کے ساتھ تربیت بھی بہت اچھی دی ہے۔ ہمیں ذرا بھی احساس نہیں ہونے دیا کہ ہم شادی میں شریک ہوئے ہیں۔

آپ کی خدمت میں چند قطعات یا جو بھی کلام ہے پیش کر رہا ہوں برائے کرم دیکھ لیں۔ بھابی صاحبہ و بہو بیٹوں کو حسب مراتب سلام و دعا۔ دوست احباب سب مزے میں ہیں۔ لفافے پر لکھے پتے پر ڈاک روانہ کرنے کی زحمت فرمائیں۔ فقط

حمید دلکش

....

حبیب عالم

16/3/91

محترم حنفی صاحب۔ سلام مسنون! امید ہے بخیر ہوں گے۔

خدا خدا کر کے ''جشنِ قاضی حسن رضا'' ہو گیا۔ اصل میں بی جے پی کے کچھ لوگ ہمارے ساتھ شامل ہو گئے تھے جن میں ایک تو وہی جو آپ تک پہنچے تھے ذاکر حسین میمن ار دوسرے ایک محمود خاں۔ حالانکہ دونوں نے بہت خلوص اور اپنائیت سے کام کیا اور اس قدر محنت کی کہ قاضی صاحب کے خاص دوستوں نے بھی نہیں کی۔ بس ان کی ''بکواس'' اور ''اسے ہونا اسے نہ ہونا'' برداشت کرنا پڑا اور ''بونے آدمی'' نے ذرہ برابر تعاون نہیں کیا لیکن آپ دیکھیں گے کہ پوری ویڈیو ریکارڈنگ پر چھایا رہا۔ ساتھ ہی تعاون کے معاملے میں صفر رہنے والے تخت نشینی کے لیے لڑنے والے بھی کورے ثابت ہوئے لیکن عین وقت پر آ کر ٹھس گئے اور اپنے آپ کو کیسٹ میں ریکارڈ کروالیا۔ بھارتیہ جنتا پارٹی کے صدر بال گنگادھر شرما نے نوے فیصد چندہ کروایا اور عین مشاعرہ کے دن بضد ہو گئے کہ اسٹیج پر پارٹی کا بینر اور جھنڈے لگیں گے۔ چار و ناچار تسلیم کرنا پڑا، لیکن کچھ ساتھی مشاعرے سے ندارد رہے۔

صبح کو سیمنار ۱۰ ربجے ہوا جس کی صدارت جناب غنی انصاری وزیرِ اوقاف واردو

اکادمی حکومتِ مدھیہ پردیش نے کی اور مہمانِ خصوصی تھے وزیرِ تعلیم جناب کشوری لال ورما (حکومتِ مدھیہ پردیش)۔ اس سیمینار میں جناب شوق ماہری، جناب محبوب راہیؔ اور راقم الحروف کے علاوہ جناب مخدوم جابر نے مقالات پڑھے۔ رات ۱۰؍ بجے بزم احباب کے صدر جناب ارن کمار چٹرجی کی صدارت میں مشاعرہ ہوا جس میں مہمانِ خصوصی مدھیہ پردیش اسمبلی کے اسپیکر جناب برج موہن مشر، وزیرِ تعلیم جناب کشوری لال ورما اور وزیر اوقاف وارد و اکادمی جناب غنی انصاری نے صاحبِ جشن کی گلپوشی کی۔

مشاعرے میں شریک شعراء: ڈاکٹر محبوب راہیؔ۔ ڈاکٹر منشاء الرحمٰن خان منشا، افتخار امام کے علاوہ کچھ خالص مشاعرے کے شاعر تھے۔ مشاعرہ تو کامیاب رہا لیکن ہمارے لیے ناکام ہو گیا کہ ہم گمان بھی نہیں کر سکتے تھے کہ آپ نہ ہوں اور قاضی صاحب کا جشن ہو اگر آپ فوراً ہی لکھ دیتے بخدا ہم ملتوی کر دیتے۔ آپ نے تو ہمیں لکھا نہیں اور قاضی صاحب کو بھی لکھا کہ ”بہ ہزار کوششوں کے باوجود ممکن ہے“ ایک آس بندھی لیکن کلکتہ سے لوٹنے والوں نے تمام آرزوؤں کو کچل ڈالا۔ مارچ میں ہم لوگ بھی مصروف رہتے ہیں، لیکن ہمارا مقصد تھا قاضی صاحب کو اسی مالی سال میں شہرت ملے اور کہیں سے انعام مل جائے۔ بہر حال جو ہونا تھا سو ہو چکا اب آپ ”یادِ حسن بشیر“ کے لیے کچھ کیجیے۔ قاضی صاحب کسی بڑے پروگرام میں آپ کو شامل دیکھنا چاہتے ہیں اور جناب منور رانا، جناب حبیب ہاشمی اور جناب رئیس احمد و محترمہ ریحانہ نواب کو بھی (تعلقات پر) مدعو کرنا چاہتے ہیں۔ اس طرح کھنڈوہ کے عوام بھی خوش ہوں گے۔ تاریخ آپ کو طے کرنا ہے۔

جناب رئیس احمد کا دستی خط ملا تھا، انھوں نے ریزرویشن کینسل کروالیا۔ ہمارا بجٹ ایسا بھی کم نہیں تھا کہ ۱۵۰۰/- نہ نکال سکیں۔ ان لوگوں کے نہ آنے سے تقریباً تین ہزار روپے کمیٹی کو بچت ہو گئی ہے۔

......حبیب عالم

....

12/2/95

محترم حنفی صاحب۔ سلام مسنون

حکم کے مطابق سرٹیفکٹ کی اوریجنل کاپی رجسٹری کر دی گئی ہے اور فوٹو کاپی بذریعہ کوریر سروس پیش خدمت ہے اس کام میں آپ کے ہم جماعت کیلاش راجوریہ صاحب نے کافی تعاون فرمایا اور آپ کے حالات جان کر کافی محظوظ و متاثر ہوئے اور تمنا ظاہر کی کہ کیوں نہ ہم ہندی اردو والے مل کر اپنے وطن کے اس ناگرک کا ناگرک ابھینندن کریں جس نے اپنے شہر کا نام ساری دنیا میں روشن کیا ہے۔

عرض ہے کہ آپ اپنا Biodata ارسال فرمانے کی زحمت کریں تاکہ کیلاش صاحب اور ان کے پرنسپل صاحب کو پیش کیا جائے ویسے آپ نے ہمارے اسکول کے پروگرام کے موقع پر ہمیں دیا تھا وہ قاضی صاحب کی زنبیل نما تھیلی کی گہرائیوں میں گم ہو گیا۔

باقی حالات قابلِ شکر ہیں۔ ستار بھائی، منشی بھائی، سلام بھائی، اقبال بھائی اور محترم قاضی صاحب سلام عرض کرتے ہیں۔ صبا بیٹی کو دعائیں۔ بھائی جان کی خدمت میں سلام عرض ہے۔

طالبِ کرم...... حبیب عالم

....

۳۱/مارچ ۱۹۹۸ء

محترمی حنفی صاحب۔ السلام علیکم

عیدالاضحیٰ مبارک ہو۔ آپ کی تشریف آوری پر پروگرام تو ڈھیر سارے بنائے جا سکتے تھے لیکن محترم قاضی صاحب کی صحت کے مدنظر کھنڈوہ سے باہر کا کوئی تفریحی پروگرام نہیں بنایا جا سکا۔ ہاں اگر پندرہ دن میں صحت اجازت دے دے تو بسم اللہ دو دن کا پروگرام بارسی ٹاکلی کا ہے۔ ہم لوگ چاہتے تھے سرسید کی سو سالہ برسی کے موقع پر ایک پروگرام ترتیب دے لیں جس میں آپ کی شرکت ہو جائے نیز حضرت شوق ماہری کی تعزیت میں کوئی نشست رکھ دیں۔

آج کل بورڈ کے امتحانات چل رہے لوکل کی جانچ کا کام شروع ہے۔ ۱۵/اپریل کو نتائج ظاہر کرنا ہیں۔ آپ کی آمد تک فرصت ہو جائے گی۔ باقی حالات قابلِ شکر ہیں۔ صبا، ایمن، زمن کو دعائیں، بھابی جان وغیرہ تمام کو سلام و دعا۔ فقط

...... حبیب عالم

……………

30/9/2000

محترم حنفی صاحب۔ السلام علیکم

رات ہی راہی صاحب کا فون آیا تھا۔ والدہ کی صحت کی وجہ سے موصوف نے دلی جانا ملتوی یا منسوخ کر دیا۔ اب معاملہ والدہ صاحبہ کا ہے اس لیے کچھ کہا بھی نہیں جا سکتا کیونکہ ہم لوگ تو کم عمری میں ہی اس نعمتِ عظمیٰ سے محروم ہو گئے تھے۔

بہر حال راہی صاحب نے تو دلی کا پروگرام ٹال دیا لیکن آپ نے آپ کی بیٹی کی شادی میں شرکت کا ارادہ تبدیل نہ کرنا کہ ہم لوگ مع بھابی صاحبہ (حجانی صاحبہ) صبا وغیرہ کی شرکت کے شدت سے منتظر رہیں گے۔ آپ کی شرکت سے مجھے جو خوشی ہوگی اسے الفاظ کا جامہ نہیں پہنایا جا سکتا۔ بلکہ تمام دوستوں ہی کو آپ سے ملاقات کا شرف حاصل ہوگا۔ بدھوارہ والے بھی خیریت سے ہیں۔ اظہر بھائی امین وغیرہ سے ملاقات ہوتی رہتی ہے۔ منشی بھائی، ستار بھائی، سلام بھائی، اقبال بھائی وغیرہ بھی سلام لکھواتے ہیں۔ گھر کے سبھی افراد کو سلام و دعا۔

کمترین……حبیب عالم

……………

۱۹؍جنوری ۲۰۰۳ء

محترم و مکرم حنفی صاحب۔ السلام علیکم۔ خیریت! خیریت نیک مطلوب

۱۵؍جنوری رات ۱۰؍ بجے بابو صاحب سے بذریعہ فون معلوم ہوا کہ ابھی انھیں رخصت کر کے آ رہا ہوں۔ بھائی اشفاق خاں کے ذریعے اندور سے فارم منگوا لیے ہیں جس کی ایک عدد کاپی زیروکس کروا کر آپ کی خدمت میں ارسال کر رہا ہوں۔ ابھی ابھی فون پر ڈاکٹر محمد شفیع صاحب کو ہم لوگوں کے برہانپور پہنچنے کی اطلاع دی ہے۔ موصوف موجود نہ تھے ان کی اہلیہ کو مطلع کر دیا ہے۔ برہانپور سے لوٹ کر ہونے والی کارروائی سے آپ کو بذریعہ فون اطلاع دوں گا۔ محترم قاضی صاحب خیریت سے ہیں۔ موصوف اور منشی بھائی، سلام بھائی، مولانا حبیب خاں صاحب، قاضی سفیان وغیرہ سلام لکھواتے ہیں۔ بھابی جان کو بھی

سلام عرض ہے نیز تمام اہلِ خانہ کو دعائیں۔ فقط   طالبِ دعا۔ حبیب عالم

……………

۴؍اگست ۲۰۰۷ء

محترم حنفی صاحب۔ السلام علیکم خیریت! خیریت نیک مطلوب

معافی کا طلب گار ہوں کہ فوٹو گروپ کافی تاخیر سے بھیج رہا ہوں۔ دراصل کچھ غیر اہم لوگ خواہ مخواہ آ کر ٹھس گئے تھے۔ انھیں نکلوانا، بڑے غیر لوگ آپ کے قریب تشریف فرما تھے انھیں ہٹانا پڑا۔ غرض کہ بار بار کمپیوٹر پر CD گئی، ہر دفعہ کوئی نہ کوئی بات مزاج کے خلاف ہو جائے اور مزاج بھی قاضی صاحب کا خیر تصویر ارسالِ خدمت ہے۔

صبا بیٹی کو سب دعائیں لکھواتے ہیں۔ نواسی کی درازیٔ عمر کے لیے دعا گو ہیں۔ اللہ طویل عمر عطا کرے اور صحت و تندرستی کے ساتھ خوش و خرم رکھے۔ بھابی صاحبہ کی خدمت میں سلام عرض ہے اور انھیں نواسی کی پیدائش پر دل کی عمیق گہرائیوں سے مبارکباد پیش ہے۔

ایمن، زمن اور دیگر تمام بچوں کو ہم تمام کی جانب سے دعائیں۔ قاضی صاحب کو بروز سنیچر ہلکا سا دل کا دورہ پڑا تھا آرام کر رہے ہیں۔ سلام و دعا لکھواتے ہیں۔ فقط

طالبِ دعا……حبیب عالم

……………

خلیق انجم

25/6/91

مظفر صاحب۔ آداب

کچھ دیر پہلے آپ کے صاحبزادے فیروز مظفر تقریباً ڈیڑھ ہزار خطوط کا ایک بنڈل دے گئے ہیں۔ میں کن الفاظ میں آپ کا شکریہ ادا کروں۔ خطوط آنے والی نسلوں کی امانت ہیں اور مستقبل کے محققین کا اہم ترین ماخذ ہیں۔

کچھ دن پہلے میں نے آپ کے وائس چانسلر کو خط لکھا تھا کہ وہ انجمن ترقی

اردو (ہند) کے زیر اہتمام منعقد ہونے والے بین الاقوامی سیمنیار کے لیے آپ کو نامزد فرما دیں۔ اس خط کی ایک نقل کلکتہ کے ڈپارٹمنٹ کے پتے پر بھیج دی تھی۔ اور اب آپ کلکتے جائیں تو اس معاملے کو دیکھ لیجیے۔ جانتا ہوں کہ آپ اس وقت دلی میں ہیں لیکن میرے پاس آپ کا دلی کا پتہ نہیں ہے اس لیے کلکتہ کے پتے پر خط لکھ رہا ہوں۔ امید ہے آپ بخیریت ہوں گے۔

ہاں ہماری زبان میں آپ کی اس عنایت کا بقاعدہ شکریہ ادا کر رہا ہوں۔

نیاز کیش......خلیق انجم

....

۹/اکتوبر ۱۹۹۲ء

مکرمی۔ آداب!

چند دن ہوئے آپ کو مطلع دی جا چکی ہے کہ انجمن کے زیر اہتمام سر سید احمد خاں پر چار روزہ بین الاقوامی سیمنار ۱۵/دسمبر سے ۲۸/دسمبر ۱۹۹۲ء تک نئی دہلی میں منعقد ہو رہا ہے۔

میں چاہتا ہوں کہ سر سید سیمنار سے پہلے ''ہماری زبان'' کا ''سر سید خاں نمبر'' شائع کیا جائے اور ہندوستان کے اخباروں اور رسالوں میں سر سید پر کچھ مضامین شائع کرائے جائیں تا کہ پورے ملک میں اس سیمنار کی فضا تیار ہو سکے۔ اس لیے میری درخواست ہے کہ آپ اپنا مقالہ جلد از جلد ارسال فرما دیجیے۔ مقالے کے ساتھ دس منٹ (۱۰ منٹ) کی تلخیص بھی بھیجیے۔ کیوں کہ سیمنار میں تلخیص ہی پڑھی جائے گی اور آپ کا مقالہ پہلے '' ہماری زبان'' یا کسی ادبی رسالے میں شائع ہوگا اور پھر اس کتاب میں شامل ہوگا، جس میں سر سید سیمنار کے سارے مضامین مرتب کر کے شائع کیے جائیں گے۔ خدا کرے آپ بخیریت ہوں۔

نیاز کیش......خلیق انجم

....

۹/ اکتوبر ۱۹۹۲ء

مکرمی۔ آداب!

ہم نے سر سید احمد خاں سیمنار جو کہ چار روزہ بین الاقوامی ہوگا کے لیے ایک سو پچاس حضرات کو ہندوستان اور ہندوستان کے باہر خط لکھے تھے۔ اور خیال تھا کہ ان میں سے ستر، اسی (۸۰۔۷۰) کے قریب لوگ تشریف لے آئیں گے۔ لیکن ایک سو پینتیس (۱۳۵) کی منظوری آچکی ہے۔ یہ خوشی کی بات بھی ہے لیکن اس سے ہماری تھوڑی سی پریشانی بڑھ گئی ہے۔ بات در اصل یہ ہے کہ ہم نے صرف ساٹھ، ستر (۷۰۔۶۰) حضرات کے قیام کا انتظام کیا تھا۔ اب اگر آپ ہمارے ساتھ تعاون فرما سکیں تو یہ انجمن ترقی اردو (ہند)، اور دوا ور ہم پر آپ کا احسان ہوگا اور وہ تعاون یہ ہے کہ اگر دہلی میں کوئی آپ کے دوست یا عزیز ہوں تو ان کے ساتھ قیام فرما لیجیے۔

اگر ایسی کوئی صورت نہ ہو تو ہمیں فوراً اطلاع دیجیے تو ہم جیسے بھی ہوگا آپ کے قیام کا انتظام کریں گے۔

یہ خط لکھنا اچھا تو نہیں لگ رہا لیکن چونکہ آپ ہمیشہ ہم سے تعاون فرماتے رہے ہیں۔ اس لیے میں نے اس بے تکلفی سے کام لیا ہے۔ میں آپ کے جواب کا منتظر رہوں گا۔ خدا کرے آپ بخیریت ہوں۔ نیاز کیش...... خلیق انجم

....

۲۷/ ستمبر ۱۹۹۳ء

مکرمی۔ آداب!

امراؤ طارق صاحب نے آپ کے نام ایک خط بھیجا ہے، جو منسلک کر رہا ہوں۔ طارق صاحب نے میرے نام خط میں لکھا ہے کہ میں آپ سے درخواست کر کے فرمان فتح پوری صاحب کے فن یا شخصیت پر مقالہ لکھوا کر انھیں بھجوا دوں۔

جانتا ہوں کہ وقت بہت کم ہے، لیکن فرمان صاحب سے جو آپ کے ذاتی تعلقات ہیں، اس کی روشنی میں درخواست کرتا ہوں کہ یہ مقالہ ۱۲/ اکتوبر تک ارسال فرما دیجیے تا کہ

میں فوراً ہی یہ مضامین امراؤ طارق صاحب کو بھیج دوں۔

مقالہ اگر طویل ہو تو بہت اچھا ہے اور اگر مختصر ہو تو کوئی حرج نہیں لیکن بقول امراؤ طارق صاحب ''آپ کے مقالے کے بغیر وہ کتاب تشنہ رہ جائے گی۔'' جو فرمان فتح پوری صاحب کے فن اور شخصیت پر مرتب ہو رہی ہے۔ میں ٹیلی فون سے بھی آپ سے گفتگو کروں گا۔ امید ہے آپ بخیریت ہوں گے۔

نیاز کیش...... خلیق انجم

....

۱۳؍ اکتوبر ۱۹۹۳ء

مکرمی۔ آداب!

ڈاکٹر فرمان فتح پوری پر آپ کا مقالہ موصول ہوا۔ کرم فرمائی کا تہِ دل سے شکر گزار ہوں۔ آج ہی یہ مقالہ کراچی بھیج رہا ہوں۔ میں آج ہی اسلم صاحب سے فون کر کے کلکتہ یونیورسٹی والے کام کی بات کروں گا۔

امید ہے آپ بخیریت ہوں گے۔

نیاز کیش...... خلیق انجم

....

خورشید جہاں (پروفیسر)

۳؍ ستمبر ۹۳ء

محترم بھائی مظفر حنفی صاحب۔ السلام علیکم

میری کتاب ''جدید اردو تنقید پر مغربی تنقید کے اثرات'' کی رسید کے طور پر آپ کا ۲۴؍ اپریل ۹۰ء کا خط مجھے ملا تھا۔ بعد میں میں نے ایک خط اور آپ کو لکھا۔ جس کا جواب اب تک نہیں ملا۔ میں بھی یہ سوچ کر خاموش ہو رہی کہ آپ بہت زیادہ مصروف رہتے ہیں...... لیکن آپ نے جس اپنائیت سے پہلا خط لکھا تھا اور یہ بھی کہ ''میرے لائق کوئی

خدمت جب کبھی ہو بے تکلف یاد فرمائیں۔'' میں بے حد متاثر ہوئی۔

میری نگرانی میں نکہت شمیم صاحبہ نے ''جدیدیت اور مختصر اردو افسانے'' کے عنوان سے رانچی یونیورسٹی کے لیے پی۔ ایچ ڈی۔ کا مقالہ سپردِ قلم کیا ہے۔ مقالہ جب یونیورسٹی میں جمع کیا گیا تو ممتحن کی حیثیت سے میں نے پہلا نام آپ کا دیا تاکہ وائیوا کے لیے جب آپ تشریف لائیں تو آپ سے شرف ملاقات حاصل ہو سکے۔ اب تک رپورٹ تو نہیں آئی لیکن امید قوی ہے کہ میرا خط ملنے پر آپ واپسی ڈاک سے رپورٹ رانچی یونیورسٹی بھجوا دیں گے۔ ساتھ ہی مجھے یہ بھی لکھیں گے کہ Viva کے لیے کونسی تارخ آپ کے لیے مناسب رہے گی۔ یہ کام جتنا جلد ہو سکے بہتر ہے کیونکہ روزانہ نت نئے اصول وقوانین بنتے رہتے ہیں۔ پتہ نہیں کب کیا ہو جائے۔

ویسے یہ جان کر آپ کو خوشی ہوگی کہ رانچی یونیورسٹی سے الگ ہو کر ہزاری باغ میں ونو وا بھاوے یونیورسٹی کھل گئی ہے۔ اردو میں بھی ایم۔ اے کی پڑھائی ہونے جا رہی ہے۔ انشاء اللہ میں جلد ہی ہزاری باغ بھی بلاؤں گی اور آپ کو آنا بھی ہے۔ اچھا اب اجازت دیں۔ جواب کی منتظر

آپ کی بہن......خورشید جہاں

....

خورشید سمیع (ڈاکٹر)

18/3/97

محترمی! ماہ نامہ ''صریر'' (کراچی) میں ''آسمانِ محراب'' پر ایک مفصل اور مدلل تبصرہ پڑھا ہے۔ آپ نے تو رندوں کی آبرو رکھ لی ہے کہ واقعی وقارِ بادہ گساراں برقرار ہے۔ اللہ کرے یہ سلسلہ چل پڑے اور تکریم قلم کا ثبوت آپ دیتے رہیں۔ واقعی یہ سچ ہے کہ جس عرق ریزی سے کام لے کر آپ نے فاروقی کی شاعری کو پرکھا ہے وہ دیدہ ریزی اب کہیں شاید ہی نظر آتی ہے اور اس مرحلے میں آپ نے سبقت کر کے ہمیں یہ بتایا ہے کہ

ناقد ہونا اور بات ہے اور شاعر ہونا اور بات کہ واقعی فاروقی اگر تنقید تک ہی رہیں تو یہ انکے لیے اور اردو کے لیے بہتر ہے۔ ہو سکے تو جواب دیں۔

خیر طلب......خوشید سمیع

....

خمار قریشی

20/11/94

محترمی مظفر حنفی صاحب زیدت الطافکم زادمکرمکم

السلام علیکم۔ برس سوا برس سے میں فشارِ خون و عارضۂ قلب میں مبتلا ہوں۔ بارہا چاہا کہ آپ کو خط لکھوں۔ لیکن ہر بار بادلِ خواستہ، دل مسوس کر رہ جاتا۔ آج صبح کی کرن کے ساتھ دل نے چاہا کہ آپ کو مخاطب کیا جائے، لہٰذا خط لے کر بیٹھ گیا۔

وجہ کوئی خاص نہیں، لیکن آج کل میرے ذہن میں کلبلانے لگی ہے۔ اِدھر چار پانچ برسوں سے غزل اور خاص کر جدید غزل کا کینوس سکڑ گیا ہے اور وہ تازگی اور تنوع بھی اس کے دامن سے کہیں چھوٹ گیا ہے۔ غزل پڑھتے ہوئے اکتائی کا احساس ہوتا ہے۔ لگتا ہے کہ دہراؤ من پسند راستہ بن گیا ہے۔ اس طرح غزل کا ارتقاء رُک جائے گا۔ غزل کے دامن سے سرانڈ، گندگی اور باسی پن کی لہریں اٹھیں گی اور یوں بھی اس صنف کو غزل گو حضرات نے روند کر پامال کر دیا ہے۔ خدارا اس کے مستقبل سے باخبر فرمائیں۔ آپ کے دم سے غزل کا مستقبل روشن ہے۔

گزشتہ دنوں آج کل وغیرہ میں آپ کی غزلیں نظر سے گزریں۔ پسند آئیں۔

ضروری بات یہ ہے کہ پچھلے دنوں کسی وجہ سے روحِ غزل کی جلد نہیں خرید سکا تھا۔ اب میں اپنے کتب خانے کے لیے محفوظ کرنا چاہتا ہوں۔ اس کے ملنے کا پتہ اور قیمت سے آگاہ کریں۔ نوازش ہوگی۔ امید ہے بخیریت ہوں گے۔

نیاز مند۔ خمار قریشی

……………

30/6/02

برادرم ڈاکٹر مظفر حنفی صاحب۔ سلام مسنون

ضروری بات یہ ہے کہ میں ایک سال سے ''روحِ غزل'' کی تلاش میں ہوں۔ مکتبہ جامعہ ممبئی کو بارہا تحریر کرنے پر ان کی طرف سے جواب ندارد۔ علاوہ اس کے دیگر کئی کتب ایجنسیوں اور اداروں کو لکھا۔ ہر ہر جگہ سے نفی میں جواب ملا۔ اس سلسلے میں آپ میری رہنمائی فرمائیں تو نوازش ہوگی۔ آپ کے ذخیرۂ کتب میں ایک آدھ کاپی اضافہ ہو تو لکھیں میں اس کی رقم بذریعہ ایم او روانہ کروں گا۔ جرأتِ رندانہ کے لیے معاف فرمائیں:

مظفرؔ کی غزلوں کا طنزِ ملیح
بجز شادؔ کے اور ملتا نہیں

……خمار قریشی

……………

خلیل تنویر

۸؍دسمبر ۱۹۹۲ء

محترمی مظفر حنفی صاحب۔ سلام مسنون

بابری مسجد کو ڈھا کر ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان اور دوریاں پیدا کر دی گئی ہیں۔ آج کے سیاستدانوں میں کوئی ایسا دور اندیش شخص بھی دور دور تک دکھائی نہیں دیتا جو ہندوستان کے ہندوؤں اور مسلمانوں کو قریب لانے کے لیے عملی طور پر کچھ کر سکے۔

اس بار فسادات وہاں بھی ہوئے جہاں تقسیم ملک کے وقت بھی نہیں ہوئے تھے۔ کلکتہ میں ترقی پسند حکومت ہے لیکن وہاں بھی غارت گری اور آگ زنی کے واقعات ہوئے۔ اللہ سے یہی دعا ہے کہ آپ بخیر ہوں۔

خیر طلب……خلیل تنویر

……………

خلیل فرحت

۱۵ر ستمبر ۲۰۰۷ء

گرامی قدر ڈاکٹر مظفر حنفی صاحب۔ سلام مسنون

امید کہ مزاج گرامی بخیر ہوں گے۔ ناچیز گزشتہ دو سالوں میں ۲ر عدد ہارٹ اٹیک کے شدید حملوں کے بعد بستر سے لگ گیا ہے۔ اگر میں بستر چھوڑنا بھی چاہوں تو مجھے بستر نہیں چھوڑتا۔ مفلوج ہو کر مابقیہ سانسیں پوری کر رہا ہوں۔ اس خط سے قبل ایک لفافہ جس میں مجھ ناچیز کے فن پر ڈاکٹر محبوب راہیؔ کا مضمون ہے، آپ کی خدمت میں ارسال کر چکا ہوں۔ گمان ہے کہ مل گیا ہوگا۔

آج کا خط لکھنے کی وجہ ایک تازہ قطعہ اور اتنا تازہ کہ ذہن سے براہِ راست خط پر منتقل ہوا ہے۔ آپ ایک مدت سے ملک کے نام نہاد اربابِ نقد و نظر کی سچے فنکاروں کی تئیں ان کی زندگی میں مجرمانہ طور پر نظر انداز کرنے اور بعد از مرگ ان کی یاد میں جلسے و سیمنار منعقد کرنے پر مرحوم فنکار اپنی اپنی قبروں میں زبانِ حال سے یہی کہہ رہے ہوں گے۔ ''ہمیں کیا جو تُربت پہ میلے رہیں گے'' اسی پس منظر میں مذکورہ قطعہ ہے اگر پسندِ خاطر ہو اور آپ مناسب سمجھیں تو اپنی رائے (میرے فن سے متعلق) میں کہیں جگہ دے دیں۔ قطعہ خط کی پشت پر درج کر رہا ہوں اگر ارسال کردہ مواد آپ تک نہ پہنچا ہو تو براہ کرم مطلع فرمائیں تاکہ میں پھر آپ کی خدمت میں وہ مضمون بھیج سکوں۔ مابقیہ حالات بدستور ہیں۔ دعاؤں میں یاد رکھیں۔ والسلام

طالبِ دعا۔ خلیل فرحتؔ کارنجوی

قطعہ

(ڈاکٹر مظفر حنفی کی نذر)

''پہلے تو خوب کیجیے ناقدریِ سخن''
پھر ان کو یاد کیجیے، آنکھیں بھگوئیے

مدت سے اہلِ نقد و نظر کا طریق ہے
زندوں کو مار ڈالیے، مردوں کو روئیے

....

خلیق الزماں نصرت

۱۹؍اگست ۹۴ء

برادرم ڈاکٹر مظفر حنفی صاحب۔ خلوصِ بے کراں

جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ میری کتاب 'شعوری رجحانات' کی رسم اجرا ۱۳؍اپریل ۹۴ء کو ہوئی۔ میں نے بڑے اہتمام سے یونیورسٹی کے پتے پر اس کی کاپی بھجوادی، مگر آپ کی کوئی رسید نہیں ملی۔ آپ بھیونڈی کے مشاعرے میں آنے والے تھے۔ وہاں نہیں آسکے۔ پھر میں نے ایک خط اسی پتے پر لکھا اس کا بھی جواب نہیں آیا۔ وجہ سمجھ میں نہیں آیا۔ کیا آپ کو کاپی نہیں ملی، اگر نہیں تو اطلاع کریں میں پھر بھیج دوں گا۔ میں نے اس کتاب کے ایک مضمون ''عصری غزل میں حالات حاضرہ'' میں آپ کے بہت سے اشعار Quote کیے ہیں۔ امید ہے وہ مضمون آپ کو پسند آئیگا اور میری حوصلہ افزائی کریں گے۔

ایک کاپی اور بھیجنا چاہتا ہوں وہ تبصرہ کے لیے ہوگی۔ آپ کی پسند کا وہ نام ہو۔ جو ذرا محنت کرسکے۔ اپنی خیریت اور مکتوب کا انتظار رہے گا۔

آپ کا عزیز.....خلیل الزماں نصرتؔ

....

6/9/96

برادرم مظفر حنفی صاحب! خلوصِ بیکراں

اجراء کے فوراً بعدا میں نے آپ کو کتاب بھیجی تھی۔ مگر شاید وہ ڈاک کی نذر ہوگئی یا تو یونیورسٹی میں کسی نے اڑادی۔ میں آپ کو بشیر بدر اور مظہر امام صاحبان کو کیسے بھول سکتا

ہوں۔ میں نے ''عصری غزل میں حالاتِ حاضرہ'' آپ لوگوں کے اچھے اچھے اشعار quote کیے ہیں۔

دو کاپیاں ارسال کر رہا ہوں۔ آپ تاثرات لکھ بھیجیں اور دوسری کاپی کسی اپنے مناسب شخص کو دیں جو اس پر اظہار خیال کر سکے اور بہتر طریقے سے۔ ایسا سمجھیے کہ دوسری کاپی بھی آپ کے لیے ہے۔ اس نوازش کے لیے پیشگی شکریہ قبول کریں۔

کاپیاں آپ کے گھر کے پتے پر بھیجی جا رہی ہیں۔ امید ہے اب مل جائیں گی۔

ہمارے بینک کی ایک برانچ بہت جلد کلکتہ میں کھلنے والی ہے۔ ابھی حال ہی میں جگہ دیکھنے کے چند A.G.M. گئے ہوئے تھے۔ پٹنہ تک تو پہنچ گیا ہے۔

خیر کتاب پڑھ کر اپنی رائے دیں نوازش ہوگی۔ آج کل اپنی دوسری کتاب ''نئے افسانے میں عورت کا تصور'' کے لیے کام کر رہا ہوں۔ اجازت دیں۔

آپ کا عزیز...... خلیق الزماں

....

خاور حسن

9/10/93

مظفر صاحب۔ آداب

ایک اچھی غزل کہی آپ نے:

آندھی ہے میرے جسم کے اندر بھری ہوئی
کیا سارے شہر میں کوئی قاتل نہیں رہا
مدت سے دل سکون کی خاطر تھا بے قرار
حاصل ہوا سکون تو اب دل نہیں رہا
کچھ اس طرح نوازے گئے محفلوں میں ہم
اب اشتیاقِ شرکتِ محفل نہیں رہا

اچھے اشعار ہیں۔ مبارک باد ...... خاور حسن

....

محترم ڈاکٹر مظفر حنفی صاحب۔ السلام علیکم

آپ کا فون نمبر میرے پاس نہیں ورنہ میں آپ سے وقت لے کر آپ کے پاس پہنچتا۔ دراصل میں نے گزشتہ چند ہفتوں سے ایک کالم ''اس ہفتے کا شاعر' کی اشاعت کا سلسلہ جاری کر رکھا ہے۔ یہ بے حد مقبول ہو رہا ہے۔ تو میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھے اجازت دیں کہ میں آپ پر کچھ لکھوں۔ اس سلسلے میں آپ کے ۵۰ متفرق اشعار بطور تعاون چاہیے اور آپ کا مختصر تعارف بھی۔ امید ہے آپ بخیر ہوں۔ طالب دعا...... خاور حسن

....

خاور خاں سرحدی

30/8/08

قبلہ محترم مظفر حنفی صاحب۔ آداب و نیاز

میں نے تازہ غزل کہی ہے جس کے نو شعر ہیں۔ مطلع آپ کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں:

بشیر بدؔر، مظفر حنفی اور کرامت کو سلام
ان چہکتے پنچھیوں کی بادشاہت کو سلام

اس تازہ غزل کو میں نے 'کتاب نما'، 'آج کل'، 'عالمی سہارا'، 'راشٹریہ سہارا' اور روز نامہ 'ندیم' بھوپال کو بغرضِ اشاعت روانہ کر دیا ہے اور کیا عرض کروں باقی سب خیریت ہے۔

خاور خاں سرحدی، علی گڑھ

....

خلیق احمد

گل برگہ/22/5/90

مکرمی و محترمی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ

خواجہ دکن سیدنا خواجہ گیسو دراز بندہ نوازؒ کے عرس شریف کی تقاریب میں سیمنار کا بھی انعقاد عمل میں آرہا ہے۔ چنانچہ بتاریخ ۱۸/اپریل ۱۹۹۰ء آپ کی خدمت میں دعوت نامہ ارسال کیا گیا تھا جس میں آپ سے خواہش کی گئی تھی کہ آپ کسی ایک عنوان پر مقالہ پیش فرمائیں۔ آپ کے جواب کا تا حال انتظار کیا گیا۔ کوئی جواب وصول نہ ہونے کے باعث مکتوب ہٰذا بطور یاددہانی مرسل خدمت ہے۔

از راہ کرم جواب باصواب سے شاد فرمائیں تو عنایت ہوگی۔ سابقہ مکتوب کی ایک نقل پھر ملاحظہ رونہ کی جارہی ہے۔

خلیق احمد (مددگار معتمد)

……………

خالد عابدی (ڈاکٹر)

۱۲/جنوری ۱۹۹۴ء

محترم مظفر حنفی صاحب۔ السلام علیکم

مدھیہ پردیش اردو اکیڈمی کے سیمنار میں میں نے ''مدھیہ پردیش میں اردو ڈرامے کی روایت'' پر مقالہ پڑھا تھا۔ آپ نے کھنڈوہ کے ایک ڈراما نگار کا ذکر فرمایا تھا۔ کیا آپ اس ڈراما نگار کی تفصیل ارسال فرما سکتے ہیں۔ وہ مقالہ ہنوز نامکمل ہے۔ مکمل ہو جائے تو ماہنامہ آجکل کو پہنچادوں یا ڈاکٹر محمد حسن نے 'عصری ادب' کے لیے طلب فرمایا ہے۔

اس ماہ قوی امکان ہے کہ میرا Promotion ہے اور تبادلہ بھی یقینی ہے۔ بھوپال ٹی وی اور بھوپال ریڈیو کے لیے جو کوشش کرسکتا تھا کر چکا۔

غالباً آپ کے علم میں ہوگا کہ میں پروفیسر عبدالقوی دسنوی صاحب کی نگرانی میں ''بیسویں صدی میں اردو کا مکتوباتی ادب'' موضوع پر پی ایچ ڈی کا مقالہ لکھ رہا ہوں۔ آپ کے نام جو مکاتیب پر کتاب آئی ہے وہ میرے پا ہے۔ کیا اس کے علاوہ بھی مکاتیب پر آپ کی کوئی نئی کتاب آئی ہے۔ چودھری محمد علی ردولوی کی کتاب ''گویا دبستان کھل گیا'' کی شدید ضرورت ہے۔

اخبار ورسائل سے بھوپال کی خبریں معلوم ہو جاتی ہوں گی کہ واحد پریمی صاحب، مرتضی علی شاد صاحب، قیصر محمود صاحب، مظفر رئیس صاحب، شہریار مدنی صاحب اور آج وقار فاطمی صاحب کا انتقال ہو گیا۔

میں آج کل طویل چھٹی پر ہوں۔ رہائش گاہ کے پتے پر جواب لکھیے گا۔ خدا کرے کہ آپ مع الخیر ہوں۔ والسلام۔

احقر...... محمد خالد عابدی

11/03/2010

محترم ترین ڈاکٹر مظفر حنفی صاحب۔ السلام علیکم

عرصہ ہوا آپ سے ملاقات ہوئے، بہرحال رسائل میں آپ کو دیکھتا پڑھتا رہتا ہوں۔ ایک عرصے کے بعد میری دو کتابیں ''ہماری فلمیں اور اردو'' اور دوسری ''نقطۂ نو گریز'' شائع ہوئی ہیں۔ متعدد حضرات کی خدمت میں اپنی دونوں کتابوں کے ساتھ ''محمد خالد عابدی: ایک مطالعہ'' ارسال کی ہیں، لیکن دانشوروں نے اظہار ناپسندیدگی بھی نہیں فرمایا۔

دہلی میں میرے کرم فرما، محسن، دوست، احباب اور ہم وطن ہیں۔ ان کا بھوپال آنا جانا رہتا ہے۔ میں ان کی کتابیں ہدیہ کراتا ہوں اور کبھی کبھی ان کتابوں پر تبصرے بھی کر کے شائع کرا کر ان تک پہنچاتا ہوں تاہم مہربان اور مشفقوں کی طرف سے مکمل اظہارِ سکوت ہے۔ چھ سات ماہ ہو گئے دہلی کے رسائل میں بھی مذکورہ کتب تبصرے کے لیے گئی ہوئی ہیں۔ صرف ایک کتاب پر ''ہماری زبان'' میں چار ماہ قبل تبصرہ آیا تھا۔

معلوم ہوا ہے کہ مدھیہ پردیش اردو اکیڈمی میں آپ نے میرا دفاع فرمایا۔ ممنون ہوں۔ شکر گزار ہوں۔ خدا کرے کہ آپ مع الخیر ہوں۔ والسلام

احقر...... محمد خالد عابدی

....

خالد محمود (پروفیسر)

۲۰ نومبر ۸۹ء

برادرِ محترم۔ السلام علیکم

آپ کے پہلے خط نے خیریت سے پہنچنے کی اطلاع دی اور سفری صعوبتوں کی داستان سنائی۔ دوسرے خط سے علم ہوا کہ دو چار روز میں اچھا سا کوارٹر ملنے والا ہے۔ علاقہ دیکھ کر آپ نے منظوری دے دی ہے۔ تیسرے خط میں کوارٹر مل جانے کی خوش خبری تھی۔ گویا: ''ایک اور آسمان خاک شدہ''۔ مبارک باد!

دلی اور جامعہ کے حالات وہی ہیں۔ کوئی خاص تبدیلی نظر نہیں آتی۔ وہی روز و شب وہی صبح و شام۔ کیلنڈر کی رو سے گرچہ الیکشن اور سردی کا موسم ہے مگر دونوں میں گرمی نہیں۔ سرد مہری ضرور ہے۔ نیپالیوں نے گرم سوئٹر اور پارٹی ورکروں نے لاؤڈ سپیکر نکال رکھے ہیں۔ جن کی وجہ سے ہر دو موسموں کے وجود کا احساس ہوتا ہے۔

میں اپنے کام میں لگا ہوں اور خدا کا شکر ہے جی بھی لگا ہے۔ آپ کے اعتماد نے جو حوصلہ بخشا تھا اسی چراغ کی روشنی میں کام کر رہا ہوں۔ خدا کرے رواں تعلیمی سال کے اختتام تک مکمل ہو جائے۔

دونوں گھروں میں ہر طرح خیریت ہے۔ اماں اور جمیلہ جاتی رہتی ہیں۔ آپ کے جانے کے بعد ذمہ داری کا احساس زیادہ ہو گیا ہے۔ اپنے گھر کی جانب سے آپ بالکل مطمئن رہیں یوں تو ماشاء اللہ سبھی لوگ ہیں مگر میں بھی اپنی تمام کوتاہیوں اور کمزوریوں کے باوجود ہر وقت موجود ہوں۔

پاکستان سے راغب شکیب صاحب کی ایک کتاب ''سفر ہمسفر'' آپ کے نام آئی ہے۔ جو صاحب لے کر آئے تھے انھوں نے میرے اسکول کے ایک ساتھی کو دی تھی ان ساتھی نے مجھے دے دی۔ اپنے موضوع سے متعلق دیکھ کر میں نے آپ کی اجازت کے بغیر اسے پڑھ لیا اور نوٹس بھی بنا ڈالے۔ بغیر اجازت پڑھنے کے لیے معذرت خواہ ہوں۔ کتاب گھر پہنچا دوں گا تا کہ موسم سرما کی تعطیلات میں کلکتہ جانے والے اسے اپنے ساتھ لیتے جائیں۔ باقی تمام حالات قابلِ شکر ہیں۔ اماں اور بابو یہیں ہیں اور دعا کہتے ہیں۔ جمیلہ اور آفریں سلام عرض کرتی ہیں۔

نیاز کیش......خالد محمود

....

۱۲ر دسمبر ۸۹ء

برادرِ محترم۔ السلام علیکم

امید ہے مزاج عالی بخیر ہوگا اور بھابی وغیرہ بھی بعافیت کلکتہ پہنچ چکی ہوں گی۔ ہمارے گھر سے بھی سب لوگ جا چکے ہیں۔ میں یہاں تنہا ہوں اور کوشش کر رہا ہوں کہ تاخیر کی تلافی ہو۔ جو وقت گزر چکا اس کا ماتم تو بے سود ہے۔ آنے والے وقت کے ماتم سے بچنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ خدا شوق و محنت میں استقامت دے اگر آپ کے انداز کی محنت کا دسواں حصہ بھی گرفت میں آجائے تو یہ چھ مہینے کا کام ہے۔

خط لکھنے میں یوں تاخیر ہوئی کہ ۱۱ر دسمبر کو شعبۂ اردو والی پوسٹ کا انٹرویو تھا۔ میں نے سوچا انٹرویو کے بعد لکھوں گا تو آپ کو نتیجہ بھی معلوم ہو جائے گا۔ ابھی ایک معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ شہناز انجم صاحبہ کا تقرر ہو گیا ہے۔ یہ خبر بیشتر اصحاب کے لیے اس لیے حیران کن رہی کہ انٹرویو سے پہلے عثمانی اور وہاج سے ہٹ کر اور کوئی قیاس و گمان نہ تھا۔ سنا ہے پینل بن گیا ہے جس میں علی الترتیب عثمانی اور وہاج کے نام شامل ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔ سلیکشن کمیٹی میں وائس چانسلر صاحب اور شمیم حنفی صاحب کے علاوہ وزیٹر کے نمائندے کی حیثیت سے حکم چند نیر، وائس چانسلر کے نمائندے کی حیثیت سے مجیب رضوی

صاحب، ماہرین میں صدیق الرحمٰن قدوائی اور اسلم پرویز صاحبان موجود تھے۔

جامعہ نے کچھ نئی آسامیاں مشتہر کی ہیں ان میں کامرس کے پروفیسر کی پوسٹ بھی ہے۔ میں نے ایک فارم حاصل کر کے مشکور صاحب کو بھیج دیا ہے۔ خدا کرے بھر کر بھیج دیں اور پھر یہیں تشریف لے آئیں۔ جامعہ کو ایک اچھا استاد مل جائے گا اور ہمیں شفیق بزرگ۔

بھابی کی خدمت میں سلام عرض کر دیں۔ صبا، صدف اور باقی تمام افراد کو دعائیں اور سلام۔ گھر کی جانب سے بالکل مطمئن رہیں اور دعاؤں میں یاد رکھیں۔

نیاز کیش...... خالد محمود

....

۱۸؍جنوری ۱۹۹۰ء

برادر محترم۔ السلام علیکم

پرویز شاہدی ایوارڈ کے لیے مبارکباد قبول فرمائیے۔ ہم لوگ صبا اور صدف وغیرہ کی آمد پر ان سے ملاقات کرنے گھر گئے تھے۔ وہاں تراشے اور تصاویر دیکھیں۔ تصاویر بہت خوبصورت ہیں۔ آپ کی تصویروں سے اندازہ ہوا کہ شاید پیٹ پھر نکل آیا ہے۔ تراشوں سے ادبی مصروفیات کا علم ہوا۔ ایک صاف ستھرے اخبار نے مختصر سوانح اور تین غزلیں شائع کی ہیں۔ سوانح حیات جامع اور غزلیں لاجواب ہیں۔ مجھے یاد نہیں کہ پہلے کبھی سنی یا کہیں پڑھی ہوں۔ غالباً کلکتہ کی تخلیق ہیں۔ بچے کہہ رہے تھے کہ پاپا وہاں بہت کام کرنے لگے ہیں۔ ادبی کام تو آپ ہمیشہ کرتے رہے ہیں، ساری دنیا نے داد دی تھی اگرچہ اتنی نہیں جتنا حق تھا۔ گھر کے کام کی داد بھابی دیں گی۔ میں انھیں کو مبارک باد دینا چاہتا ہوں۔ حالانکہ آپ کے ادبی کارناموں اور فتوحات کی داد اور مبارکباد بھی بھابی ہی کو ملنی چاہیے۔ مگر یہ ہندوستان ہے یہاں کسی حقدار کو مشکل سے ہی حق ملتا ہے۔ جو قبیلہ اپنے شاعروں اور ادیبوں کی یہ استحقاق توصیف وتوقیر میں بخل، خیانت اور حاسدانہ منافقت کا مرتکب ہو وہ ان کے متعلقین کی کیا پذیرائی کر سکتا ہے۔ آپ کی ساری بلند پروازیوں کے لیے میں تہِ دل سے بھابی کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ پرویز شاہدی ایوارڈ کے لیے اور ان

تمام ایوارڈس کے لیے بھی جو دستِ مستقبل آپ کی سمت بڑھانے والا ہے جس میں انشاء اللہ ''اقبال سمان'' بھی شامل ہوگا۔

میرا کام جاری ہے اور ایک خوش خبری یہ ہے کہ جس ''رخصت تعلیمی'' کے لیے میں ۱۹۸۷ء سے کوشاں تھا خدا کے فضل و کرم سے منظور ہوگئی ہے۔ اب زیادہ وقت دے سکوں گا اور زیادہ انہماک، یکسوئی، تواتر اور دلجمعی سے کام کر سکوں گا۔ Study leave پندرہ جنوری ۱۹۹۰ء سے ایک سال کے لیے ہے لیکن میں ٹیچرس کالج کے انٹرویو سے پیشتر اپنا مقالہ جمع کرنا چاہتا ہوں تاکہ انٹریو میں شمولیت کا چانس مل سکے۔ انٹرویو غالباً تعطیلات گرما میں یا اس سے بھی قبل ہو سکتا ہے۔ اب اس میں شرکت کے لیے پی ایچ ڈی لازمی ہوگئی ہے۔ رہا انتخاب سو وہ میرے حق میں بہتر ہوا تو اللہ بہتر ہی کرے گا۔ میں صرف اس کام کے لیے فکر مند ہوں جو مجھے کرنا چاہیے۔ آپ نے جو حوصلہ بخشا ہے اس کے لیے شکر گزار ہوں۔

بھابی کی خدمت میں سلام عرض کر دیجیے۔ آفرین اور جمیلہ بھی آپ دونوں کی خدمت میں سلام پیش کرتی ہیں۔ خیریت دارم و می خواہم۔

خلوص کیش...... خالد محمود

....

۲۸ر فروری ۱۹۹۰ء

برادر محترم۔ السلام علیکم

حوصلہ افزائی اور خلوص سے بھرپور آپ کا پیارا سا خط ملا اور اس کے بعد بھابی کا انٹرویو دیکھا۔ کسی ڈاکٹر روحی قاضی صاحبہ نے لیا ہے۔ فیروز نے تراشا دیا تھا۔ بھابی نے جس اعتماد سے جواب دیے ہیں، بس مزا آ گیا۔ وہی سادگی، وہی سادہ لوحی، وہی سچائی، وہی خلوص جو ان کی شخصیت کا حصہ ہیں۔ جوابات کا ہر زاویہ فطری ہے۔ ڈاکٹر روحی قاضی صاحبہ نے سوالات بھی اچھے کیے ہیں۔ بس کہیں کہیں دونوں میں کچھ فلسفیانہ قسم کی باتیں ہوگئی ہیں۔

میں گزشتہ دو روز سے یہیں پرویز کے اوپر والے کمرے میں آ کر بیٹھ جاتا ہوں۔

لکھنے اور پڑھنے کا کام جاری ہے۔ عید پر آپ تشریف لائیں گے تو دکھاؤں گا تاکہ آپ کے مشورے کے مطابق ترمیم و تنسیخ اور ترتیب تہذیب کے مراحل سے گزر کر مقالہ فائنل ہو اور پھر اس کے بعد صاف کرنے کا عمل شروع کیا جائے۔ آج کل یہاں کوئی نہیں اور کام بھی ہنوز نامکمل ہے ورنہ وہیں آجاتا عید تک غالباً اماں اور بابو بھی آجائیں گے اور آپ بھی یہیں عید کریں گے آپ سے ملاقات کے بعد ہی اگر ضرورت محسوس ہوئی تو میں کلکتہ آجاؤں گا۔ ورنہ یہیں رہ کر ٹائپ کرالوں گا۔ یا پھر سرونج جا کر شان فخری صاحبان سے لکھوانے کی کوشش کروں گا۔ وہ پہلے بھی کچھ مقالے نقل کر چکے ہیں۔ ارادہ اور کوشش تو یہی ہے کہ جلد از جلد مکمل ہو کر جمع ہو جائے۔ آپ کی سرپرستی کے ساتھ اللہ کی مدد بھی شامل رہی تو امید ہے تعطیلات موسم گرما تک یا اس کے آس پاس داخل جامعہ ہو جائے گا۔

سنا ہے آپ نے صبا کا سرٹیفکٹ منگوایا ہے کیا وہیں رہنے کا ارادہ کرلیا ہے؟ آپ کے جانے کے بعد اندازہ ہوا کہ یہاں کوئی چیز کم ہوگئی ہے، کوئی ایسی چیز جس کے ہونے سے ہمت، حوصلہ، خوف، خلوص اور جھنجھلاہٹ میں توازن تھا۔ اگر آپ وہاں رہ گئے تو اس ‘غرض آباد’، ‘منافق نگر اور احسان ناشناس علاقہ کی اجنبیت میں مزید اضافہ ہو جائے گا۔ لیکن آپ اپنی سہولت کے مطابق پروگرام بنائیں۔ میں انشاء اللہ اس ماحول میں بھی اپنے اصولوں سے سمجھوتہ کیے بغیر رہنا سیکھ جاؤں گا۔ یہاں اپنے گھر کی بھی فکر نہ کریں۔ ہم لوگ ہیں۔ خود بچے بھی سنجیدہ اور بردبار ہیں۔ دورہ کران میں اعتماد اور ذمہ داری کے احساس مستحکم ہوگا۔ بھابی کی خدمت میں سلام عرض کردیں۔ ببو اور آفرین بھی آپ دونوں کو سلام عرض کرتی ہیں۔ بھابی کی کمی بھی شدت سے محسوس کرتے ہیں۔ آج کل نرم دلی نرم روی اور نرم گفتاری کی روش عام نہیں اس لیے بھابی جیسے لوگ نایاب ہوتے جارہے ہیں۔ امید ہے آپ دونوں بالکل صحت مند ہوں گے۔ اگر بھابی کو وہاں کی آب و ہوا راس آجائے تو پھر آپ کو وہاں رہنے میں غالباً کوئی عذر نہیں ہوگا۔ وہاں کم از کم آپسی اور نجی رشتوں میں تو سیاست نہ ہوگی۔ خیریت دارم و می خواہم۔

نیاز کیش...... خالد محمود

……

۱۰/مارچ ۱۹۹۰ء

برادرِ محترم ۔ السلام علیکم

امید ہے کہ حیدر آباد کے ایک اور کامیاب سفر کے بعد میرا وہ خط مل گیا ہوگا جس میں آپ کا سرٹیفکٹ روانہ کیا ہے ۔ کل قوی صاحب کی ایک مختصر سی خوبصورت اور جامع بائیو گرافی / ببلوگرافی نسیم لے کر آئے ۔ اسے دیکھ کر خوشی اور پڑھ کر فخر ہوا ۔ جی چاہتا ہے آپ بھی اسی قسم کی ایک کتاب شائع فرما دیں تاکہ ایک ہی نشست میں آپ کے تمام ادبی کارناموں اور علمی فتوحات سے واقف ہونا ممکن ہو ۔

میں نے گزشتہ خط میں لکھا تھا کہ شاید ٹیچرس کالج میں معین صاحب والی پوسٹ کی اسکریننگ ہوچکی ہے اور پی ایچ ڈی کی بنیاد پر میرا نام اسکرین آؤٹ کر دیا گیا ہے ۔ اس خبر کی تصدیق ہوگئی ہے ۔ میرا شبہ صحیح تھا ۔ اس سلسلے میں وائس چانسلر صاحب سے ملاقات کرنے کا ارادہ ہے ممکن ہے انٹرنل کی بنیاد پر سلیکشن کمیٹی کے سامنے جانے کی اجازت مل جائے ۔ آپ سے درخواست ہے کہ ایک سرٹیفکٹ بھیج دیں تاکہ وائس چانسلر صاحب کو یہ بتا سکوں کہ میرا کام آخری مراحل میں ہے اور انشاء اللہ جلد ہی جمع کر دوں گا ۔ اپنا کام بھی انھیں دکھا دوں گا لیکن آپ کے سرٹیفکٹ کی اہمیت اور وزن بہر حال زیادہ ہے ۔ عید پر تو آپ تشریف لانے والے ہیں نا؟ امید ہے بھابی اور آپ بعافیت ہوں گے ۔ یہاں دونوں گھر آپ دونوں کی آمد کے منتظر ہیں ۔ جمیلہ اور آفرین، بھابی اور آپ کی خدمت میں سلام عرض کرتی ہیں ۔ آپ کے گھر میں الحمدللہ سب خیریت سے ہیں ۔ ہم لوگوں کی آمد و رفت برابر رہتی ہے ۔ آپ گھر کی جانب سے مطمئن رہیں ۔ صبا ماشاء اللہ ٹھیک ہیں گھروں میں امتحان کی فضا ہے ۔ خیریت دارم و می خواہم ۔

نیاز کیش......خالد محمود

……

۶/مارچ ۱۹۹۰ء

برادرِ محترم ۔ السلام علیکم

آپ کو جوابی مراسلہ ارسال کیا ہی تھا کہ ایک دستی پرچہ کل موصول ہوا۔ میں فوراً رجسٹرار آفس پہنچا اور خدا نے کچھ ایسا کرم کیا کہ ایک ڈیڑھ گھنٹے میں سارا کام ہو گیا۔ اتنی دیر بھی نہیں لگتی مگر ریکارڈ روم سے آپ کی پرسنل فائل کہیں اور اشو تھی۔ بہر حال سرٹیفکٹ ارسال خدمت ہے۔

استاذی قوی صاحب کا محبت نامہ بھی آپ کے ساتھ ہی ملا۔ میں نے ''پرویز شاہدی ایوارڈ'' کی اطلاع دے دی تھی۔ انھوں نے لکھا ہے کہ آپ کو مبارکباد کا خط لکھ چکے ہیں۔ تعجب ہے آپ کو کیوں نہیں ملا۔

فیکلٹی آف ایجوکیشن میں معین صاحب ۱۵ رمئی تک ہیں اور پانچواں سال مکمل ہونے کی وجہ سے یہ ان کا قطعی آخری ٹرم ہے۔ پندرہ مئی کے بعد چھٹیاں شروع ہو جائیں گی۔ اس لیے جو بھی نیا تقرر ہوگا ۱۶ رجولائی سے جوائن کرے گا۔ اس لحاظ سے کافی دن ہیں۔ لیکن ارباب حل وعقد اس پوسٹ کا جلد انٹرویو کرانا چاہتے ہیں۔ انھیں یہ تو معلوم ہو گیا ہے کہ مجھے چھٹی مل گئی ہے اور میں جلد پی ایچ ڈی مکمل کرنے کی کوشش کر رہا ہوں۔ یہ کام ہو گیا تو مجھے کاٹنے میں خاصی دشواری پیش آسکتی ہے۔ جلدی کی اور وجوہ بھی ہو سکتی ہیں ممکن ہے یہ میری خوش فہمی اور محض واہمہ ہو لیکن یہ صحیح ہے کہ وہ جلد انٹرویو کرانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ جوشی صاحب کی جگہ ابوبکر صاحب ہیڈ بن گئے ہیں۔ اگرچہ ان کی باری ابھی ختم ہوئی تھی اور غالباً جون میں ریٹائرڈ بھی ہو جائیں گے۔ کچھ یہ بھی معلوم ہوا کہ اسکریننگ کمیٹی ہو چکی ہے اور پی ایچ ڈی کی بنیاد پر میں اسکرین آؤٹ بھی کیا جا چکا ہوں۔ واللہ اعلم بالصواب۔ سنا ہے کمیٹی میں ابوبکر صاحب کے علاوہ شمیم صاحب بھی تھے۔ اس اعتبار سے حالات سازگار نہیں مگر بحمد اللہ میں بالکل مطمئن اور خوش ہوں۔ اس اطمینان کی وجہ یہ ہے کہ میری کاوش کے وسیلے سے خدا نے جو کچھ میرے نصیب میں لکھا ہے وہ مل کر رہے گا، جو نہیں لکھا نہیں ملے گا۔ کاوش اور عمل شرط مقدم ہے سو وہ بساط بھر کر رہا ہوں اور کروں گا۔ یہی کیا کم ہے کہ خدا نے رخصت منظور کرا دیا ور انشاء اللہ اسی بہانے سے یہ کام مکمل ہو جائے گا۔ ممکن ہے اس سے بہتر جگہ میرے مقدر میں ہو۔ اپنی کوشش کے سلسلے میں سب سے پہلے

تو وائس چانسلر صاحب سے ملاقات کر کے انٹرنل کی بنیاد پر انٹرویو کمیٹی کے سامنے پیش ہونے کی کوشش کروں گا۔ ہمارے اسکول چونکہ فیکلٹی آف ایجوکیشن کا حصہ ہیں اس لیے اجازت ملنے کے امکانات زیادہ ہیں۔ اجازت نہیں ملی تو پھر وہی:

"ما در چہ خیالیم فلک در چہ خیال"

خیریت دارم ومی خواہم۔ بھابی کی خدمت میں سلام اور دعاؤں کی درخواست۔

نیاز کیش...... خالد محمود

....

۸/اپریل ۱۹۹۰ء

برادرِ محترم۔ السلام علیکم

محبت نامہ باصرہ نواز ہوا۔ تعجب ہے کہ میرا بھیجا ہوا سرٹیفکٹ آپ کو تا حال نہیں ملا، جبکہ اسی پتے پر بھیجے گئے دوسرے خطوط برابر پہنچتے رہے۔ میں نے بلا تاخیر وہ کام کروالیا تھا۔ یہ اچھا ہوا کہ میں نے اس کی دو کاپیاں نکلوائیں ایک آپ کو روانہ کر دی تھی اور دوسری کاپی فیروز کو دی تھی۔ فیروز نے وہ بھی آپ کو بھیج دی ہے۔ خدا کرے اب کوئی گڑبڑ نہ ہو۔ مکتبہ جامعہ کے "چٹخارے" کا مسودہ لاکر فیروز کو دے دیا تھا۔ شاہد بھائی نے اس تاکید کے ساتھ کہ فوراً واپس ملنا چاہیے۔ مسودہ تلاش کر کے دیا۔ فوٹو اسٹیٹ اور آپ کے نام شاہد صاحب کا ایک خط دونوں ارسال خدمت ہیں۔ اس کے علاوہ اپنے سرٹیفکٹ کی انگریزی کاپی بھی چاہیے اس لیے آپ کی رہبری کے مطابق انگریزی ڈرافٹ آپ کے لیٹر ہیڈ پر ٹائپ کرا کے بھیج رہا ہوں۔

امید ہے کہ آپ عید پر ضرور تشریف لائیں گے۔ میرا بھی عید پر یہیں دلی میں رہنے کا ارادہ ہے۔ اگر کسی وجہ سے جانا ہوا بھی تو عید کے بعد بلا تاخیر واپس آنے کی کوشش کروں گا۔

اماں آج کل یہیں ہیں آپ کو اور بھابی کو یاد کرتی ہیں اور بہت دعائیں دیتی ہیں۔ جمیلہ اور آفرین سلام کہہ رہی ہیں۔ ادھر صبا کے امتحان بھی ختم ہو چکے ہیں۔ بس اب

انھیں آپ کا انتظار ہے۔ خیریت دارم و می خواہم۔

نیاز کیش......خالد محمود

....

یکم دسمبر ۱۹۹۰ء

برادرِ محترم۔ السلام علیکم خیریت دارم و می خواہم۔

آپ کی ہمشیرہ صاحبہ کے سیڑھیوں سے گرنے کی افسوسناک خبر امید ہے آپ کو بھی مل چکی ہوگی۔ ان کے ہاتھ میں فریکچر ہے۔ گڈو نے ہولی فیملی ہاسپٹل لے جا کر پلاسٹر چڑھوا دیا تھا۔ الحمدللہ اب بہتر ہیں۔ اس دوران کئی بار ان سے ملاقات ہوئی۔ امید ہے جلد ہی بالکل ٹھیک ہو جائیں گی۔ ان کی ہدایت ہے کہ آپ بالکل مطمئن رہیں۔ خدا نے چاہا تو بہت جلد آرام ہوگا۔

دسمبر کے پہلے ہفتے میں حسب ارادہ میں کلکتہ آنے والا تھا مگر ۶ر دسمبر کو کارسیوا کی وجہ سے پروگرام ملتوی کرنا پڑا۔ اب میں انشاءاللہ دسمبر کے آخری ہفتہ میں حاضر ہوسکوں گا۔ ۲۵ر دسمبر کا رزرویشن بھی کرا لیا ہے۔ دن کے وقت کلکتہ پہنچنے کی وجہ سے راجدھانی کا ٹکٹ لینا پڑا۔ فی الحال بچوں کو سرونج لے جا رہا ہوں۔ وہاں ۱۵ر دسمبر کو عرفان کی بیٹی کی شادی ہے اور جامعہ میں موسم سرما کی تعطیلات ۲ر دسمبر سے شروع ہو رہی ہیں۔ اب جامعہ ۳۱ دسمبر سے کھلے گی۔ بچوں کو دسمبر کے آخری ہفتے میں کلکتہ لے کر آنا مشکل ہوگا اس لیے تنہا آرہا ہوں انھیں انشاءاللہ کسی اور موقع پر لے کر آؤں گا۔۔ بھابی کی خدمت میں ہم دونوں کا سلام عرض کر دیں۔ صبا کو فائزہ اور آفرین سلام کہتی ہیں اور ہم لوگ دعائیں۔

خیر طلب......خالد محمود

....

۵ر جنوری ۱۹۹۱ء

برادرِ محترم۔ السلام علیکم

خدا کے فضل و کرم سے میں ۴ر جنوری کو ۱۲ر بجے کے قریب بعافیت دہلی پہنچ

گیا۔ ٹرین ایک گھنٹہ لیٹ تھی۔ یہاں گھر کے افراد موجودہ صورت حال کے پیش نظر خاصے پریشان تھے۔ انشاءاللہ آپ کی رہنمائی کے مطابق بہت جلد اپنا مقالہ جمع کر دوں گا اور آپ کو تفصیلات سے مطلع کرنے کی کوشش کروں گا۔

آپ نے اور خاص کر بھابی نے (کہ ببلو اور صبا تو خیر چھوٹے ہیں) میرے لیے جو زحمت اٹھائی ہے زبانی شکریے سے اس کا اظہار ممکن نہیں۔

جاوید ارشد صاحب سے مل کر مسرت ہوئی میں ان کی رفاقت کا شکر گزار ہوں۔ ان کی وجہ سے میٹرو اور فائیو اسٹار کی سیر ہوئی اور خاصا پر لطف سفر رہا۔ میرا سلام عرض کر دیں وہ دلی آئیں تو میرا گھر حاضر ہے۔

ذاکر باغ کے مکان کے کرایہ سے متعلق گڈو سے بات ہوئی تھی۔ گڈو نے بتایا آپ کو تفصیلات لکھ دی ہیں اور اسد صاحب کا سرٹیفکٹ بھی بھیج دیا ہے۔ اگلی کارروائی آپ کے جواب پر منحصر ہے۔

الحمدللہ ہمارے گھر سے آپ کے گھر تک یہاں تمام لوگ خیریت سے ہیں اور سلام عرض کرتے ہیں۔ آفرین، فائزہ اور ان کی ممی، بھابی اور آپ دونوں کو سلام عرض کرتی ہیں۔ آفرین صبا کے لیے علیحدہ سے خط لکھ رہی ہیں اور ببلو بھائی کو سلام لکھوا رہی ہیں۔

اس بار کلکتہ میں منور رعنا صاحب سے اچھی ملاقات رہی۔ میں ان کی شاعری کا پہلے ہی معترف تھا۔ ملاقات کے بعد ان کی کھلی ہوئی شخصیت نے بھی بڑا متاثر کیا۔ انکی خدمت میں میرا سلام عرض کر دیجیے۔ ان کے علاوہ اعزاز افضل صاحب، جناب سالک لکھنوی صاحب، جناب احمد سعید ملیح آبادی صاحب، جناب فضل بھائی صاحب، برادرم ظفر اوگانوی صاحب، جناب حبیب ہاشمی صاحب، جناب رئیس صاحب، جناب ف۔ س۔ اعجاز صاحب، جاوید دانش صاحب، جناب شہود عالم صاحب اور جناب شبیر صاحب کی خدمت میں بشرط ملاقات سلام عرض کر دیں۔ واقعی ان میں اکثر حضرات مخلص ہیں اور آپ کو بہت چاہتے ہیں۔ جامعہ میں سب کچھ ویسا ہی ہے۔ فی الحال کوئی بات قابل ذکر نہیں البتہ سردی شباب پر ہے جس کا اندازہ بذریعہ ٹی وی وہاں بھی ہو جاتا

ہے۔ خیریت دارم و می خواہم۔

نیاز کیش...... خالد محمود

....

۲۷ر فروری ۱۹۹۱ء

برادرِ محترم۔ السلام علیکم   خیریت دارم و می خواہم!

خدا کا شکر ہے کہ ماہِ رواں کے اوائل میں میرا مقالہ جمع ہو گیا۔ گویا ''راہِ وفا کی منزلِ اوّل ہوئی تمام''۔ یہ کام اور پہلے ہو جانا چاہیے تھا مگر فوٹو اسٹیٹ اور جلد سازی کے مراحل بوجوہ تاخیر سے طے ہوئے نیز رجسٹرار آفس سے اکزامینیشن آفس متعلقہ ریکارڈ بھی دیر سے پہنچا۔ اس کے بعد سے آج تک اس بات کی کوشش کرتا رہا کہ ممتاز صاحب کی کلکتہ روانگی سے قبل ممتحن حضرات کے نام معلوم ہو جائیں تاکہ آپ کی خدمت میں مقالے کے ساتھ روانہ کر سکوں۔ حسنِ اتفاق سے آج ہی آپ کو خط لکھنے سے قبل ان ناموں کا پتہ چل گیا جنھیں شیخ الجامعہ صاحب نے نشان زد فرمایا ہے اور جنھیں منظوری حاصل کرنے والے خطوط کنٹرولر آفس سے روانہ کیے جا رہے ہیں۔ اسمائے گرامی اس طرح ہیں۔ مشفق محترم پروفیسر عبدالقوی دسنوی صاحب۔ محترم جناب پروفیسر ظہیر احمد صدیقی صاحب اور جناب نورالحسن نقوی صاحب (علی گڑھ)۔ محترم جناب نقوی صاحب کے بارے میں معلوم ہوا ہے کہ جناب عنوان چشتی صاحب کے عزیز ہیں۔ امید ہے آپ کا یہ انتخاب انشاء اللہ میرے حق میں بہتر ثابت ہوگا۔

مقالہ جمع کرنے کے بعد انصار بھائی کی بیٹی یاسمین کی شادی میں شرکت کی غرض سے مجھے اہل و عیال کے ساتھ ۴ر فروری کو بھوپال جانا پڑا، وہاں استاذی قوی صاحب سے ملاقات ہوئی۔ آپ کی دعوت پر کلکتہ آنے کے لیے مقالے کی تیاریوں میں مصروف ہیں۔ بھوپال سے دو روز کے لیے سرونج بھی جانا ہوا وہاں سبھی آپ کو یاد کرتے ہیں اور سلام پیش کرتے ہیں بھوپال واپسی پر بھابی کی مختصر ترین visit کا علم ہوا اور ملاقات نہ ہونے کا افسوس معلوم ہوا۔ صبا کو چھوڑ کر آئی تھیں اور وہیں سے واپسی کا رزرویشن کرا لیا تھا۔ بھوپال

میں بابو صاحب اور ان کی بیگم ماشاء اللہ خوش و خرم ہیں۔ ہم لوگ ان کے گھر گئے تھے، کافی دیر ملاقات رہی۔ دلی میں ۴۰۳ سے ۳۵۸ بٹلہ ہاؤس تک بحمد اللہ سب خیریت سے ہیں۔ آفرین، ان کی ممی اور فائزہ آپ کو اور بھابی کو سلام عرض کرتی ہیں اور صبا کو بہت یاد کرتی ہیں اور منتظر ہیں۔ ببلو میاں کو بھی سبھی لوگ یاد کرتے ہیں۔ امید ہے کہ وہاں سبھی حضرات خیر و عافیت سے ہوں۔ تمام پرسانِ حال خصوصاً بھابی صاحبہ اور جناب جاوید ارشد صاحب کی خدمت میں میرا سلام عرض کردیں۔ نیاز کیش...... خالد محمود

……

۵/اپریل ۱۹۹۱ء

برادرِ محترم۔ السلام علیکم

خدا کا شکر ہے کہ میرے مقالے پر دفری کارروائی جلد شروع ہوگئی تھی۔ میری معلومات کے مطابق محترم ظہیر احمد صدیقی صاحب نے اپنی رپورٹ بلا تاخیر بھیج دی ہے۔ انھوں نے یہ رپورٹ عبداللطیف اعظمی صاحب کے ذریعے روانہ کی تھی۔

ممتاز الحق صاحب نے بھی اپنا مقالہ جمع کردیا ہے۔ ممتاز الحق صاحب نے مجھے بتایا کہ کیفی صاحب براہ راست مقالہ جمع کرنے پر چراغ پا ہیں، حالانکہ ان کی خفگی کا اس لیے کوئی اخلاقی اور قانونی جواز نہیں کہ ایک تو آپ بحیثیت سپروائزر باہر ہیں اور آپ کا جامعہ کی اتھارٹیز سے سیدھا رابطہ قائم ہے دوسرے نئے پروسیجر کے مطابق شعبۂ امتحانات کو براہِ راست مقالے وصول کرنے کا اختیار ہے اور اپنے اسی اختیار کی وجہ سے وہ لوگ وصول کر بھی رہے ہیں، ورنہ پہلے صاف انکار کردیا کرتے تھے۔ سنا ہے موصوف نے کنٹرولر صاحب سے ملاقات بھی کی ہے۔ یہ ساری باتیں مجھے ممتاز صاحب سے معلوم ہوئیں اور وہ قدرے پریشان بھی تھے، حالانکہ جب میں نے اپنا مقالہ جمع کرنے کے بعد اطلاع دی تھی تو جناب صدر نے مجھ سے کچھ بھی نہیں کہا تھا۔ میں ان کی ہر بات کو جواب دینے کے لیے ذہن بنا کر بلکہ تیار ہوکر گیا تھا۔ ممکن ہے انھوں نے مجھے نظر انداز کردیا ہو۔ واللہ اعلم

ممتاز صاحب کے اکزامنرز کے بارے میں تاحال کچھ معلوم نہیں ہوسکا۔ جو میری

معلومات کا ذریعہ تھا اس کا وہاں سے تبادلہ ہو گیا ہے پھر بھی کوشش بہر حال جاری ہے۔ معلوم ہوتے ہی ممتاز صاحب کو بتا دوں گا۔

عید پر یہاں آپ کی اور خصوصاً بھابی اور صبا کی کمی شدت سے محسوس ہو گی۔ عجیب اتفاق ہے کہ اس مرتبہ ہم لوگ یہیں دلی میں عید کریں گے تو آپ کلکتہ میں ہیں۔ بھابی اور جاوید صاحب کی خدمت میں سلام عرض کر دیں۔ ببلو اور صبا کو دعائیں۔ فائزہ، آفرین اور ان کی ممی بھابی اور آپ کی خدمت میں سلام پیش کرتی ہیں۔ آفرین، صبا کو بہت یاد کرتی ہے اور اب ماشاء اللہ چھٹے درجے میں پہنچ گئی ہے۔ خدا نے چاہا تو کسی وقت بچوں کو کلکتہ لانے کی کوشش کروں گا۔ جب سے میں نے گھر میں اس خیال کا اظہار کیا ہے آفرین اکثر یاد دہانی کراتی رہتی ہیں۔ امید ہے کہ وہاں سب لوگ خیریت سے ہوں گے۔ یہاں بھی گلی نمبر ایک سے چار تک سب خیریت ہے۔ ماشاء اللہ پوتے میاں سلمہ بھی مست الست ہیں۔ ان سے اکثر ملاقات ہوتی رہتی ہے۔ بھابی سے کہیے یہاں کی بالکل فکر نہ کریں۔ ان کی دعاؤں کے سائے میں سارا گلشن سرسبز و شاداب ہے۔

نیاز کیش...... خالد محمود

....

۱۹؍ستمبر ۱۹۹۱ء

برادرِ محترم۔ السلام علیکم

کالی کٹ (کیرالہ) میں این سی ای آر ٹی کی ورکشاپ تھی۔ ۱۳؍ستمبر کو وہاں سے واپس آیا تو آپ کا نوازش نامہ نظر نواز ہوا۔ آپ نے مجھے مبارکباد دی ہے حالانکہ مبارکباد کے مستحق تو آپ ہیں کہ آپ ہی کے پر خلوص تعاون سے یہ راہیں کھلیں۔ آج پی ایچ ڈی نہ ہوتا تو شاید مجھے انٹرویو میں بھی نہ بلایا گیا ہوتا۔ بلاشبہ میرے پی ایچ ڈی ہونے میں آپ کے خلوص و محبت کا بڑا ہاتھ ہے۔

۱۶؍ستمبر کو میں نے شعبہ اردو میں جوائن کر لیا ہے۔ تاخیر کہ وجہ یہ ہوئی کہ ہم لوگوں کو EC کے بعد لیٹر ملے۔ اسی دوران میں باہر چلا گیا۔ واپسی پر اسکول سے ریلیونگ لیٹر کے

ساتھ شنبہ کی صبح شعبۂ اردو میں جوائننگ رپورٹ پیش کردی۔ صدر شعبہ اپنی شرمناک شکست کے باعث خاصے بولائے ہوئے نظر آتے ہیں۔ ہم لوگوں کے چہرے غالباً ان کی نیندوں میں بھی خلل انداز ہوں گے۔ عنوان صاحب اور شمیم صاحب وغیرہ بہت خوش ہیں۔ عنوان صاحب، عثمانی اور وہاج نے ٹائم ٹیبل پر زبانی احتجاج اور تحریری اعتراض کردیا ہے۔ شمیم صاحب بھی صدر شعبہ سے کسی سمجھوتے پر آمادہ نظر نہیں آتے۔ ذاکر صاحب، عظیم الشان صاحب اور پس پردہ صغرا مہدی صاحبہ صدر شعبہ کے ساتھ ہیں۔ رسہ کشی کا آغاز ہو گیا ہے لیکن کیفی صاحب کی پوزیشن خاصی کمزور ہے۔ مجھے فی الحال دور رکھا گیا ہے۔ حالانکہ کیفی صاحب کو میری کمزور پوزیشن کے باوجود میرا وجود بری طرح کھٹک رہا ہے۔ وہ اچھی طرح سمجھ رہے ہیں کہ اب میں شعبہ جاتی تعلق کے سوا ان سے دیگر روابط استوار نہ کرسکوں گا، اس لیے وہ مجھے شعبہ میں دیکھنا پسند نہیں کریں گے۔ لیکن ان کی مجبوری یہ ہے کہ وی سی، پی وی سی، رجسٹرار ان سے کوئی خوش نہیں۔ جامعہ برادری بھی ان کے طرز عمل اور طریقۂ کار سے برافروختہ ہے اس لیے موجودہ رِجیم میں کوئی ان کی بات کو خاطر میں نہیں لاتا۔

جامعہ کی موجودہ صورتِ حالیہ ہے کہ وائس چانسلر صاحب تشریف لے جاچکے ہیں، نئے وائس چانسلر کی تلاش کے لیے تین افراد کا پینل بن گیا ہے۔ امید ہے کہ دو تین ماہ میں نئے وائس چانسلر صاحب تشریف لے آئیں گے۔ انترنل میں موجودہ پیوی سی اور آفیشیسٹنگ وائس چانسلر یعنی مجیب رضوی صاحب کا نام بھی لیا جارہا ہے لیکن امید کم سے بھی کم ہے۔

پی وی سی مجیب رضوی صاحب اور رجسٹرار خواجہ محمد شاہد صاحب کی ہمدردیاں بوجوہ اس وقت میرے ساتھ ہیں۔ ان حضرات کو کیفی صاحب کی مخالفت کا اندازہ ہے اور پہلے انٹرویو میں میرے ساتھ ہوئی ناانصافی کا بھی قدرے احساس ہے۔ اس لیے وہ مجھے ایڈجسٹ کرنے میں پورا تعاون دینے کو تیار ہیں۔ یہ بات عنایت اللہ صاحب (اسسٹنٹ رجسٹرار) خالد سیف اللہ صاحب، شمیم حنفی صاحب اور مینائی صاحب سے گفتگو کے دوران معلوم ہوئی۔ ہوا یوں کہ مسرور ہاشمی صاحب کلکتہ سے واپسی پر آپ کا ایک پیغام لے کر آئے

کہ کلکتہ یونیورسٹی نے آپ کے تمام مطالبات منظور کر لیے ہیں اس لیے اب آپ نے وہیں رہنے کا فیصلہ کیا ہے۔ مسرور صاحب کے مطابق آپ جامعہ کو اپنے فیصلے کی اطلاع دینے سے قبل یہ معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ میرے حق میں جامعہ کو جلد اطلاع دینا زیادہ مفید ہوگا یا تاخیر کرنے میں مجھے فائدہ پہنچ سکتا ہے گویا آپ میری مدد کرنا چاہتے ہیں اور آپ کی خواہش ہے کہ جامعہ میں آپ کی جگہ پر میرا تقرر ہو۔

برادرِ محترم، میں اس جذبۂ خلوص و محبت کے لیے بچشمِ نم آپ کا شکر گزار ہوں اور آپ کے حق میں دعائے خیر کرتا ہوں۔ آپ کے پیغام ملنے کے بعد جامعہ کے ارباب حل و عقد سے یہ معلوم کرنے کی کوشش کی گئی کہ اگر آپ کی پوسٹ خالی ہو جاتی ہے تو کیا مجھے از سرِ نو انٹرویو کے مراحل سے گزرنا ہوگا یا پینل سے پہلا نام لے کر (جو خدا کے فضل و کرم سے میرا ہی ہے) بغیر کسی انٹرویو کے مجھے ریگولر کر دیا جائے گا۔ خالد سیف اللہ صاحب نے اس سلسلے میں مجیب رضوی صاحب سے ملاقات کی۔ انھوں نے فرمایا ابھی فضا میرے حق میں سازگار ہے اگر انٹرویو بھی ہوا تو سارے مراحل تیزی سے طے کیے جا سکتے ہیں۔ اس لیے فوری اقدام ہی مناسب ہوگا۔ نئی تبدیلی کے بعد کچھ نہیں کیا جا سکتا۔ انھوں نے یہ بھی کہا کہ تکنیکی معاملات میں رجسٹرار صاحب سے گفتگو کر لیجیے چنانچہ عنایت اللہ نے رجسٹرار صاحب سے گفتگو کی، معلوم ہوا کہ آپ کا استعفیٰ منظور ہونے کے بعد ریگولر سلیکشن کمیٹی کے پینل کی بنیاد پر بغیر کسی انٹرویو کے میرا تقرر کیا جا سکتا ہے۔ اس سلسلے میں ای سی کا ایک ریزولوشن موجود ہے۔ پھر شمیم حنفی صاحب نے بھی خواجہ شاہد صاحب سے ملاقات کی رجسٹرار خواجہ شاہد صاحب علی گڑھ میں شمیم صاحب کے شاگرد رہ چکے ہیں اور شمیم صاحب کا بڑا احترام کرتے ہیں۔ انھوں نے شمیم صاحب سے بھی یہی کہا کہ بغیر انٹرویو کے تقرر کی گنجائش جامعہ کے قانان میں موجود ہے اور اس قانون کے تحت کچھ تقررات ہو بھی چکے ہیں۔ رجسٹرار صاحب نے شمیم صاحب کو یہ بھی بتایا کہ حنیف کیفی صاحب اس سلسلے میں خاصے پریشان ہیں اور معلومات حاصل کرنے ان کے پاس بھی آئے تھے۔ اس کے بعد رجسٹرار صاحب سے یہ کہا گیا کہ اگر مظفر صاحب کا استعفیٰ آ جاتا ہے تو آپ جس روز استعفیٰ

منظور کرنے کی کارروائی کریں اسی روز ہمیں اپائنمنٹ لیٹر دے دیں۔ اور یہ کہ مخالفین کو اس وقت تک استعفیٰ کی ہوا بھی نہیں لگنی چاہیے جب تک ہمیں اپائنمنٹ لیٹر نہ مل جائے۔ بہرحال اس وقت تو رجسٹرار صاحب ہر قسم کے تعاون پر آمادہ نظر آتے ہیں۔ آگے اللہ بہتر جانتا ہے۔ اب ان تفصیلات کی روشنی میں عرض خدمت ہے کہ اگر آپ نے وہاں رہنے کا فیصلہ کر لیا ہے تو آپ کا فوری طور پر جامعہ کو مطلع کرنا ہی میرے حق میں بہتر ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ اس سلسلے میں میرے معاونین کا خیال ہے کہ بروئے احتیاط و راز داری اگر آپ مناسب خیال فرمائیں تو اپنا استعفیٰ براہِ راست بھیجنے کی بجائے مجھے ارسال کر دیں تاکہ میں ایک دو کرم فرماؤں کے ساتھ خود جا کر رجسٹرار صاحب کی کدمت میں پیش کر دوں اور کسی کو کانوں کان خبر نہ ہو۔

خدا کا شکر ہے کہ ۱۹۹۱ء اپنے دامن میں بہت ہی کامرنیاں، خوش خبریاں اور مسرتیں لے کر آیا ہے۔ آپ کو یقیناً یہ خبر مل چکی ہوگی کہ استاد محترم قوی صاحب نے مدھیہ پردیش اردو اکیڈمی کی سیکریٹری کا چارج لے لیا ہے۔ آپ کو بھی مبارک ہو۔ خدا قوی صاحب کو سرخرو فرمائے۔ آمین

ہم سب کی جانب سے بھابی کی خدمت میں سلام۔ صدف، صبا اور پوتے صاحب کو بہت بہت دعائیں۔

خدا کے فضل و کرم سے آپ کے گھر میں سب ٹھیک ہیں۔ آپ یہاں کی فکر نہ کریں۔ انشاءاللہ سب ٹھیک رہے گا۔

دعاؤں کا محتاج، خیر اندیش...... خالد محمود

....

۲۷/اکتوبر ۱۹۹۱ء

برادرِ محترم۔ السلام علیکم　　　　خیریت دارم و خیریت خواہم

بھوپال سے واپسی پر فیروز میاں سے ملاقات ہوئی تو آپ کے اور صبا کے چوٹ لگنے کی اطلاع ملی۔ خدا نے بڑا فضل کیا کہ آپ دونوں ٹھیک ہیں ورنہ بالکل غیر متوقع

طور پر بیلوں کی زد میں آنا۔ بس اللہ ہی حفاظت کرتا ہے۔ صبا تو یوں بھی نازک نازک سی ہیں۔ فوزیہ، فائزہ اور ان کی ممی سبھی کو اس حادثے کا افسوس ہے اور ہم سب دعائے خیر کرتے ہیں۔

بھوپال میں ہمارے ساتھ جو سانحہ ہوا فیروز میاں اس کی اطلاع آپ کو دے چکے ہیں۔ طیبہ جس کا انتقال ہوا ہے مجھ سے چھوٹی لیکن ساری بہنوں میں بڑی تھی۔ چھ سات بچوں میں صرف دو سمجھ دار ہیں۔ سب سے چھوٹی بیٹی چار سال کی ہے۔ بڑی بیٹی کی گزشتہ برس کم عمری میں شادی کر دی تھی۔ داماد اچھا ہے اس لیے اُدھر سے اطمینان ہے۔ طیب کی مالی حالت کمزور تھی۔ اس کے شوہر کی آمدنی ضروری مصارف سے بھی کم ہے اور حضرت لاپرواہ اور بے حس بھی ہیں۔ اس لیے بچوں کی فکر ہے امید ہے کہ خدوند کریم بہتر ہی کرے گا۔

اکتوبر میں کلکتہ سے کسی نہ کسی آمد متوقع تھی، بعد میں معلوم ہوا کہ دسمبر سے قبل کوئی پروگرام نہیں۔ شاید آپ انجمن کے کسی سیمینار میں شرکت کی غرض سے نومبر میں دہلی تشریف لا رہے ہیں۔ خدا کرے یہ پروگرام ملتوی نہ ہو۔

جامعہ کے حالات ٹھیک ہیں۔ نئے وی سی کا انتظار ہے۔ میں پابندی سے کلاس لے رہا ہوں۔ خدا کے فضل سے ابھی تک کوئی دشواری پیش نہیں آئی۔ بہت سے پرانے طلبا طالبات وغیرہ کی کلاسوں میں موجود ہیں اس لیے کسی قسم کی اجنبیت کا احساس بھی نہیں ہوتا۔ فضا میرے حق میں سازگار ہے۔

شعبہ میں ہیڈ کے کمرے کے سوا اور کوئی جگہ پراسرار نہیں، صدر شعبہ کو نئے وی سی کا اور مجھے آپ کے خط کا انتظار ہے۔

آج کے قومی آواز میں تیسرے صفحے پر آپ کی تصویر اور کسی نظم کا ایک بند شائع ہوا ہے۔ بند بڑا معنی خیر ہے۔ طنز کا بھرپور وار کیا ہے، تراشا ارسال خدمت ہے۔

برادرم شبیر اختر نے کہانیوں کا مجموعہ ''سنسان جنگلوں کا سفر'' بھیج کر اپنی محبت کا اظہار کیا ہے میں ان کے خلوص کا بے حد شکر گزار ہوں اور انھیں علیحدہ سے شکریہ کا خط لکھ

رہا ہوں۔

بھابی اور جملہ پرسان حال کی خدمت میں سلام۔ صبا، صدف اور ایمن کو دعائیں۔ فائزہ، آفرین، صبا کو اور ان کی ممی بھابی کو بہت یاد کرتی ہیں۔ امید ہے کہ سب چھوٹے بڑے بخیر و عافیت ہوں گے۔ جاوید صاحب کو سلام۔ منّا اور ببلو کو دعائیں۔

دعاؤں کا محتاج، نیاز کیش...... خالد محمود

....

۱۷ر نومبر ۱۹۹۱ء

برادرِ محترم۔ السلام علیکم

نوازش نامہ نظر نواز ہوا۔ میرے تقرر کے سلسلے میں خود آپ کو اتنی فکر اور عجلت ہے کہ بار بار یاد دہانی کرانا اچھا نہیں معلوم ہوتا۔ بس اتنا عرض کرنا چاہتا ہوں کہ رجسٹرار صاحب کی یقین دہانی کے مطابق آپ کا خط موصول ہونے پر بغیر کسی انٹرویو کے مجھے ریگولر کر دیا جائے گا۔ انشاءاللہ

ڈاک کے نظام کی تاخیر پسندی کا کچھ مجھے بھی اندازہ ہے۔ فیروز میاں کے مطابق ایک ذریعہ اگرچہ مہنگا ہے مگر تیز رفتار بھی ہے۔ مناسب خیال فرمائیں تو آپ بھی اپنا خط اسی راہ سے بھیج دیں۔

جہاں تک عرفی کا سوال ہے آپ بالکل فکرمند نہ ہوں۔ آپ (اور بھابی) کی غیر موجودگی میں اپنی ذمہ داری کا مجھے پورا احساس ہے۔ بھابی کی خدمت میں ہم دونوں کا سلام۔ فائزہ اور فوزیہ اپنی بہن اور سہیلی کو یاد دیں اور سلام بھیجتی ہیں۔

شعبۂ اردو کے حالات حسبِ معمول دگرگوں ہیں۔ میں آپ کی ہدایت پر عمل پیرا رہنے کی ہر ممکن کوشش کروں گا۔ گرچہ سیاست بازوں کی موجودگی میں یہ کام اتنا آسان نظر نہیں آتا مگر خدا کے بھرسے پر آسان ہے۔

خیر طلب...... خالد محمود

....

۲۰ رنومبر ۱۹۹۱ء

برادرِ محترم۔ السلام علیکم

Confermation Letter کی ایک کاپی اور رجسٹرار جامعہ کے لیے آپ کا خط مجھے اس وقت ملا جب میں آپ کے دستی مراسلے کا جواب سپرد ڈاک کر کے گھر واپس آیا۔ آپ کی ہدایت کے مطابق میں نے آپ کا خط اور کلکتہ یونیورسٹی کا لیٹر رجسٹرار آفس میں ریسیو کرا دیا ہے جس کی رسید ارسال خدمت ہے۔ اگلی کارروئی کے بعد تفصیلات سے آگاہ کروں گا۔ آپ کی مبارکباد کا بہت بہت شکریہ۔

خدا کرے یہ کام خوش اسلوبی سے انجام پذیر ہو اور بدخواہوں کو رخنہ اندازی کا موقع نہ ملے۔ خیریت دارم ومی خواہی۔ بھابی کی خدمت میں سالم اور دعاؤں کی درخواست۔

خیر طلب...... خالد محمود

....

۱۳ ردسمبر ۱۹۹۱ء

برادرِ محترم۔ السلام علیکم

خدائے بزرگ و برتر کا لاکھ لاکھ شکر و احسان ہے کہ اس نے مجھ ذرۂ ناچیز کو اپنی عنایت خاص سے نوازا اور شعبۂ اردو میں ریگولر ہونے کا موقع فراہم کیا۔ یہ خبر آپ کے اور بھابی کے لیے یقیناً باعثِ مسرت ہوگی کہ کلکتہ یونیورسٹی میں آپ کے مستقل ہونے کے بعد سلیکشن کمیٹی کے پینل کے مطابق جامعہ نے مجھے اسی دن سے ریگولر کر دیا جس دن میں نے شعبۂ اردو میں جوائن کیا تھا۔ یہ تقرر ایک سال کا آزمائشی ہے جس کے تقریبا چار ماہ گزر چکے ہیں۔ خدا نے چاہا تو آٹھ ماہ کے بعد مستقل بھی ہو جاؤں گا۔ یہ ساری کامیابی میرے والدین کی دعاؤں اور آپ کے مخلصانہ تعاون کی بدولت حاصل ہوئی ورنہ میں اپنی صلاحیت اور استعداد سے بخوبی واقف ہوں۔ خدا کے فضل و کرم سے میرے تقرر کی پوری کارروائی اس قدر تیز رفتار اور رازدارانہ انداز میں ہوئی کہ بشمول صدر، شعبۂ اردو کے کئی رفقاء حیرت زدہ رہ گئے۔ اب مجھے آپ کے قیمتی مشوروں کی نسبتاً زیادہ ضرورت ہے۔ امید ہے کہ آپ

کی رہبری ہر منزل اور ہر موڑ پر حاصل رہے گی۔

آپ نے اپنے خط میں مکان کے قرض سے متعلق تحریر فرمایا تھا۔ میں نے بات کی تو معلوم ہوا کہ آپ جس فنڈ سے قرض واپس کرنا مناسب خیال فرمائیں جامعہ کو لکھ دیں۔ اسی فنڈ سے منہا کر لیا جائے گا۔ امید ہے کہ مزاج عالی بخیر ہوگا۔ بھابی کی خدمت میں سلام، صبا کو دعائیں۔ آفرین، فائزا اپنی بہن صبا اور آپ سب کو سلام کہتی ہیں۔ آفرین کی ممی بھی سلام عرض کرتی ہیں۔ دعاؤں کا محتاج، خیر اندیش...... خالد محمود

....

یکم فروری ۱۹۹۲ء

برادرِ محترم۔ السلام علیکم

آپ ناخوش ہوں گے کہ جواب میں تاخیر ہوئی۔ دراصل آپ کا خط بھی مجھے تاریخ روانگی سے بہت بعد میں موصول ہوا۔ خط ملتے ہی میں آپ کے تحریر کردہ کاموں میں مصروف ہوگیا۔ دفتر میں بہتوں سے یاد اللہ ہے مگر روش کارکردگی سے آپ بخوبی واقف ہیں پھر کچھ کام بھی الگ الگ میزوں سے متعلق تھے۔ مسلسل تگ ودو کے بعد کل اس قابل ہو سکا کہ HBA، PF، LS اور دیگر گریجویٹی کے بارے میں کچھ معلومات ارسال کر سکوں۔

اب صورتِ حال یہ ہے کہ آپ کو HBA کی مد میں مع سود کل بتیس ہزار (32,000.00) (اصل رقم کا بقایا 14,450-00 روپیے، سود 17,550-00 روپیے) ادا کرنا ہیں جبکہ آپ کے PF میں مبلغ 97,063-00 روپیے، Leave Saving میں تقریباً 28,000/- اور گریجوئیٹی میں کم وبیش 30,000/- روپیے موجود ہیں۔ HBA میں آپ جس مد سے منہا کرانا چاہتے ہیں رجسٹرار جامعہ کے نام ایک درخواست گزار دیں۔ PF اور HBA سے متعلق جو تفصیلات مجھے حاصل ہوئی تھیں ان کی ایک ایک کاپی میں نے گڈو کو بھی دے دی تھی۔ گڈو نے دونوں کاپیاں آپ کو روانہ کر دی ہیں۔ اس سلسلے میں، خاص کر PF کے شعبے میں جمیل صاحب کے معاون ہیں۔ جمیل صاحب شعبہ امتحانات سے حال ہی میں عمر صاحب کی جگہ پر PF میں آئے ہیں۔

آپ کے PF اور HBA کی رقم صحیح حساب کے ساتھ ارسال کی گئی ہے۔ گریجویٹی اور Leave Salary کا باقاعدہ صحیح حساب ہونا باقی ہے، فی الحال راؤنڈ فگر میں رقم بتائی گئی ہے تاکہ موٹے طور پر ایک اندازہ ہو جائے۔ اب جیسا آپ فرمائیں آپ کے ہر کام انشاء اللہ میری ترجیحات میں شامل ہوگا۔

یہاں پر آفرین، فائزہ، ان کی ممی اور میں بحمد اللہ سبھی خیر و عافیت سے ہیں۔ شعبۂ اردو کا حال بھی ٹھیک ہے۔ سب لوگ اپنے اپنے کاموں میں مصروف ہیں۔ بابو بھی آج کل یہیں ہیں۔ بھابی کی خدمت میں ہم سبھی کا سلام عرض کر دیں۔ فائزہ، آفرین اپنی پیاری بہن اور اچھی سہیلی صبا کو سلام کہتی ہیں۔ ان کا کارڈ بہت پسند آیا۔ کارڈ بھی اور عبارت بھی۔ ماشاء اللہ ذہن رسا پایا ہے۔ اس بار خدا نے چاہا تو آفرین و فائزہ کا پہلا روزہ رکھوانے کا ارادہ ہے۔ بھابی کا کیا پروگرام ہے؟ کیا مستقبل قریب میں دلی آئیں گی یا ابھی نہیں براہِ کرم لکھنے کی زحمت فرمائیں۔ انشاء اللہ رمضان المبارک کے بالکل آغاز میں روزہ رکھوا دیا جائے گا اس کے بعد آفرین کے امتحان شروع ہو جائیں گے۔ کیا ہی اچھا ہو کہ آپ لوگ بھی شرکت کر سکیں۔ خیریت دارم وی خواہم۔

نیاز کیش...... خالد محمود

....

۱۹؍فروری ۱۹۹۲ء

برادرِ محترم۔ السلام علیکم

امید ہے کہ مزاج عالی بخیر ہوگا۔ رجسٹرار صاحب کے نام آپ کی درخواست وصول کرادی ہے، رسید کے طور پر ایک فوٹو اسٹیٹ کاپی ارسال خدمت ہے۔ اب مجھے اس درخواست کا تعاقب کرنا ہے تاکہ غیر ضروری تاخیر نہ ہو۔

توقع تھی کہ بھوپال سے آپ براہ دلی کلکتہ جائیں گے مگر۔ ’’اے بسا آرزو کہ خاک شدہ‘‘۔ تا حال بھوپال کے سیمینار سے متعلق تفصیلی معلومات حاصل نہ ہو سکیں۔ امید ہے کہ قوی صاحب کے زیر اہتمام ایک یادگار سیمینار ہوا ہوگا اور آپ کا مقالہ اس سیمینار کی جان

ہوگا۔ بھابی کی خدمت میں سلام، صبا کو دعائیں۔ نیاز کیش...... خالد محمود

……………

۱۲ر رمضان المبارک ۱۴۱۵ھ

برادرِ محترم۔ السلام علیکم   خیریت دارم و می خواہم

بھوپال سے واپس آیا تو آپ کو خط لکھا اور اپنی دانست میں پوسٹ بھی کر دیا۔ اسی بنیاد پر فون پر اطلاع دی تھی مگر ہوا یوں کہ جن چار خطوں کے ساتھ بیگ میں رکھ کر لے گیا تھا وہ تو سپردِ ڈاک کر دیے اور آپ کا خط بیگ ہی میں رہ گیا۔ کل ایک کاغذ تلاش کرتے ہوئے یکایک نظر پڑا تو سخت شرمندگی اور افسوس ہوا۔ وہ تو خیر گزری کہ آپ کے ارجنٹ کام سے متعلق لوگوں سے بات چیت کرنے کے بعد فون کر دیا تھا ورنہ وہ خفت ہوتی کہ بس۔

میں الحمدللہ (پچھلے خط میں تقریباً ٹھیک ٹھاک تھا مگر) اب بالکل ٹھیک ہوں۔ آپ کی ہدایات پر بامید منظوری پہلے ہی سے عمل شروع کر دیا تھا۔ قورمہ، بریانی، نہاری سب القط۔ بس مرغ و ماہی پر گزارہ ہے (نہاری قورمہ بریان القط = وہی اک مرغ و ماہی اور میں ہوں) پانی کی جگہ دالوں اور سبزیوں کا سوپ۔ اور جب سبزیاں غذا بن جائیں تو مرغ کا سوپ ''اچھی گزر رہی ہے دلِ خود کفیل سے''۔

ہولی فیملی کے ڈاکٹروں نے مشینوں سے مشورہ (یا ساز باز) کر کے مجھے Angina'' تجویز کیا تھا۔ اہلِ ثروت کا یہ مرض میرے دل سے زیادہ دماغ میں جا بیٹھا۔ بھوپال کے ڈاکٹر کا خدا بھلا کرے انھوں نے اپنی تشخیص سے اس ''تجویز'' کو مسترد کر کے میرے دل کا بوجھ ہلکا کر دیا۔ اب دل کا یہ ہے کہ جب سارے عالم کے سر بلا لایا تو جیسی کرنی ویسی بھرنی۔

اس بار NCERT کی ورکشاپ بھوپال میں تھی۔ مجھے بھی جانا پڑا۔ کچھ میری خواہش کچھ اہلِ ورکشاپ کا اصرار۔ ورک شاپ کہیں اور ہوتی تو شاید نہ جاتا مگر بھوپال کا سفر چھٹائے نہیں چھوٹتا۔ پروگرام بہر آئینہ یادگار رہا۔ تمام شرکاء تا حال ''رجب علی بیگ'' اور ''آل احمد'' ہیں۔ وہاں معلوم ہوا کہ آپ...... اور اندور بھی تشریف لے گئے تھے۔ برادرم

آفاق صدیقی نے تفصیلات سنائیں اور دوسرے برادرم نعمان نے جلسوں کی روداد بیان کی۔ کاش انھیں دنوں ہم بھی وہاں ہوتے۔ کاش! ۔ آصف کو افسوس تھا کہ جب علم ہوا تو آپ جا چکے تھے۔ آصف کو بھابی سے نہ ملنے کا بھی ملال رہا۔

یہاں آج کل رمضان المبارک کی دھوم دھام ہے۔ ہر طرف روزے نمازوں کے سلسلے جاریاں وساریاں ہیں۔ ۶ر دسمبر نے لبرلزم اور سیکولرزم کی جو نئی تعریف و تاریخ رقم کی ہے اس نے نمازیوں کی تعداد میں حیرت انگیز و مسرت آمیز اضافہ کیا ہے۔ گھر گھر میں فیض جاری ہے۔ ہمارا نیا مکان آرام دہ ہے اور بہت لطف دے رہا ہے۔ سب خوش ہیں۔ ”کیا شکر ہو الٰہی سب کچھ عطا کیا ہے“ والا معاملہ ہے۔

دعاؤں کا محتاج، نیاز کیش...... خالد محمود

....

برادرِ محترم۔ السلام علیکم

قبل ازیں ایک خط ارسال کیا تھا۔ امید ہے مل گیا ہوگا۔ اس مرسلہ میں ۱۴ر اگست کے انٹرویو کی روداد سنانا مقصود ہے۔

۱۲ر اگست لکھنؤ میں NCERT کی ورکشاپ میں شرکت کے بعد محترم پروفیسر ظہیر احمد صدیقی صاحب اور جناب معین الدین صاحب (ٹیچرس کالج) کے ہمراہ حیدر آباد سے واپس دہلی آیا تو ۱۴ر اگست کے انٹرویو کا لیٹر میرا منتظر تھا۔ ورکشاپ میں دیگر اصحاب کے علاوہ شمیم حنفی صاحب اور صدیق الرحمٰن قدوائی صاحب بھی شریک تھے۔ انھیں حضرات سے سلیکشن کمیٹی میں ملاقات ہوئی۔ ایکسپرٹ کی حیثیت سے ظہیر صاحب اور قدوائی صاحب، وی سی کے نمائندے کے طور پر شمیم صاحب، وزیٹر کے نمائندے حکم چند نیر صاحب، صدر شعبہ کیفی صاحب، وائس چانسلر صاحب، پی وی سی صاحب اور رجسٹرار صاحب کل آٹھ افراد تھے۔ رجسٹرار صاحب سکریٹری کی حیثیت سے موجود رہتے ہیں، اس لیے سلیکشن کمیٹی سات افراد پر مشتمل تھی۔

امیدواوں میں ۳۵ پی ایچ ڈی بلائے گئے تھے، جن میں تقریباً ۲۵ ٹرن اپ

ہوئے۔ لسٹ میں وحید صاحب کا نام بھی تھا مگر آئے نہیں۔ جن لوگوں سے میں واقف ہوں ان میں خوشحال زیدی، شاہد حسین (جے این یو)، مسعود ہاشمی، توقیر احمد خاں، ضیاء الرحمٰن صدیقی، عثمانی اور وہاج الدین شاحبان وغیرہ تھے۔

انٹرویو اس بار بھی (کمیٹی کے بیشتر ارکان کے مطابق) سب سے اچھا میرا ہی رہا لیکن تقرر اس بار بھی میرا نہ ہوسکا۔ چونکہ مجھے پہلے سے تمام معاملات کا علم تھا اس لیے نتائج معلوم ہونے پر حیرت وافسوس کی کشمکش سے نہیں گزرنا پڑا۔ حسب توقع شمس الحق عثمانی اور وہاج الدین علوی کا تقرر ہوگیا۔ کیفی صاحب نے ان دونوں کی کھل کر مخالفت کی جس کے نتیجے میں وائس چانسلر صاحب کے شدید ردعمل کا شکار ہوئے۔ لوگوں کا بیان ہے کہ موجودہ وائس چانسلر کے زمانۂ وائس چانسلری میں کسی بھی شخص کو ایسی ذلت آمیز ڈانٹ ڈپٹ نہیں سننی پڑی جیسی صدر شعبہ اردو پروفیسر حنیف کیفی صاحب کے حصے میں آئی۔ سبھی کو حیرت ہے کہ اتنی رسوائی اور ایسی شکست کے باوجود آخر انھوں نے استعفیٰ کیوں نہیں دیا۔ یہ بھی خبر ہے کہ موصوف، مخالفت کے اکیڈمک وجوہ بیان کرنے کے بجائے مخالفت برائے مخالفت پر اتر آئے تھے چنانچہ اس غیر منطقی مخالفت کا فائدہ انھیں دونوں امیدواروں کو ہوا۔ وائس چانسلر صاحب کے ایما پر سلیکشن کمیٹی نے ان کا پروبیشن ختم کر کے پانچ پانچ انکریمنٹ کے ساتھ انھیں مستقل کر دیا۔ اس کے بعد جو پینل بنایا گیا اس پر پہلا نام میرا ہے لیکن پینل کی اس وقت تک کوئی حیثیت نہیں جب تک کوئی پوسٹ نہ ہو اور جامعہ میں پینل صرف چھ مہینے زندہ رہتا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

ابھی ڈپارٹمنٹ لیٹر کسی کو نہیں ملا ہے۔ لیٹر ملتے ہی انشاء اللہ میں بھی جوائن کر لوں گا۔ خدا نے چاہا تو تجربے کے لیے میرا یہ تقرر بھی مفید اور کوش آئند ثابت ہوسکتا ہے۔ موجودہ تقررات میں شمیم حنفی صاحب نے بڑا اہم کردار ادا کیا ہے۔ اس لیے کیفی صاحب ان کے وائس چانسلر کے نمائندہ ہونے پر بھی معترض تھے۔ اس اعتراض نے وائس چانسلر صاحب کو مزید چراغ پا کر دیا۔ سنا ہے سلیکشن کمیٹی میں حکم چند نیر صاحب نے کیفی صاحب کو سپورٹ کرنے کی کوشش کی تھی مگر کچھ بات نہ بن سکی بالآخر دونوں نے دستخط کر دیے اس

طرح تمام تقرر اتفاق رائے سے ہوئے۔ وائس چانسلر صاحب پلاننگ کمیشن کے ممبر نامزد ہو گئے ہیں اور ماہ رواں کے اختتام تک جامعہ کو خیر باد کہنے والے ہیں۔ اب جامعہ کی نگاہیں اگلے وائس چانسلر پر ہیں۔ اگلے وائس چانسلر کی آمد تک غالباً پروفیسر مجیب رضوی صاحب دیکھ بھال کریں گے۔ خیریت دارم وہی خواہم۔

نیاز کیش...... خالد محمود

……

دلیپ سنگھ

۱۹/ اگست ۱۹۹۱ء

محترم ڈاکٹر مظفر حنفی صاحب۔ آداب! کچھ دن پہلے ہی میں نے آپ کی مرتب کی ہوئی طنز و مزاح پر اردو اکیڈمی کی کتاب دیکھی۔ میں شکر گزار ہوں کہ آپ نے میرے بارے میں چند ایسے جملے لکھے جن کا شاید میں اہل نہیں ہوں۔ بہر حال اگر آپ نے کہا ہے تو پھر سچ ہی ہوگا۔ میں اپنی کتاب کی ایک جلد آپ کی نذر کر رہا ہوں۔ اگر اس میں کچھ اچھا لگے تو مجھے ضرور لکھیے گا۔

نیاز مند...... دلیپ سنگھ

……

دلشاد لاری

1/4/08

برادرم مظفر صاحب۔ السلام علیکم

آپ اپنی ۷۳ ویں سالگرہ پر دلی مبارک باد قبول فرمایئے۔ میں ۱۹۵۹ء اور ۱۹۶۰ء کے درمیان میں شہر گورکھپور میں رہتا تھا۔ اس زمانہ میں میرے کلاس فیلو حسن جاوید کاظمی آپ کے ماہنامہ نئے چراغ میں افسانہ لکھنے لگے اس زمانہ سے میں آپ سے واقف ہوں۔ بتدریج آپ نے خوب ترقی کے منازل طے کیے اور سرداری کا یہ عالم ہے کہ کھرے

کوکھرا اور کھوٹے کو کھوٹا کہنے میں بھی جھجک محسوس نہیں کیا۔

آپ کا مخلص......دلشاد لاری

دبیر احمد (ڈاکٹر)

۳؍دسمبر ۹۸ء

عرض یہ ہے کہ میں ''ظفر اوگانوی حیات وخدمات'' کے موضوع پر کام کررہا ہوں۔ ظفر صاحب کے سلسلے میں ان کی تصنیفات اور ان پر لکھے گئے مضامین سے مواد تقریباً فراہم کرچکا ہوں۔ مزید مواد کے لیے آپ کو زحمت دے رہا ہوں۔ جیسا کہ مجھے بتایا گیا ہے کہ مرحوم کے آپ سے دیرینہ مراسم تھے اور آپ مرحوم کی شخصیت اور ان کے عادات واطوار سے متعلق بہت کچھ جانتے ہیں۔ لہٰذا منسلکہ سوالنامے کی روشنی میں مرحوم سے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کرکے میرے کام میں مدد پہنچائیں۔ امید ہے کہ آپ مایوس نہیں کریں گے۔

خادم......دبیر احمد

درد چاپدانوی

۲۵؍دسمبر ۱۹۹۱ء

معظمی ڈاکٹر مظفر حنفی صاحب۔ تسلیمات

بدیع گوئی ایک ایسی خداداد صلاحیت ہے جو کسی پیدائشی شاعر ہی کو نصیب ہوتی ہے۔ وہ بدیع گوئی قابلِ تعریف ہے جس کے تحت کہا گیا شعر واقعی شعر ہو اور سن کر یا پڑھ کر یہ گمان گزرے کہ خوب سوچ سمجھ کر کہا گیا ہے۔ مثال کے طور پر روزانہ مختلف موضوعات پر جو آپ آبشار کے کالم میں لکھ رہے ہیں کیا وہ قابلِ ستائش بدیع گوئی۔ انمول مثال نہیں؟

ماہنامہ 'شاعر'، 'بیسویں صدی'، 'انشاء'، 'ایوانِ اردو'، 'تعمیر ہریانہ' اور دیگر ملک کے معیاری ادبی رسائل اور اخبارات میں آپ کی تخلیقات آئے دن نگاہوں سے گزرتی رہتی

ہیں، پڑھ کر ذہن کا دریچہ کھل جاتا ہے اور یہ سوچنے پر مجبور ہو جاتا ہوں کہ واقعی آپ کا مشاہدہ اتنا تیز ہے کہ آپ کی نظر سماج کے ہر انسان پر ہے جس کا آپ گہرا مطالعہ کرتے ہیں اور بڑی چابکدستی سے اس کے عیوب اور خصائل سے پردہ اٹھاتے ہیں۔

آپ کے خزانے میں علم ودانش کے موتیوں کے جڑے ہوئے اشعار کی کمی نہیں۔

امید ہے بفضلِ قدرت آپ مع اہل وعیال بہ عافیت ہوں گے۔

آپ کا دور افتادہ چھوٹا بھائی

......دردؔ چاندانوی

ڈاکٹر علی احمد جلیلی

۲۶/اکتوبر۹۴ء

مکرمی جناب مظفر حنفی صاحب۔ سلام مسنون

میرے ایک کرم فرما اردو ریسرچ سینٹر کے بانی عبدالصمد خاں صاحب کلکتہ جارہے تھے، وہ اپنے ساتھ آپ کے نام کی کتابیں بھی اس وعدے کے ساتھ لے گئے کہ آپ کو بھیج دیں گے۔

اب وہ واپس آگئے ہیں۔ انکا کہنا ہے کہ میری کتابیں آپ تک پہنچ گئی ہیں لیکن آپ کی طرف سے کوئی اطلاع نہ ملنے پر یہ گمان ہوتا ہے کہ شاید آپ تک نہ پہنچی ہوں۔ براہِ کرم مطلع فرمائیں تاکہ اطمینان ہو۔

عجیب اتفاق ہے کہ اس سے پہلے بھی ایسا ہی ہوا کہ کتابیں آپ کی غیر حاضری میں بھیجی گئیں جو آپ کو نہیں ملیں۔

تنقید پر آپ کا مضمون بیسویں صدی میں پڑھا بہت پسند آیا۔ آپ نے بڑی کھری کھری باتیں بڑی جرأت کے ساتھ لکھی ہیں اور کئی مستند شخصیتوں کو اس میں لپیٹ لیا ہے۔

امید ہے کہ آپ بخیر وعافیت ہوں گے۔

......علی احمد جلیلی

۱۶؍اگست ۹۴ء

مکرمی جناب مظفر حنفی صاحب۔ سلام مسنون

نوازش نامہ ملا۔ ایک عرصہ سے اس کا انتظار تھا۔ آپ کی تعطیلات کا مجھے علم نہ تھا۔ اس لیے جواب نہ آنے پر تعجب تھا۔ میں نے اپنی کتاب ''فصاحت جنگ جلیل مانکپوری'' ذریعۂ رجسٹرڈ پوسٹ آپ کے پتے پر ارسال کی تھی۔ معلوم ہوتا ہے کہ کسی نے آپ کی غیر موجودگی میں وصول کر لی اور آپ تک نہیں پہنچائی۔ بصورتِ دیگر رجسٹری واپس آجاتی۔

میری ایک اور کتاب زیرِ طبع ہے جو آج کل میں پریس سے آجائے گی۔ یہ دونوں کتابیں ایک ساتھ بھیجوں گا۔

بنگال اردو اکیڈمی کو میں نے اپنی کتاب بطور تحفہ بھیجی تھی۔ انھوں نے غلط فہمی میں واپس کردی۔ اب جو نام آپ نے ازراہ کرم درج کیے ہیں ان کو کتاب بھیج دوں گا۔ امید کہ آپ بخیر ہوں گے۔

علی احمد جلیلی

……

۹؍نومبر ۲۰۰۲ء

مکرمی جناب ڈاکٹر مظفر حنفی صاحب۔ سلام مسنون

آپ کا شعری مجموعہ ''پرچم گرد باد'' انتخابِ غزلیات موصول ہوا۔ اس کی کرم فرمائی کا شکریہ۔ غالباً یہ پہلی جدّت آپ نے کی ہے کہ سابقہ تمام شعری سرمایہ کو ایک مکمل نسخہ فراہم کردیا ہے۔ درحقیقت اکثر شاعروں کی صورت میں یہ ایک مسئلہ اختیار کر چکا ہے۔ آپ نے پہل کر کے جو راہ دکھائی ہے وہ قابلِ تقلید بھی ہے۔

دورِ جدید کے ممتاز شاعروں میں آپ نے غزل کو جو لہجہ اور درجۂ امتیاز دیا ہے، اس کا اعتراف یوں تو بہت کچھ کیا جا چکا ہے، تاہم اور بھی بہت کچھ لکھا جا سکتا ہے۔

کتاب کی تزئین و ترتیب بہت خوب ہے۔ پانچ شعر کے انتخاب نے اس کی افادیت کو اور بھی بڑھا دیا ہے۔

علی احمد جلیلی

……

ڈاکٹر نجم الہدیٰ

مظفر پور/16/4/92

محبی، سلام مسنون

امید ہے کہ بخیر و عافیت ہوں گے۔

ادھر کچھ دنوں سے ملاقات نہیں ہوئی۔ پھر کوئی صورت نکلے گی، انشاءاللہ

آپ کی خدمت میں پی ایچ ڈی کا ایک مقالہ تحریر کردہ شکیل احمد، زیر نگرانی پروفیسر فاروق احمد صدیقی ۲۱ر مئی ۹۲ء کو ہماری یونیورسٹی سے بھیجا گیا ہے۔ امید ہے کہ آپ اسے ملاحظہ کر چکے ہوں گے۔ اگر اب تک نہیں دیکھا ہو اور فرصت کی کمی سے موقع نہ ملا ہو تو جلد چشمِ توجہ سے نوازیے۔ یہاں کنٹرولر امتحانات کے دفتر میں ڈاک سے رپورٹ پہنچ جانے پر بھی لیت ولعل اور بہانہ بازی سے کام لیتے ہیں۔ لہٰذا بہتر ہوگا کہ آپ سر بمہر رپورٹ دوسرے لفافے میں ڈال کر میرے پتے پر یا پروفیسر فاروق صاحب کے پتے پر (محلّہ اولڈ فائد بریگیڈ چندوارہ، مظفر پور) ارسال فرمادیں۔ ممکن ہے پھر اسی کے وائیوا کے سلسلے میں ملاقات ہو جائے۔

منتظر جواب، ناچیز...... نجم الہدیٰ

……………

محبّ مکرم، سلام مسنون

مزاج گرامی؟

عرصہ ہوا ایک نوازش نامہ موصول ہوا تھا۔ میں نے تعمیلِ حکم کر دی تھی۔ اور کیا حالات ہیں۔

ادھر عرصے سے ملاقات بھی نہیں ہوئی۔ کوئی موقع نکالیے کہ میں ہی کلکتہ آجاؤں۔

حامل مکتوب میرے شاگرد عزیزی وصی احمد صاحب ہیں جو کلکتہ جا رہے ہیں۔ میں نے انھیں سے آپ کو خط بھیجنے کی ٹھانی ہے۔ دیکھنا ہے کہ وہ جواب لے کر آتے ہیں یا خالی ہاتھ آتے ہیں۔ اور کوئی خدمت میرے لائق۔ والسلام ناچیز...... نجم الہدیٰ

ڈاکٹر سید حامد حسین

۲۱/جون ۲۰۰۰ء

جناب ڈاکٹر مظفر حنفی صاحب۔ السلام علیکم

امید ہے کہ آپ بخیر و عافیت ہوں گے۔

عشرت قادری صاحب سے علم ہوا کہ آپ ''وضاحتی کتابیات'' کو تا حال لانے کا کام سنبھالنے جا رہے ہیں۔ انھوں نے مجھے یہ بھی حکم دیا تھا کہ میں اپنی مطبوعات کی تفصیلات آپ کو ارسال کر دوں۔ مطبوعات کی ایک فہرست اس خط کے ساتھ روانہ کر رہا ہوں۔ میرے ذخیرے میں مدھیہ پردیش کے مصنفین کی جو کتابیں سامنے آئیں ان کی بھی ایک فہرست بھیج رہا ہوں۔ شاید آپ کے کچھ کام آئے۔

گزشتہ سال میری اہلیہ پر فالج کا اثر ہوا جس کی وجہ سے وہ پوری طرح معذور ہو گئی ہیں۔ میرا بیٹا اندور میں کام کرتا ہے۔ ہم اس کے پاس اندور اٹھ گئے ہیں۔ مہینے میں دو ایک بار میں بھوپال کا چکر لگا جاتا ہوں۔ اسی پریشانی اور بھاگ دوڑ کی وجہ سے میرا لکھنے پڑھنے کا سارا کام بھی موقوف ہو گیا ہے۔ اس بار بھوپال آیا تھا تو عشرت قادری صاحب سے ملاقات کے موقع پر انھوں نے جو حکم دیا اس کی تعمیل کر رہا ہوں۔ آج ہی اندور واپسی ہے۔

پچھلے سال میں نے آپ کو اپنی ایک کتاب ''موج در موج'' بھیجی تھی جس کے بارے میں آپ نے وعدہ کیا تھا کہ برطانیہ سے واپسی کے بعد اپنی رائے بھیجیں گے پتہ نہیں اس کی جانب آپ کو توجہ کرنے کا موقع ملا یا نہیں۔

اس خط کی رسید ضرور بھیجنے کی زحمت کیجیے گا۔ رات بھر جاگ کر یہ فہرست تیار کی ہے اور ڈاک والوں کا کوئی اعتبار نہیں، خلش رہے گی۔

نیاز کیش...... سید حامد حسین

……

ڈاکٹر منشاء الرحمٰن خاں منشاؔ

18/5/96

گرامی قدر محبؔ مکرم حنفی صاحب۔ سلام مسنون

امید کہ آپ ہر طرح مع الخیر، صحتمند اور توانا ہوں گے۔ یہاں بھی اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم شامل حال ہے۔ اس فضلِ الٰہی کا اعتراف تازہ ترین مطلع میں اس طرح کیا گیا ہے:

بڑھاپا ہو کے طبیعت بڑی جواں ہے ابھی
ہمارے حال پہ اللہ مہرباں ہے ابھی

خبر سنی ہے ایسا رنگِ جوانی تو آپ کے یہاں بھی خوب پایا جاتا ہے جو مختلف رسائل و جرائد میں شائع ہونے والی تخلیقات سے ظاہر ہو رہا ہے۔ اللہ مبارک کرے۔ دیگر یہ کہ آپ سے ملاقات کو کافی دن ہو گئے ہیں۔ خدا کا شکر ہے نصف ملاقات کا بڑا اچھا بہانہ ہاتھ آ گیا ہے میری ایک عزیز شاگردہ شہناز طلعت صدر معلّمہ گرلس اسکول رائے پور نے میری نگرانی میں پی ایچ۔ ڈی کے لیے مقالہ بعنوان ’’پریم چند کے ناولوں میں نسوانی کردار‘‘ ناگپور یونیورسٹی میں پیش کیا ہے۔ اس کی قسمت کا فیصلہ بعدِ خدا آپ کے ہاتھ ہے۔ امید ہے کہ آپ خصوصی کرم فرماتے ہوئے اس مقالے کے سلسلے میں اپنی مثبت رائے (رپورٹ) جلد ارسال فرما کر ثوابِ دارین حاصل کریں گے اور مجھے ممنون فرمائیں گے۔
پھر بزبانِ شعر آپ کا منشاؔ مخلصانہ عرض کرتا ہے کہ:

آشاؤں کے پھول بہت کچھ دل میں کھلائے بیٹھے ہیں
ہم بھی تیری چشمِ کرم سے آس لگائے بیٹھے ہیں

گل پھینکے ہے اوروں کی طرف بلکہ ثمر بھی اے خانہ بر انداز چمن کچھ تو ادھر بھی

از راہِ نوازش اس خط کی رسید اور اپنے احوال و کوائف سے بواپسی ڈاک مطلع فرمائیے گا۔ جملہ افراد خانہ کو دلی دعائیں کہیے۔

منتظرِ کرم۔ مخلص..... محمد منشاء الرحمٰن خاں

……………………

7/11/96

محبّ مکرم حنفی صاحب۔ سلام مسنون

امید کہ مزاج گرامی بخیر ہوگا۔ کرم نامہ موصول ہوا۔ بہت بہت شکریہ۔ زہے نصیب کہ آپ ۳/ دسمبر کو زبانی امتحان لینے کے لیے یہاں تشریف لا رہے ہیں۔ یونیورسٹی دفتر والوں کا بھی کہنا ہے کہ viva ۳/ دسمبر کو طے کرلیا گیا ہے۔ ضرور تشریف لائیے گا۔ محبوب راہی صاحب نے فون پر اطلاع دی ہے کہ آپ آرہے ہیں۔ اور ۴/ دسمبر کو واپسی کا ریزرویشن کرلیا جائے چنانچہ آج ہی بمبئی کلکتہ میل میں ۴/ دسمبر کے لیے ریزرویشن کرا چکا ہوں۔ یہ ٹرین سوا گیارہ بجے یہاں سے روانہ ہوجاتی ہے۔ ہوسکے تو ۲/ دسمبر ہی کو پہنچ جائیے گا، تاکہ آپ کے اعزاز میں ایک عدد ادبی نشست منشا کے گھر پر حسب منشا منعقد کی جاسکے۔ ڈاکٹر محبوب راہی بھی پہنچ رہے ہیں۔ اپنی آمد کے وقت اور اور ٹرین سے بواپسی ڈاک مطلع فرمائیے۔ باقی بہت کچھ بروقت ملاقات۔

منتظر قدوم میمنت لزوم۔ اخلاص کیش......محمد منشاء الرحمٰن خاں منشا

……………………

9/12/96

مکرمی حنفی صاحب۔ سلام مسنون

امید کہ آپ بخیریت و عافیت مستقر پر پہنچ گئے ہوں گے۔ آپ نے میری خاطر بہت زحمت اٹھائی اس کے لیے تہِ دل سے شکر گزار ہوں اور خاطر خواہ خدمت اور خاطر مدارات نہ کرسکا اس کے لیے معافی کا خواستگار ہوں۔

پروفیسر ڈاکٹر عتیق الرحمٰن نے ۵ تاریخ کو یونیورسٹی سے آ کے اخراجات سفر کی رقم -/2600 حاصل کرلی تھیں۔

حسب ذیل اخراجات: ۱۔ واپسی ٹکٹ -/250، ۲۔ دو مرتبہ یونیورسٹی رقم لانے کے لیے رکشا اخراجات، رجسٹری خرچ اور کلرک کی خدمت -/80، ۳۔ ڈرافٹ کا کمیشن۔

-/20، کل -/350 روپے منہا کر کے باقی رقم -/2250 کا ڈرافٹ ارسال کر رہا ہوں۔ اس کے ملنے کی فوراً اطلاع دیجیے گا۔

باقی حالات لائق شکر ہیں۔ افرد خانہ کو دلی دعائیں کہیے۔

مخلص......محمد منشاء الرحمٰن خان منشاؔ

……………

6/8/99

محبیّ مکرم حنفی صاحب۔ سلام مسنون

امید ہے کہ آپ ہر طرح مع الخیر ہوں گے۔ یہاں بھی بفضل ربی ہر طرح خیریت ہے۔ آج ہی احمد نگر سے ڈاکٹر محمد اعظم صاحب کا خط موصول ہوا۔ ان کی زیر نگرانی ایک امیدوار نے پونہ یونیورسٹی میں اپنا مقالہ ''حضرت برہان الدین جانم۔ حیات و خدمات'' ڈاکٹریٹ کی ڈگری کے لیے پیش کیا ہے اس کے لیے ہم دونوں ممتحن مقرر ہوئے ہیں۔ میں نے اپنی مثبت رپورٹ ۴ ماہ ہوئے بھجوا دی ہے۔ البتہ آپ کی جانب سے ہنوز سکوت طاری ہے۔ وہ آپ کی رپورٹ کا بہت بے چینی سے انتظار کر رہے ہیں۔ مجھے لکھا ہے کہ میں آپ کو اس سلسلے میں یاد دہانی کراؤں اور رپورٹ جلد بھجوانے کی استدعا کرو۔ لہٰذا عرض خدمت ہے کہ اپنی اولین فرصت میں خاطر خواہ اطمینان بخش رپورٹ جلد بھجوا کر ثوابِ دارین حاصل فرما لیجیے گا۔ آج کل تو اردو والوں کی اعانت اور دستگیری بھی کارِ ثواب میں داخل ہے۔ ڈاکٹر اعظم صاحب نے یہ بھی لکھا ہے کہ آپ اپنی مثبت رپورٹ پونہ یونیورسٹی کو راست نہ بھیجیں بلکہ ان کے درج ذیل پتے پر ارسال فرما دیں:

Dr. Mohammed Azam
C/O Dr.Shahnaz
Booth Haospital,
Opp. Head Post Office, Ahmad Nagar- 414001

امید قوی ہے کہ آپ اس جانب جلد توجہ فرما کر ممنون فرمائیں گے اور اس تعلق سے مجھے بھی اپنے جواب سے شاد کام فرمائیں گے۔ باقی حالات لائق شکر ہیں۔ اپنے احوال و

کوائف اور علمی و ادبی مشاغل سے مطلع فرمایئے گا۔ افرادِ خانہ کو بدرجہ بدرجہ سلام اور دعائیں۔

منتظر جاب۔ خیر خواہ

......محمد منشاء الرحمٰن خاں منشا

....

ڈاکٹر ایم شفیع

۲۶ر دسمبر ۲۰۰۷ء

محترم ڈاکٹر صاحب۔ آداب ورحمت!

عید اور نئے سال عیسوی کی مبارکباد قبول فرمائے۔

موبائل اور فون سے کافی کوشش کی لیکن رابطہ قائم نہ ہوسکا۔ مجھے یہ تو احساس تھا کہ آپ بہت مصروف ہوں گے، اسی لیے فائل ارسال کرنے کا ارادہ کئی بار کیا اور چھوڑ دیا۔ آخر ہمت کر کے فائل بھیج ہی دی۔ اب آپ اپنی سہولت سے اسے ملاحظہ فرمالیں۔ جیسا کہ آپ نے فرمایا بالکل ٹھیک ہے ادب میں تو کوئی اضافہ ہونے سے رہا بس اشعار کہتے تھے اس لیے کہہ لیے۔ کبھی کبھی مشاعروں میں پسند بھی کر لیے جاتے ہوں۔ ابھی دو تین دن پہلے یہاں ہمہ طرحی مشاعرہ تھا خادم نے جو اشعار کہے تھے آپ کی خدمت میں ارسال کر دیا ہوں مجھے معلوم ہے کہ اشعار میں کوئی قابل ذکر بات نہیں ہے پھر بھی خوب خوب چھا گئے۔ اب آج کے مشاعروں سے تو آپ خوب واقف ہیں۔ کچھ کہنے کی ضرورت ہی نہیں۔ ہاں آپ کا یہ فرمانا بہت درست ہے کہ جب یہ اشعار شائع ہو کر منظرِ عام پر آئیں گے تو اس نظر سے دیکھے جائیں گے کہ انھیں ڈاکٹر شفیع نے کہا ہے اور اسی خوف کے باعث فائل آپ کے پاس ارسال کی ہے۔ وقت کم ہو تو ہر غزل میں سے پانچ یا سات اشعار کا انتخاب کر لیجیے اور انھیں درست کر دیجیے۔ جن غزلوں اور نظموں وغیرہ کو شائع نہیں کرنا ہے ان پر کراس لگا دیں۔

ڈاکٹر مظفر حنفی اور نئی غزل۔ عنوان فائل کر دیا ہے۔

اب جنوری سے ۳ برس کی انشاء اللہ میری چیئر مین شپ رہے گی، اس دوران کام ہو جائے تو بہتر ہوگا۔

ہندی کی چھند’’ हिन्दी रंग चेतना में आग़ा हश्र का योगदान ‘‘آپ کے پاس بھیجنے کی کوشش کروں گا۔ اگر اس کی اشاعت کے لیے کوئی صورت نکل آئے تو بہت بہتر ہوگا۔

یہاں سب لوگ خیریت سے ہیں۔ ہر ہفتہ ایک مشاعرہ ہوتا ہے لیکن ادب کا اور اردو کا اس سے کوئی فائدہ ہوتا نظر نہیں آتا۔ سیاست کا دبدبہ اس قدر ہے کہ مشاعرے میں بھی بس وہی لوگ نظر آتے ہیں یہاں بھی بس یہی ہو رہا ہے۔ ایسے لوگ جن کا اردو ادب سے دور کا تعلق بھی نہیں ہے۔ مشاعرے کے ’’صدر‘‘ مہمانِ خصوصی وغیرہ وغیرہ ہوتے ہیں۔ ان میں سے اکثر گجل سناتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ اس علاقے میں بھی یہ حرکت ہونے لگی ہے۔ ہاں نشستیں ابھی بھی ہوتی ہیں۔ نثر لکھنے کے لیے کوئی تیار نہیں بس شاعری ہی کرنا چاہتے ہیں اور وہ بھی ....آپ تو یہاں سے خوب واقف ہیں۔

کھنڈوا کے اردو شعراء پر وہاں کی ایک لڑکی نے رجسٹریشن کرایا ہے۔ تمام مواد اکٹھا کر کے وہ آئی تھی۔ عرفان صاحب۔ صفدر رضا صاحب۔ ڈاکٹر راحت صاحب نے اس کی مدد فرمائی ہے۔ میں نے قاضی صاحب کے پاس بھیجا ہے۔ کھنڈوا میں اس سلسلے میں کوئی اور شخص مدد کر سکتا ہے۔

یہاں سردی بالکل نہیں ہے، دھوپ بہت تیز ہو گئی ہے۔ آپ کے یہاں تو موسم اچھا ہوگا۔ سب لوگوں کو خادم کا آداب کہیے۔

خادم...... شفیع

....

ڈاکٹر اظہر حیات

محترم المقام ڈاکٹر صاحب۔ السلام علیکم

امید کہ آپ مع الخیر ہوں گے۔ دیگر آنکہ ناگپور سے شائع ہونے والا مراٹھی

روزنامہ ''دیش انتی'' میں کہکشاں کے عنوان سے اردو شاعری کا تعارف ہر ہفتہ شائع ہو رہا ہے۔ دراصل اس کا مقصد مراٹھی زبان میں اردو شاعری کی تاریخ لکھنا ہے جو قسط وار شائع ہو رہی ہے۔ آپ کی شخصیت اور شاعری نہ صرف قابلِ قدر ہے بلکہ ناقابلِ فراموش ہے چنانچہ اسے شاملِ اشاعت کیا گیا گو کہ یہ مضمون نہایت مختصر ہے مگر کوشش کی گئی ہے کہ آپ کی شخصیت و شاعری کے کچھ اشارے نذر قارئین کیے جائیں۔ جسے قارئین نے پسند بھی کیا ہے جس کا ثبوت موصولہ خط وفون ہیں۔

آپ کا مجموعہ کلام پیشِ نظر نہ ہونے سے چند اشعار پر ہی قناعت واکتفا کرنا پڑا۔

مراٹھی اخبار میں اردو شاعری کا یہ سلسلہ غیر معمولی مقبولیت حاصل کر چکا ہے اس سے غیر اردو داں عوام وخواص (ہندوؤں) میں اردو کے تعلق سے نرم گوشہ بنتا ہے اور ہمدردی کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔

آپ پر مضمون کی پیشگی اجازت نہ لے سکا مجھے اس کا احساس ہے تاہم جرأت کی ہے امید کہ آپ کچھ خیال نہ فرمائیں گے۔ اس سے قبل غالب، اقبال، جگر، فیض، جوش، احمد فراز، پروین شاکر، کیفی اعظمی، ندا فاضلی کے علاوہ ودربھ کے کئی معروف شعراء پر مضمون شائع ہو چکے ہیں۔ جن میں ڈاکٹر منشا، شاہد کبیر، طرفہ قریشی اور ڈاکٹر محبوب راہی کے نام لائقِ ذکر ہیں۔

امید کہ آپ کو یہ سلسلہ پسند آئے گا۔ اس سلسلے میں آپ کے مشورے مشعل راہ ہوں گے۔ یہ بات بھی قابلِ ذکر ہے کہ گزشتہ سال اسی اخبار میں ''آؤ اردو سیکھیں'' کا سلسلہ ۷ ماہ تک جاری رہا جسے کافی پسند کیا گیا۔ اسی سلسلے کی یہ دوسری کڑی ہے۔ اس کو بھی ۷ ماہ سے زائد ہو چکے ہیں۔ مراٹھی ترجمہ محترمہ ڈاکٹر کرن دھوڑ کر رہی ہیں۔ موصوفہ نے پہلے اردو سیکھی اور اس میں پی ایچ ڈی کر کے اردو کو مراٹھی زبان میں منتقل کر رہی ہیں۔

یہ تفصیلات لکھنے کا میرا مقصد یہ ہے کہ آپ جیسے عظیم ادیب وشاعر کے علم میں اردو کے فروغ واشاعت کی یہ کوشش بھی آجائے۔

آج کی ہی ڈاک سے متذکرہ اخبار (مضمون) بھی بھجوا رہا ہوں۔ ملتے ہی رسید

سے نوازیے گا۔ آپ کی فوٹو قبلہ راہی صاحب سے حاصل کی ہے۔ والسلام

بہت زیادہ ادب کے ساتھ، احقر......اظہر حیات

……

محترمی ڈاکٹر حنفی صاحب۔ السلام علیکم

اس سے قبل ایک خط ارسال کیا ہے ہنوز جواب کا انتظار ہے۔ تاہم آپ کی بغیر اجازت آپ کا نامِ نامی دعوت نامے میں شامل کر لیا ہے۔ یہ گستاخی یا جرأت رندانہ محض آپ کے خلوص اور محبت کو دیکھ کر کیا ہے، آپ نے جس سے مجھے نوازا ہے۔

آپ کے دیے گئے پتے پر خط لکھا نیز فون پر رابطہ قائم کرنے کی کوشش کی، مگر محرومی ہاتھ آئی۔ امید ہے کہ آپ کا جواب اثبات میں ہوگا۔ آپ کی آمد سے مشاعرہ میں چار چاند لگ جائیں گے۔ یہ مشاعرہ اپنی نوعیت کا منفرد مشاعرہ ہے۔ شاید اس طرز کا مشاعرہ ہندوستان میں پہلی بار منعقد ہو رہا ہے۔

امید کہ آپ مایوس نہ کریں گے۔ کم از کم ٹیلی گرام سے مطلع فرمائیں۔ والسلام

محمد اظہر حیات (کنوینر)

……

ڈاکٹر ایم اسمٰعیل آزاد فتح پوری

فتح پور/ 13/12/93

محترمی و مکرمی، مشفقی و مخلصی پروفیسر حنفی صاحب۔ السلام علیکم

امید ہے کہ آپ مع متعلقین باعافیت ہوں گے۔

راقم کی تین تازہ ترین تخلیقات: (۱) 'اردو شاعری میں نعت' جلد اول از ابتدا تا عہد محسن، (۲) جلد دوم از حالی تا حال اور (۳) 'الانصار' حاضر خدمت ہیں۔ امید ہے ان پر اپنی وقیع رائے ضرور مرحمت فرمائیں گے اور ہم وطن ہونے کے ناطے وقیع جرائد و رسائل میں تبصرہ بھی شائع کروا دیں گے۔

ہم وطن ہونے کے رشتے سے ایک درخواست ہے کہ آپ اس راقم کو کہیں پروفیسر کے عہدہ پر تقرری دلوادیں۔ میں یہاں ریڈر کی تنخواہ پر ۱۹۹۱ء سے کام کررہا ہوں۔ اللہ پاک نے اب آپ کو اس رتبہ پر فائز کردیا ہے کہ آپ کا ادنیٰ اشارہ کافی ہوگا۔

کتابیں ملنے پر گرامی نامہ سے اطلاع ضرور دیں تاکہ طمانیتِ قلب حاصل ہو۔

خادم......آزادؔ فتح پوری

……

ڈاکٹر سید عبدالباری

سلطان پور/24/12/98

فقیر آپ کی ذی علم شخصیت سے عرصہ سے متعارف ہے اور آپ کی علمی و ادبی خدمات کا دل سے قدرداں ہے۔ فیض آباد (یوپی) کی اودھ یونیورسٹی کے سلطانپور کے پوسٹ گریجویٹ کالج میں شعبہ اردو کا صدر رہنے کے بعد امسال ریٹائر ہوا ہوں مگر ابھی توسیع ملازمت کے سبب کام کررہا ہوں۔ متعدد طلبہ و طالبات میرے شعبہ سے ڈاکٹریٹ کرچکے ہیں۔ حقیر کی کتاب ''لکھنؤ کا شعروادب'' دبستانِ لکھنؤ کے ثقافتی و معاشرتی مطالعے پر ایک دلچسپ کتاب ہے جو کبھی نذر کروں گا۔ اس وقت اپنی تازہ تصنیف ''افکارِ تازہ'' بنگال اکیڈمی کے سیکریٹری کے پتے پر ۶ عدد بھجوا رہا ہوں۔ معلوم ہوا ہے کہ ۱۹۹۷ء کی کتب ۵ر جنوری تک جمع کرنے کا اشتہار اخبارات میں آیا ہے۔ یہ نہ معلوم ہوسکا کہ تصدیق نامہ کی عبارت کیا ہوگی مگر ایک سادہ کاغذ پر چند معلومات فراہم کرکے دستخط کردیے ہیں۔ اگر اتنا کافی ہے اور ۶ عدد کتب ہی مطلوب ہیں تو فبہا ورنہ مجھے اجازت دی جائے کہ اگر مزید نسخے درکار ہوں تو اطلاع آنے پر بعد میں ارسال کردوں۔ امید ہے کہ یہ کتاب آپ کئی لحاظ سے پسند فرمائیں گے۔ میرے دوست اظہر غوری صاحب نے کتب ارسال کرنے کی ہدایت کی ہے، اس لیے بھی بھیج رہا ہوں۔ والسلام

نیازمند......عبدالباری

12/2/2001

برادر عالی مرتبت۔ سلام مسنون

عنایت نامہ باصرہ نواز ہوا۔ سراپا سپاس ہوں۔ دہلی اکثر جاتا رہتا ہوں۔ دو ایک پروجیکٹ پر کام کررہا ہوں جس کے سلسلے میں وہاں کی حاضری ناگزیر ہے۔ میرے بڑے صاحبزادے وہاں ایک اسپتال میں ڈاکٹر ہیں اور ذاکر نگر میں مکان لے رکھا ہے۔ اگلے ہفتہ پھر AMU میں ایک سیمینار میں شرکت کے بعد دہلی جاؤں گا۔ خدا کرے کبھی آپ سے وہاں نیاز حاصل ہوسکے۔ اس بار ۲۳ ر تا ۲۵ ر وہاں رہوں گا اور فون کروں گا۔ آپ کے کلام پر لکھنا میرے لیے باعثِ سعادت ہوگا۔ اس بار دہلی سے آپ کے مجموعے حاصل کروں گا۔ والسلام خیر طلب.....عبدالباری

....

ڈاکٹر عابدہ سمیع الدین

۱۱ رمارچ ۲۰۰۳ء

جناب مظفر حنفی صاحب۔ سلام مسنون

قومی آواز میں دہلی اردو اکاڈمی کے انعام کی خبر پڑھی میری جانب سے دلی مبارکباد۔

آپ علی گڑھ مشاعرے میں تشریف لائے میں بڑی پابندی سے مشاعرہ میں شرکت کرتی ہوں لیکن اسی دن میرے قریبی عزیز کی شادی تھی اس لیے ملاقات نہ ہوسکی۔ آپ سے عرصے سے بات کرنا چاہتی تھی۔ شادؔ عارفی کے کچھ اشعار جن کا تعلق قومی تحریک آزادی سے متعلق ہو اگر آپ کچھ نشاندہی کرسکیں تو مشکور رہوں گی۔ اپنا موضوع یاد دلا دوں ''قومی جنگ آزادی اور یوپی کے اردو شعراء''۔ ساتھ ہی اس کا علم بھی ضروری ہے کہ تحریک آزادی کے کس موڑ سے ان اشعار کا تعلق تھا، نیز مکمل حوالہ بھی درکار ہوگا۔ جواب کی منتظر رہوں گی۔ والسلام مخلص.....عابدہ سمیع

ڈاکٹر انور مینائی

۲۳/مارچ ۲۰۰۵ء

برادرم مظفر حنفی صاحب۔ سلام و نیاز

آپ اردو ادب کی قد آور شخصیت ہیں۔ اتفاق کی بات ہے کہ ابھی تک آپ سے میری رسم و راہ نہیں۔ میں آپ کی ادبی کاوشوں کا دلدادہ ہوں۔ آپ کے شاگرد ڈاکٹر محبوب راہی میرے دوست ہیں۔ فضا کوثری مرحوم میرے شناسا رہے۔ وہ شاد عارفی کے بعد کئی جگہ بھٹکتے رہے (مثلاً طرفہ قریشی، وغیرہ کو اپنا کلام دکھاتے رہے) پھر ظہیر غازی پوری (میرے استاد محترم) نے تقریباً بارہ برس ان کی ذہنی تربیت کی۔ مگر کبھی انھوں نے اعتراف نہیں کیا) وہ ظہیر صاحب کے شاگرد ہیں۔ اس خاکسار کو ظہیر صاحب کی جانشینی کا شرف حاصل ہے۔ ظہیر صاحب کے نام فضا کوثری کے خطوط اور انھیں اصلاح شدہ غزلوں کے نقول میں نے محفوظ کر لیے ہیں۔ باقی باقی۔

''گم شدہ موجودگی'' حاضر ہے۔ میرے فکر و فن پر کتاب منظرِ عام پر آنے والی ہے۔ آپ سے مؤدبانہ التماس ہے کہ بہ واپسی ڈاک تبصرہ قلمبند کر کے روانہ کر دیں، منتظر ہوں۔ سلسلۂ رفاقت بذریعۂ خطوط جاری رکھیں۔

خاکسار......انور مینائی

پس نوشت: اپنی تازہ ترین تصنیف روانہ کر دیں ''سالار'' میں تبصرہ کر دوں گا۔

....

ڈاکٹر معین الدین شاہین اجمیری

۱۰/اکتوبر ۹۹ء

محترم المقام لائق صد احترام جناب پروفیسر مظفر حنفی صاحب۔ سلام مسنون

امید کہ مزاجِ گرامی بخیر ہوگا۔ اس سے قبل کلکتہ کے پتے پر چار چھ سال قبل آپ

سے خط وکتابت رہی تھی، شاید آپ کو یاد ہو۔ آپ کو یہ معلوم کر کے از حد مسرت ہوگی کہ پچھلے ماہ میرا مجموعۂ کلام ''فرزانگی'' ترتیب وتدوین کی منزل سے گزر چکا ہے اور ان دنوں زیر کتابت ہے، میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھ بندۂ کمترین کے کلام کے متعلق آپ اپنی رائے سے ضرور نوازیں، تاکہ میں اس رائے کو تقریظ کے بطور شامل کر سکوں، اس کے لیے میں اپنی چند غزلیں بطور نمونہ ارسال خدمت کر رہا ہوں، مجھے معلوم ہے کہ آپ از حد مصروف انسان ہیں، لیکن یہ بھی امید ہے کہ نو واردانِ ادب کی رہبری آپ کا شیوہ ہے، باعثِ توجہ ہوگی، یہ مجموعہ دسمبر ۹۹ء کے دوسرے ہفتے میں منظرِ عام پر آنے کا امکان ہے اور دوسرے ہفتہ میں رسمِ اجرا کا پروگرام بھی۔ راجستھان کے وزیر اعلیٰ کے ہاتھوں ہوگا۔ جوابی امر کے لیے اپنا پتہ لکھا ہوا لفافہ بھی منسلک کر رہا ہوں۔ کارِ لائقہ سے ضرور یاد فرمائیں۔

التفات آمیز تعظیم کے ساتھ

آپ کا اپنا۔ شاہین اجمیری

....

ڈاکٹر مقبول احمد مقبول

26/6/13

محترم پروفیسر مظفر حنفی صاحب۔ السلام علیکم

بخدمتِ عالی عرض ہے کہ میں ''اردو رباعی کا تحقیقی وتنقیدی مطالعہ ۱۹۶۰ کے بعد'' کے زیرِ عنوان مبسوط ومفصل مقالہ تحریر کر رہا ہوں۔ اس ضمن میں آپ سے گزارش ہے کہ اپنا مجموعۂ رباعیات یا پچاس منتخب رباعیاں بمع مکمل بائیو ڈاٹا ارسال فرما کر ممنون فرمائیں۔ اس سلسلے میں قبل ازیں بھی آپ کی خدمتِ گرامی میں خط لکھا تھا۔

اپنا شعری مجموعہ ''آدمی لہولہو'' ارسالِ خدمت ہے۔ اپنے گران قدر تاثرات سے نوازیں تو کرم ہوگا۔

کرناٹک اردو اکیڈمی بنگلور کی جانب سے مطبوعہ کتابوں کی رسمِ اجرا بنگلور ہی میں

آپ کے مبارک ہاتھوں سے عمل میں آئی۔ ان کتابوں میں میری کتاب نقد ونظر بھی شامل تھی۔ آپ کے ہاتھوں کتاب کی رسمِ اجرا میرے لیے اعزاز سے کم نہیں۔ امید ہے کہ مزاجگرامی بخیر ہوگا۔

نیاز مند۔ مقبول احمد مقبول

……

ڈاکٹر تسخیر فہمی

12/1/91

برادرِ گرامی پروفیسر مظفر حنفی صاحب۔ سلام مسنون

غالباً پہلے بار تحریری طور پر مخاطب ہورہا ہوں۔ میں 'اسٹیٹ تکمیل الطب کالج، لکھنؤ میں گزشتہ سات سال سے بہ حیثیت لیکچرر کام کررہا ہوں۔ دہلی کبھی کبھی جاتا ہوں۔ گزشتہ سال غالباً اپریل یا جون میں دہلی گیا تھا وہاں کسی نے تذکرہ کیا تھا کہ آپ کلکتہ چلے گئے ہیں (بہ حیثیت پروفیسر اقبال چیئر) خبر خوش کن تھی۔ خوشی ہوئی۔ اسی نام سے غالباً کشمیر یونیورسٹی میں بھی ایک پوسٹ ہے۔ اس پوسٹ کا حدودِ اربعہ اور مشتملات کیا ہیں۔ ''نیا دور''، لکھنؤ کے تازہ شمارہ (نومبر ۱۹۹۰ء) میں آپ کا مضمون ''اردو کہانی میں انشائیہ نگاری'' دیکھا۔ وہیں سے آپ کا پتہ لے کر آپ کو مخاطب کرنے بیٹھ گیا۔ حالانکہ قوی امکان یہ ہے کہ آپ کے ذہن سے میرا نام بھی محو ہوگیا ہوگا۔

آپ کے کلکتہ قیام کی نوعیت کیا ہے؟ مستقل ہے یا وقتی۔ اگر وقتی ہے تو دہلی کب تک واپس ہورہے ہیں۔؟ کئی سال پہلے میں نے چند دن کلکتہ گزارے ہیں۔ وہاں کا شعری وادبی ماحول میرے خیال میں دہلی کے موجودہ ماحول سے بہتر ہے۔ ہمارے حلقہ کے یعنی امبر صاحب کے ایک شاگرد شہود عالم آفاقی بلگچھیا میں رہتے ہیں۔ خاصی چلتی رقم ہیں، ان سے ملاقات ابھی تک نہ ہوئی ہو تو ضرور ملیے۔ اچھے مجلسی آدمی ہیں۔ وہاں ان کا اچھا خاصا حلقہ ہے۔

مغربی بنگال اردو اکاڈمی کے معاملات کیسے ہیں۔ خدا کرے آپ بہ عافیت

ہوں۔ فقط

مخلص...... ڈاکٹر تسخیر فہمی

....

ڈاکٹر پیر محمد رحمانی

1/2/97

عزیزی حنفی صاحب۔ السلام علیکم

ہماری ملاقات آپ کے دولت کدے پر بہت ہی تشفی بخش اور مکمل رہی آپ کا یہ کہنا کہ غالبؔ کو کس طرح بنگالی بنایا جائے، بہت ہی پُر لطف رہا۔ اس وقت ایک لطیفہ یاد آیا لیکن میں ذکر نہیں کر سکا۔ بات یوں ہے کہ ایک ہندوستانی شخص یورپ کے سفر پر گیا۔ جرمنی پہنچا تو اس کا سرمایہ ختم ہو گیا۔ اس کا ایک دوست جو ہندوستانی تھا اس نے کہا خیر کوئی بات نہیں۔ ہم انتظام کر دیتے ہیں۔ تمھیں ''غالب اینڈ گوئٹے'' کے موضوع پر تقریر کرنا ہو گی۔ بس بہت کافی روپیہ جمع ہو جائے گا۔ اس نے کہا مجھے نہ غالب معلوم نہ گوئٹے۔ دوست نے کہا تم کچھ بھی کہو تھوڑے وقفے کے بعد غالب اور گوئٹے کا نام لے لینا اور اس نے تقریر کی۔ مختلف ترکاریوں کے نام لیے اور غالب اینڈ گوئٹے کہا اسی طریقے سے اس نے اپنی تقریر پوری کی۔ بعد میں اس کے دوست نے اس کا ترجمہ نہایت شستہ جرمن میں کیا۔ ہال تالیوں سے گونج اٹھا اور اسی دن اسے پہلی فلائٹ سے ہندوستان بھیج دیا۔ گو کہ وہ اصرار کر رہا تھا کہ دو ایک لکچر اور ہو جائے۔ لیکن دوست نے کہا میاں کوئی ہندوستانی جاننے والا اس مجمع میں نکل آیا تو خیر نہیں۔

بہر حال میں خاموش رہا کہ آپ کو غالبؔ کو بنگالی بنانے میں کیا کیا دشواریاں پیش آئیں گی۔ میری نیک خواہشات آپ کے لیے......

ڈاکٹر سہیل احمد آپ کو سلام لکھوا رہے ہیں۔ والسلام

مخلص...... پیر محمد رحمانی

ڈاکٹر محمد نہال حسن ہاشمی

23/11/93

محترمی تسلیمات

جناب شمیم عالم آج میرے گھر آئے انھوں نے مجھ سے پھر عاجزی کی ہے آپ کو خط لکھ دوں۔ کل فون پر آپ سے بات چیت ہوئی تھی۔ پھر بھی میں آپ سے ایک سابق رفیق کار کی حیثیت سے التجا کرتا ہوں کہ شمیم عالم کے ''تحقیقی مقالے'' کے داخل کرنے کی صورت نکال دیں، وہ ذہنی طور پر پریشان ہیں۔ آپ کا مجھ پر احسان ہوگا۔

ڈاکٹر شبیر احمد سے میں نے بات چیت کی ہے۔ آج رات وہ ۱۲/ بجے آئیں گے۔ انھوں نے نامور ڈاکٹروں کے نام تجویز کیے ہیں۔ ایک ڈاکٹر ٹی کے بسواس ہیں اور دوسرے ڈاکٹر بملیش باسو ہیں۔ آج رات فون پر آپ سے بات کرلیں گے۔

آپ کا۔ حقیر وفقیر: نہال ہاشمی

……………

ڈاکٹر سید یحییٰ نشیط

26/7/03

مکرمی ومحترمی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید کہ آپ بہمہ وجوہ خیر وعافیت سے ہوں گے۔ آج برادرم ڈاکٹر محبوب راہیؔ کا خط ملا جس میں ''انتساب'' اور ''روشنائی'' کے لیے آپ کی خدمت پر مضامین لکھنے کی یاد دہانی کی گئی۔

میں ان شاء اللہ جلد ہی ''لاگ لپیٹ کے بغیر'' کے حوالے سے ایک مضمون لکھ کر آپ کے پتے پر بھیج دوں گا۔ آپ کی اس کتاب کے تمام مشمولات مجھے پسند آئے۔ مجھے اس میں اپنی فکروذوق کا سامان بھی ملا۔ اس لیے اس کتاب کے حوالے سے مضمون لکھنے میں

مجھے مسرت ہو گی۔

محترم ف۔س۔ اعجاز نے پچھلے دنوں خط لکھا تھا۔ وہ اکثر خطوط میں آپ کا تذکرہ کرتے رہے ہیں۔ مذکورہ خط میں انھوں نے لکھا کہ اعجاز کی شخصیت پر لکھی گئی میری کتاب کے مشمولات پسند آئے۔ اس پسندیدگی کے لیے میں ممنون و مشکور ہوں۔ آپ جیسے بزرگوں کی دعاؤں اور رہنمائی کا نتیجہ ہے کہ میں لکھ لکھ لیتا ہوں ورنہ 'من آنم کہ من دانم'۔

ابھی ابھی جناب گوپی چند نارنگ کی نئی کتاب ''اردو غزل اور ہندوستانی تہذیب و ذہن'' پر تفصیلی مضمون سپرد قلم کر چکا ہوں۔ یہ انشا کے آئندہ دو شماروں میں شائع ہو گا۔ اعجاز صاحب نے مضمون کی خوب داد دی ہے۔ لاگ لپیٹ کے بغیر لکھنے کی جو عادت ہے یہ بس اسی کا نتیجہ ہے کہ میرے رشحات قلم کو لوگ پسند کرتے ہیں۔ خیر۔

حلقۂ احباب میں سلام عرض کر دیں۔ والسلام

یحییٰ......

میں اپنی کتاب روانہ کر رہا ہوں۔ امید کہ پسند آئے گی۔

....

ڈاکٹر اطہر مسعود خاں

17/1/13

محترم جناب مظفر حنفی صاحب۔ السلام علیکم

شاید رام پور سے آیا خط یقیناً آپ کو اچھا لگے۔ کیونکہ یہ اس وطن سے آیا ہے جس سے اپنے استاد کے باعث آپ کو سب سے زیادہ محبت ہے یعنی شاد عارفی صاحب، برسوں سے آپ کو پڑھتا رہا ہوں۔ آپ کے اشعار کوڈ کیے ہیں۔ مضامین میں ابھی ''فکر و تحقیق'' کے منٹو نمبر میں بھی میں نے آپ کا تذکرہ کیا ہے۔ آپ کی کتاب ''کتاب شماری'' سے شاید سب سے زیادہ میں نے فیض اٹھایا ہے۔ آئندہ ''فکر و تحقیق'' کا غزل نمبر آرہا ہے۔ میں نے آپ کے لیے اردو غزل اشاریہ بنایا ہے۔ اس میں ہند و پاک میں غزل پر شائع ہوئے مضامین کا

اشاریہ مرتب کیا ساتھ ہی غزل پر جو کتابیں ہیں ان کا بھی اشاریہ بتایا ہے۔ اس میں آپ کی کتاب میں سے ۴۸ کتابوں کی تفصیل کوٹ کی ہے۔ میں نے ایک سو سے زیادہ اشاریے دیکھے۔ کوئی ڈیڑھ لاکھ مضامین کھنگالے۔ یہ اشاریہ تقریباً ۴۰ صفحات پر آئے گا۔ آپ کی کتاب ایسے ملی کہ آپ نے یہ پروفیسر عزیز الدین صاحب کو نذر کی تھی۔ وہ انھوں نے لائبریری میں جمع کردی، سب سے زیادہ میں نے فیض اٹھایا۔ ویسے اگر اس کی ایک کاپی آپ مجھے عنایت کردیں تو نوازش ہوگی اور میں رضا لائبریری میں اس کام کو آگے بڑھاؤں گا۔ جو جو نئی کتابیں آتی ہیں وہ سب دیکھنے کو ملتی رہتی ہیں۔ میں نے اشاریہ پر کافی کام کیا ہے۔ میرا اب تک کا اہم کام اشاریہ نیا دور ہے اسے رضا لائبریری نے دو جلدوں میں ۱۶۶۴ صفحات پر شائع کیا ہے۔ ہندو پاک میں شائع ہونے والی یہ اب تک کا سب سے جامع اور طویل اشاریہ ہے۔ یہ اشاریہ ۱۹۵۵ سے ۲۰۰۱ء تک کی ۵۶۱ شماروں کا ہے۔ ویسے میں نے اسے اپ ڈیٹ کرلیا ہے جو انشاء اللہ تیسری اور چوتھی جلد کے طور پر شائع ہوگا۔ وقار صاحب سے آپ کی ملاقات رہی ہوگی۔ ان پر اپنی کتاب ارسال کررہا ہوں۔ آپ کا مونوگراف شائع ہوئی ہو تو ارسال فرمادیں۔ نہیں ہوا تو مجھے حکم دیں میں تیار کروں۔ نیا دور میں آپ کی تخلیقات کا اشاریہ پیش کررہا ہوں۔ کتاب شماری ضرور عنایت فرمادیں۔

محمد اطہر مسعود

……

ڈاکٹر ایم حیدر

سیہور / ۱۴ ؍ فروری ۱۹۹۳ء

محبی۔ السلام علیکم

بخیر اور طالب عافیت ہوں۔ امید کہ اب آپ کلکتہ پہنچ گئے ہوں گے۔

میری ڈی۔ ایف۔ او۔ سکسینا صاحب سے گفتگو ہوگئی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ وہ آپ کا سرٹیفکٹ دینے کا اختیار نہیں رکھتے۔ اس لیے آپ کا معاملہ C.C.F. (چیف

کنزرویٹر فاریسٹ) بھوپال کے دستخط کا محتاج ہے۔ آپ کا کلکتہ کا پتہ بھی انھیں دے دیا ہے ان کے پاس صرف دہلی کا پتہ تھا۔ انھوں نے ۷رفروری کو مضبوط وعدہ کرلیا تھا کہ ایک دو دن کے اندر وہ آپ کا کیس بھوپال بھیج دیں گے اور جو کلکتہ کا پتہ میں نے انھیں دیا ہے اس پر بھی ایک کاپی اپنے نوٹ کی آپ کو ارسال کریں گے۔ میں نے ان سے یہ بھی گزارش کی تھی کہ ایک ایکسٹرا کاپی وہ مجھے بھی بھیج دیں تاکہ میں بھی معاملہ سے باخبر رہ سکوں۔ مجھے کاپی نہیں ملی ہے اور ڈی ایف او صاحب بھی ۳ دن سے لاپتہ ہیں، ممکن ہے ۱۷رفروری تک ان سے بات ہو سکے۔ بہر حال جو بھی صورتِ حال ہوگی میں آپ کو مطلع کروں گا۔

سرکاری دفاتر کے حالات سے آپ اچھی طرح واقف ہیں۔ جب تک سر پر مسلسل ہتھوڑا برستا رہتا ہے۔ کام ہوتا رہتا ہے جہاں ہتوڑا رکا۔ فائل بھی رک جاتی ہے۔ آپ مطمئن رہیں۔ ہتوڑے کا استعمال جاری رہے گا۔

ابھی ۱۱رفروری کو اشفاق صاحب عرف (بومیاں) کی والدہ کا انتقال ہوگیا، اس لیے جو طرحی مشاعرہ ۱۵رفروری کو ہونے والا تھا اسے ۲۲رتک ملتوی کر دیا گیا ہے۔

یہاں سردی پھر پلٹ کر آگئی ہے۔ باقی سب حالات بدستور ہیں۔ بیگم صاحبہ کی خدمت میں آداب، بچوں کو دعاء۔

مخلص......حیدر

……

سیہور/ ۱۷رفروری ۱۹۹۳ء

محترم۔ تسلیم!

امید کہ میرا انلینڈ موصول ہوا ہوگا۔ جس میں آپ کو آپ کی فائل کو Chief Conservator Forest کے بارے میں تفصیل سے لکھا تھا۔ آج پھر میری ملاقات سکسینا صاحب سے ہوئی۔ انھوں نے بتایا کہ اس سلسلے میں آپ نے انھیں ایک پرسنل خط بھی لکھا ہے جو انھیں مل گیا۔ تفصیلی گفتگو سے پتہ چلا کہ شاید C.C.F. بھی آپ کو مطلوبہ کاغذات فراہم نہ کر سکے۔ سکسینا صاحب کا خیال ہے کہ آپ کے کاغذات شاید گورنمنٹ کو بھیجے جائیں گے۔

بہر حال جو بھی صورتِ حال ہوا ابھی تو فائل بھوپال بھی نہیں پہنچی ہے۔ جس دن (شاید ۲؍۳؍دن میں) فائل بھوپال پہنچے گی میں آپ کو مطلع کروں گا اور ممکن ہوا تو بھوپال میں اس کا تعاقب کروں گا۔ ویسے بھوپال میں ہنوز کوئی واقف کار نہیں ہے۔ باقی سب خیریت ہے۔ سب کو درجہ بدرجہ سلام و دعا۔

مخلص...... حیدر

....

1/3/93

برادرِ عزیز۔ سلام شوق

امید کہ آپ سب بعافیت ہوں گے۔ لگتا ہے میرے خطوط آپ تک نہیں پہنچ رہے ہیں۔ یا پھر آپ کے مراسلت یہاں پہنچنے کی حمت نہیں کر رہے ہیں۔ کیا محکمہ ڈاک بھی Spoudylitis کا شکار ہو گیا ہے؟

سب سے پہلے جولائی میں آپ سب کو بیٹی کی شادی کا دعوت نامہ ارسال کیا۔ پھر آپ کے ۱۴؍۱ اکتوبر کے ملفوف اور کتاب وصول ہونے کے چند دن بعد ہمشیرہ کے انتقال پر اپنے دلی جذبات کا اظہار اور پرسے کا خط لکھا۔ اور کتاب کے تحفہ کا شکریہ ادا کیا۔

پھر گزشتہ ماہ بلکہ سال D.F.O. آفس سے کنزرویٹر آفس بھیجے گئے خط کا حوالہ دیا۔ جواب ندارد۔ دوبارہ آپ کی اطلاع کے لیے لکھ رہا ہوں کہ حوالہ نمبر 1757 مورخہ ۱۱؍دسمبر ۱۹۹۲ء کو یہاں سے دہلی یونیورسٹی تفصیلات بھیج دی گئی ہیں اور مراسلہ نمبر 1578 مورخہ ۱۱؍دسمبر ۹۲ کو Conservator Forest کو بھی اس کی کاپی پھیج دی گئی ہے۔ اب آپ بتائیں معاملہ کس منزل پر ہے۔ آج کل یہاں کے گورنر بڑی مستعدی سے اپنے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ ابھی اگر ایک آنچ کی کسر ہو تو ان کی خدمت میں دوبارہ درخواست پیش کی جا سکتی ہے۔

اس خط کا جواب نہ ملنے کی صورت میں راقم الحروف یہ یقین کر لینے پر مجبور ہو جائے گا کہ شہر کلکتہ کی یونیورسٹی یا تو ہجرت کر گئی یا پھر کہیں تلف ہو گئی اور اب آپ کو دوبارہ Rediscover کرنا پڑے گا۔ ہم سب کی طرف سے بھابی اور بچوں کو حسبِ مراتب سلام و دعا۔

پرسانِ حال کا تو کلکتہ میں سوال ہی نہیں۔ خدا حافظ۔

مخلص......حیدر

……………

14/02/02

مکرمی۔ السلام علیکم

حال ہی میں بٹلہ ہاؤس کے پاس سے تین چار بار گزر گیا۔ اگر معلوم ہوتا کہ آپ وہاں مقیم ہیں تو ضرور دستک دیتا۔ میں تو سمجھتا تھا کہ آپ کلکتہ میں ہیں۔ بھلا ہو شاعر کے دسمبر کے شمارہ کا جس پر آج ہی نظر پڑی اور آپ کا پتہ مل گیا۔ مزید نشان دہی کے لیے اس نے ''گلی'' کے حوالے سے ہی مطلع شروع کر دیا۔

کیسے مزاج ہیں؟ بچے بھائی وغیرہ کیا کر رہے ہیں؟ کیا کبھی اِدھر آنے کا اتفاق نہیں ہوگا؟ ممکن ہے دو تین ہفتہ میں دہلی آنے کا اتفاق ہو، آپ کی بیحد یاد آتی ہے۔ کبھی یہ عالم تھا کہ صبح و شام ساتھ رہتا تھا۔ اب بقول ساحؔر کے قربتیں پریشاں ہوگئی ہیں۔ اپنے فون نمبر کو خط میں تحریر کرنا نہ بھولیں۔

پچھلے ہفتے امتیاز آئے تھے، بخیر ہیں۔ سیہور وہیں ہے جہاں تھا البتہ اردو سننے کو ترس گئے ہیں۔ لکھنے کے مواقع بھی زیادہ نصیب نہیں ہوتے۔ آپ کی سروس اب شاید اپنے آخری مراحل میں ہو۔ اس کے بعد کیا ارادہ ہے۔ بسنے کے لیے بھوپال بھی بسری جگہ نہیں ہے۔ کم سے کم بشیر بدر کو تو خوب راس آیا ہے۔

میرے بچے ابھی زیر تعلیم ہیں اور ابھی بھی میری گردش مثال گردشِ پرکار ہے۔ البتہ بیوی کے مزاج ناساز ہیں۔ ان کے علاج کے سلسلے میں پورا رمضان دہلی میں گزرا اور اسی دوران بٹلہ ہاؤس کی طرف سے بھی گزر ہوا۔

اپنی اور سب کی خیریت سے اور اپنے فون نمبر سے مطلع فرمائیں۔ اب تو STD کی سہولت بھی کافی عام ہوگئی ہے۔ بھوپال میں عشرت بھائی، رہبر جونپوری اور سعید اختر صاحب سے کبھی کبھار ملاقات ہو جاتی ہے۔ اچھا۔ خدا حافظ۔

جواب کا منتظر۔ والسلام

حیدر......

....

ڈاکٹر سجاد سید

30/7/94

محترم جناب مظفر حنفی صاحب۔ السلام علیکم

امید ہے میرا اس سے پہلے خط آپ کو ملا ہوگا اور غزلیں جو پہلے ارسال خدمت کی تھیں وہ بھی مل گئی ہوں گی۔ اگر نہ ملی ہوں تو مطلع کریں تا کہ میں دوبارہ بھیج دوں۔ کتابت مکمل ہو چکی ہے صرف آپ کے مضمون کا انتظار ہے جو زحمت آپ کو دے رہا ہوں اس کے لیے معافی۔

والد صاحب کی آنکھ پہلے سے بہتر ہے۔ بینائی تو واپس نہ آسکی مگر تکلیف اور سرخی میں بہت افاقہ ہے۔ امید کہ مزاج بخیر ہوں گے۔ آپ کے خط کا منتظر

خیر اندیش......سجاد سید

....

ڈاکٹر داؤد کشمیری

۱۲/ ستمبر ۲۰۰۰ء

محترم و ذی شرف مظفر حنفی صاحب۔ آداب

رجسٹری سے آپ کو دو کتابیں بھیجی تھیں۔ ایک اطلاعی خط بھی لکھا تھا۔ آپ کی طرف سے کسی قسم کا کوئی ''سگنل'' نہیں۔

اپنی کتابوں کے متعلق آپ کے رائے معلوم کرنے کی آرزو ہے کہ آپ کی رائے ہمت افزائی کا سبب ہوگی۔ یوں تو نہیں کہ کتابیں ظرفِ تکنائے ہیں، اس لیے بقدر شوق

نہیں، تو پھر کیا یہ کہہ کر خاموش ہو جاؤں: ع ''اے بسا آرزو کہ خاک شدہ''
بمبئی میں کارِ لائقہ سے ضرور یاد فرمائیں۔

......داؤد کشمیری

....

ڈاکٹر ظہیر علی صدیقی

یکم اکتوبر ۲۰۰۷ء

محترم مظفر حنفی صاحب۔ السلام علیکم

'دو گز زمین ظفر کے لیے' نیا دور جولائی، اگست ۲۰۰۷ء ص ۱۲ پر پڑھا۔ مضمون معیاری، تاریخی اور استدلالی تقاضوں کو پورا کرتا ہے۔ خصوصیت سے آپ نے ظفر کی قبر کے سلسلے میں جو اشارہ دیا ہے وہ اہم ہے۔ ایک کمیٹی بنا کر جس میں ایک شخص آرکالوجی کا بھی ہو، آپ خود کام شروع کریں۔

آپ کے قلم کی روانی تو شاؔد عارفی سے لے کر اس مضمون تک یکساں قوت کی حامل ہے۔ اس کے بارے میں مزید کیا لکھوں۔ ایک کتاب بھیج رہا ہوں۔ ملنے پر رسید سے مطلع فرمائیں۔ شکریہ

ظہیر علی صدیقی

....

ڈاکٹر جلیل الرحمٰن جلیؔل

برہان پور/۲ر جولائی ۲۰۰۳ء

محترم مظفر حنفی صاحب۔ السلام علیکم

ارسال کردہ تاثراتی خط باصرہ نواز ہوا، جس کے لیے سراپا سپاس ہوں۔ چند سطور کے کوزہ میں آپ نے تحقیقی مقالہ کے دریا کو سمو دیا۔ یہ صرف آپ ہی کا حصہ ہے۔ دعا کریں کہ اشاعت میں آسانی ہو۔ استاذی پروفیسر شفیع صاحب (صدر شعبۂ اردو فارسی، سیوا

سدن کالج برہان پور) سلام عرض کرتے ہیں۔ نیاز کیش......جلیل

……

ڈاکٹر نخشب مسعود

۹/ اکتوبر ۲۰۰۶ء

محترم مظفر حنفی صاحب۔ السلام علیکم

فیروز مظفر کے ہاتھ کا لکھا خط ملا۔ خط سے معلوم ہوا کہ آپ ان دنوں برمنگھم UK میں ہیں۔ آپ کی کتاب ''کھیل کھیل میں'' عادل اسیر صاحب کے پتے پر خط لکھ کر منگوا رہا ہوں۔ مگر عادل اسیر صاحب کا تعارف بھی ہو جاتا تو اچھا تھا۔ ان کی ایک کتاب بچوں کے لیے رباعیات سے تعلق نظروں سے گزری ہے۔ ان کی کچھ نظمیں امنگ کے صفحات پر نظر نواز ہوتی رہتی ہیں۔ بس میں ان کے بارے میں اسی قدر واقف ہوں۔ آپ کی دیگر مطبوعات سے تعلق بھی لکھیے گا۔ فیروز مظفر کا خط و اندازِ تحریر پسند آیا۔ مسلمانانِ ہند اور عالمی سطح پر عالمِ اسلام اور ہماری مساجد و مدارس دونوں خطرے میں گھرے ہوئے ہیں۔ بش مردود اور یہود و نصاریٰ دونوں ہی مسلمانوں کے خلاف ہو چکے ہیں۔ مسلمانوں میں اتحاد و اتفاق کی کمی ہے۔ لڑنے جھگڑنے کا سلیقہ اور تدبیر بھی نہیں جانتے ہیں۔ بھلا کیسے وہ ان پر غالب آسکیں گے۔

فی الحال مالیگاؤں کے حالات پر سکون ہیں لیکن خاطی اب تک گرفتار نہیں کیا جا سکا ہے۔ بلا وجہ بے قصور مسلمانوں کی گرفتاریاں ہو رہی ہیں۔ ایک بھی ہندو جیل میں نہیں ہے۔ یہ کیا دستور ہند ہے پولیس پہلے برطانیہ کے قبضے میں تھی اب امریکہ کے نقشِ قدم پر چل رہی ہے۔ پولیس کا ذہن اب تک ہندوستانی نہیں بن سکا ہے اور پھر مسلمانوں کے خلاف تو کچھ زیادہ ہی ہے۔ رمضان کی مبارک! بقیہ گھر میں سبکو سلام۔ فیروز صاحب خط لکھتے رہیں۔ جواب کا منتظر۔

آپ کا......نخشب مسعود

……

ڈاکٹر محمد ضمیر الحق نثار

۱۹/ جولائی ۹۲ء

برادرم مظفر حنفی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید کہ تم بخیر و عافیت ہوگے۔ ۷۰ سال سے اردو پڑھتے ہوئے ہزاروں لکھنے والوں کی تحریریں نظر نواز ہوئیں۔ تنقیدیں پڑھیں، سخن سے لطف اٹھایا مگر اوچھا پن پسند نہ آیا۔ نہ جانے کیوں ڈاکٹر بشیر بدر پر تمھاری تحریری (حال ہی میں نظر نواز ہوئی) پر تشدد اور تضحیک آمیز محسوس ہوئی۔ تنقید کے موقع پر ادیب اور شاعر کے محاسن پر توجہ دینا چاہیے۔ کمزوریوں اور برائیوں سے صرف نظر کرتے ہوئے۔ مجھے خوشی ہے کہ میرے واقف کاروں اور شاگردوں کا وسیع حلقہ تمھیں اردو کی ”قد آور شخصیت“ سمجھتا ہے۔ تحریر پر پستی نہ آنے دینا۔ فروری ۱۹۸۶ء کا بیسویں صدی اتفاقاً زیرِ نظر رہا اور مولانا حسرت پر تمھارے مضمون کی دوسری قسط نے یہ چند سطور روانہ کرنے پر مجبور کیا۔ تمھاری کاوشیں مجھے بے حد پسند آئیں۔ اللہ کرے زور قلم اور زیادہ

ڈاکٹر محمد ضمیر الحق نثار عفی عنہ

……

ڈاکٹر ایاز احمد قریشی

۷/ اکتوبر ۲۰۱۴ء

محترمی۔ سلام و نیاز

امید ہے مزاجِ گرامی بخیر ہوں گے۔ خدمتِ عالیہ میں والدہ محترمہ مرحومہ مہر النساء مہر زرین صاحبہ کا شعری مجموعہ (مسودے کی کاپی) ارسال کر رہا ہوں، مجموعہ ”کشش“ کے نام سے ڈاکٹر سید حامد صاحب کے لاریب کمپیوٹرس پر کمپوز ہو رہا ہے، ان کے پبلی کیشن ”باب العلم“ سے اور ”مکتبہ جامعہ“ میں خالد محمود صاحب سے ان کی دریں طلب کی ہیں۔ مجموعہ کی اشاعت کے سلسلے میں آپ کے گرانقدر مشوروں کی ضرورت ہے۔ بمہربانی اپنے

مفید مشوروں سے نوازنے کی زحمت گوارہ فرمائیں۔

امی کے شعری مجموعہ پر محترم ڈاکٹر عزیز اندوری صاحب، محترم آفاق احمد صاحب اور محترمہ ڈاکٹر رضیہ حامد صاحبہ سے آراء موصول ہو چکی ہیں۔ التماس ہے کہ جس طرح آپ نے میری حوصلہ افزائی فرمائی تھی اور میرے شعری مجموعہ ''باز کے پر، گھاس اور چنگاریاں'' پر اپنی زریں رائے سے نوازا تھا، اس سے کچھ زیادہ کا امیدوار ہوں۔ امی کے اس مجموعہ کے پیش لفظ آپ کے ہوں گے، اس کی کئی وجہیں ہیں۔ پہلے یہ کہ میری دانست میں مدھیہ پردیش میں ان کے عہد میں صوبہ میں کوئی دوسری شاعرہ نہیں رہی اور آپ نے مدھیہ پردیش کو ہمیشہ آگے بڑھانے میں کلیدی کردار ادا کیا ہے، دوسرے آپ یہاں کے ادبی منظر نامے سے بہتر واقف ہیں اور سب سے اہم وجہ یہ ہے کہ آپ میرے سب سے محبوب شاعر ہیں کہ:

خالی ہے تیرا پھندا تو اونچا ہے میرا سر
خنجر تیرا پیاسا ہے تو سچ بول رہا ہوں

....

مظفؔر روشنی کیوں بند کر لی کور ہاتھوں میں
کہیں جذبے کے جگنو لفظ کی مٹھی میں آتے ہیں

....

ع میں گنہگار اور ان گنت پارسا

......

بس دل اُلٹ کر کاغذ پر نہیں رکھ سکتا مگر اس عہد کے شعراء میں مجھے مرحوم عمیق حنفی صاحب اور آپ کے کلام سے زیادہ متاثر کسی نے نہیں کیا۔ کبھی زندگی نے مہلت دی تو آپ کی شاعری کے مختلف پہلوؤں پر سیر حاصل کتاب لکھوں گا، تب بھی آپ کے تعاون کی درکار ہوگی۔ کبھی سوچتا ہوں بہت کام باقی ہے۔ پاکستان سے احمد فرؔز اور ہندوستان سے چند ایک ممتاز ناموں کو لے کر جن میں آپ کی مشاورت شامل ہوگی کوئی کتاب عصری آگہی پر ترتیب دوں گا۔ خیر شاید پچھلے تیس سالوں میں جو خط و کتابت میں کوتاہی ہوئی، اسے اسی خط میں نہ پورا کر ڈالوں۔ درخواست ہے کہ امّی کے مجموعہ پر ایک تفصیلی مقدمہ تحریر فرما دیں، مجھے آپ کی عدیم الفرصتی اور صحت کا اندازہ ہے پھر بھی درخواست ہے کہ جتنا ہو سکے اسے

انجام دینے کی زحمت گوارہ فرمائیں، ممنون رہوں گا۔ اکادمی کے امور میں آپ کی مشاورت اور مستقبل کی منصوبہ بندی میں بھی آپ کے زریں مشورے درکار ہیں۔ امید ہے ہمیشہ اسی طرح آپ کا سایۂ شفقت بنا رہے گا۔

نیاز کیش......ڈاکٹر ایاز احمد قریشی

....

ڈاکٹر صابر آفاقی

۲۱/ مارچ ۲۰۱۰ء

محترم جناب مظفر حنفی صاحب زید مجدہ۔ سلام

مودبانہ گزارش ہے کہ یہ خاکسار اپنا ساتواں مجموعۂ کلام شائع کروا رہا ہے۔ آنجناب برصغیر کے عظیم شاعر اور ادیب ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ میرے مجموعے کے لیے پیش لفظ تحریر فرما دیں تا کہ اس مجموعے کی وقعت میں اضافہ ہو جائے۔

امید ہے آنجناب میری درخواست کو مسترد نہیں فرمائیں گے:

ع وللرض من کأس کرام نصیب

آپ کا ایڈریس مجلّہ 'شاعر' سے ملا ہے شاعر نے ''گوشۂ آفاقی'' شائع کیا تھا۔ آپ کی نظر سے گزرا ہو گا۔ اللہ کرے آپ خیریت سے ہوں۔ والسلام

نیاز مند......صابر آفاقی

....

ڈاکٹر سخاوت شمیم

7/3/95

مکرمی و محترمی پروفیسر مظفر حنفی صاحب۔ السلام علیکم

''روحِ غزل'' میں آپ نے میرا کلام شائع فرمایا ہے۔ اس کے لیے میں ازحد شکر

گزار ہوں۔ اتنے سارے شعراء میں آپ نے مجھے اس قابل سمجھا۔ یقیناً یہ غزلیں میرے اولین کلام کا نمونہ ہیں جو ''تحریک'' نئی دہلی میں چھپا۔

یہ کتاب ایک ہمیشہ رکھی جانے والی دل پذیر دستاویز ہے، جس کی جتنی تعریف کی جائے کم ہے۔ اور اس میں تعریف کے قابل ہے آپ کا حسنِ انتخاب۔ اتنے سارے شعراء حضرات کا اچھے سے اچھا کلام اور اس طرح اتنا سارا اچھا کلام شاید ہی کسی اور جگہ مل سکے۔ آپ از حد ستائش اور مبارکباد کے مستحق ہیں۔

اطلاعاً عرض کرتا چلوں کہ میں ۶۹ سے معیاری ادبی رسائل میں چھپا جبکہ میں ایم۔ بی۔ بی۔ ایس کا طالب علم تھا۔ پھر ایم۔ ایس جنرل سرجری کیا اور تقریباً ۱۵ سال سے سرجیکل اسپیشلسٹ کے عہدہ پر فائز ہوں۔ میں نے اپنی میڈیکل لائف کے تجربات کو ہی نظم کیا ہے۔ جیسے پلاسٹک سرجری، فنگر پرنٹس، روحِ رواں، خون کا سودا، اور آنکھ کا جالا وغیرہ۔ یہ سبھی نظمیں ''آجکل''، ''نیا دور'' وغیرہ میں چھپی ہیں، مگر ۱۹۷۰ء کے آس پاس۔ کیا یہ آپ کی نظر سے گزریں۔ اگر ''روحِ نظم'' میں آپ انھیں جگہ دینے کے قابل سمجھیں تو لکھیے گا۔ میں لکھ کر بھیج دوں گا۔ امید ہے جواب سے نوازیں گے۔

آپ کا...... سخاوت شمیم

....

ڈاکٹر سید احمد مہدی جعفری

مرکزِ عقیدت و منبعِ شفقت ڈاکٹر مظفر حنفی صاحب قبلہ دامت معالیکم

تسلیمات و تحیاتِ زاکیات

بعد از سلام و صد احترام

☆ ۱۹۸۷ارمضان کا مہینہ تھا۔ viva کی بلا ٹالنے کا عمل اور حلیم کالج کا ایک گوشہ۔ ناچیز سے غالبؔ کا ایک شعر سنانے کا حکم اور شفیقی و استاذی سید ابو الحسنات صاحب کی سرگوشی۔ آپ کا دلآویز تبسم کے ساتھ۔ خدا حافظ کہنا۔ نتیجہ۔ ساٹھ نمبر

☆ دو برس بد نو بیاہتا، ایک دھان پان سی خاتون کا، ایم اے اردو کا Vivo، جناب جلیل فتحپوری مرحوم کا اس کمرے میں داخل ہونا، مہ لقا باجی اور آپ سے ان کا کچھ کہنا، محترمہ نور فاطمہ (مذکورہ خاتون جواب ناچیز کے بجمدہ چار عدد بچوں کی والدہ ہیں)، حسرت موہانی پر ایک سوال، پھر خدا حافظ۔ نتیجہ۔ ۶۵ نمبر

☆ ایک برس کے وقفے سے آپ کی کانپور آمد، چمن گنج میں ایک اعزازی شعری نشست، آپ کے اشعار۔ خصوصاً:

اب کہہ دیا تو بات نبھائیں گے عمر بھر
حالانکہ دوستی کا زمانہ تو ہے نہیں
تھوڑی سی روشنی ہے اُسے جو بھی لوٹ لے
جگنو میاں کے پاس خزانہ تو ہے نہیں

ایسا لگا۔ مذکورہ شعر کے جگنو میاں۔ (یعنی میری عرفیت) آپ سے اور قریب ہو گئے۔

☆ دوسرے دن ایک عشائیہ۔ ادبی منچ کے Then President ظفؔر غازی کے گھر پر، اس کی کچھ تصویریں۔ جواب بھی میرے البم میں محفوظ ہیں۔

☆ بشیر بدر م...... کی قسطوار تحریروں اور بیسویں صدی کے ہر نئے شمارے کے ساتھ محترمی عشرت ظفر کی خدمت میں حاضری اور آپ پر ڈھیر ساری گفتگو۔

☆ آپ کی قرابتیں...... افتخار آباد کی رشتہ داریاں۔ حیدر جعفری سید کی خردماغیاں

...... پڑوس میں رہنے کے باوجود خط و کتابت اور جانے کیا کیا۔

سرکار...... اتنے رشتے اور تعلقات ہیں۔ آپ سے ۳/۴ صفحاتی دعائیہ طلب کرنے کے۔ جو زینتِ اشارت ہو جائیں تو ناچیز ژحبِ توقیر ہو جائے گا۔

خدارا مجھے میرا حق کاغذ پر رکھ کر بھیج دیجیے۔

حوالے کے طور پر محترمی سید ابوالحسنات صاحب کا تبصرہ/مقدمہ پیش خدمت ہے۔

اشارت پریس میں ہے اور آپ کی دعاؤں کا منتظر۔

فقط اسیر عظمتِ مظفر حنفی صاحب المہدی جعفری

ڈاکٹر رینو بہل

محترم جناب حنفی صاحب۔ آداب

آپ کی غزل بیسویں صدی میں پڑھی اور جس طرح سے وہ لوگوں کو پسند آئی اس کے لیے آپ مبارک کے حق دار ہیں۔ ہر شعر اپنے آپ میں کئی کئی رنگ چھپائے ہوئے ہے۔ مثلاً:

نہ جانے کیوں مرا گھر......
.... پیار کرتے تھے

موجودہ ہندوستان و پاکستان کے حالات بھی تو ایسے ہیں۔ میری دلی مبارکباد قبول کریں۔ کوئی دیوان چھپا ہے کیا؟ اگر ہاں تو پڑھنے کا موقع دیجیے۔ امید کرتی ہوں آئندہ اور بھی اچھی غزلیں پڑھنے کو ملے گی۔ نیک دعاؤں کے ساتھ

دعا گو......ڈاکٹر رینو بہل

....

ذکاء الدین شایاں

۱۷/ اپریل ۱۹۹۹ء

برادرم مظفر صاحب۔ سلام مسنون

''ہماری زبان'' دہلی میں آپ کی مجوزہ 'وضاحتی کتابیات' کی اشاعت کے بارے میں معلوم ہوا۔ ۸۵ء سے ۹۵ء کے درمیان شائع ہونے والی میں اپنی تین کتابیں آپ کی خدمت میں بذریعہ رجسٹرڈ پوسٹ روانہ کر رہا ہوں۔

۱۔ ''کشش'' میرا دوسرا شعری مجموعہ ہے۔

۲۔ ''زیر غور'' پہلا تنقیدی مضامین کا انتخاب ہے۔

۳۔ ''اٹھارہویں صدی کی اردو شاعری کی فرہنگ''، تحقیقی مقالہ حصہ اول ہے۔

جس کے ابتدائی اوراق ہی ہیں، پوری کتاب انشاء اللہ جلد ہی آپ کو بھجوں گا۔

''کشش'' اور ''زیر غور'' آپ کی نذر ہیں اور آپ کے خصوصی مطالعے کے لیے ہیں۔ آپ کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں۔ میں آپ کو سنجیدہ ناقدین اور نثر نگاروں میں اہم مقام پر سمجھتا ہوں اور چاہتا ہوں کہ آپ میری شاعری اور میرے مضامین پر تبصرے یا تنقیدی مضمون کی شکل میں اپنی گرانقدر رائے سے نوازیں۔ ممنون ہوں گا۔

امید ہے آپ مع الخیر ہوں گے۔ اس بارے میں جواب سے مطلع کر دیں تو انتہائی شکر گزار ہوں گا۔ آپ کا...... ذکاءالدین شایاں

....

28/4/2001

مکرمی مظفر صاحب۔ السلام علیکم

تازہ ''شاعر'' میں آپ کا نیا پتا ملا۔ اسی پتے پر یہ خط لکھ رہا ہوں۔ اس کے ساتھ کل گزشتہ دن میں نے اپنا نیا شعری مجموعہ ''منظر بہ منظر'' کا ایک نسخہ بذریعہ بک پوسٹ روانہ کیا ہے۔ براہ کرم اس کی وصولیابی کی اطلاع دیجیے۔ اگر ممکن ہو سکے تو مجموعے پر تبصرہ کر کے کہیں دے دیجیے گا ممنون ہوں گا۔

ان بنگالی ملک کے اردو رسائل کے پتے اگر بھیج سکیں تو ممنون ہوں گا۔ تاکہ انھیں اپنا مجموعہ (۲ جلدیں) بھیج سکوں۔ امید ہے مزاج بخیر ہوگا۔

جواب کا طالب

......ذکاءالدین شایاں

....

ذہین نقوی

۲۱/جولائی ۱۹۹۴ء

جناب محترم، تسلیم۔ مزاج شریف

خدمت مبارک میں غالب اکیڈمی کی مطبوعات کی فہرست منسلک کر رہا ہوں جس میں دیوان غالب (ڈی لکس ایڈیشن) تازہ ترین ہے۔ از راہ نوازش آرڈر سے نوازیں۔ کرم فرمائیں۔ توجہ گرامی کا منتظر۔ والسلام

نیاز مند...... ذہین نقوی (سکریٹری غالب اکیڈمی)

……

ذاکر ٹونکی (حکیم)

احترام المقام قبلہ مظفر حنفی صاحب۔ آداب

اکثر و بیشتر آپ کے کلام مختلف رسائل میں دیکھنے کا موقع ملا آج قلمی ملاقات کا شرف حاصل کر رہا ہوں۔ قبلہ مرحوم ابر احسنی گنوری سے شرفِ تلمذ حاصل ہوا تھا۔ ان کے بعد مفتیِ سخن حضرت آجر سورتی صاحب سے رجوع ہوا مگر کچھ دن بعد وہ بھی ساتھ چھوڑ گئے۔ پھر اس کے بعد میری نظر میں کوئی ایسا رہبر نہیں آیا جو میری لغزشوں کی نشاندہی کرتے ہوئے میری رہنمائی کرے۔ خود اعتمادی کے سہارے چند سالوں سے مشقِ سخن جاری ہے مگر دل سکون نہیں پاتا۔ میری یہ دیرینہ آرزو ہے کہ آنجناب میرے شعری سفر کے رہنما بننے کی قبول فرما کر شکر گزاری کا موقع عطا کریں۔ جواب کے لیے اپنا پتا لکھا خط ساتھ میں ارسال کر رہا ہوں۔ خدا حافظ

آپ کا...... ذاکر ٹونکی

……

ذکا صدیقی

۵؍ستمبر ۱۹۹۸ء

مکرمی پروفیسر مظفر حنفی صاحب۔ سلام و رحمت

چند ماہ قبل میرے دوست طارق بٹ صاحب نے اپنا مجموعۂ کلام 'صدائے موسم

گل، آپ کی خدمت میں بھیجا تھا۔ اس کی رسید کے طور پر آپ نے جو خط انھیں لکھا تھا اس میں مجھے بھی خلوص و محبت سے یاد فرمایا تھا۔ طارق صاحب نے وہ خط مجھے پڑھوایا تو میرا دل خوش ہوا کہ وہ چند مختصر سی ملاقاتیں آپ کو یاد تھیں۔ حالانکہ رامپور میں آپ کا قیام دونوں بار بہت مختصر رہا تھا اور جتنا مختصر تھا اتنا ہی مصروف۔

اس عریضے کے ساتھ اپنے والد مرحوم حضرت حبیب الرحمٰن الصدیقی میرٹھی کے مکاتیب کا مجموعہ ارسال خدمت کر رہا ہوں۔ مقصد صرف یہ ہے کہ آپ کے مطالعے میں آجائے۔ حیف بر جانِ سخن گر بہ سخن داں نرسد!

ممکن ہے کوئی بات آپ کی دلچسپی کی موجب بھی نکل آئے۔ اگر کتاب کی رسید سے مطلع کرنے کی زحمت فرمائیں تو میرے بھائی عطاء الرحمٰن سلمہ کی معرفت خط لکھ دیجیے وہ یہاں 'ظہران' بھجوادیں گے۔ ان کا پتا ناشر کی حیثیت سے کتاب کے شروع میں درج ہے۔ عزیزی طارق بٹ سلام عرض کرتے ہیں۔

اخلاص کیش...... ذکا صدیقی

مکرر: کچھ عرصہ قبل کسی رسالے میں آپ کا گوشہ چھپا تھا۔ ایک شعر اور ایک مطلع نے اپنے سحر میں گرفتار کر رکھا ہے۔ پڑھتا رہتا ہوں اور ہائے ہائے کرتا رہتا ہوں۔

شعر:

کیسے مرمر کے چکاتے ہیں ہر اک سانس کے دام
لوگ جینے کے بہانے تو بنا لیتے ہیں

مطلع:

ڈوب جاتا ہے یہاں تیرنا آتا ہے جسے
وہ کبھی ناؤ تھی، دریا لیے جاتا ہے جسے

اللہ خوش رکھے آپ کو۔ (ذکا)

....

ذاکر حسین ذاکرؔ

15/4/94

بخدمت قبلہ حضور۔ السلام علیکم

عرض یہ ہے کہ میں آپ کے کلام اور آپ کی متاثر کر دینے والی شخصیت کا دیوانگی کی حد تک فین ہوں۔ ٹی وی پر یا رسالوں میں آپ کا کلام حاصل ہو جاتا ہے تو بہت زیادہ خوشی کا احساس ہوتا ہے۔ میں آپ کی بہت عزت کرتا ہوں۔ بہت دنوں سے آپ کو خط لکھنا چاہتا تھا لیکن ہمت نہ کر سکا کیونکہ آپ ہندوستان کے سب سے بڑے شاعر و ادیب اور میں صرف آپ کو چاہنے والا ایک ناچیز حقیر انسان۔ لیکن آج انشا (جنوری فروری ۱۹۹۴ء) میں آپ کے کلام میں آپ کا دیدار کیا۔ حضور پھر رہا نہ گیا اور خط لکھنے پر مجبور ہو گیا۔ اس امید کے ساتھ کہ آپ ضرور جواب دینے کی زحمت فرمائیں گے۔ انشا میں ہی آپ کی غزلوں کے بعد ۲۲ ویں صفحے پر اس ناچیز کی غزل ہے اگر حضور ایک نظر ثانی کر کے میری رہنمائی فرمائیں تو خاکسار کی قسمت سنور سکتی ہے۔ حضور میں ایم اے کا طلبہ ہوں اور آپ کے کلام کا دیوانہ۔ امید ہے حضور کرم سے نوازیں گے۔

اللہ کرے آپ بخیر ہوں اور ہمیشہ رہیں۔ آمین، خدا حافظ

آپ کان خاکسار......ذاکر خاں ذاکر

....

۶؍ جولائی ۲۰۰۳ء

مکرمی مظفر حنفی صاحب۔ السلام علیکم

خدا کرے آپ اور اپنے سبھی بخیر ہوں۔ ”آجکل“ کا تازہ شمارہ (جولائی) صفحہ نمبر ۲۸ پر آپ کی اور نیاز جیراجپوری کی غزلیں نظر نواز ہوئیں۔ آپ کی دونوں غزلیں کافی اچھی لگیں۔ ”مولا خشک آنکھیں تر کر دے + جھولی جھولی موتی بھر دے“۔ آخری شعر: ”تتلی مانگ رہی ہے خوشبو + پھول دعا کرتے ہیں پر دے“۔ دوسری غزل کا یہ شعر ہمیں کافی

متاثر کیا: چلیں اب اس خرابے میں ہمارا جی نہیں لگتا + یہاں سایہ چرانے کے لیے دیوار آتی ہے۔'' ویسے تو سبھی اشعار دل کو چھو لیتے ہیں۔ آپ عالمی مقبولیت کے مالک ہیں۔ ہندوستان، پاکستان، بنگلہ دیش و دیگر ممالک میں آپ کی غزلیں پڑھی جاتی ہیں۔ اللہ آپ کو حیات کے ساتھ ساتھ زورِ قلم عطا کرے۔ ادیب و شاعر زندہ ہے تو ادب کی زبان پر تتلیوں کا رنگ چڑھتا ہے ایسے لفظ جو گونگے کو انھیں زبان مل جاتی ہے۔ شاعر زندہ ہے تو غزل کے ہاتھوں میں مہندی، آنکھوں میں کاجل، لبوں کی سرخی برقرار ہے۔ روایتی شاعری کل بھی تھی اور آج بھی ہے۔ جدت نے جو زخم دیے ہیں اس پر مرہم کی روایت نے شفا بخشی۔ جیسے یورپ والوں نے چھوڑ دیا اسے اور وہیں قبول کیا جا رہا ہے۔ انگریزی ادب کی آبیاری پوری دنیا کر رہی ہے۔ اردو ادب کی آبیاری کیسے ہو ہمیں اس پر غور و فکر کرنی ہے۔

میں خوش گلو شاعر ہوں۔ گمنامی کی زندگی گزار رہا ہوں۔ سرکاری ہائی اسکول میں معلم ہوں۔ بقیہ حالات لائق شکر ہیں۔ اردو خود پڑھیں اور دوسروں کو پڑھائیں۔ خط و کتابت سے قربت بڑھے گی۔ فقط

ذاکر حسین ذاکر

....

رضا نقوی واہی

یکم اکتوبر ۹۳ء

حضورِ والا، خوش رہیے۔ دہلی سے کلکتہ آنے کے بعد کیا ''سحر بنگال'' نے اس قدر مسحور کر رکھا ہے کہ ہم جیسے غریب غربا پر ایک نگاہِ غلط انداز بھی ڈالنے کی فرصت نہیں پاتے۔ ''منظوماتِ واہی'' کی ایک جلد علقمہ شبلی کے ذریعے بھیجے ہوئے عرصہ گزر گیا۔ امید تھی کہ مجموعہ کے ملنے کے بعد رسید کا خط آئے گا، لیکن امید ہے کہ اب تک باقی ہے۔

بہر حال آپ سے گزارش ہے کہ ''اس واہیات کتاب'' پر ایک مضمون لکھ کر

''کتاب نما'' دہلی کو بھیج دیں۔ یہ رسالہ ''صاحبِ واہیت'' پر آئندہ کسی شمارہ میں خصوصی گوشہ شائع کرنے کا اعلان کر چکا ہے۔ یہ درخواست اس لیے ہے کہ میری شاعری کے حسن و قبح کو آپ جتنا سمجھ سکتے ہیں کوئی دوسرا نہیں سمجھ سکے گا۔ شادؔ عظیم آبادی کا ایک شعر ہے:

صف اولیں تو ہے خاص صف وہاں جا ملے یہ کہاں شرف
صفِ آخریں سے بھی دور تر جو اشارہ ہو تو وہیں سہی

میں بس اتنا ہی چاہتا ہوں۔ ادھر طبیعت جلد جلد خراب ہوتی رہتی ہے۔ عمر کا ۸۰ واں سال بھی چار ماہ بعد پورا ہونے والا ہے۔ ایسے میں صحت کا جو حال ہونا چاہیے وہ ہو رہا ہے۔ پھر بھی اللہ کا شکر ہے کہ زندہ ہوں۔ والسلام

رضا نقوی واہی

……………

رفیع الدین ہاشمی (لاہور)

2/7/94

جناب مظفر حنفی صاحب۔ سلام مسنون

''اقبالیات کے تین سال'' ارسال کی تھی، رسید کا منتظر ہوں۔ خدا کرے آپ بخیر ہوں۔ آپ کے ہاں اقبال پر کچھ کام؟ والسلام

رفیع الدین ہاشمی

……………

رام لعل

16/12/91

ڈیئر مظفر حنفی صاحب۔ آداب۔ خط ملا۔ شکریہ

آپ کا مسودہ مالی امداد کے لیے منظور ہو گیا ہے۔ جلدی ہی آپ کے پاس بھجوا دیا

جائے گا۔ قیمت کی شرط نہیں ہوگی۔ ڈاکٹر صفیہ ودود کے مسودے کے بارے میں معلوم کروں گا۔ آپ کا......رام لعل

....

24/2/92

ڈیئر ڈاکٹر مظفر حنفی۔ آداب۔ خط ملا۔ ساہتیہ اکادمی ایوارڈ کی تہنیت کے لیے شکریہ۔ اب تک جو کچھ ہوتا رہا۔ وہ سب میرے بھی سامنے ہے۔

آپ کا......رام لعل

....

۱۵؍فروری ۱۹۹۵ء

پیارے مظفر حنفی صاحب، آداب

آجکل آپ کی تصنیف 'باتیں ادب کی' پڑھ رہا ہوں اور اب تک جو مضامین پڑھ چکا ہوں ان کی تفصیل یوں ہے:

شاد عارفی کے معاشقے اور ان کا تخلیقی ردِّ عمل، ہمارے مشاعرے، کچھ اردو ڈرامے کے بارے میں، عصری سماج میں تشدد کا رجحان، باتیں فکر تونسوی کی، باتیں حسن نعیم کی، باتیں وزیر آغا کی، باتیں جیلانی بانو کی۔

یہ سب مضامین میں نے ایک ہی نشست میں کل شب میں پڑھ لیے تھے۔ بقیہ مضامین کو ایک دو روز میں پڑھوں گا۔

آپ کے اندازِ تحریر میں جو بات مجھے نظر آئی وہ بات کی گہرائی تک پہنچنے کی کوشش ہوتی ہے۔ انٹرویوز میں آپ کی یہ خصوصیت بہت نمایاں ہے۔ شاد عارفی کی نوعمری کے زمانے کے دو عشق ان کے سوانح نگاروں کے لیے بہت اہم ثابت ہوں گے اور اس سلسلے میں ان کے اشعار کی نشاندہی بہت خوبی سے کی گئی ہے۔ اس موقع پر مجھے عطیہ فیضی کی اقبال کی ڈائری میں لکھے ہوئے اقبال کے وہ اشعار یاد آگئے جو وہ لندن میں نوجوان انگریز لڑکیوں پر فی البدیہہ کہہ دیا کرتے تھے اور انھیں عطیہ فیضی چپکے چپکے نوٹ کر لیتی

تھیں۔ شاؔد اور اقباؔل کے ایسے اشعار میں انکا لڑکپن جھلکتا ہے، جو تاریخی نقطۂ نظر سے اہم ہے۔

اردو ڈرامے کے بارے میں کہتے ہوئے آپ نے یہ کہہ کو گلوخلاصی کرالی ہے کہ یہ آپ کے میدان سے پرے کی چیز ہے پھر بھی جی چاہتا تھا کہ آپ اسٹیج کے تقاضوں پر بھی کچھ اظہارِ خیال کرتے جو کسی ڈرامے کے لیے بہت اہمیت رکھتے ہیں۔ اردو ڈرامے کی ترقی میں اسلامی روایات بھی حائل رہیں اس لیے ہندوستان میں یہ صنف بنگالی و مراٹھی ڈراموں کا مقابلہ نہ کرسکی۔ اگرچہ اردو زبان اس میڈیم کے لیے بہت ہی موزوں ہے۔ جس کی بہترین مثال آغا حشر کاشمیری، حکیم احمد شجاع اور امتیاز علی تاؔج کے ذرامے ہیں۔

''عصری سماج میں تشدد کا رجحان'' مجھے کچھ تشنہ سا لگا۔ آخر میں ادب کا ضمنی ذکر کر کے بات کو ادھورا چھوڑ دیا گیا۔ آپ کو ادب میں تشدد (تنقیدی) کی بھی بھرپور نشاندہی کرنی چاہیے تھی۔ جیسا کہ میں نے ایک مضمون ''افسانے کی تنقید میں دختر کشی کا جدید رجحان'' میں لکھا تھا۔ یہ مضمون میرے مضامین کا مجموعہ ''اردو افسانے کی نئی تخلیقی فضا'' میں شامل ہے۔

بہرکیف آپ کے مضامین پڑھ کر ایک عجیب سی خوشی اور تازگی کا احساس ہو رہا ہے۔

آپ کا...... رام لعل

....

رشید حسن خاں

۵/مارچ ۱۹۹۴ء

مکرمی مظفر صاحب۔ آداب

اس خط کے واسطے سے ایک زحمت دینا چاہتا ہوں۔ اس توقع کے ساتھ کہ میں آپ کی معاونت سے محروم نہیں رہوں گا۔

میں کئی سال سے مثنوی گلزارِ نسیم کو مرتب کرنے میں لگا ہوا ہوں اور وقتاً فوقتاً اس سلسلے میں بہ غرضِ استعانت مختلف دروازوں پر دستک دیتا رہتا ہوں۔ اسی سلسلے میں ایک کام

ایسا آپڑا ہے کہ اس میں آپ کی مدد درکار ہے۔

پاکستان سے یہ اطلاع ایک صاحب کے واسطے سے ملی ہے کہ سترہویں صدی عیسوی میں کسی وقت ایک شاعر نوازش خاں نوازشؔ نے قصہ گلِ بکاولی کو بنگلہ زبان میں نظم کیا تھا۔ نوازش، گانو سکھ چاری، تھانا سات کنیا، علاقہ چاٹگام کا تھا اور یہ کام اس نے ودیا ناتھ رائے کی فرمائش پر کیا تھا۔ اگر یہ درست ہے تو یہ منظوم داستان اس قصے کی قدیم ترین مکتوب صورت ہوگی۔ صرف یہ معلوم کرنا ہے کہ کیا بنگلہ ادب کی تاریخ میں کہیں اس منظوم قصہ گلِ بکاولی کا ذکر ملتا ہے۔ یہاں میں یہ معلومات حاصل نہیں کر سکا۔ آپ بنگلہ زبان و ادب کے مرکز میں ہیں، اسی کا امکان ہے کہ وہاں کوئی بنگالی اسکالر اس سے واقف ہوں۔ خاص کر یہ معلوم کرنا ہے کہ کیا یہ اب بھی کہیں موجود ہے۔ یا خیر یہی معلوم ہو جائے کہ بنگلہ ادب کی کسی معتبر تاریخ میں اس کا اندراج ہے۔ اگر ہے، تو یہ معلوم ہونا ضروری ہے کہ اس کا سنہ تصنیف کیا تھا اور یہ کہ یہ کبھی چھپی تھی یا نہیں۔

توقع کرتا ہوں کہ یہ زحمت بے جا بارِ خاطر نہیں ہوگی اور میں جواب سے محروم نہیں رہوں گا۔ خدا کرے آپ بہ ہمہ وجوہ بہ عافیت ہوں۔

مخلص
رشید حسن خاں......

……………

رفعت سروش

۲۷/جون ۹۴ء

برادرم مظفر حنفی صاحب۔ سلام مسنون

بھائی بیٹے کی شادی کی مبارکباد قبول کیجیے۔ ایک تو مجھے آپ کا دعوت نامہ ہی دیر سے ملا۔ میں حیدر آباد سے لوٹنے کے بعد ۳۰/ کی شام کو نگینہ چلا گیا تھا اور وہاں سے گزشتہ ہفتہ کو لوٹا ہوں۔ آپ کا دعوت نامہ مل جاتا تو میں نکاح میں تو شرکت کر ہی سکتا تھا۔ بہر حال آپ نے مجھے یاد کیا، شکریہ۔

آپ سے ملاقات ہوئے تو کم سے کم ایک دہا ہو گیا۔ پونا کے کسی مشاعرہ میں بس میں نے آپ کو اور آپ نے مجھے دیکھا تھا۔ ملاقات کیا ہے۔ مجھے ریڈیو سے رٹائر ہوئے ۱۰ سال اور چھ ماہ ہو گئے۔ وہی ایک مقام تھا ملنے کا۔ اور آپ ماشاء اللہ بلند اقبال ہو گئے۔ کبھی فرصت ہو تو آپ ادھر آئیں تو ملیے، یا اپنی قلمرو میں بلایئے۔ کلکتہ دیکھے ہوئے بھی مدت ہوئی۔ بھابی کو مبارکباد اور سلام۔ آپ کا......رفعت سروش

……

راغبؔ شکیب (کراچی)

کراچی/27/7/92

محترم جناب مظفر حنفی صاحب۔ سلام مسنون

'تمثال' کا پہلا شمارہ پیشِ خدمت ہے اور آپ سے گرانقدر خیالات کا انتظار ہے۔ اسے کلکتہ کے احباب میں متعارف کرائیے گا۔ اگلا شمارہ زیر ترتیب ہے جو دسمبر میں شائع ہوگا۔ امید ہے آپ خیریت سے ہوں گے۔ مخلص......راغبؔ شکیب

……

محترم جناب ڈاکٹر مظفر حنفی صاحب۔ سلام مسنون

'ارتکاز' کا نیا شمارہ حاضر ہے۔ آپ کے تاثرات کا منتظر ہوں۔ اگست ۱۹۹۷ء میں ارتکاز کا ضخیم غزل نمبر (غالباً دو جلدوں میں) شائع ہوگا۔ جو پچاس سالہ (۱۹۴۷ء تا ۱۹۹۷ء) غزل کا احاطہ کرے گا۔ آپ سے بہ طور خاص استدعا ہے کہ غزل نمبر کے لیے کوئی بھرپور مقالہ تحریر فرمایئے تاکہ ارتکاز میں اس کی اشاعت سے پرچے کے معیار و وقعت میں اضافہ ہو سکے۔

کیا آپ اگست ۱۹۹۶ء کے آخر تک مقالہ سپرد قلم کر کے بھیج سکتے ہیں بلا شبہ بہت محنت کا کام ہے لیکن آپ سے امید ہے کہ آپ ارتکاز کو اپنا پرچہ سمجھتے ہوئے ضرور اس جانب توجہ فرمائیں گے۔

غزل نمبر کے لیے آٹھ دس نمائندہ غزلیں جلد ارسال کیجیے گا۔ آپ کے خط کا انتظار رہے گا۔ والسلام راغب شکیب

....

18/12/88

محترم جناب مظفر حنفی صاحب۔ سلام مسنون

''سفر ہم سفر'' ارسالِ خدمت ہے۔ اگر آپ اپنی مصروفیات سے کچھ وقت نکال کر اس کتاب کے بارے میں اپنی گرانقدر رائے سے نوازیں تو ممنون ہوں گا۔ آپ کے خط کا انتظار رہے گا۔ امید ہے مزاج گرامی بخیر ہوگا۔ والسلام راغب شکیب

....

محترم جناب مظفر حنفی۔ سلام مسنون

امید کہ مزاج گرامی بخیر ہوگا۔ ارتکاز کا سالنامہ حاضر ہے۔ پرچے کے بارے میں جلد خط لکھیے۔ اگلا شمارہ اپریل ۹۷ء کے آخر میں شائع ہو رہا ہے۔

اگست ۹۷ء میں ارتکاز کا ضخیم اور یادگار نمبر ''غزل نمبر شائع ہو رہا ہے (شاید دو جلدوں میں شائع کرنا پڑے) اس کے لیے آپ سے گزارش ہے کہ اردو غزل (اردو غزل کا پچاس سالہ سفر) کے حوالے سے ایک مبسوط مقالہ ارسال فرمائیں۔ موضوع آپ اپنے سہولت کے مطابق خود تجویز کر لیں۔ مثلاً پچاس برس کی غزل میں کیا کیا رجحانات نمایاں رہے۔ وغیرہ وغیرہ

اس غزل نمبر میں آپ کے پُر مغز مقالہ کی اشاعت بہت ضروری ہے آپ پاک و ہند کے شعرا (۱۹۴۷ء سے ۱۹۹۷ء) کے اشعار کی روشنی میں اپنا مقالہ مئی کے آخر تک ارسال فرما دیں۔ یقین جانیے آپ کے مقالہ کی اشاعت سے غزل نمبر کی اہمیت و افادیت میں بہت اضافہ ہوگا۔

میں آپ کے مقالہ کا منتظر رہوں گا۔ نیز غزل نمبر کے لیے اگر اب تک (ہزاروں شعرا کی غزلیں ملی ہیں، زبانی یاد نہیں اور اس وقت ریکارڈ سامنے نہیں ہے) غزلیں نہ بھیجی

ہوں تو اپنی دس نمائندہ غزلیں اپریل کے آخر تک (مع مختصر کوائف اور تصویر) ارسال فرمادیں۔ آپ کے خط، غزلوں اور مقالہ کا انتظار رہے گا۔ والسلام راغب شکیب

……………

25/11/95

محترم جناب ڈاکٹر مظفر حنفی صاحب۔ سلام مسنون

مورخہ ۲۵/ اپریل ۹۵ء کو 'ارتکاز' کا پچھلا شمارہ (مارچ اکتوبر جلد نمبر ۱، شمارہ نمبر ۳۔۴) جناب کیول دھیر کے توسط سے رجسٹرڈ بک پوسٹ کے ذریعے بھیجا گیا تھا اور اس پرچے کے ہمراہ خط میں آپ سے گزارش کی تھی کہ 'ارتکاز' کو جلد از جلد اپنی غیر مطبوعہ نثری تخلیق سے نوازیں۔

میرے لیے مقامِ حیرت ہے کہ آپ نے کوئی مضمون وغیرہ تو کیا بھیجنا تھا آپ نے پرچے کی وصولی کی رسید سے بھی مطلع نہیں کیا۔

بہ ہر حال۔ یہ آپ کا رویہ تھا۔ 'ارتکاز' کا نیا شمارہ پیشِ خدمت ہے اور ایک بار پھر استدعا ہے کہ از راہِ کرم ارتکاز کو اپنی گراں قدر نثری تخلیق سے نوازیے۔ آپ کے جواب کا منتظر رہوں گا۔ والسلام

راغب شکیب

……………

رونق نعیم

9/3/90

پیارے بھائی۔ سلام و رحمت

ڈاکٹر وہاب اشرفی نے میرے فکر و فن سے متعلق ایک مقالہ لکھ کر روانہ کیا ہے، میں چاہتا ہوں کہ آپ بھی ایک تفصیلی مضمون لکھنے کی زحمت گوارا فرمائیں تا کہ دونوں مقالے میں اپنے مجموعۂ کلام ''پانی بہتا جائے'' میں شامل کر سکوں۔ ۲۹/ مارچ ۱۹۹۰ء کو آل انڈیا ریڈیو کلکتہ کی ایک شعری نشست میں انشاءاللہ میں شرکت کروں گا۔ اسی موقع پر آپ سے

آپ کا مضمون حاصل کروں گا۔ مجھے آپ کے خلوص پر پورا اعتماد ہے۔ بھابی کو سلام، بچوں کو دعائیں۔ آپ کا......رونق نعیم

....

17/12/93

پیارے بھائی۔ سلام و خلوص

کرم نامہ ملا۔ خوشی ہوئی، آنند بہادر آپ کی رائے پڑھ کر بہت خوش ہیں۔ آپ کی تخلیقات کا مناسب استعمال ہوگا اطمینان رکھیں۔ اور کہیے کلکتے کا کیا حال ہے؟ جن ستا کی وجہ سے آپ ہندی سرکل میں کافی عزت کی نگاہ سے دیکھے جا رہے ہیں، اردو سرکل کی بابت آپ ہی کچھ کہہ سکتے ہیں۔ مغربی بنگال اردو اکاڈمی کا کیا ہوا؟ خدا کرے آپ مع الخیر ہوں۔ بھابی کو تسلیم۔ بچوں کو دعائیں۔

آپ کا......رونق نعیم

....

30/7/93

پیارے بھائی۔ سلام و رحمت

آپ رانی گنج دیکھنا چاہتے ہیں، چھوٹا سا شہر ہے، کوئی خاص بات تو نہیں ہے، پھر بھی اس خواہش میں آپ کا خلوص بول رہا ہے۔ یہاں ستمبر ۱۹۹۳ء سے پہلے ہفتے میں ایک مشاعرے کے انعقاد کی تیاری شروع ہو چکی ہے، آپ کو آنا ہے۔ دعوت نامہ بر وقت پہنچ جائے گا۔ جبکہ آپ کی شان کے مطابق آپ کی خدمت ہوگی۔ وزیر آغا کے پاس اپنی تخلیقات بھیج چکا ہوں، کیا آپ نے میری بابت انھیں کچھ لکھا ہے؟ اور کہیے کیسے ہیں؟ بھابی کو سلام، بچوں کو دعائیں۔

آپ کا......رونق نعیم

19/4/94

پیارے بھائی۔ سلام و خلوص

میں بہ فضلِ خدا ان دنوں بہت اچھا ہوں۔ تقریباً پیشاب پر کنٹرول ہو چکا ہے۔ پھر بھی کہیں آنے جانے کی ہمت نہیں ہوتی۔ آپ کو سن کر خوشی ہوگی کہ ہندی زبان میں میری غزلوں کا مجموعہ ''پانی بہتا جائے'' چھپ کر تیار ہے۔ کمپیوٹرائز کمپوزیشن کے ذریعے کام لیا گیا ہے اور آفسٹ میں چھپائی ہوئی ہے، کاغذ بھی قیمتی ہے، اردو زبان میں بھی میں اپنا شعری مجموعہ ''سمندر بولتا ہے'' شائع کر رہا ہوں۔ عنبر شمیم صاحب کو کتابت کے لیے اپنا مسودہ دے چکا ہوں۔ مئی ۱۹۹۴ء کے آخری ہفتے میں میری دونوں کتابوں کی رونمائی کی تقریب ایک ساتھ ہو، یہ میری دلی خواہش ہے، اس سلسلے میں عنبر شمیم کی بھرپور اعانت کی ضرورت ہے، مغربی بنگال اردو اکادمی مالی بحران سے گزر رہی ہے، میں اپنا مسودہ واپس لینے کی درخواست دے چکا ہوں۔ اور کہیے آپ ان دنوں کیسے ہیں؟ آپ کے صاحبزادے خدا کے فضل سے ضرور اچھے ہو گئے ہوں گے۔ بھابی کو سلام کہیے۔ بچوں کو دعائیں۔

نوٹ: ہندی اور اردو کتابوں کی رونمائی کے موقع پر آپ کو شرکت کی دعوت دی جائے گی۔

آپ کا اپنا۔ رونق نعیم

……

۲۸/ اکتوبر ۱۹۹۴ء

پیارے بھائی مظفر حنفی صاحب۔ سلام و نیاز

آپ کو یہ جان کر خوشی ہوگی کہ میرے دو شعری مجموعے (۱) سمندر بولتا ہے (اردو) اور (۲) پانی بہتا جائے (ہندی) کی رسمِ اجرا کے سلسلے میں ایک جلسہ بتاریخ ۱۲/ نومبر ۱۹۹۴ء بمقام بنگو بھون رانی گنج منعقد ہو رہا ہے آپ بہ طور مہمانِ اعلیٰ شریک ہوں گے تو مجھے بے انتہا خوشی ہوگی۔ عین رشید اور گوتم گھوش (معروف فلم ساز و ہدایت کار) کی منظوری مل گئی ہے۔ عین رشید بھی چاہتے ہیں کہ آپ شریک ہوں، آپ کی منظوری سے ہمارے حوصلوں کو ایک نئی توانائی ملے گی۔ خدا کرے آپ مع الخیر ہوں۔ بھابی کو تسلیم۔

آپ کا...... رونق نعیم

……

۲۵؍جولائی ۱۹۹۵ء

بھائی مظفر حنفی صاحب۔ سلام وخلوص

آپ سے ملاقات تو ہوئی، لیکن باتیں نہ ہو سکیں، اس کا ملال ہے، ۱۸؍اگست ۱۹۹۵ء کو آکاش وانی کلکتہ میں ریکارڈنگ ہے۔ اگر کلکتے میں رہا تو آپ سے ضرور ملاقات کروں گا۔

عزیزی محمد سلیمان آپ کے روبرو ہیں۔ امید ہے کہ آپ ان کی باتیں سنیں گے اور ان کے کام آئیں گے۔ خدا کرے کہ آپ مع الخیر ہوں۔ آپ کا......رونق نعیم

....

راجندر سنگھ ورما

13/11/90

محبِّ مکرم۔ تسلیمات۔ پہلے تو آپ کی نئی پوسٹ پر تقرری کے لیے دلی مبارکباد قبول فرمائیے۔ آج ہی ایک دوست نے یہ خوشخبری سنائی۔ یقیناً آپ سے بہتر انتخاب نہیں ہوسکتا تھا۔ آپ تو اردو زبان وادب کی آبرو ہیں۔ کبھی شاید آپ کو گزشتہ ماہ کا ہو (دہلی کے پتے پر) خط نہیں ملا۔ اب Contemporary Urdu Verse چھپ گئی ہے۔ آپ کا کلام اس کی زینت ہے۔ غلطیاں کافی ہیں۔ اگلے ماہ اردو اکادمی لاہور اس کا ری پرنٹ شائع کر رہی ہے۔ دونوں میں سے جو پسند فرمائیں وہی ایڈیشن پیش کروں گا۔

ان دنوں Iqbal for...........پر کام کر رہا ہوں یعنی ان کے منتخب کلام کا منظوم اردو ترجمہ۔ شاید کچھ تراجم آپ نے لاہور اقبال اکادمی کے آرگن اقبال میں شائع شدہ دیکھے ہوں۔..........اور..........بھی شائع ہو کر دنیا بھر میں پسند کی گئی ہیں۔ کلکتہ کیسا لگا۔ امید کہ آپ مع الخیر ہوں گے۔ کوئی کار لائقہ؟

نیاز مند......راجندر سنگھ ورما

....

15/2/91

محبّ مکرم۔ تسلیمات۔ لگ بھگ دو ماہ ہوئے آپ کو خط لکھا تھا اسی پتے پر، جب پتہ چلا تھا کہ آپ نے نیا عہدہ سنبھالا ہے۔ اس سے پہلے دہلی کے پتے پر بھی لکھا تھا۔ کسی خط کا جواب نہیں ملا۔ براہِ کرم یہ خط ملے تو ضرور لکھیے تا کہ اپنی نئی کتابیں ارسال کر دوں۔ اول Contemporary Urdu verses (آپ کا کلام اس کی زینت ہے) اور دوم میری پہلی اردو کتاب ”پرندوں کا آخری گیت“۔ آپ کا ادھر ہونا یقینی ہو جائے تو پیش کروں۔ امید کہ آپ مع الخیر ہوں گے۔ کوئی کارِ خدمت؟

نیاز مند...... راجندر سنگھ ورما

....

2/4/91

محبّ مکرم۔ تسلیمات

نوازش نامہ ملا۔ شکریہ۔ آپ کے خط سے پتہ چلتا ہے کہ آپ کو نہ میرا خط ملا نہ انگریزی کتاب۔ صرف اردو کتاب ملی جب کہ تینوں ایک ہی روز میں نے خود سپردِ ڈاک کیں۔ یہ میری بدقسمتی ہے کہ آپ کو وہ کتاب نہ مل سکی۔ پوزیشن یہ ہے کہ پبلشر نے صرف دس کاپیاں دی تھیں جو ریویوز میں نکل گئیں دس بدلے میں۔ پھر بیس کاپیاں دوستوں کو نذر کرنے کے لیے خریدیں۔ آخری کاپی وہ تھی اب کبھی دہلی جاؤں گا تو اور لا کر پیش کروں گا۔ یا پھر پاکستانی ایڈیشن جو آنے ہی والا ہے۔ (سوانحی اشاریہ بھجوا دیا تھا) آپ اردو کتاب پر تو تبصرہ فرمایئے اور مجھے اس کی کاپی عنایت کیجیے ممنون ہوں گا۔

اگلے ہفتے دو نئی کتابوں کی پریس کاپیاں تیار کرنا ہیں اس کے بعد آپ کی نظموں کا مطالعہ کروں گا ترجمہ کرنے کے لیے۔ ویسے پڑھی ہیں نہایت خوبصورت ہیں۔ آپ کا کیا کہنا۔

آپ نے بنگال اردو اکادمی کے بارے میں نہیں لکھا۔ میں نے دو بار انھیں لکھا کوئی جواب نہیں ملا۔ ہو سکے تو ان سے پتہ کر کے لکھئے، فون پر پوچھ لیجیے کہ کیا میری کتاب ان کے انعامی مقابلہ کے لیے موزوں ہے۔ ۶۴ صفحات کا ترجمہ ہے۔ امید کہ آپ سب

بعافیت ہوں گے۔ کوئی کارِ لائقہ؟

نیاز مند۔ راجندر سنگھ ورما

……………

24/2/92

محبّ مکرم۔ آداب

ابھی ابھی آپ کا کرم نامہ ملا۔ مدتوں کے انتظار کے بعد۔ خطوط کے صحیح ہونے کا گلہ، ذرا سوچیے، ڈاکٹر شمس الرحمان فاروقی صاحب نے بھی کیا ہے۔ جو ڈپٹی ڈائرکٹر جنرل (پوسٹ) ہیں۔

دونوں کتابیں comtemporary Urdu Verse اور ’’پرندوں کا آخری گیت‘‘ الگ سے ارسال خدمت کر رہا ہوں۔ ریسد اور رائے سے نوازیے۔ بھارت اور دیگر ممالک میں انھیں خوب سراہا گیا ہے اور پاکستان کی اردو اکادمی لاہور……… اور ……… نے ری پرنٹ شائع کر دی ہے۔

میں نے مغربی بنگال اکادمی کو دو بار لکھا لیکن کوئی جواب نہیں ملا۔ میں چاہتا تھا کہ وہ میری کتاب ’’پرندوں کا آخری گیت‘‘ کو 1991 کے لیے انعامی مقابلے میں شامل کر لیں۔ شاید پتہ ٹھیک نہ ہو۔

آپ اپنی ان نظموں کے فوٹا اسٹیٹ بھجوا دیں جن میں سے مجھے آپ ترجمہ کروانا چاہتے ہیں۔

چیف ایڈیٹر انڈین لٹریچر کو نہ جانے آپ نے کس سلسلے میں میرا پتہ بھجوانے کے لیے کہا۔ بہر حال ہمہ تن سپاس ہوں کہ اس بیکار سے فقیر گوشہ نشیں کو آپ عزیز رکھتے ہیں۔ ورنہ میں تو برسوں دہلی نہیں جا پاتا۔ دوڑ دھوپ فطرت میں نہیں ہے۔ مخلص دوستوں کی کمی سی ہے اور نہ قدر دانوں کی۔ بس یہی بات باعث مسرت ہے۔ کلکتہ اور یونیورسٹی کیسی لگی؟ آج کل کیا لکھ رہے ہیں؟ امید کہ آپ مع الخیر ہوں گے۔ ابھی چیف ایڈیٹر کو اپنا پتہ بھجوا رہا ہوں۔ کئی سال ہوئے انھوں نے جوگیندر پال صاحب کی ایک کہانی کا میرا ترجمہ چھاپا

تھا۔ انھوں نے بھجوایا ہوگا۔ کوئی کارِ لائقہ؟

خلوص واحترام۔ راجندر سنگھ ورما

……………

15/11/92

محبّ گرامی۔ تسلیمات۔ آج اومیش جوشی صاحب کا لکھنؤ سے خط ملا تو پتہ چلا کہ آپ گردن کے درد سے کافی بیمار رہے۔ امید کہ اب آپ مکمل صحت سے ہوں گے۔ شاید آپ نے ہومیو پیتھک علاج کیا ہوگا اس کا یقینی علاج وہی ہے اور کلکتہ تو ہومیو پیتھی کا گھر ہے۔

چار ماہ ہوئے مجھے دل کا عارضہ ہوا۔ پھر بائی پاس آپریشن کرایا۔ اب مکمل آرام کر رہا ہوں۔ شاید دو ماہ تک دل صحت کر سکوں۔ اسی لیے دیر سے لکھ نہیں سکا۔ سارے کام کھٹائی میں پڑ گئے۔ امید کہ آپ مع الخیر ہوں گے۔ کوئی کارِ لائقہ؟

نیاز مند......راجندر سنگھ ورما

29/12/92

محبّ مکرم۔ تسلیمات۔

نوازش نامہ نظر نواز ہوا۔ “جمال ہم نشیں” کی ایک جلد ہمرشتہ ہے۔ رسید اور رائے سے نوازیے۔ پہلی کتاب “پرندوں کا آخری گیت” پر بھی ابھی تک آپ کی رائے نہیں ملی۔

C.V.V. کے آپ کو نہ ملنے پر افسوس ہے۔ صورتِ حال وہی ہے۔ پبلشر کسی خط کا جواب دے رہا ہے نہ کتاب کی کاپیاں بھجوا رہا۔ میں سخت مصروف اور پریشان ہوں۔ اپریل میں جو دہلی جاؤں گا تو بات کروں گا اور آپ کو کاپی بھجوانے کی سعی کروں گا۔ آپ ڈاکخانے سے پوچھیں کہ رجسٹرڈ کتاب کدھر گئی۔

چھاپ تو لی اب “جمال ہم نشیں” کی بلک پرچیز کے لیے آپ ایسے دوستوں کی ہدایت اور امداد چاہیے۔ خصوصاً بنگال اور بہار اکادمیوں کا ذمہ آپ کا ہے۔ آپ جب فرمائیں مجھے انھیں انعامی مقابلے کے لیے کاپیاں بھجوا دوں گا۔ یو پی کو بھجوادی ہیں۔ پنجاب اور ہریانہ سرکاریں اور محکمہ السنہ کتابیں نہیں خریدتے۔ سنا ہے دہلی اردو اکادمی خریدتی ہے۔

محکمہ کلچر بھی۔ وہ تو ''پرندوں کا آخری گیت'' کی سو کاپیاں خرید چکے۔ دیگر اداروں کی نشاندہی فرمائیں اور جہاں پتہ ہو چیئرمین یا سکریٹری کا نام بھی بتائیں کرم ہوگا۔

آج کل لکھنا پڑھنا ملتوی ہے۔ اپریل میں اسرِ نو پڑھنا لکھنا شاید شروع ہو سکے۔ امید کہ آپ مع الخیر ہوں گے۔

نیاز مند......راجندر سنگھ ورما

……

رضوان احمد

۲۸ر نومبر ۹۷ء

محترم مظفر حنفی صاحب۔ سلام مسنون

آپ تشریف نہیں لا سکے اور زمانی امتحان نہیں ہوئے جو اتنے مہینوں سے مسلسل ٹل رہا ہے۔ میرے پاس اتنی فرصت نہیں ہے کہ میں یونیورسٹی والوں کے پیچھے پیچھے دوڑ سکوں۔ وائس چانسلر صاحب سے کہہ کر یہ تاریخ مقرر کروائی تھی۔

آپ سے درخواست ہے کہ براہِ کرم ۱۰ر دسمبر سے ۲۵ر دسمبر ۹۷ء کے درمیان کی کوئی تاریخ دے دیں تاکہ میں دوسری تاریخ مقرر کروا سکوں۔ چار دن قبل کلیم الدین شمس صاحب تشریف لائے تھے ان سے بھی میں نے درخواست کی ہے کہ آپ سے بات کر کے تاریخ مقرر کروا دیں۔ انھوں نے وعدہ کیا ہے اور بتایا کہ آپ سے ان کے تعلقات اچھے ہیں۔ میں نے انھیں بتایا کہ ربع صدی سے میرے بھی تعلقات ہیں اور ان پچیس برسوں میں میں نے کبھی بھی کسی کام کے لیے نہیں کہا۔ بہر حال آپ سے میری دست بستہ درخواست ہے کہ ۱۰ر دسمبر سے ۲۵ر دسمبر کے درمیان کی کوئی تاریخ مقرر فرما لیں مجھے مطلع کر دیں تاکہ میں آپ کا ٹکٹ بنوا کر رکھ لوں۔ کس تاریخ اور کس کلاس کا ٹکٹ چاہیے، بھی لکھ دیں۔ خدا کرے آپ بعافیت ہوں۔ جواب کا منتظر ہوں۔ والسلام

خاکسار......رضوان احمد

رہبر جونپوری

بھوپال/30.10.89

محترمی ڈاکٹر صاحب۔ تسلیم

اس خبر سے انتہائی مسرت ہوئی کہ آپ کو کلکتہ یونیورسٹی کے شعبۂ اردو میں پروفیسر کی جگہ ملی ہے۔ میری جانب سے اس ترقی پر دلی مبارکباد قبول کیجیے۔ یہ اطلاع مجھے ڈاکٹر رضیہ حامد صاحبہ سے ملی اور انہی سے یہ بھی پتہ چلا کہ اس موقع پر بھوپال میں آپ کے اعزاز میں پروگرام ہوا۔ افسوس ہے کہ میں شرکت اور شرف ملاقات سے محروم رہا۔ مجھے اطلاع نہ مل سکی ورنہ ضرور حاضر ہوتا۔ امید ہے کہ آپ وہاں خیر و عافیت کے ساتھ پر مسرت اوقات گزار رہے ہوں گے۔ اوکھلا کے وسیم میاں آئے تھے پتہ چلا کہ ابھی آپ کے بچے وغیرہ بٹلہ ہاؤس میں ہی ہیں۔ بٹلہ ہاؤس کے پتے پر آپ کو دو تین خطوط لکھے مگر جواب سے محروم رہا۔ امید کہ یہ خط مل جانے پر آپ جواب اور اپنے صحیح پتے سے مطلع فرمائیں گے۔ فقط والسلام

طالب خیر، نیاز مند......رہبر جونپوری

……

بھوپال/8.7.94

برادر گرامی۔ سلام و نیاز

امید کہ بخیریت ہوں گے۔ پرسوں سنیچر کو آپ کا خلوص نامہ موصول ہوا۔ اس محبت کا قرض شاید میں تاعمر ادا نہ کرسکوں۔ آپ نے جو کچھ بھی تحریر فرمایا ہے اس کے ایک ایک لفظ سے محبت اور خلوص کا اظہار ہو رہا ہے۔ میں نے کل ایک تقریب میں جب عشرت بھائی سے ملاقات ہوئی تو انھیں بھی آپ کا تاثر دکھایا وہ بھی بہت خوش ہوئے اور کافی دیر تک آپ کی شبنمی فطرت کا ذکر چلتا رہا۔

کل یعنی مورخہ ۸/ اگست کو اقبال ادبی مرکز کی جانب سے ایک فنکشن ہوا جس میں

جامعہ ملیہ کے پروفیسر شمیم حنفی صاحب نے پاکستانی ادب اور بطور خاص وہ ان کی شاعری سے متعلق تقریر فرمائی، جس میں افسانہ نگار رتن سنگھ بھی شریک ہوئے۔ مختصر تقریب تھی مگر اچھی تھی۔ بقیہ حالات قابلِ شکر ہیں۔ متعلقین کو سلام کہیں۔ والسلام

آپ کا......رہبر جونپوری

....

بھوپال/8.7.94

برادر گرامی۔ سلام و نیاز

امید کہ آپ شگفتہ مزاج ہوں گے۔

ایک ذاتی غرض سے یہ خط ارسال کر رہا ہوں۔ گزارش یہ ہے کہ میں آوازۂ زنجیر کے بعد دوسرا مجموعہ ترتیب دے رہا ہوں۔ میری خواہش ہے کہ اس میں آپ کے تاثرات میری شاعری کے سلسلے میں شامل ہوں خواہ چند سطور میں ہی کیوں نہ ہوں۔ آپ یہ بھی جانتے ہیں کہ مجھے اپنے بارے میں کوئی خوش فہمی نہیں ہے، بلکہ میری صلاحیتیں آپ جیسے مخلص لوگوں کی مرہونِ منت ہیں۔ مجھے اس بات کا احساس ہے کہ آپ جیسے عظیم نقاد اور شاعر کا میرے لیے قلم اٹھنا شاید زیب نہ دے تاہم آوازۂ زنجیر کے سلسلے میں جس کی جرأت نہ کر سکا اس مرتبہ کر رہا ہوں۔ میں کسی لمبے چوڑے مضمون کا متمنی تو ہو بھی نہیں سکتا، بس آپ کے خلوص کا متمنی ہوں اور چاہتا ہوں کہ اس مجموعے میں آپ کے تاثرات ضرور شامل ہوں۔ آپ کی عدیم الفرصتی میرے پیش نظر ہے مگر خواہش نے خط لکھنے پر مجبور کر دیا ہے۔ اگر آپ میرے لیے اپنے تاثرات ارسال کریں گے تو میں آپ کا انتہائی ممنون و مشکور رہوں گا۔ عشرت بھائی سے اکثر ملاقات ہوتی ہے۔ عشرت بھائی پر آپ کا مضمون ''بہت اچھا'' پڑھا بڑا پُر خلوص اور بڑا دلچسپ مضمون ہے۔ اس مضمون میں آپ نے عشرت بھائی کی اوجھل خصوصیات کو اجاگر دیا ہے۔ وہ بھی آپ کی اس محبت آمیز قلم کی رواں دواں تحریر کے تہہِ دل سے قدر کر رہے ہیں۔ وہ مضمون ...... میں شائع ہو چکا ہے۔ شاید انھوں نے اس کی کاپی ارسال کر دی

ہے۔ فقط والسلام

منتظر جواب۔ آپ کا اپنا...... رہبرؔ جونپوری

....

بھوپال/29.7.94

برادرِ گرامی۔ تسلیم

امید کہ اچھے ہوں گے۔ BHEL بھوپال کے ۱۵/ اگست کے مشاعرے کا دعوت نامہ بذریعہ ڈاک اور تار مورخہ ۲۱/ جولائی کو ارسال کیا جاچکا ہے، جو یقیناً آپ تک پہنچ گیا ہوگا۔ مگر ابھی تک آپ کی طرف سے منظوری موصول نہیں ہوئی۔ یہ مشاعرے تو ملاقات کے بہانے ہیں۔ امید کہ جلد از جلد منظوری بذریعہ تار ارسال کریں گے۔ ٹرین اور وقت سے مطلع کریں تاکہ گاڑی اسٹیشن جا سکے۔ مع آمدورفت کمیٹی نے نذرانہ ڈھائی ہزار منظور کیے ہیں۔ اگر واپسی کا رزرویشن درکار ہو تو ٹرین اور تاریخ سے مطلع کریں۔ بقیہ احباب اچھے ہیں۔ والسلام

آپ کا...... رہبرؔ

....

رؤف خیر

4/9/89

ڈاکٹر صاحب۔ السلام علیکم

''اقبال چیئر'' پر آپ کا انتخاب بہت خوش کر گیا۔ آپ یقیناً اس کے مستحق ہیں۔ اردو ادب میں کم ہی ایسا ہوا کہ مستحق کو وقت پر اس کا حق ملا۔ خوشی ہوئی کہ آپ کی قدر وقت پر ہو رہی ہے۔ الحمدللہ میں چونکہ آپ کا پرانا مداح ہوں اس کے لیے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ قبول فرمائیے گا۔

میں نے سوچا کہ ''اقبال سمان'' کا حقدار بھی آپ سے زیادہ کون ہو سکتا ہے لہٰذا میں

نے پہلا ترجیحی ووٹ آپ کے حق میں دیا ہے۔ آپ کے تعارف میں آپ کے بیشتر شعری مجموعوں کے نام جیسے یم بہ یم، پردہ سخن کا، تیکھی غزلیں، صریر خامہ، طلسم حرف، کھل جا سم سم (سب ''کتاب نما'' میں دیکھ کر) لکھ تو دیے مگر کہانیوں کے کسی مجموعے کا نام مثالاً پیش نہ کر سکا کیوں کہ میرے پاس 'کتاب نما' کی جو فہرست کتب جنوری ۱۹۸۸ء والی ہے اس میں کسی مجموعے کا نام نہیں ہے۔ اور اتفاق سے آپ کا کوئی شعری مجموعہ بھی میرے پاس نہیں ہے جس میں کسی افسانوی مجموعے کا نام بھی مل جاتا۔ آپ کی ساری کتابیں لائبریری سے لا کر پڑھتا رہا۔ حتیٰ کہ 'جہات و جستجو' بھی۔ خیر کسی مشاعرے میں ملاقات ہو جائے تو بالمشافہ مبارکباد بھی دوں گا اور خدا کرے 'اقبال سمان' بھی آپ کو مل جائے۔ حکومتِ مدھیہ پردیش سے تو آپ کا تعلق بھی ہے اس حساب سے بھی آپ کا حق بنتا ہے۔

آپ کا اپنا......رؤف خیر

....

18/12/89

ڈاکٹر صاحب۔ السلام علیکم

''اقبال پروفیسر'' بننے پر مبارکباد قبول فرمایئے۔ میں اس سلسلے میں پہلے بھی مبارکباد پیش کر چکا ہوں مگر ایک بار اور بلکہ بار بار یہ مبارکباد دی جا سکتی ہے۔ دراصل اچھا عہدہ اچھے آدمی اور صحیح آدمی کو ہی ملے تو یہ خوشی اور ہی ہوتی ہے۔ ''اقبال سمان'' والے بھی اگر اس نکتہ سے واقف ہوتے اور مزاہ آ جاتا۔ خیر انشاءاللہ میں آئندہ باضابطہ مہم چلا کر زیادہ سے زیادہ ووٹ آپ کو دلواؤں گا۔ آپ سے مجھے یک گونہ خلوص ہے۔ تیکھا اور بے باک لہجہ مجھے پسند ہے اور یہ لہجہ صرف حق گو کی میراث ہے۔

ڈاکٹر محبوب راہی صاحب سے حیدر آباد میں پچھلے مہینے ملاقات رہی۔ انھیں میں نے گولکنڈہ کی سیر کروادی۔ اچھا وقت گزرا۔ کبھی آپ حیدر آباد آ رہے ہوں تو اک آدھ خط لکھ دیجیے گا تا کہ آپ سے نیاز حاصل کر سکوں۔ کلکتہ میں منور رانا ہی بے باک شاعر ہیں۔ ان سے بھی حیدر آباد میں ملاقاتیں رہیں۔ گو مختصر سہی۔ انھیں بہت شعر یاد ہیں۔ آپ

کے شعر پڑھتے بھی خوب ہیں۔ ان کا مجموعہ چھپنے والا تھا۔ پتہ نہیں کیا ہوا؟ ڈاکٹر راہی صاحب نے وعدہ کیا تھا کہ وہ آپ پر لکھی گئی ریسرچ بک ''مظفر حنفی شخصیت اور کارنامے'' مجھے بھیجیں گے پتہ نہیں کیا ہوا۔ وہ کتاب مجھے اب تک نہیں ملی۔ یہاں سب خیریت ہی خیریت ہے۔

آپ کا اپنا.....رؤف خیر

....

19/1/90

ڈاکٹر صاحب۔ السلام علیکم

کل آپ کا خط گھر لوٹنے پر ملا۔ آج میں پروفیسر سیدہ جعفر صاحبہ سے ملا۔ انھوں نے آپ کے قیام کا انتظام عثمانیہ یونیورسٹی کے گیسٹ ہاؤس ہی میں کیا ہے۔ آپ کو خوش آمدید کہنے کے لیے میں انشاء اللہ خود سکندر آباد اسٹیشن حاضر ہو جاؤں گا۔ آپ مجھے لکھیے کہ آپ کس کمپارٹمنٹ میں رہیں گے؟

آپ کی واپسی کا ریزرویشن کوئی مسئلہ ہی نہیں۔ عموماً ٹرین یہاں سے خالی خالی نکلتی ہے۔ ایک دو روز پہلے بھی انشاء اللہ ریزرویشن مل جائے گا اس کے علاوہ یہاں ریلوے کے محکمے میں کئی آفیسروں سے ہماری ملاقات ہے خود پروفیسر سیدہ جعفر صاحبہ نے کہا کہ وہ قبل از وقت ریزرویشن کروانے کی قائل نہیں کہ اوقات ریزرویشن منسوخ کروانا بھی پڑا اور یوں خواہ مخواہ نقصان بھی ہوگا۔ بہر حال آپ بے فکر رہیں یہاں سے کلکتہ واپسی میں ریزرویشن میں آسانی سے کروالوں گا۔ پہلے تشریف لائیں۔ آپ یہ مت کہیے:

ہر چیز کو ہزار طرح دیکھتا ہوں میں
آئینۂ خیال مرا پاش پاش ہے

آپ کا لکچر سن کر یقیناً معلومات میں اضافہ ہوگا۔ بھاگلپور میں آپ زیب غوری کو تسکین اوسط سمجھا رہے تھے (یہ غالباً ۱۹۸۵ء کی بات ہے) باقی بالمسافہ۔

آپ کا۔ رؤف خیر

....

2/2/90

ڈاکٹر صاحب۔ السلام علیکم

۲۷ر جنوری ۹۰ کو میں عثمانیہ یونیورسٹی گیا تھا۔ پتہ چلا کہ آپ ۲۳۔۲۴ کو لکچر دے کر ۲۵ر کو واپس بھی ہو گئے۔ یہاں ہم جدید شعرا اور ادبا کی ایک انجمن ”حلف“ میں آپ کے خیر مقدم کا اہتمام کرنے کی دھن میں تھے۔ آپ سے علمی اور ادبی استفادہ کا شوق بھی دھرا رہ گیا۔ آپ نے اک ذرا مجھے پروگرام کی تبدیلی کی خبر کی ہوتی میں حاضر ہو جاتا۔ مزے کی بات یہ کہ ہوڑہ ایکسپریس سے میں روزانہ سفر کرتا ہوں۔ قاضی پیٹ تک آتے جاتے آپ کا ساتھ رہتا۔ میں عموماً S-4 کمپارٹمنٹ میں ہوتا ہوں۔ خیر انشاء اللہ پھر کبھی سہی ملاقات ہوگی۔

پچھلے دنوں (۲۵ر جنوری کی شب) منور رانا کو ٹی وی پر دیکھا اور سنا مگر ٹی وی کی مہربانی سے نواز دیو بندی کا نام انھیں دیا گیا۔ کیسے ”نوازا“ گیا۔ رانا صاحب سے میرا سلام کہیے گا۔ آپ کے لیکچر سننے کی خواہش تھی۔ میں نے آپ کے پروگرام سیدہ جعفر صاحبہ سے معلوم کر لیا تھا۔ ۳۰ر کو آپ کے دو لکچر تھے۔ تذکروں کی اہمیت پر ظاہر ہے آپ نے خوب لکچر دیا ہوگا۔ یہ مقالہ کہاں چھپے گا؟ تا کہ کم از کم میں پڑھ سکوں۔

کلکتہ دور درشن اگر گوارا کرے تو کسی مشاعرے کے بہانے ہی سہی آپ سے اور رانا بھائی سے ملاقات ہو سکتی ہے۔ وما توفیقی الا باللہ۔

آپ کا اپنا......رؤف خیر

....

29/3/94

محترم ڈاکٹر صاحب۔ السلام علیکم

جہاں آپ کا خط پا کر خوشی ہوئی وہیں یہ جان کر دکھ ہوا کہ آپ کے فرزند کا مزاج ناساز ہے۔ خدا کرے وہ جلد صحت یاب ہو جائیں۔

یونیورسٹی کے امتحانات کو ریگولر (باقاعدہ وباضابطہ) کر کے ہی آپ دم لیں گے۔

آپ کا مزاج 'بے بحراپن' اور ''بے بہراپن'' (دونوں کو بے بحرگی۔ بے بہرگی بھی کہا جا سکتا ہے) پسند نہیں کر سکتا۔ آپ ایک متوازن مزاج کے مالک ہیں۔ منور رانا سے آپ کا ذکر رہا۔

''روحِ غزل'' کے سلسلے میں اسعد بدایونی سے بھی پتہ چلا کہ ہر شاعر کی تین تین غزلیں آپ نے شامل کی ہیں۔ کاش اس کے off prints ہی مل جاتے تو ریکارڈ کے کام آتے۔ یا کم از کم زیراکس کاپی ہی مل جاتی۔ ۹ر اپریل سے حیدر آباد میں محبوبیہ کالج پر Valuation میں مصروف رہوں گا۔ آپ کی آمد کی خبر پا کر ضرور ملنے آؤں گا۔ آپ آنے سے پہلے اک خط ضرور لکھیے گا۔ یہاں سب خیریت ہی خیریت ہے۔

آپ کا اپنا...... رؤف خیر

....

25/2/94

محترم پروفیسر صاحب۔ السلام علیکم

میرا تیسرا شعری مجموعہ ''شہداب'' آپ کی رائے کے بغیر چھپ گیا۔ میں نے اس کی اشاعت سے پہلے آپ کو مسلسل لکھا تھا۔ آپ نے شاید رائے دینا گوارا نہ فرمایا۔ خیر میں چونکہ آپ کے عقیدت مندوں میں ہوں اس لیے آپ کی رائے اپنے لیے باعثِ افتخار سمجھتا ہوں۔ آپ کے تئیں میری عقیدت میں اب بھی کوئی کمی نہیں آئی۔

''شہداب'' آپ کی نذر کر رہا ہوں۔ مناسب سمجھیں تو رسید سے نوازیں۔ رسید مل جائے تو اطمینان ہو جاتا ہے کہ کتاب صحیح ہاتوں میں پہنچ گئی۔

''روحِ غزل'' کے لیے آپ نے مجھ سے بھی غزلیں منگوائی تھیں۔ میں نے بھیج دی تھیں۔ ادوار کی تقسیم میں کچھ گنے چنے شاعروں کے نام تبصروں میں پڑھنے میں آتے ہیں۔ میں اپنا نام ان میں تلاش ہی کرتا رہ جاتا ہوں۔ کتاب بڑی مہنگی ہے یہاں کہیں دستیاب بھی نہیں۔ دیکھنے کا تجسس ہے یا کم از کم اتنا معلوم ہو جائے کہ میں بھی خون لگا کر ہی سہی شہیدوں میں شامل ہوں۔

''دستک'' میں آپ کی غزلیں بہت مزہ دے گئیں۔ کیسی سنگلاخ زمینوں میں کیسے کیسے پھول کھلائے ہیں اور:

لہو کے قطرے ہر اک پھول پر معلق ہیں
کسی غیر کو نہ خبر ہوئی ترے التفات و خلوص کی
سر انجمن تری آنکھ نے مرا جام دور سے بھر دیا

ردیف نبھانا (نباہنا) کوئی آپ سے سیکھے۔ کہ...... ع

شمار ہوتے ہیں اہلِ ہنر میں ہم ۔ لیکن؟

حیدر آباد کب تشریف لا رہے ہیں آپ؟ آپ کی یونیورسٹی کی لائبریری کے لیے کیا کچھ کتابیں (شہداب) خریدی جاسکتی ہیں؟

آپ کا اپنا...... رؤف خیر

....

رونق شہری

21/10/13

محترم مظفر حنفی صاحب۔ السلام علیکم

فون پر آپ سے گفتگو ہوئی تھی۔ شاؔد عارفی کی برسی کے موقع پر سیمینار کا انعقاد دھنباد میں ہو یہ میری بھی خواہش ہے۔ ظاہر ہے جن حضرات کو مدعو کرنا ہے ان کا خاکہ آپ کے ذہن میں ہوگا۔ میں چاہتا ہوں کہ اس سیمینار کا پروگرام دو روزہ ہو۔ پہلے دن شاؔد عارفی فن و شخصیت پر مقالات پڑھے جائیں اور دوسرے دن شاؔد عارفی کی غزل پر مقررین کے ریعے بحثیں کی جائیں۔ اسی دن شام کو مشاعرہ ہو۔

اطلاعاً عرض ہے کہ عنقریب دھنباد سے ایک سہ ماہی 'دسترس' جاری ہوگا۔ یہ میری ادارت میں شائع ہوگا۔ اس کے معاون مدیران ڈاکٹر حسن نظامی اور احمد نثار ہوں گے۔ اسی سیمینار میں رسمِ رونمائی آپ کے ہاتھوں انجام دی جائے گی۔ کلیاتِ شاؔد عارفی غالباً شائع ہو

چکی ہے۔ سیمنار کی اہمیت کے پیش نظر اس کا ایک نسخہ میرے پاس ہونا چاہیے۔ سووینیر کی اشاعت کے مدنظر میں ایک مفصل مضمون لکھنا چاہتا ہوں۔ بقیہ آئندہ خط میں۔

نیاز مند..... رونق شہری

مکرر: دسترس کے لیے براہ کرم تازہ کلام بھیجنے کی زحمت فرمائیں۔

……

رئیس انصاری

25/5/04

مکرمی ڈاکٹر مظفر حنفی صاحب۔ آداب و نیاز

امید ہے کہ آپ بخیر ہوں گے۔

جنابِ عالی سے التماس ہے کہ سونیا گاندھی کی خدمات اور جد و جہد کے پس منظر میں سیر حاصل مضمون ارسال فرمائیں تا کہ اس سلسلے میں شاملِ اشاعت ہو سکے۔ ادارہ آپ کا ممنون ہوگا۔

نوٹ: یہ اشاعتی پروجیکٹ اتر پردیش کانگریس کے دانشور شعبے کے زیرِ اہتمام عمل پذیر ہوگا۔ ترتیب اور تنظیم کا کام شعبہ کے کے چیئرمین کے ہاتھوں انجام پائے گا۔

آپ کا..... رئیس انصاری (چیئرمین دانشور سیل یو پی)

ریاست علی تاج

22/4/1995

گرامی قدر، ڈاکٹر صاحب۔ سلام و رحمت

آپ کا بڑا انتظار رہا۔ ادھر حیدر آباد میں بھی اور ادھر گلبرگہ شریف میں بھی۔ گلبرگہ والے تو بیچارے بہت مایوس ہوئے۔ خمار قریشی صاحب نے ہمارے ایک (ریٹائرڈ جج) دوست کو لکھا کہ آپ کے لیے شاندار انتظام کیے گئے تھے۔ آپ کے خط کی وجہ سے میں بھی

سخت منتظر تھا۔ بہر حال آپ نہیں آ سکے پتہ نہیں کیا موانعات تھے۔

آپ چونکہ پابہ رکاب تھے ہی اس لیے میں نے اپنی کتابیں (نقوشِ حیات) دو عدد یونیورسٹی کے پتے پر لیکن علقمہ شبلی صاحب کے نام پارسل بھیجی تھیں۔ آپ کو ملی کہ نہیں؟ اگر یہ صورت حال نہ ہوتی تو میں آپ ہی کے نام بھیجتا۔ خیال ہوا کہ وہاں آپ نہ ہوں گے یعنی ادھر آ جائیں گے تو پھر پارسل کی تقسیم میں دقت ہوگی وغیرہ۔ اگر کتاب مل گئی ہے تو از راہِ عنایت وصولی کی اطلاع دیجیے گا۔ میں تو آپ کے تبصرے کو کسی اخبار یا رسالہ میں پڑھنے کے لیے مشتاق ہوں۔

مولانا احمد سعید ملیح آبادی نے ۹/۴/۱۹۹۵ء (اپنے ہفتہ وار ایڈیشن اجالا) آزاد ہند کلکتہ میں تبصرہ شائع کیا ہے۔ نظر سے گزرا ہوگا۔ علقمہ شبلی صاحب سے بھی کہیے کہ وہ بھی تبصرہ فرمائیں۔

ان دنوں چھپی خبر کا ایک تراشہ الگ کر کے رکھا تھا۔ اس خبر نامہ سے تو مجھے اور بھی امید بندھی تھی کہ آپ آ رہے ہیں۔ خیر یار زندہ صحبت باقی۔ اللہ آپ کو تندرست و سلامت رکھے۔ شرکائے کار اور رفقائے شعبہ کی خدمات میں ہمارا سلام۔ فقط

دعاؤں کا محتاج...... ریاست علی تاج

....

رئیس احمد جعفری

۲۲/ اگست ۲۰۰۴ء

حنفی صاحب۔ آداب

دعوت نامہ ارسال خدمت ہے۔ امید ہے کہ آپ اپنی نگارشات جلد از جلد ارسال کر دیں گے۔ میری طبیعت اب تک ایسی نہیں ہوئی ہے کہ یقین سے کچھ کہا جائے۔ آپ یہاں آئے تھے لیکن ملاقات کا کوئی موقع نہیں ملا۔ اس خط کے ذریعے آپ کو یہ اطلاع دینا چاہتا ہوں کہ میرا بھتیجہ دہلی کی کوریئر سروس سے منسلک ہے۔ نام شارق نفیس جعفری ہے،

ایم اے ہے اردو میں لیکن فرسٹ ڈویژن حاصل کر نہیں سکا۔ ظاہر ہے کہ موجودہ سروس سے وہ مطمئن نہیں ہے۔ ملنے جلنے والوں کا دائرہ وسیع کرنے کے لیے یہ سوچا کہ آپ کی خدمت میں اسے بھیجوں۔ آپ کو صرف یہ کرنا ہے کہ اس کو رابطہ برقرار رکھنے کی اجازت دینا ہے۔ امید ہے کہ اس درخواست کو آپ بار نہیں تصور کریں گے۔ دوسرے ساتھیوں کو بھی اس قسم کے خطوط ارسال کر رہا ہوں۔ بد خطی اب مجبوری ہو گئی ہے۔ خط پڑھا نہ جائے تو معاف کر دیجیے گا۔ دعاؤں میں یاد رکھیے گا۔ نیاز مند...... رئیس جعفری

....

رحمٰن امرامیری

کلکتہ/ ۸/اپریل ۹۱ء

محترمی۔ آداب و نیاز

اردو سروس دہلی سے ایک پروگرام آپ کے نام آیا ہے۔ ریکارڈنگ میں نے ۱۹/اپریل کو رکھی ہے۔ بات چیت کا Scope انھوں نے بھیجا ہے۔ براہ کرم مقررہ تاریخ کو ریکارڈنگ کے لیے تشریف لائیں۔ فیچر ''اندازِ میر' کی پیش کش کا کام لگ بھگ مکمل ہو چکا ہے۔ مارچ کا کنٹریکٹ میں نے رد کر دیا ہے۔ ایک نیا کنٹریکٹ دینے جا رہا ہوں۔ اسے پُر کر کے ریڈیو اسٹیشن میں بھجوا دیں گے۔ آپ سے اور بھی بہت ساری باتیں کرنی تھیں۔ ملاقات نہ ہو سکی۔ میں کل ہی دلی جا رہا ہوں واپسی ۱۶/اپریل کو ہوگی، پھر ملوں گا۔ والسلام

رحمٰن امرامری

....

ریحانہ عاطف الٰہی چودھری خیرآبادی

۷/جولائی ۲۰۰۴ء

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَۃٌ ''بلاشبہ جو لوگ دائرۂ اسلام میں آ گئے، وہ آپس میں

بھائی بھائی ہیں۔" (قرآن)

عالی قدر و عالی فہم جناب بھائی مظفر حنفی صاحب!

پے سلام سرِ نیاز جھکاتی ہوں۔

اپریل مئی جون ۲۰۰۴ء کے شمارے "شانِ شاہجہانپور" یوپی میں آپ کی محرکانہ اور توانا حسن و جمال کے سائے میں ڈھلی ہوئی غزل پڑھ کر اعضا و جوارح میں زندگی کی حرارت دوڑنے لگی۔ مصرعِ اولیٰ شمارے میں یوں شائع ہو گیا ہے "مزہ تو آتا مرمر کے زیست کرنے میں" شاید کمپیوٹر کی کرامت ہے یہ۔ شعر بہت پسند آیا جو مردہ دلوں میں روح پھونک رہا ہے۔ "مزہ تو آتا ہے مرمر کے زیست جینے میں"۔ کبھی کبھار یہ سودا گراں بھی پڑتا ہے۔ میں آپ کو اس خوبصورت حرکتِ عمل کے درس میں ڈوبے ہوئے شعر پر دل کی عمیق گہرائیوں سے مبارکباد پیش کر رہی ہوں۔ آپ کا نامِ نامی اس وقت مشاہیر کی صفِ اول میں سرِ فہرست نظر آ رہا ہے۔ دسمبر ۱۹۵۶ء میری ولادت ہے۔ ۱۹۷۶ سے شعر و شاعری کا شوق و شغف دل میں بیدار ہوا جو میرے خاندان سے مجھے وراثت میں ملا ہے۔ عرصہ دراز سے آپ کا کلام پڑھ رہی ہوں جو دل و نگاہ کو شعور و ادراک حق سے بہرہ مند کرنے میں معاون بنتا رہا ہے۔ میں آپ کی دیرینہ مداح ہوں۔ آپ کا فن شعر گوئی درجۂ کمال اور شہرت و عزت و مقبولیت کے بلند آدمان تک پہنچا ہوا ہے جس کو دیکھ کر ہم رہروانِ شوقِ منزل کو عملِ پیہم و جہد مسلسل کا سبق ملتا ہے۔ اللہ رب العزت آپ کے مبارک قلم سے اذہان و قلوب کو سنوارنے کا تادیر کام لیتا رہے۔ آمین۔

اساتذہ جواب سے نوازتے نہیں اس لیے میرا دل ٹوٹ گیا اور میں اب ان سے جواب طلب ہی نہیں کرتی۔ یہ تو سبھی کو علم ہے کہ اللہ جسے نواز دے وہی عزت مآب بن سکتا ہے ورنہ...... کوئی سمندر کی حیثیت لے کر جنم نہیں لیتا قطرہ قطرہ جمع ہو کر سمندر کی شکل اختیار کرتا ہے۔ خیر......

آپ قابلِ مبارکباد شخصیت ہیں بہر طور قلمی جہاد کا حق ادا فرما رہے ہیں۔ آنے والی نسلوں کے لیے دنیائے شعر و ادب میں ایسی شمعیں فروزاں کر رہے ہیں جو ہر دور میں

ظلمات کو مٹاتی رہیں گی اور روشنی کا دائرہ بڑھاتی رہیں گی۔ نیز شعر و ادب کے راہروؤں کی رہنمائی کرتی رہیں گی۔

میں بھی علامہ فضل حق خیر آبادی، ریاض خیر آبادی، مضطر خیر آبادی، جاں نثار اختر خیر آبادی وغیرہ وغیرہ کی سرزمین وطن خیر آباد کی نورانی فضاؤں کی پروردہ ایک باذوق بیٹی ہوں۔ مرحوم مائل خیر آبادی میرے چچا تھے۔ ڈاکٹر عزیز خیر آبادی کی میں بہن ہوں۔ آپ کو بخوبی علم ہوگا کہ خیر آباد کی خاک سے ایسے ایسے ماہر فن باکمال اساتذہ معرضِ وجود میں آئے جنھوں نے برسہا برس تک دنیائے شعر و سخن میں لافانی کارنامے انجام دیے۔ مدتوں تک شعر و ادب کی زلفیں سنواریں اور اردو سلطنت کی حکمرانی کی ہے۔

میری طبیعت بہت خراب ہے کان کے پردے میں سوراخ ہے، سرجن نے آپریشن کرنے کو کہا ہے۔ خط میں کہیں کہیں جملے بے ربط ہو گئے ہوں گے۔ مگر آپ انھیں میرا اخلاق اور اپنے ایک پرستار کا نذرانۂ خلوص سمجھ کر معاف کر دیجیے گا۔ بھائی عزیز خیر آبادی صاحب آپ کی خدمت میں سلاموں کے نذرانے پیش کر رہے ہیں۔ ہم لوگ آپ کے دل سے قدردان ہیں اپنی محفلوں میں کبھی کبھی آپ کو دیر تک ذکر کرتے ہیں۔

رب سے یہ دعا ہے کہ میری نوکِ قلم سے
ذہنوں کو سنوارے جو وہ تحریر رقم ہو

دعاؤں کی خواستگار

آپ کی دینی بہن...... ریحانہ عاطف الٰہی خیر آبادی

میں ۲۰۰۱ء سے ''کل ہند ترویج اردو تحریک'' کی ممبر شپ میں شامل ہوں۔ اس تحریک کا مقصد بھی اردو کی ارتقاء اور بقا کے لیے سرگرم عمل رہنا ہے۔ اردو کو گھروں میں، محلوں میں، قصبوں میں، چھوٹے بڑے پیمانے پر برپا کریں۔

سیراب جو ہوتا ہے بارانِ محبت سے
بس ایک شجر وہ ہے جو پھولتا پھلتا ہے

نوٹ: دہلی کی بہت سی اردو شخصیات ہمیں جانتی ہیں۔ یہ بھی انھیں علم ہے کہ اس

وقت میں زیادہ بیمار چل رہی ہوں۔

……………

آر پی شوخ

13/4/94

"روحِ ادب" (اپریل تا ستمبر۱۹۹۲ء) میں آج آپ کی غزل پڑھی۔ غزل اتنی اچھی لگی کہ آپ کو یہ خط لکھنے بیٹھ گیا ہوں، اگرچہ آپ سے مرسم ہیں نہ آشنائی۔ بہر حال یہ خط آپ کو مبارک باد دینے کے لیے لکھ رہا ہوں کہ اتنی سادہ اور سلیس زبان میں اتنی عمیق اور مرصع غزل آپ نے کہی۔ مطلع ہی اتنا خوبصورت اور فکر انگیز ہے کہ تا دیر اس سے محظوظ ہوتے رہنے کو جی کرتا ہے۔ اسی طرح خاص طور سے تیسرا شعر "سوچو آخر......" اور چوتھا بھی "یہ باعزت معمول پن......" اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ

البتہ مقطع اچھا ہوتے ہوئے بھی معنوی اعتبار سے دہشت گردوں کی حمایت کرتا نظر آتا ہے۔ کیونکہ مرنے والوں میں (شاید cross firing کی وجہ سے) پانچ برس کا بچہ بھی تھا اس لیے بہتر ہوتا کہ دہشت گردوں کو نہ مارا جاتا یا ان پر گولی نہ برسائی جاتی۔ بچے کی حمایت کی آڑ میں دہشت گردوں کی حمایت بھی ہوگئی۔ الزام دہشت گردوں کو مارنے والوں (یعنی پولیس) پر گیا نہ کہ دہشت گردوں پر جن کی وجہ سے (پولیس کو) گولی چلانی پڑی اور جن کی وجہ سے بچہ یا یوں کہیں کہ معصوم بھی مارا گیا۔ قاری کی aversion دہشت گردوں سے پیدا کرنی چاہیے تھی نہ کہ دہشت گردوں کو مارنے والوں کے تئیں۔ بہر حال اچھی غزل کے لیے مبارک ہو۔ آپ سے رابطے کا متمنی...... آر پی شوخ

……………

راشد جمال فاروقی

محترم پروفیسر صاحب۔ سلام ورحمت

خدا کرے آپ شگفتہ خاطر ہوں۔ ڈاکٹر سیفی سرونجی مدیر 'انتساب' کا حکم نامہ موصول ہوا ہے کہ وہ آپ کے فن اور شخصیت پر خصوصی نمبر شائع کرنے والے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب میں مرکزی حکومت کی دوا ساز کمپنی Indian Drogs & Pharmacenticals (IBPL) کے کالج میں انگریزی ادب پڑھاتا ہوں۔ اردو میں میری ادبی تخلیقات گزشتہ پچیس برسوں سے معیاری رسائل میں شامل رہی ہیں۔ انتساب کے تازہ شمارے میں، سب رس کے فروری والے شمارے میں بھی میری غزلیں موجود ہیں۔ میں آپ کا بے حد مداح رہا ہوں۔ اس لیے کہ آپ انتہائی طرحدار قسم کی غزلیں کہتے ہیں۔ غزل گو حضرات کے جم غفیر میں آپ کا قد نکلتا ہوا ہے جو الگ سے اور دور سے ہی توجہ کھینچ لیتا ہے۔ میرا خود جی کرتا تھا کہ جس حد تک آپ کو یعنی آپ کے فن کو سمجھ سکا ہوں اس پر کچھ لکھوں۔ اللہ نے موقع فراہم کر دیا از راہ کرم مجھے اپنی چند کتب ارسال فرما دیں تا کہ آپ کی شخصیت اور فن کو قریب سے دیکھ سکوں۔ والسلام

نیاز مند......راشد جمال فاروقی

رفیق الزماں

ماہنامہ "صبحِ فردا"، ۴/ جنوری ۲۰۰۶ء

محترم مظفر حنفی صاحب۔ تسلیم

امید کہ مزاج گرامی بخیر ہوگا۔ گزشتہ ماہ آپ کی دختر کی تقریب شادی کا دعوت نامہ موصول ہوا تھا لیکن اس موقع پر کسی ضروری کام سے دہلی سے باہر جانا پڑ گیا۔ اس لیے شادی کے مبارک موقع پر شرکت کرنے سے قاصر رہا۔ آپ نے دعوت نامہ بھیج کر مجھے بڑی عزت بخشی اور میں اس عزت افزائی کے لیے آپ کا ممنون ہوں۔ آپ کو اپنی دختر نیک اختر کی شادی بہت مبارک ہو۔ نئے جوڑے کی شادماں و کامراں زندگی کے لیے دعا گو ہوں۔

نیا سال آپ سبھی لوگوں کو بہت بہت مبارک۔ نیک تمناؤں کے ساتھ۔

ہمیشہ آپ کا اپنا......رفیق الزماں

روشن لال روشن

محترم المقام...... بصد احترام آداب و نیاز

۲۴ر فروری ۹۷ء کی وہ شام میرے لیے ہمیشہ ناقابلِ فراموش رہے گی جب آپ سے میری ملاقات ہوئی اور ڈیڑھ گھنٹہ آپ کے ساتھ گفتگو کا موقع ملا۔ میں جیسا آپ کے متعلق سوچا تھا بالکل ویسا ہی پایا اور پہلے ہی لمحے سے آپ کی جو ادبی شخصیت میرے دل میں تھی نظر آئی اور اب بقول حالیؔ کہہ سکتا ہوں کہ:

بہت جی خوش ہوا حالیؔ سے مل کر　　ابھی کچھ لوگ باقی ہیں جہاں میں

اس ملاقات کا تاثر دیرپا ہے۔ ظہیر غازی پوری کی مکتوب بازی اور ستیہ پال آنند کی نظموں پر آپ کے جملے یا کمنٹس یاد کر کے لطف اٹھاتا ہوں۔ ظہیر غازیپوری کے سلسلے میں غالبؔ کا مصرع قابلِ غور ہے: خط لکھیں گے گرچہ مطلب......

ستیہ پال آنند کے سلسلے میں ایک شعر:

غزل کی بات تو اے دل یہی ہے　　بہت آسان ہے مشکل یہی ہے

آپ کی غزلیں رسائل میں دیکھتا ہوں اور آپ کے انداز بیان کا لطف اٹھتا ہوں۔

روشن لال روشن

....

محترم المقام مظفر حنفی صاحب۔ بصد احترام آداب و نیاز

ادھر آپ کی کئی غزلیں شب خون اور دیگر رسائل میں نظر سے گزریں۔ آپ کی غزلوں میں جذبے کی تڑپ اور سچائی بے حد متاثر کن ہے۔ مجھے اس بات پر فخر ہے کہ میں آپ سے ڈیڑھ گھنٹہ ہی سہی اچھی طرح مل چکا ہوں۔

ادھر تعمیرِ ہریانہ میں آپ کی غزل (غالباً فروری کا شمارہ تھا) دیکھی ایک شعر پڑھ کر جو لطف آیا وہ بیان سے باہر ہے:

مرنے کا تھا شوق کیسے　　لیکن کچھ مخلص احباب

بہت دنوں بعد ایسا عمدہ شعر پڑھنے کو ملا۔ میں نے دوستوں سے بہت تعریف کی، لیکن یہ کہ وہ اس شعر کا پورا لطف نہیں لے سکے۔ پھر میں نے کہا کہ اس شعر کا لطف نہیں لے سکتے تو شاعر بھی وہ نہیں ہو سکتے۔ اس بے پناہ شعر کے لیے اس بے مثال شعر کے لیے میں سر بہ خم ہوں۔ مبارک مبارک، سلامت سلامت۔ آپ کی غزلوں میں ایک عام آدمی کے احساس پوری فنکارانہ آب و تاب کے ساتھ چھلکتے پڑتے ہیں پھر کبھی آپ سے ملاقات ہو اس امید و دعا کے ساتھ آپ کا نیاز مند......روشن لال روشن

آپ کے لطف کے لیے چند شعر:

یاروں کی روش پر یوں کس بات کا رونا ہے
آتی ہے ہنسی ہم کو اس بات کا رونا ہے
آدابِ غمِ ہستی کیا خوب ہے یہ بستی
روتی ہے کہ واقف ہے کس بات کا رونا ہے
دھوپ رشتوں کی عجب چھاؤں گھنی لگتی ہے
لاکھ بگڑی ہو مگر بات بنی لگتی ہے
دھند دہشت کی سماعت پہ تنی لگتی ہے
ہر غزل تیری مجھے خوں میں سنی لگتی ہے

....

رانا روی سنگھ شاہین

۱۳ر جولائی ۲۰۰۷ء

محترم پروفیسر حنفی صاحب۔ آداب و تسلیمات

ایوانِ اردو کے مارچ ۲۰۰۳ء کے شمارے میں آپ کی غزل پڑھی۔ بہت اچھی لگی۔ مبارک ہو۔ پوری غزل ہی بڑی عمدہ ہے لیکن درج ذیل اشعار نے بہت متاثر کیا:

ترے بیمار کے سینے میں گنجائش ہی کتنی ہے

اسے دل کے علاوہ کوئی بیماری نہیں ہوگی

ہمارے پاؤں میں چھالے بہت ہیں اس لیے ہم پر
گل افشانی نہیں ہوگی گہر باری نہیں ہوگی

ہمیشہ سے وہی کہتے ہیں جو محسوس کرتے ہیں
مظفر شاعری میں ہم سے عیاری نہیں ہوگی

آپ کے قلم سے ایسے عمدہ شعر نکلتے رہیں ایسی آپ سے امید بھی ہے اور ایسی ہماری دعا بھی۔ آمین۔

خیر اندیش...... رانا روی سنگھ شاہین

....

رضیہ حامد (ڈاکٹر)

محترمی ومکرمی۔ السلام علیکم

امید ہے مزاج گرامی بخیر ہوں گے۔ شرمندہ ہوں کہ اتنے عرصہ بعد آپ کی خدمت میں حاضر ہو رہی ہوں۔ حامد صاحب اور میں آپ کے دولت کدہ پر حاضر ہوئے تھے مگر آپ کہیں گئے ہوئے تھے۔ اس کے بعد اطلاع ملی کہ آپ کلکتہ چلے گئے۔ گھر میں ذکر تو ہوا تھا۔ حامد صاحب نے اور میں نے اس کی پر زور موافقت کی تھی کہ آپ کو کلکتہ چلے جانا چاہیے۔ مبارک باد قبول کریں۔ کہاں تو آپ دعوت کھانے نوئیڈا آرہے تھے اب دعوت کھلانے کے لیے بٹلہ ہاؤس کب آرہے ہیں۔ مطلع کریں۔

میں نے ایک خط گھر کے پتے پر بھی دہلی روانہ کیا تھا کیونکہ کلکتہ کا پتہ معلوم نہیں تھا۔ بیسویں صدی میں آپ کا نیا پتہ دیکھا اوور فوراً حاضر ہوگئی۔ تازہ شمارہ ''فکر و آگہی'' روانہ ہے آپ کی رائے کا انتظار رہے گا۔

آئندہ شمارہ خاص نمبر ہوگا جس کا اشتہار رسالہ کے صفحہ نمبر ۵ پر شامل ہے۔ آپ کا دوسرا مضمون رفعت سروش پر چاہیے کیا امید کروں کہ آپ میری گزارش پر تنقیدی مضمون لکھیں گے۔ ویسے میں نے آپ کا نام اشتہار میں دے دیا ہے۔ آپ کا مضمون ان کی غزل

پر موجود ہے۔ مجھے اتنا تو حق حاصل ہے نالائق شاگرد ہی سہی بہر حال ہوں تو۔

حامد صاحب یاد کرتے ہیں۔ آپ کا دم دہلی میں تھا کہ ان سے جا کر باتیں تبادلہ خیال کر لیا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو مزید ترقیاں عطا فرمائے۔ آمین

بھوپال میں سب لوگ بخیر ہیں۔ آپ کے خط کا انتظار رہے گا۔ کارِ لائقہ سے یاد کریں۔ خدا حافظ

خیر طلب...... رضیہ حامد

....

9/9/90

محترمی۔ السلام علیکم

امید ہے مزاج عالی بخیر ہوں گے۔ بھوپال نمبر کے متعلق خط آپ کو مل گیا ہوگا۔ ابھی تک جواب سے محروم ہوں۔ یقین ہے کہ آپ اپنا گرانقدر مقالہ بھوپال کی غزل پر تیار کر رہے ہوں گے۔ یہ موضوع میرے نزدیک بہت اہم ہے۔ بھوپال میں تمام اصناف سخن میں غزل کو زیادہ پذیرائی ملی ہے۔ اس موضوع پر مقالہ کے بغیر بھوپال نمبر شائع نہیں ہوگا۔

اساتذہ کے مشاعرہ میں آپ کا نام موجود تھا اس لیے امید تھی کہ آپ تشریف لائیں گے تو بالمشافہ بات ہو جائے گی اس لیے خط کو مؤخر کیا افسوس ہوا کہ آپ اپنی مصروفیت کے سبب نہیں آسکے۔

حامد صاحب بعد مزاج پرسی سلام عرض کرتے ہیں۔ عاصمہ بھابی سے سلام عرض کر دیں۔ دہلی تشریف لائیں تو ضرور مطلع کریں تا کہ آپ سے بھوپال کے متعلق تبادلہ خیال کیا جا سکے۔ خدا حافظ

خیر طلب...... رضیہ حامد

....

24/6/94

محترم حنفی صاحب۔ السلام علیکم

امید ہے آپ مع اہل و عیال بخیر ہوں گے۔

عرصہ سے آپ سب سے نیاز حاصل نہیں ہوا۔ جناب حامد بستوی صاحب سے

معلوم ہوا کہ آپ دہلی تشریف لائے ہوئے ہیں۔ میں نے آپ کی خدمت میں حاضر ہونے کا پروگرام بنایا، اتفاق سے چند مہمان آگئے اور ہم لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہونے کی خوشی سے محروم رہے۔ پھر آج بالکل طے کیا ہوا تھا کہ کل آپ کے دولت کدہ پر جانا ہی جانا ہے کہ حامد بستوی صاحب نے آپ کے کلکتہ جانے کی خبر سنائی یعنی ملاقات کو اُدھار کر دیا۔ میں نے اسی کو غنیمت جانا اور فوراً حاضر ہوگئی۔ کل کسی سے معلوم ہوا کہ آپ کے گھر شادی تھی اس کی دلی مبارکباد اب کسی دن آپ کی غیر موجودگی میں آپا صاحبہ سے نیاز حاصل کروں گی اور بہو بیگم سے ملاقات میرا غائبانہ تعارف کروا ہی دیں گے کہ ایک نالائق شاگرد جو اپنے استاد کی حکم عدولی کرتی ہے۔ آپ نے عشرت قادری صاحب پر مضمون موصوف کو ہی روانہ فرمایا تھا وہ ان کے کاغذات کے ذخیرہ میں محفوظ ہوگیا اب خدا خدا کر کے کل ایک قدیم ڈاک سے آیا جس میں آپ کا مضمون ہے جو حامد بستوی صاحب کو لکھنے کے لیے دے دیا ہے۔ حامد بستوی صاحب سے میں نے کہا ہے کہ آپ کو دکھائیں کہیں کوئی حذف واضافہ کرنا ہو تو کر دیں۔ نوازش ہوگی۔ بھوپال نمبر آپ کے گرانقدر مضمون کا منتظر ہے 'بھوپال کا شعری منظر نامہ' یا جو آپ مناسب سمجھیں۔ میں انتظار کروں گی۔ شکریہ۔

ایک گزارش ہے دہلی آکر مطلع کر دیا کریں تاکہ میں حاضر ہوسکوں اور کلکتہ سے آدھی ملاقات خیر و عافیت کی ہو ہی سکتی ہے۔ حامد صاحب کلکتہ جا کر بھی نہیں مل سکے افسوس کر رہے تھے۔ محترمہ بھابی صاحبہ محترمہ آپا صاحبہ کی خدمت میں سلام عرض ہے۔ سب بچوں کو دعائیں اور سلام۔ صبا تو اب ماشاءاللہ بڑی کلاس میں ہوں گی۔ ان کو بھی دعائیں۔ میں دو جولائی کو بھوپال جا رہی ہوں۔ خدا حافظ

خیر طلب...... رضیہ حامد

....

راشد انور راشد

۶؍ جولائی ۹۲ء

بے حد پیارے مظفر حنفی صاحب۔ سلام قبول کیجیے۔

آپ کی چیزیں میں ہمیشہ ہی بڑے شوق سے پڑھتا ہوں، ابھی حال ہی میں "راشٹریہ سہارا"، "روحِ ادب" اور "تعمیر" میں آپ کی زبردست چیزیں نظر سے گزریں۔ آپ کی غزلیں تو ہمیشہ ہی بہت پیاری ہوتی ہی ہیں لیکن آپ کی نظمیں بھی بہت خوبصورت ہوتی ہیں۔ میں نے آپ کی زیادہ نظمیں تو نہیں پڑھی ہیں لیکن جتنی بھی پڑھی ہیں، ان سے میں بہت زیادہ متاثر ہوا ہوں۔ تعمیر میں شائع شدہ آپ کی نظم "چلتا جائے چاک......" پڑھ کرتہِ دل سے مبارکباد دینے کے لیے مجبور ہوگیا۔ مبارک ہو۔

ہم لوگوں نے دھنباد سے ایک سہ ماہی رسالہ "فنکار" کی اشاعت شروع کی ہے۔ اگلے شمارے کے لیے آپ سے خوبصورت نظمیں بھیجنے کی فرمائش ہے۔ تازہ شمارہ آنے ہی والا ہے۔ میں آپ کر ضرور روانہ کروں گا۔

چچا جان صدیق مجیبی صاحب سے آپ کے تذکرے اکثر سنتا رہتا ہوں۔ رانچی کا کبھی پلان بنے تو خاکسار کے غریب خانے کو عزت بخشنے کی زحمت ضرور گوارہ کریں گے۔ تخلیق اور جواب کا انتظار رہے گا۔ خیر اندیش......راشد انور راشد

....

ریاض لطیف

احمد آباد/ ۱۷؍دسمبر ۹۱ء

محترم مظفر حنفی صاحب۔ السلام علیکم

احمد آباد میں آپ سے مختصر سی ملاقات ہوئی تھی، وہ آج تک ذہن میں تازہ ہے۔ آپ جس محبت سے پیش آئے اور جس طرح میری حوصلہ افزائی کی اس کی میں بہت قدر کرتا ہوں۔ چند مصروفیات اور کچھ حد تک میری کاہلی کی وجہ سے میں یہ خط پہلے نہیں لکھ سکا اس لیے معذرت خواہ ہوں۔ "شاعر" کے تازہ شمارہ میں آپ کی مٹھی بھر غزلیں پڑھ کر یہ خط لکھنے بیٹھا ہوں۔ یہاں پر زیادہ تر وقت تو آفس میں گزر جاتا ہے۔ اکثر وارث علوی صاحب، محمد علوی صاحب اور جینت پرمار سے ملاقاتیں ہوتی رہتی ہیں۔ اب آپ کو سلام کلیتے ہیں۔

تھوڑی بہت شاعری بھی ہو جاتی ہے۔ آئندہ کبھی چند غزلیں وغیرہ آپ کو لکھ بھیجوں گا۔ آپ کی رائے کی امید رہے گی۔ اور تو سب خیریت سے ہے اور امید ہے کہ آپ کا مزاجِ گرامی بھی بخیر ہوگا۔ اگر فرصت میں اس خط کا جواب دے سکیں تو یقیناً مسرت ہوگی۔ اب اجازت۔

آپ کا......ریاض

……

رفیع کاظمی

۸؍جون ۹۳ء

مظفر میاں۔ السلام علیکم

چونکہ عاصمہ مجھ سے عمر میں چھوٹی ہے اس لیے مختصر الفاظ میں القاب لکھا ورنہ شاید کہتا ''محترم ومکرم جناب ڈاکٹر صاحب، دام ظلہ'' خیر۔

میرا نام آپ کے لیے نیا ہوگا ویسے میں بھی کڑے کی پیداوار اور رشتہ میں عاصمہ بہن ہوتی ہے۔ اس کے والد کو ممن ماموں اور والدہ کو ببن خالہ کہا کرتا تھا۔ کوٹھی میں رہتا ہوں۔ ظہور اور عزیز میں ہم عمر تھے۔ برادرانہ سے زیادہ دوستانہ تعلقات تھے۔ میرے والد مرحوم وصی الدین جو ذرا اونچا سنتے تھے شاید عاصمہ کو یاد آجائے۔ امکان ہے کہ میرے چھوٹے بھائی 'صفی' سے ملاقات ہوئی ہوگی۔

میں تعلیم کے سلسلے میں اپنے پھوپھی زاد بھائی فخر الدین صاحب مرحوم کے ساتھ چلا گیا تھا جو فیض آباد میں جیلر تھے۔ ظہور اور مجن نے جب آگرہ میں ملازمت شروع کی تو وہاں ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ تھے۔ عرصہ ہوا اس کا انتقال ہو چکا ہے۔ اس سے چھ ماہ قبل ان کے بڑے بیٹے اور دو سال قبل چھوٹے داماد کا انتقال ہو چکا تھا۔

۱۹۴۹ء میں تعلیم کو خیر باد کہہ کر لکھنؤ میں ملازمت شروع کی۔ طویل خاموشی کے بعد تعلیم کا سلسلہ شروع کیا جو اب بھی جاری ہے۔ فارسی ادبیات میں پی ایچ ڈی کی اور دو سال شبلی کالج کے ڈگری سیکشن میں استاد بھی رہا۔ اب ملازمت سے سبکدوش ہو کر بیشتر وقت

آپ کی چیزیں میں ہمیشہ ہی بڑے شوق سے پڑھتا ہوں، ابھی حال ہی میں ''راشٹریہ سہارا''، ''روحِ ادب'' اور ''تعمیر'' میں آپ کی زبردست چیزیں نظر سے گزریں۔ آپ کی غزلیں تو ہمیشہ ہی بہت پیاری ہوتی ہی ہیں لیکن آپ کی نظمیں بھی بہت خوبصورت ہوتی ہیں۔ میں نے آپ کی زیادہ نظمیں تو نہیں پڑھی ہیں لیکن جتنی بھی پڑھی ہیں، ان سے میں بہت زیادہ متاثر ہوا ہوں۔ تعمیر میں شائع شدہ آپ کی نظم ''چلتا جائے چاک......'' پڑھ کر تہِ دل سے مبارکباد دینے کے لیے مجبور ہو گیا۔ مبارک ہو۔

ہم لوگوں نے دھنباد سے ایک سہ ماہی رسالہ ''فنکار'' کی اشاعت شروع کی ہے۔ اگلے شمارے کے لیے آپ سے خوبصورت نظمیں بھیجنے کی فرمائش ہے۔ تازہ شمارہ آنے ہی والا ہے۔ میں آپ کر ضرور روانہ کروں گا۔

چچا جان صدیق مجیبی صاحب سے آپ کے تذکرے اکثر سنتا رہتا ہوں۔ رانچی کا کبھی پلان بنے تو خاکسار کے غریب خانے کو عزت بخشنے کی زحمت ضرور گوارہ کریں گے۔ تخلیق اور جواب کا انتظار رہے گا۔

خیر اندیش......راشد انور راشد

....

ریاض لطیف

احمد آباد/ ۷ا/ دسمبر ۹۱ء

محترم مظفر حنفی صاحب۔ السلام علیکم

احمد آباد میں آپ سے مختصر سی ملاقات ہوئی تھی، وہ آج تک ذہن میں تازہ ہے۔ آپ جس محبت سے پیش آئے اور جس طرح میری حوصلہ افزائی کی اس کی میں بہت قدر کرتا ہوں۔ چند مصروفیات اور کچھ حد تک میری کاہلی کی وجہ سے میں یہ خط پہلے نہیں لکھ سکا اس لیے معذرت خواہ ہوں۔ ''شاعر'' کے تازہ شمارہ میں آپ کی مٹھی بھر غزلیں پڑھ کر یہ خط لکھنے بیٹھا ہوں۔ یہاں پر زیادہ تر وقت تو آفس میں گزر جاتا ہے۔ اکثر وارث علوی صاحب، محمد علوی صاحب اور جینت پرمار سے ملاقاتیں ہوتی رہتی ہیں۔ اب آپ کو سلام کلیتے ہیں۔

تھوڑی بہت شاعری بھی ہو جاتی ہے۔ آئندہ کبھی چند غزلیں وغیرہ آپ کو لکھ بھیجوں گا۔ آپ کی رائے کی امید رہے گی۔ اور تو سب خیریت سے ہے اور امید ہے کہ آپ کا مزاجِ گرامی بھی بخیر ہو گا۔ اگر فرصت میں اس خط کا جواب دے سکیں تو یقیناً مسرت ہوگی۔ اب اجازت۔

آپ کا......ریاض

....

رفیع کاظمی

۸؍جون ۹۳ء

مظفر میاں۔ السلام علیکم

چونکہ عاصمہ مجھ سے عمر میں چھوٹی ہے اس لیے مختصر الفاظ میں القاب لکھا ورنہ شاید کہتا "محترم ومکرم جناب ڈاکٹر صاحب، دام ظلہ" خیر۔

میرا نام آپ کے لیے نیا ہوگا ویسے میں بھی کڑے کی پیدوار اور رشتہ میں عاصمہ بہن ہوتی ہے۔ اس کے والد کو ممن ماموں اور والدہ کو ببن خالہ کہا کرتا تھا۔ کوٹھی میں رہتا ہوں۔ ظہور اور عزیز میں ہم عمر تھے۔ برادرانہ سے زیادہ دوستانہ تعلقات تھے۔ میرے والد مرحوم وصی الدین جو ذرا اونچا سنتے تھے شاید عاصمہ کو یاد آ جائے۔ امکان ہے کہ میرے چھوٹے بھائی 'صفی' سے ملاقات ہوئی ہوگی۔

میں تعلیم کے سلسلے میں اپنے پھوپھی زاد بھائی فخر الدین صاحب مرحوم کے ساتھ چلا گیا تھا جو فیض آباد میں جیلر تھے۔ ظہور اور مجن نے جب آگرہ میں ملازمت شروع کی تو وہاں ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ تھے۔ عرصہ ہوا اس کا انتقال ہو چکا ہے۔ اس سے چھ ماہ قبل ان کے بڑے بیٹے اور دو سال قبل چھوٹے داماد کا انتقال ہو چکا تھا۔

۱۹۴۹ء میں تعلیم کو خیر باد کہہ کر لکھنؤ میں ملازمت شروع کی۔ طویل خاموشی کے بعد تعلیم کا سلسلہ شروع کیا جواب بھی جاری ہے۔ فارسی ادبیات میں پی ایچ ڈی کی اور دو سال شبلی کالج کے ڈگری سیکشن میں استاد بھی رہا۔ اب ملازمت سے سبکدوش ہو کر بیشتر وقت

مطالعہ کی نذر رہوتا ہے۔

میں عرصہ سے لکھنے کی سوچ رہا تھا۔ آپ کی کتابیں، مقالے اور اشعار پڑھے۔ آج بھی قومی آواز میں ''فسادزدہ اشعار'' پڑھے تو پرانی خواہش جاگ اٹھی اور لکھنے بیٹھ گیا۔ ملنے کی بھی خواہش ہے۔ ہوسکتا ہے کہ اللہ اس کا بھی سامان پیدا کردے۔ مکّی بی بی کا تعلق بھی چونکہ کڑے سے ہے، ن کے یہاں بھی آمد ورفت رہتی ہے اکثر آپ کا تذکرہ رہتا ہے۔ میرا خیال ہے کہ لکھنؤ تو آنا ہوتا ہوگا اگر مستقبل میں کوئی پروگرام ہو تو مطلع کریئے گا۔ انشاء اللہ ملاقات کروں گا۔

میرے خیال میں فی الحال اتنا ہی تعارفی مواد کافی ہے، اگر موقع دیا تو تفصیل سے گفتگو ہوگی۔ عاصمہ نیز بچوں کو دعا کہیے گا۔ میں جواب کا منتظر رہوں گا۔ فقط

نیازمند...... رفیع کاظمی

رشید الوحیدی (پروفیسر)

24/3/90

مخدومی زید مجدکم۔ السلام علیکم

آپ کلکتے میں ہیں، کچھ عجیب سا لگ رہا ہے 24/3 کے قومی آواز میں آپ کے استقبال کی (اردو اکاڈمی میں) رپورٹ پڑھی، گویا اپنے ایک عزیز کی حالتِ مسافرت میں پذیرائی ہو رہی ہے، وہ بھی عجیب سا لگا۔ خیر یہ سب کیوں ہوا، کیسے ہوا۔ یہ اپنے اپنے مملکت کے رموز ہیں۔ خسروؤں سے کیا پوچھنا۔ مجھے تو یہ اچنبھا ہے کہ بہت بڑے لوگ، بہت بڑے جذباتی فیصلے بہت جلد کیسے لے لیتے ہیں۔

اچھا میرے قابلِ عزت حنفی صاحب! بڑی گستاخی کر رہا ہوں۔ بد دل نہ ہوں، نہ گستاخ سمجھیں حوصلے کے ساتھ معاف کرتے ہوئے ذرا زحمت فرمادیں۔ مغربی بنگال اردو اکیڈمی کے اعلان پر کبھی ۴/۵ سال قبل دو کہانی بھیج دی تھی جو چھپ گئی۔ سالوں خوشامد کے بعد رقم بھی بھیج دی مگر میری ہی ''اولاد'' کی رونمائی سے مجھے محروم کر رکھا ہے۔ خوشامد

کے باوجود دو نسخے بھی نہ بھیجے، کیا آں مخدوم اپنے اثرات کو کام میں لا سکتے ہیں؟ کسی سے کہہ دیں یا فون پر چیئر مین محمد امین صاحب یا وائس چیئر مین شمس صاحب سے تاکید فرما کر دو نسخے بھجوا دیں۔ جناب کے لیے یہ کام بظاہر غیر دلچسپ، بے کیف موجب زحمت ہوگا۔ اور دلّی کے لیے کوئی حکم؟

نوٹ: اندازہ یہ ہوا بہار اور بنگال سے کبھی کوئی معاملہ نہ کرے۔

خادم نیاز مند۔ وحیدی

نوٹ: جناب کے اثرات کا کچھ اندازہ اس نیاز مند کو بھی ہے اگر کہیں سے ان دونوں کتابوں پر انعام کے لیے سفارش فرما سکیں تو مزید کرم۔

……………

ریحان ناصر

۲۷؍ستمبر ۲۰۰۳ء

محترم جناب ڈاکٹر مظفر حنفی صاحب۔ آداب وسلام

امید ہے کہ مزاجِ گرامی بخیر ہوگا۔ میں بڑے ادب واحترام کے ساتھ آپ سے تحریری گفتگو کرنے کی جسارت کر رہا ہوں۔ میں اردو ادب کا ایک طالبِ علم گزشتہ کئی برسوں سے قافیہ پیمائی کر رہا ہوں۔ ابھی تک تھوڑی بہت تعلیم میں نے علامہ شارق جمال صاحب سے حاصل کی مگر ۱۳؍ستمبر کو شارق صاحب اس دنیائے فانی سے کوچ فرما گئے۔

لہٰذا میں اب اپنی اصلاح آپ سے کروانا چاہتا ہوں۔ یعنی آپ کا شاگرد بننا چاہتا ہوں۔ مجھے امید ہے کہ آپ مجھے اپنا شاگرد بنا کر میری رہنمائی کریں گے میں اس خط کے ساتھ کچھ تخلیقات روانہ کر رہا ہوں، جس میں آپ ہی کی زمین میں کہی ہوئی ایک حمد بھی شامل ہے۔ مجھے اصلاحی خط کا انتظار رہے گا۔ فقط

طالبِ دعا۔ ریحان ناصر

……………

رحیم رضا

۳۰ رمئی ۲۰۰۷ء

مکرمی مظفر حنفی صاحب۔ سلام مسنون

کافی دنوں پہلے بیاول میں مولانا آزاد لائبریری کی جانب سے منعقدہ پروگرام میں آپ سے پہلی مرتبہ ملاقات کا شرف حاصل ہوا تھا۔ رات میں وہیں سے ساودہ میں ایک شعری نشست میں آپ کو سننے اور آپ کے سامنے اپنا کلام سنانے کا موقع ملا تھا۔ بے حد کامیاب نشست رہی تھی۔ بچپن سے آپ کا کلام پڑھتا رہا ہوں۔ گزشتہ ہفتہ جلگاؤں میں مجروح میموریل سوسائٹی کے زیر اہتمام منعقدہ مشاعرہ میں محض آپ سے ملاقات کی غرض سے پہنچا تھا لیکن شاید آپ خرابیِ صحت کی بنا پر جلد ہی آرام گاہ کو لوٹ چکے تھے۔ میں اس خط کے ساتھ اپنی نظموں کا مجموعہ ''پھول پھول خوشبو'' کی ایک کاپی ارسال کر رہا ہوں ملتے ہی رسید سے نوازیں اور اپنی گرانقدر آراء سے نوازیں تاکہ آئندہ کے لیے مشعلِ راہ کے طور پر کام آسکے۔

میں ڈاکٹر ذاکر حسین اردو ہائی اسکول و جونیر کالج میں سائنس ٹیچر ہوں لیکن اردو زبان و ادب سے لگاؤ ہے اس لیے اپنے خیالات کو صفحۂ قرطاس پر اتارنے کی جسارت کر لیتا ہوں۔ خیر۔ احباب میں درجہ بدرجہ دعا و سلام کہیں۔ طالبِ دعا۔ رحیم رضا

……………

رحمت امروہوی

9/8/98

محترم۔ تسلیم

کلکتہ دوردرشن کا مشاعرہ سنا۔ آپ کو خوبصورت غزل کے لیے مبارک باد۔

ایک خط جناب کو پہلے بھی لکھا تھا عرض یہ ہے کہ ''روحِ غزل'' میں جن شعرا کا کلام

شامل ہے کیا ان کو کتاب حاصل کرنے کے لیے کچھ رعایت یا کمیشن وغیرہ ہے اگر ہے تو تحریر کریں میں روپیہ بھیج کر کتاب حاصل کرلوں گا۔

رحمت امروہوی

……

ریحانہ جاوید

30/9/2003

عزت مآب جناب مظفر حنفی صاحب۔ تسلیمات

امید ہے آپ مع الخیر ہوں گے۔ آپ کی صحت و درازیٔ عمر کے لیے دعا گو ہوں۔ دو تین دفعہ فون پر ابطہ قائم کیا۔ صاحبزادے سے گفتگو ہوئی۔ علم ہوا آپ باہر تشریف لے گئے ہیں۔ آپ کی عدیم الفرصتی سے واقف ہوں اس لیے بار بار آپ کو تنگ کرنا مناسب نہیں۔ لہٰذا جس مقصد کے لیے فون کیا اسے خط میں لکھ رہی ہوں۔ آپ کا صد شکریہ، میری کتاب کی رونمائی ہو چکی۔ کافی تعداد میں اہلِ علم و ادب اور معزز شخصیات موجود تھیں۔ تقریباً شہر ناگپور کی تمام معزز ہستیاں شریک رہیں۔ چیف جسٹس مدھیہ پردیش و سابق چیف جسٹس بمبئی ہائیکورٹ مہمانانِ خصوصی و صدر تقریب تھے۔ بس آپ کی کمی تھی۔ مجھے یقین تھا کہ میری دعوت دینے کے باوجود آپ کا آنا ممکن نہیں اس لے صرف فون پر عندیہ لینے دو بار فون کیا۔ تو صاحبزادہ و بھابی صاحبہ سے گفتگو ہوئی۔ بہر کیف رسمِ اجراء کی تقریب بہت کامیاب ہوئی۔ اس کامیابی میں آپ کا بڑا ہاتھ ہے۔ آپ جیسی معزز مایۂ ناز علم و ادب شخصیت کے ''پیش لفظ'' نے میری ناچیز کاوش کو معتبر مستند و قابلِ قبول بنا دیا۔ میری تصنیف کی خوبصورتی میں چار چاند لگا دیے۔ میری دلی تمنا تھی کہ آپ جیسا قابل و زمانہ جس کی قدر و منزلت کرتا ہو مشہور و معروف محقق و تنقید نگار ادیب اس کا پیش لفظ لکھے خدا کا کرم آپ نے شرف قبولیت بخشی اور میری مراد بر آئی۔ بہت شکر گزار و ممنون ہوں۔ جب بھی ناگپور تشریف لائیں اس غریب بہن کو اپنی یادوں کی فہرست مین شامل رکھیں۔ عین نوازش۔ حسبِ مراتب سلام و دعائیں۔ ممنون کرم

آپ کی بہن……ریحانہ جاوید

……

رئیس الدین رئیس

19/5/2000

محترم و مکرم۔ السلام علیکم! آپ کے کرم نامے کا جواب دے چکا ہوں، امید ہے ملا ہوگا ایک بار پھر آپ کی عنایت کے لیے سراپا ممنون ہوں۔

آج نصیر احمد ناصر صاحب نے تسطیر روانہ کیے ہیں اس میں ایک کاپی آپ کی خدمت میں بھیجنے کے لیے لکھا ہے۔ حاضرِ خدمت ہے رسید آپ ان کو براہِ راست روانہ کریں تو ایک کارڈ پر مجھے بھی وصولیابی سے مطلع فرما دیں۔ نوازش ہوگی۔ متعلقین کے خدمت میں سلام و خلوص۔ کارِ لائقہ سے یاد فرمائیں۔

خاکسار...... رئیس الدین رئیس

....

زبیر رضوی

''ذہن جدید'' (نئی دہلی) ۱۱رمئی ۹۰ء

مکرمی۔ تسلیم

آپ کی دو غزلیں شمارہ ۱۷ (زیر ترتیب) میں شامل ہیں۔

ع آندھی کی تیاری ہے...... حقیقت ہے مگر اپنی زبان سے کہا نہیں کرتے

برائے کرم یہ غزلیں کہیں اور نہ بھیجیں۔ امید ہے آپ بعافیت ہوں گے۔

مخلص...... زبیر رضوی

....

زبیر احمد فاروقی

5/7/2003

مکرمی ڈاکٹر مظفر حنفی صاحب۔ سلام مسنون

امید کہ مزاج گرامی بعافیت ہوں گے۔ آپ کی تخلیقات (دو عدد غزلیں) موصول ہوئیں ساتھ اردو اکادمی دہلی کے جلسۂ تقسیم ایوارڈ کا دعوت نامہ بھی۔ آپ کی ان عنایتوں کے لیے ممنون ہوں۔ اردو اکادمی دہلی کے ذریعے دیا جانے والا آپ کو ایوارڈ برائے شاعری آپ کا ادبی خدمات کا ایک سنگ میل تو ہو سکتا ہے لیکن منزل نہیں۔ آپ کو مزید خدمات انجام دینی ہیں جس کے لیے اللہ تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ میں دست بدعا ہوں، وہ آپ کی عمر میں برکت عطا کرے، دماغ وجسمانی صحت معمول پر رہے۔

متعلقین کو حسبِ مراتب سلام ودعا فرمادیں۔ مخلص...... زبیر احمد فاروقی

....

زبیر شفائی

19/1195

برادرِ مکرم ومعظم جناب مظفر حنفی۔ سلام ورحمت

جب تک آپ سے تعارف وتعلق نہیں تھا آپ کی آمد وجامد سے بھی مجھے سروکار نہیں رہا، مگر اب جب سنتا ہوں کہ کان پور تشریف لائے اور ملاقات کے بغیر واپس ہو گئے، یقین کیجیے تکلیف کا احساس ہوتا ہے۔ آپ ان چند فنکاروں میں ہیں، جنھیں میں بصد شوق پڑھتا ہوں اور خط اٹھاتا ہوں۔ یہ حقیقت ہے کہ بسیار گوئی کے باوجود غضب کی تازگی ہے آپ کے کلام میں۔ اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ۔

گزشتہ ہفتہ الٰہ آباد سے آئے ہوئے ایک محترم دوست کے خط نے چونکا دیا۔ تحریر تھا زبیر صاحب، روحِ غزل میں آپ کی فلاں فلاں غزلیں شامل ہیں، مگر نثری تحریر ذکر سے خالی ہے۔ مقدمہ میں کانپور کے موجودہ شعراء میں محمد احمد رمز اور عشرت ظفر کا تذکرہ نئی غزل کے حوالے سے دیا گیا ہے۔

محترم! اگر سہواً ایسا ہو گیا ہے تو اب کیا بھی کیا جا سکتا ہے، لیکن اگر یہی سچ ہے تو صفِ اول کے قلمکار ہونے کے ناطے آپ مجھے مزید غور وفکر کا مشورہ دے سکتے ہیں۔ انشاء

اللہ عمل کروں گا۔ چونکہ ادب ہی میری زندگی ہے، اس لیے ایک پل کی غفلت بھی میرے لیے مضر ہوسکتی ہے۔ آپ کا جواب اعزاز ہوگا۔

نیاز مند......زبیر شفائی

....

زیبا جونپوری

14/9/96

محترم المقام جناب مظفر حنفی صاحب۔ صد ہزار سلام و نیاز

چند ٹوٹے پھوٹے اشعار لے کر حاضر خدمت ہوا ہوں۔ اس امید پر کہ شاید نگاہِ مظفر کے جلوۂ تاثر سے نقوشِ زیبا سے بھی چمک اٹھیں۔ مسودہ original ہے۔ اور اسی مہینے کی آخری تاریخوں میں ''اردو اکیڈمی'' میں پیش کرنا ہے۔ اس لیے درخواست ہے کہ جلد واپس بھیجنے کی زحمت فرمائیں۔ کرم ہوگا۔ بہت بہت امید ہے کہ آپ سب مع الخیر ہوں گے۔ سب کی خدمت میں میرا سلام عرض ہے۔ جواب کا منتظر

احقر۔ زیبا جونپوری

....

زرینہ زرّیں

19/12/99

استاد محترم۔ سلام مسنون

آپ سے گزارش ہے کہ دونوں طرف کے فلیپ کے لیے اپنی رائے سے نوازیں۔ اس مسودے کے علاوہ حلقۂ ارباب ذوق کے مذکورہ پانچ شعراء کی نظمیں (منتخب) بھی شامل کررہی ہوں۔ آپ کی رائے میرے لیے بیش بہا عطیہ ہے۔

آپ کی شاگردہ......زرینہ زرّیں

سید ظہور قاسم

(وائس چانسلر جامعہ ملیہ اسلامیہ)

۲۴ر جنوری ۱۹۹۱ء

جناب ڈاکٹر مظفر حنفی صاحب۔ السلام علیکم

آپ کا خط ملا۔ جس میں شعبہ اردو میں ذاکر حسین چیئر قائم ہونے پر مبارکباد دی ہے۔ اس کے لیے بہت بہت شکریہ۔ میری ہمیشہ یہی کوشش رہے گی کہ جامعہ اسی طرح ترقی کی راہوں پر گامزن رہے۔

سید ظہور قاسم

……………

سالک لکھنوی

۳۱ر دسمبر ۸۹ء

محترمی ومکرمی حضرت ڈاکٹر مظفر حنفی۔ آداب عرض ہے۔

حامل رقعہ محترمہ روحی قاضی آپ کی خدمت میں حاضر ہو رہی ہیں۔ مغربی بنگال میں اہلِ اردو میں یہ پہلی خاتون ہیں جنھوں نے کلکتہ یونیورسٹی سے ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی تھی۔ یہ کئی کتابوں کی مصنفہ ہیں اور ان کے افسانے ہندوستان کے اردو رسائل میں شائع ہوتے رہے ہیں۔ آپ کی بلند و بالا شخصیت سے بہت متاثر بھی ہیں اور مرعوب بھی اس لیے انھیں متعارف کرا رہا ہوں۔

ڈاکٹر روحی قاضی آپ کے تحت کسی موضوع پر ڈی لٹ کے لیے کام کرنا چاہتی ہیں۔ میں نے کہا تھا کہ وہ عبد الغفور شہباز کو چن لیں۔ ان پر صرف ایک کتاب آئی ہے، لیکن بہت تشنہ ہے۔ اردو ادب کے اس نابغہ کے بہت سے پہلو ہیں جنھیں روشن کیا جا سکتا ہے لیکن موصوفہ کو میری رائے شاید پسند نہیں آئی۔ وہ آپ کے مشورے پر عمل کرنا چاہتی ہیں۔

آپ کی نظروں میں اردو ادب کی پوری کائنات ہے اور مجھے یقین ہے کہ ڈاکٹر روحی قاضی کے لیے آپ کوئی مناسب موضوع ضرور تجویز کر دیں گے۔

نادم ہوں کہ اس دن ناظم سلطان پوری والی محفل میں آپ سے جلد رخصت ہو جانا پڑا۔ روزانہ آبشار کے نیوز ایڈیٹر گزشتہ پندرہ دنوں سے چھٹی پر ہیں اور دس جنوری سے قبل واپس نہیں آئیں گے۔ اس لیے آبشار کی ذمہ داریاں مجھ پر کچھ زیادہ ہو گئی ہیں۔ اگر یہ بات نہ ہوتی تو میں آپ کی موجودگی میں محفل سے نہ اٹھتا۔ بد تمیزی ضرور ہوئی لیکن آپ معاف کر دیں گے۔ یہ بھی یقین ہے۔

مخلص......سالک لکھنوی

....

۵/دسمبر ۱۹۹۰ء

محترم المقام ڈاکٹر مظفر حنفی۔ تسلیمات

کار ضروری کے سلسلے میں اسپیکر مغربی بنگال اسمبلی جناب ہاشم عبد الحلیم صاحب سے ملا اور وہ خط ان کے حوالے کر دیا جو مجھے دیا گیا تھا۔ ان کی خواہش ہے کہ آپ ان سے کسی دن مل لیں۔ ان کے ملنے کے اوقات اسمبلی ہاؤس میں ساڑھے گیارہ بجے سے دو بجے دن تک ہیں جس کے بعد وہ گھر چلے جاتے ہیں کیونکہ ڈاکٹروں کا ان کے لیے یہی مشورہ ہے۔ بہتر ہو اگر ایک دو دن میں آپ ان سے مل لیں۔

نیاز مند......سالک لکھنوی

....

11/2/91

محترم بندہ ڈاکٹر مظفر حنفی۔ سلام و نیاز

ہمیں امید ہے کہ "آبشار" کا خاص نمبر آپ کے زیر نظر آیا ہوگا۔ سب کام بڑی عجلت میں ہوا اس لیے یقیناً تھوڑی بہت کوتاہیاں رہ گئی ہوں گی۔ اپنی رائے سے ہمیں ضرور نوازیں۔ وہ ہمارے لیے بہت اہم ہوگی۔

آئندہ عید کے موقع پر ایک نمبر کی تیاری ابھی سے شروع کردی گئی ہے۔ اس کا سائز بھی وہی ہوگا جو گزشتہ خاص نمبر کا تھا۔ صرف صفحات کم ہوں گے اور اسے بلا قیمت ۱۵/ اپریل کے ''آبشار'' کے شمارے کے ساتھ قارئین و بہی خواہاں آبشار کی خدمت میں پیش کیا جائے گا۔

پنڈت برج نرائن چکبست لکھنوی پر آپ کا ایک گراں قدر مضمون ہمارے پاس ہے۔ ہم اسے عید نمبر میں شائع کررہے ہیں۔ مزید کوئی نظم یا غزل عنایت فرمائیں تو نوازش ہوگی۔

نیاز مند...... سالک لکھنوی

....

۲۲/ مارچ ۹۲ء

محترم المقام حضرت ڈاکٹر مظفر حنفی۔ سلام خلوص

انجم فوقی صاحب کا ایک خط کوئی دس پندرہ دن قبل موصول ہوا تھا اور اس میں کتاب ''ایقاظ اور ورائے سخن'' کا تذکرہ تھا کہ دو جلدیں روانہ کی گئی ہیں۔۔ گزشتہ کل پارسل ملا۔ ایک جلد آپ کے نام ہے جو عزیزی شہود عالم آفاق صاحب کے ہاتھوں بھیج رہا ہوں۔

اردو اکاڈمی کی جانب سے مبلغ دس ہزار کی ایک رقم علی الحساب موڈرن پبلشنگ دہلی کو روانہ کردی گئی ہے۔ ان کی کثیر رقم باقی ہے۔ میں نے ایک عذر نامہ لکھا دیا ہے۔ انشاء اللہ گرانٹ ملتے ہی بقیہ رقم بھی روانہ کردی جائے گی۔

آپ سے ملنے کا بہت جی چاہتا ہے لیکن آپ کی مصروفیات کے اوقات مجھے معلوم نہیں ہیں کہ آپ کب تک یونیورسٹی میں اور کب گھر میں ملتے ہیں ضروری باتیں کرنی ہیں۔ کارِ لائقہ کا طالب۔

سلام خلوص۔ سالک لکھنوی

....

ساحر ہوشیار پوری

۲۸؍مارچ ۱۹۹۱ء

عنایت فرمائے بندہ ڈاکٹر مظفر حنفی صاحب

آپ کا مکتوبِ گرامی مرقومہ ۲۱ مارچ کل وارد فرما ہوا۔ شکر گزار ہوں کہ آپ نے ''سحرِ خیال'' پر کلکتہ کے کسی جریدے میں تبصرہ فرمانے کا مژدہ سنایا ہے۔ تبصرہ شائع ہو جائے تو اس کا تراشا یا متعلقہ شمارہ بھجوانے کی زحمت گوارا فرمائیے گا ممنون و مسرور ہوں گا۔ کلکتہ کے کسی ادیب کو سحرِ خیال کا نسخہ پیش کرنا مناسب خیال فرمائیں تو بلا تکلف تحریر فرمائیے گا۔

مغربی بنگال اردو اکادمی کو بھی عزیز پریم گوپال متل نے حسبِ ضابطہ انعامی مقابلہ کے لیے سحرِ خیال کی پانچ (غالباً) جلدیں مقرر تاریخ تک بھجوادی تھیں۔

آپ نے جس نکتے کی صراحت فرمائی ہے میں اس کے بارے میں غافل نہیں ہوں۔ اس برس تو یہ موقع ہاتھ سے نکل گیا۔ خیر، آپ دہلی تشریف لائیں تو مجھے یاد فرمالیجیے یا میرے غریب خانے پر قدم رنجہ فرمائیے۔ اس نکتے پر مفصل تبادلہ خیال کی ضرورت ہے۔ فی الحال صرف یہی عرض کروں گا کہ اپنا بایوڈاٹا مرتب فرمالیجیے اور اگر بایوڈاٹا موجود ہے تو اسے 'اپ ٹو ڈیٹ' کرلیجیے۔ مزید ملاقات پر۔ امید کہ آپ صحت مند اور شاد و شگفتہ ہوں گے۔

آپ کو یہ جان کر دلی مسرت کا احساس ہوگا کہ '' غالب انعام برائے ادبی خدمات (۱۹۸۹ء)'' کے لیے مجھ ناچیز کو منتخب کیا گیا ہے۔ تقسیم انعامات کی تقریب ماہ اپریل میں منعقد ہوگی۔

آپ کا مخلص..... ساحر ہوشیار پوری

....

۱۳؍مئی ۱۹۹۱ء

مکرم بندہ، جناب مظفر حنفی صاحب۔ سلام مسنون

۲۴؍اپریل کا کرم نامہ باصرہ نواز ہوا۔ یاد آوری کے لیے تہِ دل سے ممنون ہوں۔ چند روز تو اس امید میں گزر گئے کہ شاید آپ عید الفطر پر دہلی تشریف لائیں تو

ملاقات کی مسرت حاصل ہو۔ یہ امید بر آ نہ ہو سکی۔ اس کے بعد میں شدید عالت میں مبتلا ہو گیا۔ نزلہ، زکام، کھانسی کا اتنا شدید دورہ تھا کہ سانس لینا بھی محال۔ مسلسل بیس روز کے علاج کے بعد کچھ افاقہ محسوس کر رہا ہوں۔ معالج نے بتایا ہے کہ Chest infection ہو گیا تھا اور اس عمر میں بے حد محتاط رہنے کی ضرورت ہے کہ دوبارہ اس کا غلبہ نہ ہونے پائے۔ خط کے ساتھ بایوڈاٹا بھی ملا۔ میں نے اسے غور سے پڑھا ہے۔ خوبیاں ہی خوبیاں ہیں، خامی کوئی نہیں۔ لیکن ان خوبیوں کو پیش کرنے اور منظرِ خاص پر لانے کا بھی مخصوص طریقِ کار ہوتا ہے۔ سالِ رواں میں پیہم توجہ مرکوز کرنا ہوگی۔ آپ دہلی کب تشریف لا رہے ہیں؟ گرمیوں کی چھٹیاں تو ہوتی ہی ہوں گی۔ ملاقات پر ایک لائحہ عمل تیار کر لیا جائے گا۔

جناب پریم گوپال متل کو میں نے ''انشا'' کلکتہ کا ایڈریس دے دیا تھا۔ امید ہے کہ سحرِ خیال کا تبصرہ اس میں شائع ہو گیا ہوگا۔ امید کہ مزاج گرامی بہ خیر ہوگا۔

خیر اندیش......ساحر ہوشیار پوری

....

۲۸ر فروری ۹۲ء

محبّ گرامی مظفر حنفی صاحب۔ خلوصِ فراواں

اپنے مجموعہ ہائے کلام کی فہرست اولین فرصت میں مہیا فرمایئے، کس کس مجموعے پر کیا اور کس ادارے سے انعام ملا ہے؟ جن اصناف شعر میں طبع آزمائی کی گئی ہے، ان کی تفصیل بھی تحریر فرمایئے گا۔ جملہ مجموعوں کی ضخامت اندازاً کتنی ہے؟ وغیرہ وغیرہ

کسی اشد ضرورت کے سلسلے میں یہ کوائف مطلوب ہیں۔ ۱۵ مارچ تک بھجوا دیجیے ممنون ہوں گا۔ کسی شاعر یا کسی شاعر کے کلام پر آپ کی تصنیف یا تالیف شائع ہوئی ہو تو اس کی تفصیلات بھی ارسال کر دیجیے گا۔

اندازاً ایک برس قبل آپ نے ''سحرِ خیال'' پر انشا کلکتہ میں تبصرہ شائع کرانے کا ارادہ ظاہر کیا تھا۔ آپ کے ایماء پر جناب ف۔ س۔ اعجاز کو کتاب کی ایک جلد بذریعہ رجسٹرڈ

پوسٹ بھجوادی تھی۔ تبصرہ شائع ہوا یا نہیں، مجھے اس کا علم نہیں۔ اگر شائع ہوا ہو تو متعلقہ شمارہ یا اس کا تراشا بھجوانے کی زحمت گوارا فرمائیں۔

امید کہ آپ صحت مند اور شاد ماں ہوں گے۔ اب کے موسمِ سرما راس نہیں آیا۔ صرف علیل ہی نہیں بلکہ کئی روز صاحبِ فراش بھی رہا ہوں۔ ابھی تک صحت بحال نہیں ہوئی۔ عمر کے ۸۰ ویں زینے پر گیارہ فروری کو قدم رکھا ہے۔ یہ دور صحت کا نہیں، ''ناصحتی'' کا مانا جاتا ہے۔ خیر: ''ہر چہ آید بر سر اولادِ آدم بہ گزرد''

آپ کا مخلص دعا گو...... ساحر ہوشیار پوری

....

۹/ جولائی ۹۲ء

محبِّ مکرم، تسلیم!

کرم نامہ ملا۔ یاد آوری کے لیے سپاس گزار ہوں۔ آج کل آشوبِ چشم میں مبتلا ہوں۔ عنقریب بیسویں صدی والے انٹرویو پر نظر ثانی کر کے مفصل خط لکھوں گا۔

امید کہ آپ اب صحت مند و شاد ماں ہوں گے۔

محترمہ شمع زیدی صاحبہ نے دہلی میں آپ کی آمد اور علالت کے بارے میں کوئی اطلاع نہیں دی۔ میں مزاج پرسی کے لیے بھی حاضر نہ ہو سکا۔ اس کا دلی ملال ہے۔ وہ آپ کی شاگردہ ہیں۔ آپ ہی کو ان سے باز پرسی کا حق بھی ہے۔ میں شکوہ کروں تو بے معنی سی بات ہے۔

ساحر ہوشیار پوری

....

۱۱/ مارچ ۹۲ء

محبِّ گرامی۔ خلوص و محبت

مکرمت نامہ مرقومہ ۴/ مارچ نظر نواز ہوا۔ انشاء کا متعلقہ شمارہ اور مطلوبہ کوائف بھی مل گئے ہیں۔ توجہ فرمائی کے لیے سراپا سپاس ہوں۔ انشاء اللہ مارچ کے تیسرے ہفتے میں

اپنی رپورٹ مرتب کر کے بھیج دوں گا۔ اس کا نتیجہ کب نکلے، میں کچھ کہہ نہیں سکتا۔ بہر حال کوشش جاری رہے گی کہ بہتری کی صورت پیدا ہو۔

آپ دہلی کب تشریف لا رہے ہیں؟ فرید آباد آنے میں دشواری ہو تو ٹیلی فون پر رابطہ قائم فرما لیجیے۔ ملاقات کی کوئی صورت طے کر لیں گے۔ جناب سالک لکھنوی صاحب کا آپ نے اپنے خط میں ذکر کیا ہے۔ مجھے ملاقات کا شرف تو حاصل نہیں، لیکن ان کے کلام فصاحت التیام کو پڑھنے اور ان کی ادبی سرگرمیوں کے بارے میں آگاہ ہونے کی عزت مجھے حاصل ہے۔ ان کی خدمت میں ملاقات ہو تو میرا اسلام شوق پہنچا دیجیے۔ وہ مغربی بنگال اکادمی کے چیئرمین ہیں، میں نے موڈرن پبلشنگ ہاؤس کے توسط سے ''سحر خیال'' کی مطلوبہ جلدیں انعام کے لیے بھجوا دی تھیں۔ اس کی رسید بھی آ گئی تھی۔ نہ جانے اکادمی نے اس کتاب کے ساتھ کیا سلوک کیا ہے؟ غالباً ابھی تک انعامات کا اعلان ہوا ہی نہیں۔ مناسب خیال فرمائیں تو دریافت کر لیں کہ انعامات کا اعلان کب تک متوقع ہے۔ امید کہ آپ صحت مند و شادماں ہوں گے۔

مخلص و دعا گو......ساحر ہوشیار پوری

……………

یکم ستمبر ۹۲ء

مکرم بندہ۔ تسلیمات

بیسویں صدی میں شائع شدہ (جنوری ۹۱ء) انٹرویو کو پانچ بار پڑھ چکا ہوں۔ جملہ اغلاط کو الگ سے لکھ کر اس عریضے کے ہمراہ ارسال خدمت کر رہا ہوں۔ موصول ہونے پر رسید سے نوازیئے گا۔ حسب فرمائش ۶ غزلیں بھی انجمن روحِ ادب کے انتخاب کے لیے جولائی کے آخری ہفتے میں پوسٹ کر دی تھیں۔ ان کی رسیدگی کی اطلاع کا بھی منتظر ہوں۔ خدا کرے آپ بہ ہمہ وجوہ بہ خیر و عافیت ہوں۔ اور یہ خاموشی محض غیر معمولی مصروفیت کی وجہ سے ہو۔

بیسویں صدی کے انٹرویو چھپنے کے فوراً بعد میں نے چند اغلاط کی نشاندہی کر کے

جناب رحمٰن نیر کو خط لکھ دیا تھا۔ یہ خط بیسویں صدی کے شمارہ اپریل ۱۹۹۱ء کے صفحہ ۱۱ پر شامل ہے۔ یہ شمارہ آپ کے پاس محفوظ ہوگا۔ اگر نہ ہو تو تحریر فرمائیں۔ میں اس خط کا فوٹو اسٹیٹ آپ کو بھجوا دوں گا۔ یہ اغلاط ہی تصحیح طلب ہیں اور ان اغلاط میں شامل نہیں۔ جو اس خط کے ہمراہ بھیج رہا ہوں۔

انجمن روحِ ادب کے انتخاب غزل کے لیے چند دوستوں کو لکھ چکا ہوں۔ امید ہے کہ ان کی غزلیں آپ کو موصول ہو چکی ہوں گی۔

زیادہ اظہارِ خلوص، نیک خواہشات۔

آپ کا مخلص......ساحر ہوشیار پوری

....

۱۴ر مارچ ۹۳ء

مکرم بندہ۔ سلام شوق

امید کہ مزاج گرامی بہ خیر ہوگا۔ آپ کی غیر معمولی مصروفیات کے پیش نظر بغیر کسی تمہید کے اصل موضوع بیان کرتا ہوں۔

۱۔ موڈرن پبلشنگ ہاؤس کے زیر اہتمام ''روحِ غزل'' کی اشاعت پر مبارک باد قبول فرمائیے۔ آپ کے حسن انتخاب اور محنت کی داد نہ دینا حقائق سے چشم پوشی ہوگا۔ میں تو آپ کا مداح ہوں۔ حریف بھی خراج تحسین ادا کرنے پر مجبور ہوں گے۔ اس کا مجھے یقین ہے اس اہم اور جامع صحیفۂ غزل سے استفادہ کرنے اور اسے اپنی لائبریری میں محفوظ کرنے کی خواہش ہے، لیکن اس کی قیمت (Rs.300/-) ادا کرنا میرے بجٹ میں شامل نہیں۔ کیا ناشرین نے اس انتخاب میں شریک شعراء کے لیے رعایتی قیمت مقرر کی ہے؟ اور کیا اس کا اطلاق مجھ پر ہوتا ہے، مطلع فرمائیں۔ اور موڈرن پبلشنگ ہاؤس کو بھی ہدایت کر دیں۔ اگر رعایتی قیمت ادا کرنا میرے امکان میں ہوا تو وہاں سے کتاب خرید لوں گا۔

۲۔ کیا آپ کی تصنیف ''باتیں ادب کی'' (جس میں میرا انٹرویو شامل ہے) شائع ہوگئی۔ کہاں سے دست یاب ہے؟ کیا قیمت ہے، مطلع فرمائیں۔

درج بالا دونوں استفسارات کا اولین فرصت میں جواب دینے کا کرم فرمائیں۔ اب کے موسم سرما علالت میں گزرا۔ جسم پر تساہل اور ذہن پر تھکن ابھی تک چل رہی ہے۔ اب اس کا علاج بھی تو کوئی نہیں۔ پرانی عمارت زلزلے کے جھٹکے برداشت نہیں کر سکتی۔ عمر عزیز کے اسی برس اس فروری میں ختم ہوئے۔ دیکھیے یہ ناؤ کب تک چلتی ہے۔

نیک خواہشات اور اظہار خلوص۔

کیا مستقبل قریب میں دہلی آنے کا ادارہ ہے؟

مخلص دعا گو......ساحر ہوشیار پوری

……

سید امین اشرف (پروفیسر)

23/9/99

برادرِ محترم و مکرم مظفر حنفی صاحب۔ السلام علیکم

میں آپ کی خدمت میں ایک درخواست کے ساتھ حاضر ہوا ہوں۔ غالباً ۶۱۔۱۹۶۰ء میں کلکتہ سے ہفت روزہ ''آثار'' نکلتا تھا۔ زیادہ عرصہ تک چل بھی نہ سکا تھا۔ اس میں کسی شمارے میں میری ۴ عدد مختصر نظمیں شائع ہوئی تھیں بلکہ ''شاہکار'' (الٰہ آباد) نے ایک نظم digest بھی کیا تھا جس کا عنوان ہے ''لالۂ جوانی''۔ یہاں کے مقتدر ادیبوں سے معلوم ہوا کہ ''آثار'' والوں نے یہ سارے پرچے West Bengal Urdu Academy کے حوالے کر دیے تھے۔ اپنے کسی طالب علم کے ذریعے آپ یہ میرا کام کرا دیں تو ممنون ہوں گا۔ کسی طرح ان نظموں کو تلاش کر لیں۔ رجحان تو میرا غزل کی طرف ہے مگر اکا دُکّا نظمیں بھی ہیں۔ مجموعہ ترتیب دے رہا ہوں۔ چاہتا ہوں کہ انھیں بھی شامل کر لوں۔ میں آپ کے جواب کا منتظر ہوں اور جوابی لفافہ کے لیے معذرت خواہ۔ امید کہ مزاج بخیر ہوں گے۔ فقط

آپ کا......امین اشرف

جناب رحمٰن نیر کو خط لکھ دیا تھا۔ یہ خط بیسویں صدی کے شمارہ اپریل ۱۹۹۱ء کے صفحہ ۱۱ پر شامل ہے۔ یہ شمارہ آپ کے پاس محفوظ ہوگا۔ اگر نہ ہو تو تحریر فرمائیں۔ میں اس خط کا فوٹو اسٹیٹ آپ کو بھجوا دوں گا۔ یہ اغلاط ہی تصحیح طلب ہیں اور ان اغلاط میں شامل نہیں۔ جو اس خط کے ہمراہ بھیج رہا ہوں۔

انجمن روحِ ادب کے انتخاب غزل کے لیے چند دوستوں کو لکھ چکا ہوں۔ امید ہے کہ ان کی غزلیں آپ کو موصول ہو چکی ہوں گی۔

زیادہ اظہارِ خلوص، نیک خواہشات۔

آپ کا مخلص......ساحر ہوشیار پوری

....

۱۴ / مارچ ۹۳ء

مکرم بندہ۔ سلام شوق

امید کہ مزاج گرامی بہ خیر ہوگا۔ آپ کی غیر معمولی مصروفیات کے پیش نظر بغیر کسی تمہید کے اصل موضوع بیان کرتا ہوں۔

۱۔ موڈرن پبلشنگ ہاؤس کے زیر اہتمام "روحِ غزل" کی اشاعت پر مبارک باد قبول فرمایئے۔ آپ کے حسن انتخاب اور محنت کی داد نہ دینا حقائق سے چشم پوشی ہوگا۔ میں تو آپ کا مداح ہوں۔ حریف بھی خراج تحسین ادا کرنے پر مجبور ہوں گے۔ اس کا مجھے یقین ہے اس اہم اور جامع صحیفۂ غزل سے استفادہ کرنے اور اسے اپنی لائبریری میں محفوظ کرنے کی خواہش ہے، لیکن اس کی قیمت (Rs.300/-) ادا کرنا میرے بجٹ میں شامل نہیں۔ کیا ناشرین نے اس انتخاب میں شریک شعراء کے لیے رعایتی قیمت مقرر کی ہے؟ اور کیا اس کا اطلاق مجھ پر ہوتا ہے، مطلع فرمائیں۔ اور موڈرن پبلشنگ ہاؤس کو بھی ہدایت کر دیں۔ اگر رعایتی قیمت ادا کرنا میرے امکان میں ہوا تو وہاں سے کتاب خرید لوں گا۔

۲۔ کیا آپ کی تصنیف "باتیں ادب کی" (جس میں میرا انٹرویو شامل ہے) شائع ہو گئی۔ کہاں سے دست یاب ہے؟ کیا قیمت ہے، مطلع فرمائیں۔

درج بالا دونوں استفسارات کا اولین فرصت میں جواب دینے کا کرم فرمائیں۔

اب کے موسم سرما علالت میں گزرا۔ جسم پر تساہل اور ذہن پر تھکن ابھی تک چل رہی ہے۔ اب اس کا علاج بھی تو کوئی نہیں۔ پرانی عمارت زلزلے کے جھٹکے برداشت نہیں کر سکتی۔ عمر عزیز کے اسی برس اس فروری میں ختم ہوئے۔ دیکھیے یہ ناؤ کب تک چلتی ہے۔

نیک خواہشات اور اظہار خلوص۔

کیا مستقبل قریب میں دہلی آنے کا ارادہ ہے؟

مخلص دعا گو......ساحر ہوشیار پوری

....

سید امین اشرف (پروفیسر)

23/9/99

برادرِ محترم و مکرم مظفر حنفی صاحب۔ السلام علیکم

میں آپ کی خدمت میں ایک درخواست کے ساتھ حاضر ہوا ہوں۔ غالبا ۶۱۔۱۹۶۰ء میں کلکتہ سے ہفت روزہ ''آثار'' نکلتا تھا۔ زیادہ عرصہ تک چل بھی نہ سکا تھا۔ اس میں کسی شمارے میں میری ۴ عدد مختصر نظمیں شائع ہوئی تھیں بلکہ ''شاہکار'' (الہ آباد) نے ایک نظم digest بھی کیا تھا جس کا عنوان ہے ''لالۂ جوانی''۔ یہاں کے مقتدر ادیبوں سے معلوم ہوا کہ ''آثار'' والوں نے یہ سارے پرچے West Bengal Urdu Academy کے حوالے کر دیے تھے۔ اپنے کسی طالب علم کے ذریعے آپ یہ میرا کام کرا دیں تو ممنون ہوں گا۔ کسی طرح ان نظموں کو تلاش کر لیں۔ رجحان تو میرا غزل کی طرف ہے مگر اکّا دُکّا نظمیں بھی ہیں۔ مجموعہ ترتیب دے رہا ہوں۔ چاہتا ہوں کہ انھیں بھی شامل کر لوں۔ میں آپ کے جواب کا منتظر ہوں اور جوابی لفافہ کے لیے معذرت خواہ۔ امید کہ مزاج بخیر ہوں گے۔ فقط

آپ کا......امین اشرف

8/4/2000

برادرم مظفر حنفی صاحب۔ سلام و نیاز

میں نے پہلے خط میں اپنا پہلا شعری مجموعہ ''جادۂ شب'' آپ کی خدمت میں ارسال کیا ہے۔ ہنوز رسید نہ مل سکی، اس لیے یہ جاننے کا آرزومند ہوں کہ کتاب ملی بھی یا نہیں اور اگر ملی ہے تو پھر آپ کی رائے؟

شعر و ادب کی تاریخ میں آپ کا قد بلند و بالا ہے نیز نہایت مستند اور Established، اس لیے آپ کی رائے باوقعت رائے ہوگی۔

آپ نے جس خلوص، محبت اور محنت سے کام لیتے ہوئے ''آثار'' میں شائع نظموں کو مرحمت فرمایا تھا اس کے لیے میں سراپا شکر گزار ہوں۔ فقط

مخلص...... امین اشرف

……………

6/5/2000

سراپا اخلاص برادرم مظفر حنفی صاحب۔ السلام علیکم

۲۰ر اپریل کا کرم نامہ ملا۔ تحسین آمیز کلمات کے لیے دل سے شکر گزار ہوں۔ میں نے اپنی زبان سے کسی دوست یا کسی ادیب یا نقاد سے تبصرے کے لیے نہیں کہا ہے۔ اصل چیز تو اندر کا تحرّک ہے۔ جن رسائل سے واقفیت تھی میں نے تبصرے کے لیے ان رسائل کو بھی اپنا مجموعہ ارسال کر دیا ہے۔

اہلِ بہار کا عجیب حال ہے۔ میرے ایک دوست ہیں ُشریف النفس اور خوش عقیدہ آدمی مگر ہیں بہار کے۔ ان کے ایک خط سے اقتباس ملاحظہ ہو:

''آپ کے بھولے پن اور ہوشیاری دونوں پر ناز کرتا ہوں.......... مظفر حنفی ایک بڑا نام ہے، ان کا خیال رہا اور میرا نہیں۔''

مظفر حنفی کو میں نے اس لیے نہیں بھیجا ہے کہ وہ بڑے شاعر ہیں۔ بڑے شاعر تو اور بھی ہیں۔ مظفر حنفی طبعاً ایک شریف آدمی ہیں۔ ان کا کرم نہ ہوتا تو میری کئی غزلیں اور

۳ عدد نظمیں رہ جاتیں۔ جب میں نے مظفر حنفی کی خدمت میں روانہ کیا تو میرے پاس کل ۲۰ کاپیاں تھیں۔ ان کو اول فرصت میں روانہ کرنا اس لیے ضروری تھا کہ میرے اوپر مظفر نے کرم کیا ہے۔ میں بے حس یا ناشکر گزار نہیں ہوں۔ اب میں انھیں کیسے سمجھاؤں۔ آج ہی ان کو بھی روانہ کر رہا ہوں کیونکہ اب میرے پاس کتابیں مزید موجود نہیں۔ آخر اس میں ہوشیاری کی کیا بات ہے۔ یوں بھی انسان سب سے پہلے ایسے ہی لوگوں کو ذہن میں رکھتا ہے جو ناقد ہوں، شاعر ہوں، رسائل کے مدیرانِ کرام، 'بریں عقل و دانش بباید گریست'۔

مظفر صاحب، میں واقعی آپ کا دل سے شکر گزار ہوں۔ مجھے کہنے دیجیے کہ ایسے اچھے اور نفیس لوگ خال خال ہی ملتے ہیں۔ آپ نے اردو غزل کو نیا مزاج دیا ہے۔ نئی راہ، نئی ڈگر نکالی ہے۔ روایت فرسودہ، Out-Moded اور Heaten طریقہ اظہار سے بچنے کی آپ شعوری کوشش کرتے ہیں۔ آسان، سادہ اور سلیس لفظوں میں آپ کے تجربے ہیں۔ بات اچھوتے اور نازک ہیں۔ ظفر اقبال بھی بڑے شاعر ہیں۔ ان کی شاعری میں Linguistic change ہیں اور خیال کا Dimension بھی وسیع تر مگر میں یہ ضرور کہوں گا کہ آپ کی غزلیں ظفر اقبال کی غزلوں سے زیادہ refined ہیں۔ بہرحال یہ تو جملۂ معترضہ تھا۔

اہلِ علی گڑھ کہتے ہیں کہ بہاریوں میں خواہ کتنے ہی پڑھے لکھے کیوں نہ ہوں شے لطیف کی کمی ہوتی ہے۔ ۱۹۴۵-۴۶ء میں جب آپ بچے تھے یا شاید پیدائش بھی نہ ہوئی ہو۔ بہار کے اے بی حلیم میں پرو وائس چانسلر تھے۔ تاریخ کے آدمی، ذی علم اور اچھے انسان تھے۔ چنانچہ یہ فقرہ یہاں ضرب المثل تھا کہ "کل بہاری احمق الا حلیم" Upper Chanber میں کہیں نہ کہیں کوئی چیز Lack ضرور کرتی ہے۔ باصرہ خراشی کے لیے معذرت خواہ ہوں اور دل سے ممنونِ کرم۔

آپ کا......امین اشرف

....

17/6/2000

محبّ مکرم برادر عزیز مظفر حنفی صاحب۔ السلام علیکم

تقریباً ایک ماہ قبل میں نے آپ کی خدمت میں ایک خط لکھا تھا مگر جھنجھلاہٹ کی کیفیت تھی۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ میرے ایک دوست نے ''جادۂ شب'' کی کاپی آپ کی میز پر دیکھ کر نہ صرف یہ کہ شکایت کی بلکہ یہاں تک لکھ دیا کہ چونکہ مظفر حنفی بڑے آدمی ہیں۔ اس لیے آپ نے ایسا کیا۔ مجھے افسوس ہے کہ میں ذرا جذباتی ہو گیا اور یہ بھول گیا کہ ''ہر چہ از دوست می رسید نیکوست'' کسی بھی لفظ یا حرف سے آپ کو تکلیف پہنچی ہو حتیٰ کہ زیر، زبر پیش سے بھی اس کے لیے بصد عاجزی معافی کا طلب گار ہوں۔ حدیث نبوی ہے کہ 'دل دکھانا کعبہ ڈھانے سے بدتر ہے'۔ ممکن ہے کہ آپ علمی کاموں میں مصروف ہوں اور خط کا جواب کا موقع نہ ملا ہو۔

بہر حال سہواً میرے قلم سے اگر ایسا کوئی لفظ نکل گیا ہو جس سے گستاخی بو آ رہی ہو تو اس کے لیے معذرت کا طالب ہوں۔ فقط

نیاز مند، آپ کا...... امین اشرف

....

10/9/03

محبّ مکرم مظفر حنفی۔ تسلیم و نیاز

آج صبح صبح میں نے بار بار فون کیا (269727470) مگر بار بار یہی آواز آئی کہ نمبر بدل گیا ہے۔

۱۔ میں صرف یہ معلوم کرنے کا خواہش مند تھا کہ Screening کے مقصد سے میری بیگم کی دو عدد کتابیں اور متعلقہ مضامین آپ تک پہنچے یا نہیں؟

۲۔ ''روشنائی'' کا فاروقی نمبر منصۂ شہود آپ تک آیا یا نہیں۔

۳۔ میں اس لائق تھا نہ ہوں نہ میرے پاس اتنا شعری سرمایہ ہے کہ کوئی اپنے رسالے کے کاغذات کو میرے لیے وقف کر دے مگر دھنباد سے ''وقت'' سہ ماہی کے مدیر

منظر امام (مظہر امام کے بھائی) نے ایک گوشہ میرے لیے وقف کر دیا ہے۔ جب آپ کھنڈوہ سے ''چراغ'' نکالتے تھے، اس وقت سے لے کر اب تک ہمیشہ گفتگو میں ہمت افزائی کرتے رہے ہیں، اس لیے میں ''وقت'' کی ایک کاپی پرسوں سنیچر کو (۱۱ جمعہ کی تعطیل ہے) آپ کے پتے پر ارسال کر رہا ہوں، یہ جانتے ہوئے بھی کہ شاید پرچہ اعزازی آپ کے پاس آیا ہو۔

امید کہ جوابی خط میں گھر کا فون نمبر بھی آپ تحریر فرمائیں گے۔ اہلیہ آداب گزار ہیں۔ فقط

نیازمند......امین اشرف

....

13/6/03

برادرم مظفر حنفی صاحب۔ سلام و نیاز

دیر یوں ہوئی کہ گرمی، امتحانات میں مشغولیت، آنکھ مچولی، کاہلی اور سوچتے رہنے کی عادت۔

عالم ہوں نہ نقاد۔ میرا مضمون کوئی تنقیدی کارنامہ بھی نہیں ہے۔ غزل کہتا ہوں اور آپ کی غزل کے بارے میں تاثر رکھتا ہوں۔ ڈرتا ہوں کہ کہیں اناپ شناپ نہ ہو اور جگ ہنسائی کا باعث ہو۔ میں نے سوچا کہ اپنے پڑوسیوں میں قاسمی، مہتاب حیدر نقوی یا عقیل کو دکھلا دوں مگر ہمت نہ ہوئی۔ دوبارہ دیکھا بھی نہیں۔ گزارش ہے کہ:

۱۔ جہاں تہاں چاہیں ردوبدل کر دیں۔ کوئی لفظ یا جملہ میرا مافی الضمیر ادا نہ کر سکا ہو تو اسے حذف کر دیں، بدل دیں۔

۲۔ کہیں کم کریں، کہیں بڑھا دیں۔

۳۔ پھر بھی اشاعت کے قابل ہو تب ہی بھیجیں ورنہ نہیں۔

۴۔ ڈرتا ہوں کہ کہیں میری محنت ہی نہ اکارت جائے۔

فقط، نیازمند......امین اشرف

سیدہ جعفر (پروفیسر)

محترمی! آداب عرض ہے۔

میں نے آپ کی خدمت میں اپنی کتاب ''تاریخ ادب اردو عہد میرؔ سے ترقی پسند تحریک تک'' کی چار جلدیں بذریعہ رجسٹرڈ پوسٹ روانہ کی تھیں۔ آج کل ڈاک کا نظام جیسا بھی ہے اس سے آپ واقف ہیں۔ براہِ کرم کتابیں اگر مل گئی ہوں تو مطلع فرما کر ممنون کریں۔ خدا کرے کہ آپ بخیر و عافیت ہوں۔ فقط سیدہ جعفر

……………

محترمی تسلیم

کتاب مرسل خدمت ہے۔ کلکتہ کے اخبار یا کہ رسالے میں تبصرہ فرما کر ممنون کیجیے۔ کیا اس کتاب کی چند جلدیں یونیورسٹی لائبریری کے لیے خریدی جا سکتی ہیں۔ آپ کے جواب کا انتظار رہے گا۔ خدا کرے کہ آپ لوگ بخیر و عافیت ہوں۔ فقط سیدہ جعفر

……………

سلیمان اطہر جاوید (پروفیسر)

۳۰ر جنوری ۹۷ء

محبّ گرامی۔ تسلیم

آپ کی مختصر سی تحریر اور مجموعہ کلام ''یا اخی'' دونوں موصول ہوئے۔ یاد فرمائی اور اس ادبی تحفے کے لیے شکر گزار ہوں۔ آپ کی شاعری اپنے تیکھے پن اور نشتریت کے علاوہ اپنے لہجے کی تہہ داری اور کاٹ کے سبب انفرادی حیثیت رکھتی ہے اور آپ کا یہ رنگ جدید اردو غزل کا ایک امتیازی رنگ بن گیا ہے۔ ارشاد کی تکمیل میں مفصل تبصرہ انشاء اللہ ضرور لکھوں گا۔

میں ایس۔ وی۔ یونیورسٹی تروپتی سے وزیٹنگ پروفیسر کی حیثیت سے سنٹرل یونیورسٹی حیدرآباد آ چکا ہوں۔ یہیں زیادہ تر رہنا ہوتا ہے۔ تروپتی سے تعلق برقرار ہے لیکن

حیدر آباد میں غریب خانہ کا پتہ درج کر رہا ہوں۔ آئندہ کوئی موقع ہو تو اسی پتے پر یاد فرمایئے۔ House:13.8129, Mustai Pura, Hyderabad.500006، امید کہ آپ بعافیت ہوں گے۔

مخلص۔ سلیمان اطہر جاوید

....

۵/دسمبر ۹۷ء

مکرمی۔ تسلیم

آج ہی آپ کا خط ملا۔ میں نے ٹیلی گرام کے ذریعہ اپنی منظوری کی اطلاع دے دی ہے۔ ٹیلی گرام مل چکا ہوگا۔

میں انشاء اللہ یہاں سے ایسی کوئی ٹرین سے روانہ ہوں گا کہ ۱۸/دسمبر کی صبح صبح وہاں پہنچ جاؤں۔ ۲۰/ کی شام میں واپسی ہوگی۔ ریزرویشن کے بعد قطعی اطلاع دوں گا۔ ویسے آپ یہ معلوم فرمائیں کہ قیام کا انتظام کہاں ہوگا کہ پہنچنے میں دیر سویر ہو تو اسٹیشن سے میں خود قیام گاہ پہنچ جاؤں۔ اس خصوص میں فوراً اطلاع دیں۔ غریب خانہ کے پتے پر جو اوپر درج ہے۔ مقالہ اپنے ہمراہ لاؤں گا۔

آپ کے خط کا منتظر۔ سلیمان اطہر جاوید

....

۱۰/دسمبر ۱۹۹۷ء

محبی۔ تسلیم

میرا ٹیلی گرام اور خط دونوں مل چکے ہوں گے۔

حیدر آباد سے ایسی کوئی ٹرین نہیں کہ ہوڑہ صبح صبح پہنچے۔ اس لیے میں ۱۶/دسمبر کو شام میں ۴/ بجے ٹرین نمبر 2704 فلک نما ایکسپریس سے روانہ ہوں گا جو دوسرے روز یعنی ۱۷/دسمبر کو شام میں ۷/ بجے بعد مغرب ہوڑہ پہنچے گی۔ ممکن ہے آپ نے قیام گاہ کے بارے میں خط لکھ دیا ہو، تاہم بہتر ہوگا کہ آپ کے ہاں سے کوئی اسٹیشن پر ہو۔ مذکورہ ٹرین میں میرا

بوگی S-4 ہے۔ میں نے ریزرویشن کروالیا ہے۔ امید کہ آپ بعافیت ہوں گے۔

مخلص۔ سلیمان اطہر جاوید

۲۸/دسمبر ۹۷ء

مکرمی۔ تسلیم

آپ کی محبتوں کو جلو میں لیے میں کلکتہ سے واپس ہوا۔ سیمینار اور دیگر تقاریب انتہائی کامیاب رہیں، جن کا سہرا آپ کے سر ہے۔ خوشی ہوئی کہ آپ نے کلکتہ میں اردو شعرو ادب کے ماحول کو زیادہ سے زیادہ سازگار بنانے میں خاصا حصہ ادا کیا ہے۔ کلکتہ یوں بھی اردو شعروادب کے لیے اپنی مرتبت رکھتا ہے اور یہاں کئی نامی گرامی شخصیات ہیں۔ آپ کی مساعی کے باعث صورتِ حال اور نکھر گئی ہے۔

میں سیمنار کی کامیابی پر آپ اور دیگر تمام کی خدمت میں مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ امید کہ آپ سب اچھے ہوں گے۔

مخلص۔ سلیمان اطہر جاوید

……………

۲۴/ستمبر ۹۸ء

مکرمی۔ تسلیم

یہ جان کر بے اندازہ مسرت ہوئی کہ فخر الدین غالب انعام (برائے تنقید و تحقیق) سال ۹۸۔۱۹۹۷ء کے لیے آپ کا انتخاب عمل میں آیا ہے۔ میری جانب سے دلی اور پر خلوص مبارکباد۔ میں جانتا ہوں آپ اور آپ کی شخصیت ایسے اعزازات سے ماورا اور بے نیاز ہے لیکن خوشی ہوتی ہے جب ایسے اعزازات صحیح اصحاب کو ملتے ہیں۔ یہ بات تو باعثِ اعزاز و افتخار متعلقہ اداروں کے لیے ہے کہ ان کا انتخاب صائب رہا۔ سب سے سلام فرمائیے۔ یقین ہے آپ اچھے ہوں گے۔

مخلص۔ سلیمان اطہر جاوید

……………

۱۴؍فروری ۱۹۹۸ء

برادر گرامی۔ آداب

خط ملا لڑکے کی شادی پر مبارکباد کے لیے تہہِ دل سے شکر گزار ہوں۔

''یا اخی'' پر تبصرہ پسند آیا۔ مزید ممنون ہوں۔ 'ایوانِ اردو بھی دیکھا۔ گزشتہ دنوں آپ کی یونیورسٹی سے ایم۔ اے (پرچہ پنجم) کی جانچ کے لیے اطلاع آئی۔ میں نے خط لکھ دیا ہے۔ جوابی بیاضات آئیں تو جلد بھیج دوں گا۔ یونیورسٹی کے پتے پر آپ کا خط خاصی تاخیر سے ملا۔ ازراہ کرم آئندہ جب بھی یاد فرمائیں غریب خانہ کے پتے پر لکھیے۔ اس پتے پر خطوط جلد اور یقیناً مل جاتے ہیں۔ سب سے سلام۔ امید کہ آپ سب اچھے ہوں گے۔

مخلص۔ سلیمان اطہر جاوید

....

۸؍جولائی ۹۸ء

برادرِ گرامی۔ آداب

''آنگن آنگن دکھ کے پیڑ'' علیحدہ ڈاک سے ارسال ہے وصولی کی اطلاع سے نوازیں۔ ''غالب سیمنار'' کے موقع پر اس کی کاپیاں اپنے ہمراہ نہ لا سکا تھا اس لیے پیش خدمت نہ کرسکا۔ بہرکیف آپ کی عنایت کے لیے شکر گزار ہوں۔

عرض یہ ہے کہ اب میں حیدرآباد یونیورسٹی میں نہیں رہا۔ نئی قائم شدہ مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی میں 'مشیر برائے تعلیمی امور' مقرر ہوا ہوں۔ کبھی یاد فرمائیں تو غریب خانہ کے پتے پر جو اوپر درج ہے۔ محبوب راہی صاحب گزشتہ ماہ حیدرآباد تشریف لائے تھے ملاقات رہی۔ سب سے سلام۔ امید کہ آپ سب اچھے ہوں گے۔

مخلص۔ سلیمان اطہر جاوید

....

۲۷؍مئی ۱۹۹۹ء

مکرمی۔ تسلیم۔ ''افکارِ ملی'' اور ''ایوانِ اُردو'' ...... معلوم ہوا کہ آپ لندن سے واپس

ہو چکے ہیں اور اب آپ کا پتہ دہلی کا رہے گا۔ لندن میں آپ کی مصروفیات کا تھوڑا بہت اندازہ بھی ہوا۔ میری طرف سے دلی مبارکباد۔ انشاء اللہ آئندہ کبھی دہلی آنا ہوا تو آپ سے ضرور ملاقات ہوگی۔ محبوب راہی صاحب، گزشتہ مہینوں یہاں کبھی آئے تھے، ملاقات رہی اور آپ کا تذکرہ بھی۔ اب میں سنٹرل یونیورسٹی حیدر آباد میں نہیں رہا۔ نئی قائم شدہ مولانا آزاد نیشنل اردو یونی ورسٹی میں مشیر تعلیمی ہوں۔

سب سے سلام کہیے۔ امید کہ بخیریت ہوں گے۔

مخلص۔
سلیمان اطہر جاوید

....

۲۰/اکتوبر۲۰۰۶ء

برادرِ گرامی۔ سلام مسنون۔

آپ سے ملاقات ہوئے مدت گزری۔ ادھر گزشتہ دنوں آپ کا شعری مجموعہ ''آگ مصروف ہے'' وصول ہوا تھا۔ ۱۴/اکتوبر کے میرے کالم ''ادبی ڈائری'' کا موضوع یہی ہے، تراشہ ارسال کر رہا ہوں۔ وصولی سے مطلع کریں۔ امید کہ سب اچھے ہوں گے۔

مخلص۔
سلیمان اطہر جاوید

....

۲۳/دسمبر۲۰۱۰ء

برادرِ گرامی۔ سلام مسنون

'میر سیمنار' میں آپ کا سب کو انتظار رہا۔ میں نے شدت سے آپ کی کمی محسوس کی۔ ڈاکٹر محبوب راہی صاحب کا دو روز تک ساتھ رہا، آپ کی باتیں بھی۔ ''سیاست'' حیدر آباد میں میرے ہفت روزہ کالم ''ادبی ڈائری'' کی دوسری جلد ''ادبی ڈائری نمبر۲'' شائع ہو گئی ہے۔ ص ۳۷ پر ''آگ مصروف ہے'' ملاحظہ ہو۔ کلکتہ میں ملاقات نہ ہو سکی، پیش کرتا۔ اب علیحدہ ڈاک سے ارسال ہے۔ وصولی کی اطلاع سے نوازیں۔ سب سے سلام۔

مخلص۔
سلیمان اطہر جاوید

۱۵ر نومبر ۲۰۱۲ء

برادرِ گرامی۔ سلام مسنون۔ آپ کے صاحبزادے کے دو پیامات وصول ہوئے۔ میری خوش قسمتی ہوگی اگر آپ کی شاعری پر میرا مضمون مجوزہ کتاب میں شامل ہو۔ کیا عرض کروں گزشتہ دنوں علیل رہا، پڑھنا لکھنا عملاً ختم تھا۔ حتیٰ کہ روزنامہ ’’سیاست‘‘ حیدرآباد میں اپنا کالم ’’ادبی ڈائری‘‘ تین چار ہفتے نہیں تحریر کر سکا۔ اب دھیرے دھیرے لکھنا شروع ہوا ہے۔ فوراً روانہ کرنے کا وعدہ تو نہیں کر سکتا کہ کب؟ لیکن آپ کے بارے میں ضرور لکھوں گا۔ مجوزہ کتاب میں شامل نہ ہو پائے تو کہیں اور۔ اسی سال میں ارسال کر دوں گا۔ ویسے ’’تین ادبی ڈائریوں‘‘ میں آپ پر لکھا جا چکا ہے۔ ان کو بھی کام میں لائیے۔ بھابی صاحبہ کی خدمت میں آداب۔ بچوں کو دعا۔

مخلص۔ سلیمان اطہر جاوید

……

سراج انور

۲۸ر فروری ۹۰ء

بھائی مظفر صاحب۔ السلام علیکم

پہلے نہیں تھا لیکن اب خدا کے فضل سے بخیرت ہوں۔ توقع ہے کہ آپ بھی ایسے ہی ہوں گے۔ جب سے آپ گئے ہیں یہ میرا پہلا خط آپ کے نام ہے۔ آپ نے بھی کوئی پیغام نہیں بھیجا۔ یقیناً مصروفیت ہوگی۔ آپ کے کلکتہ چلے جانے کی خوشی تو بہت ہوئی ہے، لیکن بزم آرائیاں عنقا ہو گئیں۔ لیکن ایسی بزمیں تو سجتی رہیں گی، البتہ کام اور ترقی پہلی چیز ہے۔ خدا آپ کو بام عروج پر پہنچائے۔ ہمارے لیے یہی اہم ہے۔

’’دوسرا چہرہ‘‘ چھپ گیا ہے۔ سوچا تھا کہ آپ کو رجسٹری کے ذریعے بھیج دوں۔ پھر اقبال صابری صاحب ادھر جا رہے تھے۔ میں نے کہا تھا کہ ناول لیتے جائیں۔ لیکن وہ بھول گئے۔ اب میں روانہ کر دوں گا۔ پچھلے دنوں مجھے اور خوشحال کو انڈین کاؤنسل فار چائلڈ

ایجوکیشن والوں نے اعزاز سے نواز۔ تال کٹورہ اسٹیڈیم میں یہ جشن منعقد ہوا تھا (آپ کو بھی ایسا ہی انعام پہلے مل چکا ہے) پھر اس سیمنار کے حوالے سے ابوہر پنجاب میں بچوں کے ادب پر ایک اور سیمنار ہوا۔ ہمیں بلایا گیا، میری طبیعت خراب تھی۔ خوشحال چلے گئے تھے۔ اب بنگال اردو اکادمی کی جانب سے خوشحال کو جون جولائی میں منعقد ہونے والے ایک سیمینار میں (بچوں کا ادب) مدعو کیا گیا ہے۔ اگر وہ لوگ مجھے بھی بلاتے تو آپ سے ملاقات ہو جاتی اور کلکتے کے دوسرے احباب سے بھی۔ لیکن اکادمی والے شاید بھول گئے یا دانستہ نظر انداز کر گئے۔ بہر حال آپ سے ملاقات کی یہ ایک راہ نکل آتی۔ کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ آپ کے توسط سے کچھ ہو؟

'دوسرا چہرہ' کی تعریف میں درجن بھر سے زیادہ خطوط آئے ہیں۔ میں مختلف جگہوں پر اسے تبصرے کے لیے بھیج رہا ہوں۔ ایوان اردو میں شاید اگلے ماہ آئے۔ اس عرصے میں ذاکر نگر والا مکان کچھ مزید تعمیر کر کے میں نے کرائے پر اٹھا دیا ہے۔ بیچ میں دیوار کھینچ دی ہے۔ ذہنی طور پر سکون حاصل ہو گیا ہے۔ ایک صاحب پیغام آفاقی ہیں جنھوں نے ناول 'مکان' لکھا ہے۔ پہلا ناول ہے اس لیے خوب پبلسٹی کرا رہے ہیں۔ کچھ لوگوں نے پڑھا ہے۔ زیادہ متاثر نہیں ہیں۔

آپ کے قیمتی وقت میں مخل ہوا۔ اس کے لیے معذرت۔ کوئی خدمت۔؟

آپ کا...... سراج انور

....

سلطان اختر

برادرِ مکرم۔ السلام علیکم

آپ کی کتاب ''ہاتھ اوپر کیے'' ملی۔ اس عنایت و کرم فرمائی کا بہت بہت شکریہ۔

آپ کی شعری انفرادیت کا میں لگ بھگ چالیس برسوں سے قتیل ہوں۔ اتنی زود گوئی کے باوجود آپ نے خود کو محفوظ اور برقرار رکھا ہے جو قابلِ تحسین ہے۔ خدا آپ کو دائم و

قائم رکھے۔ آمین۔ لطف الرحمٰن بھاگلپور گئے ہیں۔ آتے ہی انھیں آپ کا گرانقدر تحفہ دے دوں گا۔ خدا کرے آپ بخیر ہوں۔ کبھی کبھی یاد کرلیا کریں۔

کتاب میں کچھ کمپوزنگ کی غلطیاں راہ پا گئی ہیں۔ انھیں ہاتھ سے سدھار دیں تو بہتر ہو۔ ورنہ آج کے نقاد چے اسے ہی لے اڑیں گے۔

آپ کا...... سلطان اختر

......

سید عبدالکریم (دُنّی)

مائی ڈیر پروفیسر م حنفی۔ سلام علیکم: بخیر و عافیت پہنچا۔

ابھی سہیل مزمل کے ساتھ آئے ہوئے تھے۔ عید کرنے دہلی جانے کی بات کہہ رہے تھے۔ میں نے کہا کہ نہ جاؤ تو میرے پاس آجانا۔

فیروز کو لکھ رہا ہوں کہ مثّل صاحب سے Negatives اور Calligraphy لے لیں۔ سہیل بھی گئے تو فیروز سے کہہ دیں گے۔ آفتاب سے سونیر کے بارے میں گفتگو ہوئی۔ ایک خود ساختہ انجمن کے صدر ہیں۔ یہ انجمن میں نے ہی بنوائی تھی۔ بزم جمال، فرمانے لگے کہ دونوں کی جانب سے کروں گا۔ میں نے چھاڑ بتائی تو لگے بغلیں جھانکنے۔ بہر کیف یہ کام بھی مجھ کو ہی کرنا پڑے گا۔

فیروز کو خط لکھا گیا۔ سائرہ بی بی شاید اپریل میں نمودار ہوں۔ میں عید بعد لکھنؤ جاؤں گا۔ جدہ سے گھر آتے ہوئے میں ملوں گا۔ متھراوی کو بھی خط لکھ رہا ہوں۔ آپ کام کریں۔ عاصمہ اور صبا کو پیار۔

تمھارا دنّی

......

بھائی مظفر۔ پیار

آپ کے دو خط موصول ہوئے۔ دل و دماغ قابو میں نہیں۔ چاہتا تو یہ ہوں کہ نہایت ہی لمبا چوڑا خط لکھوں جس سے آپ ہوا ہو جائیں۔ آپ بیتی اور جگ بیتی کے سوا اس میں ہوگا ہی کیا مگر دل پر جو پتھر اور دماغ یخ بستہ ہے وہ ہٹے اور پگھلے۔ مختصراً میں زبردست

طریقے سے ٹوٹ کر بکھر چکا ہوں۔ راہِ فرار اختیار کرنا چاہتا ہوں۔ سمجھ میں نہیں آتا کہ کدھر کا رخ کروں۔ آپ کا منتظر تھا اور ہوں۔ کسی خط میں آپ نے تشریف آوری کی بشارت بھی دی تھی۔ نظریں دروازہ کی چوکھٹ پر آج تک مرکوز ہیں۔ حبابؔ صاحب کی واپسی حیرت انگیز ہے، کوئی بھی آج تلک پہاڑ جا کر پلٹا نہیں۔ محکمہ تعلیم کا یہ پہلا واقعہ ہے۔ حادثہ جس شخص نے پہنچتے ہی اس سلسلے میں میری مدد کی وہ موت وزیست کی کشمکش میں گرفتار ہے۔ سوچتا ہوں لکھنؤ جا کر اپنی آنکھوں سے اسے دیکھ لوں۔ حبابؔ بھی ساتھ جانے کے لیے رضامند ہیں۔ اسماء اور بچوں کو پیار۔

طالب مشورہ، آپ کا...... دنّی

....

پرفیسر صاحب۔ سلام علیکم

تبصروں کی فوٹو کاپیاں فیروز میاں نے منّو کے ہاتھ بھجوائیں۔ ملیں۔

پریم گوپال صاحب کو ان کے والد کی رحلت کی خبر پاتے ہی تعزیت نامہ روانہ کر چکا ہوں۔

عشرت قادری صاحب کے خط کی فوٹو کاپی روانہ کر چکا ہوں، ساتھ ہی التجا کر چکا ہوں کہ بھائی مجروحؔ کے بیٹے کی ناگہانی موت کا بھی آپ اظہار افسوس کریں۔ میں نے انجمن کی جانب سے انگریزی ہندی اور اردو کے روزناموں میں تعزیت نامہ بھجوا دیا تھا۔ شائع ہوا تو اس کی فوٹو کاپی انھیں روانہ کر دی۔ شمس الرحمٰن فاروقی صاحب سے بھی دو دفعہ ان کی رہائش گاہ پر جا کر ملا۔ انھوں نے بھی مجروحؔ صاحب کو افسوس کا خط لکھا۔

شب خون میں ان کا تبصرہ آئندہ شمارہ میں چھپ جائے گا۔ وعدہ تو انھوں نے کیا ہے۔ ان غزلوں کے بارے میں بھی گفتگو کی جن کے لیے منور رانا نے ذکر کیا تھا یعنی ایک شاعر کی غزل دوسرے شاعر کے نام سے چھپ گئی ہے۔ شاید تبصرہ میں اچھالیں۔ دیکھیے کیا لکھتے ہیں۔

جلیلؔ مانکپوری (صفحہ ۶۵) کے نام سے بھی شادؔ عظیم آبادی کے اشعار مجھے ملے۔

۱۔ اب بھی اک عمر پوچھنے کا نہ انداز آیا
زندگی چھوڑ دے پیچھا مرا میں ہار آیا

۲۔ زند پھیلائے ہیں چلّو کو تکلف کیا
ساقیا ڈھال بھی دے جام خدا ساز آیا

۳۔ ایک خموشی میں گلو تم نے نکالے سب کام
غمزہ آیا نہ کرشمہ نہ تمھیں ناز آیا

علی احمد جلیل معترض ہو سکتے ہیں۔ تیسرے شعر میں کتابت کی غلطی ہے۔ شاید مفسدہ پرداز ہو۔ واللہ اعلم

ایوان اردو میں تو جیسا کہ مجھے اشتیاق غازیپوری صاحب نے آگاہ کیا مخمور سعیدی کا تبصرہ چھپے گا۔ معلوم ہوا کہ اب ساحر ہوشیار پوری نے بیڑا اٹھایا۔ کیا ہی اچھا ہوتا کہ کلکتہ سے آبشار اور دیگر اخبارات مجھے بھجوا سکتے۔

آپ کو کلکتہ پہنچنے کی جلدی ہے تو ہوائی جہاز سے چلے جاتے۔ ٹرین میں وقت خراب ہوگا۔ پاکستانیوں کے بارے میں Intructions نوٹ کر لیں انشاء اللہ تعمیل حکم ہوگا۔

سن لائٹ سوپ صابن یا ہوڑہ برج کا پل تو بہر کیف بدلے گا نہیں۔ میری سمجھ سے صحیح ہے۔ Choices Poetry (غزل) کا Selection (انتخاب) میری ناقص عقل سے ٹھیک ہے۔ تصحیح ہو جائے گی۔ آپ زبان داں ہیں میرا آپ کا کیا تقابل؟

منا منور کو لے کر آرہے تھے فون پر بتایا نہ آئے وقت برباد کیا۔ آپ کی فہرست میں دلی کے سارے رسائل تھے، اخبار نو جواں بھی۔

منا ایک کتاب اور اٹھا لے گئے۔ پہلی والی تو اس کو پہنچی۔ یہ کہتے ہیں کہ پتہ نہیں۔ کلکتہ پہنچ کر غوث متھراوی پر محنت کر دیں تا کہ جب جاؤں تو بطور زادراہ ساتھ لے جاؤں۔ وہاں زیادہ آؤ بھگت کے امکانات ہو جائیں گے۔

دُنّی

……………

پروفیسر صاحب۔ سلام علیکم

Basira crates Trouble یا Bashira in trouble بشیرہ ان ٹربل پاکستانی کیسٹ ففٹی ففٹی میں پنجابی لہجے میں انگریزی کے ڈائیلاگ بڑے ہی دلچسپ ہیں۔ ہمارے سامنے بھی Trouble ہے۔ آپ بھی گرفتار ملا یا Troble ہوں۔ بشیر بدر م کے خط کی فوٹو کاپی ملفوف ہے۔ Enjoy کیجیے۔ میں نے جواب میں لکھ دیا ہے کہ آپ نے پروفیسر مظفر حنفی کی تحریک پر جو غزلیں ارسال کی تھیں اس میں آپ نے معاوضہ کی بات کو یا تو پسِ پشت ڈال دیا یا صیغۂ راز میں رہنے دیا۔ با اصول شخصیت ہیں لہٰذا پابند اصولی سے آپ ہی نبٹیں۔ مجھے وہ دن بھی یاد ہے جب یہ حضرت محمود احمد ہنؔر کی خوشامد میں لگے رہتے تھے کہ شاہکار میں غزل چھپ جائے۔

خیال کیجیے اگر پانچ چھ سو شاعروں کو روحِ غزل روانہ کر دی جائے تو اراکین انجمن تو شہر بدر کرا ہی دیں گے۔

آپ کی فہرست میں کتاب نما، آج کل، عصری آگہی، ایوان اردو، ہماری زبان، تحقیق نامہ، افکار ملی۔ اخبارِ نو جواں، روحِ ادب کلکتہ۔ انشاء، سوغات اور بلٹز ہے۔ یہ فہرست آپ نے مجھ سے کلکتہ میں بنوائی تھی۔ جو فہرست آپ نے مجھے دی اپنے قلم سے اس میں کتاب نما، عصری آگہی، تحقیق نامہ، افکار ملی، اخبار نو جواں شامل نہیں ہے۔ غالباً ان تمام رسائل کو روحِ غزل بھجوا دی ہو گی۔

پاکستانی پتے میں نے نوٹ کر لیے ہیں۔ خود گیا تو لے جاؤں گا ورنہ کسی معتبر آدمی سے بھجواؤں گا۔ اگر ویزا مل جاتا ہے تو غوث متھراوی کی کتابوں پر آپ کا تبصرہ لے جانا ہے۔ کلکتہ جا کر لکھ دیں تو اچھا ہے ورنہ غوث صاحب کبیدہ خاطر ہوں گے۔

آپ کی بات یاد آ رہی ہے۔ چھپیں گے تو احسان جتائیں گے۔ نہ چھپے تو گالیاں دیں گے۔ آپ کے پروردہ فراقؔ جلال پوری، کسی بھی قیمت پر خریدنے کے حق میں تھے۔ اب مفت طلب کر رہے ہیں اور آپ کے حوالے سے کہ آپ نے مجھے تاکید کی ہے کہ ان حضرت کو بطور معاوضہ ایک کاپی بھیج دوں۔ اس طرح کے خطوط آنے لگیں تو انڈمان

میں بھاگنا پڑے گا۔ بیچارے حباب تو نہ گئے میں ہی جاؤں گا۔

دنّی

………………

۲۳ر ستمبر ۹۰ء

بھائی مظفر وعلیکم السلام

دہلی سے آپ کا خط آیا چنانچہ اس اطلاع کے بموجب مجھے لکھنؤ جانا پڑا۔ ساتھ میں تمّو بھی ہو لیں۔ ادھر طرّو بھی سلمان کے ساتھ حیدر آباد سے ہم لوگوں کی موجودگی میں ہی پہنچیں۔ اس طرح ہم لوگوں کی ملاقات طرّو سے بھی ہوگئی۔ طرّو کے شوہر لکھنؤ ہی میں ہیں۔ اب وہ تندہی کے ساتھ اپنے مکان کی تعمیر میں لگے ہوئے ہیں تاکہ جلد از جلد مکان کو کرایہ پر اٹھا سکیں اور لکھنؤ میں رہ کر کوئی مستقل آمدنی کی صورت پیدا ہو جائے۔ طرّو کے شوہر کویت کے .Civil airatia Deptt میں Air Conditioning کے محکمہ میں ملازم تھے اور ان کی نوکری بھی مستقل ہوگئی تھی اور سینئر پوزیشن پر ایئر پورٹ پر ہی متعین تھے۔ انھوں نے بتایا کہ وہ تنخواہ ماہ بہ ماہ کویتی بنک میں جمع کر دیا کرتے تھے اور پرائیویٹ کام چونکہ زیادہ مل جاتا تھا اس آمدنی سے دونوں جگہ کے اخراجات پورے کر لیتے تھے۔ میرا اندازہ یہ ہے کہ اگر دس برس کی ملازمت ہوئی تو Estimate Conservative ساٹھ ستر لاکھ کا لگایا جا سکتا ہے۔ یہ ساری رقم اس کی تلف ہوئی علاوہ لکھنو آنے سے پہلے انھوں نے مکان پھر سے فرنش کیا تھا۔ اور Re-furnising میں بھی خاصی رقم صرف ہوئی ہوگی۔ پھر طرّو بھی زیورات اور کیش چھوڑ کر آ گئی تھیں۔ کسی کو بھی نہ معلوم تھا کہ واپسی کے سارے امکانات مفقود ہو جائیں گے۔ بابا بھائی کا بیٹا عرفان ابھی کویت ہی میں ہے، جس کے لیے ہم سب بے حد فکر مند ہیں۔ عرفان کے علاوہ سائرہ بی بی کے بھائی محمد عبدالروف کاظمی عرف طاہر بھی پاکستانی ہو جانے کے بعد کویت میں ایک عرصۂ دراز سے سکونت پذیر ہیں۔ اور وہاں کے پاور ہاؤس کے انجینئر انچارج ہیں۔ طاہر بیوی بچوں سمیت کویت میں ہیں۔ ان کے سالے مکرم بہار کے گورنر یونس سلیم کے بیٹے ہیں وہ تو گجرال کے ساتھ ہی آ گئے، ٹی

وی پر میں نے مکرم کو گجرال کے ساتھ ہوائی جہاز سے اترتے دیکھا۔ طاہر کے ساتھ عرفان ہیں۔ اللہ ان دونوں کا نگہبان ہو۔ حسن عرفان کو گھر کی چابھی دے آئے تھے۔ عراقی فوجیوں نے عرفان سے چابھی لے لی اور اب حسن کے گھر میں عراقی فوجیوں کا مسکن ہے۔

لکھنؤ میں سارا گھر ماتم کدہ بنا ہوا تھا۔ رفیق بھائی اپنی اہلیہ کے ساتھ علاج کے سلسلے سے دہلی روانہ ہوئے اور میں تہمینہ کے ساتھ ۱؍ستمبر کو گھر لوٹا تو آپ کا دوسرا خط کلکتہ سے ملا۔ اس کے جواب میں:

۲۲؍ستمبر کو ۷؍بجے شب میں انجمن کے سپرو ہال میں شعری نشست کا انتظام رکھا ہے۔ آپ کی شرکت کا اعلان کیا جا رہا ہے۔ آج ہی دعوت نامہ چھپنے کے لیے دے دوں گا۔ آپ کے علاوہ یونس نگرامی، چیئرمین اردو اکادمی اتر پردیش لکھنؤ کو بھی مدعو کیا گیا ہے اور ان سے صدارت کرائی جائے گی۔ یہ صاحب حسیب اکبر کے برادری کے ہیں اور اس طرح انکی شرکت کے امکانات قوی ہیں۔

مسٹر ممئی ابھی تلک تشریف نہیں لائے۔ میری غیر موجودگی میں آئے تو مجھے اطلاع ضرور ہوتی۔ میں منتظر ہوں کہ وہ جلد زحمت کریں۔

حبابؔ فتح پوری کے دولتکدہ پر حاضری دے آیا ہوں۔ آپ کے خط انھیں موصول ہوئے۔ آپ پندرہ ستمبر کو آرہے ہیں۔ کس ٹرین سے ارادہ ہے مطلع کریں تاکہ میں پلیٹ فارم پر موجود رہوں۔ حبابؔ صاحب کو دفتر جانا ہے اس لیے میں انشاء اللہ موجود ملوں گا۔ اسماء اور صبا کو پیار۔

انتظامات شعری نشست کے شاہ آفتاب کے ذمہ ہیں۔ انجمن کے نائب صدر میرے ہیں جن سے ذہنی کیفیت سے دوچار ہوا ہوں۔ اس کا اظہار میرے جیسے گنواروں کے لیے ممکن نہیں۔ یہ جو سب کچھ ہوا کیونکر ہوا۔ کیا اعصابی امراض کی شروعات اس طرح ہوتی ہے۔ ہوسکتا ہے قویٰ کمزور ہوتے ہیں اور قوت برداشت جواب دے جاتی ہے۔ ایسا تو کبھی پہلے نہ ہوا تھا۔

آپ کا...... دنّی

....

۱۹؍اکتوبر ۱۹۹۰ء

بھائی ڈیر مظفر صاحب۔ سلام علیکم

سائرہ بی بی کی آمد تو آپ کے سامنے ہو گئی تھی، مگر میں اپنے بکھرے ہوئے اعصابی ٹکڑوں کو یکجا کرنے کی جہد میں مبتلا ہی تھا اور دل و دماغ کو بھی منجمد ہو رہا ہے، باہر لا کر دھوپ کی تمازت میں خشک بھی نہ کر پایا تھا کہ بی بی بدر النساء نمودار ہوئیں اور ہاتھ نہیں پہنچا پکڑ کر کلکتہ کی ٹرین میں جا بٹھایا۔ رات بھر اذیت میں گزری۔ بہر کیف ان کو escort کر کے منزلِ مقصود تک پہنچا کر ہی دم لینا پڑا۔

بھلا ہو آپ کے بچے کا اور جاوید مینائی کا جنھوں نے مدارات میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی۔ اس بار آپ کے دوستوں سے ملاقات کا بھی شرف حاصل ہوا۔ فضل صاحب تو اپنے معیار پر پورے اترے اور آپ کو ان جیسے انسان سے دوستی پر مبارکباد دیتا ہوں۔ منوررانا اور شبیر اختر جچے مگر فضل صاحب کی بات ہی اور کچھ ہے۔ شبیر اختر صاحب نے خریداری ہی نہ کرائی بلکہ ریسٹورینٹ میں دوپہر کا کھانا بھی کھلایا۔ بہر کیف اچھے لوگوں کی مجھے تلاش رہتی ہے اور لوگ مل بھی گئے۔

بدر النساء اپنے مشن میں کامیاب ہو گئیں اور مٹھائی بھی کھلا گئیں۔ میں اب نارمل ہو چلا ہوں اگر حالات سازگار نہ ہوتے تو گھر تو دیکھ ہی لیا ہے فرار کا راستہ مل ہی گیا۔

لندن کا پروگرام اگلے سال پر بشرطیکہ زندہ رہا اٹھا رکھا ہے سائرہ بی نے نے واپسی میں تاخیر سے کام لیا ورنہ نکل گیا ہوتا۔

اردو انگریزی اخبارات میں رپورٹ پڑھی۔ انگریزی اخبار کے نامہ نگار میرے دوست ہیں مگر پٹھان بھی ہیں۔ خفا ہو گئے کہ وقت پر تصاویر نہ مہیا کی جا سکیں اور انجمن نے خاصی بوچھار کر دی۔

ڈائمنڈ جبلی کی بھی بات انھوں نے چھیڑی ہے زاہد حسین خاں صاحب ہیں کہ دال کے بودم بیوقوفوں کی دنیا میں ان کا بسیرا ہے۔ منڈل کمیشن اور رام جنم بھومی کے سامنے ڈائمنڈ جوبلی کے لیے پرائم منسٹر و وزیر اعلیٰ کیا خاک مدد کر سکیں گے۔ درخواست ردی کی

ٹوکری میں پہنچ جائے گی۔

روحِ ادب کے غزل نمبر کے لیے کام شروع کر دیجیے ۴۷ء کے بعد سے ہی انتخاب کرنا ہے۔ آپ کا عندیہ تو ہے ہی آپ کے علاوہ بھائی مجروح، شمس الرحمٰن فاروقی ایک علی گڑھ سے جس کا نام آپ مناسب سمجھیں کو ممبر ایڈیٹوریل بورد بنانا ہے۔ یہ کام شروع ہو جانا ہے میرے پاس اس کام کے لیے خاصی رقم اکٹھا ہے۔ کتابت اگر کلکتہ کے کسی اچھے کاتب سے کرئی جائے تو کیسا رہے گا۔

کچھ تصویریں روانہ ہیں۔ بیسویں صدی والوں سے کہیے اگر شائع کر سکیں تو فبہا ورنہ اپنے پاس بطور یادگار رکھ لیں۔

اسماء کے علاوہ گھر میں ایک اور شخصیت ہے جسے بہت سارا پیار۔

آپ کا...... عبدالکریم دنی

....

۲۲ر جولائی ۹۲ء

بھائی مظفر۔ سلام علیک

میرا خط بمعہ موڈرن پبلشنگ کے خط کے ملحقہ ملا ہوگا۔ آپ کو ہی deal کرنا ہے۔ مجروح بھائی کو اقبال سمان ملنے پر مبارکباد کا خط روانہ کر دیا ہے۔ آپ بھی لکھ دیں۔ خوش ہو جائیں گے۔

میری کمر کی تکلیف ابھی گئی نہیں۔ کراچی سے قیوم صاحب اور ان کی دولہن کشور آئے ہوئے ہیں۔ سائرہ بی بی مصروف تواضع ہیں۔ عاصمہ مطلع ہوں۔

حیدر آباد سے مکرّب صاحب، سرطیب اور لڑکیاں و بچگان آنے والے ہیں۔ ہم لوگ ان کی آمد کے منتظر ہیں۔ ان لوگوں کے آنے کے بعد ہی حیدر آباد کے لیے نکلنا ممکن ہو سکے گا بشرطیکہ کمر کا درد پیچھا چھوڑ دے۔ پاکستان سارے سرکلر روانہ کر دیے گئے۔

آپ کا۔ دنّی

....

2/9/92

برادر، سلام علیک

فون پر بات پہلے آپ سے ہوئی۔ بمبئی بھائی مجروؔح کو بھی فون کیا۔ بھاوج نے بتایا کہ گھر سے نکلے ہیں ملنے ملانے کے لیے اور گیارہ بجے (رات) واپس ہوں گے چنانچہ گیارہ بجے فون کیا تو پتہ چلا کہ واپس تو آ گئے ہیں مگر باتھ روم میں رونق افروز ہیں۔ بھاوج نے دروازہ بھی پیٹا اور جلدی برآمد ہونی کی گزارش کی تا کہ بات ہو جائے اِدھر انھوں نے مجھے باتوں میں لگا لیا اور بال بچوں کی خیریت لگیں دریافت کرنے اور ساتھ ہی ساتھ یہ بھی کہتی رہیں کہ بس نکلنے ہی والے ہیں۔ مجھ پر وحشت طاری کہ ہر لمحہ جو گزر رہا ہے وہ جیب پر گراں گزر رہا ہے۔ خدا خدا کر نکلے اور بات شروع ہوئی بولے کہ میں تفصیل سے خط بھیج چکا ہوں تم نہیں تھے باہر ہو گے اس لیے نہیں ملا میں نے پوسٹ کارڈ کی رسید بھی دی جو انھوں نے اقبال سمان ملنے پر مجھ ناچیز کو بھی اپنی خوشی میں شریک کیا۔ شارب ردولوی کا ذکر کیا، نا جانے کیا بلا ہیں حکم ہوا کہ میں لکھنؤ جا کر ملوں ایک غزل نمبر شارب صاحب نے شائع کیا ہے اس لیے بھی فائدہ اٹھاؤں۔ یہ بھی ارشاد ہوا کہ مجھ سے کوئی کام وام ہو گا نہیں اگر تم مصر ہو تو نام جہاں چاہو استعمال کر سکتے ہو اس میں پوچھنے کی بھلا کیا ضرورت ہے۔ میں نے کہا کہ جناب پرانے مسئلے ہیں دوسرے نہ Out of Curculation ہوئے ابھی آپ چل رہے ہیں اور پھر آپ تو ماشاء اللہ آبروئے غزل ہیں اس لیے کتاب کی افادیت میں اضافہ ہی ہو گا۔ تو زوروں سے ہنسے اور بولے کہ شرارت سے بعض نہیں آتے ہو۔ یہ بھی دریافت کیا کہ اختر سعید خاں کو چھاپ رہے ہو یا نہیں۔ بتایا کہ چھپ رہے ہیں۔ دوسرا حکم نامہ صادر ہوا کہ معین احسن جذبی کو بھی شریک کرو۔ تو جناب اب آپ ہی معین احسن جذبی سے رجوع ہوں گویا اب چار نام ہو جائیں گے۔ مجروؔح، جذبی، شمس الرحمٰن فاروقی و شہر یار۔ یہ فیصلہ آپ پر ہے۔ نہ جانے اجمل اجملی کس حال میں ہیں۔ میں نے اجمل کو بھی خط لکھا تھا کہ وہ بھی اس فہرست میں آ جائیں۔ دہلی میں رہتے ہیں کتابت وغیرہ دیکھ لیں گے۔ اجمل کا جواب ملا نہیں ان کی صحت کی جانب سے متفکر ہوں آپ کو زیادہ علم ہو گا۔

بہرکیف This is your headeche

میرا دل اب بیٹھ رہا ہے یہ جان کر کہ چھ سو صفحات ہو چکے ہیں جب کہ سودا پانچ سو صفحات کا ہوا ہے۔ پچیس چھبیس نام تو الہ آباد سے ہین۔ جن سے غزلیں ملنی ہیں ان میں ارشاد حیدر، شمیم نقوی، اکمل اجملی اور آنجہانی بسمل الہ آبادی بچتے ہیں۔ بسمل کی غزلوں کے لیے جاتا ہوں تو.......... شعرء کرام سر پر سوار ہو جائیں گے۔ جن کی غزلیں مجھ کو مل چکی ہیں ان کی فہرست درج ذیل ہیں:

انعام حنفی، احترام اسلام۔ رئیس ناروی، شہناز کانپوری، حسیب مغمومؔ، حسیب اختر سحرؔ، حسیب رہبر، نوح ناروی مرحوم (ذریعہ رئیس ناروی) حباب ہاشمی، انتظار غازی پوری۔ مسرلین شیداؔ، ایم اے قدیر، محی الدین صدیقی قتیلؔ مرحوم، صبا افغانی مرحوم، چندر پرکاش جوہرؔ، سہیل احمد زیدی، فرخ جعفری، اقبال ماہر، محمد عتیق نورؔ، عبدالحمید تنوری سامانی، مسعود اختر جمال مرحوم، ماہر الحمیدی مرحوم، حمدون عثمانی مرحوم، عبدالقدوس ناطقؔ، محمود احمد خاں صاحب، سید صدیق حسن مرحوم کی چھ غزلیں بھی میں نے کاغذ پر اتاری ہیں اور خواجہ جاوید اختر۔

آپ سے فون پر بات ہوئی اور میں نے طے کر لیا یہ غزلیں لے کر میں وارد حال کلکتہ ہو آؤں گا گھر لوٹا تو بھیّا کی دولھن کو دردزہ میں تڑپتا پایا۔ رات کے بارہ بج چکے تھے۔ بھیّا لمعہ اور بچوں کے ساتھ دلی جا چکے تھے۔ ۳۰ ؍اگست کی شب میں یہ دہلی گئے اور ۳۱ ؍اگست کو صبح آٹھ بج کر پندرہ منٹ پر رامی نے بچی کو جنم دیا۔ زچہ بچہ ڈاکٹر ریحانہ بشیر کی کلنک (زچہ گھر) میں مع سائرہ بی بی بخیر و عافیت ہیں۔ ادھر بھیّا آج ۲ ؍ستمبر کو دہلی سے واپس آئے۔ ریلوے اسٹیشن سے سیدھے بٹلہ ہاؤس گئے تو فیروز صاحب ندارد، گھر میں تالہ بند، وہاں سے سیدھے پپّو کے گھر گئے وہاں بھی ایک ہجوم، والد یعنی حیّ میاں، بہو داماد سب ہی موجود تھے چنانچہ مظفر حسن صاحب کے برادر خورد اور میرے دوست ایئر پورٹ کے پاس رہتے ہیں فون پر دریافت کر کے یہ لوگ حماد کے گھر گئے۔ شب گزاری کی اور وہیں سے ایئر پورٹ پہنچا کر بھیّا لوٹے۔ افتخار کی بڑی بیٹی بخار میں مبتلا تھی اور بیٹے کو بھی

بخار آرہا تھا۔ بہر حال جیسے تیسے بال بچے دوبئی پہنچ گئے۔ کل رات کو میں نے دوبئی فون کر کے افتخار سے خیریت دریافت کرلی۔

میں ١٦ ؍ستمبر کو چمبل میل ایکسپریس سے نکل رہا ہوں۔ ١٧ ؍ستمبر کو غالباً سات بجے صبح ہوڑہ پہنچتی ہے۔ اسٹیشن پر ارشد آجائے تو اچھا ہوتا۔ اگر پروگرام میں تبدیلی ہوئی تو فون کردوں گا۔

انجمن پر مضمون لکھ کر لاؤں گا۔ یا یکسوئی نہ ملی تو کلکتہ پہنچ کر لکھ دوں گا۔ سرتیج کا فوٹو بھی ساتھ لاؤں گا۔ گلدیش سروپ سابق سولیسٹر جنرل نے سرتیج کا پورٹرسٹ بنایا تھا اس کا فوٹا گراف کرالوں گا۔

ایک ماہ تو میں افتخار کے بیوی بچوں کی وجہ سے بدحواس سا رہا۔ دو بچوں کی بسم اللہ ہوئی۔ حیدرآبادی طریقہ سے طعام ضروری سمجھا گیا۔ پھر تیسری بچی کی سالگرہ کی دھوم مچی۔ اب حواس یکجا کر رہا ہوں۔

Selection میں اگر فضل احمد کریم فضلی نہ آئے ہوں تو لکھیے۔ ساقی میں غزلیں چھپی تھیں، فوٹو کاپی کراتا لاؤں گا۔ ایک دفعہ غور کر لیجیے کوئی بچ تو نہیں رہا ہے۔ کوئی ہے میری مراد اچھے شاعر سے ہے۔ ذوالنورین مرحم کی غزلیں نہیں مل سکیں۔ امید بھی نہیں ان کی اہلیہ شادی کر کے امریکہ جا چکی ہیں اور اب رابعہ پنہاں کے گھرانے کا یہاں نہیں بچا۔

ادھر کراچی سے اطلاع ملی کہ بچوں کا وہی حشر ہوا جس کے لیے میں نے سبھوں کو آگاہ کیا تھا مگر کوئی بھی میری بات ماننے کو تیار نہ تھا۔ اب اس کی طلاق ہوگئی ہے۔ اللہ کا شکر ہے۔ نیاز بی بی رومی کی وجہ سے رکی ہوئی ہیں ورنہ وہ کراچی نکل گئی ہوتیں اب فارغ ہوئیں تو جائیں گی۔ عاصمہ کو پیار اور بچوں کو بھی۔

تمھارا......دنی

....

٢٧ ؍فروری ٩٣ء

مائی ڈیر پروفیسر۔ سلام علیکم

مثّل صاحب نے ٣٤٠ کتابوں کا پارسل آٹھ بنڈلوں میں مجھے بذریعہ روڈ

ٹرانسپورٹ روانہ کیا۔ جو میں نے منگوا لیا ہے۔ دو نسخے جو انھوں نے میرے اور آپ کے درمیان تقسیم کیے، منہا کرنے کے اور بھی آٹھ کتابیں بچ جاتی ہیں۔ میں نے ان سے درخواست کی تھی کہ تین کتابیں وہ شمس الرحمٰن فاروقی، مجروحؔ صاحب اور بابا محمد عبدالکریم کاظمی کو بذریعہ رجسٹرڈ پارسل روانہ کر دیں۔ اس کے بعد بھی پانچ کتابیں ہم لوگوں کی ان کے پاس محفوظ ہونی چاہیے۔ کیا میں متل صاحب سے دریافت کر لوں۔ متل صاحب نے کتابیں روانہ کر دیں مجھے خط بھی لکھا مگر فاروقی صاحب کا خط مجھے دلّی سے ملا کہ کتاب پہنچی نہیں۔ لکھنؤ واپس ہوں گے تو کتاب مل جائے گی۔ مجھے یقین ہے پھر بھی میں نے فاروقی صاحب کو خط لکھ دیا ہے کہ وہ کتاب ملنے پر مجھے ضرور لکھیں اور اپنی قیمتی رائے سے مظفر صاحب کو ضرور بالضرور نوازیں۔

مجھے ایک چکر دلّی کا لگانا ہے۔ متل صاحب سے کتابوں کی negatives لینی ہے۔ لوگوں کا کہنا ہے کہ اس کام میں جلدی کریں ورنہ وہ مزید کتابیں پرنٹ کروالیں گے۔ مجھے تو صرف کتابستان والوں سے ہی سابقہ پڑا ہے، سخت بے ایمان ہیں۔ میری رقم خاص خطیر ہے وہ دبائے بیٹھے ہیں جس کی بنا پر میں نے ان سے تعلقات منقطع کر لیے ہیں۔ آپ کا پبلشرز سے سابقہ پڑتا رہتا ہے آپ کی رائے صائب ہوگی۔ ویسے مجھے دلی جانے کی کوئی جلدی نہیں ہے۔ اس بات کو بھی نہیں مانتا کہ سارے پبلشرز بددیانت ہوتے ہیں۔

صحت میری گڑبڑا رہی ہے۔ سائرہ بی بی ایک ماہ کے لیے گئی تھیں۔ ویزا ہی ایک ماہ کا منظور ہوا تھا۔ وہاں پہنچ کر رضی بھائی کے ذریعے جو سرکاری پیر بھی ہیں ایک ماہ کی مزید توسیع کرا چکی ہیں۔ فون پر فرما رہی تھیں کہ رضی بھائی کی رائے ہے کہ پانچ چھ ماہ تک قیام کرو۔ میں نے بھی کہہ دیا کہ جب تک رضی بھائی کا زور چلے آرام سے رہو۔ میں سادے کاغذ پر اپنی دستخط مع دو عدد گواہان روانہ کر دوں گا۔ جو تجویز سمجھ میں آئے لکھوا لو اور کسی پاکستانی سے عقد کر لو اور بیٹی کا بھی تیسرا نکاح پڑھوا دو۔ ہندوستان ہی میں تمھاری ہمشیراؤں میں سے ایک کو نکاح میں دے دوں گا۔ ایک خاتون پر میری نظر ہے بشرطیکہ ان کے شوہر نامدار میری درخواست پر کان دھریں۔ فون پر چیخیں کہ خبردار ایسا نہ کرنا میں بہت جلد واپس

آرہی ہوں۔ ابھی تو مزے سے بیت رہی ہے۔ دونوں بہویں بے حد خیال کرتی ہیں۔ پوتیاں جی بہلاتی ہیں اور فی الحال Nagging (وہ فن ہے جس میں بوڑھی عورتیں مشاق ہوتی ہیں) سے محفوظ ہوں۔

بتائیے کلکتہ کب تک بلا رہے ہیں۔ میاں منّا سے کہہ چکا ہوں کہ تنہا سفر کی ہمت نہیں پڑ رہی ہے جب کبھی جاؤ تو مجھے لے لو۔ دیکھیے منّا صاحب کب پروگرام بناتے ہیں۔

رسم اجراء کے بارے میں میں نے آپ سے رائے دریافت کی تھی۔ میں سمجھتا ہوں یہ کام پروفیسر نور الحسن انجام دے سکتے ہیں۔ وہاں آپ لوگوں کو جمع بھی کر لیں۔ انجمن کسی وقت بے صدر کے علاوہ جو بھی آنا چاہے آجائے گا۔ ان کے قیام کا بندوبست آپ کر سکتے ہیں۔ آپ با اثر لوگوں میں ہیں۔ عید بعد ہی رسم اجراء کے لیے آپ مناسب تاریخ کا تعین کر سکتے ہیں۔ مجھے آپ کے خط کا انتظار رہے گا۔

عاصمہ اور صبا کو پیار۔ منّا صاحب اور ارشد کو بھی پیار۔ سہیل احمد شاکی ہیں کہ آپ نے ان کا شعر ایڈٹ کر دیا۔ بھیا حبابؔ کو سہیل سے زیادہ ہی شکایت ہے۔ لکھا تو ضرور ہوگا۔

اللہ حافظ۔ تمھارا......دنی

ہاں بھیا صاحب، دوبئی کی سیر کر کے واپس آ گئے ہیں۔ اب منو صاحب کمر کس رہے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ ہفتہ عشرہ میں سعودی عرب کا رخ کریں۔ یہ بھی قسمت آزمائیں۔ تبصرہ تو رسم اجراء کے بعد ہی ہونا چاہیے آپ کا کیا خیال ہے؟

....

۵ر ستمبر ۹۳ء

میں نے خود کو گھامڑ اور الو کا پٹھا اس لیے لکھا کہ بشیر بدرم کے قبل کے ایک دوسرے شاعر نازل ہوئے۔ آپ ان سے خوب واقف ہوں گے۔ نام ہے کرشن کمار تخلص کرتے ہیں طور۔ انجمن کے پتے پر انھوں نے دو خط لکھے۔ مقصد یہ تھا کہ میں ان کی خدمت میں روحِ غزل گزاروں۔ اب وہ دونوں خط تو مجھے ملے نہیں۔ کل انجمن کا چپراسی ان کا رجسٹرڈ خط لایا انھوں نے قانونی چارہ جوئی کی دھمکی دی ہے کہ میں نے ذاتی منفعت کے لیے کتاب

چھپائی اور انکا جائز حق (روحِ غزل) انھیں بطور اجرت نہیں روانہ کی۔ چونکہ بغیر اجازت ان کی تین عدد غزل چھاپ لی ہے۔ اس لیے سو روپیہ فی غزل کے حساب سے انھوں نے روحِ غزل طلب کی ہے۔

میں نے جواب میں لکھ دیا ہے کہ کتاب روانہ کرنے سے بالکل ہی قاصر ہوں۔ مقدمہ ضرور قائم کریں میرے ساتھ پروفیسر حنفی کو بھی کچہری میں حاضر کرائیں تو عنایت ہوگی۔ ہم دونوں ہماچل پردیش کی سیر کرلیں گے اور دھرم شال میں جناب کا دولت کدہ ہے قیام وطعام کا انتظام آپ کا ہی ہوگا۔ دیکھیے بلواتے ہیں یا نہیں۔ میں منتظر ہوں کہ طلب تو کرائیں۔ تو جناب آپ کی روحِ غزل بڑے بڑے گل کھلا رہی ہے۔ تقسیم کار کے مزے ہیں۔ کتاب ان کی دھڑا دھڑ نکل رہی ہے۔ پریم گوپال صاحب باوجودیکہ Frozen shoulder میں مبتلا ہیں بے حد خوش نظر آئے۔

میرا تو حال یہ ہے کہ: ناحق مار جلا ہا کھائے۔ شین قاف کو فون ضرور کروا دیجیے گا۔

طور صاحب کے رسالہ سر سبز کا غزل نمبر بھی شائع ہوا ہے۔ روحِ غزل کے ساتھ ساتھ ہی کرشن موہن صاحب کا تبصرہ دلچسپ ہے۔ طور صاحب اور بدرم صاحب کے اشعار بے وزن بتاتے ہیں۔ اسعد بدایونی اور مناظر عاشق ہرگانوی وغیرہ کے بھی اشعار اسی طرح کے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ طور صاحب دماغی طور پر نارمل نہیں ہیں یا یہ لوگ مجھے ہی ایب نارمل سمجھتے ہیں آپ کی صحت کا کیا حال ہے لکھوا دیجیے گا۔

حباب صاحب نے چھ عدد کتابیں فروخت کرادی ہیں۔ چار عدد اور پہنچانی ہے۔ ایک بھی ہمدرد اور غمگسار مل جائے تو بینائی میں اضافہ تو ہوتا ہی ہے چہار طرف ہریالی نظر آتی ہے۔

دُنّی......

....

۱۴ر اکتوبر ۹۳ء

پروفیسر م حنفی صاحب۔ آداب عرض

آپ کے دو سطری پیغامات و احکامات فیروز کے خطوط کے ذریعے نظر نواز ہوتے

رہے۔ میں نے خط لکھنے کا ارادہ ترک کر لیا تھا۔ آپ الٰہ آباد سے گزرے اچھا ہی ہوا کہ بڑینا وقت ہی گزرنا ہوا۔ میں ریلوے اسٹیشن تک کی زحمت سے بچا۔ فیروز کی اطلاع کے مطابق آپ بھوپال گئے مع مال واسباب۔ مال واسباب سے میری مراد عاصمہ اور ایک عدد پیاری سی بچی سے ہے۔

جولائی کے اواخر میں تہمینہ مصر ہوئیں کہ دلّی چلو چنانچہ دلّی گیا۔ میاں منّو پہلے سے ہی وارِدِ بٹلہ ہاؤس ہو چکے تھے۔ جدّہ تو ان کی منزل تھی ہی مگر پڑاؤ بٹلہ ہاؤس ہی ہوتا۔ بیچارہ فیروز اور ان کی دولہن مدارت میں لگے ہوتے۔ چنانچہ بٹلہ ہاؤس جب پہنچا تو منّو صاحب اور ان کی دولہن پابہ رکاب ملے۔ میں بھی انھیں ایئر پورٹ پہنچا کر لوٹا۔ نیلم اپنے بھائی کے ساتھ نئی دہلی میں کسی ہوٹل میں قیام پذیر تھیں اور شوہرِ نامدار کو فیئر ویل کہنے آئی تھیں۔ ایئر پورٹ سے منو صاحب کے گھر پہنچا۔ تہمینہ کو ۵/اگست کو پریاگ راج پر بٹھا آیا۔ واپسی میں ان کا ساتھ مطلب کا ہو گیا تھا۔ دوران قیام محمد ادیب (وہ یونین مسلم یونیورسٹی کے صدر رہ چکے ہیں) کے ہمراہ پروفیسر ایس اشتیاق عابدی سکریٹری اردو اکادمی (عابدی صاحب بھی علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے صدر رہ چکے ہیں اور اڈّو میاں یعنی محمد ادیب سے بھلی بھانتی واقف ہیں) سے بغرض ملاقات گیا۔ عابدی صاحب نے مجھے خط لکھا تھا کہ میں ایک درخواست ان کے نام بھجوں جس میں یہ لکھوں کہ حوالہ کی کتاب روحِ غزل کو شائع کرانے میں انجمن کو یو پی یا سرکار ہند سے کسی قسم کی مالی امداد نہیں ملی ہے تو اس بنیاد پر وہ اکادمی کی زیر نگرانی لائبریریوں کے لیے زیادہ سے زیادہ جلدیں خرید لیں گے۔ چنانچہ میں نے حسب الارشاد درخواست روانہ کر دی۔ جب جواب نہیں ملا تو محمد ادیب سے تذکرہ کیا۔ محمد ادیب ساتھ چلنے کے لیے تیار ہو گئے۔ عابدی صاحب نے بتایا کہ اب ان کا ٹرم ختم ہونے جا رہا ہے اور جس دن میں ملا تھا اسی دن سید حامد اور دیگر حضرات انٹرویو لینے آئے تھے۔ اب سکریٹری کی جگہ پُر کرنے میں کتنا عرصہ لگے گا مگر اندازہ ہے کہ اکتوبر سے کوئی دوسرے صاحب عابدی صاحب کو سبکدوش کریں گے۔ سننے میں آ رہا ہے کہ زبیر رضوی یا شاہد ماہلی میں سے کوئی بھی آ سکتا ہے۔ یہاں واپس آ کر فیروز کے کہنے

سے میں نے پھر اشتیاق صاحب کو کھڑ کھڑایا ہے کہ جاتے جاتے مجھ پر بھی احسان کرتے جائے۔ دیکھیے عابدی صاحب آرڈر بھجواتے ہیں یا نہیں۔ بہار اردو اکادمی زیادہ سے زیادہ جلدیں خریدیں۔ دیکھیے کیا response ہوتا ہے۔ ادھر بابا بھائی نے بھی لکھا ہے کہ کتاب کے بارے میں انگریزی میں ایک Randout بنوا کر اس کی بہت ساری فوٹو کاپیاں بھجوائیں وہ (پروفیسر کاظمی) گلبرگہ یونیورسٹی کو سنڈیکیٹ کے ممبر ہیں اب ڈگری کالجوں میں وہ اپنی سفارش کے ساتھ بروشر بھجوادیں گے۔

دہلی میں ہی دلیپ سنگھ سے بے حد دلچسپ ملاقات ہوئی۔ یوگیش بہل تشنہ سے بھی خاصی دوستی ہوگئی ہے۔ یہ روحِ غزل کی دین ہے کہ ان کے ساتھ ہی ساتھ عشرت قادری صاحب سے تعلقات بڑھے۔

اجمل سے بھی ملا۔ روحِ غزل لے کر گیا تھا۔ انھوں نے لیٹے ہی لیٹے کتاب کی ورق گردانی کی۔ میں جانتا تھا کہ بس دو چار دن اور بچے ہیں مگر میں نے یقین دہانی کرائی کہ ستمبر میں بیٹی کی شادی تو وہ کریں گے ہی۔ موقعہ ملا تو میں بھی آؤں گا۔ بڑی دیر تک روتے ہی رہے۔ پیٹ میں پانی بھرا تھا۔ کروٹ بھی بدلنا ممکن نہ تھا۔ بولے کہ دو دن ہوئے ہولی فیملی میں پانی نکلوایا گیا ہے اور تیسرے دن ہی پانی آ گیا۔ لکھنؤ پہنچا تو قومی آواز میں اجمل کے انتقال کی خبر پڑھ کر جی ڈوب گیا۔ ایک بیٹی جس کی شادی اسی ماہ میں ہوگی ملازمت کرتی ہے۔ بڑی بیٹی تاشقند میں میڈیکل اسٹوڈنٹ ہے۔ ایک بیٹی گونگی ہے اور داماد جو خوش شکل ہے وہ بھی گونگا ہے۔

ایوان اردو ماہ ستمبر میں ساحرؔ ہوشیار پوری کا تبصرہ میں نے دیکھا۔ کتاب نما مجھے ملا نہیں۔ فیروز نے لکھا ہے کہ چھپ چکا ہے۔ میں نے شاہد علی خاں کو لکھا ہے کہ اس رسالے کے ساتھ مجھے کتاب نما کا خریدار بنالیں۔ مجھے وی پی پی کا انتظار ہے۔

فیروز نے جن حضرات (پاکستانی) کی فہرست بھجوائی تھی ان سبھوں کو کتاب پہنچ جائے گی۔ میں نے ویزہ کی درخواست محمد ادیب کو دے دی ہے۔ ویزہ ملتے ہی میں روانہ ہو جاؤں گا۔

شاہ آفتاب احمد نائب صدر انجمن روحِ ادب خود ساختہ انجمن پیام بزم جمال کے صدر ہیں۔ مشاعرہ برپا کریں گے اکتوبر میں۔ منور رانا اور مظفر حنفی کے نام دعوت نامہ بھجوائیں گے۔ اجرت، مجھ سے دریافت کرنے لگے تو میں نے کہا کہ براہِ راست طے کر لو۔

شین۔ قاف۔ کو میں نے لکھا تھا کہ مجھے رسالہ بھیج دو مگر ش ق نے میری درخواست کو قابلِ اعتنا نہ سمجھا۔ ارشد سے کہیے کہ شین قاف کو فون کر دیں کہ میرے پتے پر رسالہ وی پی کر دیں اس رسالہ کے ساتھ جس میں شین۔ قاف نے تبصرہ روحِ غزل پر کیا ہے۔

بھوپال سے واپسی اڑیسہ کے رستے سے کی ہوگی۔ عاصمہ، بچی، بچے اور ارشد کو دعا و پیار۔ ایک بات کہنا ہے، مجھ سے دوستی رکھو۔ فائدہ نہ سہی تو نقصان بھی نہ ہوگا۔ اس دور میں 'جاں نثار' تو مل جائیں گے مگر مجھ جیسا الو کا پٹھا اور گھامڑ بھی نہ ملے گا۔

تمھارا...... دنّی

....

۱۹/فروری ۱۹۹۴ء

مائی ڈیر پروفیسر م حنفی۔ وعلیکم السلام

آپ کا لفافہ ۱۶/فروری کو موصول ہوا۔ دوسرے دن صبیحہ موہانی کے گھر وہ کاغذ دے آیا۔ خوشی کا اظہار کیا۔ مجھ سے آپ کی تصویر بلیک اینڈ وہائٹ میں طلب کی۔ میرے پاس ہم دونوں کی نہایت ہی پھٹر توس قسم کی ہے مگر ابھی سے آپ کی نکال کر دینا مناسب نہ سمجھا آپ ایک اچھی تصویر اور ہو تو بہت ہے۔ ایک میرے لیے؟ دستخط شدہ مجھے بھجوایئے تاکہ اسی بہانے بی صبیحہ سے ایک بار اور مل لوں۔ صبیحہ نام مری کمزوری ہے۔ بہت ساری یادیں اس نام سے جڑی ہے۔ فرصت سے سناؤں گا۔ اشاق احمد کا ایک افسانہ صرف اسی لیے پسند آیا کہ اس افسانہ کی ہیروئن سے میں بخوبی واقف ہوں۔ افسانے کا نام نہیں یاد ہے۔ تیس برس پہلے میں نے پڑھا تھا اور اسی لیے اسے بڑا افسانہ نگار سمجھتا ہوں۔

مناظر عشق ہرگانوی کے تبصرہ پر میں نے کچھ اعتراض اٹھائے اور ان کو خط بھی لکھا۔ سب سے بڑا اعتراض تو یہ ہے کہ ناشر کا نام حذف کر گئے اور تقسیم کار کو اولیت دی۔ ظاہر ہے

کہ ماڈرن پبلشنک ہاؤس نے ہی فائدہ اٹھایا۔ پریم گوپال کے لیے بھی آخری پیراگراف وقت ہے۔ تبصرہ ہماری زبان دہلی میں چھپایا کہیں اور۔ دہلی میں چھپا تو نقصان زیادہ ہی اس خاکسار کو ہوا۔

جمشید سرور صاحب نے کتاب مفت طلب کی ہے اور بحصول ڈاک ادا کرنے کی دھمکی بھی دی ہے۔ اب جو حکم حاکم۔ ڈاک خرچ بھی بہت زیادہ ہوگا۔

کاوش بدری صاحب بھی تکیہ دار ہیں وہ بھی حسب عادت درویش مفت ہی چاہیں گے اگر وی پی پی بھجوائی جائے تو یہ بھی واپس آجائے گی۔ میں خط لکھ دوں گا کہ کم از کم سو روپے ایڈوانس کر دیں تاکہ واپس آپ آنے پر ڈاک خرچ بذمہ اس فقیر پُر از تقصیر پر نہ پڑے۔ وی پی پی فیروز کے کہنے پر بہت سی بھجوا چکا ہوں سب واپس ملی۔

فیروز کو خط لکھے جا رہا ہوں۔ بیماری کی بنا پر بڑی تاخیر ہوئی، بیچارہ کیا سوچتا ہوگا۔ لندن سے میری بھتیجی زرینہ کا خط آیا۔ ابھی تک پرویز ان سے ملے نہیں وہ بیچاری فکرمند ہے۔ شب خون میں تبصرہ آگیا ہے۔ ضرورت ہو تو فوٹو کاپی روانہ کروں۔ تبصرہ نہایت ہی تھرڈ کلاس ہے اس لیے کہ چوہدری صاحب فاروقی کی طرح آپ سے سخت Prejudisy میں سارا نزلہ آپ پر ہی نہیں گرا مجھے بھی مطلب کے لیے quete کیا ہے۔ آپ کو impliate کرنے کے لیے۔ جواب دیا جا سکتا ہے۔ ان ٹکڑ گدوں کی bypass کرنا ہی مناسب ہوگا imprortance برھانا ہوگا۔ ignor کرنا بہتر ہے۔

فضیل کا آپریشن ریڑھ کی ہڈی کا کرانے جا رہے ہیں کیا۔ Expert Advice لی ہوگی۔ میرا سارا دل فضیل میں لگا ہوا ہے۔ تاریخ کا علم ہو تو میں اروڑہ کے پاس آجاؤں گا آپ کے گھر آکر پریشانیوں میں اضافہ نہیں کرنا چاہتا۔ ادھر رہ کر دن تو فضل کے پاس گزار لوں گا۔ عاشمہ اور صبا کو پیار۔

آپ کا......دنی

۲۴ر فروری ۱۹۹۵ء

پیارے پروفیسرم حنفی۔ سلام علیکم

واپس آیا تو عجب بے حسی و کم نگہی کا دور شروع ہوا کہ...... کس طرح اظہار کروں کچھ تو کہنا چاہتا ہوں مگر کہہ نہیں سکتا۔ یا لکھ نہیں سکتا سمجھ ساتھ چھوڑ چکی ہے۔ انگریزی لفظ جو میری کیفیت واضح کر سکتا ہے ذہن سے کھسک رہا ہے Hybernation بھی نہیں ہے پھر کون سا لفظ ہے؟ Morbid بھی نہیں ہوا ہوں خیر۔

تو جناب لکھنا مجھے تھا کہ آپ نے ہی سکوت توڑا۔ دہلی میں ایک دن قیام منو صاحب کے گھر پر رکا۔ غالباً ۱۷؍ دسمبر ۹۴ء کو شب میں ہوائی اڈے سے سیدھا ذاکر باغ پہنچا۔ دوسرے دن بغرض زیارت بٹلہ ہاؤس پہنچا۔ مکین بدل گئے تھے۔ سہیل میاں بمعہ اہلِ خانہ ملے۔ دن کا کھانا عموماً میں ٹال جایا کرتا ہوں۔ مگر سہیل کی دولہن کے اصرار پر کھانا کھانا ہی پڑا۔

عرفی میاں کی کامیابی سے دل خوش ہوا۔ میری رائے میں تو انھیں M tech کرنا چاہیے اور جامعہ سے ایم بی اے کا آل انڈیا مقابلے کا امتحان ہوتا ہے۔ اروڑہ صاحب کوئی مدد نہیں کر سکتے۔ qualifi کرنے پر ہی داخلہ ملتا ہے۔ مقابلے کے امتحان کی تیاری کریں مگر M Tech میں داخلہ ضرور لیں۔ آپ کلکتہ قطعی نہ چھوڑیں۔ یہ جگہ قسمت والوں کو ملتی ہے اور آپ کی قسمت نے بہت زیادہ زور مارا ہے۔ ریٹائرمنٹ کے بعد بھی دو چار سال آپ وہیں گھسیٹ لیں گے۔ وائس چانسلر کے اختیارات بے حد وسیع ہوتے ہیں آپ کو قابو میں رکھنے کا گر آتا ہے۔ اب تلک آپ اس کے ذہن پر چھا چکے ہوں گے۔

دوبئی میں جشنِ آزاد دھوم سے منایا گیا تھا۔ سوینیر بھی لایا ہوں۔ حاجی انیس نے آپ کو مدعو بھی کیا تھا مگر آپ کو کیا سوجھی نہیں گئے۔ بڑی زبردست غلطی آپ سے سرزس ہوئی۔ خیر اب موقعہ ملے تو ہاتھ سے نہ جانے دیجیے۔ دوبئی میں میں نے دو مشاعروں میں شرکت کی۔ لوگ شریک ہونے کے لیے بڑے جوڑ توڑ لگاتے ہیں، بہر کیف سفر بے حد خوشگوار تھا۔ کچھ لوگوں نے تو مجھے مشاعرے میں 'روحِ غزل' کی وجہ سے پہچان لیا۔ کاش میرے پاس دس پندرہ کتابیں ہوتیں تو مشاعروں میں ہاتھوں ہاتھ پچاس درم فی جلد نکل جاتی۔ خلیج ٹائمس میں ریویو کے لیے دے آیا تھا۔

کراچی میں فرمان فتح پوری سے ملاقات ہوئی۔ دلچسپ آدمی تھا۔ افتخار دہلی آئے تھے۔ کتابوں سے بھرا اسکائی بیگ نوئیڈا میں کسی دوست کے گھر ڈال گئے ہیں۔ مارچ میں اگر دہلی گیا تو لیتا آؤں گا، ورنہ کسی آنے جانے والے کے ہاتھ منگوالوں گا۔

لڑکیاں تو دو ایک نظر میں ہیں۔ منو میاں کی سالی بڑی ہی قرینے کی ہے۔ خوب پڑھی لکھی بھی ہے اور امور خانہ داری میں طاق۔ کان پور میں بھائی جان (لالصاح) کی بیٹی ہے۔ رشتہ کی بھی لڑکیاں ہے۔ جہاں مناسب سمجھیے۔

واپسی کے بعد حباب صاحب سے صرف ایک دفعہ ملاقات ہوئی۔ اب عید میں ہی ہوگی۔ کلکتہ چلنے کی بات آئی تھی مگر وہ بنا اہل وعیال کے نکلنے کی سوچ ہی نہیں سکتے ہیں۔ Freedom of movement کا زبردست حامی ہوں اس لیے اہل خانہ کے ساتھ (سر اور کاندھوں پر بوجھ اٹھا کر) چل ہی نہیں سکتا۔ عاصمہ اور صبا کو پیار

آپ کا......دنی

ڈاکٹر محبوب راہی نے ازراہ کرم اپنی تصنیف یعنی مجموعہ کلام پیش رفت ارسال کی۔ میری جانب سے کتاب کی رسید روانہ نہ کی جاسکی جلد اظہار ندامت کے ساتھ رسید و اپنی رائے سے مطلع کروں گا۔ پہلا خط بنام مظفر ہے۔ دوسرا خط مبارکباد کا مظہر امام صاحب کی خدمت میں روانہ کرنے کا ارادہ ہے۔ اللہ کرے کچھ کچھ لکھ ہی دوں۔ جس کتاب پر انھیں انعام ملا ہے وہ میں نے دیکھی ہے۔

....

ساحر شیوی (لوٹن)

29/7/97

گرامی قدر و منزلت ڈاکٹر مظفر حنفی صاحب۔ سلام و آداب

آپ کا ارسال کردہ نوازش نامہ مورخہ ۳۰ راگست ہم دست ہوا۔ یاد آوری کے بے حد ممنون ہوں۔ جواب کی تاخیر کے لیے معذرت خواہ ہوں۔ دراصل ۲ رستمبر کو یکا یک بمبئی

روانگی ہوئی اور ۲۵؍ستمبر کو واپسی ہوئی۔ اس کے بعد آپ کا خط ملا۔ سفر کی تھکاوٹ کی وجہ سے کچھ صحت بھی خراب ہوگئی۔ بہت ساری ڈاک جواب کی منتظر ہے۔ ایک ایک کر کے سب کو جواب دے رہا ہوں۔

بمبئی یونیورسٹی سے ایک طالب علم مسٹر ہاشم میری فن شاعری اور شخصیت سے متعلق پی ایچ ڈی کی ڈگری کے لیے مقالہ پیش کر رہے ہیں، جو ۳۰؍ستمبر سے پہلے پہلے داخل کرانا تھا۔ لہٰذا انھیں میرے بارے میں مزید معلومات درکار تھیں۔ اسی سلسلے میں سفر کرنا پڑا، کیونکہ اپنے مقالے میں غلط بیانی سے کام نہ لیں۔

۲۱؍اگست کو ڈنمارک میں ’’جشنِ ساحر شیوی‘‘ بڑی خوبصورتی سے منایا گیا۔ ’صدا‘ کے اگلے شمارے میں جس کی روداد چھپ رہی ہے، امید ہے اقبال مرزا آپ کو صدا بھیجتے ہوں گے۔ اگر صدا کے شمارے آپ کو نہ ملتے ہوں برائے کرم مطلع کریں۔ صدا میں آپ کے نام جاری کردوں گا۔

علی میاں مقدم صاحب ہندوستان چلے گئے ہیں۔ شاید دسمبر میں واپسی ہوگی۔ ’سفیرِ اردو‘ کا پہلا شمارہ منظرِ عام پر آچکا ہے۔ عنقریب آپ کی خدمت میں ارسال کر دوں گا۔ دوسرے شمارے کے سرِ ورق پر آپ کی تصویر ہوگی۔

’ترسیل‘ کے تازہ شمارہ میں قبلہ قمر نعمانی سہسرامی کا گوشہ ہے۔ اس کے بعد کے شمارے میں آپ کا گوشہ ہوگا۔ آپ سے متعلق مضامین اور تصویر ڈاکٹر یونس اگاسکر اور انجم عباسی کو مل چکے ہیں۔ امید ہے آپ بخیر ہوں گے۔

ناچیز......ساحر شیوی

....

/2/98

گرامی قدر و منزلت ڈاکٹر مظفر حنفی صاحب۔ سلام و احترام

آپ کا ارسال کردہ عنایت نامہ موصول ہوا۔ یاد آوری کا بے حد ممنون ہوں۔ اس سے قبل جو مراسلہ آپ نے ارسال کیا تھا ہنوز دستیاب نہ ہو سکا۔ ’سفیر اردو‘ بھائی

پرویز کے معرفت ارسال کر چکا ہوں۔ امید ہے ملے ہوں گے۔ اپنی پہلی فرصت میں اپنی ناقدانہ اور جامع رائے سے مطلع کیجیے کہ ہماری پہلی کوشش آپ کو کیسی لگی۔ ہمیں آپ کی رائے اور مشوروں کا انتظار رہے گا۔ 'سفیر اردو' آپ کا اپنا رسالہ ہے۔ آپ بھی اس کے سفارت کار ہیں۔ لہٰذا اس کے سفر میں قلمی تعاون فرما کر اردو کے اس سفیر کے قدم بقدم چل کر خاص کر مغربی ممالک میں اردو کے مستقبل کو تابناک بنائیں۔ آپ کا قلمی تعاون ہمارے لیے باعث فخر ہوگا۔ سفیر اردو تاخیر سے ملنے کے لیے معذرت خواہ ہوں۔ ظفر اقبال ظفر کو ہدایت کی تھی کہ وہ آپ کو بھیج دیں، آپ کی کاپی ان کے نام پر جاتی ہے۔ آئندہ میں آپ کو ڈائرکٹ بھیج دوں گا۔ یا بھائی پرویز کو برمنگھم بھیج دوں گا۔

آپ کی تازہ غزلیں سفیر اردو میں شائع ہوں گی۔ آپ کی ایک غزل لبرٹی اور صدا میں بھی شائع ہو چکی ہے۔ میرے خط کے ساتھ اقبال مرزا کے لیے جو خط بھیجا تھا وہ انھیں دے چکا ہوں۔ کلکتہ سے کوئی رسالہ 'انشا' نام کا نکلتا ہے جن کے مدیر کوئی ف۔ س۔ اعجاز صاحب ہیں۔ وہ آپ کے خلاف یہاں کے ادیب و شعراء کو بھڑکا رہے ہیں کہ آپ یہاں کے فنکاروں کی برائی کر رہے ہیں لہٰذا آپ ان سے محتاط رہیں۔ مزید کچھ نہیں۔ امید ہے آپ بخیر ہوں گے۔

مخلص.....ساحر شیوی

....

سید صفی اللہ (پروفیسر)

2/11/97

مکرمی۔ تسلیمات

پتہ نہیں آپ کو یاد بھی ہوگا کہ نہیں، آج سے تقریباً ۲۲ سال قبل ہم NCERT دہلی کے کیمپس میں ملے تھے۔ اس وقت میں مدراس سے لکچرار کے انٹرویو کے لیے وہاں پہنچا

تھا۔ اس انٹرویو میں آپ بھی امیدوار تھے اور ڈاکٹر فضل امام بھی۔ کُل ۴۰؍امیدوار تھے لیکن ہم اور آپ جان گئے تھے کہ وہ انٹرویو آپ کے یا ہمارے لیے نہیں بلکہ کسی اور کے لیے تھے۔ انٹرویو کے بعد دیر تک ہم سب جناب مجتبیٰ حسین کے دفتری کمرے میں بیٹھے باتیں کرتے رہے تھے۔ اس کے بعد یاد نہیں آ رہا کہ ہم کبھی کہیں ملے بھی یا نہیں۔

ایک زمانے بعد اب آپ کو لکھنے کو موقع ہاتھ لگا ہے۔ ایک خاتون نے تمل ناڈو میں اردو غزل کے ارتقاء کے موضوع پر میری نگرانی میں پی ایچ ڈی کے لیے مقالہ تیار کیا ہے جس کے آپ ممتحن ہیں۔ یونیورسٹی کی جانب سے آپ سے منظوری پوچھی گئی ہے۔ میری خواہش ہے کہ آپ اس آفر کو منظور فرمالیں اور ممکنہ عجلت سے کنٹرولر آف اگزامنیشن کو منظوری کا جواب بھیج دیں۔ جیسے ہی آپ کا جواب ملے گا مقالہ آپ کی خدمت میں پہنچ جائے گا۔ امید کہ آپ مع الخیر ہوں گے۔ فقط والسلام

مخلص...... صفی اللہ (عابد صفی)

……………

ستار ساحر (پروفیسر)

محترمی و مکرمی۔ تسلیمات

تا حال آپ کی مؤقر تین کتابیں موصول ہوئیں۔ میں شرمندہ ہوں کہ آپ کو اطلاع نہیں دے سکا۔ دراصل میں e-mail تلاش کرتا رہا اور Tress کرنے میں ناکام رہا۔ شعبۂ اردو کے صدر کی حیثیت سے میں تمام اساتذہ اور ریسرچ اسکالرس نیز طلباء و طالبات کی جانب سے آپ کا انتہائی شکرگزار ہوں۔

ہمارے شعبہ کی آپ تک رسائی کے بارے میں سوچتا ہوں تو میرا سر فخر سے اونچا ہو جاتا ہے۔ آپ کی تصانیف کا مطالعہ ہمارے لیے کسی اعزاز سے کم نہیں ہے۔ اطلاعاً عرض ہے کہ خاکسار نے آپ کی غزل گوئی پر ایک مضمون تحریر کیا تھا جو ۲۰۰۸ء میں مطبوعہ میری کتاب کی زینت بن چکا ہے۔ میری ایک دو تازہ کتابیں ارسالِ خدمت کروں گا۔ امید کہ

آپ سب اچھے ہوں گے۔ نیاز کیش۔ ستار ساحر

……………

سید فیضان احمد

14/9/2002

محترم جناب ڈاکٹر مظفر حنفی صاحب۔ السلام علیکم

چند ماہ پہلے ایک صاحب آپ کی جانب سے آپ کی ایک کتاب ''شاد عارفی: فن اور فنکار'' مجھے عنایت کر گئے تھے۔ آج پھر اس کتاب کو پڑھنے کے وقت مجھے ایسا لگا کہ شاید میں نے آپ کی خدمت میں رسید بھی نہیں روانہ کی ہے۔ اس لیے یہ خط تحریر کر رہا ہوں۔ کتاب پر میرے تبصرہ کی کوئی اہمیت نہیں ہے اس لیے کسی موقع کے لیے اپنی رائے محفوظ کر رہا ہوں۔

آپ کا شکریہ کس طرح ادا کروں کہ آپ نے اتنی اچھی کتاب مجھے بھیجی اور خاص بات یہ کہ آپ نے ناچیز کو یاد رکھا۔ شکریہ

فیضان احمد

……………

سید منال شاہ القادری (پروفیسر)

29/4/2000

محترمی و مکرمی پروفیسر صاحب۔ السلام علیکم

جھرنا باسو کو آپ کی خدمت میں بھیج رہا ہوں۔ میرے ایک بہت پرانے استاد نے ان کے لیے سفارش کی ہے۔ بہت مہربانی ہوگی اگر آپ ان کے لڑکے کے داخلہ کے سلسلے میں کوشش فرما دیتے۔

نیاز مند...... سید منال شاہ القادری

……………

سید نظر احسن (وائس چانسلر)

۱۸ر فروری ۹۸ء

شفیقی وحبیبی۔ سلام علیک

آپ کا مبارکبادی نامہ موصول ہوا۔ میری طرف سے آپ بھی عید کی مبارکباد قبول فرمائیں۔ امید ہے کہ یونیورسٹی کے کاموں میں آپ کا تعاون حسب سابق مجھے ملتا رہے گا۔ خدا کرے آپ مع الخیر ہوں۔ فقط والسلام ......سید نظر احسن

....

سید حسن عباس (پروفیسر)

14/12/03

امید کہ آپ بخیر ہوں گے۔ کافی دنوں سے خط لکھنا چاہتا تھا مگر نہ لکھ سکا۔ دراصل پروفیسر نادم بلخی صاحب (سابق صدر شعبہ اردو جی ایل اے کالج ڈالٹن گنج) کی شخصیت اور فن پر ایک کتاب یہاں ترتیب دی جا رہی ہے جس کے لیے آپ سے درخواست ہے کہ آپ ان پر ایک مختصر مضمون قلم بند فرما دیں تو ممنون ہوں گا۔ آپ کا جواب آئے تو ان کی چند کتابیں آپ کو روانہ کر دوں۔ موصوف کے نام سے اور شاید کام سے بھی آپ واقف ہوں۔ مختلف رسائل میں پابندی سے ان کا کلام شائع ہوتا رہا ہے۔

دوسری عرض یہ ہے کہ اپنی کوئی نظم مجھے ارسال فرمائیں۔ میں ادراک کے نام سے ایک رسالہ نکال رہا ہوں۔ انشاء اللہ رسالہ بھی آپ کو بھیجا جائے گا۔ رسالہ اب تک نہ بھیجنے کی وجہ کلکتہ اور دہلی میں کہاں بھجا جائے کا مسئلہ دامن گیر رہا۔ مگر اب سنا ہے آپ مستقل طور پر دہلی آ گئے ہیں۔ امید ہے آپ ہر طرح بخیر و عافیت ہوں گے۔ شاید پروفیسر شعیب اعظمی صاحب آپ کے قریب میں ہی رہتے ہیں۔ اگر ایسا ہی ہے اور آپ سے ملاقات بھی ہوتی ہو تو ازراہِ کرم میرا سلام کہہ دیجیے گا اور یہ بھی کہ میں نے انھیں ادراک بھیجا تھا مگر جواب سے

محروم ہوں۔ خدا آپ کو ہر طرح محفوظ و مامون رکھے۔ آمین، والسلام

سید حسن عباس

……………

1/10/2016

بزرگوار محترم جناب پروفیسر مظفر حنفی صاحب۔ السلام علیکم

بعد از سلام امید کہ مزاج گرامی بخیر ہوگا۔ آپ نے فون پر بتایا تھا کہ آپ ان دنوں کچھ علیل چل رہے ہیں۔ میں آپ کی صحت و سلامتی کے لیے ہمیشہ دعا کرتا رہتا ہوں۔ خدا وند تعالیٰ آپ جیسے بزرگوں کا سایہ ہمارے سروں پر تا دیر باقی رکھے۔ آمین

جیسا کہ آپ سے عرض کیا تھا ادراک کا ایک شمارہ پروفیسر مجاہد حسین حسینی (مقیم ممبرا، ممبئی) کے سلسلے میں نکال رہا ہوں۔ یہ آپ کے قریبی دوست اور ہم وطن ہیں۔ اگر آپ ان کے بارے میں ایک تاثراتی تحریر اور ان کے کچھ خطوط جو آپ کے نام ہیں، عنایت فرما دیتے تو اس شمارے کے وقار میں اضافے کا سبب ہوتا۔ یہ کام آپ فرصت ملنے پر ہی کریں مگر ضرور کریں۔ اسی عرض داشت کے ساتھ 'ادراک' کا وہ خصوصی شمارہ آپ کی خدمت میں ارسال کر رہا ہوں جو 'حنیف نقوی کی ابتدائی تحریروں' پر مشتمل ہے۔ امید ہے پسند فرمائیے گا۔

طالب دعا……سید حسین عباس

……………

سیدہ شانِ معراج

9/10/96

معزز و محترم مظفر حنفی صاحب۔ آداب و نیاز

بہت دن بعد آپ کی بزم میں حاضر ہو رہی ہوں۔ امید ہے بعافیت ہوں گے۔ تنہائی کے جان لیوا احساس سے جب کوئی لمحہ آزاد ہو جاتا ہے تو پرانے شناسا شدت کے ساتھ یاد آنے لگتے ہیں۔ آج کچھ ایسی ہی کیفیت سے گزری تو بے ساختہ آپ یاد آئے۔

یقین فرمائیں ایک سال سے لکھنے پڑھنے سے بہت دور ہوتی چلی گئی۔ کتابیں اور رسائل میری وحشت میں اضافہ کرنے لگے۔ لاشعوری طور پر ٹوٹتی اور بکھرتی رہی اور جب پوری طرح سے تنہائی نے اپنا شکنجہ کس لیا تو زندگی بے معنی سی لگنے لگی۔

آپ سنائیے۔ کیسا مزاج ہے۔ دہلی آنا کب ہوگا، کبھی کبھی خیریت کی چند سطور سے نوازدیا کریں۔ آپ کی نئی غزلیں پڑھنے کو دل چاہتا ہے۔ مجھے گمان رہا کہ جب آپ کلکتہ پہنچ گئے ہیں تو کسی پروگرام میں مجھے بلالیں گے۔ میں آج تک اس سمت میں نہیں گئی۔ اب آپ ہیں تو آنے کو دل کی خواہش ہے۔ ادھر کئی سال سے میں نے بھی کوئی پروگرام نہیں کرایا ورنہ ملاقات کے امکان ہو سکتے تھے۔

ایک کتاب آپ نے مرتب کی تھی اس کو میں خریدنا چاہتی ہوں کہاں ملے گی؟ ادھر میرا گھر کے علاوہ کہیں جانا ہوا ہی نہیں۔ آج قلم اٹھایا تو تحریر میں بے ربطگی کا احساس غالب ہے۔ خدا کرے مع الخیر ہوں۔ عقیدت ومحبت کے ساتھ۔ والسلام

منتظر دید......شانِ معراج

....

سردار آصف

عزت مآب مظفر حنفی صاحب۔ تسلیم

یقین ہے مزاج گرامی بخیر ہوں گے۔ میں نے 'نیا سال' کے موقع پر آپ کی خدمت میں ایک کارڈ ارسال کیا تھا۔ کافی عرصہ بیت جانے کے بعد بھی کوئی جواب نہ ملنے سے میں محروم نہیں ہوا کیونکہ میرا شک اس یقین میں تبدیل ہو گیا کہ مکتوب شاید Postal Vagaries کا شکار ہو گیا کیونکہ میں ۱۵ سال پہلے آپ سے ایک بار ملا ہوں اور حالانکہ میں بہت کم پڑھا لکھا آدمی ہوں مگر Human psycology کا اگر ماہر نہیں تو Bachelor ضرور ہوں۔ اگر آپ کو کارڈ ملتا تو آپ جواب ضرور دیتے اگر ۱۵ سال میں آپ تھوڑا بدل بھی گئے ہوں تو بھی۔

آپ کو یاد ہوگا کہ منگلور کے ایک مشاعرے میں جو غالباً عنوان چشتی صاحب نے کروایا تھا آپ سے میری لمبی گفتگو رہی۔ ان دنوں میں بھی تھوڑا بہت چھپتا چھپاتا تھا اور مشاعرے وغیرہ بھی مل جاتے تھے۔ آپ نے کہا تھا ''تم سے بڑی امیدیں ہیں۔ شعر کہتے رہو۔ کچھ tips بھی دیے تھے (جن پر میں بیشتر عمل کرتا ہوں) خیر شاعری تو میں کرتا رہا لیکن ایک سال میں ہی میری حیات کا معمول تبدیل ہوگیا۔ میں P.C.S. میں بیٹھا اور ایک ہی بار میں (Allies) میں نکل گیا۔ Posting ایسے علاقوں میں رہیں جن کا اردو ادب کیا کسی بھی طرح کی ادبی سرگرمی سے کوئی واسطہ نہیں تھا۔ رسالے اور کتابیں بھی مشکل سے ہی ہاتھ آتے تھے۔ سرکاری مصروفیات ایسی کہ خود سے ملنے کی بھی فرصت نہیں۔ غرض یہ کہ میں خود اپنے شوق سے اور آپ جیسے حضرات کی کرم فرمائی سے پوری طرح کٹ گیا۔ لیکن میں نے پڑھنا اور شعر کہنا نہیں چھوڑا البتہ چھپنے چھپانے کا سلسلہ ایک طرح سے ختم ہوگیا۔

اچھی غزل سے مجھے بہت محبت ہے اور اچھی غزل کہنے والوں کا تو میں دیوانہ ہوں حالانکہ بہت کم لوگ ہی اردو میں پڑھ لکھ کر شعر کہتے ہیں۔ ہر آدمی تو اپنی کسی بھی شخص کے بارے میں ایک رائے ہوتی ہے۔ یوں تو میں کوئی محقق یا critic نہیں ہوں۔ (خدا کا شکر ہے کہ میں اس برائی سے دور ہوں میری نظر میں (A worst creator is batter then best critic creation) کا اپنا الگ ہی نشہ ہوتا ہے۔ ہاں تو میں عرض کر رہا تھا کہ جن پانچ شاعروں سے میں بے پناہ محبت کرتا ہوں ان میں سے ایک آپ ہیں۔ باقی چار نام چھپا کر میں اپنی کھال بچا رہا ہوں۔ وہ چار کوئی بھی ہو سکتے ہیں، میں بھی۔ میں آپ کو لگاتار پڑھتا رہا ہوں۔ کوئی کتاب تو ہاتھ نہیں لگی مگر آپ اتنا چھپتے ہیں کہ کتاب کی کمی محسوس نہیں ہوتی۔ کبھی کبھی مجھ سے ہندی کے کچھ اخباروں نے interview لیے ہیں اور میں نے آپ کو ہی Indo-Pak کا آج کا سب سے بڑا شاعر بتایا ہے۔ میں ان اخباروں کی Cuttings بھیج کر آپ کو بور نہیں کرنا چاہتا کیونکہ آپ پر اتنا لکھا جا چکا ہے کہ مجھ جیسے حقیر آدمی کی رائے کوئی اہمیت نہیں رکھتی۔ غزل آپ کی ہمیشہ احسان مند رہے گی۔ آپ نے جو

additions کیے ہیں، جو نئے نئے راستے تلاشے ہیں، نئی Ideas دیے اور سب سے بڑی بات کہ canvas کو جو rize دیا ہے اس کی تعریف کے لیے میرے پاس الفاظ نہیں ہیں۔ چھوٹی چھوٹی باتوں میں اور آس پاس کے ماحول سے نئے نئے symbols چرا لینا اور پھر ان کو الفاظ کے خوبصورت سانچوں میں ڈھال دینا اور معنویت پیدا کر دینا آپ کے علاوہ کسی کے بس کی بات نہیں ہے۔ آپ کے استعارے سیدھی بات کرتے ہیں۔ جادوگری یا جھوٹ نہیں بولتے۔ بشیر بدر کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ انھوں نے کچھ نئی جہتیں دی ہیں مگر میری نگاہ میں 'چاند' کو الٹا سیدھا کر دینا، عورتوں کو موٹا پتلا بتا دینا، کالے کالے پروں سے رات بنا دینا محض دماغی فتور اور چونکا دینے والی بات ہے جس میں کوئی Palmonary نہیں ہے اور ایسے شعر کچھ دنوں یا کچھ سال تو اچھے لگ سکتے ہیں مگر چونکہ حقیقت سے کوسوں دور ہیں اس لیے ان کی عمر بھی انھیں پرندوں کی طرح کم ہے جن کا ذکر وہ اکثر اپنی شاعری میں کرتے ہیں۔ خیر آپکو انسے compare کرنا ہی بے وقوفی ہے۔ جیسا کہ آپ سمجھ گئے ہوں گے کہ گمنامی نے مجھے برباد کر دیا۔ شاعری بہت serious چیز ہے۔ آپ چھپنے کے معاملے میں ہمیشہ serious رہے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ آپ کی ایک بہت بڑی پہچان اردو دنیا میں بنی ہے۔ بات بھی صحیح ہے جو حقیقتیں آپ منظوم کررہے ہیں وہ جن کے آس پاس کی ہیں اگر ان تک نہ پہنچ رہی ہوں تو پھر قلم گھسنے سے کیا فائدہ۔

اب میں بھی اس طرف دھیان دے رہا ہوں۔ آج کل میری بجنور میں posting ہے حالانکہ میرا تعلق شاہجہانپور سے ہے۔ یہاں نشتر صاحب ہیں اور بھی کئی اچھے شعر کہنے والے لوگ ہیں اور تحریک مل رہی ہے۔ ٹوٹی کڑیوں کو جوڑ کر میں نے چھپنے چھپانے کا سلسلہ بھی دوبارہ شروع کیا ہے۔ دو ماہ قبل 'شاعر' میں ایک غزل تھی۔ (اس بار کے شاعر میں آپ کی مٹھی بھر غزلیں تو چادر میں بھی نہیں بندھ پائیں گی)۔ اور جگہوں پر بھی چھپی ہیں۔ آپ کی دعاؤں کی ضرورت ہے۔ آپ ایک شاعر کو (چھوٹا سا ہی ہے) مرنے سے بچا سکتے ہیں۔

پہلی التجا یہ ہے کہ مجھے راستہ دکھائیں اور کچھ نصیحتوں سے نوازیں۔ میں کچھ غزلیں بھیج رہا ہوں۔ یہ ان دو کتابوں میں سے ہیں جو ایک دو باہ میں (ہندی اور اردو دونوں میں الگ الگ شائع ہونے جارہی ہیں۔ کتابیں آپ کی رائے کا شدت کے ساتھ کر رہی ہیں۔ آپ تو ایک شعر پڑھ کر کسی شاعر کے بارے میں ایک کتاب لکھ سکتے ہیں لیکن کیونکہ میں بہت سالوں سے out of field ہوں اس لیے ظاہر ہے آپ کے بھی track میں نہیں ہوں۔ جلد ہی کچھ اور رسائل میں آپ میری غزلیں دیکھیں گے۔ اور مجھے یقین ہے میں بھی جلد ہی کسی رسالے میں آپ کے قلم سے اپنے بارے میں لکھے چند کلمات دیکھوں گا۔

آپ کا......سردار آصف

....

۹ر ستمبر ۲۰۰۰ء

محترم ڈاکٹر مظفر حنفی صاحب۔ آداب

یقین ہے محترم خیریت سے ہوں گے۔ آج سے کوئی ڈیڑھ سال پہلے جب میں بجنور Post ہوا تھا تو میں نے آپ کو ایک خط لکھا تھا۔ میں نے عرض کیا تھا کہ میں کوئی بیس سال بعد پھر سے شاعری شروع کرنا چاہتا ہوں اور آپ کی دعا اور نصیحت کا طالب ہوں۔ آپنے فوراً جواب دیا۔ میری حوصلہ افزائی کی اور لکھا کہ خوب کہوں اور رسالوں میں بھیجوں۔ شروع میں کچھ پریشانی آئے گی مگر اگر شاعری میں دم ہے تو جلد جگہ بنا لے گی۔

میں نے آپ کی نصیحت پر اچھے سے عمل کیا۔ خوب محنت کی پڑھا بھی شعر بھی کہے۔ رسالوں میں اب آپ دیکھ ہی رہے ہوں گے کہ مجھے جگہ ملنے لگی ہے۔ پچھلے دنوں تمام ادبی اور نیم ادبی رسائل میں میری تخالیق کو جگہ ملی ہے مگر میں نے آپ کو disturb نہیں کیا ہاں ذہن میں ضرور رکھا بس ایک بار غزلوں کے شہر میں کے لیے آپ کی غزلیں منگوائی تھیں۔ میں نے آپ کو غزلوں کے شہر میں اور اپنا پہلا شعری مجموعہ چاند کا کل اور میں بھیجا تھا مگر رسید سے محروم رہا۔

میری دوسری کتاب ڈوبتے جزیرے بھی اشاعت کے سبھی مراحل طے کر کے منظرِ عام پر آ گئی ہے۔ آپ کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں۔ اب میں چاہوں گا کہ آپ میری شاعری پر (جیسی بھی ہے) ایک پیج لکھیں جسے میں اپنے تیسرے مجموعے 'چاند بھی رات بھی کہانی بھی' میں جوڑ کر یہ محسوس کر سکوں کہ میں بھی ٹوٹے ہوئے شعر کہہ سکتا ہوں۔

پچھلے ''شب خون'' میں آپ کی دونوں غزلیں خوب ہیں۔ دیگر رسائل میں بھی آپ کو پڑھتا رہتا ہوں۔ indirectly آپ سے بہت کچھ سیکھتا ہوں۔ خدا سے یہی دعا ہے کہ آپ کو لمبی عمر ملے اور مجھ جیسے بہت سے لوگوں کو سیکھنے سمجھنے کا موقع ملے۔

گھر کے تمام افراد کو واجبات۔ 'چاند کا کل اور میں' اور 'غزلوں کے شہر میں' کی ایک ایک کاپی دوبارہ بھیج رہا ہوں۔

آپ کا چھوٹا بھائی......سردار آصف

....

محترم ڈاکٹر صاحب

یقین ہے جناب خیریت سے ہوں گے۔ آپ کی ارسال کی ہوئی بے حد معتبر اور خوبصورت غزلیں مل گئیں۔ آپ نے میری التجا قبول کی جس کے لیے میں آپ کا بے حد شکر گزار ہوں۔ انشاء اللہ یہ perfect کامیاب ہوگا اور جس مقصد کو لے کر چل رہا ہوں وہ ضرور پورا ہوگا۔ ایک تو یہ کہ اب غزل موجودہ دور کی کسی بھی ادبی تخلیق سے آنکھ ملا کر بات کر سکتی ہے اور دوسرا یہ کہ غزل کا شاعر اب نہ تو کنویں کا مینڈھک ہے اور نہ الٹے سیدھے لفظوں کو چمتکاری سے جوڑ کر نیا اور اجنبی روپ دینے والا سادھو۔ اردو غزل کی depth کہاں تک ہے۔ بات کہنے کے کیا کیا ڈھنگ نکالے گئے ہیں اور بدن سلامت رکھتے ہوئے آپ جیسے معتبر حضرات نے غزل کو کس طرح کا لباس پہنایا ہے اس سے دوسرے لوگ بھی واقف ہوں۔ میں تو کوشش کروں گا کہ ہندی اور اردو کے علاوہ ایک اور experiment کیا جائے اور تقریباً ۳۰ چنی ہوئی غزلوں کو roman میں لکھ کر پھر ان کا انگریزی میں ترجمہ کیا جائے۔

آپ جب دہلی تشریف لائیں تو مجھے اطلاع کر دیں آپ سے ملنے کو بہت جی چاہتا ہے۔ اگر مئی جون میں آپ دہلی رہیں گے تو دونوں colections فائنل کرنے سے پہلے آپ کو دکھا بھی لوں گا۔ ایک شعر کے ساتھ اپنی بات ختم کرتا ہوں۔

وہ کشش بھی کرے تو ہو نہیں سکتا ہے پتھر کا

کہ یہ احسا کی بیماری اس کے کان بھری ہے

آپ سے بہت چھوٹا، آپ کا بھائی......سردار آصف

....

محترم ڈاکٹر صاحب۔ آداب

چند روز قبل میں نے آپ کو ایک مکتوب ارسال کیا تھا اور محترم سے گزارش کی تھی کہ دس غزلیں، ایک تصویر، تعارف، تصانیف و تالیف وغیرہ میرے پتے پر بھیجنے کی مہربانی کریں۔ اس خط میں ''شائع مکتوبات'' کچھ cofusion پیدا کر رہا ہے اور کئی لوگوں نے مجھ سے ٹیلی فون پر پوچھا ہے کہ اس سے کیا مراد ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ کی شاعری اور شخصیت کے بارے میں وقتاً فوقتاً دوسرے لوگوں کے خط شائع ہوتے رہتے ہیں۔ اگر آپ کو ان میں سے کوئی مکتوب یا مکتوبات پسند آئے ہوں تو اس کی copy یا copies بھی باقی matters کے ساتھ بھیج دیں۔ ہم ایسے خط بھی شائع کریں گے اس سے collection میں نیا پن آئے گا۔ شیرازہ ابھی آیا ہے۔ آپ کی تین غزلیں ہیں۔ بہت اچھی ہیں۔ میری طرف سے مبارک باد قبول فرمائیں۔

آپ کا بھائی......آصف

....

محترم مظفر حنفی صاحب۔ آداب

یقین ہے مزاجِ گرامی بخیر ہوں گے۔ میری کتاب 'دریا۔ دریا ریت' تقریباً مکمل ہونے والی ہے۔ جلد ہی آپ کے سامنے ہوگی۔ یہاں بجنور میں हिन्दी साहित्य निकेतन 'غزلوں کا شہر' کے نام سے ہندی میں ایک اچھا collection شائع کرنے جا رہی ہے۔

کوشش ہوگی کہ اسے بعد میں اردو میں بھی ڈالا جائے۔

آپ برائے کرم میرے پتے پر یا محترم نشتر خانقاہی صاحب کے پتے پر اپنی دس غزلیں، ایک تصویر اور تعارف نیز اب تک مختلف زبانوں میں شائع ہو چکی کتابوں کے نام بھیج دیں۔ اس کتاب میں کئی columns ہیں جس میں ''پہلے صف کے لوگ'' میں دس لوگ ہیں جس میں آپ کا ہونا باعثِ فخر ہوگا (ہمارے لیے اور تمام اردو والوں کے لیے۔)

نشتر صاحب کی نگرانی میں یہ اشاعت ترتیب پا رہی ہے۔ وہ آپ کو الگ سے بھی لکھیں گے۔ اگر منور رانا صاحب کی دو غزلیں بھجوا دیں تو اس کے لیے ہم الگ سے شکرگزار ہوں گے۔

آپ کا چھوٹا بھائی۔ آصف

....

۲۴ر فروری ۲۰۰۴ء

محترم ڈاکٹر مظفر حنفی صاحب۔ سلام مسنون

یقین ہے آپ بخیر و عافیت ہوں گے۔ کچھ دن پہلے ایک صاحب آپ کی کتاب 'مظفر کی غزلیں' کی دو جلدیں مجھے دے گئے تھے۔ ہندی رسم الخط کے لحاظ سے آپ نے بہت اچھا selection کیا ہے اور کچھ ہندی لفظوں جیسے: अंतत: وغیرہ کا بہت خوبصورتی سے استعمال کیا ہے۔ کافی غزلیں پہلے کی پڑھی ہوئی ہیں۔ ادھر ایک سال سے میں کافی پریشان رہا ہوں۔ پہلے مایاوتی کی سرکار میں 'Suspend' ہو گیا تھا اور اپنے گھر شاہجہانپور چلا گیا تھا۔ ملائم سنگھ صاحب کی سرکار آنے پر ہی بحال ہو پایا مگر join کرنے کے کچھ دن بعد ہی ریل سے اترتے وقت گر گیا اور میری Spinalcord میں چوٹ آ گئی جس کی وجہ سے الٹا پیر بالکل بے کار سا ہو گیا۔ لکھنؤ میں علاج کروایا مگر کوئی خاص فائدہ نہیں ہوا۔ اب دہلی میں علاج چل رہا ہے۔ حالت کے باعث میں پچھلے کئی ماہ سے کسی رسالے میں کوئی تخلیق بھی نہیں بھیج پایا۔ رسالے آنے بھی بند ہو گئے ہیں۔ 'شاعر' میں آپ کی مٹھی بھر غزلیں

پڑھیں جو ہمیشہ کی طرح طرح دار ہیں۔

میں نے اپنی دو کتابیں 'چاند کا کل اور میں' اور 'ڈوبتے جزیرے' آپ کو بھجوائی ہیں۔ میری شاعری پر براہ کرم کچھ لکھیں جسے میں اپنی اگلی کتاب چٹکی بھر چاندنی میں شامل کر سکوں۔ منور رانا نے ہی نہیں میں نے بھی آپ کو پڑھ کر ہی غزل کہنا سیکھا ہے۔

آپ کے address کے ساتھ جو فون نمبر ہے وہ خراب ہے یا کٹ گیا ہے۔ مہربانی ہوگی کہ آپ اپنا فون نمبر مجھے لکھ دیں جس سے میں کبھی کبھی آپ سے بات کر لیا کروں اور کچھ فائدہ اٹھا سکوں۔ گھر میں سب کو واجبات۔

آپ کا چھوٹا بھائی۔ سردار آصف

……………

سید شریف الحسن

بھوپال/ ۱۷ دسمبر ۲۰۰۱ء

''عید مبارک''۔ مائی ڈیئر حنفی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ

''تھک گئے ہم گناہ کر کر کے = رحم کرتے ہوئے نہ ہارا تو'' اگر دل کی گہرائی سے یہ شعر نکلا ہے۔ صرف شاعری نہیں اور میرا گمان یہی ہے کہ ندامت کے احساس کے ساتھ نکلا ہے تو انشاء اللہ آپ کی مغفرت ہوگئی۔ اللہ کریم تو بہانہ ڈھونڈتا ہے۔

فقط خیر اندیش۔ شریف الحسن

……………

سید شکیل دسنوی

۲۷/ مارچ ۱۹۹۰ء

برادرِ محترم مظفر حنفی صاحب۔ خلوص واحترام

آپ کا نوازش نامہ ملا۔ آپ بالیسور سے دو بار گزرے۔ اطلاع کر دیتے تو

ملاقات کی صورت نکل آتی۔ بہر حال آپ کے بادی پدا کے پروگرام کا انتظار رہے گا۔ برادرم اطہر عزیز سے فون پر گفتگو ہو جایا کرتی ہے۔ آپ کا تذکرہ بھی رہتا ہے۔ آج 'تنہا تنہا' کے سلسلے میں جناب شاہد علی خاں مدیر ''کتاب نما'' دہلی کا مراسلہ موصول ہوا جس میں انھوں نے ''تنہا تنہا'' پر کوئی جامع تبصرہ بھجوانے کی فرمائش کی ہے۔ اگر اس سلسلے میں آپ زحمت کرتے تو عین نوازش ہوگی۔

حالات نے ساتھ دیا تو انشاء اللہ اپریل میں کلکتہ کا پروگرام بنانے کی کوشش کروں گا۔ بھابی کی خدمت میں آداب پہنچا دیجیے گا۔ یہاں کا جب پروگرام بنے تو انھیں بھی ہمراہ ضرور لائیے۔

خلوص کیش...... سید شکیل دسنوی

....

باری پدا، اڑیسہ/۱۲رفروری ۲۰۱۰ء

محترم مظفر حنفی صاحب۔ تسلیم

آپ نوازش نامہ ملا۔ ''تنہا تنہا'' کی پسند آوری کا شکریہ۔ آج برادرم اطہر عزیز (بمبئی) سے فون پر آپ کا تذکرہ رہا۔ اب تو آپ بہت قریب آگئے ہیں۔ کلکتہ سے باری پدا صرف ڈھائی سو کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ کلکتہ سے یہاں تک روزانہ بسیں بھی چلتی ہیں۔ دوسری صورت میں بذریعہ ریل ''بالیسور'' تک سفر کا جا سکتا ہے جو یہاں سے صرف ۶۵ کلومیٹر دور ہے۔ وہاں سے آپ میری نجی گاڑی میں باری پدا صرف ایک گھنٹے میں پہنچ سکتے ہیں۔ میں نے یہ تفصیلات اس لیے لکھی ہیں کہ جب بھی آپ کو فرصت ہو اور کلکتہ کے حبس سے طبیعت پریشان ہوں تو آپ اپنی فیملی سمیت بلا تکلف یہاں آنے کا پروگرام بنائیے۔ بڑی پر فضا جگہ ہے۔ سملی پال کے جنگلوں کا سلسلہ اسی علاقے میں پھیلا ہوا ہے۔ یہاں کا سفر اور قیام آپ کو یقیناً پسند آئے گا۔ آپ اس پروگرام پر سنجیدگی سے غور کیجیے اور فرصت نکال کر یہاں تشریف لانے کی کوشش کیجیے۔ پوسٹ گریجویشن کے سلسلے میں مجھے بھی کچھ عرصہ کلکتہ میں رہنے کا اتفاق ہوا ہے۔ موقع ملا تو آپ سے شرف ملاقات کے لیے کلکتہ کا

پروگرام بنانے کی کوشش کروں گا۔ خط وکتابت کا سلسلہ جاری رکھیے۔

خلوص کیش۔ شکیل دسنوی

……………

سید امتیاز الدین

محترم جناب مظفر حنفی صاحب۔ السلام علیکم

مجھے مشاہیر کے دستخط جمع کرنے کا شوق ہے۔ مجھے نہایت خوشی ہوگی اگر آپ مجھے اپنے دستخط سے نوازیں۔ میں آپ کے کمالِ فن کا عرصے سے معترف ہوں۔ ادیبوں، شاعروں کے حالات کی ایک کتاب میں آپ کا پتہ دیکھا تو جی چاہا کہ آپ کو خط لکھوں اور اپنے شوق کی تکمیل کرلوں۔ امید ہے کہ پتہ صحیح ہوگا۔ یہ خط آپ کو ملے گا اور آپ میری درخواست قبول کریں گے۔ عید مبارک ہو۔

آپ کا مخلص......سید امتیاز الدین

……………

سید اسرار الحق

۸؍جنوری ۲۰۱۰ء

محترمی ومکرمی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ کرے مزاجِ گرامی بعافیت ہو۔ اردو ادب کی دنیا میں آپ کی شخصیت محتاج تعارف نہیں۔ بڑوں کے ادب کے ساتھ آپ نے بچوں کے ادب پر بھی عمدہ کام کیا ہے۔

دراصل میں پی ایچ ڈی کا طالب علم ہوں، میرے مقالے کا موضوع ہے: ”اردو زبان میں بچوں کے ادب کے اخلاقی اثرات: ایک تجزیہ“ اس موضوع پر مجھے آپ کی قیمتی مشورے اور رہنمائی کی ضرورت ہے۔ امید ہے کہ آں جناب ذرہ نوازی فرماتے ہوئے اپنے زریں مشوروں سے نوازیں گے۔

نیز ادبِ اطفال کے موضوع پر آپ کی کتابوں کی فہرست بھی روانہ کریں، تاکہ میں اسے حاصل کرنے کی کوشش کروں۔ امید ہے کہ جواب عنایت فرما کر شکریہ کا موقع دیں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت و عافیت اور دارین کی دولت سے نوازے۔ دعائے خیر کا طالب ہوں۔ والسلام آپ کا مخلص......سید اسرار الحق

………………

سرورؔ نگینوی

۱۷/۱۱/۲۰۰۷ء

محترمی مظفر حنفی صاحب۔ سلام و عقیدت

آپ سے رانی گنج مغربی بنگال اور جمریا کے مشاعرہ میں ملاقات ہو چکی ہے۔ جمریا کا مشاعرہ آپ کی صدارت میں پڑھا ہے۔ کچھ سیاسی مصروفیتوں کے باعث ادبی سرگرمیاں کم ہو گئی تھیں۔ ادھر پھر رجحان بنا ہے۔ قبلہ مشیرؔ جھنجھانوی صاحب سے مشورہ کیا کرتا تھا۔ میں چاہتا ہوں کہ میں آپ کو اپنی غزلیں بھیج دیا کروں۔ آپ میری اس درخواست کو قبول فرمالیں اور مشورہ دے دیا کریں۔ مجھے حکم کریں تاکہ میں غزلیں بھیج سکوں۔ امید ہے آپ بعافیت ہوں گے۔

آپ کا اپنا......سرورؔ نگینوی

………………

ساجد حسین

2/12/99

محترم المقام مظفر حنفی صاحب۔ السلام علیکم۔ میں خیریت سے ہوں امید کرتا ہوں کہ آپ بھی خیریت سے ہوں گے۔ میں ساجد حسین جو کہ گورکھپور یونیورسٹی کے شعبۂ اردو میں ریسرچ اسکالر ہوں۔ میرا موضوع ''شہریار: حیات و خدمات'' ہے۔ مجھے آپ کی غزلیں بہت

پسند ہیں اور میں آپ کی غزلیں بہت شوق سے پڑھتا ہوں۔ ابھی چند مہینے پہلے میں علی گڑھ گیا ہوا تھا۔ میں شہر یار صاحب کے پاس ایک مہینے تھا۔ میں نے ان سے پوچھا کہ محترم آپ کون کون سے شعرا سے متاثر ہوئے تو انھوں نے خصوصی ناموں میں آپ کا ذکر کیا۔

محترم آپ کا نام جدید شعرا میں صفِ اول پر لیا جاتا ہے۔ محترم میں آپ سے شہر یار صاحب کے بارے میں پوچھنا چاہ رہا تھا۔

ا۔ محترم شہر یار صاحب کو آپ کہاں تک بڑا شاعر مانتے ہیں اور کیوں؟

۲۔ شہر یار صاحب کی کون کون سی نظمیں یا غزلیں جس سے آپ متاثر ہوئے۔ ہوں یا ان کے اندر کوئی ایسی خاص بات جو آپ کو متاثر کی ہو۔

محترم ہمیں چند الفاظ لکھ دیں تو میرے تحقیقی کام میں آسانی ہو جاتی اور میں اسے اپنے تحقیق میں شامل کر لیتا۔ مجھے امید ہے کہ آپ اس میں میری مدد کر دیں گے۔ خدا حافظ

آپ کا شاگرد۔......ساجد حسین (گورکھپور)

....

سید عبد الستار

19/6/99

مکرمی مظفر حنفی صاحب۔ پروفیسر اقبال چیئر کلکتہ یونیورسٹی

امید کہ مزاج گرامی بخیر ہوگا۔ میں عبد الستار وہی چھوٹا طغریٰ نویش ہوں جس کی آپ سے جشنِ غالب کے موقع پر ناگپور میں ملاقات ہوئی تھی۔ آپ کے ہمہ گیر علم سے بہت متاثر ہوا تھا۔ کئی زبان زد اشعار جو آپ باتوں باتوں میں کہہ جاتے ہیں میں نوٹ کرتا گیا۔ آپ سے بات کرنا ہو تو ہر شخص کو قلم ضرور لے کر بیٹھنا چاہیے تا کہ فوراً اشعار نوٹ کر سکے۔ جس طرح علم کا خزانہ آپ کے پاس ہے اسی طرح تجربہ، خلوص، محبت اور پیار بھی کوٹ کوٹ کر بھرا ہے۔ خدا سے دعا ہے کہ وہ عوام کو زیادہ سے زیادہ آپ سے استفادہ کے مواقع فراہم کرے اور وہ سیراب ہوں۔

ناگپور کا فنکشن واقعی کامیاب رہا اور اپنی ہمہ گیریت لیے تھا۔ ایسے پروگرام وقتاً فوقتاً ہوتے رہنا چاہئیں تاکہ اس فنکشن کی ہمہ گیریت کے ساتھ ساتھ آپ جیسی بزرگ و برتر شخصیات سے استفادہ کے مواقع ملیں۔

آپ نے میری وزٹ بک میں اپنے تاثرات ثبت فرمائے ہیں یقیناً اس سے میری اہمیت ووقعت میں اضافہ ہوا۔ کئی اشخاص نے حیرت واستعجاب سے کہا "اچھا مظفر حنفی صاحب کی رائے بھی ہے۔" بعض نے بحیرت پوچھا "آخر ان کی آپ سے ملاقات کہاں ہوگئی۔" وغیرہ وغیرہ۔ ان تبصروں کے بعد مزید آپ کی شخصیت کے گوشے اس احقر پر واہوئے۔

حال ہی میں Co-ordinators NCPUL کی ایک میٹنگ پونہ میں منعقد ہوئی جہاں ان تمام حضرات سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا، جس میں کرناٹک اردو اکیڈیمی کے چیئر مین عبدالغفار شکیل صاحب، اڑیسہ اردو اکیڈیمی کے سکریٹری منظور احمد قاسمی صاحب، اور یوپی اردو اکیڈمی کی چیئر پرسن ڈاکٹر شیما رضوی اور آندھرا پردیش اردو اکیڈیمی کے صدر سید شاہ نورالحق قادری صاحب اور مغربی بنگال اردو اکیڈیمی کے سکریٹری جناب شائق احمد صاحب سے ملاقات ہوئی ان پانچوں اسٹیٹ کی معزز ہستیوں نے میرے کام کو بغور دیکھا اور میری وزٹ بک میں اپنی رائے ثبت کی۔ سبھی بہت خوش ہوئے اور حیرت بھی کی۔

میں نے ان تمام صاحبان سے اپنی اپنی اسٹیٹ سے ایوارڈ کے لیے کوشاں ہوں۔

آپ سے گزارش ہے اپنا رسوخ واثر کا جائز استعمال کرتے ہوئے سفارش کریں تمام اکیڈمیوں کو اور بطور خاص مغربی بنگال اردو اکیڈیمی کو۔ اس لیے کہ وہ آپ ہی کے حلقے کی اکیڈیمی ہے اور وہ آپ کی رائے کو ضرور اہمیت دیں گے۔

دوسری بات یہ کہ وہ تصویر آپ کی معیت میں کھنچوائی گئی تھی ڈھل چکی ہوگی اور ایک پاسپورٹ سائز تصویر جو آپ کی رائے پر لگائی جاسکے بھجوادیں تو نوازش ہوگی۔

تیسری بات یہ کہ آپ کو ناگپور میں طغرہ نہ مل سکا جس کا مجھے افسوس ہے۔ انشاءاللہ عنقریب میں میں خود کلکتہ آکر آپ کی امانت دے جاؤں گا۔

چوتھی بات یہ کہ اپنی پسند کے چند شعر بھی تحریر فرمادیں تو عزت افزائی ہوگی اس سے قبل بھی ایک خط لکھا تھا لیکن جواب سے محروم رہا۔ مجھے اس کا قطعی افسوس نہیں کیونکہ آپ کی مصروفیات سے میں واقف ہوں اور آپ کی شخصیت سے یہ بھی بعید ہے کہ کسی کے جذبات کو نظر انداز کر کے اس کے خط کا جواب ہی نہ دیں۔ لہٰذا میرا جہاں تک قیاس ہے یہ خط آپ کو شاید ملا ہی نہ ہو۔ جواب کا بے چینی سے منتظر

۱۵/اپریل ۹۹ء کے انقلاب میں صفحہ ۷ پر میرا تفصیلی تعارف شائع ہوا ہے امید کہ آپ کی نظر سے گزرا ہوگا۔ ......سید عبدالستار

....

ستیہ پال آنند

۳۱/جنوری ۱۹۹۷ء

مکرمی پروفیسر مظفر حنفی صاحب۔ آداب

آپ سے ملاقات کا شرف کبھی حاصل نہیں ہوا اور یہ میری بدقسمتی ہے، لیکن آپ کا مداح ہوں۔ مجھے اپنے عقیدت مندوں میں شمار کریں۔

جناب ہیرانند سوز نے فرید آباد (دہلی) سے میرے نئے شعری مجموعہ ''لہو بولتا ہے'' کی ایک جلد آپ کی خدمت میں روانہ کی ہے۔ جو لسٹ انھیں میں نے یہاں سے بھیجی تھی اس میں آپ کا نام سرِ فہرست تھا۔

قطع نظر اس بات کے کہ صنفِ غزل کے بارے میں میرے موقف کے تناظر میں ایک نظم گو شاعر کے طور پر بھی مجھے متنازع فیہ شخصیت سمجھا گیا ہے، میری آپ سے مؤدبانہ استدعا ہے کہ آپ اپنی گوناگوں مصروفیات سے کچھ وقت نکال کر ان نظموں کو دیکھیں۔ آپ اہلِ نظر ہیں، بہت بڑے شاعر ہیں، درس و تدریس میں میرے ہم مسلک ہیں اور اہلِ قلم ہیں۔ آپ سے اس بات کی توقع رکھنا کہ آپ اپنی تنقیدی نگارشات میں کہیں میرے فن شعر کو بھی یاد رکھیں گے تو میرے لیے خوش فہمی ہوگی، لیکن اگر آپ مجھے کچھ سطروں میں اپنی

گراں قدر رائے سے آگاہ کر سکیں تو میں ممنون ہوں گا۔

نیاز مند……ستیہ پال آنند

……………

سعید احمد ڈار

یکم جولائی ۱۹۹۴ء

جناب محترم مظفر حنفی صاحب۔ السلام علیکم

میں اکثر آپ کو مشاعروں اور رسالوں میں سنتا رہا ہوں۔ پڑھتا رہا ہوں۔ آپ کے تخلص یا نام کے ساتھ 'حنفی' مجھ کو بہت اچھا لگتا تھا۔

پوچھنا چاہتا ہوں بیٹیوں سے۔ میں بھی شامل ہوں خاندان میں کیا۔ آخر بیٹیوں سے کیوں پوچھ رہے ہیں۔ بیٹوں سے کیوں نہیں۔

نظر آتا ہے مستقبل سنہرا
سیاست داں نظر باندھے ہوئے ہیں
مٹی پر بوچھار مظفر شعروں کی
سوکھا بانجھ مہینہ مولا پانی دے

غرض اس قسم کے بے شمار اشعار آپ کے ہیں گنگنا تا رہتا ہوں۔

ان اشعار کے مقابلے میں میرا دیوان پھیکا پھیکا لگتا ہے۔ پھر ہم تو اہلِ زبان بھی نہیں۔ اور نہ اہلِ زبان کے سامنے زانوئے ادب تہ کرنے کی سعادت حاصل ہو سکی۔ ایک میں اگر میرا یہ حقیر تحفہ آپ قبول فرمائیں تو ذرہ نوازی ہوگی۔ اور اگر اپنے قیمتی وقت میں سے چند لمحے اس کے مطالعہ پر صرف کریں گے تو مجھ پر احسان بھی ہوگا۔

بے شمار نیک جذبات اور دعاؤں کے ساتھ

آپ کا اخلاص کیش……سعید احمد ڈار

……………

سمن نسیمی

سہ ماہی روزن، بھدرک/15/08/02

مکرمی جناب عالی جناب حضرت مآب مظفر حنفی

سلام مسنون وخلوصِ بیکراں

آپ کو یہ جان کر مسرت ہوگی کہ اردو مرکز سے دور، گونا گوں نا مساعدات کے باوجود ہم اردو کے چند سودائی اس زبان کی مقبولیت اور فروغ کے لیے عرصۂ دراز سے سرگرمِ عمل رہے ہیں۔ اور اب ایک غیر جانب دار ادبی سہ ماہی ''روزن'' بھدرک سے شائع کرنے جا رہے ہیں۔ اس رسالے کی زندگی کا انحصار صرف اشاعتی لوازمات پر قائم نہیں ہے بلکہ اس کی پاکیزہ روح اور اعلیٰ ادبی مشمولات کی شادابی کا آپ جیسے مؤقر صاحبِ قلم کے قلمی تعاون پر ہی ہے۔

اس ضمن میں گزارش ہے کہ از روئے عنایت اپنی تازہ تخلیق وتصویر سے ''روزن'' کے اولین شمارے کو وقار نظر بخشیں۔ توقع ہے کہ آپ شگفتہ خاطر ہوں گے۔

جواب کا منتظر، خادم۔ سمن نسیمی

....

24/9/2003

قبلہ گاہی۔ سلام مسنون وخلوص فراواں

امید ہے کہ مزاج بخیر ہوں گے۔ دونوں مدیران سید وسیم القادری اور حفیظ اللہ نیو پوری صاحبان آپ کو مؤدبانہ سلام کہتے ہیں۔ ''روزن'' کے لیے آپ کی گران قدر رائے کا شدت سے انتظار ہے۔ درخواست ہے کہ کوئی نئی اور خاص چیز (مضمون) بھیج کر احباب روزن کو ممنون ومشکور ہونے کا موقع عنایت کریں۔

باقی جملہ احباب، گھر کے افراد ونیز پرسانِ حال کو سلام۔ فقط

آپ کا خادم...... سمن نسیمی

سید افتخار شکیل

قابل صد احترام وذی وقار عالی جناب ڈاکٹر مظفر حنفی صاحب۔ سلام و آداب

آپ نے مجھ کم سخن، ہیچ مداں کے مجہول کلام پر اپنی گراں قدر رائے فرمانے کی رضامندی جو ظاہر کی، میرے سخن کو گویا کہ سند مل گئی۔ برادرم فیروز مظفر صاحب اکثر و بیشتر آپ کے کلام بلاغت سے ہمیں نوازتے رہتے ہیں، عصر حاضر کے کہنہ مشق وقدع آور شعراء میں آپ کا نام نامی صف اول میں شمار ہوتا ہے اور میں آپ کے کلام کا پرستار ہوں، دل سے چاہتا ہوں۔

میں اپنے مجموعہ کلام ''جاگتی آنکھیں خواب ادھورے'' سے چند شعر پیش کر رہا ہوں، آپ کے ذرین خیالات کی شمولیت میرے مجموعہ کے لیے باعث فخر وانبساط ہے۔ والسلام

دعاؤں کا طالب......سید افتخار شکیل

....

سیفی سرونجی

محترم مظفر حنفی صاحب۔ السلام علیکم

نمبر خدا کا شکر ہے آج پریس گیا دس پندرہ دن کے بعد آجائے گا۔ مضامین کے آنے کا تو سلسلہ ہے مگر کب تک لیٹ کرتے اس لیے آج ڈال دیا۔ سرونج آپ تشریف لائے مگر یہاں میری اس کتاب پر بیس مضامین/تبصرے آچکے ہیں، جنھیں کتابی شکل میں لا رہا ہوں مرتب محمد توفیق خان ہیں۔ کمپوزنگ ہو چکی ہے اگر آپ کی عنایت ہو جائے تو اس پر ضرور کچھ لکھ دیں۔ بس یہی گزارش ہے۔ آپ کا۔ سیفی سرونجی

....

محترم ڈاکٹر مظفر حنفی صاحب۔ آداب

دنیا آپ سے فائدہ اٹھا رہی ہے مگر انتساب آج تک آپ کی تخلیقات سے محروم

ہے پرچہ میں آپ کی خدمت میں برابر بھیج رہا ہوں۔

ظفر گورکھپوری نمبر کی تیاری چل رہی ہے۔ آپ سے گزارش ہے کہ ظفر صاحب پر اپنے تاثرات سے نواز کر میری حوصلہ افزائی فرمائیں۔ آپ کا......سیفی سرونجی

....

محترم پروفیسر مظفر حنفی صاحب۔ السلام علیکم

فیروز بھائی سے بات ہوتی رہتی ہے۔ سرونج میں ۲۷/اپریل کو ایک کل ہند سیمنار ہندوستان کے ادبی رسائل کی خدمات پر انتساب اور سد بھاؤنا منچ کی جانب سے کیا جا رہا ہے، جس میں میری کتابوں کا اجرا آپ کے ہاتھوں کرانے کے لیے آپ سے شرکت کی درخواست ہے۔ اس پروگرام میں شرکت فرما کر ہماری حوصلہ افزائی فرمائیں، بڑی نوازش ہوگی۔ فیروز بھائی کو بھی ساتھ لائیں۔ ویسے بھی 'نئے چراغ' کے حوالے سے آپ تقریر کریں یا لکھ کر پڑھ دیں۔ امید ہے ہماری درخواست قبول فرما کا حوصلہ افزائی فرمائیں گے۔

آپ کا۔ سیفی سرونجی

....

سہیل صدیقی

۳۰/اگست ۹۰ء

مشفق و مکرم مظفر حنفی صاحب۔ السلام علیکم

سب سے پہلے تو اپنی دن رات کی کامیابیوں پر مبارک باد قبول کیجیے۔ گزشتہ دنوں ''آبشار''، ''آزاد ہند'' اور پھر ''ہماری زبان'' میں پرویز شاہدی ایوارڈ کے جلسے کی کارروائی پڑھنے کا موقع ملا میرے لیے تو یقیناً آپ مشعلِ راہ بنے ہوئے ہیں اور یہ میری خوش قسمتی ہے کہ میں اس عظیم درسگاہ کا طالب علم ہوں جس نے آپ جیسے نامور طلباء پیدا کیے اور ان محترم استاد کے زیرِ نگرانی تحقیق کر رہا ہوں جن کے زیرِ نگرانی آپ نے پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی ہے۔ خدا آپ کے اقبال کو اور بلند کرے کہ ہم سیفین کی عزت میں اضافہ ہو

۔شعبہ میں آپ کا ذکر برابر ہوتا ہے۔

اس خط کے ساتھ اپنا ایک مضمون ''لسان الصدق (کلکتہ) میں آزاد کے تبصرے'' پروفیسر عبدالقوی دسنوی صاحب کے ایما پر آپ کی خدمت میں ارسال کر رہا ہوں کہ آپ اسے ''روحِ ادب'' کے آزاد نمبر میں شامل کرا دیں گے، کیونکہ میں اس کے ایڈیٹر سے ناواقف ہوں اور وہاں کیا صورت حال ہے خدا جانے۔ اگر آزاد نمبر شائع ہو گیا ہو تو کسی عام شمارے کے لیے اس کو دینے کی زحمت کریں، بڑی مہربانی ہوگی۔ اس سلسلے میں اگر مجھے مطلع فرما دیں تو کیا کہنا......

منتظر کرم ...... سہیل صدیقی

……

سید شیر افگن

22/3/2000

محترم جناب مظفر حنفی صاحب۔ پروفیسر اقبال چیئر، کلکتہ یونیورسٹی کلکتہ

سلام وصد احترام۔ امید ہے مزاج شریف بخیر ہوں گے۔ شمس وقمر کے توسط سے آپ نے ہمیں بہت اچھی تخلیقات پڑھنے کا موقع دیا۔ شکریہ

آج اشرافیہ میں خبر گرم ہے
وہ جو عصمت تھی نیلام پھر ہوگئی
اے مظفر پرندے پھر آنے لگے
شاخ کو فکرِ انجام پھر ہو گئی
تیرے دیدار سے بڑھ کر نہیں کچھ
یہ بجلی سہہ گئیں آنکھیں ہماری
مظفر لوٹ آئے ہم جہاں سے
وہیں کیوں رہ گئیں آنکھیں ہماری

ویسے تو غزل کے تمام اشعار اچھے ہیں، دل کو چھو لینے والے ہیں، لیکن ان درج بالا اشعار نے تو دل میں اترنے کی ٹھانی ہے۔ حسرت موہانی کا ایک شعر یاد آیا:

شعر دراصل وہی ہے حسرت
سنتے ہی جو دل میں اتر جائے

بالکل یہ اشعار بھی پڑھتے ہی دل میں اترنے لگے ہیں۔ اللہ آپ کے قلم میں قوت و تاثیر دے۔ آپ کی تصانیف اور مجموعہ کلام کی فہرست روانہ کرنا اور ہم انھیں کہاں سے

حاصل کر سکتے ہیں؟ وہ بھی لکھنا۔

محترم! ہم نے گوالیار شہر میں ایک اردو لائبریری قائم کی ہے۔ اس کو مرحوم شفاء صاحب گوالیاری کے نام سے منسوب کر دیا ہے۔ نئی نئی ہے اس لیے سرکاری امداد سے بہت دور ہے۔ چند ساتھیوں کے سہارے لائبریری شروع ہے۔ اگر ممکن ہو تو لائبریری کے لیے اپنی تصنیفات اور مجموعہ کلام کی ایک ایک کاپی روانہ کرنے کی کوشش کریں۔ یہ اس علاقے کے لائبریری سے جڑے اردو والوں پر احسان ہوگا۔ اس علاقے میں اردو شعر و شاعری سے دلچسپی اور صرف لگاؤ رکھنے کی کمی نہیں ہے لیکن منظّم طور پر اردو کی ترقی کے لیے کوئی خاص کوشش نہیں کی جا رہی ہے۔ اور اسی اردو کی ترقی و تشہیر کے مقصد کو سامنے رکھتے ہوئے یہ چھوٹا سا پودا لگایا گیا ہے۔ آپ کی توجہ، مشورے اور دعاؤں کی بہت ضرورت ہے۔ انشاء اللہ بہت کم عرصے میں ہم اس لائبریری کو بہت خوبصورت، معلوماتی ذخیرہ بنا دیں گے۔ آپ جب بھی کھنڈوہ آئیں مطلع کریں۔ انشاء اللہ ملاقات ہوگی۔ اپنے تمام قریبی ساتھیوں سے سلام کہیں۔ فقط توجہ کا منتظر...... سید شیر افگن

....

سراج اجملی (ڈاکٹر)

18/4/94

مکرمی و محترمی۔ السلام علیکم۔ امید ہے مزاج بخیر ہوگا۔ میں آپ کی دعاؤں سے مع الخیر ہوں۔ ایک گزارش ہے، کتاب نما دہلی استادِ محترم ظہیر احمد صدیقی کی شخصیت اور خدمات کے اعتراف میں ایک خاص شمارہ شائع کر رہا ہے جس کی ادارت میرے ذمہ ہے۔ آپ ظہیر صاحب کی شخصیت، خدمات (نثری، تنقیدی) یا شاعری جس موضوع پر بھی چاہیں ایک مضمون اگر عنایت کر دیں تو بہت اچھا ہو۔ میں چاہتا ہوں کہ اس شمارہ میں آپ ضرور شریک ہوں۔ امید ہے مجھے مایوس نہیں کریں گے۔ مضمون اگر وسط مئی تک مجھے مل جائے تو یہ اور بھی اچھی بات ہو۔ جواب کا منتظر۔ خادم...... سراج اجملی

شمس الرحمٰن فاروقی

برادرم مظفر حنفی۔ السلام علیکم

دو سال کا زرِ سالانہ آپ نے بھجوایا۔ بہت بہت شکریہ۔

بھائی صاحب آپ کی تو ایک غزل ہی کئی سال کے زر سالانہ کے برابر ہے، بہر حال میں بہت ممنون ہوں اور مجھے بڑی خوشی ہے کہ ''شب خون'' کی اپیل تمام دوستوں کے دلوں میں گھر کر گئی ہے۔ آپ کی چار غزلیں بھی ملی تھیں، ممنون ہوں، جلد شائع کروں گا۔

پرچہ آپ کے دولتکدے کے پتے پر برابر بھجوایا جا رہا ہے، امید ہے کہ ملتا ہوگا۔

امید کہ مزاج بخیر ہوگا۔ دوستوں کو سلام کہیں۔ آپ کا۔ شمس الرحمٰن

……………

۲۰ دسمبر ۱۹۹۵ء

برادرم السلام علیکم۔ نیا سال مبارک ہو۔

طویل غیر حاضری کے بعد وطن لوٹا تو آپ کا خط مؤرخہ ۲۰؍ستمبر دیکھا۔ افسوس ہوا اور شرمندگی ہوئی کہ آپ جیسے خریدار کو پرچہ نہ ملے۔ معلوم ہوا کہ پرچہ جاتو رہا تھا کبھی یونیورسٹی کے پتے پر اور کبھی کانکر گاچھی کے پتے پر۔ پھر دونوں پتے ٹھیک نہ ثابت ہوئے تو نیا پتہ حاصل کیا گیا۔ امید اور توقع ہے کہ اب پرچہ باقاعدہ مل رہا ہوگا۔ آپ کو لکھا گیا تھا کہ جو پرچے نہ ملے ہوں کی فہرست بھیج دیں تاکہ دوبارہ ارسال کر دیے جائیں۔ براہِ کرم اس طرف توجہ فرمائیں۔

آپ نے ''افکار ملی'' میں یہ کیا بات لکھ دی کہ حالؔی نے تخلیق کے میدان میں ''اپنی عدم استطاعت کا شعور ہو جانے کے بعد تنقید کا پیشہ اختیار کیا۔'' مقدمہ تو دیوان ہی کا مقدمہ ہے، اگر کتاب کی حیثیت سے لوگ اسے اب جاننے لگے ہیں۔ یعنی حالی بطور شاعر قائم اور مشہور تھے جب انھوں نے دیوان مرتب کیا اور حتماً اس کا مقدمہ لکھا۔ وہ بذاتِ خود کتاب کی حیثیت اختیار کر گیا، یہ الگ بات ہے۔ دیوان (۱۸۹۳ء) کی اشاعت کے پہلے وہ شاہکار

''مرثیۂ غالب'' لکھ چکے تھے۔ ''مسدس'' لکھ چکے تھے۔ ''مناجاتِ بیوہ'' لکھ چکے تھے۔ کس نے کہا کہ تخلیق کے میدان میں ان کی استطاعت نہ تھی؟ رہے آزاد تو ''سخن دانِ فارس'' کے پہلے وہ ''قصص ہند'' اور ''نیرنگ خیال'' لکھ چکے تھے۔ دونوں اعلیٰ درجے کے تخلیقی کارنامے ہیں۔ اگرچہ نثر میں ہیں۔ ان لوگوں نے ''مقدمہ''، ''یادگار غالب''، ''سخن دانِ فارس'' اور ''آبِ حیات'' جیسی کتابیں لکھیں ہی اس لیے کہ وہ میدانِ ادب میں نامور ہو چکے تھے۔ ہم لوگوں کے بارے میں آپ کا جو دل چاہے لکھیں، لیکن بزرگوں کے بارے میں احتیاط اور سنجیدگی رہے تو بہتر ہے۔

امید ہے آپ کا مزاج بخیر ہو گا۔

''طلوع افکار'' اور ''اوراق'' میں آپ کے گوشے دیکھے، جی خوس ہوا۔

آپ کا...... شمس الرحمٰن فاروقی

....

یکم ستمبر ۱۹۹۶ء

برادرم، سلام علیکم، خط اور غزلیں ملیں۔ شکریہ۔ غزلیں خوب ہیں۔ جلد شائع کروں گا۔ مجموعہ آپ نے پسند کیا، خوشی ہوئی۔ اپنے تبصرے کی نقل مجھے بھجوا سکیں تو ممنون ہوں گا۔ اب آپ کے مجموعے اور آپ کی آمد کا انتظار ہے۔

آپ کا...... شمس الرحمٰن فاروقی

....

۱۹ نومبر ۹۷

برادر عزیز مظفر حنفی...... سلام علیکم

ایک طویل عرصے بعد گھر واپسی ہوئی تو آپ کے دونوں کرم نامے دیکھے۔ شکر گزار ہس۔ میں ضرور حاضر ہوتا لیکن اس وقت اتنے بہت سے کام جمع ہیں کہ آپ کے سیمنار کے لیے کچھ لکھنا غیر ممکن ہو گیا ہے۔ پہلی بار آپ لوگوں نے بلایا ہے، میرے لیے خوشی کی بات ہے اور میں ضرور حاضر ہوتا لیکن خالی ہاتھ آنا اچھا نہیں لگتا۔ پھر کبھی حاضر ہوں گا۔

آپ کے صاحبزادے کے ولیمے کا دعوت نامہ ملا تھا۔ بہت خوشی ہوئی، مبارک ہو۔

'یا اخی' میں نے پڑھ ڈالی ہے، ان دنوں تبصرہ نگاری کا سلسلہ بند ہے۔ جیسے ہی اللہ نے توفیق دی، مفصل اظہارِ خیال کروں گا۔

آپ نے اپنے قیام لندن کے دوران کسی انٹرویو میں فرمایا تھا کہ شمس الرحمٰن فاروقی مشہور لیکن خراب شاعروں میں شمار کیے جانے کے لائق ہیں اور جہاں سوال نقاد شمس الرحمٰن کا ہے تو آپ نے یہ فرمایا کہ اس وقت ہندوستان میں کوئی نقاد ہی نہیں ہے۔ ممکن ہے آپ کے الفاظ کو صحیح رپورٹ نہ کیا گیا ہو لیکن مجموعی تاثر تو یہی حاصل ہوتا ہے کہ میرے بارے میں اظہارِ خیال کرتے وقت آپ کچھ زیادہ جذباتی ہو جاتے ہیں۔ 'افکارِ ملی' میں بھی آپ نے جو لکھا تھا کچھ ایسی ہی باتوں پر مبنی تھا، جن میں رنجش کے امکانات تھے۔ اس کے جواب میں آپ نے فرمایا کہ وہ تو محض سرسری بات تھی لیکن اب میں دیکھتا ہوں کہ وہی سرسری باتیں کم و بیش آپ کا وظیفہ اظہار بن گئی ہیں۔ خیر، مجھے کوئی شکایت نہیں، میں نے صرف اس لیے لکھا کہ میں آپ کی تحریروں کو وقعت کی نگاہ سے دیکھتا ہوں ورنہ یوں تو میرے خلاف لکھنے والے ہر طرف ہیں اور میں کبھی ان کی کسی تحریر پر ردِ عمل ظاہر نہیں کرتا۔

امید ہے مزاج بخیر ہوگا۔
آپ کا...... شمس الرحمٰن

....

۹ر جون ۱۹۹۹ء

برادرم مظفر حنفی، سلام علیکم

پرویز شاہدی ایوارڈ کے لیے آپ کی مبارک باد ملی۔ بہت بہت شکریہ۔ میں حیرت میں ہوں کہ اس دور افتادہ کو کس نے یاد کر لیا۔ یقین ہے کہ اس میں آپ کی بھی کرشمہ سازی ہوگی۔

بھائی، انعام ملنے پر اب خوشی اس بات کی ہوتی ہے کہ معاصروں نے پہچانا اور قدر افزائی کی۔ ورنہ سچی بات یہ ہے کہ اصل انعام تو تاریخ کے ہاتھوں ملتا ہے، جب اپنی

آنکھ بند ہو چکی ہوگی۔ اس وقت بھی لوگ اگر یاد رکھیں تو 'شادم از زندگی خویش کہ کارے کردم' کا موقعہ ہوگا۔

آپ کا...... شمس الرحمٰن فاروقی

……………

۱۲/اگست ۱۹۹۹

برادرم، غزلیں خوب تھیں۔ خاص کر باج رہا ہے والی ردیف۔

وضاحتی کتابیات کا سلسلہ بھی شروع کیا خوب کیا۔ خدا کامیاب کرے۔ امید ہے اچھے ہوں گے۔ میری طبیعت بظاہر خراب نہیں لیکن اس کا بھروسا بھی نہیں۔ کام رکتا ہے چند دن بند رہتا ہے پھر رواں ہو جاتا ہے۔ اللہ کا کرم ہے۔

آپ کا...... شمس الرحمٰن فاروقی

……………

۲/جنوری ۲۰۰۰ء

برادر عزیز مظفر حنفی، سلام علیکم، عید مبارک، نیا سال مبارک۔

آپ کی غزلیں ملیں، شکریہ انھیں جلد شائع کروں گا۔

مجھے معلوم نہ تھا کہ آپ کا کوئی فارم ہاؤس بھی ہے۔ آئندہ دہلی آنا ہوا تو بشرط فرصت آپ کے ساتھ اس کی سیر کو چلوں گا۔ کیا وہاں کچھ مور، ہرن وغیرہ بھی پال رکھے ہیں؟

آپ کا...... شمس الرحمٰن فاروقی

……………

۲۵/اپریل ۲۰۰۰

برادرم خط ملا، شکریہ۔ اغلاط کتابت کے لیے شرمندہ ہوں۔ خط کا اقتباس شائع کر رہا ہوں۔ فیروز کی کتاب کے بارے میں میرا خیال تھا کہ رسید لکھ چکا ہوں۔ کتاب ایسے وقت آئی تھی جب میں بہت بیمار تھا اور مزید بیمار ہونے والا تھا۔ میں نے دل میں سوچا کہ

رسید لکھ دوں گا اور وہم نے سجھا دیا کہ لکھ دی ہے۔ چنانچہ اب تک اسی یقین میں تھا کہ رسید بھیج دی ہے۔ اب آپ کے خط سے معلوم ہوا کہ فیروز کو ہنوز انتظار ہے۔ ابھی ابھی ان کو خط لکھ کر بند کیا ہے۔

''اردو کا ابتدائی زمانہ'' آپ نے پسند کی۔ خوشی ہوئی۔ مجھے آپ کی مصروفیت کا احساس ہے۔ تبصرہ کہیں لکھیں یا نہ لکھیں لیکن اپنے شاگردوں کو اس کے محتویات سے باخبر کریں اور انھیں اردو/ ہندی اور اردو کی ادبی تہذیب اور شعریات پر نئے سرے سے غور کرنے کی تلقین کریں تو مجھے زیادہ خوشی ہوگی۔

بھائی میں ہر غزل، نظم، افسانہ اس طرح شب خون میں سجاتا ہوں جس طرح زیور میں نگ جڑے جاتے ہیں۔ تقدیم اور تاخیر کا اتنا خیال نہیں رکھتا۔ لیکن اس بات کا کہ کون سی تخلیق کہاں بہار دے گی۔ بہر حال اب آپ نے کہا ہے تو اور ابھی دھیان دوں گا۔

آپ کا...... شمس الرحمٰن فاروقی

....

۱۵ر ستمبر، ۲۰۰۱

برادرم مظفر حنفی۔ سلام علیکم

آپ کا خط ملا اور نئی غزلیں بھی۔ شکریہ

مجھے خوشی ہوئی کہ آپ نے میری رائے کو خندہ پیشانی سے قبول کیا، ورنہ یہاں تو لوگ اب کسی کی کہاں مانتے ہیں۔ آپ کی غزلیں جلد چھاپوں گا۔

ملازمت سے سبکدوش ہونے کی اطلاع 'شب خون' کے 'اس بزم میں' دے دوں گا۔ امید ہے اب اور زیادہ کام کرنے کے مواقع ملیں گے۔ آپ برمنگھم نہ جائیں تو بہتر ہے ورنہ یہاں ہم لوگ اور اکیلے ہو جائیں گے۔

''وضاحتی کتابیات'' کی اشاعت کی خبر سن کر خوشی ہوئی۔ اشتہار میں وضاحت کر دوں گا۔

نیاز مند...... شمس الرحمٰن فاروقی

....

۱۰/ستمبر ۲۰۰۱ء

برادر عزیز ڈاکٹر مظفر حنفی، سلام علیکم۔

یکم ستمبر کا خط ابھی ملا۔ مبارک ہو آپ نوکری کے جنجال سے ہر طرح آزاد ہو گئے۔ دہلی کی مراجعت بھی مبارک ہو۔

آپ کے پچھلے خط کا جواب میں نے کئی دن ہوئے کلکتہ کے پتے پر لکھ دیا تھا۔ امید ہے وہاں سے روانگی کے پہلے آپ کو ضرور مل گیا ہوگا۔ جیسا کہ میں نے اس سے بھی گزشتہ خط میں عرض کیا تھا، شمارہ ۲۴۷ تک رسالہ آپ کو دونوں پتوں پر روانہ کیا گیا ہے۔ اب شمارہ ۲۴۸ سے صرف دہلی جایا کرے گا۔ یہ شمارہ بھی انشاء اللہ بروقت پوسٹ کروں گا۔ اس میں آپ کے نقل مکانی اور وضاحتی کتابیات کی خبر دے دی ہے۔

عزیزی پرویز کی طرف سے آپ نے ایک ہزار کا چیک بھیجا۔ شکر گزار ہوں۔ ان کی خریداری شمارہ ۲۴۸ سے شمارہ ۲۵۹ تک درج کر لی ہے۔

امید ہے کہ آپ اچھی طرح نئی زندگی میں داخل ہو رہے ہوں گے۔

آپ کا...... شمس الرحمٰن فاروقی

……………

۲/اکتوبر ۲۰۰۲ء

برادر عزیز مظفر حنفی، السلام علیکم

کچھ دن ہوئے آپ کی دو کتابیں 'ہات اوپر کیے' اور 'پرچم گرد باد' ملی تھیں۔ دل بہت خوش ہوا۔ فوری طور پر سرسری دیکھا۔ اس کے بعد ذرا دل لگا کر دوبارہ دیکھا۔ آپ کے مزاج کی طباعی نگاہ کی باریکی اور زبان پر قدرت کا میں ہمیشہ قائل رہا ہوں۔ نئے مجموعے میں یہ سب باتیں پوری طرح نمایاں ہیں۔ انتخاب البتہ مجھے تھوڑا سا مایوس کن لگا۔ آپ نے ہر غزل میں پانچ شعروں کی پابندی کا لزوم مالا یلزم اختیار کر کے اپنے ساتھ انصاف نہیں کیا۔ پانچ شعروں میں آپ کا جوہر کھلتا نہیں۔ اس وقت انتخاب کلیات میں اکثر غزلیں عشقیہ معلوم ہوتی ہیں۔ پھر ہر صفحے پر دو غزلیں ڈال کر بھیڑ بھاڑ کا تاثر

زیادہ ہوگیا ہے۔

آپ نے دیباچے میں اپنے مجموعے ’طلسم حرف‘ کے بارے میں ایک پرانی بات کی طرف اشارہ کیا ہے۔ مجھے یہ ضرور یاد ہے کہ اس کی اشاعت میں کچھ پیچیدگی پیدا ہوگئی تھی۔ آپ نے دیباچے میں بڑی خوبصورتی سے صرف ایک بات کہہ دی ہے مجھے واقعی اب بالکل یاد نہیں کہ معاملہ کیا ہوا تھا۔ ۱۹۶۹ء میں میں الٰہ آباد چھوڑ چکا تھا۔ میری غیر حاضری کے باعث یا کسی اور سبب سے کچھ پیچ آپڑا، لیکن اس وقت یاد نہیں آتا۔ یقین ہے کہ میں نے اس وقت معذرت کی ہوگی، لیکن اب ایک بار پھر اظہار شرمندگی کرتا ہوں۔

آپ نے اپنے بارے میں اپنے تازہ مجموعے میں لکھا ہے وہ بڑی حد تک صداقت پر مبنی ہے۔ لیکن شاید یہ سب لکھنے کی ضرورت آپ کو نہ تھی۔

تقابل ردیفین کو آپ نے عیب میں شمار کیا ہے جب کہ اس کا ذکر کسی کتاب میں نہیں ملتا اور اردو فارسی کے تمام اساتذہ کے یہاں یہ اکثر نظر آتا ہے۔ شکست ناروا بھی کسی کتاب میں نہیں ہے۔ لیکن بعض بعض حالات میں اسے عیب تصور کر سکتے ہیں۔ بعض لوگوں نے اس کو عیب قرار دینے میں بہت غلو سے کام لیا ہے۔ امید ہے آپ ان میں نہ ہوں گے۔ توالی اضافت کو بھی انیسویں صدی کے اواخر میں بعض لکھنوی لوگ عیب قرار دیتے تھے، اگر چہ اس کی کوئی وجہ سمجھ میں نہیں آتی۔ چلیے بہت سے بہت یہ کہہ لیجیے کہ اس سے کہیں کہیں اردو پن مجروح ہو جاتا ہے۔ لیکن یہ کہنا ستم ہے کہ آپ اضافت کو کھینچ کر باندھنے کے قائل نہیں۔ اضافت تو بہر حال اضافت ہے جہاں ضرورت ہے وہاں اسے تخفیف کر کے پڑھیں گے یا اشباع کے ساتھ پڑھیں گے۔ ایسی پابندی آپ اپنے اوپر کیوں لگاتے ہیں اردو میں پابندیاں یوں ہی کیا کم ہیں۔

ایک بات یہ بھی پوچھنا چاہتا ہوں کہ آپ نے ہاتھ کو ہات کیوں لکھا ہے۔ اور ہاتھ سے جو لفظ بنتے ہیں ان سب میں دوچشمی ’ھ‘ لکھی جاتی ہے (ہتھکڑی، ہتھیار وغیرہ) تو کیا آپ ان کو بھی دوچشمی ’ھ‘ کے بغیر لکھتے ہیں؟ امید ہے مزاج بخیر ہوگا۔ اس مہینے دلی آنا ہوگا۔ آپ سے ملاقات کروں گا۔ انشاء اللہ

آپ کا...... شمس الرحمٰن فاروقی

۲۹/ اکتوبر ۲۰۰۳ء

پیارے بھائی مظفر حنفی، السلام علیکم

آپ کے خط کے ساتھ غزلیں ملیں، شکریہ۔ میرے پاس اب آپ کی ایک ہی غزل باقی تھی اچھا ہوا کہ آپ نے مزید بھیج دیں لیکن میں یہ بات پورے خلوص اور ذمہ داری کے ساتھ کہنا چاہتا ہوں کہ ادھر آپ کی غزلوں میں وہ بات نہیں رہ گئی۔ پہلے آپ کے یہاں لہجے کی تیزی اور زمین کی شگفتگی بہت دلنواز اور دل کش تھی۔ اب یہ دونوں باتیں کم سے کم تر ہوتی جا رہی ہیں۔ ازراہ کرم توجہ فرمائیں۔

میں جب دلی آتا ہوں تو آپ سے ملنے کا بہت جی چاہتا ہے۔ لیکن آنے جانے والوں سے فرصت نہیں ملتی اور یہ اچھا معلوم نہیں ہوتا کہ آپ سے فون کر کے کہوں کہ آئیے مجھ سے مل جائیے۔ بس اسی تکلف میں بات رہ جاتی ہے۔ انشاء اللہ آئندہ پھیرا ہوگا تو ملنے کی سبیل ضرور نکالوں گا۔

آپ کا...... شمس الرحمٰن فاروقی

……………

۱۹/ اگست ۲۰۱۶

برادر عزیز مظفر حنفی۔ سلام علیکم۔

لیجیے جو کچھ بن پڑا، حاضر ہے۔ آپ یقین کیجیے، گزشتہ کئی مہینوں سے مزاج میں وہ اختلال اور طبیعت میں وہ انقباض ہے کہ زندگی میں اب تک جو کچھ کیا وہ مشکوک لگتا ہے اور قلم اٹھاتا ہوں تو سامنے کے لفظ بھی یاد نہیں آتے۔ ادائے مطلب ہو تو کیونکر ہو۔ غالب نے ایک شاگرد کو لکھا تھا کہ تم فارسی مانگتے ہو یہاں ترکی تمام ہے۔ حاشا کہ میں غالب سے خود مشابہ قرار نہیں دے رہا ہوں لیکن نایافت اور نارسی کے منازل سے تو میں بھی گزر رہا ہوں۔

اس پر طرہ یہ کہ دو ڈھائی مہینے سے G4 کے چکر میں ای میل، انٹرنیٹ سے مسدود تھے۔ نہ لکھ سکنے کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ لکھوں تو بھیجوں کس طرح۔

آپ سے بات یہ طے ہوئی تھی کہ آخری سرورق کے لیے کچھ بھیج دوں گا، لیکن ایک دوای میل میں آپ نے یہ لکھ کر ڈرا ہی تو دیا کہ میرے سولہ صفحے مختص کر دیے گئے ہیں۔ بھائی اب سولہ صفحے کیا سولہ سطریں بھی بنانا مشکل ہے۔

خدا آپ کو سلامت و بامراد رکھے۔

آپ کا نیازمند...... شمس الرحمٰن فاروقی

……………

۱۸ر جون ۱۹۹۶ء

محبی و شفیقی، سلام علیکم

آپ کا خط آئے عرصہ ہو گیا۔ تاخیر جواب کے لیے معذرت خواہ ہوں۔ پہلے تو دیر اس لیے لگی کہ میں ''طلوع افکار'' میں آپ کا گوشہ تلاش کرتا رہا، لیکن گوشہ ہو تو ملے۔ میں نے بالآخر بہت تلاش کے بعد اور چودھری ابن النصیر کے پوچھنے کے بعد یہ نتیجہ نکالا کہ ''طلوع افکار'' میں آپ کا گوشہ ابھی نکلا نہیں ہے اور میں نے ''اوراق'' کو ''طلوع افکار'' سمجھ لیا تھا۔ پھر سوچا کیا معلوم گوشہ نکلتا ہی ہو، اطمینان سے خط لکھیں گے۔ پھر ظاہر ہے اطمینان کہاں نصیب ہوتا تھا۔ ہوتے ہوتے چھ مہینے نکل گئے۔ آپ نے سات روپے کے ٹکٹ کیوں بھیجے؟ ارے بھائی کیا آپ کو میں کوئی کتاب یا رسالہ نہیں بھیج سکتا؟ ٹکٹ شکریے کے ساتھ واپس کر رہا ہوں۔ ویسے بھی جس مقصد کے لیے آپ نے بھیجے تھے وہ میں پورا نہ کر سکا۔

آپ نے میرے بارے میں دوستانہ کلمات لکھے ہیں، شکر گزار ہوں۔ میں نے شروع سے آپ کی قدر پہچانی ہے اور ہمیشہ آپ کو اس عہد کے سربرآوردہ ادیبوں میں شمار کیا ہے۔ آپ کی کسی بات پر میں آزردہ نہیں ہوتا لیکن اس وقت یہ بات ذرا دل کو لگ گئی کہ آپ نے میرے تنقیدی مضمون کو شاعری لکھنے کا نسخہ قرار دیا اور لکھا کہ اس کا مصنف ایک نقاد ہے، (یعنی شاعری سے مجھے کوئی علاقہ نہیں، میں گوپی چند نارنگ کی طرح عقلی گولے اڑاتا ہوں) اور اسے شاعری لکھنے کا نسخہ تجویز کرنے کا کیا حق تھا۔ خیر اب وہ بات وقت گزشت

ہو گئی۔ میں آپ کی محنت، لیاقت، ذہانت، شاعرانہ مرتبے، تنقیدی صلاحیت، ان سب باتوں کا معترف ہوں۔ فیشن کے طور پر نہیں، بلکہ سچے ادب دوست کی حیثیت سے اور میری دوستی کسی غرض کی بنا پر نہیں۔ امید ہے آپ اچھے ہوں گے۔

آپ کا...... شمس الرحمٰن فاروقی

……………

۱۲/اگست ۱۹۹۶ء

برادرم مظفر حنفی، سلام علیکم

آپ کا مفصل اور صاف گوئی سے مملو خط ملا۔ شکریہ۔ مجھے آپ سے ہمیشہ محبت رہی ہے۔ اس میں کسی غلط فہمی کا امکان نہیں۔ اس بات پر سب باتیں ختم ہیں۔

ظفر اوگانوی کے مرنے کا مجھے بہت رنج ہے۔ افسوس ہے کہ "شبخون" میں کوئی بات ایسی نکلی جس سے ان کو تکدر ہوا۔ انھیں آزردہ کرنے کا کوئی خیال نہ تھا، ارادہ تو بڑی بات ہے۔ آپ کی کتاب پر بھی تبصرہ میں نے پوری طرح چھان پھٹک کر کاٹ چھانٹ کر چھاپا تھا۔ خیر، اب اسے رفت گزشت کریں۔ ظفر پر میں نے تعزیتی نوٹ لکھا ہے اور ان پر اور دیگر دوستوں پر دو رباعیاں بھی تعزیتی کہی ہیں۔

امید ہے آپ اچھے ہوں گے۔ کتاب کی رسید سے مطلع کریں۔

آپ کا...... شمس الرحمٰن فاروقی

۵/فروری ۱۹۹۷ء

برادرِ عزیز وحبیبِ شفیق

دونوں خط ملے، توقع تھی کہ زبانی شکریہ ادا کروں گا، لیکن بیماری نے روک دیا۔ غزلیں خوب ہیں۔ رقم کے لیے شکریہ۔ غزلیں جلد چھپ رہی ہیں۔ مطلوبہ شمارہ بھجوا رہا ہوں۔ کتاب پر تبصرہ لکھوں گا انشاء اللہ۔

آپ کا...... شمس الرحمٰن فاروقی

……………

۴؍دسمبر ۱۹۹۷ء

برادرم مظفر حنفی، سلام علیکم

آپ کا خط مورخہ ۲۹؍نومبر ابھی ملا۔ پہلی اور سب سے ضروری بات یہ کہ میرے نہ آنے کی وجہ ناراضگی ہرگز نہیں، بلکہ فرصت کی کمی ہے۔ اس مہینے میں اتفاق سے کئی جگہ بلا رہے ہیں، لیکن میں سب کو نامنظور کر رہا ہوں۔ صرف جامعہ لکچر دینے جاؤں گا۔ وہ بھی ضروری نہیں، لیکن میں اسے اپنے فرائض میں تصور کرتا ہوں۔

اب اپنے خط کا جواب سنیے۔ (۱) مجھے اس میں کوئی اعتراض نہیں کہ آپ میری شاعری کو میری تنقید سے کمتر سمجھتے ہیں، بلکہ آپ چاہیں تو اسے میری تنقید سے بہت ہی کم تر سمجھیں۔ آپ کو بطور قاری، بطور شاعر، بطور نقاد، ہر طرح اپنی رائے بنانے، قائم رکھنے اور ظاہر کرنے کا حق حاصل ہے۔ ''افکار ملی'' میں آپ نے بار بار مجھے ''نقاد'' کا خطاب دیا تھا اور میرے مضمون ''شاعری کا ابتدائی سبق'' کا یوں ذکر کیا تھا گویا میں (نقاد) شاعروں کو اپنا مبتدی شاگرد قرار دے کر سبق پڑھا رہا ہوں۔ میں خود کو شاعر بھی سمجھتا ہوں، لہٰذا اگر میں سبق پڑھا بھی رہا ہوتا تو اپنے شاگردوں میں میں بھی شامل تھا، لیکن تعجب ہے کہ ''ابتدائی سبق'' کی معنویت آپ پر واضح نہیں ہوتی، کہ یہ محض استعاراتی بیان تھا۔ مراد یہ تھی کہ اس مضمون میں مذکو باتوں کی وہی حیثیت اور اہمیت ہے جو ابتدائی، بنیادی اسباق کی ہوتی ہے۔ الف ب پڑھے بغیر کوئی شخص غالب کا کلام، بلکہ پرائمری ریڈر بھی نہیں پڑھ سکتا۔ لیکن الف بے بہر حال الف بے ہی ہے، کوئی بلند پایہ متن نہیں۔

(۲) آپ نے جنگ اور نیشن کے تراشے بھیج کر احسان مند کیا۔ آج کل ڈاک کا بھروسہ نہیں، توقع ہے کہ آپ نے فوٹو کاپی رکھ لی ہوگی۔ میں انھیں واپس کر رہا ہوں لیکن احتیاطاً فوٹو کاپی رکھ لی ہے۔ آپ کی طرف سے اس خط کی رسید آجائے تو اسے بھی بھیج دوں گا۔ کاپی بہت اچھی آئی ہے۔

(۳) میں آپ کی خدمت میں ''اخبار مشرق' دہلی مورخہ ۷؍ستمبر ۱۹۹۷ء کے ادبی صفحے کی نقل بھیج رہا ہوں۔ ''اخبارِ مشرق'' میرے پاس باقاعدہ آتا ہے اس لیے ۱۳ستمبر کو اللہ

آباد چھوڑنے کے پہلے یہ اخبار میرے پاس پہنچ گیا تھا اور محض اتفاقاً پرانے کاغذات میں اب تک رکھا رہ گیا تھا۔ جب آپ کا خط آیا تو میں مہینوں کی جمع شدہ ڈاک اور کاغذات نکالنے میں مصروف تھا۔ اس اخبار پر بھی نظر پڑی تو میں نے آپ کو لکھ بھیجا۔

(۴) آپ نے لکھا ہے کہ مجھے دوسروں کا سچ ان کی نیت پر شک کیے بغیر سننا چاہیے۔ اور اس سلسلے میں زود حس ہونا میرے شایانِ شان ہیں۔ تو بھائی میں تو دوسروں کا جھوٹ بھی سن اور سہہ لیتا ہوں۔ آپ کو تو میں حق گو ہی شمار کرتا ہوں چاہے آپ سے متفق ہوں یا نہ ہوں۔ لیکن لوگ جب میری نیت پر شک کریں تو دکھ ہوتا ہے۔ مثلاً آپ سمجھتے ہیں کہ میرے کان بھرنے والے الٰہ آباد ہی میں نہیں لندن میں بھی ہیں اور مجھے ''افسروں'' کی طرح کان کا کچا نہ ہونا چاہیے۔ مجھے معلوم نہیں کہ میرے کان بھرنے والے الٰہ آباد یا دلی یا لندن میں کون ہیں۔ اور آپ کو جو میں نے لکھا وہ آنکھوں دیکھی پر مبنی تھا۔ ''اخبار مشرق'' مورخہ ۷ ستمبر میں یہیں دیکھ چکا تھا۔ لندن یا کہیں بھی، میں چغل خوروں اور کان بھرنے والوں پر کان نہیں دھرتا۔ میں خود کو افسر ہی نہیں سمجھتا، کان کا کچا ہونے کی تو دور رہی۔ میں بہر حال آپ سے آزردہ نہیں ہوں اور اب تو بالکل ہی نہیں ہوں۔

(۵) آپ نے خود کو مجھ سے چھوٹا قرار دیا ہے۔ میں تو آپ کو برابروں کی فہرست میں رکھتا ہوں۔

آپ کا...... شمس الرحمٰن فاروقی

....

۲۳ر فروری ۲۰۰۱ء

برادرم مظفر حنفی، سلام علیکم۔

وضاحتی کتابیات کی تکمیل بڑا کارنامہ ہے۔ مبارک ہو۔ اگر چہ اس پر اشخاص نام ہیں لیکن کام تو سارا آپ ہی کا ہے۔ یہ بات اربابِ نظر پر روشن ہے۔

لیکن بھائی یہ کچھ غزلیں کس موڈ میں اور کس تقریب میں کہیں؟ سب شعر سست اور آپ کے مزاج سے بہت پست تر ہیں۔ پھر میں نے بار بار عرض کیا ہے کہ ایک غزل ایک

صفحے پر لکھیں تاکہ کمپوز کرنے میں آسانی ہو لیکن آپ نے نصف درجن غزلیں ایک چھوٹے سے کاغذ پر ٹھونک دیں۔

یہ خط بستر سے لکھ رہا ہوں۔

تمھارا...... شمس الرحمٰن فاروقی

....

۹؍اکتوبر ۲۰۰۴ء

برادرم مظفر حنفی، سلام علیکم

خط کے ساتھ دو غزلیں ملیں، شکریہ۔ آپ کی طبیعت کی خرابی سن کر تشویش ہوئی۔ خدا کرے آپ جلد ٹھیک ہو جائیں۔ آپ نے دو غزلیں بھیجی ہیں، لیکن ایک غزل تو بالکل سرسری ہے معلوم ہوتا ہے بس یوں ہی موزوں کر دی گئی ہے۔ میری مراد اس غزل سے ہے جس کی ردیف ہے ''باندھے ہوئے ہیں''۔ غزل اشاعت کے لیے رکھ لی ہے۔ میرے پاس آپ کی ایک غزل شاید پہلے سے باقی تھی۔ کچھ غزلیں میں نے حال میں شائع کی ہیں۔ اب یہ دو غزلیں جلد از جلد شائع کروں گا۔

آپ کا ایک اور مجموعہ شائع ہو گیا۔ خوشی ہوئی، مبارک ہو۔ کتاب ابھی پہنچی نہیں ہے۔ جب آ جائے گی تو دیکھ کر اپنے تاثرات پیش کروں گا۔ آپ نے تبصرے کی فرمائش کی ہے۔ شکریہ، لیکن تبصرہ نگاری تو میں مدت ہوئی چھوڑ چکا۔ ایک بات اور بھی ہے۔ ''صدائے اردو'' بھوپال میں آپ کا ایک انٹرویو کسی پاکستانی رسالے سے نقل ہوا ہے جس میں آپ نے ایک جگہ کہا ہے کہ شمس الرحمٰن فاروقی خود تو اچھا شعر نہیں کہہ سکتے دوسروں کو کیا متاثر کریں گے۔ اب آپ کے اس ارشاد کی روشنی میں آپ کے کلام پر میرا تبصرہ کیا معنی رکھے گا۔ تعریف کروں تو مشکل نکتہ چینی کروں تو مشکل۔

آپ کا...... شمس الرحمٰن فاروقی

....

شکیل الرحمٰن (پروفیسر)

۲۰/نومبر ۱۹۹۶ء

برادرم مظفر حنفی صاحب۔ سلامت رہیں۔

۸/نومبر کا خط کل موصول ہوا۔ شکریہ۔ ڈاک کی جو حالت رہی امید نہ تھی کہ میرا خط آپ کو ملے گا۔ شکر ہے اللہ کا خط مل گیا اور جواب میں آپ کا عنایت نامہ مجھے موصول ہو گیا۔

کتابت کی غلطیوں کی جانب بھلا میری توجہ کیوں ہوتی میں تو آپ کے خلوص و محبت سے متاثر ہوتا رہا، تبصرہ جو کیا ہے آپ نے اس میں آپ کا پیار جھلک رہا ہے۔ کوشش کروں گا 'داستان امیر حمزہ' اور 'طلسم ہوش ربا' آپ کو مل جائے۔ پریم گوپال کو آپ خود ہی لکھ دیں کہ وہ مجھے آپ کی کتاب کا ایک نسخہ بھجوادیں۔ جانے کس بات پر منہ پھلائے بیٹھے ہیں حالانکہ معاملات میں ہمیشہ خود کو صاف ستھرا رکھا ہے۔

کتاب مل جائے گی تو اپنی رائے ضرور لکھوں گا۔ 'دستک' کہاں سے شائع ہوتا ہے؟ اس کا کوئی شمارہ نظر سے نہیں گزرا۔ دلّی آیئے تو فون ضرور کیجیے۔

اللہ کرے آپ اچھے اور خوش ہوں۔

خاکسار...... شکیل الرحمٰن

....

۲۸ ستمبر ۱۹۹۷ء

یہ کیا بات ہوئی لندن سے واپس آئے اور خاموشی کے ساتھ کلکتہ روانہ ہو گئے، دلّی پہنچ کر فون بھی نہیں کیا، محبت کرتے ہیں تو جناب نبھایا بھی کیجیے۔

'آجکل' میں 'یا اخی' پر جو تبصرہ کیا تھا پسند آیا یا نہیں۔ اپنے رائے ایک پوسٹ کارڈ پر لکھ کر ہی جاتے۔

ضروری بات یہ ہے کہ ایک صاحب شکیل الرحمٰن پر کتاب مرتب کر رہے ہیں۔ اس

میں میری زندگی اور شخصیت کے تعلق سے کچھ لکھا نہیں جا رہا ہے۔ صرف میری کتابوں پر گفتگو کی جا رہی۔ ایک کتاب پر یا ایک سے زیادہ کتابوں پر۔

علامہ نیاز فتح پوری، فراق صاحب اور احتشام صاحب سے مظفر حنفی تک کی شرکت کی توقع ہے۔ میری خواہش ہے کہ میری کسی ایک کتاب پر تفصیلی مضمون لکھ کر مجھے بھیج دیں۔ مجھے بے حد خوشی ہوگی۔ امیر خسرو کی جمالیات پر آپ کا تبصرہ اس میں شریک ہوگا۔ اس کے ساتھ ایک مضمون کی ضرورت ہے۔

نومبر کے پہلے یا دوسرے ہفتے تک مضمون مجھے مل جائے تو بڑی خوشی ہوگی۔ امید ہے آپ اچھے اور خوش ہوں گے۔ اپنی چند نئی کتابوں کے نام لکھ رہا ہوں۔ لائبریری کے لیے بھائی پریم گوپال متل سے منگوا لیے۔

آپ کا اپنا...... شکیل الرحمٰن

....

۲۰/ اکتوبر ۱۹۹۷ء

پیارے بھائی۔ سلامت رہیے۔

میری جانب سے دلی مبارک باد آپ دونوں کو۔ دعوت نامہ موصول ہوا بہت بہت شکریہ۔ دعا کرتا ہوں فضیل مظفر اور نزہت درِ شہوار کے لیے اللہ پاک دونوں کو سلامت رکھیں، قدم قدم پر زندگی کی خوشیاں نصیب کریں۔ شادی بہت بہت مبارک کریں۔

حاضری ممکن نہ ہوگی اس کا افسوس ہے۔ میری صحت اب ایسی نہیں رہی کہ دیر رات تک کہیں دور رہوں۔ امید ہے معاف کر دیں گے۔ آپ سب کی اس بڑی خوشی میں شریک ہوں۔

ایک بار پھر آپ کو اور بیگم مظفر حنفی کو بیٹے کی شادی کی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

خاکسار۔ شکیل الرحمٰن

....

برادرم پروفیسر مظفر حنفی صاحب۔ سلام رہیے۔

'امیر خسرو کی جمالیات' پر آپ کا تبصرہ بہت پسند آیا، اس عزت افزائی کا شکریہ کس

شکیل الرحمٰن (پروفیسر)

۲۰/نومبر ۱۹۹۶ء

برادرم مظفر حنفی صاحب۔ سلامت رہیں۔

۸/نومبر کا خط کل موصول ہوا۔ شکریہ۔ ڈاک کی جو حالت رہی امید نہ تھی کہ میرا خط آپ کو ملے گا۔ شکر ہے اللہ کا خط مل گیا اور جواب میں آپ کا عنایت نامہ مجھے موصول ہو گیا۔

کتابت کی غلطیوں کی جانب بھلا میری توجہ کیوں ہوتی میں تو آپ کے خلوص و محبت سے متاثر ہوتا رہا، تبصرہ جو کیا ہے آپ نے اس میں آپ کا پیار جھلک رہا ہے۔ کوشش کروں گا 'داستان امیر حمزہ' اور 'طلسم ہوش ربا' آپ کو مل جائے۔ پریم گوپال کو آپ خود ہی لکھ دیں کہ وہ مجھے آپ کی کتاب کا ایک نسخہ بھجوا دیں۔ جانے کس بات پر منہ پھلائے بیٹھے ہیں حالانکہ معاملات میں ہمیشہ خود کو صاف ستھرا رکھا ہے۔

کتاب مل جائے گی تو اپنی رائے ضرور لکھوں گا۔ 'دستک' کہاں سے شائع ہوتا ہے؟ اس کا کوئی شمارہ نظر سے نہیں گزرا۔ دلّی آئیے تو فون ضرور کیجیے۔

اللہ کرے آپ اچھے اور خوش ہوں۔

خاکسار...... شکیل الرحمٰن

……………………

۲۸ستمبر ۱۹۹۷ء

یہ کیا بات ہوئی لندن سے واپس آئے اور خاموشی کے ساتھ کلکتہ روانہ ہو گئے، دلّی پہنچ کر فون بھی نہیں کیا، محبت کرتے ہیں تو جناب نبھایا بھی کیجیے۔

'آجکل' میں 'یا اخی' پر جو تبصرہ کیا تھا پسند آیا یا نہیں۔ اپنے رائے ایک پوسٹ کارڈ پر لکھ کر ہی جاتے۔

ضروری بات یہ ہے کہ ایکصاحب شکیل الرحمٰن پر کتاب مرتب کر رہے ہیں۔ اس

میں میری زندگی اور شخصیت کے تعلق سے کچھ لکھا نہیں جا رہا ہے۔ صرف میری کتابوں پر گفتگو کی جا رہی۔ ایک کتاب پر یا ایک سے زیادہ کتابوں پر۔

علامہ نیاز فتح پوری، فراق صاحب اور احتشام صاحب سے مظفر حنفی تک کی شرکت کی توقع ہے۔ میری خواہش ہے کہ میری کسی ایک کتاب پر تفصیلی مضمون لکھ کر مجھے بھیج دیں۔ مجھے بے حد خوشی ہوگی۔ امیر خسرو کی جمالیات پر آپ کا تبصرہ اس میں شریک ہوگا۔ اس کے ساتھ ایک مضمون کی ضرورت ہے۔

نومبر کے پہلے یا دوسرے ہفتے تک مضمون مجھے مل جائے تو بڑی خوشی ہوگی۔ امید ہے آپ اچھے اور خوش ہوں گے۔ اپنی چند نئی کتابوں کے نام لکھ رہا ہوں۔ لائبریری کے لیے بھائی پریم گوپال متل سے منگوا لیجیے۔

آپ کا اپنا...... شکیل الرحمٰن

....

۲۰؍اکتوبر ۱۹۹۷ء

پیارے بھائی۔ سلامت رہیے۔

میری جانب سے دلی مبارک باد آپ دونوں کو۔ دعوت نامہ موصول ہوا بہت بہت شکریہ۔ دعا کرتا ہوں فضیل مظفر اور نزہت درِ شہوار کے لیے اللہ پاک دونوں کو سلامت رکھیں، قدم قدم پر زندگی کی خوشیاں نصیب کریں۔ شادی بہت بہت مبارک کریں۔

حاضری ممکن نہ ہوگی اس کا افسوس ہے۔ میری صحت اب ایسی نہیں رہی کہ دیر رات تک کہیں دور رہوں۔ امید ہے معاف کر دیں گے۔ آپ سب کی اس بڑی خوشی میں شریک ہوں۔

ایک بار پھر آپ کو اور بیگم مظفر حنفی کو بیٹے کی شادی کی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

خاکسار۔ شکیل الرحمٰن

....

برادرم پروفیسر مظفر حنفی صاحب۔ سلام رہیے۔

'امیر خسرو کی جمالیات' پر آپ کا تبصرہ بہت پسند آیا، اس عزت افزائی کا شکریہ کس

طرح ادا کروں۔ اللہ پاک آپ کو خوش رکھیں۔ ''دستانِ امیر حمزہ'' اور ''طلسم ہوش ربا'' نظر سے گزری یا نہیں۔ یہ کتاب بھی آپ کی خاص توجہ چاہتی ہے۔

لگتا ہے آپ کلکتے میں بس گئے، دلّی تو آتے ہوں گے، اب جب آیئے تو فون ضرور کیجیے۔ رسالوں میں آپ کا کلام پڑھتا رہتا ہوں۔ جب بھی پڑھتا ہوں لگتا ہے آپ مجھ سے بہت قریب ہیں۔

امید ہے آپ اچھے اور خوش ہوں گے۔

خاکسار...... شکیل الرحمٰن

....

شفیقہ فرحت

20/9/90

مظفر میاں۔ دعائیں

شکریہ، لیکن تم تو جانتے ہو اس اکیڈمی میں رکن کی کیا حیثیت ہے پھر بھی کوشش تو کچھ کرنے کی کریں گے ہی۔

کلکتہ یونیورسٹی کی پروفیسر شپ کے لیے مبارکباد (اس درجہ تاخیر سے ہی سہی)

ماشاءاللہ تم تو اس تیزی سے ترقی کر رہے ہو اور اعزازات حاصل کر رہے ہو (اپنے قلم کی طاقت سے) کہ کس کس بات کی مبارک باد دی جائے۔ بہر حال اتنا تو تم بھی جانتے ہو کہ ہم تمھارے عروج پر خوش ہونے والوں اور دعا دینے والوں میں ہیں۔

ستمبر کا 'کتاب نما' آج ہی ملا۔ معرکۂ تخلیق وتنقید میں کھری باتیں سنائی ہیں تم نے اور ٹھوس دلائل کے ساتھ، پُر وقار انداز میں۔ اسی طرح بے باکی اور غیر جانبداری سے لکھنا چاہیے۔

تمام جھام والی تقریبات خصوصاً 'رونمائیوں' نے ادب کا چہرہ اتنا داغدار کر دیا ہے کہ خدا کی پناہ۔ بڑے بڑے نقادوں نے 'قصیدہ گوئی' کی تمام روایتوں کو توڑ دیا۔ وہ بھی

محض five star hotel کی ایک دعوت کے عوض۔ پیغام آفاقی کا 'مکان' اس کی تازہ مثال ہے۔

گھر میں سب کیسے ہیں۔ بچے کہاں ہیں۔ دلی یا کلکتہ میں۔ مارچ میں سکّم جاتے ہوئے چند گھنٹے کلکتہ رکنے کا اتفاق ہوا تھا۔ صبح کا وقت تھا۔ یونیورسٹی کھلی نہ تھی ورنہ فون کرنے کی کوشش کرتی۔

ممکن ہے جلد ہی تمھیں بھوپال مدعو کرنے کا موقع نکل آئے۔

شفیقہ فرحت

....

19/1/97

دعائیں۔

سب کو عید مبارک، امید ہے دلی، علی گڑھ سے بچے عید کے لیے کلکتے آگئے ہوں گے اور گھر میں خوب رونق ہوگی۔

کلکتہ کانفرنس بہت اچھی اور اہم ثابت ہوئی۔ بھوپال میں اس کی روداد کے سلسلے میں ایک میٹنگ رکھی گئی تھی، ایک اور کا اہتمام کیا جائے گا۔

اردو کے اخباروں نے پوری رپورٹنگ نہیں کی۔ اسٹیٹسمین کلکتہ ایڈیشن نے کی تھی۔ لیکن میری لاپرواہی سے وہ اخبارات گیسٹ ہاؤس میں ہی رہ گئے۔ اگر کہیں سے کسی طرح 29/12 سے لے کر 2/1/97 تک کے اخبار مل سکیں تو اچھا ہو۔ بہر حال قیام بہت اچھا (خصوصاً تمھارے گھر) اور سفر آرام دہ رہا۔ بلاسپور سے اسی شام ریزرویشن مل گیا تھا اور میں اتوار کی دوپہر بھوپال پہنچ گئی۔ صرف افسوس اس بات کا ہے کہ اردو حلقے میں کسی سے ملاقات نہ ہوسکی۔ حالانکہ وہاں خاصی تعداد لکھنے والوں کی ہے۔

اسماء کیسی ہیں، دعا کہنا اور بچوں کو بھی۔

شفیقہ فرحت

....

8/3/2004

مظفر صاحب آداب (بلکہ دعائیں)

اردو ''تحریک'' لندن کے شمارے اول میں تمھارا مضمون 'غالب کی شاعری میں جدید رجحانات' پڑھا تحقیق اور تنقید دونوں کا حق ادا کر دیا، اس نے بیحد متاثر کیا۔ میر سے شہریار تک ہر شاعر کے کلام کو پڑھنا اور اس میں 'غالبیت' کو تلاش کرنا معمولی کام نہیں۔ مطالعے کی وسعت اور نظر کی گہرائی کا تقاضہ ہے۔ سو وہ اس سے ظاہر ہو رہا ہے۔

میں پچھلے تین سالوں سے ''بسترِ علالت'' اور ''بسترِ مرگ'' کے درمیان جھول رہی ہوں۔ اللہ کا شکر ہے اب روبصحت ہوں لیکن آنکھیں صدقے میں دینی پڑیں۔ یعنی بیحد کمزور ہو گئی ہیں۔ لکھنے پڑھنے میں بہت دقت ہوتی ہے۔

میرے طنزیہ مزاحیہ مضامین کا چوتھا مجموعہ ''ٹیڑھا قلم'' شائع ہو گیا ہے۔ ''معتبر قاصد'' مل جائے تو بھجوادوں گی۔ وقت نکال کے بھرپور پر خلوص تبصرہ کر دینا۔ یا پھر تفصیلی مضمون لکھ دینا پچھلے مضامین کا اندازہ تو ہو گا ہی۔ مجموعوں کے نام ہیں ''لو آج ہم بھی''، ''رنگ نمبر''، ''گول مال''۔ جواب کا انتظار رہے گا۔

شفیقہ رفعت

....

9/8/97

دعائیں۔ کلکتہ سے لوٹ کر میں نے خط لکھا تھا، لیکن جواب نہیں آیا، شاید خط ہی نہ ملا ہو۔

لندن کا سفر اور اعزاز مبارک ہو۔

دلّی کے اس اعزاز کا اعلان پچھلے سال میرے لیے بھی ہوا تھا۔ مگر تقریب اب تک نہیں ہوئی۔ ان کے ہتھکنڈوں سے ہوشیار رہیں۔ میں بھی کچھ کروں گی۔

گھر میں سب کیسے ہیں۔ سب کو دعا۔

شفیقہ فرحت

شوقؔ ماہری

28/3/95

عزیز القدر مظفر صاحب، ہدیۂ سلام و رحمت!

میں خط لکھنا ہی چاہتا تھا کہ ''نشتر'' کا سلام ''شمشیر'' کے نام آ گیا۔ حمید السعید عرف بنڈو میرے قریب ہی بیٹھے تھے۔ انھوں نے بھی شعر پڑھا۔ بڑے خوش ہوئے اور تعریف کرنے لگے۔ میں نے کہا میاں تم نے کچھ سمجھا بھی یا بس تعریف کیے جا رہے ہو؟ چونکے، کہنے لگے اس میں سمجھنے کی کیا بات ہے۔ میں نے کہا بھائی: مظفر صاحب کوئی معمولی آدمی نہیں ہیں۔ شاعر طناز ہیں۔ دور کی کوڑی لاتے ہیں۔ اور میں ہنستا رہا۔ کہنے لگے: ارے کچھ بتاؤ تو سہی۔ تو میں نے کہا بھیّا 'نشتر' مذکر ہے اور ''شمشیر'' مؤنث۔ اب آپ سوچیے انھوں نے مجھے کیا کہا ہے۔ حمید السعید ہنستے ہنستے دوہرا ہو گیا۔

آٹھ روز ہوئے میں نے ایک شعری مجموعہ کا مسوّدہ ''فیضان بتکدہ'' اردو اکیڈمی بھوپال کے سیکریٹری پروفیسر آفاق احمد صاحب کو بھیجا ہے۔ میں آفاق صاحب سے متعارف نہیں ہوں اور نہ وہ مجھ سے۔ آپ کے تعلقات ان سے ہوں گے اور خوشگوار ہوں گے۔ سنا یہ ہے کہ وہاں سفارشیں کام کرتی ہیں۔ آپ انھیں خط لکھیے اور کوشش کیجیے کہ مجموعہ اردو اکیڈمی ہی کی جانب سے چھپ جائے۔ مجھے یقین ہے کہ آپ کی بات ٹالی نہیں جائے گی۔ میں آپ کے جواب کا انتظار کروں گا۔

ایک ہفتہ سے طبیعت پھر لڑکھڑائی ہوئی ہے۔ ہر سانس دمِ واپسیں معلوم ہوتی ہے۔ والسلام

آپ کا اپنا......شوق ماہری

....

شجاع خاور

محترم بھائی مظفر حنفی۔ آداب

یوں چھاؤں میں جلتا رہوں کب تک مرے مولا
سایہ ابھی پہنچا نہیں سب تک مرے مولا

سبحان اللہ، سبحان اللہ۔ 'ایوانِ اردو' میں آپ کا یہ مطلع آج صبح کو پڑھا اور ایک نوع کی رقت سی طاری ہوگئی۔ خدا آپ کو خوش رکھے اور اس کا اجر دے۔ میں نے ایسی سطریں کسی ہم عصر شاعر کو آج تک نہیں لکھی تھیں۔ مذکورہ غزل کے سارے شعر مل کر بھی اس مطلع کے برابر نہیں آتے۔

گو مقطع کی چمک بھی خوب ہے اور اس کا ذائقہ تیکھا ہے۔ مگر اس کے دوسرے مصرع پر کبھی گفتگو میں اظہار رائے کروں گا۔ حالانکہ ذائقہ اس مصرع کے بغیر پورا کہاں ہوتا ہے۔ پھر بھی......اس ضمن میں روبہ روبات ہوگی۔

سرِ دست تو اتنا بھرپور مطلع کہنے پر میرے دل کی تہنیت قبول کیجیے۔

آپ کا......شجاع خاور

....

13/8/93

بھائی جان۔ آداب

آج صبح آپ سے او کھلے کے نمبر پر رابطہ قائم کرنا چاہا (جو نمبر آپ نے دیا تھا) پتہ چلا کہ آپ کلکتہ لوٹ چکے ہیں۔

یہ چند سطریں یوں کہ کلکتہ کا دفتری سفر ہے، ۱۷ر کی شام (منگل) بلکہ رات آپ کے عارضی شہر میں پہنچوں گا۔ جہاں میز بانی محکمے والوں نے انتظام کیا ہوگا، وہاں بسیرا کروں گا، پھر پورے دن ۱۸ کو اور آدھے دن ۱۹ کو وہیں ہوں، ۱۹ کو شام ۴ بجے بھونیشور کے لیے فلائٹ ہے۔ پیشگی اطلاع یوں کہ اب آپ سے اور متعلقین سے ملنا زیادہ یقینی یا کم یقینی ہوگا۔ کلکتہ میں اور لوگوں کے علاوہ شہناز نبی بھی تو ہیں اور ہاں، بھائی ہو سکے تو عین رشید صاحب کو دو لفظوں میں اطلاع کر دیجیے گا میرے پاس نہ ان کا پتہ ہے نہ فون نمبر۔ باقی ملنے پر۔

شجاع خاور

5/7/92

محترم اور پیارے بھائی مظفر حنفی صاحب۔ آداب

آپ کا خط ہفتوں سے دامن گیر تھا، گو اس دوران اِدھر اُدھر کے کئی خطوں کے سرسری جواب لکھتا رہا مگر یہ یاد تھا کہ خط کا جواب تو ابھی لکھنا ہے، (کہیں ایسا نہ ہو کہ اس زیر تحریر جواب کو اپنے تئیں لکھنے کے بعد بھی وہی خیال دامن گیر رہے کہ جواب تو ابھی لکھنا ہے) آپ نے 'سوغات' اور 'آج کل' کے گولڈن جوبلی نمبر کے حوالوں سے شکوے میں سچی اور کھری باتیں لکھی ہیں اور کیوں نہ لکھتے، بھائی:

غزل کی روایات اپنی جگہ.................خوب۔

ادھر گزشتہ چار پانچ مہینوں میں جا بجا آپ کی زندہ اور چمکیلی غزلیں پڑھنے کو ملیں۔

محمود ایازوں اور فاروقیوں کو وہ کرنے دیجیے جس کے لیے مالک نے انھیں بنایا ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیٔ قَدِیْر ......اور ہم آپ وہ کرتے رہیں جو یہ نہ کر سکے اور نہ کر سکیں گے یعنی شاعری۔ شاعری زندہ باد، ان کے ذکر کرنے نہ کرنے سے ہم سرک گئے تو پھر ہم کیا ہوئے پھر تو ہم خدانخواستہ وہی ہوئے جو یہ ہمیں خوش فہمی میں یا کج فہمی میں گردانتے ہوں گے۔

وہ چھٹ بھیّے جنھیں یہ دلالانِ تنقید جھنڈے پر چڑھاتے رہتے ہیں، اگر پوری زندگی بھی گزار دے...... خاص کر مظفر حنفی اور شجاع خاور کی قماش اور معیار کے پانچ سات شعر کہہ لیں تو ہم جانیں، یہاں تو بزعمِ خود تیس مار خاں شاعر ہیں۔ باقی ارد گرد کا سب تماشہ حظ اٹھانے کے لیے ہے، سو اٹھاتے رہے۔ ع 'پھر تصور میں وہ خوش وضع آ گیا' عالی تفصیل کا خط میں جلد ہی لکھوں گا۔

خیر اندیش..... شجاع خاور

....

20/1/94

بڑے بھائی مظفر حنفی صاحب۔ آداب

مہینوں بعد بستے میں سے آپ کے خط نکالے اور پڑھ کر پھر مزہ لیا۔ ایک میں آپ نے کلکتے میں موجود نہ ہونے کی وجہ سے میرا قلق بھی خود بیان کیا ہے۔ جس میں اگست ۹۳ء میں اُدھر حاضر ہا تھا۔ اور دوسرے میں ''دوسرا شجر'' پر بڑے بلیغ کلمات ادا کیے ہیں۔ پہلے خط میں 'جی' والی ردیف کی ہوئی غزل کی داد بھی عنایت کی ہے۔ ایسے موقعوں اور لمحوں میں مجھ جیسے بزعمِ خود تیز طرار زبان چلانے والے بھی چپ ہو کر رہ جاتے ہیں۔ مگر میرے بول نہ پانے اور چپ رہ جانے میں ایسی غیر معمولی بات کیا ہے، مزدور کو مزدور کی بھرپور اور پوری محنت مل جائے تو وہ بھی تو چپ ہی ہو جاتا ہے۔

آپ کی نئی چیزیں پڑھنے کا موقع مسلسل ملتا رہتا ہے۔ آپ نہایت ہشیاری سے غزل کہتے ہیں۔ ایسی ہشیاری جو بظاہر بے پروائی کا روپ دھار کر اپنا کام ہر غزل میں یقیناً اور ہر شعر میں تقریباً کر جاتی ہے۔ بلکہ کر گزرتی ہے اور پھس پھسی شعریت کے نام لیوا بس تاپتے رہ جاتے ہیں۔ اب اگر کوئی فاروقی واروقی آپ کا ذکر کسی تحریر میں نہیں کرتا تو ماں چُدائے یہ بھی تو سوچیے کہ ذکر نہ کرنے اور نظر انداز کر دینے کے شعوری فیصلے کے عمل میں انھیں نقاد خود اپنے ہی اندر کے بشر بلکہ انسان کے آگے کتنا ذلیل ہوتا ہوگا۔ یہ موذی انسان تو شیطانوں کے اندر بھی کہیں نہ کہیں تھوڑی بہت جگہ لے کر چپکا ہی رہتا ہے۔ خیر

کچھ فرصت ملے تو 'رشکِ فارسی' آپ کو mail کراؤں کیا پتہ آپ کا جی چاہے تبصرہ رقم کرنے کو۔ دلّی آئیں تو ملاقات کی سبیل نکلے۔

شجاع خاور

پس نوشت: اکتوبر 'ایوانِ اردو' میں میرا طویل خط تو پڑھا ہوگا جو ایک نہیں سارے بشیر بدروں پر تھا۔ کیسا لگا؟

……

8/3/93

اچھے بھائی اور بہت اچھے شاعر۔ آداب

اب آپ کے پاؤں کا ورم کیسا ہے۔

خیر ''ماں جیسی بہن'' کے دس بارہ دن میں چٹ پٹ ہو جانے کا اندرونی زخم تو ٹھیک ہونے سے رہا، بس یہ ہے کہ وقت کے مرہم سے کچھ روپوش ہو جائے گا۔ خدا آپ کو صبر دے۔

'روحِ غزل' دیکھ کر خرید بھی لی۔ آپ کی محنت یقیناً ان بہت سے شاعروں کی محنت سے کہیں زیادہ ہے جن کی غزلیں اس میں شامل ہیں۔ بے حد جامع انتھالوجی ہے، جستہ جستہ اور چبا چبا کر پڑھتے رہنے کی کتاب ہے یہ۔ محنتانہ سے قطع نظر کارِ ثواب بھی ہے۔ اگر یہ کلیہ ہے کہ محنتی لوگ اچھے شاعر نہیں ہوتے تو آپ اس سے بالکل مستثنیٰ ہیں اور اس کلیے کا استثنائی جواز ہیں۔

'کتاب نما' میں آپ کو میرا مضمون 'خوب' لگا مجھے یہی توقع تھی۔ یقیناً یہ میدان ''غیر تخلیقیوں'' کے لیے چھوڑا جا سکتا ہے۔ مگر اس میدان سے بالکل ہی بچے رہو تو یہ اصحاب کچھ اور سمجھنے لگتے ہیں یعنی شرافت کو کمزوری۔ اس لیے ان 'بدمعاشوں' کا ایک کراری تھپکی گاہے گاہے درکار ہوتی ضرور ہے۔ یہ جو 'ادبی فیچر' کی پہلی جلد کا آپ نے ذکر کیا ہے، مجھے تو کچھ نہیں ملا۔ وضاحت کریں۔ اب کے بعد دلی آئیں تو ملے بنا نہ جائیں۔

شجاع خاور

پس نوشت: 'روحِ غزل' میں اپنی غزلوں کی نمائندگی سے میں مطمئن نہیں مگر اس کی ذمے داری آپ پر نہیں ہے کیونکہ آپ کا خط بھی مل گیا ہوتا تو میں آپ کی مدد کرتا۔ ۷۶ء کے بعد والے چوتھے دور میں مجھے رکھنا ٹھیک ہی ہے۔ یوں کہ میری چیزیں گو ۶۶۔۶۵ کے رسائل میں وارد ہونے لگی تھیں، مگر اس کے بعد چھ سال میں غائب رہا۔ پھر اہم تخلیق ۷۶ء سے پہلے کے زمانے کی سب طویل نظم دوسرا شجر ہی ہے جو ۱۹۷۰ء میں کتابی صورت میں چھپی، جب کہ 'روحِ غزل' غزل کی روداد ہے، ظاہر ہے کہ نظم کی نہیں۔

……………

22/3/94

محبّی محترم مظفر حنفی صاحب۔ آداب

خدا کرے آپ بخیر ہوں اور فضیل میاں مسلسل رو بہ صحت ہوں۔ جگر کے ٹکڑے کو عارضہ ہو جائے تو شب شعر کاری اِدھر اُدھر ہوا ہوئی پھرتی ہے اور تو اور تھوڑا بہت بخار بھی ہو جائے اور سبب پتہ نہ چلے تو اچھے خاصے بقراط بکھرنے لگتے ہیں۔ اللہ کرے آپ کا بیٹا جلد ایسا چاق و چوبند ہو جائے جیسے اس کے باپ کے شعر ہوتے ہیں۔

'رشکِ فارسی' ہفتہ دس دن میں بھجواؤں گا۔ موڈ آئے تو تبصرہ و بصرہ فرمایئے گا۔ کتاب میں دیباچے کی سبیل پر میں نے ایک لمبی تحریر بعنوان 'سطحی' شامل کی ہے، جسے پڑھ کر کچھ لوگ اپنا سر دھنیں گے اور کچھ خود مجھے دھنیں گے یعنی دھن دیں گے۔ خیر آپ تو سر والے ہیں سو اپنے سر کو ہی دھنیں گے۔ انشاء اللہ

جی ہاں میں نے ''ایوانِ اردو'' میں اپنے مراسلے کا ذکر کیا تھا (اکتوبر ۹۳ء) 'کتاب نما' میں آپ کے مہمان اداریے کا نہیں۔ مراسلے کی فوٹو کاپی منسلک ہے۔ پڑھیے اور مجھے دعائیں دیجیے۔

اس بار میں نے تساہل حاوی نہیں ہونے دیا۔

ابھی چند دن پہلے آپ کا خط ملا اور آج جواب حاضر۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ بستے کے سارے خطوں کے جواب دے کر فی الحال سبک دوش ہونا چاہتا ہوں۔ اس لیے کہ اب آگے کے تین مہینے بہت ہی سخت اور مصروفیت کے ہوں گے۔ صرف ان خطوں کے جواب لکھ پاؤں گا جو بہت ہی زیادہ جواب طلب ہوں گے۔ کچھ مصروفیات آئندہ وہ ہیں جن کا ذکر بعد میں کبھی یا رو بہ رو کروں گا۔ اب مئی جون میں آخری term ہو گی۔ (ایم اے کرنے کے بائیس سال بعد کسی یونیورسٹی میں ایک اور ڈگری کورس کرنے کا اور لیکچر شپ سے استعفیٰ دینے کے بیس سال بعد اسی یونیورسٹی کے انتظامیہ دفتر میں امتحان کے فارم بمع فوٹو جمع کرانے کے لیے لڑکوں کے ساتھ لائن میں لگنے کا مزہ اور ہی ہوتا ہے۔ یہ مزہ کسی نہ کسی سطح پر اس ذائقے سے ملتا ہے جو غزل کا ایک بڑھیا شعر کہنے کے بعد منہ میں پیدا ہوتا ہے۔

دہلی آئیں تو ملاقات کی صورت نکلے۔ جواب شوق سے عنایت کریں مگر جواب

الجواب کی چند ماہ امید نہ کریں۔

خیر اندیش...... شجاع خاور

....

شکیل گوالیاری

محترم مظفر حنفی صاحب، السلام علیکم

کئی دن سے سوچ رہا تھا آپ کو خط لکھوں۔ راموشکلا کی کتاب کے ساتھ آپ نے میرے لیے بھی ایک جلد بھیجی ہے، ممنون ہوں۔ اردو کی کتاب 'ہاتھ اوپر کیے' جو صاحب لے گئے تھے ان کا نام میرے ذہن سے اتر گیا تھا۔ جب تلاش ہوئی تو ایک صاحب نے ان کا نام بتایا۔ اس طرح گمشدہ کتاب میرے پاس لوٹ آئی۔

یہاں ایک صاحب ہیں جو پڑھ پڑھا کر اکثر ایسے رسالے (ہندی کے) میرے پاس بھیج دیتے ہیں جن میں میرا جی جلانے والی کوئی بات ہوتی ہے۔ اس سلسلے میں 'لفظ' کا ایک سال پُرانا رسالہ مجھے بھیجا۔ ان کے نزدیک نعمان شوق نئی نسل کے بہت بڑے نقاد ہیں۔ میں سمجھ گیا مظفر حنفی کی کتاب پر نعمان شوق کا تبصرہ وہ مجھے پڑھوانا چاہتے ہیں۔ نعمان شوق اچھے شاعر ہیں لیکن انھیں نقد و تبصرہ کا قطعی شعور نہیں، اور اگر ہو بھی تو لفظ میں ان کے تحریر کردہ تبصروں سے یہ بات غلط ثابت ہو جاتی ہے۔ میں طفیل چترویدی کو لکھتا لیکن بات گئے گزرے وقت کی ہو چکی تھی یعنی لفظ کا شمارہ ایک سال پرانا تھا۔ راموشکلا مجھ سے ملے تو گفتگو میں یہ بھی تذکرہ آ گیا۔ راموں نے لکھنے کا ارادہ کیا تو میں نے وہ شمارہ ان کے حوالے کر دیا اور ہر شعر پر میں نے اپنی رائے بھی سنا دی۔ حالاکہ میں جانتا ہوں کہ حنفی صاحب کو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا لیکن کسی تیسرے شخص کو لکھنا چاہیے۔ اب یہ کہ راموں نے کیا کیا۔ لکھا یا نہیں ابھی مجھے معلوم نہیں ہو سکا ہے۔

خاص بات جو اس خط کے ذریعہ آپ سے کہنی ہے وہ یہ کہ راموشکلا نے آپ سے فون پر بات کی تو دوران گفتگو ظفر اقبال کا بھی ذکر آیا جیسا کہ راموں نے مجھے بتایا ہے۔ اسی

گفتگو میں آپ کے اور ظفر اقبال کے بیچ انیس اور بیس کا جو فرق انھوں نے مجھ سے منسوب کیا ہے وہ غلط ہے۔ اُنیس بیس والی بات راموں نے اپنی طرف سے کہی ہے۔ میری عادت نہیں کہ میں اس طرح ہمعصر شاعروں کے مراتب کا تعین کرنے لگوں۔ راموں نے مجھے یہ بھی بتایا کہ آپ پر جب یہ انکشاف کیا گیا تو آپ نے خود بھی اس بات کو تسلیم کیا۔ اگر یہ بھی سچ ہے تو یہ آپ کا بڑا پن ہے۔

راموشکلا ایک بھلے آدمی ہیں۔ میرے ان سے قریبی تعلقات ہیں۔ مجھ پر ان کے بے شمار احسانات بھی ہیں۔ میری پسند کو بغیر سوچے سمجھے وہ اپنی پسند بنا لیتے ہیں۔ میری تعریف میں مبالغہ حد سے زیادہ کر جاتے ہیں۔ مجھے پریشانی ہوتی ہے لیکن کیا کر سکتا ہوں۔ اردو شاعری خصوصاً غزل پر جان چھڑکتے ہیں۔ اردو شاعری کی اچھی خاصی معلومات حاصل کر لی ہے لیکن ایک شعر بھی وزن میں نہیں ادا کر سکتے۔ انجینئر نگ کی اعلیٰ تعلیم ME اور پیشے سے انجینئر ہونے کے ساتھ ساتھ انگریزی ادبیات میں .M.A کی ڈگری بھی رکھتے ہیں۔ میں نے بہت کوشش کی کہ اردو سیکھ لیں لیکن اردو رسم الخط کے داؤ پیچ سے انھیں وحشت ہوتی ہے۔

معلوم نہیں اتنی ساری باتیں لکھنے کی مجھے کیا ضرورت آ پڑی تھی مجھے بس اتنا ہی لکھنا تھا کہ اُنیس بیس کے فرق کو دروغ بر گردنِ راوی سمجھیں لیکن یہ راوی معصوم ہے اس کی نیت صاف ہے۔ دروغ گوئی زیبِ داستان کے لیے بھی ہو سکتی ہے۔

ہندی مجموعے کی وصولیابی میں شکر گزار ہوں۔ خدا کرے شگفتہ و شادماں ہوں۔

نیاز مند

شکیل گوالیاری......

....

24/6/2001

مکرمی و محترمی مظفر حنفی صاحب، سلام مسنون

امید ہے مزاج بخیر ہوگا۔

اس سے قبل ایک کتاب ''پتھروں کے شہر میں'' ارسالِ خدمت کی تھی جو گوالیار کے صد سالہ شعری ادب پر مبنی تھی۔ آپ نے اپنی پرخلوص رائے سے نوازا تھا۔

یہ کچھ غزلیں میرے ایک کرم فرما نے کتابی شکل میں شائع کرادی ہیں۔ ان عجلت پسندی کے باعث انتخاب کچھ ٹھیک نہیں ہوسکا ہے، پھر میں کوئی ایسا نامی گرامی شاعر بھی نہیں ہوں۔ بس دل کی بھڑاس نکالتا رہتا ہوں۔ میں جن شعراء کو بے انتہا پسند کرتا ہوں ان میں سرِفہرست آپ ہیں۔ بہر کیف جو بھی ہے حاضر ہے۔ امید کے ساتھ آپ کے فوری تاثرات کا انتظار رہے گا۔

جناب پردیپ چوبے صاحب کو آپ کا کلام مل چکا ہے۔ انھوں نے رسید بھیج دی ہوگی۔ خدا کرے مع اہلِ خانہ شگفتہ وشادماں ہوں۔ آپ کا......شکیل گوالیاری

....

مورخہ ۱۴؍اکتوبر ۲۰۰۱ء

مکرمی ومحترمی مظفر حنفی صاحب، السلام علیکم

کرم نامہ موصول ہوا۔ 'آسمان پر آسمان' نوازی کے لیے شکرگزار ہوں۔ آپ کے ایک جملے نے خوش کردیا۔ ''آپ تو ہمارے ہی قبیلے کے آدمی ہیں'' اس نوازش کے لیے تو تہہِ دل سے ممنون ہوں، اس لیے کہ یہ اعزاز غزل کے شہنشاہ کی طرف سے ہے۔

آپ کی مصروفیات کا مجھے علم تھا۔ گوالیار کے ایک رام کشور شکلا (انجنیئر) نے آپ سے فون پر رابطہ کیا ہوگا۔ انھوں نے مجھے بتایا کہ آپ کو Extension مل گیا ہے لیکن میں کتاب دہلی کے پتے پر بھیج چکا تھا اور اب یہ خط بھی دہلی ہی کے پتے پر ارسال ہے۔ امید ہے دیر سویر سے مل ہی جائے گا۔

خدا کرے شگفتہ ومسرور رہوں۔ آپ کا اپنا...........شکیل گوالیاری

....

۱۶؍اگست ۲۰۰۲ء

میرے محترم مظفر حنفی صاحب۔ السلام علیکم

آپ کا مرسلہ ہدیۂ خلوص و محبت ہم دست ہوا۔ آپ نے اس حقیر فقیر کو بھی یاد رکھا۔ شکریے کا خط لکھنا چاہتا ہوں لیکن الفاظ ساتھ نہیں دے رہے ہیں۔ میں تیس پینتیس سال سے آپ کا مدّاح ہوں۔ اس وقت بھی آپ کی غزل منفرد تھی اور آج بھی۔ ویسے اس دور میں لفظ منفرد کی ایسی مٹی پلید ہوئی ہے کہ اللہ توبہ۔ ادبی تعصب اور تحسین باہمی نے سنجیدہ قاری کی راہوں میں مکر و فریب کے بے شمار جال پھیلا دیے ہیں۔ ایک لفظ انفرادیت ہی کیا، سہل ممتنع کو یار لوگوں نے جا بے جا اتنا کھسا ہے کہ گھٹیا سے گھٹیا شعر کو سہل ممتنع کے زمرے میں لا کر اپنے ممدوح کو شاعرِ اعظم بنا دینا عام بات ہو گئی ہے۔ اس لحاظ سے دیکھا جائے تو 'مجھے کہنا ہے کچھ' میں گنتی کے چار صفحوں پر خصوصاً اپنے قاری کے لیے اور عموماً غزل کے ہر قاری کے لیے آپ نے مطالعہ کی راہیں روشن کر دی ہیں۔ نیز غزل کے ہر شعر کو واحد اکائی تصور کر کے پڑھنے کا مشورہ وہی دے سکتا ہے جس نے ایک ایک شعر پر خونِ دل صرف کیا ہو۔ یہ آپ کا حق تھا۔ ہر شعر ایک جہانِ معنی ہے اور ہر غزل مضامینِ نور کا انبار۔ اگر مجھ سے کوئی پوچھے کہ کون کون سے شعر تو نے پسند کیے تو میں بے ساختہ کہہ سکتا ہوں کہ ہر شعر میری پسند کا ہے جب کہ میں اس بارے میں بہت بد دماغ واقع ہوا ہوں۔ مجھے مروجہ شاعری کا وافر حصہ بے کیف و بے اثر معلوم ہوتا ہے۔ (خود اپنی شاعری کا بھی) جب کہ اثر و کیف کو میں شاعری کی اولین شرط قرار دیتا ہوں۔ آپ کے ہاں غزل کی تمام تر قوت و توانائی، حسن و جمال اور کیف و سرور کا سرچشمہ وہی آگ اور کھولتا ہوا لاوا ہے جس سے آج کل سینے خالی ہیں۔

آپ کا مجموعۂ کلام "ہاتھ اوپر کیے' میرے لیے صحیفۂ غزل ہے۔ سرہانے رکھا ہے۔ دیکھ لیتا ہوں، محظوظ ہو لیتا ہوں اور بعض شعر پر اپنی خشک آنکھوں کو بھگو لیتا ہوں۔ یہ شہر اب ویران ہو چکا ہے۔ کس سے کہوں کہ:

دیکھ اس طرح کہتے ہیں سخنور سہرا

محترم اس عزت افزائی کے لیے تہِ دل سے ممنون ہوں۔ میری دلی مبارکباد قبول فرمائیں۔ بلا شبہ آپ کا کلام صدیوں پر بھاری ہے۔ آپ کا اپنا...... شکیل گوالیاری

شاہین بدر (پاکستان)

13/08/89

بے حد پیارے اور مخلص بھائی مظفر حنفی۔ سلام و رحمت

کوئی دو سال سے آپ کی طرف سے خاموشی کا مظاہرہ ہو رہا ہے۔ حالانکہ مدیرانِ جرائد کے پاس آپ کے خطوط اور آپ کی تخلیقات برابر آتی رہتی ہیں اور پابندیِ وقت کے ساتھ لیکن ایک بے چارہ شاہین بدر ہی ہے کہ اس کو خط لکھنے کے لیے فرصت نہیں ہوتی۔ آپ وزیر آغا صاحب کے لفافے میں بھی میرے لیے خط رکھ سکتے ہیں، وہ مجھے پوسٹ کر دیں گے۔ آپ صہبا لکھنوی کے لفافے میں بھی میرے نام رقعہ رکھ سکتے ہیں، کسی نہ کسی طرح مجھے مل ہی جائے گا۔ ان لوگوں کے پاس آپ کی تخلیقات اور خطوط برابر آتے رہتے ہیں۔

میں موسمِ گرما کی تعطیل میں انڈیا جانے والا تھا۔ پاسپورٹ پر انڈیا کے لیے انڈورسمنٹ بھی کرا چکا تھا، لیکن عید سے تین روز قبل میرے بڑے بیٹے کی اچانک طبیعت علیل ہو گئی اور وہ اس بری طرح بستر پر گرا کہ ہم لوگوں نے عید رو رو کر گزاری۔ ہزاروں روپے دیکھتے ہی دیکھتے خرچ ہو گئے۔ سارا کراچی چھان مارا، عید کی وجہ سے ہسپتالوں میں چھٹیاں، پرائیویٹ شفاخانے بند، ماہرین غائب، کسی طرح دو تین روز تک ایک چھوٹے سے پرائیویٹ ہسپتال میں نیم بے ہوشی کی حالت میں رکھا گیا۔ اس کے بعد پاکستان کے سب سے بڑے اور سب سے مہنگے شفاخانے آغا خاں یونیورسٹی اینڈ ہاسپٹل میں منتقل کرنا پڑا۔ میں پہلے روز بھی وہاں گیا تھا لیکن اس وقت ماہرین دستیاب نہیں تھے۔ بعد میں ماہرین کے آنے پر اس کا داخلہ آغا خاں ہوپٹل میں ہوا اور اس طرح اس کی جان بچی۔ اسی پریشانی اور ہاتھ تنگ ہو جانے کی وجہ سے گرمی کی تعطیل میں انڈیا جانا ملتوی ہو گیا۔ اب انشاء اللہ آئندہ سال دہلی اور کلکتہ کے لیے روانہ ہوں گا۔

آپ اپنی سنائیے۔ بھابھی اور بچے کیسے ہیں؟ کوئی نئی کتاب مارکیٹ میں آئی یا نہیں؟ کراچی آنے کا پروگرام ہے بھی یا نہیں؟ ضرور بالضرور لکھیں۔ شمیم حنفی صاحب یہاں آتے ہیں

اور اونچے ہی لوگوں تک محدود رہتے ہیں۔ ان سے کہہ دیں کہ کم از کم شاہین بدر سے ضرور مل لیا کریں۔ نارنگ جی آئے۔ ساختیات سے اسلوبیات کی خوشبو بکھیر کر چلے گئے۔ وہ بار بار اپنا جوہر دکھانے یہاں آتے ہیں۔ ایک آپ ہی ہیں کہ نہ جانے کیوں خاموش بیٹھے ہیں۔

شمیم حنفی، عنوان چشتی، مخمور سعیدی، جوگیندر پال، کمار پاشی، بلراج کومل صاحبان سے اگر کبھی ملاقات ہو تو میرا اسلام کہہ دیں گے۔ شمیم صاحب اور عنوان صاحب آپ کے ساتھ ہی ہیں انھیں مناسبات پہنچا دیں۔ بھابھی اور بچوں کو بھی سلام دعا کہہ دیں۔ یہاں اللہ کا فضل ہے۔ تمام گھر والے مناسبات کہہ رہے ہیں۔ نیک خواہشات کے ساتھ۔

آپ کا۔ شاہین بدر

……

7/2/92

بے حد پیارے بھائی۔ السلام علیکم

ایک عرصے سے آپ خاموش خاموش سے نظر آرہے ہیں۔ میرے سلسلے میں صرف ورنہ برصغیر کا کوئی بھی پرچہ ہو، آپ کے کلام کے قوسِ قزح سے نکھرا رہتا ہے۔ اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ۔ ادھر میرے اعزاز میں کئی محفلیں سجائی گئیں۔ ایک کی روداد آپ کو بھیج رہا ہوں جس میں آپ اور وزیر آغا صاحب کے مضامین پڑھے گئے تھے۔ شہزاد منظر سے معلوم ہوا تھا کہ آپ کے مضامین کی کوئی کتاب شائع ہوئی ہے جس کے ایک مضمون غالباً ''بنگال میں اردو شاعری'' جس میں میرا تذکرہ آپ نے کیا ہے اور میرے کئی اشعار کوڈ بھی کیے گئے ہیں۔ اگر آپ وہ کتاب کسی طور بھجوا دیں تو بے حد نوازش ہوگی کہ ریکارڈ کے لیے ضروری ہے۔ فوری طور پر ان کی فوٹو کاپی یعنی اس مضمون کی فوٹو کاپی بھجوا دیں تو شکر گزار رہوں گا۔

ان دنوں کافی علیل رہتا ہوں۔ بلڈ پریشر نے بھی ستایا ہوا ہے۔ اس وقت بھی بی پی 180/120 ہے۔ بستر پر پڑا ہوا ہوں۔ خدا کے بعد دوستوں کو یاد کرتا رہتا ہوں۔ ابھی ابھی آغا صاحب (وزیر آغا)، انور سدید صاحب اور ڈاکٹر فہیم اعظمی کے خطوط کے جوابات بھی ارسال کر رہا ہوں۔ بنگلہ دیش سے ایک رسالہ 'دستک' کے نام سے چند روز قبل آیا ہے اس

میں اختر انولوی کی کتاب ''سراجِ منیر'' پر آپ کا لکھا ہوا تبصرہ بھی شامل ہے۔

کچھ دنوں سے ''روحِ ادب'' نہیں مل رہا ہے۔ ۱۹۹۱ء کے شروع میں صرف ایک پرچہ ملا تھا۔ اس کے بعد بھی پرچے شائع ہوئے ہیں۔ شہزاد منظر کے پاس آیا ہے لیکن مجھے نہیں مل سکا۔ میری کئی چیزیں (تخلیقات) دفتر ''روح ادب'' میں ہیں۔ کیوں شامل نہیں کی جاتیں؟ کیا میری تخلیقات کا معیار اب گر گیا ہے؟ ذرا دریافت فرما کر مجھے اطلاع دیں اور دفتر اکادمی میں میرا نیا پتہ درج کرا دیں۔ ویسے میں نے وہاں بھی اطلاع دے دی ہے۔

بھابی اور بچوں کو مناسبات کہہ دیں۔ سالک صاحب وغیرہ سے سلام۔ ظفر اوگانوی کا تذکرہ علی حیدر ملک کے ہاں برابر ہوتا رہتا ہے۔

ادر جنوری میں ماہنامہ ''طلوعِ افکار'' نے پرویز شاہدی نمبر شائع کیا ہے۔ اس میں علی حیدر ملک کا زبردست ہاتھ ہے۔ میں نے آپ کا اور سالک صاحب کا پتہ دفتر میں لکھوا دیا تھا۔ امید ہے پرچہ آپ لوگوں کو ضرور مل گیا ہوگا۔ اگر نہیں ملا ہے تو جناب سیخ شمیم صاحب سے درج ذیل پتے پر رجوع فرمائیں:

ماہنامہ ''طلوع افکار'' H.28, Rizvia Society, karachi-74600

یا پھر مجھے خبر کریں تاکہ ان سے کہہ کر پرچے بھجوا دوں۔ وہاں کے ادبی حالات سے آگاہ فرمائیں۔ نیک خواہشات اور بہترین تمناؤں کے ساتھ۔ آپ کا۔ شاہین بدر

……………

1/9/92

بھائی مظفر حنفی۔ السلام علیکم

پاکستان کے تمام مدیران جرائد کے نام آپ کے خطوط آتے رہتے ہیں لیکن میں ایک عرصے سے آپ کے لطف و کرم سے محروم ہوں۔

گزشتہ فروری سے میں عارضۂ قلب میں مبتلا ہوں۔ تکلیف اتنی بڑھ گئی ہے کہ آپریشن بے حد ضروری قرار دے دیا گیا ہے اور اب ۱۰ ر ستمبر کو میرے قلب کا آپریشن ہوگا۔ قطعی طور پر نہیں کہا جا سکتا ہے کہ آپریشن کا نتیجہ مثبت ہی ہو لہٰذا اگر ماضی میں میرے کسی

بھی طرزعمل سے آپ کی دل آزاری ہوئی ہوتو مجھے معاف کردیا جائے کہ میں قیامت میں اللہ کی پکڑ سے بچوں۔ محترم ظفر اوگانوی، علقمہ شبلی، خورشید عیسیٰ، قیصر شمیم اور اعزاز افضل صاحبان سے بھی کہیں گے کہ وہ مجھے معاف کردیں۔ اگر کبھی کسی کی دل شکنی و دل آزاری ہوئی ہو میرے کسی طرزعمل سے نیز آپریشن کی کامیابی اور میری صحت یابی کے لیے بطور خاص دعائیں بھی کرتے رہیں کہ اللہ ضرور کسی نہ کسی کی سنیں گے۔ جیسے جیسے آپریشن کی تاریخ قریب آتی جارہی ہے رات کی نیند آنکھوں سے غائب ہوتی جارہی ہے۔ بس سوچ فکر میں ہی وقت گزرجاتا ہے۔ کئی ماہ سے مسلسل گھر پر آرام کررہا ہوں کہ ڈاکٹر کا یہی مشورہ ہے۔ اس کے علاوہ بھی آپریشن کے بعد کئی ماہ تک آرام کرنا ہے۔ اس کے بعد ہی اسکول جوائن کرنا ہے۔ گھر میں پڑے پڑے جی گھبرا گیا ہے۔ اب تو لکھنے پڑھنے میں بھی دل نہیں لگتا۔ ہرروز احباب ملنے اور مزاج پرسی کے لیے آتے رہتے ہیں۔ شہزاد منظر اور علی حیدر ملک تو برابر ہی آتے رہتے ہیں۔ انجیوگرافی کے لیے جب میں ہسپتال میں داخل کیا گیا تھا تو یہ دونوں احباب موسلادھار بارش میں بھی ہسپتال میں موجود تھے۔ آغا سہیل، وزیر آغا، انور سدید، عذرا اصغر، اظہر جاوید، حفیظ صدیقی اختر ہوشیار پوری، افتخار عارف، تاج سعید، محسن احسان، ضیاء شبنمی، ایوب جوہر، شاہین (کنیڈا) وغیرہم کے خطوط اور فون برابر آتے رہتے ہیں۔ کراچی کے احباب ذاتی طور پر عیادت کے لیے آتے ہیں۔ خوش ہوں کہ چاہنے والوں کی کمی نہیں۔ اخبارات میں دعاؤں کے لیے اپیل ہورہی ہے تو مساجد میں جمعہ کی نماز میں خاص طور سے میری صحت یابی کے لیے دعائیں کی جارہی ہیں۔ چند احباب جو سعودیہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ برابر خانۂ کعبہ میں میری صحت یابی کے لیے دعائیں کرتے رہتے ہیں۔ انھیں میں ایک بزرگ ہستی شمس الضحیٰ صاحب بھی ہیں جو برابر کعبہ شریف میں نمازیں ادا کرتے ہیں اور میری صحت یابی کے لیے دعائیں کرتے ہیں۔ برابر خط لکھتے ہیں۔ مشرقی پاکستان میں یہ اسکول میں ہیڈ ماسٹر تھے۔ ان کا بیٹا جدہ میں ہے۔

نیک خواہشات کے ساتھ۔ طالبِ دعا

شاہین بدر......

17/06/93

بھائی مظفر حنفی۔ السلام علیکم

آپ تو ایسا چپ سادھ لیتے ہیں جیسے مجھ سے مخاطب ہوئے اور نکاح فاسق ہوا۔ استغفر اللہ۔ گزشتہ ماہ بھی ہندوستان جانے والے ایک صاحب کو آپ کے نام خط اور پندرہ روپیہ دیا کہ وہ یوپی یعنی اپنی رہائش گاہ سے آپ کو رجسٹرڈ پوسٹ سے خط روانہ کر دیں۔ اس کے پہلے بھی خود میں نے اور میری بیٹی نے آپ کو رجسٹرڈ ڈاک سے پاکستانی مشاعروں کی چیزیں بھیجی تھیں۔ اس وقت میری حالت ایسی تھی جیسے اب گیا تب گیا۔ بس چند سانس کاٹنا محال تھا۔ بہر کیف! اس وقت پہلے سے بہتر ہوں لیکن مکمل طور پر صحت یاب نہیں ہو سکا۔ دن رات بستر پر پڑا رہتا ہوں۔

چند دوستوں کے خطوط آئے جن سے پتہ چلا کہ ''روحِ غزل'' شائع ہو گئی ہے۔ ماجد الباقری، عرش صدیقی صاحبان نے خطوط پر خطوط لکھنے شروع کر دیے۔ لہٰذا آپ سے گزارش ہے کہ اپنی پہلی فرصت میں ''روحِ غزل'' کی چند کاپیاں رجسٹرڈ ڈاک سے بھجوا دیں۔ بے حد ممنون ہوں گا۔ امید ہے آپ نظر انداز نہیں کریں گے۔

احباب کو سلام کہہ دیں۔ والسلام
شاہین بدر

……………

شہزاد منظر (کراچی)

کراچی/ اکتوبر ۸۹ء

محترم مظفر حنفی صاحب۔ السلام علیکم

امید ہے آپ مع الخیر ہوں گے۔ میرے دوست قیصر شمیم کے ذریعے معلوم ہوا کہ آپ ان دنوں کلکتہ یونیورسٹی سے وابستہ ہیں اور آپ کا ''اقبال چیئر'' پر تقرر ہوا ہے۔ میری جانب سے مبارکباد قبول کیجیے۔ آپ کی تقرری کی اطلاع کتاب نما اور ہماری زبان کے ذریعے مل چکی تھی لیکن اس کی تصدیق نہیں ہوئی تھی۔ اب آپ کلکتے میں ہیں تو اس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے بنگلہ

زبان بھی سیکھ لیجیے۔ یہ بہت ہی شیریں زبان ہے۔ اس سے آپ کو ادبی طور پر بہت فائدہ ہوگا اور سب سے بڑی بات یہ کہ آپ کے کیریر میں بھی اس کا جاننا معاون ہوگا۔

گزشتہ ۹۶ء میں دہلی میں آپ سے ملاقات بہت تشنہ رہی۔ کبھی پاکستان کی جانب بھی تو آیئے۔ یہاں آپ کے چاہنے والوں کی کوئی کمی نہیں ہے۔ سنا ہے آپ نے ''تنقیدی ابعاد'' کے عنوان سے کوئی کتاب لکھی ہے۔ مجھے یہ کتاب ملنی چاہیے۔ میں اپنی نئی کتاب ''رد عمل'' شاید آپ کو بھیج چکا ہوں اور آپ اس پر تبصرہ بھی کر چکے ہیں۔ میں نے حال ہی میں ''محمد حسن عسکری: ایک مطالعہ'' کے عنوان سے بارہ ابواب اور ساڑھے پانچ سو صفحات پر مشتمل ایک کتاب مکمل کی ہے اور ان دنوں غلام عباس پر مکمل کتاب لکھنے میں مصروف ہوں۔ اسی کے ساتھ ہندوستان کا سفرنامہ بھی لکھ رہا ہوں۔ اگر آپ اپنا ادبی سوانحی خاکہ بھیج دیں تو بڑا کرم ہوگا۔ دراصل مجھے آپ کی تصانیف کے بارے میں تفصیل معلوم نہیں ہے۔ سفرنامے میں آپ کا بھی ذکر ہے۔ اگر کوائف حاصل ہو جائے تو میرے لیے بہت معاون ثابت ہوگا۔ توقع ہے آپ اس جانب توجہ دیں گے۔ فقط

آپ کا اپنا...... شہزاد منظر

....

۴/ اکتوبر ۱۹۹۲ء

برادرم مظفر حنفی صاحب۔ السلام علیکم

آپ جب سے کلکتہ یونیورسٹی سے وابستہ ہوئے ہیں۔ اس وقت سے میں آپ کو مبارک باد کا لکھنے کے بارے میں سوچ رہا تھا لیکن آج سے قبل آپ کو خط نہ لکھ سکا اور وہ بھی ظفر اوگانوی کے توسط سے۔ ہوا یہ کہ میرے ایک افسانہ نگار دوست احمد زین الدین اپنی اہلیہ کے ساتھ کلکتے کی سیاحت کے لیے جا رہے ہیں۔ وہ کلکتے میں کسی ہوٹل میں قیام کریں گے اور ظفر اوگانوی سے بھی ملیں گے چنانچہ میں یہ خط ان کے حوالے کر رہا ہوں تاکہ وہ آپ تک پہنچا دیں۔

کلکتہ یونیورسٹی میں آپ کی تقرری بلاشبہ بہت بڑا اعزاز ہے۔ مجھے یقین ہے کہ

آپ نے یہاں آنے کے بعد بہت سارا ادبی کام کیا ہوگا۔ یوں بھی آپ جم کر کام کرنے کے عادی ہیں۔ آپ کی تصانیف کی تعداد دیکھ کر خوشی ہوتی ہے۔ کلکتہ آپ کے لیے قطعی اجنبی نہیں ہے۔ آپ کا مقالہ ''مغربی بنگال کا شعری مزاج'' اور ''وحشت، مکاتیب کے آئینے میں'' پڑھ کر بہت خوشی ہوئی تھی۔ آپ نے اول الذکر مقالے میں کلکتہ کے ادباء، شعراء کا بھرپور جائزہ لیا ہے۔ یہ مقالات جس کتاب میں شامل ہیں وہ تو مجھے نہیں ملی البتہ میں نے مذکورہ دونوں مقالات کی عکسی نقلیں بنوالی تھیں۔ اب بتائیے کہ اس دوران آپ نے کیا کیا کام کیا؟ یونیورسٹی کا ماحول کیسا لگا؟

ان دنوں آپ کے دوست شاہین بدر دل کے مرض میں مبتلا ہیں۔ ۳۰ رستمبر کو ان کے دل کا آپریشن ہوا ہے۔ ان کے دل کی چار شریانیں بند ہوگئی تھیں۔ ان کا آپریشن ابھی تک کامیاب جا رہا ہے۔ اللہ سے دعا کیجیے کہ وہ بہت جلد صحت یاب ہو جائے۔ وہ ایک بہت ہی شریف النفس انسان اور اچھا شاعر ہے۔ آپ نے اس کے بارے میں بہت عمدہ مضمون لکھا ہے۔ اس کا مجموعہ کلام شائع کرنے کی کوشش جاری ہے لیکن آج کے دور میں کتاب کی اشاعت بہت بڑا مسئلہ ہے۔ پاکستانمیں ہندوستان کی اردو اکیڈمیوں کی طرح مالی امداد نہیں ملتی ہے۔ اس لیے اپنے پلّے سے روپیہ خرچ کرنا شاہین جیسے غریب شخص کے لیے ممکن نہیں۔ میرا ہندوستان کا سفرنامہ ''تین شہروں کی کہانی''، مکمل ہو چکا ہے۔ اس میں آپ کا تفصیلی ذکر ہے۔ شائع ہونے پر ضرور بھیجوں گا۔ ہندوستان سے آنے کے بعد میری تین کتابیں شائع ہوئی۔ اول 'علامتی افسانے کے ابلاغ کا مسئلہ' (تنقید)، دوم 'ندیا، کہاں ہے تیرا دیس' (افسانوں کا مجموعہ)، سوم ''غلام عباس۔ ایک مطالعہ'' (تنقید)۔ علاوہ ازیں چار کتابیں زیر طبع ہیں۔ ایک محمد حسن عسکری۔ ایک مطالعہ، دوسری ''مشرق و مغرب کے چند مشاہیر ادبا''، تیسری ''جدید اردو ناول'' اور چوتھی ''تین شہروں کی کہانی'' (سفرنامہ)۔ ان کتابوں کی اشاعت ساتھ آپ کو بھیجتا جاؤں گا۔ فقط

آپ کا اپنا...... شہزاد منظر

……

شفیع مشہدی

8/9/14

مکرمی! سلام و نیاز

ممکن ہے کہ یہ خط آپ کے لیے باعثِ حیرت ہو اس لیے کہ مجھے آپ سے شرف ملاقات کی سعادت حاصل نہیں ہے۔

آپ کی تصنیف ’گفتگو، دو بدو‘ بہار اردو اکادمی سے برائے تبصرہ آئی تھی۔ کتاب پڑھ کر جی خوش ہو گیا۔ آپ کی شاعری کے قدردانوں میں خاکسار پہلے ہی سے تھا۔ اب آپ کی شگفتہ نثر کا بھی اسیر ہو گیا۔

خصوصاً دو بدو کے تحت بڑی خوبصورت باتیں آئی ہیں اور اس میں آپ کے اسلوب کو بھی دخل ہے۔

بہر کیف مجھے اچھا لگا اس لیے میں نے آپ کو خط لکھنے کی جسارت کی۔ والسلام

نیاز کیش...... شفیع مشہدی

....

28/2/15

مکرمی تسلیم!

کل آپ کی کتاب ملی۔ جی خوش ہو گیا۔ آپ کی اس عنایت کا شکریہ الفاظ میں ادا کرنا ممکن نہیں۔

’بھولی بسری کہانیاں‘ بڑے شوق سے پڑھوں گا تب کچھ لکھوں گا۔ فی الحال تو صرف رسید بھیجنی ہے۔ آپ کا فون نمبر کہیں گم ہو گیا ہے ورنہ فون کرتا۔

ایک بار پھر شکریہ

نیاز کیش...... شفیع مشہدی

....

برادرمکرم۔ سلام ونیاز

’بھولی بسری کہانیاں‘ کی رسید میں نے بھیج دی تھی۔ شاید خط مل گیا۔ فون سے بھی رسید کی اطلاع دے دی تھی۔

میں نے کافی کہانیاں پڑھی ہیں اور مطالعہ دستور جاری ہے۔ مولانا ’منے‘ سے ’کالا آٹا‘ آپ کی کہانیوں کا سفر ہے اور خوب ہے۔ یہ ۶۰ء تک کے افسانوی ادب کی کہانی ہے۔ میری عادت ہے کہ نئی کتابیں میرے سرہانے میز پر رہتی ہیں (جب تک کہ ختم نہ ہو جائیں) اور میں جستہ جستہ ساری کتابوں کو پڑھ نہ لوں۔ ختم ہونے پر الماری کی زینت بن جاتی ہیں کتابیں۔ ابھی آپ کی کتاب میری میز پر ہے۔

پتہ نہیں میرا افسانوی مجموعہ ’’سلسلۂ روز وشب‘‘ آپ کے پاس ہے یا نہیں؟ اگر نہیں تو فوراً بھیج دوں گا۔ آپ کو شاید یاد آئے کہ ۶۵ء کے بعد میں نے باضابطہ افسانے لکھنے شروع کیے تھے۔ تب س۔ ش مشہدی کے نام سے خاص کر بیسویں صدی میں میری کہانیاں متواتر شائع ہوتی تھیں۔ بعد میں میں نے شفیع مشہدی کے نام سے لکھنا شروع کیا۔ ۲۰۰۹ء میں Lymphoma (کینسر) کا شکار ہوا، اس سے دو سال بعد نجات ملی تو گزشتہ سال جنوری میں جشن اردو کے پروگرام میں شرکت کے دوران حادثہ ہوگیا۔ Hip-replacement کی اذیت سے گزرا۔ اب ٹھیک ہوں مگر کیموتھراپی کے بُرے اثرات سے باہر نہیں ہوسکا۔ اس لیے لکھنے کی رفتار سست ہوگئی۔ زیادہ وقت شعر گوئی میں گزرتا ہے۔ (شاعری چھپواتا نہیں)

آپ کا کوئی شعری مجموعہ میرے پاس نہیں ہے۔ میں آپ کی شاعری کے مداحوں میں ہوں۔ خدا کرے آپ بخیر ہوں۔

آپ کا برادرِ عزیز...... شفیع مشہدی

پس نوشت: آجکل کا تازہ شمارہ ابھی ملا۔ آپ کی غزل دیکھ کر خوشی ہوئی خاص کر یہ شعر:

مجھے بھی دربدری میں ہی لطف آتا ہے
مری بلا سے فراہم نہ کر در و دیوار

26/7

مکرمی۔ تسلیمات

’زبان وادب‘ کے تازہ شمارہ میں آپ کی غزل مجھے بے حد پسند آئی۔ خصوصاً پہلا شعر اور آخری شعر تو بے حد خوبصورت ہے اور اس کی جتنی بھی داد دی جائے وہ کم ہے۔ ایسا نہیں کہ آپ کی شاعری کو میری داد کی حاجت ہو مگر اچھے اشعار سن کر خاموش رہنا بھی ’سکوتِ نغز شناس‘ کا الزام عائد کرتا ہے (ہر چند کہ میں خود کو سخن شناس بھی نہیں سمجھتا)

اشعار پڑھ کر بے ساختہ داد دینے کو جی چاہا اس لیے زحمت کے لیے معذرت خواہ

آپ کا...... شفیع مشہدی

....

شیخ فرید (پروفیسر)

بمبئی ۲۱ / اپریل

جناب مخدوم محترم۔ سلام مسنون

عرض ہے کہ اب (۲ بجے دن) آپ کھنڈوہ میں ہوں گے پتہ نہیں جگہ کیسے مل گئی؟ کیا ہوا؟ مجاہد صاحب نے ضرور انتظام کر دیا ہوگا۔

میں بیحد شرمندہ ہوں اور معذرت خواہ ہوں کہ آپ کی خدمت نہ کر سکا۔ روزے رمضان کی مصروفیات تھیں اور میں بیمار بھی تھا۔ امید کہ معاف فرمائیں گے۔

میری خراب عادت آپ نے دیکھی کہ میں ادھر ادھر کا سامان ایک جگہ رکھ دیتا ہوں۔ آپ کا واٹر بیگ (پلاسٹک) میں نے ٹفن کے پاس رکھ دیا تھا۔ میرے ذہن سے یہ بات اتر گئی اور میں مسجد چلا گیا۔ واپسی پر ٹفن کے پاس واٹر بیگ رکھا تھا۔ بہت افسوس ہوا۔ سب کو سلام و دعا۔

آپ کا خادم...... شیخ فرید

....

شیخ سلیم احمد

۴ر ستمبر ۱۹۹۰ء

محترمی مظفر صاحب۔ سلام مسنون

آپ کو خط لکھنے کا ارادہ تو مدت سے کر رہا ہوں، تکمیل اب ہو رہی ہے۔ معرکہ تخلیق و تنقید پڑھا تو رہا نہ گیا۔ کیا خوب لکھا ہے۔ مبارک باد۔ ادبی حلقوں میں یقیناً پسند کیا جائے گا۔ شاعر میں ادب نامہ کے نام پر انشائیہ آپ نے دیکھا ہوگا۔ اس میں بھی ادب کی کچھ اسی طرح کا اشارہ ہے۔

کلکتہ کیسا لگ رہا ہے۔ کیا وہاں دل لگ گیا (یا دل لگا لیا؟) لوگ کیسے ہیں؟

میری ایک کتاب عبدالرحیم خانخاناں چھپ گئی ہے۔ جو آپ کو بھیج رہا ہوں۔ امید ہے مزاج بخیر ہوگا۔ دلّی آنا ہو تو اطلاع دیں ملنے آجاؤں گا۔

آپ کا اپنا...... شیخ سلیم احمد

....

۱۱ر دسمبر ۱۹۹۰ء

محترم حنفی صاحب۔ سلام مسنون

'دلّی میں طنز و مزاح' دلّی اردو اکادمی سے کتاب چھپ کر ابھی آئی ہے۔ آپ نے میرا انشائیہ اس میں شامل کیا۔ دیکھ کر دل خوش ہوا۔ سب سے زیادہ مسرت تو اپنے بارے میں آپ کا مختصر نوٹ پڑھ کر ہوئی۔ چند جملوں میں میری پوری حکایت بیان کر دی ہے۔ شکر گزار ہوں۔

کلکتہ کا کیا حال ہے۔ کیا دل لگ گیا؟ یا کسی سے دل لگایا؟ (مؤخر الذکر کے بغیر اول الذکر ممکن نہیں) یا کہیں آپ کا وہ حال تو نہیں جو فانی بدایونی کا حیدر آباد جا کر ہوا تا کہ وطن میں رہتے ہیں وطن سے دور۔ خدا کرے آپ خوش و خرم ہوں۔

آپ کا اپنا...... شیخ سلیم احمد

۵/فروری ۱۹۹۲ء

محترمی مظفر حنفی صاحب۔ سلام مسنون

بھوپال میں آپ سے اچانک ملاقات پر بڑی مسرت ہوئی۔ آپ نے میرے اس اقدام رندانہ پر جس خلوص سے مبارکباد دی اور خوش ہوئے اس سے میرا حوصلہ بڑھا۔ احساس ہوا کہ اس معاملے میں مجبوری کو سمجھنے والے لوگ بھی موجود ہیں۔ یوں بھی آپ سے تو خلوص ومحبت کا رشتہ ہے۔

سیمینار میں آپ نے اطلاع دی تھی کہ ۶/فروری کو کوئی ادبی نشست کا اہتمام کیا گیا ہے۔ بعد میں معلوم ہوا کہ وہ نشست تو ۴/کو ہو چکی ہے۔ مجھے اس کی کوئی بھی اطلاع نہیں ملی۔ معلوم نہیں کیا واقعات ہوئے کہ مجھے اس طرح نظر انداز کر دیا گیا۔ دراصل محترم عشرت قادری صاحب نے اس سے پہلے مجھ سے میرے لیے ایک ادبی نشست کا اہتمام کیا تھا جس میں شرکت سے معذرت چاہ لی تھی۔ اس وقت میں ان کا دعوت نامہ قبول کرنے کی پوزیشن میں نہیں تھا۔ انھیں غالباً یہی بات ناگوار گزری ہوگی۔ مجھے افسوس اس بات کا ہے کہ میں ابھی بھوپال کے لوگوں سے پوری طرح واقف بھی نہ ہو سکا تھا کہ وہاں کی سیاست کا شکار ہو گیا۔ آپ صحیح صورت حال سے آگاہ فرمائیں۔ میری اہلیہ محترمہ کو بھی اچھا نہیں لگا۔

میری کہانیوں کا مجموعہ عنقریب منظرِ عام پر آنے والا ہے۔ آپ جب دلّی تشریف لائیں تو مطلع فرمائیں آپ سے تفصیلی ملاقات کو جی چاہتا ہے۔

امید ہے مزاج گرامی بخیر ہوگا۔

آپ کا اپنا...... شیخ سلیم احمد

۵/مارچ ۱۹۹۲ء

محترمی مظفر حنفی صاحب۔ سلام مسنون

اس سے پیشتر ایک لفافہ آپ کے نام ڈاک کے سپرد کیا تھا۔ جسے کافی عرصہ ہو گیا۔ جواب چونکہ نہیں ملا۔ اس لیے خیال ہوتا ہے کہ شاید میرا خط نہیں ملا۔ آپ نے جواب ضرور لکھا ہوگا۔ مگر آپ کا جواب بھی نہیں مل سکا۔ اس سے پہلے بھی یہ حادثہ گزر چکا ہے۔ شاید یہ

ڈر ہے ہمیں آپس میں ملنے نہیں دیتے۔ ایک بار کھل کر قسمت آزمائی کر لیں اس ملک میں تو سب معاملات قسمت (اللہ) سے ہی چل رہے ہیں۔ آپ نے بھوپال میں جس خلوص و محبت کا مظاہرہ کیا اس کا نقش دل پر ہے۔

آپ کا اپنا...... شیخ سلیم احمد

……………

۳۰/مارچ ۱۹۹۲ء

مکرمی مظفر صاحب۔ سلام مسنون

یہ میرا حال ہی میں تیسرا خط ہے۔ مگر آپ کی تحریر سے نا آشنا ہوں۔ ہوسکتا ہے کہ آپ نے جواب لکھا ہو مگر مجھے نہ ملا ہو۔ خدا کرے ایسا ہی ہو۔ یہ تو ہو نہیں سکتا کہ آپ شفقت و محبت کا اظہار فرمائیں اور خطوں کے سلسلے میں بے انصافی برتیں۔ آپ تو ایک فنکار بھی ہیں جو صرف ایک چہرہ رکھتا ہے مگر آپ کا جواب نہ آنے سے کبیدہ خاطر ہوں، آپ جیسا شخص جان بوجھ کر اس بداخلاقی کا مرتکب نہیں ہوسکتا۔

امید ہے آپ چند سطور جواب میں لکھ کر میری پریشانی کو دور کرینگے۔ میں اگلے ہفتہ بھوپال جاؤں گا۔ پچھلے ماہ میں بھی جو ہیں تھا۔ میری اہلیہ بھی دلّی آتی رہتی ہیں۔ اب ان کے اسکول کا سیشن ختم ہو جائے گا تو وہ مستقل دلّی آ جائیں گی۔ دلّی تشریف لائیں تو مطلع کریں۔ امید ہے مزاج بخیر ہوں گے۔

آپ کا دیرینہ
شیخ سلیم احمد

۲۲/اپریل ۱۹۹۲ء

محترمی مظفر حنفی صاحب۔ سلامسنون

آپ کے دونوں خط مل گئے۔ اطمینان حاصل ہوا۔ اس دوران بھوپال بھی گیا تھا۔ خوب ملاقاتیں رہیں۔ میں تو کسی سے بھی کوئی تعصب نہیں رکھتا۔ آپ کی ہدایت کے مطابق وہاں سب لوگوں سے کھلے دل سے ملا۔ اب کس کس کا نام لوں۔ ایک ہفتے کے قیام کے

دوران سب سے ملنا ہوا اور بہت جی خوش ہوا۔ آپ کی آمد کا انتظار رہے گا۔

آپ کا اپنا...... شیخ سلیم احمد

....

شیخ مقصود احمد (لندن)

یکم ستمبر ۹۸ء

پیارے حنفی صاحب۔ سلام مسنون

آپ کے خط کے جواب میں تاخیر کی دو وجہیں ہوئیں، اول غزل کمپوزنگ کے لیے رکھی رہی اور دوسری طرف خط پر نظر ہی نہ پڑی۔ جب خط پڑھا تو عزیزی پرویز سے رابطہ کرنا چاہا جب وقت ملا، اس وقت وہ گھر پر نہ ملے۔

آپ یہاں آیئے گا تو دل و نگاہ فرش راہ پایئے گا ''اے آمدنت باعث خوشنودیِ ما'' ''راوی'' کی معرفت جتنی کتابیں نکل سکیں وہ تو ہے ہی لیکن بک سنٹر کے لیے میں کہوں گا کہ آپ ''راوی'' سے پتہ دیکھ کر براہ راست ایک خط لکھ دیں۔ نقل مجھے بھیج دیں۔ میں پوری کوشش کروں گا۔ آپ جانیے اپنا اپنا کاروبار کرنے کا ڈھنگ ہوتا ہے اور ہم سب میں انا کا عنصر بھی قدرتی طور پر ہے ہی۔ بک سنٹر کے مالک افتخار قریشی بھلے آدمی ہیں، اپنے دوست ہیں لیکن میں اپنے تجربے کی بنا پر وہی مشورہ دے رہا ہوں جو برادرم ف۔ س۔ اعجاز مدیر انشاء کو دیا تھا۔ ان کو قریشی صاحب نے شمع والوں کی معرفت ادائیگی بھی کرا دی تھی۔ امید ہے آپ کے مزاج بخیر ہوں گے۔ اپنے یہاں سب سے میرا اسلام کہہ دیجیے۔

آپ کا...... شیخ مقصود احمد

....

25/10/99

جناب مظفر حنفی صاحب۔ تسلیمات

انگلستان میں باوجود خواہش کے آپ سے ملاقات نہ ہو سکی۔ آپ بوجوہ غریب

خانہ پر نہ آ سکے لیکن یہ ناچیز جرأت رندانہ سے کام لیتے ہوئے آپ کے درِ دولت پر دستک دینے آ گیا ہے۔ میں چند روز میں غالباً یہ خط ملنے تک کلکتہ پہنچ جاؤں گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ ممکن ہے برادرم ف۔ س۔ اعجاز اس امر کی اطلاع دے بھی چکے ہوں۔ خدا کرے اب ملاقات ہو ہی جائے۔

آپ کا شیخ مقصود احمد

……………

شاہین (کناڈا)

۲۴ / فروری ۲۰۰۲ء

محترم مظفر حنفی صاحب۔ سلام و نیاز

جب بھی آپ رسالوں میں نظر آئے (اور اکثر نظر آئے) جی چاہا کہ آپ کو آپ کے کاٹ دار اور منفرد اشعار پر داد دوں کہ میں آپ کا دیرینہ نیاز مند اور مدّاح ہوں۔ حال میں پتہ چلا کہ آپ ملازمت سے سبکدوشی کے بعد ''کولکاتا'' سے دلّی آ گئے ہیں۔ امید کہ آپ اہل و عیال سمیت بخیر ہوں گے۔

آپ شاد عارفی مرحوم کی روایت کو بہت آگے لے گئے ہیں۔ اور اس پر اب آپ کی اپنی گہری چھاپ ہے۔ اس سلسلے میں آپ کی انفرادیت اپنی مثال آپ ہے۔ آپ کی انتقادی صلاحیت آپ کی شخصیت کی ایک علیحدہ جہت ہے جس کا شاید ابھی تک کسی نے کماحقہٗ جائزہ نہیں لیا ہے۔ ایک ہجوم میں اپنی پہچان بنانا بڑی بات ہے۔ میرا دلّی آنا ہوا تو کوشش کروں گا کہ آپ سے ملاقات کی صورت نکل آئے۔

نیاز مند......شاہین

شیدا رومانی

۹۹/۲/۱۵

محترمی و مکرمی جناب ڈاکٹر مظفر حنفی صاحب۔ تسلیم و تکریم

آپ کو میں نے پڑھا بھی ہے اور سنا بھی۔ اردو ادب میں آپ ایک منفرد مقام رکھتے ہیں۔ ایک مدت سے آرزو تھی کہ آپ کو خط لکھوں۔ مجھے شیدا رومانی کہتے ہیں۔ ملک کے تقریباً تمام ادبی و نیم ادبی رسائل میں میرا کلام شائع ہوتا رہا ہے۔ ممکن ہے میری کوئی غزل یا نظم آپ کی نگاہِ فن شناس سے بھی گزری ہو۔ میرا مجموعۂ کلام ''درد کا سورج'' زیرِ ترتیب ہے۔ نمونۂ کلام آپ کی خدمت میں ارسال کر رہا ہوں امید ہے کہ آپ اپنی رائے سے نوازیں گے۔ آپ کی گراں قدر رائے میرے لیے باعثِ فخر و انبساط ہوگی۔

آپ کی سہولت کے لیے جوابی لفافہ ارسالِ خدمت ہے۔

امید ہے کہ مزاجِ گرامی بخیر ہوگا۔

خلوص کیش......شیدا رومانی

....

شوکت حیات

مظفر حنفی بھائی! تسلیمات

میں اپنی نوجوانی کے زمانے سے افسانہ نگار ہونے کے باوجود آپ کی شاعری کا مداح ہوں اور جدید شاعروں کی نسل کی پہلی صف کے اپنے چند گنے چنے پسندیدہ اہم شاعروں میں شمار کرتا ہوں۔ یہ محض اتفاق ہے کہ آپ کو پہلے کبھی خط نہ لکھ سکا۔ یا کئی سیمناروں میں شرکت کے باوجود آپ سے ملاقات نہ ہو سکی۔

میں نے اپنے مضمون ''۱۹۷۰ء کے بعد والے'' (مطبوعہ استعارہ تنقید نمبر ۱) میں آپ کا ذکر جدید نسل کے عہد ساز شاعروں کے طور پر کیا ہے۔ شاید آپ نے پڑھا ہو۔

گزشتہ کئی سالوں سے وقفے وقفے سے بیمار رہا۔ ایک بار تو جانکاہ سڑک حادثے کے نتیجے میں تو مسافروں سے بھری ہوئی گاڑی کے نیچے دب گیا تھا۔ کئی دنوں تک اسپتال کے .I.C.U میں زندگی اور موت کے درمیان جھولتا رہا تھا۔ پھر کئی مہینوں تک ذی فراشی۔ اچھا ہوا تو ادھر پھر مہینوں پیٹ کی مروڑ اور اینٹھن میں مبتلا رہا۔

اب قدرے بہتر ہوں۔ میری صحت کے لیے دعا کریں۔

آپ کی شاعری تو ایک زمانے سے پڑھ ہی رہا ہوں۔ ابھی ایک کتاب میں آپ کے دوہے پڑھ کر جی چاہا کہ اس کی مبارکباد کے بہانے ہی خط لکھ ڈالوں۔

مئی ۲۰۰۳ء کے کتاب نما میں میرا مہمان اداریہ ”نامیاتیت اور نامیاتی افسانہ“ شائع ہوا تھا۔ نہ معلوم آپ پڑھ سکے یا نہیں۔ مارچ ۲۰۰۴ء کے آج کل میں ایک افسانہ ”رانی باغ“ اور شعر و حکمت کے تازہ شمارے میں ’تغیر‘ شائع ہوا ہے۔ اگر پڑھنے کا موقع ملے تو آپ کی رائے جان کر خوشی ہوگی۔ آئندہ اگر دہلی آسکا تو آپ سے ملنے کی کوشش کروں گا۔ شمیم حنفی بھائی کو میرا اسلام کہہ دیں۔ جواب کا انتظار رہے گا۔

آپ کا چھوٹا بھائی......شوکت حیات

....

شین۔ کاف۔ نظام

19/3/91

مکرمی و محترمی مظفر صاحب! تسلیم و نیاز

اس سے قبل دو عریضے ارسالِ خدمت کر چکا ہوں۔ غالباً موصول ہوئے ہوں گے۔ مکرّر ملتمس ہوں کہ مجھے مخمور سعیدی صاحب پر آپ کے گران قدر مضمون کا شدت سے انتظار ہے۔ براہِ کرم پہلی فرصت میں مثبت جواب سے نوازیں تو ممنون ہوں گا۔

نیاز مند......شین کاف نظام

....

نیا سال مبارک

مکرمی و محترمی مظفر حنفی صاحب! تسلیمات

مدتِ مدید کے بعد یہ خط آپ کی خدمت میں ارسال کر رہا ہوں اس امید کے ساتھ کہ اگر آپ نے ناچیز کو فراموش نہیں کیا ہوگا تو مایوس نہیں کریں گے۔

مجھے محترم مخمور سعیدی صاحب پر ایک کتاب مرتب کرنے کی ذمہ داری سونپی گئی ہے اور میری دلی خواہش ہے کہ اس کتاب میں آپ کا مضمون ضرور ہو۔ اگر اسے چکنی چپڑی بات نہ سمجھیں تو صاف بات یہ ہے کہ آپ کے مضمون کے بغیر یہ کتاب تشنہ معلوم ہوگی (خود مجھے دوسرے کی بات تو بعد میں ہوگی)

کیا آپ میری التجا قبول فرماتے ہوئے میری خاطر بھی مخمور صاحب پر ایک مضمون عنایت فرمائیں گے؟ مجھے یقین ہے کہ آپ پہلی فرصت میں اپنے جواب سے مجھے نوازیں گے۔ آپ کے مثبت جواب کا منتظر۔

نیاز مند......شین کاف نظام

....

محترمی ومکرمی مظفر حنفی صاحب۔ تسلیمات

آپ کی گراں قدر تصنیف ''شآد عارفی: فن اور فن کار'' موصول ہوئی۔ اس کرم فرمائی کے لیے میں آپ کا ممنون ہوں۔ شآد عارفی ہمارے نہایت معتبر ومحترم شاعر تھے۔ آپ نے ان کی شخصیت پر جس طرح کام کیا ہے، وہ اپنی مثال آپ ہے۔

اگر آپ میرے قول کو خوشامد خیال نہ فرمائیں تو عرض کروں کہ آپ نے شاد عارفی کے فن اور شخصیت کو اپنا اوڑھنا بچھونا نہ بنایا ہوتا تو بہت ممکن ہے کہ مرنے کے بعد بھی انھیں وہ مقام ہرگز نہ ملا ہوتا جس کے وہ مستحق تھے۔ ان کی شاعری سے تو میری واجبی واقفیت تھی لیکن ان کی شخصیت سے تعارف تو آپ کی تحریروں کے توسط ہی سے ہوا۔

میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے اپنی تصنیف (تحقیقی مقالہ) سے استفادہ کرنے کا موقع مجھ ناچیز کو عطا فرمایا۔

پچھلے دنوں میں کولکاتا گیا تھا، وہاں بھی احباب سے آپ کا ذکرِ خیر رہا۔ بھاگلپور اور دلّی میں آپ سے نیاز حاصل ہوا تھا۔ آپ کی محبت مجھے یاد ہے۔

امید ہے آپ خیریت سے ہوں گے۔

نیاز مند......شین کاف نظام

شان بھارتی

۲۸؍فروری ۱۹۹۰ء

برادرِ محترم مظفر حنفی صاحب۔ واجبات

ملاقات کی یادیں ہنوز تازہ ہیں، میرے حلقۂ احباب آپ سے شرفِ گفتگو کی کیفیات جان کر بے حد خوش ہوئے اور بعض نے میری قسمت پر رشک بھی کیا۔

''وضاحتی کتابیات'' کے لیے مکتبہ جامعہ لمیٹیڈ دہلی کو لکھ دیا ہے کہ ایک جلد بذریعہ V.P. ارسال فرمادیں لیکن ابھی تک ملی نہیں ہے۔

چینی جارحیت کے خلاف لکھی گئی نظموں کا مجموعہ ''للکار'' کس نے ترتیب دی تھی یہ آج تک معلوم نہیں ہوسکا۔ اس سلسلے میں اب آپ ہی بتا سکتے ہیں۔

''آخری صلیب'' اگر آپ کی توجہ سے مستفیض ہوگئی ہو تو براہِ کرم پہلے فرصت میں رائے سے نوازیں، ویسے میں ۸؍ مارچ کو کلکتے آرہا ہوں۔ دست بوسی کے لیے یقیناً حاضرِ خدمت ہوں گا۔ انشاءاللہ

خدا کرے آپ مع الخیر ہوں۔

آپ کا نیاز مند......شان بھارتی

....

30/7/90

محترمی مظفر حنفی صاحب، سلام وعقیدت

گزشتہ ۲۶؍جولائی کو بمبئی دوردرشن کا مشاعرہ باصرہ نواز ہوا۔ آپ کی ہمہ جہت شخصیت سے واقفیت تو تھی لیکن آپ مشاعرے کی نقابت بھی فرماتے ہیں یہ پہلو مجھ سے مخفی تھا۔ واقعہ ہے کہ اتنی درست اور نپی تلی اور شعراء کا بروقت صحیح تعارف آپ ہی پیش کر سکتے ہیں۔

۲۹؍جولائی کے ''اجالا'' میں زیب غوری کی یاد میں'' پڑھا اور بے ساختہ آپ کا وہ

شعر یاد آ گیا جس کا ایک مصرعہ یہ ہے کہ ''ڈیڑھ مظفر آدھا بانی'' مضمون کا بقیہ دوسرے دن آنے والا تھا اور آج شام کے ساڑھے تین بج گئے ہیں آج کا اخبار نہیں آیا ہے۔

ہفتہ ہوا آسنسول گیا تھا وہاں نسیم آزر صاحب سے معلوم ہوا کہ آسنسول میں ۱۴ر اگست کو مشاعرہ ہے اور آپ بھی تشریف لا رہے ہیں۔ بخدا مجھے بے حد خوشی ہوئی۔ حالات سازگار رہے تو نیاز حاصل کرنے آؤنگا۔

''حرف مکرر'':۔ ''آخری صلیب'' کے لیے آپ کی رائے مل گئی تھی اس کی اطلاع بھی بروقت دے دی تھی۔ آپ کا نیاز مند

شان بھارتی

……………

۸ر جولائی ۹۱ء

برادرِ عالی جناب مظفر صاحب، واجبات

آپ کی طرف سے انتہائی شرمندہ ہوں، میری کتاب تو کافی تاخیر سے (فروری ۹۱ء) شائع ہوئی لیکن اس سے بھی زیادہ تساہلی آپ کو بھجوانے میں ہوئی، دراصل میرا کلکتہ سے ہمیشہ سابقہ رہتا ہے اس لیے سوچا بہ نفس نفیس پیش کر دوں گا لیکن حالات نے معذرت خواہی پر مجبور کر دیا۔

خطِ ہٰذا لے کر جانے والے میرے انتہائی قریبی عزیز ہیں شعر و ادب سے ذوق بھی رکھتے ہیں۔ جنوری ۹۱ء سے ایک سہ ماہی رسالہ ''انکشاف'' نکال رہے ہیں اس کے قاعدے سے اب تک دو شمارے منظرِ عام پر آ چکے ہیں۔

بہر کیف! ایک زحمت دینا چاہتا ہوں امید ہے گوارہ فرمائیں گے۔ یہ صاحب اردو اور انگلش دونوں زبان میں ایم اے ہیں لیکن انگلش میں پی ایچ ڈی کرنا چاہتے ہیں۔ لہٰذا آپ کی رہنمائی کے طلبگار ہیں۔ آپ کا یہ احسان عظیم براہِ راست میری ذات حقیر پر ہوگا۔

حرف مکرر: اپنی کتاب بھیج رہا ہوں۔ ہو سکے تو رسید سے نوازیں۔

آپ کا دیرینہ نیاز مند……شان بھارتی

۲۱ ستمبر ۲۰۰۵ء

گرامی قدر حضرتِ ڈاکٹر مظفر حنفی صاحب۔ سلام وعقیدت

گزشتہ رات تقریباً آٹھ بجے دوردرشن پر اردو اکیڈمی کا ایک مشاعرہ نشر ہو رہا تھا جب آپ کو دیکھا تو یاد آیا کہ آپ نے اب تک رنگ (۳۰ واں) شمارہ کی رسید نہیں دی ہے حالانکہ یہ شمارہ ۱۶ اگست کو ہی ارسالِ خدمت کیا گیا ہے۔

نیا شمارہ (۳۱ واں) بابت اکتوبر نومبر دسمبر انشاء اللہ ۲۹ ستمبر کو منظرِ عام پر آجائے گا۔ اطلاعاً تحریر ہے۔

از راہِ کرم تخلیقات سے نوازیں۔ ۳۱ واں شمارے میں آپ کی کتاب ''چل چنبیلی باغ میں'' پر ایک مفصل مضمون ڈاکٹر محبوب راہی صاحب کا شامل ہے۔ یہ شمارہ بھی آپ کی خدمت میں بھیجا جائے گا۔ ایک گزرش تھی کہ ڈاکٹر محبوب راہی کا مضمون پڑھ کر آپ کا یہ سفرنامہ پڑھنے کا بے حد اشتیاق ہو گیا ہے۔ امید ہے کہ آپ خاکسار کو اس قابل سمجھیں گے۔ میری طبیعت اس وقت ناساز چل رہی ہے۔ بلڈ پریشر ڈاؤن ہو گیا ہے۔ بستر پر ہوں۔ اس لیے تحریر بھی بے ربط ہو گئی ہے۔ امید ہے معاف فرمائیں گے۔

مزاج شریف؟

خاکسار......شان بھارتی

....

۲۷ اگست ۲۰۱۹ء

برادرِ محترم ڈاکٹر مظفر حنفی صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ

تازہ شمارہ ۸۶ واں بابت جولائی، اگست، ستمبر حاضرِ خدمت ہے۔ آپ کی رائے اور گراں قدر تخلیقات کا شدت سے انتظار رہے گا۔

رسالہ پابندی سے آپ کے نام جاتا ہے لیکن آپ کی طرف سے وصولیابی کی رسید بھی نہیں ملتی۔ میں ادھر دو سال سے بیمار چل رہا ہوں۔ علاج جاری ہے لیکن افاقہ نہیں ہو رہا ہے۔ اب تو دس بیس قدم پیدل چلا نہیں جاتا، اسی دوران ۱۶ فروری کو اہلیہ داغِ مفارقت

دے گئیں اس سے اور دماغی سکون تباہ ہو گیا ہے۔

بہر کیف! اپنی چار پانچ تخلیات ایک ساتھ بھیج دیں تا کہ ایک دو سال کے لیے فرصت ہو جائے۔

مزاج شریف؟ آپ کا نیاز مند......شان بھارتی

....

شفیع اللہ خاں راز

22/3 90

عزت مآب پروفیسر مظفر حنفی صاحب۔ السلام علیکم

عرصہ دراز سے آنجناب کی خیریت معلوم نہ ہو سکی۔ آپ کی گرانقدر شخصیت کا قدر داں و مداح ہوں۔ از راہ کرم کبھی کبھار خیریت سے مطلع فرما دیا کیجیے۔ اقبال چیئر کے عہدے کے لیے دلی مبارکباد قبول فرمائیے۔ دلّی چھوڑ آپ کلکتہ براجمان ہیں، کیسا محسوس ہوتا ہے۔

بیسویں صدی شمارہ اپریل ۹۰ء اور خرام کے تازہ شمارے میں آپ کی خوبصورت، معیاری اور دل موہ لینے والی غزلیات پڑھ کر دل باغ باغ ہو گیا۔

بورڈ امتحانات کی زلفوں میں اسیر ہوں۔ موسم گرمی سے رنگ بدل رہا ہے۔ آئندہ دنوں میں جہنم کے فرشتے فضاؤں میں آتشِ سیال انڈیلنے لگیں گے۔

آپ سنائیے تازہ حال: اہل خانہ کی خدمت میں واجبات۔ رب العزت آپ کو سر بلند رکھے، میرے لائق خدمت۔

خادم...... شفیع اللہ خاں راز/اٹاوی

....

2/2/91

عزت مآب برادرم محتشم ڈاکٹر مظفر حنفی صاحب۔ السلام علیکم

عرصہ دراز سے آپ کی خیریت معلوم نہ ہو سکی۔ موجودہ حالات میں اگر کسی کرم فرما کا حال معلوم نہ ہو سکے تو فکر پیدا ہو جاتی ہے۔ از راہِ کرم کبھی کبھار خیریت سے مطلع فرما دیا کیجیے۔

نیا دور شمارہ نومبر ۹۰ء میں آپ کا معیاری اور معلوماتی آرٹیکل ''اردو میں انشائیہ نگاری'' پڑھ کر دل باغ باغ ہو گیا۔ اس کے علاوہ کئی رسائل میں آنجناب کی تخلیقات سے استفادہ کیا۔

یوپی میں ابھی غیض و تعصب کے الاؤ سرد نہیں پڑے ہیں۔ خلیجی جنگ سے طبیعت مکدر ہے۔ دیکھیے سعودی شہزادوں کا کیا حشر ہوتا ہے۔ روحِ ادب مدت سے دیکھنے کو نہیں ملا، سرکاری اداروں کی کارکردگی بھی خوب ہے۔

۲۱/جنوری صبح ساڑھے آٹھ بجے آکاشوانی لکھنؤ سے میرا کلام نشر ہوا تھا۔

آپ سنائیے تازہ حال۔ رب العزت آپ کو سر سر بلند و محفوظ رکھے۔

نیاز آگیں...... شفیع اللہ خان راز/ اٹاوی

....

1/5/92

کرم فرما برادرِ محتشم جناب ڈاکٹر مظفر حنفی صاحب۔ السلام علیکم

عرصہ سے آنجناب کی خیریت معلوم نہ ہو سکی۔ اس دوران ڈھیر سے رسائل میں آپ کی تخلیقات سے استفادہ کیا۔ ان دنوں بورڈ امتحانات کی زلفوں میں اسیر ہوں۔ چند یوم بعد بورڈ کی کاپیاں گلے پڑ جائیں گی۔ موسم شعلے اگلنے کی تیاری میں ہے۔ روحِ ادب مدت سے دیکھنے کو نہیں ملا۔ سرکاری رسائل کی کارکردگی بھی خوب ہے۔

آپ سنائیے تازہ حال۔ کلکتہ کی فضا آپ کو راس آ گئی ہو گی۔ کبھی ادھر سے گزر ہو تو غریب خانہ پر تشریف لائیے، بندہ حاضر خدمت رہے گا۔

اللہ تعالیٰ آپ کو ہمیشہ سر بلند رکھے۔ میرے لائق خدمت؟

خادم...... شفیع اللہ خان راز/ اٹاوی

5/8/92

کرم فرما برادرِ محتشم جناب ڈاکٹر مظفر حنفی صاحب۔ السلام علیکم

شاید آنجناب خیال فرماتے ہوں گے کہ یہ عجیب شخص ہے جو خطوط لکھ کر میرا قیمتی وقت خراب کرتا رہتا ہے لیکن مجھے جو آپ سے دلی محبت اور عقیدت ہے اس کی وجہ سے اکثر خط تحریر خدمت کرتا رہتا ہوں جس کا حوصلہ افزا اور خلوص آگیں جواب ملتا رہتا ہے۔

نیا دور شمارہ ماہ جون ۹۲ء میں آپ کا آرٹیکل کچھ اپنے بارے میں پڑھ کر نیا حوصلہ ملا۔ معلومات میں اضافہ ہوا۔ حقائق پر مبنی آپ بیتی متاثر کرتی ہے۔

حسب الحکم اپنی چھ غزلیات ارسال کر چکا ہوں لیکن تادم تحریر وصولیابی کی اطلاع نہ پا کر فکر مند ہوں۔ از راہ کرم مطلع فرمایئے کہ میری غزلیں آپ کو موصول ہوگئی ہیں۔

چند یوم سے ایک بوند بھی نہیں گری پھر وہی ناگوار موسم ہے۔ کالج میں داخلوں کا سیلاب اُمڈ آیا ہے۔ آبادی بڑھ رہی ہے لیکن ادارے محدود ہیں۔

آپ کے یہاں خوب بارش ہو رہی ہوگی۔ کلکتہ سے دہلی جانا ہو تو اٹاوہ راہ میں ملے گا، جی چاہے تو غریب خانہ پر تشریف لایئے گا۔ بندہ حاضر خدمت ملے گا۔

آپ سنایئے تازہ حال۔ افراد خانہ کی خدمت میں واجبات۔ اللہ تعالیٰ آپ کو سربلند و صحت مند رکھے۔ میرے لائق خدمت۔

خادم...... شفیع اللہ خان رازؔ/ اٹاوی

....

16/6/94

کرم فرما برادرِ محتشم جناب ڈاکٹر مظفر حنفی صاحب۔ السلام علیکم

عرصہ دراز سے آنجناب کی خیریت معلوم نہ ہوسکی۔ حالانکہ کئی خطوط توجہ خدمت کر چکا ہوں۔ ایسی بھی کیا خفگی۔ کبھی کبھار خیریت سے مطلع فرما دیا کیجیے۔

تازہ زبان و ادب میں آپ کی البیلی اور خوبصورت غزل ''وہ مسکرا رہے تھے کہ تصویر کھینچ لی'' پڑھ کر طبیعت شگفتہ و شاداب ہوگئی۔ ردیف کی داد دیتا ہوں مزہ آگیا۔

یہاں اب ہلکی ہلکی بارش شروع ہوئی ہے آپ کے علاقہ میں سیلاب انگڑائیاں لے رہا ہے۔ محتشم شوق ناصری صاحب کا عنایت نامہ آیا تھا آپ کا ذکر جمیل بھی تحریر ہے۔ سنایئے تازہ حال۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اور سربلندی عطا فرمائے۔ میرے لائق خدمت۔

خادم...... شفیع اللہ خان راز/ اٹاوی

……………

4/12/94

کرم فرما برادرِ محتشم جناب ڈاکٹر مظفر حنفی صاحب۔ السلام علیکم

عرصہ دراز سے آپ کی خیریت معلوم نہ ہوسکی حالانکہ کئی خطوط ارسالِ خدمت کیے۔ ایسی بھی کیا خفگی کبھی کبھار خیریت سے مطلع فرمادیا کیجیے۔

اس دوران بہت سے رسائل میں آنجناب کی تخلیقات نظر سے گزر چکی ہیں، جی خوش ہوا اور استفادہ بھی کیا۔ سردی رنگ پر آرہی ہے آپ کے یہاں موسم کیسا ہے۔ سنایئے تازہ حال۔ ادبی سرگرمیاں کیسی ہیں۔ رب العزت آپ کو سربلند وصحت مند رکھے۔ میرے لائق خدمت۔

خادم...... شفیع اللہ خاں رازؔ/ اٹاوی

……………

20/9/2003

کرم فرما بھائی جان پروفیسر مظفر حنفی صاحب السلام علیکم

مدت سے حضور کی خیریت معلوم نہ ہوسکی میں تو آنجناب کی گرانقدر شخصیت کا قدر داں و مداح ہوں۔ خیریت سے مطلع فرمائیں۔ ے جب محترم ڈاکٹر محبوب راہی صاحب کا عنایت نامہ آتا ہے آپ کا بھی ذکر خیر تحریر ہوتی ہے۔

ماہ رواں کے بیسویں صدی میں آپ کی البیلی، خوبصورت ومرصع غزل پڑھ کر جھوم اٹھا مشکل قوافی میں ایسی عمدہ غزل مزہ آگیا۔ آپ کے یہاں جو ندرت و شگفتگی ہے دل موہ لیتی ہے۔ بارش نے قہر ڈھا رکھا ہے۔ مکانات زمیں بوس ہو رہے ہیں۔ یوپی کا یہ موسم اللہ کی پناہ۔ سنایئے تازہ حال۔ میرے لائق خدمت؟

خادم شفیع اللہ خاں راز

شارق جمال ناگپوری

22/10/91

جناب مظفر حنفی صاحب۔ سلام مسنون

اپنی کتاب 'عروض میں نئے اوزان کا وجود' پیش خدمت کرر ہا ہوں۔ امید ہے کہ اسے پڑھنے کے بعد ایک مضمون قلمبند کر کے ارسال فرمانے کی زحمت گوارہ فرمائیں گے۔ شاہد پرویز صاحب (دہلی) کے ذریعے معلوم ہوا ہے کہ علم عروض سے آپ کی گہری دلچسپی ہے اور آپ اس فن سے خوب واقف ہیں۔ سہ ماہی توازن مالیگاؤں میرا ایک گوشہ ترتیب دے رہا ہے۔ اس گوشے کے لیے ایک مضمون درکار ہے۔ امید ہے کہ آپ مجھے مایوس نہیں فرمائیں گے۔ خیر اندیش۔ شارق جمال ناگپوری

……………

شاہد علی خاں

6/4/90

برادرم۔ السلام علیکم

آپ کا خط اور غزلیں مل گئیں شکریہ۔ غزلیں انشاء اللہ اس ماہ شائع ہوں گی۔ اب کچھ پیامِ تعلیم کے لیے بھی بھجوا دیجیے۔

''چٹخارے'' کے مسودے کی فوٹو کاپیاں حضرت خالد محمود صاحب کی معرفت بھجوا رہا ہوں۔ اگر اس میں کچھ کمی و بیشی کرنا ہو تو ہم کو بھی بھجوا دیجیے تاکہ ہمارا مجموعہ بھی مکمل چھپے۔

کتاب نما اور پیامِ تعلیم دونوں خوب چل رہے ہیں۔ ہاتھ میں شدید تکلیف ہے، لکھا نہیں جا رہا ہے۔ اس لیے باقی پھر۔

عاگو۔ شاہد

……………

24/7/90

برادرم۔ السلام علیکم

جب مجھے کام پڑا تو آپ کلکتے چلے گئے۔ اب فوراً مہمان اداریہ لکھ کر بھجوا دیجیے۔ آپ کی تصویر کا اسکیچ ہمارے پاس بنا ہوا رکھا ہے۔ باقی پھر۔ نیاز مند...... شاہد

……

شبنم رومانی (پاکستان)

کراچی/ ۲۰ر نومبر ۹۲ء

برادرم۔ سلام ورحمت

تازہ ''اقدار'' حاضر ہے۔ رسید اور رائے سے مطلع فرمائیے۔ آپ کا کلام 'ارمغان' کے طور پر شریکِ اشاعت ہے۔ خدا کرے یہ پیش کش پسند خاطر ہو۔

غزل کا انتخاب کب آ رہا ہے؟ کیا ابھی اس میں میری شرکت کی گنجائش ہے، کیوں کہ آپ کا فرمائش نامہ ۱۳ر جولائی کا ہے اور آج ۲۰ر نومبر ہے۔ اگر اب بھی ضرورت سمجھیں تو اطلاع دیں۔ تعمیل کی جائے گی۔ آپ کا مخلص۔ شبنم رومانی

……

شاداب رضی

11/9/99

مکرمی ومحترمی۔ سلام مسنون

امید کہ مزاج گرامی بعافیت ہوں گے۔ زیرِ نظر سطور کا اس کے علاوہ کوئی معقول جواز نہیں کہ جذباتی لمحوں کی زد میں ہوں۔ ہوا یوں کہ ''ایک شام مظہر امام کے نام'' اور ایک سہ روزہ سمپوزیم بعنوان ''اردو فکشن آزادی کے بعد'' کے سلسلے میں ۲۶ر سے ۲۹ر اگست تک بہار اردو اکادمی پٹنہ میں اچھا خاصا ادبی ہنگامہ رہا۔

مدتِ مدید کے بعد برادر محترم مظہر امام صاحب سے ملاقاتیں رہیں۔ دہلی میں ایک حالیہ ملاقات کے حوالے سے وہ آپ کا ذکر خیر فرما رہے تھے۔ موصوف آپ کی شخصیت و شاعری کی بابت بہت اچھی رائے رکھتے ہیں۔ چونکہ میں بھی آپ کے نام اور کام سے بے حد متاثر ہوں اس لیے مظہر امام صاحب کی باتوں نے میرے اندر ایک جذباتی اچھال کی کیفیت پیدا کر دی اور میں قلم کاغذ لے کر بیٹھ گیا آپ کے چند قیمتی لمحوں پر اپنا حق جمانے۔

آپ سے درخواست ہے کہ ممکن ہو تو Assignements کے لیے مجھے اپنی یونیورسٹی میں Launch کرنے کی مہربانی فرمائیں، ممنون ہوں گا۔ میں اپنا وکیل خود ہوں اس لیے اس پھوہڑ انداز میں سفارش کرنے پر مجبور ہوں:

نظر ہے ابرِ کرم پر درخت صحرا ہوں
کیا خدا نے نہ محتاج باغباں مجھ کو

کوئی بات ناگوار خاطر ہو تو معذرت خواہ ہوں، بقیہ احوال لائق شکر ہیں۔ دعا ہے آپ مع اہلِ خانہ بہر صورت بعافیت ہوں، آمین۔ اللہ حافظ نیاز مند...... شاداب رضی

....

شاہد شیدائی (پاکستان)

۳۰ر نومبر ۲۰۰۴ء

محترم و مکرم مظفر حنفی صاحب۔ تسلیم

جیسا کہ ہم ’’کاغذی پیرہن‘‘ میں اعلان کر چکے ہیں کہ ہمارا آئندہ شمارہ (نمبر ۱۴) وزیر آغا نمبر ہوگا اور اہلِ نظر سے درخواست کر چکے ہیں کہ وزیر آغا کی ادبی حیثیت نیز ان کی تخلیقات کے حوالے سے اپنے خیالات اور تاثرات کا اظہار فرمائیں، اس سلسلے میں ہمیں آپ کی خدمت میں یہ الفاظ لکھتے ہوئے خوشی محسوس ہو رہی ہے کہ وزیر آغا ایسی عہد ساز شخصیت کو خراجِ تحسین پیش کرنے کے لیے یہ عظیم الشان نمبر تدوین و ترتیب کے آخری مراحل میں ہے اور اس کے لیے بیشتر مواد کی مشینی خطاطی کا کام مکمل ہو چکا ہے۔

لہٰذا ہم التماس کرتے ہیں کہ آپ پہلی فرصت میں اپنے گراں قدر تاثرات ارسال فرمائیں تا کہ ہمارا یہ شمارہ ایک ناقابلِ فراموش دستاویز کی حیثیت اختیار کر جائے۔ ہم آپ کے بہت بہت ممنون ہوں گے۔ امید ہے۔ آپ مع الخیر ہوں گے۔

نہایت ادب اور احترام کے ساتھ...... دعا گو۔ شاہد شیدائی

....

شمع افروز زیدی (ڈاکٹر)

''بیسویں صدی'' 4/2/96

استادِ محترم۔ السلام علیکم

تازہ ڈاک سے آپ کی غزلیں ملیں، شکر گزار ہوں۔ اس سے قبل ایک خط نیّر صاحب اور دوسرا آصف کے نام میری نظر سے گزرا تھا اور آپ کی ہدایت کے مطابق کتاب بھجوا دی تھی لیکن چند روز بعد کتاب واپس آئی نا معلوم؟

میں بہت دنوں سے آپ کو خط لکھنے کے لیے سوچ رہی تھی لیکن ہر بار یہ سوچ کر رہ جاتی کہ آپ کو کیا لکھوں؟ میرے پاس اب کیا ہے کہنے کے لیے اور اتنا ہے کہنے کے لیے کہ صفحات بھر جائیں اور ایسے وقت میں آپ بے طرح یاد آتے ہیں۔ کبھی سوچتی ہوں کہ جامعہ نے مجھے کیا دیا سوائے نقصان کے۔ پھر اپنی سوچوں کا محاسبہ کرتی ہوں تو اپنے ہی خیال کی نفی ہو جاتی ہے کہ یہ جامعہ کا ہی طفیل ہے جس نے مجھے بے حد شفیق، محترم اور محبت کرنے والے استاد سے نوازا۔ بس یہیں میرے دل کو قرار آ جاتا ہے اور اپنے آپ پر فخر کرنے کو جی چاہتا ہے کہ ایسے شفیق استاد ہر ایک کا مقدر نہیں بنتے۔

سر! باتیں بہت ہیں کہنے کے لیے لیکن جب آپ دہلی تشریف لائیں گے تبھی بتاؤں گی مجھے آپ کا بہت انتظار ہے۔ لوگ حیرت زدہ ہیں کہ میرے مقابلے پر آیا بھی کون جو صرف اور صرف ایم۔ اے پاس ہے اور جس کا نام اردو داں حلقے میں نامانوس ہے اور جو گزشتہ سلیکشن کمیٹی میں ناکام رہا تھا لیکن کچھ تو خوبی رہی ہو گی اس میں کہ میں اس فن سے

نابلد ہوں جو آج کے زمانے میں ضروری قرار دیا جاتا ہے خوشامد کرنا اور اپنی سطح سے گرنا میری سرشت میں نہیں ہے اور آپ سے یہی کچھ سیکھا بھی ہے میں نے۔ ہوتا وہی ہے جو اللہ پاک چاہتے ہیں۔ اس میں بھی ضرور مالک کی کوئی بہتری ہوگی۔ اللہ مسبب الاسباب ہے مجھے یقین ہے ضرور کوئی بہتر راستہ نکلے گا۔ لیکن اس دوران دل اتنی اذیت سے گزرا ہے جسے صرف محسوس ہی کیا جا سکتا ہے۔ اکثر سوچتی ہوں کہ غلطی کہاں ہوئی تو جواب ملتا ہے کہیں نہیں۔ ہاں میرے پاس اپروچ نہیں تھی، نہ خوشامد میرے بس کی بات تھی۔ جو لوگ اپنے آپ کو بہت فیئر پوز کرتے ہیں ان کی حقیقت بھی معلوم ہوگئی اور میں Over Confidence میں ماری گئی کہ میرا انٹرویو بہت شاندار ہوا ہے آج کے دور میں انٹرویو اچھا ہونا یا قابلیت کا ہونا چہ معنی دارد؟ نوکری حاصل کرنے کے لیے یہ سب فضول باتیں ہیں۔ آپ اکثر ہی یاد آتے ہیں کہ اگر آپ جامعہ میں ہوتے تو میں اتنی بے وقعت نہ ہوتی۔ ہمارے شعبے میں ایسے ایسے لوگ کرسیوں پر متمکن ہیں جنکا املا تک درست نہیں۔ میں نے ان دو سالوں میں کتنی محنت کی بس میں ہی جانتی ہوں اور پھر اپنے اوپر ہنسی بھی آتی ہے کہ میں ہر جگہ کو اپنا گھر کیوں سمجھ لیتی ہوں اور کیوں سجانے سنوارنے میں لگ جاتی ہوں؟ اردو اکیڈمی میں تھی جی جان سے لگی رہتی تھی پھر یہاں بھی محنت کرتی رہی اور نتیجہ ڈھاک کے تین پات۔ بیسویں صدی کے لیے محنت کرتی ہوں بات سمجھ میں آتی ہے لیکن غیروں کے ساتھ اپنوں کا سا سلوک راس نہیں آتا۔ آج کے دور میں زیادہ محنت کرنا بے وقوفی ہے۔ ایسا مجھے محسوس ہوا صبح سے شام تک دفتر میں بیٹھیے، گپیں لڑائیے مٹر گشتی کیجیے بس محنت مت کیجیے۔ ایسے ہی لوگ مزے کرتے ہیں۔

آج کل نیّر صاحب دہلی سے باہر گئے ہوئے ہیں۔ تقریباً ایک ماہ ہوگیا ہے۔ کل صدف کے پاس گئی تھی سب خیریت ہے۔ منّا گھر بنوانے میں مشغول ہیں۔ آپ کا بہت وقت لے لیا۔ میری طرف سے محترمہ بھابی کی خدمت میں سلام عرض اور چھوٹوں کو پیار۔ بچے سلام عرض کرتے ہیں۔ خدا حافظ

آپ کی شاگردہ...... شمع افروز زیدی

نوٹ: حضرت چشتی نے ابھی تک مجھے Ecperience Certificate بھی

نہیں دیا۔ آج کل پر ٹال رہے ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ شعبے میں آتی رہو کسی نہ کسی دن بنوا دوں گا۔ گویا میرے پاس اتنا ہی فالتو وقت ہے۔ میں نے شعبے میں جانا چھوڑ دیا ہے اب تو نیر صاحب ہی میرا سرٹیفکٹ حاصل کریں گے۔ نہیں تو اللہ کی مرضی۔ اللہ ہی سمجھے گا۔

……………

13/10/96

استاد محترم......السلام علیکم

امید ہے آپ اور بھابھی صاحبہ خیریت سے ہوں گے۔ آپ کی ۳ غزلیں میری فائل میں تھیں ان میں سے ایک نومبر کے شمارے میں شامل اشاعت کی گئی۔ احتیاطاً ۲ غزلیں خصوصی نمبر کے لیے روک لی تھیں جو اب سالنامہ ۱۹۹۷ء میں شریک کی جائیں گی۔ اس خط کے ذریعے یاددہانی کرانی بھی مقصود تھی کہ اب بیسویں صدی کی فائل میں آپ کی کوئی غزل نہیں ہے۔ دست بستہ گزارش ہے کہ تازہ کلام سے سرفراز فرمائیں۔ شکر گزار ہوں گی۔ نیّر صاحب دہلی سے باہر گئے ہوئے ہیں۔ اکثر فون پر بات ہوتی ہے۔ آپ کی خیریت پوچھتے رہتے ہیں۔ سر کبھی کبھی تو دہلی میں آپ کی ناموجودگی شدت سے محسوس ہوتی ہے۔ مجھے اس دن کا انتظار ہے آپ جب مستقلاً دہلی تشریف لے آئیں گے۔ اگرچہ اب بھی میرے اوپر اداسی کا دورہ پڑتا ہے اور اکثر ہی اپنے ساتھ کی گئی ناانصافی تکلیف پہنچاتی ہے۔ ایسے وقت آپ کی رہنمائی کی ضرورت محسوس کرتی ہوں اور مجھے اپنی کم مائیگی کا احساس پریشان کرنے لگتا ہے کہ میں بھی کیسی نالائق شاگردہ ہوں کہ اپنے محترم اور شفیق استاد کا نام روشن نہ کر سکی جب کہ آپ کا شاگرد ہونا ہی کسی اعزاز سے کم نہیں۔ آپ کو میری بے وقوفی پر ہنسی آرہی ہوگی لیکن آپ کو سنا کر میں اپنے آپ کو ہلکا محسوس کرتی ہوں خدا مجھے کب اس قابل کرتا ہے وہ ہی جانے۔

میری طرف سے بھابی صاحبہ کی خدمت میں سلام عرض۔ زریں اور بیٹے کو پیار۔ بچے بھی آپ دونوں کی خدمت میں سلام پیش کر رہے ہیں۔

آپ کی شاگردہ......شمع افروز زیدی

شکیل اعجاز

اکولہ۔ ۲۴ ستمبر ۹۰ء

محترمی۔ السلام علیکم!

آپ کا خط اور قاضی حسن رضا صاحب کی فوٹو مل گئی تھی اور میں نے اسے فوراً تیار بھی کرلیا تھا۔ چاہتا یہ تھا کہ وہ بلٹز میں چھپ کر آجائے تو تراشہ بھی روانہ کروں اور خط بھی لکھوں۔ لگتا ہے اسے مزید تین چار ہفتے لگیں گے۔ اس لیے خط لکھ رہا ہوں اور اس اسکیچ کا ایک Xerox بھیج رہا ہوں۔

اس دوران دو دفعہ ایسا ہوا کہ ہمارے گھر میں ابّا جان اور میں گھنٹوں آپکی باتیں کرتے رہے۔ آپ کو خط لکھنے کی بھی شدید خواہش تھی، لیکن اسی تصویر کے چھپنے کے انتظار میں میں رکا رہا۔ ایک وہ موقع تھا جب دوردرشن پر آپ نے مشاعرہ کنڈکٹ کیا۔ بلاشبہ ایک زبردست یادگار مشاعرہ اور اس مشاعرہ کی سب سے یادگار شخصیت ڈاکٹر مظفر حنفی صاحب۔ دوسری دفعہ اس وقت جب 'کتاب نما' میں آپ کا مہمان اداریہ آیا۔ ہم تین چار لوگ اسے ایک محفل بنا کر سنتے اور سناتے رہے۔ سرورق دیکھ کر افسوس ہوا۔ اگر مجھے ذرا سا اشارہ مل جاتا کہ اس دفعہ کتاب نما میں آپ کا مہمان اداریہ جا رہا ہے تو میں وہ خوبصورت اسکیچ فوراً مکمل کرلیتا جو میں گزشتہ دو تین ماہ سے تھوڑا تھوڑا بنا رہا ہوں۔ (اس تصویر سے، جو میں نے دہلی میں آپ کے اوپر والے کمرے میں شام کے وقت لی تھی۔ اس میں آپ کے آدھے چہرے پر روشنی ہے اور آدھا بالکل غائب ہے)۔ خیر اب بھی مکمل ہوتے ہی روانہ کر دوں گا۔ اس خط کی رسید ضرور بھجوائیے۔ ابّا جان کی طبیعت کئی دنوں سے خراب تھی، اب ٹھیک ہے۔ راہی صاحب سے روزانہ ملاقات ہوتی ہے۔ ہم دونوں پونہ بھی دو دن ساتھ رہے۔ اب وہ ماشاءاللہ بالکل اچھے ہیں۔ خوش ہیں۔

اس وقت کلاس میں بچوں سے مضامین سن رہا ہوں اور خط لکھتا جا رہا ہوں۔ ہوسکتا ہے جملے بے ترتیب ہوگئے ہوں۔ فقط

ابھی ابھی راہی چچا کے ہاں آیا تو معلوم ہوا کہ آپ کے پوتا ہوا ہے۔ میری طرف سے بہت بہت مبارکباد۔ فقط

شکیل اعجاز

....

اکولہ/ ۲۹ ستمبر ۹۰ء

محترمی جناب ڈاکٹر مظفر حنفی صاحب۔ السلام علیکم

اس سے قبل ایک خط لکھا تھا۔ ملا ہوگا۔ میں نے کل قاضی حسن رضا صاحب کو اسی تصویر کا ایک زیراکس، ایک خط کے ساتھ روانہ کیا ہے۔ اس کی نقل آپ کو بھیج رہا ہوں۔

دعا کیجیے کہ طبیعت اچھی رہے۔ کم وبیش ڈیڑھ برس بعد کچھ خط وکتابت کے لائق ہوا ہوں۔ میری ایک بڑی شدید خواہش ہے کہ میرے چند مضامین بنگال میں ترجمہ ہوکر کلکتہ میں شائع ہوں۔ آپ وہاں کہیں تو یہ موقع میرے لیے خوش نصیبی کا باعث ہے۔ آپ اتنی اونچی جگہ پر ہیں کہ وہاں کسی مناسب آدمی کو یہ حکم دے دیں کہ ان کے ترجم چھپوا کر تراشے دے دیجیے تو فوراً آپ کے حکم کی تعمیل ہوگی اور میری ایک بڑی تمنا پوری ہوگی۔ براہِ کرم میرے لیے یہ زحمت برداشت کرلیجیے۔ اور مجھے اخبارات میں شائع شدہ (بنگال) تراشے بھجوادیجیے۔ کسی بھی اونچے یا نیچے درجے کے اخبار یا رسالے میں، بس یہ جلد شائع ہو جائیں، لیکن جانتا ہوں یہ کام آپ کے شایانِ شان نہیں۔ لیکن کیا کروں آپ کے سوا کسی اور سے کہہ بھی نہیں سکتا۔ کلکتہ میں کوئی نہیں۔

ابّا جان سلام لکھوا رہے ہیں۔ امید ہے آپ خیریت سے ہوں گے۔ اس خط کے جواب میں یہ ضرور ضرور معلوم فرمایئے کہ دیوالی کی تعطیلات آپ کو کب سے کب تک ہیں۔

فقط

شکیل اعجاز......

کلکتہ میں ادبی شنست یا شعری نشست کے انعقاد کا علم ہوا جس میں طلباء نے راہی چچا کو مدعو کیا ہے۔ وہ خوش ہیں اور آنے کے لیے آمادہ بھی۔ اچھا ہے، اس بہانے وہ کلکتہ بھی دیکھ لیں گے۔

کتاب نما میں آپ کے اداریے کی دھوم ہے۔ آج بھی چند لوگوں نے اس کی بہت تعریف کی، ایک صاحب نے تو اس کی کئی سطریں زبانی سنائیں۔

مضامین ایک بچے سے کتابت کروائے گئے ہیں، املا کی غلطیاں نظر انداز فرمائیں۔ (شکیل اعجاز)

....

۲؍نومبر ۹۰ء

محترمی۔ السلام علیکم

صرف دو منٹ پہلے آپ کا خط ملا۔ آپ کا ایک اسکیچ گزشتہ دو ہفتوں سے تیار ہو کر 'بیٹھک' میں دیوار پر لگا تھا۔ اس دوران جتنے ادبی مزاج کے لوگ آئے۔ آپ کا ذکر رہا۔ میں منتظر ہی تھا کہ آپ کا خط آئے تو یہ اسکیچ روانہ کروں۔

......اسے کسی کتاب کا سرِ ورق تصور فرمایئے اور مستقبل قریب میں چھپنے والی کسی کتاب پر دے دیجیے (Reduction کر کے)۔

......کتاب کا نام اور شاعر/آپ کا نام، وہیں کسی کاتب سے لکھوالیں۔

......اس کے علاوہ اس کی Xerox بنا کر مختلف رسائل میں بھی اشاعت کے لیے بھیجی جاسکتی ہے۔

......آج آپ کا جو لفافہ ملا اس پر ایک روپیے کا ٹکٹ صحیح سلامت یہاں تک پہنچ گیا اسی کو نکال کر لگا رہا ہوں۔

یہاں حالات اچھے ہیں لیکن وہی، Tense, but, under control۔

ابا خیریت سے ہیں۔

میں آپ کے کتاب نما والے اداریے پر کم از کم دس دلچسپ کارٹون بنا رہا ہوں۔ ان کی اشاعت سے لوگ پھر اداریے کو یاد کریں گے۔ بیسیوں لوگوں سے باتیں ہوئی۔ بامبے، پونہ، ناگپور وغیرہ میں سب اسے پسند کر رہے ہیں اور آپ کی بے باکی، صاف گوئی اور بلکہ 'ہمت' پر داد دے رہے ہیں۔

میری ''دراصل'' دس سال قبل چھپی تھی۔ اب میں دوسری کتاب چھپوانے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ کیا آپ اس موقع پر ''شکیل اعجاز۔ فن اور فنکار'' ایسا کچھ مضمون تحریر فرما دیں گے؟ بڑی نوازش ہوگی۔ رسید کا انتظار رہے گا۔ فقط
شکیل اعجاز

....

مارچ ۹۱ء

محترمی۔ السلام علیکم

میں اس بات کو سوچ کر سخت حیران و پریشان ہوں کہ وہ دو لفافے کیا ہوئے، جس میں سے ہر ایک میں آپ کے کم از کم تین اسکیچ تھے۔ (وہی تصویر جس میں آپ تکیہ پر ہاتھ دیے آرام سے بیٹھے ہوئے ہیں) آپ کی طرف سے چار ماہ بعد بھی رسید نہ ملنے سے تشویش ہے۔ براہِ کرم معلوم فرمائیں۔ چچی جان سے سلام عرض ہے۔ آپ اسٹوڈیو میں دو تین نئے فوٹوز کھنچوا کر مجھے جلد از جلد بھجوایئے تاکہ ان کے اسکیچ بنا سکوں۔ فی الحال میرے پاس اسکیچ کے لائق آپ کا کوئی فوٹو نہیں ہے۔ فوٹو اس پوسٹ کارڈ سائز میں ہوں اور Closeup ہوں۔ ابا جان سلام لکھوا رہے ہیں۔ فقط
شکیل اعجاز

....

۵؍مارچ ۹۱ء

محترمی۔ السلام علیکم

رفیق عادل صاحب میرے دوستوں میں سے ہیں۔ ان کا خط آیا تھا کہ ان کی زیر طبع کتاب ''اعتراف'' پر آپ پیش لفظ تحریر فرما دیں۔ میں کچھ آپ کی مصروفیت کے خیال سے اور کچھ میری لاپرواہی کے سبب آپ کو خط نہ لکھ سکا۔ اب وہ اس وقت ہمارے غریب خانہ پر صرف اس لیے تشریف لائے ہیں کہ آپ کو مجھ سے خط لکھوائیں۔

گزارش ہے کہ اگر یہ کام آپ کر دیں تو نوازش ہوگی۔ امید ہے آپ خیریت سے ہوں گے۔ ابا جان کی آنکھوں کا آپریشن ہوا ہے۔ اب وہ ان دنوں آرام کر رہے ہیں۔
دعا کا طالب......شکیل اعجاز

اکولہ

محترمی ڈاکٹر مظفر حنفی صاحب۔ السلام علیکم

ابا جان کی کتاب کی رسم اجراء کے سلسلے میں آپ اور آپ کے گروپ کی اکولہ تشریف آوری پر ہم سب مشکور و مسرور ہیں۔ اس خط کے ساتھ کتاب، دعوت نامے پیش خدمت ہیں۔ اس وقت اسی سلسلے میں ایک میٹنگ ہو رہی ہے۔ میں یہ مختصر خط لکھ کر پوسٹ آفس یا Parallel post والوں کی طرف روانہ ہو رہا ہوں۔ چچی جان سے سلام عرض۔ امید ہے آپ سب خیریت سے ہوں گے۔ جناب فیروز مظفر اور جناب عطا عابدی کے لیے کچھ تحائف بھی تیار کر رہا ہوں جو آپ کے ساتھ دہلی کے لیے روانہ ہوں گے۔

مکمل کتاب یہاں آپ کی خدمت میں پیش کی جائے گی۔ پروگرام میں شاید آپ کو کچھ کہنا پڑے اس لیے یہ نامکمل کتاب پیشِ خدمت کر رہا ہوں۔

شکیل اعجاز

۱۳/اپریل ۹۲ء

سر! السلام علیکم اور عید مبارک

ایک مدت کے بعد خط کے ذریعے آپ سے قدرے تفصیلی بات چیت کا موقع آیا، اس لیے اس وقت اسکول میں پرچہ ختم ہوا۔ دوپہر کی چلچلاتی دھوپ میں ۲/ بجے اسٹاف کے لوگ موٹر اسٹینڈ کی طرف دوڑے کہ گاڑیاں پکڑ کر اکولہ جائیں، لیکن مجھے معلوم ہے وہ اس ناقابلِ برداشت دھوپ میں دو گھنٹے ٹاکلی کے بس اسٹینڈ پر مارے مارے پھریں گے۔ کبھی اس گاڑی کے لیے کبھی اس ...... اور آخر کار بس ملی بھی تو اتنا رش کہ پاؤں رکھنے کو جگہ نہ ہوگی۔ پسینہ میں شرابور، سر میں درد، اعصاب میں تناؤ اور چہرے پر کھنچاؤ لے کر اپنے اپنے گھر پہنچ بھی گئے تو لوگ کہاں خوش ہونیوالے ہیں۔ ٹاکلی ہی سے تو آتے ہیں، دوبئی سے نہیں۔ اور روز ہی تو آتے ہیں۔ اس لیے میں نے معمول بنالیا ہے کہ دوپہر میں اسکول کے ایک ٹھنڈے کمرے میں اچھے بچوں کی طرح چین سے لکھتا پڑھتا ہوں یا سو جاتا ہوں۔ آج آپ کو خط لکھنے کی ساری سامگری ساتھ لایا ہوں۔ خط تو لکھ رہا ہوں لیکن خدشہ بھی ہے کہ

آپ کلکتہ میں ہوں گے یا نہیں (ویسے پرسوں ایک سادہ پوسٹ کارڈ نما عید کارڈ فیروز مظفر کو بھی بھجوایا ہے)۔ تصویریں آگئیں اور سب بٹ گئیں۔ اب نہ میرے لیے بچی ہے نہ آپ کے لیے۔ اسٹوڈیو میں نئے سرے سے آرڈر بک کرادیا ہے۔ آجائیں تو پیشِ خدمت کرتا ہوں۔ اس میں شک نہیں کہ ہمارے لیے یادگار تصویریں ہیں۔ بلیک اینڈ وہائٹ میں آپ کی سنجیدہ تصویر اچھی آئی ہے۔ اس کا ایک Cbinate سائز کا فوٹو بن رہا ہے۔ آجائے تو روانہ کرتا ہوں۔ بھساول کے قریب سے جن شاعر صاحب کے لیے میں نے آپ کو خط لکھا تھا ان کا بھی خط آیا ہے کہ مظفر حنفی صاحب نے ان کے کلام پر رائے روانہ فرمائی ہے، شکریہ ادا کردیں۔ وہ نہ بھی لکھتے تو میں دل ہی دل میں اور زبانی بھی ابا جان کے پاس بیٹھ کر آپ کا شکریہ ادا کرتا رہتا ہوں۔ دراصل رفیق عادل (بھساول والے) جب اکولہ آئے تو میں نے جان چھرانے کے لیے ایک حقیقت ان سے سنائی کہ بھائی میری پہلی کتاب ''دراصل'' کو شائع ہوئے دس گیارہ برس ہوہونے کو آئے اور میری کم نصیبی دیکھیے کہ مجھ سے محبت کی وجہ سے مظفر حنفی صاحب نے میرے قریب کے دوسرے لوگوں کی کتابوں پر بھرپور تبصرے اور پیش لفظ تک عنایت کیے، لیکن میرے لیے ایسا کوئی موقع نہ آسکا کہ میں اپنے مضامین کے بارے میں ان کی تفصیلی رائے جان سکوں۔ کئی دفعہ چاہا کہ دوسری کتاب ''چھٹی حس'' پر ان سے پیش لفظ کی درخواست کروں لیکن ان کی مصروفیات دیکھ کر ارادہ بدل لیا کہ نہیں۔ یہ پریشان کرنا ہوگا۔ اس پر بھی رفیق عادل صاحب مطمئن نہ ہوئے اور کہا آپ لکھ تو دیجیے آگے میرا نصیب۔ میں نے لکھا اور آپ نے عنایت کردیا خوشی تو ہوئی۔ تھوڑا سا افسوس بھی کہ اس کی بجائے میرا پیش لفظ ہوجاتا تو اچھا تھا۔ پھر خیال آیا کہ چلو اب بھی دیر نہیں ہوئی عید کارڈ کے لفافے میں کتاب بھجوادیتے ہیں۔ چنانچہ آپ سے درخواست ہے کہ اس مسودہ کو پڑھ کر (زیادہ اچھا تو یہ ہے کہ پڑھے بغیر) ایک پیش لفظ (بھرپور) تحریر کردیجیے تاکہ کسی طرح دل میں آرزو باقی نہ رہے۔ مضامین کے ساتھ، مضمون نگار پر بھی لکھ دیجیے۔ کم وبیش دس برس سے آپ مجھے دیکھ رہے ہیں۔ پیش لفظ اس طرح کا اور اتنا اہم ہو کہ آنے والے زمانوں میں لوگ اس کتاب کو میرے مضامین کے لیے نہیں آپ کے پیش لفظ کے لیے یاد

رکھیں اور حوالوں میں (پیش لفظ کے سبب) اس کتاب کا نام آئے۔

آپ کے پاس سے یہ مسودہ مع پیش لفظ واپس آئے تب میں اسے کہیں گرانٹ کے لیے بھیجتا ہوں۔ جلدی بالکل نہیں ہے۔ راہی صاحب خیریت سے ہیں۔ کالج کے بہت سارے معاملات اب سلجھ رہے ہیں اور توقع ہے کہ ان کی گزشتہ خوش حالی پھر ان کے پاس ہوگی۔ پچھے ہفتے وہ اکولہ تشریف لائے تھے کسی نے سندیش دیا تھا کہ آکاش وانی اکولہ کے زیر اہتمام ایک ملی جلی شعری نشست ہے، وہاں پہنچے۔ اچھے رہے۔ ہندی کی نظمیں سنائیں، لیکن پیسے نہیں ملے۔ کہا کہ جب باقاعدہ اسٹیشن شروع ہوگا تب ملیں گے۔ وہاں کچھ لوگوں نے جو آکاشوانی اکولہ کے عہدہ دار ہیں ان سے یہ بھی کہا کہ اگر آپ مراٹھی میں شاعری کریں تو یہاں بار بار آپ کو زحمت دی جاسکتی ہے۔ یہ ساری تفصیلات مجھے سناتے وقت وہ درمیان میں مراٹھی کے بہت سارے الفاظ استعمال کر رہے تھے۔ ممکن ہے اب ان کا ایک آدھ شعری مجموعہ مراٹھی میں بھی آئے۔ مہاراشٹر اردو اکادمی، جس کے وہ ممبر ہیں، بار بار اس بات پر اصرار کرتی ہے کہ اکادمی کے قیام کا مقصد اردو اور مراٹھی ان دو زبانوں کو قریب لانا ہے۔ اگر راہی صاحب مراٹھی شاعری شروع کرتے ہیں تو ان دونوں کو قریب لانے کی ضرورت نہیں پڑے گی کیونکہ یہ دونوں ایک ہی جگہ بیٹھی ہوئی ملیں گی۔ راہی صاحب کے دماغ میں، ممکن ہے غزلیں بھی اس طرح دماغ سے نکلیں کہ ایک شعر اردو کا ایک مراٹھی کا۔ پھر مشاعروں میں ان کی مقبولیت اب سے زیادہ بڑھ جائے گی چنانچہ اردو مشاعروں میں لوگ ان کو مراٹھی کے لیے بلایا کریں گے اور مراٹھی مشاعروں میں اردو شاعری کے لیے۔

اردو ٹائمز کے چیف ایڈیٹر کو...... جی نہیں چیف جرنلسٹ...... کو امسال اکادمی نے صحافت کے لیے اوارڈ دیا ہے۔ چونکہ ان سے آپ کی بھی ملاقات ہے اس لیے لکھ رہا ہوں۔ راہی صاحب ان دنوں چیف جرنلسٹ پر ایک مضمون لکھنے کے لیے ذہن میں تانے بانے بن رہے ہیں۔ یہ مضمون خاص طور سے ''دیش انّتی'' اخبار کے لیے لکھا جارہا ہے۔ قاضی حسن رضا صاحب نے جس دن میرے سامنے دیش انتی کی تعریف کی کہ یہاں ٹاکلی میں تو جدھر نظر اٹھایئے دیش، انّتی پر ہے۔ تب سے مجھے اس اخبار کی سرخی پر ہنسی آتی ہے۔

بس میں بیٹھے ہوئے لوگ میرے ذہنی توازن پر شک کرتے ہیں۔ خیر یہ باتیں تو میں نے آپ کا موڈ بدلنے کے لیے لکھ دیں۔ مقصد راہی صاحب کا مذاق اڑانا نہیں۔ وہ تو بہت محبوب آدمی ہیں۔ سب کے پیارے، مگر ان کے تخلص نے گڑبڑ کر دیا۔ 'راہی' اگر یہ کسی ایک صنفِ ادب کے سائے میں چین سے بیٹھ کر کام کرتے تو غضب ہوتے۔ لیکن ان کا کام تو بس راہ چلتا ہے۔ منزل سے ان کو کیا غرض، بلکہ منزل سے دشمنی۔

وت گزرتا دکھائی نہیں دیتا۔ لیکن چہرے پر نشان چھوڑ جاتا ہے۔ چہرے پر تو نہیں کاغذ پر وقت نے نشان چھوڑ دیا۔ پتہ ہی نہیں چلا کہ صرف ان دو صفحوں میں ایک گھنٹہ بیت گیا۔ اب ذرا آرام کرتا ہوں۔ اس خط کے تعلق سے آپ کی رسید کا انتظار کروں گا۔ فقط

دعا کا طالب...... شکیل اعجاز

۱۹ر مئی ۹۲ء

محترمی ڈاکٹر مظفر حنفی صاحب۔ السلام علیکم

پہلے ایک خط ملا کہ آپ اکولہ نہیں آپا رہے ہیں۔ پھر پوسٹ کارڈ ملا جو میرے عید کارڈ + مسودہ کی رسید تھی۔ اب یہ شادی کا کارڈ کھنڈوہ سے ملا۔ سچ پوچھیے تو اس مرتبہ بہت دلچاہا کہ کھنڈوہ آؤں۔ لیکن سفر سے طبیعت خراب ہو جاتی ہے۔ بس اس لیے زیر ہو گیا ہوں۔ اس خط کے ذریعے منشی بھائی کو اور انکے گھر میں متعلقین کو اس شادی پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ ابا جان بھی سلام اور مبارکباد لکھوا رہے ہیں۔

یہاں اکولہ میں گرمی شدت کی ہے۔ اہلیانِ اکولہ اس بات پر خوش ہیں کہ بی بی سی لندن سے اور دہلی سے خبروں میں پچھلے ماہ میں دو تین دفعہ اکولہ کا نام گرمی کے لیے آیا ہے کہ پورے ایشیاء میں سب سے زیادہ اور پھر پورے دیش میں سب سے زیادہ یہاں گرمی پڑ رہی ہے۔ لوگوں کو جب شام میں پتہ چلتا ہے کہ ان دنوں اکولہ میں خوب گرمی پڑ رہی ہے تو خبر سن کر بے چین ہو جاتے ہیں جبکہ دن بھر معمول کے مطابق بھری دھوپ میں مزے سے ہنستے کھیلتے گھومتے رہتے ہیں۔ آدمی کو جب تک پتہ نہ چلے کہ حالات خراب ہیں تو کتنا مزے میں رہتا ہے۔ سارا دکھ آگہی کا ہے۔ بے خبر لوگ مزے میں ہیں۔

پہلے سورج پھر شرارہ، پھر شرر کیوں کر ہوا   دیکھتے ہی دیکھتے وہ مختصر کیوں کر ہوا
جل رہا ہے آگہی کی آگ میں اس کا وجود   جرم بس اتنا تھا اس کا باخبر کیوں کر ہوا
(نداءالمصطفیٰ ندوی، ناگپوری)

ابا جان خیریت سے ہیں۔ راہی چچا نے احمد آباد جاتے وقت مجھ سے کہا تھا کہ ان کے دوست لطیف خاں صاحب کی دختر نیک اختر کی شادی کی تاریخ وہاں معلوم کروں۔ شاید وہ یہ خط پڑھ رہے ہوں۔ شادی کی تاریخ ہے "۲۷ مئی ۹۲ء بعد نماز عصر"۔

اس خوشی کے موقع پر (کھنڈوہ میں شادی کے) ایک تصویر بھیج رہا ہوں۔ باقی تصاویر بھی آ رہی ہیں۔ براہِ کرم یہ معلوم فرمائیے کہ آپ بقرعید دہلی میں کر رہے ہیں یا کلکتہ میں (یا کھنڈوہ میں) تا کہ وہاں عید کارڈ بھجوا سکوں۔

چچی جان سے سلام عرض ہے۔ محترم قاضی صاحب، حبیب عالم صاحب اور منشی بھائی کو پھر ایک بار اس شادی کی مبارکباد کے ساتھ۔ آپ کا...... شکیل اعجاز

....

۱۷ر جولائی ۹۲ء

محترمی۔ السلام علیکم

کھنڈوہ میں ایک ماہ قبل آپ کی تشریف آوری (بسلسلۂ شادی دخترِ رضا صاحبؒ کی خبر سن کر آپ کے لیے ایک تفصیلی خط اور دو رنگین تصاویر، راہی صاحب کے زریعے بھجوائیں۔ وہ واپس آگئیں۔ تب سے اس انتظار میں تھا کہ آپ کو خط لکھوں۔ لیکن آپ نے لکھا تھا کہ جولائی میں کلکتہ پہنچیں گے۔ اس لیے جولائی کا درمیان آنے کا انتظار کیا۔ اب آج پہلی فرصت میں یہ خط لکھ رہا ہوں۔ لفافہ اور تصاویر کم و بیش ایک ماہ سے اس طرح تیار اور پابہ رکاب تھیں۔

اس بیچ کل راہی صاحب نے بتایا کہ ابا جان کی چھ غزلیں آپ نے طلب کی ہیں وہ رکھ رہا ہوں۔ آپ کی مصروفیت کا سن کر ذرا افسوس اس لیے ہوا کہ اب آپ میرے مزاحیہ مضامین کے مجموعے کے لیے وقت اور خوشگوار وقت کیسے نکال پائیں گے۔ آپ کی طرف

سے وہ مسودہ مع پیش لفظ ملے تو فخر الدین کمیٹی کو مالی تعاون کے لیے بھجوانا ہے۔ مہاراشٹر اکادمی والے مجھے کبھی قابلِ اعتناء نہیں سمجھے۔ ابا جان سلام لکھوار ہے ہیں۔ امید ہے اس خط کی رسید سے نوازیں گے۔ دعا کا طالب...... شکیل اعجاز

....

۱۳/اگست ۹۲ء

آپ کا خط ملا۔ میں نے آپ کا massage راہی صاحب تک پہنچا دیا ہے۔ خود میں نے بھی ایک صاحب سے چھ غزلیں آپ کی خدمت میں بھیجنے کے لیے حاصل کی ہیں۔ fair کر کے بھجواتا ہوں۔ مسودہ پر پیش لفظ کے سلسلے میں آپ نے جو مشورہ دیا ہے کہ میں ’’مزید پانچ چھ مضامین لکھوں‘‘ خط ملتے ہی اس کام میں جٹ گیا ہوں۔ اب یہ خط ایک ضروری سلسلے میں لکھ رہا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ میں نے جو مسودہ آپ کی خدمت میں روانہ کیا ہے اس کے مضامین کے تمام عنوانات مجھے لکھوا کر جلد سے جلد بھجوا دیجیے تا کہ دیگر مضامین لکھنے اور مسودہ کا ضمیمہ تیار کرنے میں وقت نہ لگے۔ اس سلسلے میں آپ کے خط کا بے چینی سے منتظر۔ ابا جان سلام لکھوار ہے ہیں۔

آپ کا...... شکیل اعجاز

....

۳۱/اگست ۹۲ء

محترمی۔ السلام علیکم

آپ کا خط ملا۔ مسودہ کے مشمولات کی فہرست دیکھی تو میں دو دن تک مارے شرمندگی کے اپنا چہرہ آئینہ میں نہ دیکھ سکا۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ مسودہ آپ کے لیے نہیں فخر الدین علی احمد کمیٹی کے لیے تیار کیا تھا۔ بعد میں خیال آیا کہ اس پر گرانٹ کی رقم اتنی اہم نہیں، آپ کا پیش لفظ اہم ہے۔ اس لیے آپ کو بھجوا دیا اب آپ کا خط آنے کے بعد شرمندگی کا احساس ہوا کہ اس میں نصف سے زیادہ خراب مضامین ہیں۔ چنانچہ آج ہی سے ایک نئے مسودے کی کتابت خود میں نے شروع کر دی ہے۔ اس میں اب تک کے تمام خاص خاص

مضامین ہوں گے اور ایک ماہ کے اندر اندر آپ کے پاس پہنچ جائے گا۔

"راہی صاحب کھنڈوہ میں۔" قاضی حسن رضا صاحب نے ان سے کسی نعت پر تصحیح چاہی تھی، انھوں نے تاخیر کر دی۔ اب قاضی صاحب کا یک سطری خط ملا کہ "اصل کاغذ فوراً واپس فرما دیں۔ جوابی لفافہ بھی ارسال کر رہا ہوں۔ زحمت کے لیے معافی چاہتا ہوں" وہ ان کو منانے اس نعت کو لے کر کھنڈوہ گئے ہیں۔

فصیح اللہ خاں نقیبؔ صاحب کو آپ اکولہ کی ادبی نشستوں میں سن اور مل چکے ہیں وہ بلا شبہ (عمر کے لحاظ سے) ابا جان اور راہی صاحب کے بعد والی صف میں یہاں کے سب سے اہم شاعر ہیں۔ میں نے اپنے خط میں ذکر کیا تھا کہ ان کی غزلیں اس انتخاب کے لیے بھیجوں گا، سو حاضر ہیں۔ اب آپ کے خط کا انتظار رہے گا کہ یہ غزلیں آپ کو کیسی لگیں اور ان کے ساتھ کیا سلوک ہوگا۔

ابا جان خیریت سے ہیں۔ سلام لکھوا رہے ہیں۔ امید ہے آپ خیریت سے ہوں گے۔ ان دنوں میں فیروز مظفر سے بھی خط و کتابت کا رابطہ رکھے ہوئے ہوں۔ چچی جان اگر آپ کے ساتھ ہیں تو ان کی خدمت میں سلام۔ فقط

شکیل اعجاز

……

۱۰/اپریل ۹۴ء

محترمی ڈاکٹر مظفر حنفی صاحب۔ السلام علیکم

فضیل کی طبیعت کے سلسلے میں خط لکھا تھا، ملا ہوگا۔ اقبال خلش صاحب ودربھ سے نکل کر پورے ملک میں مشاعرے پڑھ رہے ہیں۔ یہ بلا شبہ مشاعروں کے ایک کامیاب شاعر ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ "ایک مخلص انسان"۔ ہم اکولہ والوں کے دوست اور اچھے شاعر بھی ہیں۔

ان کی پہلی کتاب شائع ہوئی ہے، ان کی بڑی آرزو ہے کہ آپ اس پر طویل نہ سہی، مختصر سا اظہارِ خیال فرمائیں۔ اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو تین چار جملے ہی سہی، لیکن عنایت فرمائیں۔ ابا جان خیریت سے ہیں باوجود اس کے کہ انکی آنکھوں اور پیروں میں درد

ہے۔ میری آنکھیں ایک ہفتہ سے تکلیف دے رہی ہیں پھر بھی میں خیریت سے ہوں۔ امید ہے آپ صحیح معنوں میں خیریت سے ہوں گے۔

دعا کا طالب...... شکیل اعجاز

....

۳۰ر مارچ ۹۴ء

محترمی۔ السلام علیکم

گزشتہ ایک ماہ سے انگلش لٹریچر کی پڑھائی اور پٹائی کرر ہا ہوں۔ حالانکہ مجھے انگلش میں ایم اے کرنے کے لیے Additional بی اے کرنے کی ضرورت نہیں لیکن زمانۂ طالب علمی سے انگلش حاصل کرنے کی جو پیاس تھی وہ کسی طرح بجھنے کا نام نہیں لیتی تھی۔ اخبارات اور رسائل پڑھ پڑھ کر بھی افاقہ نہ ہوا تو سوچا خود پر پابندی عائد کروں۔ امتحان کے خوف کے بغیر پڑھائی ہو بھی نہیں سکتی (آج کل آدمی اچھے کام بھی خوف کے مارے کرتا ہے)۔ انگلش میں ایم اے کا ارادہ کرنے یا ایم اے کرنے سے بھی نہ عہدہ بڑھنے کا خدشہ ہے نہ مالی فائدہ ہے۔ شاید اس لیے دل لگا کر پڑھائی کر پا رہا ہوں۔ کیونکہ ذرا سا بھی شک ہو جائے کہ اس کام میں مالی منفعت ہے تو دل اس کام سے بڑی جلدی اُچاٹ ہو جاتا ہے۔ دوستوں نے کہا بھی کہ جب کوئی فائدہ نہیں ہے تو کیوں خون سکھا رہے ہو (پہلے ہی بہت سوکھ گیا ہے) میں نے کہا آپ لوگ جو آدھی رات تک کیرم کھیلتے ہیں اس میں کیا فائدہ ہے؟ مسلمان اپنی بستیوں میں خستہ حال ہوٹل کے ٹوٹے ہوئے بنچ پر بیٹھ کر امریکہ کے صدر اور اسرائیل کے وزیر اعظم کو گالیاں دیتے ہیں اس میں کیا فائدہ ہے؟

بہر حال چونکہ میں امتحان دے رہا ہوں اور پرچہ میں صرف تین دن باقی رہ گئے ہیں اور پڑھائی بہت ساری باقی ہے تو وہی ہوا جو ایسے وقت ہر طالبِ علم کا ہوتا ہے یعنی دل چاہتا ہے کہ آج یہ فلم دیکھ لوں۔ رات بھر جاگ کر پڑھ لوں گا۔ آج فلاں رشتہ دار سے مل لوں۔ ایک برس سے ملاقات نہیں ہوئی۔ آج فلاں کرم فرما کو خط لکھ لوں۔ یہ سارے کام عین امتحان کے وقت اس وقت یاد آتے ہیں جب وقت کی کمی ہو اور پڑھنے کے لیے بہت

سارا باقی ہو۔ باقی دنوں میں یہ کام یاد نہیں آتے۔ اب دیکھیے نا؟ (خدا گواہ ہے) جب سے فضیل میاں کی طبیعت کا سنا ہے، کوئی تیسرا دن ایسا نہ گیا کہ آپ سب کی یاد نہ آئی ہو اور یہ ارادہ نہ کیا ہو کہ آج خط لکھنا بے حد ضروری ہے، لیکن لکھا نہ گیا۔ حالانکہ گھر میں اس بات کا اتنا چرچا تھا کہ میرے تینوں بچوں نے شبِ معراج میں فضیل کے لیے دعا مانگی کہ اللہ میاں ان کا صحت مند کر دے۔ اس سلسلے میں دو پُر لطف قصے بھی ہوئے۔ فضیل کے لیے لکھتا ہوں۔ اور چچی جان اس کو ضرور سنیں۔ 'شبِ معراج ہے، سارا گھا نمازوں میں لگا ہے، عورتیں خصوصاً باورچی خانہ میں خاص رونق ہے، وہاں شردے کے برتن، دودھ، تہاری اور دوسری کھانے کی چیزیں آج بچوں کی دسترس میں ہیں اور شاید بچے اس لیے رات کے گیارہ بجے تک جاگ رہے ہیں۔ ان کو میرا کمرہ دے دیا گیا ہے کہ یہاں نمازیں پڑھو۔ دو لڑکیاں ثمینہ اور صبیحہ اور ایک لڑکا۔ لڑکیوں کو کچھ نماز آتی ہے، اس لیے وہ دوپٹے اوڑھ کر بڑے انہماک سے نمازیں پڑھ رہی ہیں۔ لڑکا کسی طرح لڑ جھگڑ کر ان دونوں کے بیچ میں ٹاول بچھا کر نماز کے لیے کھرا ہے لیکن دورانِ نماز آزو باز و دیکھ کر دونوں کی نقل کرتا جاتا ہے۔ قابلِ غور بات یہ ہے کہ اس نے ہاف آستین کا شرٹ، ہاف پتلون اور سر میں وہ ٹوپی پہن رکھی ہے جو لوگ اسکوٹر چلاتے وقت پہنتے ہیں۔ میں اوپر کے کمرے میں تصویریں بنا رہا ہوں کہ بڑی لڑکی دوپٹے میں پورا چہرہ چھپائے آتی ہے اور پوچھتی ہے: پپّا! کلکتہ والے بھیا کا نام کیا ہے؟ جن کے لیے دعا کرنی ہے؟ میں نے کہا فضیل بھیا۔ وہ چلی گئی۔ پھر لڑکا آیا۔ کہا: انکے لیے کتنے موٹے ہونے کی دعا کرنی ہے۔ میں نے کہا کل ٹی وی پر کشتی آ رہی تھی نا؟ کتنے موٹے موٹے پہلوان تھے، بس ان کے جیسی صحت۔ اس کے بعد ان لوگوں نے رمضان میں بھی روزے رکھے۔ لڑکے نے دو۔ لڑکیوں نے چھ چھ۔ اور چونکہ بچوں کو result کی بڑی جلدی ہوتی ہے اس لیے مجھ سے پوچھتے رہتے ہیں کہ ہم نے تو دعا کر لی تھی۔ اب جلدی سے بتائیے فضیل بھیا اچھے ہوئے؟ کتنے صحت مند ہوئے۔ اب کتنا وزن اٹھا سکتے ہیں۔ کیا وہ ٹی وی پر کشتی کریں گے؟

راہی چچا خیریت سے نہیں ہیں اس لیے کہ انھوں نے لکھنا پڑھنا چھوڑ دیا ہے۔

لوگوں کو خطوط لکھ دیے ہیں کہ مجھے خط نہ لکھو۔ پہلے جن جن کاموں اور لوگوں سے خوش تھے اب ان سے ناراض اور خوفزدہ ہیں۔ اکولہ گھر آتے ہیں۔ ہم تین لوگ ابا جان میں اور فصیح اللہ خاں نقیب ان کو سکون پہنچانے والی باتیں کرتے ہیں۔ وہ افسردہ آتے ہیں مسرور جاتے ہیں۔

میں نے ''روحِ غزل'' پر تبصرہ بھی امتحان کے سبب لکھ لیا ہے اب دس اپریل کو بامبے جاؤں گا تو خود دے آؤں گا پتہ نہیں وہ کب چھاپتے ہیں۔ کوشش کروں گا کہ جلد شائع ہو جائے۔ ابا جان خیریت سے ہیں۔ آنکھیں اور کمزور ہو گئیں۔ دو دفعہ چلتے چلتے گر گئے۔ دیکھیے جب امتحان نہ تھا آپ کو خط نہ لکھ سکا۔ لکھا بھی تو چار سطری اور آج طویل خط لکھنے میں کیسے لطف آ رہا ہے۔ آپ کی کئی غزلیں یہاں اکولہ میں ہم لوگوں نے دیکھیں۔ ایک دوسرے کو سنائیں، خوش ہوئے، محظوظ ہوئے۔

فضیل کے بارے میں خیریت سے آگاہ فرمائیں۔ فضیل کو دعائیں۔ چچی جان کو سلام۔ امید ہے آپ خیریت سے ہوں گے۔

دعا طالب...... شکیل اعجاز

....

۲۸؍ مئی ۹۴ء

محترمی جناب ڈاکٹر مظفر حنفی صاحب۔ السلام علیکم

آپ کا خط مل گیا اور یہ اطلاع بھی کہ آپ کو میرے سارے خطوط مل گئے۔ شادی کا دعوت نامہ اور خصوصی خط بھی ملا، لیکن میں اکولہ ہی سے آپ کو آپ کو اور آپ سب کو بہت بہت مبارکباد بھیج رہا ہوں۔ قبول فرمائیے۔ خدا دولہا دولہن کو صحت و کامرانی عطا کرے۔

اس خوشی کے موقع پر بہت سوچا کہ کیا تحفہ ارسال کروں؟ آخر کار خیال آیا کہ پیسوں سے خرید کر بھی روانہ کروں گا وہ دوسروں کی محنت کا نتیجہ ہوگا۔ اس میں میرا کیا؟ چنانچہ خود اپنی محنت اور خلوص سے لکھا ہوا ایک تبصرہ روانہ کر رہا ہوں۔ چاہتا تھا کہ آپ اسے براہِ راست بلٹز کے صفحات پر ملاحظہ کریں۔ لیکن انھوں نے ابھی تک اس مضمون کی

رسید بھی نہیں بھجوائی (آپ نے ان کو نمونے کی ایک کاپی (روحِ غزل کی) بھجوا تو دی ہے نا؟ بہر حال یہ تبصرہ پیشِ خدمت ہے کیونکہ اسے میرے پاس رکھے رکھے اب کافی وقت ہو گیا ہے۔ ادھر بلٹز کو دوبارہ خط لکھ رہا ہوں بلکہ تبصرہ کی ایک زائد کاپی بھی بھیج رہا ہوں۔

آپ کی دو جملوں میں رائے کا انتظار رہے گا۔ وقت کم ہے۔ راہی چچا کی گاڑی کا وقت ہو رہا ہے۔ اس لیے خدا حافظ۔ فیروز صاحب، چچی جان، سہیل، عرفی اور حباب صاحب کو حسبِ مراتب سلام و دعا عرض ہے۔

یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ یہاں اکولہ کے مومن پورہ میں ہمارے ہاں کے سب لوگ عورتیں بچے، دہلی میں آپ کے ہاں کی شادی کی خوشی منا رہے ہیں بلکہ اس میں شریک بھی ہیں۔ آپ کے خط کا انتظار رہے گا۔

فقط...... شکیل اعجاز

....

۱۴/۱اکتوبر ۹۵ء

محترمی۔ السلام علیکم

آپ نے ابا جان کی کتاب کی رسمِ اجراء میں شرکت منظور کی۔ حالانکہ وہ پروگرام منسوخ ہوا لیکن آپ کی منظوری ہی سے ایسا لگا جیسے آپ دہلی سے اکولہ تک سفر کی صعوبتیں برداشت کر کے تشریف لائے ہوں۔ ایک تصویر کی سو کاپیاں پیش خدمت ہیں۔ اس امید پر کہ اب آپ جب بھی اپنی کوئی نثری یا شعری تخلیق کسی رسالے کو روانہ کریں تو ایک کاغذ یہ بھی لفافے میں رکھ دیں تا کہ آپ کے توسط سے یہ تصویر پوری اردو دنیا میں مشہور ہو جائے۔

''یا اخی'' کے دو ڈیزائن سرِ ورق پیشِ خدمت ہیں اور ایک پیشگی سرِ ورق آپ کی کسی تحقیقی/تنقیدی کتاب کے لیے۔ یہ مجھے بہت پسند ہے۔

آپ کے خط کا انتظار رہے گا۔ ابا جان سلام لکھوا رہے ہیں۔ امید ہے آپ خیریت سے ہوں گے۔ فقط

شکیل اعجاز

۲۵؍مئی ۲۰۰۲ء

محترم سر (ڈاکٹر مظفر حنفی صاحب)۔ السلام علیکم

فصیح بھائی نے ''شخص و عکس'' آپ کی خدمت میں روانہ کی ہے اس پر آپ کے دو جملے بھی ہمیں حاصل ہو جائیں تو کتاب کی محنت چیز ہوئی۔ ایسا لگے گا۔ امید ہے آپ خیریت سے ہوں گے۔ دعا کا طالب...... شکیل اعجاز

....

یکم جون ۲۰۰۳ء

محترمی ڈاکٹر مظفر حنفی صاحب۔ السلام علیکم

یہاں بارسی ٹاکلی میں میری اسکول کے ساتھی ناظم الدین شیخ ایک اچھے اور مقبول ٹیچر ہونے کے علاوہ اچھے آرٹسٹ بھی ہیں۔ انھوں نے جب مجھ سے سنا کہ آپ کی غزلوں کا ایک انتخاب ہندی میں شائع ہو رہا ہے اور اس پر اشاعت کے لیے آپ کی ایک تصویر کی گنجائش ہے تو انھوں نے میری نگرانی میں آپ کا ایک خوبصورت رنگین پنسل اسکیچ تیار کیا ہے جو مجھے بھی بہت پسند آیا۔ آپ کی خدمت میں روانہ کر رہا ہوں۔ اس کی رسید آپ ناظم صاحب کے پتے پر ہی روانہ کریں تو ہم دونوں کو بہت خوشی ہوگی۔

امید ہے آپ خیریت سے ہوں گے۔ فقط

شکیل اعجاز

....

شیخ رحمٰن اکولوی

۱۰؍مارچ ۱۹۹۰ء

محترمی و شفیقی ڈاکٹر مظفر حنفی صاحب۔ آداب و نیاز

امید کہ آپ اور تمام اہلِ خانہ بخیریت و عافیت ہوں گے۔ فیروز میاں کا خط آیا ہے دہلی سے کہ ناٹ آؤٹ انھیں پسند آئی۔ ان کے خط سے معلوم ہوا کہ چچی جان کلکتہ ہی میں ہیں۔ انھیں میری اور اہلیہ اور بچیوں کی جانب سے سلام کہیے اور ہمارے لیے دعا چاہیے۔

کتاب نما شمارہ مارچ ۹۰ء کے مطالعے سے معلوم ہوا کہ مغربی بنگال اردو اکادمی نے آپ کی علمی و ادبی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے مبلغ دس ہزار روپیے کا گرانقدر انعام آپ کو دینے کا اعلان کیا ہے۔ اس خبر کو پڑھ کر بڑی خوشی ہوئی ہے۔ میں آپ کے لیے اللہ تعالیٰ کے دربار اقدس میں دعا گو ہوں کہ وہ زور قلم اور زیادہ کرے اور ساتھ ہی ساتھ زور بازو بھی، کیونکہ تندرستی کے بغیر انسان کسی میدان میں کارہائے نمایاں انجام نہیں دے سکتا۔ باقی سب حالات لائق صد شکر ہیں۔ اللہ قادر مطلق کا کرم اور آپ ایسے شفیق اور بے لوث بزرگوں کی دعائیں شاملِ حال ہیں۔ ڈاکٹر محبوب راہی صاحب، غنی اعجاز صاحب، شکیل اعجاز صاحب اور فیاض افسوس صاحب سب خیریت سے ہیں اور آپ لوگوں کو سلام دعا کہہ رہے ہیں۔ حسب معمول دعاؤں میں یاد رکھیے گا۔ فقط

مخلص
نیاز مند۔ شیخ رحمٰن اکولوی

……………

۶ر مارچ ۱۹۹۰ء

محترمی و شفیقی ڈاکٹر مظفر حنفی صاحب۔ آداب و نیاز

امید مزاج عالی بخیر ہوں گے۔ 'ناٹ آوٹ' سے متعلق آپ کا تاثراتی خط مل گیا تھا۔ ادھر والد محترم کی طبیعت جو قدرے سنبھلی تو آپ کو خط لکھنے بیٹھ گیا۔ ناٹ آوٹ سے متعلق آپ نے جو کلمات تحریر کیے ہیں، ان سے میری بڑی حوصلہ افزائی ہوئی ہے، بہت بہت شکریہ اس حوصلہ افزائی کے لیے۔ آپ ے جو نصیحت اس خط میں مجھے کی ہے اسے بھی میں نے گرہ میں باندھ لیا ہے۔ میں کسی تعریف اور بے جا تنقید میں خود کو کبھی نہیں الجھاؤں گا اور ہمیشہ خوب سے خوب تر کی طرف مائل رہوں گا۔ جب بفضل تعالیٰ آپ ایسے شفیق، مخلص اور بے لوث بزرگ آس پاس موجود ہوں تو بھلا مجھ جیسا قلمکار گمراہ کرنے والے راستے پر کیسے نکل سکتا ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کرے کہ آپ ایسے بزرگوں کا سایۂ شفقت ہم لوگوں کے سروں پر یوں ہی بنا رہے، آمین ثم آمین

سنا ہے کہ اسی ماہ کے اواخر میں مہاراشٹر اسٹیٹ اردو اکادمی کے انعامی مقابلہ مطبوعہ

کتب برائے ۱۹۸۹ء کے نتائج منظرِ عام پر آجائیں گے، دیکھیے ناٹ آؤٹ کا کیا حشر ہوتا ہے؟ اگر زحمت نہ ہو تو براہِ کرم کلکتہ کی نامور ادبی ہستیوں کے نام اور پتے لکھ بھیجیے، میں انھیں ناٹ آؤٹ کی جلدیں روانہ کر دوں گا۔ ممکن ہے ان حضرات کی آراء مغربی بنگال اردو اکادمی کے انعامی مقابلہ ۸۹ء کے نتائج پر اثر انداز ہوں؟ آپ کا خط ملتے ہی میں نے راہی صاحب کو آپ کا پیغام کہ آپ کو ان کے خط کا بہت بے چینی سے انتظار ہے۔ بذریعہ خط پہنچا دیا تھا اور شکیل صاحب کو بھی سنا دیا کہ وہ بھی ان سے کہہ دیں۔ غنی اعجاز صاحب آنکھ کے آپریشن کے بعد گھر آئے ہیں اور آرام کر رہے ہیں۔ شکیل صاحب کی اہلیہ بھی اچھی ہیں میکہ میں آرام کرنے کے بعد آج ہی اکولہ یعنی سسرال آگئی ہیں۔ ان کا زخم پوری طرح مندمل ہو گیا ہے۔ شکیل صاحب پچھلے دو ماہ سے اسکول یعنی بارسی ٹاکلی نہیں گئے۔ اِدھر اس عرصے میں راہی صاحب سے میری ملاقات نہیں ہوئی۔ ویسے اِدھر اُدھر سے راہی صاحب کے اکولہ آکر جانے کی خبریں برابر ملتی رہیں۔ ایک ساتھی بتا رہے تھے کہ ان کا گھر کا کوئی مقدمہ چل رہا تھا جو بد قسمتی سے راہی صاحب ہار گئے ہیں۔ کون سے گھر کا کیا معاملہ تھا، مقدمہ کس شخص کے ساتھ چل رہا تھا، کب سے چل رہا تھا، اس کے بارے میں میری معلومات Nil ہے۔ عین ممکن ہے کہ یہ خبر بھی کسی نے انھیں خواہ مخواہ پریشان کرنے کے لیے اڑا دی ہو۔ وہ آپ کو خط لکھیں گے تو حقیقت آپ کو معلوم ہو ہی جائے گی تمام تر تفصیلات کے ساتھ۔ میں دہلی بھی ناٹ آؤٹ کی جلد روانہ کی تھی، تادمِ تحریر رسید یا کوئی تاثراتی خط موصول نہیں ہوا۔ پتہ نہیں یہ جلد بٹلہ ہاؤس پہنچی بھی یا نہیں؟ کیا فیروز میاں نے آپ کو لکھے گئے کسی خط میں ناٹ آؤٹ کا ذکر کیا ہے۔

اور کیا لکھوں؟ آپ سنائیے؟ کلکتہ آپ کو کیسا لگا؟ صحت کے اعتبار سے وہاں کی آب و ہوا آپ کو راس آرہی ہے یا نہیں۔ وہاں کا ادبی ماحول کیسا ہے؟ آج کل آپ کیا لکھ رہے ہیں۔ پچھلے دنوں بیسویں صدی میں آپ کا لیا ہوا انٹرویو باصرہ نواز ہوا تھا۔ میں نے گوا میں قیام سے متعلق ایک رپورتاژ شروع کیا ہے، مکمل ہو جائے گا تو ملاحظہ کے لے ارسال خدمت کروں گا۔ راہی صاحب سے بذاتِ خود تو ملاقات نہیں ہو رہی ہے، لیکن آج کل ان

تیمارداری کی تھی آج بھی وہ منظر یاد کرتا ہوں تو شدتِ اپنائیت سے آنکھوں میں آنسو آجاتے ہیں۔ اللہ تبارک تعالیٰ ان کے اس حسن سلوک اور اخلاقی رویہ کا جو وہ ہم جیسے لوگوں کے لیے بھی بڑی فراخدلی سے روا رکھتی ہیں ضرور ضرور اجر دے گا۔ دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔ نیکی چاہے کسی صورت میں کی جائے نیکی ہے، جو کبھی ضائع نہیں ہوتی۔ نیک انسان کو نیکی کا بدلہ مل کر رہتا ہے۔ میں اپنے کنبے سمیت دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ چچی جان کو اور آپ سب کو دنیا جہاں کی ہر خوشی نصیب کرے، آمین ثم آمین۔

بہت دنوں سے آپ کی دیدار نہیں ہوئی تھی تو اللہ تعالیٰ نے خصوصی انتظام کروادیا اور آپ بمبئی کے مشاعرے کے اناؤنسر بن کر آنکھوں کے سامنے کافی طویل وقت تک آگئے۔ پھر ادھر ادھر آپ کی تخلیقات پڑھنے کو ملیں اور اس طرح آپ سے پوری پوری ملاقات ہوگئی۔ آپ نے اپنی ایک غزل کے مقطع میں نیت ظاہر کی ہے کہ آپ حج بیت اللہ کا ارادہ رکھتے ہیں میں نے جیسے ہی مقطع پڑھا خلوص دل سے آمین ثم آمین کہہ دیا۔ انشاءاللہ تعالیٰ میری دعا ضرور سنیں گے اور آپ عنقریب حاجی ہونے کی سعادت نصیب کریں گے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ مجھ گناہگار کی تقریباً ہر دعا قبول کی ہے وہ یہ دعا بھی ضرور قبول کرے گا، مجھے یقین ہے اس ذات پر مجھے پورا پورا بھروسہ ہے۔ پچھلے دنوں میں کافی پریشان رہا۔ ۵ جون ۹۵ء کو والد محترم داغِ مفارقت دے گئے اور مجھے پورا یتیم کر گئے۔ والدہ محترمہ تو ۴ برس قبل ہی چھوڑ گئی تھیں۔ پھر میری اہلیہ نفسیاتی مرض کی زد میں آگئیں لیکن اللہ تعالیٰ کا خصوصی کرم ہوا کہ اس نے میری طبعیت کو سنبھالا دیا۔ اہلیہ کی طبیعت سنبھلی اور اب بفضل تعالیٰ ٹھیک چل رہا ہے۔ ان دنوں بچوں کے لیے طبع زاد کہانیوں کے مجموعے ''سنو بچو'' کی کتابت کرانے میں مصروف ہوں۔ مغربی بنگال اردو اکادمی کے انعامی مقابلہ ۱۹۸۹ء میں 'ناٹ آؤٹ' بری طرح آؤٹ ہوگئی۔ خیر اللہ کی مرضی۔

....

۷/مارچ ۹۱ء

محترمی و شفیقی عالی جناب ڈاکٹر مظفر حنفی صاحب۔ آداب و تسلیمات

کی تخلیقات ہر چھوٹے بڑے اخبار اور رسالے میں نظر آ رہی ہیں۔ خوب چھپ رہے وہ ان دنوں۔ باقی حالات لائق شکر ہیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کرے کہ آپ بھی خوش و خرم ہوں۔ دعاؤں میں بھولیے گا نہیں!!

فقط آپ کا مخلص نیاز مند۔ شیخ رحمٰن اکولوی

……………

۱۸/ستمبر ۱۹۹۰ء

محترمی و شفیقی عالی جناب مظفر حنفی صاحب۔ آداب و نیاز

محترمی و شفیقی ڈاکٹر محبوب راہی صاحب کے ساتھ پونا سے اکولہ آ رہا تھا کہ باتوں ہی باتوں راہی صاحب نے یہ مژدہ جانفزا سنایا کہ آپ دادا جان ہو گئے ہیں، یعنی مرتبۂ بزرگ ہو گئے ہیں اور میاں فیروز ایک عدد بچے کے باپ ہو گئے ہیں۔ دل خوشی سے جھوم اُٹھا اور میں آپ کو یہ خط لکھنے کے لیے بیٹھ گیا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس بچے کو دین اور دنیا کی تمام کامرانیاں، شادمانیاں عطا کرے۔ یہ بچہ دونوں فریقین کے لیے عین سعادت واقع ہو۔ اللہ تبارک و تعالیٰ اسے لمبی عمر اور قابلِ رشک صحت اور تندرستی اور دیانت و نفاست عطا کرے۔ آمین ثم آمین۔ میری اور میری فیملی کی جانب سے آپ اور تمام اہل خانہ اس پُر مسرت موقع پر دلی مبارکباد قبول فرمائیں۔

چچی جان کو بھی یہ خوشی بہت بہت مبارک ہو۔ انھیں ہم لوگوں کا خصوصی سلام کہیے گا اور ہم لوگوں کے لیے دعائیں چاہیے گا۔ موصوفہ آج کل کہاں ہیں؟ دہلی میں یا کلکتہ میں؟

پچھلے دنوں چچی جان کی طبیعت کچھ ناساز چل رہی تھی۔ اب کیسی ہیں؟ ہم لوگ، خصوصاً میری اہلیہ انھیں ہمیشہ یاد کرتی رہتی ہیں وہ چچی جان کی طبیعت کی سادگی سے اور اپنائیت سے بہت متاثر ہوئی تھیں۔ آج تک ہیں اور ہمیشہ رہیں گی۔ کسی انسان کے اچھے اوصاف بھلائے نہیں بھلائے جا سکتے اور پھر جو خاتون کوئی خونی رشتہ نہ ہونے کے باوجود "ماں" یا "ماوسی" نظر آئے بے پناہ لاڈ پیار، بے لوث ہو کر لٹائے اسے بھلا کون فراموش کر سکتا ہے؟ دہلی میں [illegible] چچی محترمہ نے میری جو

تیمارداری کی تھی آج بھی وہ منظر یاد کرتا ہوں تو شدت اپنائیت سے آنکھوں میں آنسو آجاتے ہیں۔ اللہ تبارک تعالیٰ ان کے اس حسن سلوک اور اخلاقی رویہ کا جو وہ ہم جیسے لوگوں کے لیے بھی بڑی فراخدلی سے روا رکھتی ہیں ضرور ضرور اجر دے گا۔ دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔ نیکی چاہے کسی صورت میں کی جائے نیکی ہے، جو کبھی ضائع نہیں ہوتی۔ نیک انسان کو نیکی کا بدلہ مل کر رہتا ہے۔ میں اپنے کنبے سمیت دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ بیٹی جان کو اور آپ سب کو دنیا جہاں کی ہر خوشی نصیب کرے، آمین ثم آمین۔

بہت دنوں سے آپ کی دیدار نہیں ہوئی تھی تو اللہ تعالیٰ نے خصوصی انتظام کروا دیا اور آپ بمبئی کے مشاعرے کے اناؤنسر بن کر آنکھوں کے سامنے کافی طویل وقت تک آگئے۔ پھر ادھر ادھر آپ کی تخلیقات پڑھنے کو ملیں اور اس طرح آپ سے پوری پوری ملاقات ہوگئی۔ آپ نے اپنی ایک غزل کے مقطع میں نیت ظاہر کی ہے کہ آپ حج بیت اللہ کا ارادہ رکھتے ہیں میں نے جیسے ہی مقطع پڑھا خلوص دل سے آمین ثم آمین کہہ دیا۔ انشاء اللہ تعالیٰ میری دعا ضرور سنیں گے اور آپ عنقریب حاجی ہونے کی سعادت نصیب کریں گے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ مجھ گناہگار کی تقریباً ہر دعا قبول کی ہے وہ یہ دعا بھی ضرور قبول کرے گا، مجھے یقین ہے اس ذات پر مجھے پورا پورا بھروسہ ہے۔ پچھلے دنوں میں کافی پریشان رہا۔ ۵ جون ۹۵ء کو والد محترم داغِ مفارقت دے گئے اور مجھے پورا یتیم کر گئے۔ والدہ محترمہ تو ۴ برس قبل ہی چھوڑ گئی تھیں۔ پھر میری اہلیہ نفسیاتی مرض کی زد میں آگئیں لیکن اللہ تعالیٰ کا خصوصی کرم ہوا کہ اس نے میری طبعیت کو سنبھالا دیا۔ اہلیہ کی طبیعت سنبھلی اور اب بفضل تعالیٰ ٹھیک چل رہا ہے۔ ان دنوں بچوں کے لیے طبع زاد کہانیوں کے مجموعے ''سنو بچو'' کی کتابت کرانے میں مصروف ہوں۔ مغربی بنگال اردو اکادمی کے انعامی مقابلہ ۱۹۸۹ء میں ناٹ آؤٹ بری طرح آؤٹ ہوگئی۔ خیر اللہ کی مرضی۔

……

۷ر مارچ ۹۱ء

محترمی و شفیقی عالی جناب ڈاکٹر مظفر حنفی صاحب۔ آداب و تسلیمات

کی تخلیقات ہر چھوٹے بڑے اخبار اور رسالے میں نظر آ رہی ہیں۔ خوب چھپ رہے وہ ان دنوں۔ باقی حالات لائق شکر ہیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کرے کہ آپ بھی خوش و خرم ہوں۔ دعاؤں میں بھولیے گا نہیں!!

فقط آپ کا مخلص نیاز مند۔ شیخ رحمٰن اکولوی

....

۱۸ر ستمبر ۱۹۹۰ء

محترمی و شفیقی عالی جناب مظفر حنفی صاحب۔ آداب و نیاز

محترمی و شفیقی ڈاکٹر محبوب راہی صاحب کے ساتھ پونا سے اکولہ آ رہا تھا کہ باتوں ہی باتوں راہی صاحب نے یہ مژدہ جانفزا سنایا کہ آپ دادا جان ہو گئے ہیں، یعنی سرٹیفائڈ بزرگ ہو گئے ہیں اور میاں فیروز ایک عدد بچے کے باپ ہو گئے ہیں۔ دل خوشی سے جھوم اُٹھا اور میں آپ کو یہ خط لکھنے کے لیے بیٹھ گیا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس بچے کو دین اور دنیا کی تمام کامرانیاں، شادمانیاں عطا کرے۔ یہ بچہ دونوں فریقی کے لیے عین سعادت واقع ہو۔ اللہ تبارک و تعالی اسے لمبی عمر اور قابلِ رشک صحت اور تندرستی اور ذہانت و نفاست عطا کرے۔ آمین ثم آمین۔ میری اور میری فیملی کی جانب سے آپ اور تمام اہلِ خانہ اس پُر مسرت موقع پر دلی مبارکباد قبول فرمائیں۔

چچی جان کو بھی یہ خوشی بہت بہت مبارک ہو۔ انھیں ہم لوگوں کا خصوصی سلام کہیے گا اور ہم لوگوں کے لیے دعائیں چاہیے گا۔ موصوفہ آج کل کہاں ہیں؟ دہلی میں یا کلکتہ میں؟

پچھلے دنوں چچی جان کی طبیعت کچھ ناساز چل رہی تھی، اب کیسی ہیں؟ ہم لوگ، خصوصاً میری اہلیہ انھیں ہمیشہ یاد کرتی رہتی ہیں وہ چچی جان کی طبیعت کی سادگی سے اور اپنائیت سے بہت متاثر ہوئی تھیں۔ آج تک ہیں اور ہمیشہ رہیں گی۔ کسی انسان کے اچھے اوصاف بھلائے نہیں بھلائے جا سکتے اور پھر جو خاتون کوئی خونی رشتہ نہ ہونے کے باوجود ''ماں'' یا ''ماؤسی'' نظر آئے بے پناہ لاڈ پیار، بے لوث ہو کر لٹائے اسے بھلا کون فراموش کر سکتا ہے؟ دہلی میں قیام کے دوران میری طبیعت خراب ہونے پر چچی محترمہ نے میری جو

تیمارداری کی تھی آج بھی وہ منظر یاد کرتا ہوں تو شدتِ اپنائیت سے آنکھوں میں آنسو آجاتے ہیں۔ اللہ تبارک تعالیٰ ان کے اس حسن سلوک اور اخلاقی رویہ کا جو وہ ہم جیسے لوگوں کے لیے بھی بڑی فراخدلی سے روا رکھتی ہیں ضرور ضرور اجر دے گا۔ دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔ نیکی چاہے کسی صورت میں کی جائے نیکی ہے، جو کبھی ضائع نہیں ہوتی۔ نیک انسان کو نیکی کا بدلہ مل کر رہتا ہے۔ میں اپنے کنبے سمیت دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ چچی جان کو اور آپ سب کو دنیا جہاں کی ہر خوشی نصیب کرے، آمین ثم آمین۔

بہت دنوں سے آپ کی دیدار نہیں ہوئی تھی تو اللہ تعالیٰ نے خصوصی انتظام کروا دیا اور آپ بمبئی کے مشاعرے کے اناؤنسر بن کر آنکھوں کے سامنے کافی طویل وقت تک آگئے۔ پھر ادھر ادھر آپ کی تخلیقات پڑھنے کو ملیں اور اس طرح آپ سے پوری پوری ملاقات ہوگئی۔ آپ نے اپنی ایک غزل کے مقطع میں نیت ظاہر کی ہے کہ آپ حج بیت اللہ کا ارادہ رکھتے ہیں میں نے جیسے ہی مقطع پڑھا خلوص دل سے آمین ثم آمین کہہ دیا۔ انشاء اللہ تعالیٰ میری دعا ضرور سنیں گے اور آپ عنقریب حاجی ہونے کی سعادت نصیب کریں گے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ مجھ گنہگار کی تقریباً ہر دعا قبول کی ہے وہ یہ دعا بھی ضرور قبول کرے گا، مجھے یقین ہے اس ذات پر مجھے پورا پورا بھروسہ ہے۔ پچھلے دنوں میں کافی پریشان رہا۔ ۵ جون ۹۵ء کو والد محترم داغِ مفارقت دے گئے اور مجھے پورا یتیم کر گئے۔ والدہ محترمہ تو ۴ برس قبل ہی چھوڑ گئی تھیں۔ پھر میری اہلیہ نفسیاتی مرض کی زد میں آگئیں لیکن اللہ تعالیٰ کا خصوصی کرم ہوا کہ اس نے میری طبعیت کو سنبھالا دیا۔ اہلیہ کی طبیعت سنبھلی اور اب بفضل تعالیٰ ٹھیک چل رہا ہے۔ ان دنوں بچوں کے لیے طبع زاد کہانیوں کے مجموعے ''سنو بچو'' کی کتابت کرانے میں مصروف ہوں۔ مغربی بنگال اردو اکادمی کے انعامی مقابلہ ۱۹۸۹ء میں 'ناٹ آوٹ' بری طرح آوٹ ہوگئی۔ خیر اللہ کی مرضی۔

……………

۷/مارچ ۹۱ء

محترمی وشفیقی عالی جناب ڈاکٹر مظفر حنفی صاحب۔ آداب وتسلیمات

میری نئی کتاب ’سنو بچو!‘‘ (بچوں کے لیے کہانیوں کا طبع زاد مجموعہ) دسمبر ۱۹۹۵ء میں شائع ہوئی تھی لیکن پہلے کتابت اور بعد میں طباعت معیاری نہ ہونے کی وجہ سے میں نے کچھ جلد ہی چھاپ کر اکیڈمیوں کو انعامی مقابلوں کے لیے روانہ کر دیں۔ اب اس کی دوبارہ کتابت ہو رہی ہے۔ چھپتے ہی اس کی جلد ارسال خدمت کروں گا۔ (اطلاعاً عرض ہے)

اس مرتبہ مہاراشٹر اردو اکیڈمی نے اس خاکسار کو بھی وہ فارم بھیجا تھا جس میں کل ہند سطح کے اور ریاستی سطح کے تین تین انعامات کے لیے نام سجھائے تھے۔ کل ہند سطح کے انعام کے سلسلے میں آپ کا نام نامی لکھ کر بھجوایا ہے۔ باقی حالات ٹھیک ہی ہیں۔ اہلیہ نفساتی مرض کا شکار ہو گئی ہیں اور میرے پھیپھڑوں میں انفیکشن ہو گیا ہے۔ اگر یہ انفیکشن بڑھ گیا تو مجھے ٹی بی ہو سکتی ہے۔ خدا کرے آپ، چچی جان اور تمام اہل خانہ بخیریت و عافیت ہوں۔ دعاؤں میں یاد رکھیں۔ ہمیشہ کی طرح آپ کا مخلص نیاز مند۔

شیخ رحمٰن اکولوی

....

25/7/91

میرے کرم فرما محترمی و شفیقی عالی جناب ڈاکٹر مظفر حنفی صاحب۔ آداب و تسلیمات

آپ کا 19/7/91 کا گرامی نامہ باصرہ نواز ہوا۔ پڑھ کر اطمینان ہوا کہ آپ نے شکیل صاحب سے متعلق معاملہ کو ایک بڑے بھائی کی حیثیت سے Feel کیا۔ میں کافی دنوں سے محسوس کر رہا تھا کہ شکیل صاحب کی سوچ کا رُخ غلط سمت میں مڑ گیا ہے۔ میں نے ثروت (میری آخری سالی صاحبہ اور شکیل صاحب کی سب سے چھوٹی بہن) کے جیٹھ محمد جمیل فاروقی صاحب کے ذریعے شکیل صاحب کے پاس یہ پیغام بھجوایا تھا کہ اگر ان کو مجھ سے کوئی شکایت ہو تو بیٹھ کر بات چیت کر لیں۔ شکیل صاحب نے یہ کہہ کر ان کی بات کاٹ دی کہ ”ایسی کوئی خاص بات نہیں ہے۔“ اپنی غلط سوچ کی وجہ سے وہ بہن اور بہنوئی کے رشتہ کا بھی لحاظ نہیں رکھنے لگے تو ان کی بہن نے اپنے ابا جان سے ان کی شکایت کر دی۔ آپ چونکہ ہمارے لیے گھر کے فرد کی طرح ہیں اس لیے اب یہ شکایتیں بھی سن لیجیے۔ شکیل صاحب کو

اپنی والدہ سے شکایت ہے کہ کبھی کبھار اگر کوئی اچھا بُرا پکتا ہے تو وہ اپنی بیٹیوں کو کیوں بھیجتی ہیں۔ ان کو میری فیملی سے شکایت ہے کہ جب میری فیملی ان کے ہاں ۸/۱۰ دن کے لیے (سال میں ایک بار آجاتی ہے تو ان کی بیگم ہر کام کا بوجھ بڑھ جاتا ہے جب کہ حقیقت یہ ہے کہ جب شکیل صاحب کی شادی ہوئی تھی تو ان کی بہنیں نزہت اور ثروت کنواری تھیں اور ان کی والدہ محترمہ بھی بہو کے کام میں ہاتھ بٹاتی تھیں اور اب بھی بٹاتی ہیں۔ ایک دو بار تو شکیل صاحب کی یہ شکایتیں ہم لوگوں نے ان سنی کر دیں، پھر یہ ہوا کہ میری اہلیہ نفسیاتی مرض کا شکار ہوئیں اور یہی باتیں شکیل پھر دوہرانے لگے تو میری اہلیہ کو ذہنی تناؤ محسوس ہونے لگا اور انھوں نے شکیل صاحب کی باتیں اپنے والد محترم کو لکھ کر بتائیں (لکھنے کی حالت بھی نہیں تھی اس کی) خاص بات یہ ہے کہ ہم لوگ میری اہلیہ کی بیماری مذکورہ کی شدت اختیار کر جانے کی حالت میں مومن پورہ جاتے تھے اس لیے بھی شکل صاحب کی باتیں بری لگیں میری اہلیہ کو۔ اگر اپنے بھائی کے ناروا سلوک کی شکایت کرنا بہن کا جرم ہے (بہنوئی کا بھی جرم کہہ لیجیے) تو میری اہلیہ (اور میں خواہ مخواہ) مجرم ہیں۔ اس ایک بات کے علاوہ، وہ بھی ان کی بہن کا معاملہ ہے۔ ہماری طرف سے کبھی کوئی ایسی ویسی بات نہیں ہوئی ہے اس بات کا اللہ گواہ ہے۔ شکیل صاحب نے ’کتاب نما‘ میں مضمون ’چار کتابوں والے‘‘ لکھا، اس کا مجھے کوئی دکھ نہیں ہے۔ انسے مجھے یہی توقع تھی اور اب زندگی بھر یہی توقعات ہیں۔ مزے کی بات یہ ہے کہ شکیل صاحب لوگوں سے کہہ رہے ہیں کہ میں نے ہی ان سے یہ مضمون لکھوایا ہے اصرار کر کے۔ اس جھوٹ کے لیے خدا ان سے سمجھے۔ میں اپنے ہر معاملے کی طرح اس معاملے کو بھی اللہ کے سپرد کرتا ہوں اور صبر کرتا ہوں کہ اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ میں نہیں سمجھتا کہ اس طرح کے مضامین میرا علمی و ادبی قد کم کر سکیں گے یا ان کا قد بڑھا سکیں گے۔ میں خدا کو گواہ مانکر آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ میں زندگی میں کبھی بھی شکیل صاحب کے خلاف اپنا قلم، اپنی زبان نہیں چلاؤں گا۔ ان کے لیے انتقامی جذبہ دل میں نہیں لاؤں گا اگر میں مظلوم ہوں تو اللہ ظالم کو زیادتی کرنے والے کو دیکھ لے گا۔ انشاء اللہ۔ دعا کیجیے کہ اس طرح کے مظالم اور زیادتیوں کو برداشت کرنے کی ہمت اور طاقت مجھے اللہ عطا کرے۔

میں نے اعجاز صاحب سے بھی کہا ہے کہ اگر شکیل صاحب کو مجھ سے، میری اہلیہ اور بچیوں سے کوئی شکایت ہے تو روبرو بیٹھ کر بات کرلیں اور دل صاف کرلیں۔ مجھے یقین ہے کہ غنی اعجاز صاحب نے ان سے کہا بھی ہوگا۔ لیکن جواب ندارد۔ کوئی بات ہو تب آدمی بات کرے گا۔ اللہ جانتا ہے کہ میری یا میری اہلیہ وغیرہ کی طرف سے کبھی کوئی ایسی ویسی بات سرزد نہیں ہوئی ہے۔ میں تو کہوں گا کہ جلن، حسد کے علاوہ اور کوئی جذبہ نہیں ہے جو شکیل صاحب سے اس طرح کی حرکتیں کروا رہا ہے۔ مضمون پڑھ کر امید بلکہ یقین ہے کہ آپ ایسے غیر جانبدار لوگ بھی میری بات کی سچائی کو محسوس کریں گے۔ اگر زحمت نہ ہوتو آپ بھی انھیں لکھیے کہ کیا وجہ ہے کہ انھوں نے اس طرح کا مضمون لکھا؟ ہوسکتا ہے آپ کے ذریعے مجھے معلوم ہوجائے کہ آخر میں نے ان کا کیا بگاڑا ہے جس کی بنا پر وہ میرے دشمن ہوگئے ہیں؟ آپ نے زحمت گوارا کی اور انعامی نتائج ۱۹۸۹ء روانہ فرمائے۔ شکر گزار ہوں۔ آپ نے لکھا ہے کہ نتائج ۹۰ء کا ابھی اعلان نہیں ہوا ہے۔ کسی نے آپ کو ٹھیک سے معلومات نہیں دی۔ مجھے مغربی بنگال اردو اکیڈمی سے ہاشم صاحب کا خط ملا ہے۔ میری کتاب کو انعام کا مستحق قرار دیا گیا ہے۔ خط پر تاریخ ۸رمئی ۹۱ء ہے۔ ۹۰ء میں میری کتاب 'سنو بچو!' شائع ہوئی تھی۔ محمد ہاشم صاحب نے کتاب کا نام اور کون سا انعام دیا گیا اور کتنی رقم کا انعام ہے۔ یہ تفصیلات اس خط میں نہیں لکھی ہیں۔ اس خط کی زیراکس کاپی ارسال کر رہا ہوں۔ باقی حالات لائق شکر ہیں، اللہ کا کرم اور آپ ایسے شفیق بزرگ کی دعائیں شامل حال ہیں۔ خدا کرے آپ اور تمام اہل خانہ بخیریت ہوں۔ گھر سے گھر میں واجبات۔ اگر مصروفیت اجازت دے تو براہِ کرم مختصر سا ہی سہی، جواب ضرور لکھ بھیجیں۔ گڑیا کو بہت بہت دعا اور پیار۔ محترم غنی اعجاز صاحب، شکیل صاحب، راہی صاحب سب خیریت سے ہیں۔ یہ بے تکلفی سے لکھ رہا ہوں کہ اگر زحمت نہ محسوس کریں تو محمد ہاشم صاحب (سکریٹری مغربی بنگال اردو اکیڈمی سے دوبارہ رابطہ کریں، بہت بہت نوازش ہوگی۔ اس ضمن میں میں نے انھیں خط لکھا تھا کہ تفصیلات سے نوازیں لیکن جواب ندارد ہے۔ اب اجازت دیں خدا حافظ۔ ہمیشہ کی طرح آپ کی

دعاؤں کا طالب۔ مخلص نیاز مند۔ شیخ رحمٰن اکولوی

……………

16/8/91

محترمی و شفیقی عالی جناب ڈاکٹر مظفر حنفی صاحب۔ آداب و نیاز

ابھی ابھی مجھے مغربی بنگال اردو اکیڈمی کا خط ملا ہے کہ مجھے غلطی سے ۱۹۸۹ء کے انعام یافتگان کے ساتھ وہ خط پوسٹ کر دیا گیا جس میں انعام ملنے کی اطلاع درج تھی۔ اب یہ معاملہ صاف ہوگیا۔ ۱۹۹۰ء کے نتائج کا اعلان ابھی باقی ہے۔

اس سارے معاملے میں آپ کو جو زحمت ہوئی اسکے لیے معذرت خواہ ہوں۔ میرے لائق جب کبھی کوئی خدمت ہو حکم کریں۔ آپ کی خدمت کر کے مجھے بے پناہ خوشی حاصل ہوگی۔ ادھر کے حالات بفضلِ تعالیٰ اچھے ہیں۔ میں اپنی علمی و ادبی کاموں میں منہمک ہوں۔ میرے لیے دعا کرتے رہا کریں کہ میں ہر طرح کی سیاست، مکر وفریب، جھوٹ سچ سے دور رہ کر ان کاموں میں لگا رہوں۔

آپ سنایئے آپ کیسے ہیں؟ آج کل کس پروجکٹ پر کام کر رہے ہیں۔

ا، دھر محبوب راہی صاحب، غنی اعجاز صاحب، شکیل اعجاز صاحب، فیاض افسوس صاحب with family بخیریت ہیں۔ اہلیہ اور بچیاں سلام لکھوا رہی ہیں اور دعائیں چاہتی ہیں۔ آپ کی Family آج کل دہلی میں ہے یا کلکتہ میں؟ بہر حال تمام اہل خانہ کو میری اور میری فیملی کی جانب سے بہت بہت سلام۔ ہمیشہ کی طرح آئندہ بھی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

شیخ رحمٰن اکولوی

……………

شبیر احمد خاں شکیب رام پوری

30/10/89

برادرم۔ السلام علیکم! ہماری زبان کے شمارے (مورخہ ۱۵/ اکتوبر ۱۹۸۹ء) میں یہ

خبر پڑھ کر کہ آپ نے کلکتہ یونیورسٹی میں ''اقبال پروفیسر'' کا جلیل القدر چارج سنبھال لیا ہے، مجھے بیحد مسرت ہوئی۔ یہ سب آپ کی محنت اور لگن کا پھل ہے۔ اتفاق سے یہ پرچہ مجھے آج ہی ملا ہے، اس لیے تاخیر میری سست قلمی کا نتیجہ نہیں۔

رام پور کے آل انڈیا ریڈیو اسٹیشن کے زیر اہتمام منعقدہ مشاعرے میں آپ سے پہلی مرتبہ ملاقات کا موقع ملا اور آپ کے خلوص سے میں بیحد متاثر ہوا۔ خدا آپ کو مزید کامرانیاں عطا فرمائے۔ آمین

آپ کا مخلص......شکیب رام پوری

....

شاعر فتحپوری

۱۵ر مئی ۹۴ء

محترم مظفر صاحب......السلام علیکم

کافی عرصہ سے آپ کی کوئی خیریت نہیں ملی، امید ہے آپ بخیریت ہوں گے، ایک زحمت دے رہا ہوں، میری بھانجی فردوس جہاں جس نے ''فکر تونسوی'' پر پی۔ ایچ۔ ڈی کی ہے جس کی ایک جلد آپ کی خدمت میں ارسال کی جا چکی ہے، امید ہے آپ اس کی رپورٹ بہتر سے بہتر لگا کر کانپور یونیورسٹی کو بھیج دیں گے۔ میں چاہتا ہوں کہ اس بچی کو ڈگری جلد از جلد مل جائے۔

آپ کی نگرانی میں جو شعراء حضرات کی ایک ضخیم کتاب شائع ہوئی ہے وہ کہاں دستیاب ہوگی، مجھ کو ظفر اقبال نے بتایا کہ میں نے دیکھی ہے بہت ہی ضخیم کتاب ہے اور بہت عمدہ چھپی ہے لہٰذا مجھ کو ایک جلد لائبریری کے لیے چاہیے وہ کس صورت میں ملے گی تحریر فرمائیے، ویسے آپ کانپور کب تشریف لا رہے ہیں۔

آپ کا۔ شاعر فتحپوری

....

شمیم عثمانی

۷ر جولائی ۱۹۹۰ء

مکرمی مظفر حنفی صاحب۔ تسلیم بالتکریم، مزاج گرامی!

کچھ دن ہوئے خورشید صاحب کی زبانی معلوم ہوا آنجناب تشریف لائے تھے، یاد بھی فرمایا۔ شکریہ، زہے نصیب۔ جائے قیام کا علم نہ تھا ورنہ خود حاضر ہو جاتا۔ بہر حال منتظر رہا، ملاقات نہ ہو سکی۔

'آجکل' مئی کے شمارے اور 'بیسویں صدی' افسانہ نمبر میں غزلیں پڑھیں۔ ماشاء اللہ ان دنوں آپ خوب کہہ رہے ہیں اور خوب چھپ رہے ہیں۔ ''بیزاری کے ہاتھ نہ مرنا......'' بڑا پیارا شعر ہے۔ اور ''......ایک چراغ بجھانے میں'' کے تو کیا کہنے۔ مقطع بھی خوب ہے۔ پتہ نہیں مطلع میں ''ہاتھ'' سہو کاتب ہے یا آپ نے ''ہاتھوں'' مناسب نہ سمجھا۔ اسی طرح افسانہ نمبر کی غزل پسند آئی اور خیال ہے کہ غزل کا آخری شعر آج کے شاید ہی کسی شاعر کے بس کی بات ہو۔

بہر حال اتنی عمدہ غزلیں عطا کرنے شکریے کے ساتھ مبارکباد قبول فرمائیں۔ امید کہ اپنی آئندہ آمد پر شرف ملاقات بخشیں گے۔ خدا آپ کو مع الخیر رکھے۔ اگر ضرورت سمجھیں تو خورشید صاحب، فوٹو آرٹ اسٹوڈیو کانپور کے پتے پر یاد فرمالیں میرا مکان زیر تعمیر ہے۔ ترسیل ڈاک میں بدانتظامی ہو جاتی ہیں۔ والسلام

خیر اندیش......شمیم عثمانی

شاہد میر

10/8/90

مکرمی۔ تسلیم

ایک عرصہ بعد آپ سے ہم کلام ہوں۔ ویسے بمبئی دوردرشن کے پروگرام میں آپ

کو دیکھ کر اور سن کر ملاقات جیسا لطف آ گیا۔

ناطق مالوی مرحوم کا مجموعہ چھپ گیا ہے اور ہم لوگوں کا ارادہ ہے کہ اکتوبر میں پھر ایک بار جمع ہو کر ناطق مالوی کی کتاب پر گفتگو اور تجدید جسن ضیاء کر سکیں۔ آپ کی مصروفیات میں سے چند لمحے یقیناً سرونج کے احباب کے لیے نکل آئیں گے۔ گزارش ہے کہ سخن معتبر پر ایک مضمون لکھ کر ارسال فرما دیں یا کسی رسالے میں اشاعت کے لیے بھیج دیں۔ کتاب میں دیباچہ چھپنے سے رہ گیا ہے۔ فضل تابش کوشاں ہیں کہ اسے شامل کیا جا سکے۔ امید کہ آپ مع الخیر ہوں گے۔ احباب کی خدمت میں سلام کہیں۔

نیاز مند......شاہد میر

……

شاہد اختر

۱۳ر نومبر ۹۴ء

قابلِ صد احترام مظفر حنفی صاحب۔ سلام و رحمت

امید کہ آپ گوشہ عافیت میں ہوں گے۔ ''آج کل'' دہلی کے تازہ شمارہ میں آپ کی غزل دیکھی۔ ان میں معیار و توانائی محسوس ہوئی۔ اس میں کوئی کلام نہیں کہ آپ کی غزلیں دامنِ دل کھینچتی ہیں۔ انھیں غزلوں سے میرے ذہن کی تربیت گزشتہ دو دہائیوں سے ہو رہی ہے۔ میں نے آپ کا مجموعہ کلام بہت تلاش کیا، لیکن دستیاب نہیں ہو سکا۔ آپ سے گزارش ہے کہ اس کی ایک کاپی جس طرح بھی ممکن ہو میرے نام ارسال کر دیں عنایت ہو گی۔

بادِ مخالف کے اس دور میں اردو زبان و ادب کی خدمت کرنا بہر حال ایک اہم ادبی فریضہ ہے اور اس سلسلے میں آپ مبارکباد کے مستحق ہیں۔ آپ کے اس شعر نے:

پڑوس کی سیاست میں خسارہ میں اٹھاتا ہوں
مرے آنگن میں اکثر ریت کی دیوار گرتی ہے

بے حد متاثر کیا۔ پروردگار عالم آپ کو سلامت رکھے، آمین خیر طلب۔ شاہد اختر

گیا کالج، گیا/5/1/02

قابل صد احترام جناب مظفر حنفی صاحب۔ سلام و خلوص

امید کہ گوشۂ عافیت میں ہوں گے۔ نئے سال کی مبارکباد قبول فرمائیں۔ 'شاعر' کے تازہ شمارہ میں آپ کی ایک بے پناہ اہم اور معیاری غزل کا ذائقہ اب تک دل و دماغ میں محفوظ ہے۔ پھر آپ کے نام اور کلام یعنی کارنامے سے کون ناواقف ہے۔ آپ جیسے شاعر سے ہی ہم لوگوں کی ذہنی تربیت گزشتہ تین دہائیوں سے ہوتی آرہی ہے۔

اگر ممکن ہو سکے تو اپنا تازہ مجموعہ کلام بھیجنے کی زحمت گوارہ کریں آپ پر کچھ لکھنے کو جی چاہتا ہے۔ دعاؤں میں یاد رکھیں۔ السلام

شاہد اختر

....

24/4/02

قابل صد احترام جناب مظفر حنفی صاحب۔ سلام و رحمت

دستخط کے رباعی نمبر میں آپ کی رباعیاں پڑھ کر میں شاد ہوا۔ سوچا آپ کو مبارک باد دی جائے۔ یہ جرأت قبول فرمائیں۔ سرِ دست ہندوستان میں آپ کے قد کا کوئی بھی غزل گو نہیں ہے۔ آپ کی اکثر غزلیں بے پناہ تاثر کی حامل ہوتی ہیں۔ آپ کی تقریباً پچاس غزلیں تو مجھے ازبر ہیں۔ اب آپ اس کا یقین نہ کریں تو اور بات ہے۔ میرا خیال ہے ایسے رسائل سے گریز کرنا چاہیے جس کو ترتیب کا ایک ذرا خیال نہیں رہتا۔ بلا شبہ آپ ہمارے لیے ایک محترم شخصیت ہیں۔ دعاؤں میں یاد رکھیں۔

شاہد اختر

....

شمیم فاروقی

9/12/2002

برادرم مظفر حنفی صاحب۔ السلام علیکم

آپ سے ایک تعلقِ دیرینہ ہے۔ آپ کلکتہ میں تھے تو آپ کا خط بھی آجاتا تھا اور

میں بھی آپ کے حکم کی تعمیل کر دیا کرتا تھا۔ اب آپ دلی باسی ہو گئے۔

بہر حال، اردو نامہ کے تازہ شمارہ میں آپ کی سوختہ غزلیں دل کو چھو گئیں۔ ابھی ساز دکن حیدر آباد میں آپ کی دعا کے ساتھ میرے ہاتھ بھی بے اختیارانہ اٹھ گئے:

اک بار مظفر کو بھی توفیق عطا کر
مزدور بھی جاتے ہیں عرب تک مرے مولا

اللہ کا شکر ہے کہ کسی بہانے آپ کو خط لکھنے کی توفیق تو ہوئی۔

امید کہ آپ اچھے ہوں گے۔

احقر شمیم فاروقی

……………

شاہد کلیم

29/10/90

برادرِ بزرگ مظفر حنفی صاحب۔ آداب

کچھ روز قبل میں نے ایک خط آپ کو بھیجا تھا مگر اب تک آپ کے جواب سے محروم ہوں۔ شاید میرا خط آپ کو نہیں ملا۔ مجھے خوشی ہوئی کہ برادرم فصیح احمد ساحرؔ کے توسط سے میری کتابیں ''محرک'' اور ''موسم موسم روپ'' آپ تک پہنچ گئیں۔

بھائی فصیح کے خط سے یہ معلوم ہوا کہ سلطان اختر نے میرے پہلے مجموعۂ کلام ''زیر بار'' کے تعلق سے کوئی خط لکھا تھا جس میں اس بات کا بھی اظہار تھا کہ میں ان سے مشورۂ شعروسخن کرتا ہوں۔ اور آپ کے ذہن میں یہ تاثر بھی قائم تھا جسے فصیح نے بتایا۔

آپ نے میرے پہلے مجموعۂ کلام ''زیر بار'' پر ایک اچھا تبصرہ قلمبند کیا تھا۔ ظاہر ہے آپ نے ''زیر بار'' پڑھا ہوگا۔ حیرت ہے کہ ''انتساب'' پر آپ کی نظر کیوں نہیں گئی۔ ''زیر بار'' کا انتساب دیکھیے:

''محترم علیم اللہ حالیؔ کے نام جن کے فیض صحبت نے 'زیر بار' کے خالق کو اس منزل

تک پہنچایا۔“

کیا انتساب سے یہ واضح نہیں کہ میں علیم اللہ حالی صاحب کا شاگرد ہوں، سلطان اختر کو آخر ایسی بیہودہ حرکت کرنے کی کیا ضرورت پیش آگئی تھی۔ مجھے وہ اپنا شاگرد کیوں بنانا چاہتے تھے۔ مجھ سے وہ کچھ زیادہ senior تو نہیں۔ عمر میں بھی دو چار سال کا فاصلہ ہے۔ بہر حال مجھے آپ یہ بتانے کی زحمت گوارا کیجیے کیا اس شخص میں شاطرانہ چشمک ختم ہو گئی ہے۔

از راہ کرم مجھے آپ ان کے خط کی نقل بھیجوا دیجیے یا ان کے خط کا Contet میں ان سے ملنا چاہتا ہوں۔ میرے متعلق انھوں نے آپ کو کیوں خط لکھا۔ میرا ان سے کوئی رشتہ نہیں ہے۔ یہ تو میرا ظرف ہے کہ میں نے اپنے ہر مضمون میں ان کے اشعار کو Quite کیا ہے۔ صرف یہی نہیں بلکہ ایک مضمون ’ بہار میں جدید شاعری اور آوازوں کی شناخت‘ مطوعہ زبان و ادب میں ان پر میں نے تفصیل سے لکھا ہے۔ ابھی کا مسئلہ یہ ہے کہ انھوں نے Damage کرنے کی کوشش کی ہے۔ خیر ”موسم موسم روپ“ پر آپ نے تبصرہ لکھنا قبول کر لیا ہے مجھے خوشی ہوئی۔ تبصرہ ’کتاب نما‘ دہلی کو بھجوا دیجیے۔ انھیں میں اپنی کتاب کی دو جلدیں بھجوا چکا ہوں۔

’محرک‘ میں شامل مضامین کیسے لگے اپنی رائے بھجوایئے۔ امید ہے آپ اچھے ہوں گے۔ فقط

آپ کا......شاہد کلیم

....

شجاع الدین شاہد

21/10/02

محترمی مظفر حنفی صاحب۔ السلام علیکم

میری جانب سے آپ کو اور اہلِ خاندان کو عید کی تہہ دل سے مبارکباد۔ امید ہے مزاجِ گرامی بخیر ہوں گے۔ ممبئی کے مہاتما گاندھی سنٹر میں آپ سے مختصر ملاقات اور آپ

کے اشعار کی خوشبو سے ذہن مہک رہا ہے۔ جی چاہتا ہے کہ ایک دن صرف آپ کے اشعار آپ کی زبانی سنتا رہوں۔ محترم محبوب راہی اور میرے ہم وطن امین انعامدار ہر ملاقات میں آپ کا ذکرِ خیر کرتے رہتے ہیں۔

انقلاب کی ایک رپورٹ آپ کو روانہ کر رہا ہوں۔ اس سے قبل آپ کا ایک انٹرویو بھی شائع ہوا تھا وہ بھی آپ کو روانہ کر دوں گا۔ میری ایک کتاب ''گلشن گلشن پھول کھلے'' (نظمیں) شائع ہو چکی ہے۔ اور ملک کی متعدد اکیڈمیوں کے انعامات مل چکے ہیں۔ ایک شعری مجموعہ (غزلیں) زیرِ ترتیب ہے۔ میرے کلام کے تعلق سے آپ کی رائے تبرک کے طور پر شائع ہو جائے تو اپنے آپ کو خوش نصیب سمجھوں گا۔ آپ اجازت دیں تو اپنا کچھ کلام آپ کو روانہ کر دوں گا۔

ممبئی آنا ہو تو اطلاع دیجیے گا۔ آپ سے لمبی ملاقات کو جی چاہتا ہے۔ امید ہے مزاجِ گرامی بخیر ہوں گے۔ گھر کے تمام افراد اور دوست احباب کو درجہ بدرجہ سلام کہیے گا۔

آپ کا......شجاع الدین شاہد

......

شوکت رموزی

۱۹ر ستمبر ۱۹۹۴ء

بھائی مظفر حنفی صاحب

ہمارا خط آپ کو مل گیا ہوگا۔ میں اور میرے ساتھی کلکتہ پہنچ گئے ہیں۔ یہاں پرانے اخبارات کی تلاش میں آئے ہیں۔ آپ کو یاد ہوگا بھوپال میں آپ نے کہا تھا کہ آپ کو کلکتہ آنا ہوگا وہاں نیشنل لائبریری میں میرے چند شاگرد ہیں ان کے ذریعہ آپ کو پرانے اخبارات کے متعلق معلومات مل سکیں گی۔ ۱۹ر ستمبر کو ہم لوگ لائبریری دیکھنے گئے تھے لیکن وہاں ہم کو کوئی حوصلہ افزا جواب نہیں مل سکا۔ جیسا کہ آپ جانتے ہیں بھوپال سپرے سنگھرالیہ میں اردو کا کافی قیمتی سرمایہ اکٹھا کر لیا گیا ہے اس میں آپ کے توسط سے اگر مزید

اضافہ ہو جائے تو یہ صرف اردو دنیا کے لیے بلکہ سپرے سنگھر الیہ کے لیے آپ کا تعاون قابلِ قدر ہوگا۔ جس کا سپرے سنگھر الیہ آپ کو یاد رکھے گا بلکہ احسان مندر ہے گا۔

ہمارا قیام کلکتہ میں ۲۷ رستمبر ۱۹۹۴ء تک رہے گا۔ اگر مناسب ہو اور آپ کو وقت ملے تو ٹیلیفون پر ملاقات کر لیں۔ گیسٹ ہاؤس میں ہم لوگ صبح ۹ بجے تک اور شام کو ۷ بجے کے بعد مل سکیں گے۔ امید ہے کہ مزاج بخیر ہوگا۔

آپ کا......شوکت رموزی

....

شکیل اعظمی

۷ر جنوری ۱۹۹۶ء

مکرمی مظفر حنفی صاحب۔ آداب

کلکتہ میں آپ سے مل کر جی خوش ہو گیا۔ جناب خلیل الرحمٰن اعظمی کے تعلق سے آپ میرے لیے مزید محترم ہو گئے ہیں۔

خدا کرے آپ اچھے ہوں اور اچھے رہیں کہ ابھی آپ کو ڈھیر سارے ادبی کارنامے انجام دینے ہیں۔

’نوساری‘ کے مشاعرے میں وارث علی صاحب سے آپ کے متعلق باتیں ہوئیں۔ آپ کا سلام بھی کہہ دیا۔ ڈاکٹر زبیر قریشی کو بھی سلام عرض کر دیا ہے۔

’’ایشٹرے‘‘ کے فلیپ کے لیے مناسب رائے یا ’’پیش لفظ‘‘ لکھ دیں۔ نوازش ہوگی۔ مسودے کا انتخاب حاضر خدمت ہے۔ آپ کے خط کا انتظار رہے گا۔

آپ کا۔ شکیل

....

۸ر فروری ۱۹۹۷ء

مکرمی مظفر حنفی صاحب۔ سلام و خلوص

گزشتہ دنوں اپنے دوسرے مجموعۂ کلام “ایش ٹرے” کا مسودہ آپ کی رائے کے لیے آپ کو بھجوایا تھا، لیکن افسوس کہ اب تک اس کی رسید بھی موصول نہ ہو سکی۔ آپ کے خط کا شدید انتظار ہے۔ ‘شب خون’ والی آپ کی غزلیں بہت عمدہ ہیں۔ عید مبارک ہو۔

آپ کا۔ شکیل

....

15/5/2000

مکرمی مظفر حنفی صاحب۔ آداب وسلام

آپ کی تصویر کے ساتھ یہ تقاضا بھی (گزارش کے ساتھ) کر رہا ہوں “ایش ٹرے” پر ایک اچھا سا تبصرہ کر کے اثبات و نفی کو بھیج دیں۔ نوازش ہوگی۔ خدا کرے آپ بخیر ہوں۔

شکیل اعظمی

....

شکیل جمالی

لائقِ صد احترام مظفر حنفی صاحب۔

نوازش نامہ موصول ہوا۔ آپ کا ایک ایک لفظ میرے لیے بہت قیمتی ہے۔ سراپا سپاس ہوں۔ کتاب بہت جلد آپ کی خدمت میں پیش کروں گا۔ امید ہے مزاج بخیر ہوگا۔ زحمت کے لیے مزید شرمندہ ہوں۔

طالب دعا...... شکیل جمالی

....

7/7/99

مکرمی مظفر حنفی صاحب۔ آداب، دیوناگری میں اشاعت کے لیے تیار غزلوں پر مشتمل میری کتاب “ڈرے سہمے لفظ” کے فلیپ کے لیے آپ کی چند سطریں میری حوصلہ افزائی اور کتاب کے وقار میں اضافے کا باعث ہو سکتی ہیں۔ طفیل اس سلسلے میں فون پر آپ کو زحمت دے چکے ہیں۔ اگر آپ کے بیحد قیمتی وقت میں سے کچھ لمحے میری جھولی میں

آ جائیں تو یہ مجھ فقیر پر ذاتی کرم ہوگا۔ غزلیں حاضر ہیں۔ آپ کے لفظ میرے لیے کسی سند سے کم نہیں ہیں۔

خادم......شکیل جمالی

....

۷رفروری ۱۹۹۵ء

لائق صد احترام مظفر حنفی صاحب۔ آداب

شاعر کے تازہ شمارے میں بھی آپ کی غزل پڑھی۔ کسی بھی فن پارے پر آپ کا نام اسی طرح سجتا ہے جیسے کسی معیاری پروڈکٹ پر آئی ایس آئی کی مہر۔ آپ سے محبتیں اور عقیدتیں بلاوجہ نہیں ہیں۔ آپ واقعی عظیم ہیں۔ مبارکباد۔ شکیل جمالی

....

شرافت حسین

31/5/05

محترم عالیجناب مظفر حنفی صاحب! سلام و نیاز

ایک عرصہ ہوا میں نے اپنا شعری مجموعہ ''رشتوں کے ذائقے'' ارسال کیا تھا اور آپ سے رائے مانگی تھی۔ ابھی تک جواب سے محروم ہوں۔ براہِ کرم رسید سے نوازیں۔

''ایوانِ اردو'' کے تازہ شمارے میں آپ کی غزل دیکھی۔ میں تو پہلے ہی سے آپ کا فین ہوں۔ میں نے ''رشتوں کے ذائقے'' میں ''اپنی بات'' میں آپ کا تذکرہ بھی کیا ہے۔

''ایوانِ اردو'' جون میں میرا افسانہ بھی شائع ہوا ہے۔ نظر سے گزرا ہوگا۔

جلد ہی میرا دوسرا مجموعہ (شعری) منظرِ عام پر آنے والا ہے۔ آپ کی رائے اس میں شامل کرنا چاہتا ہوں۔ چند جملے لکھ دیں کافی ہوں گے۔

منتظر کرم، احقر......شرافت حسین

....

شمس الاسلام نسیم

محترم ومکرم جناب ڈاکٹر مظفر حنفی صاحب۔ السلام علیکم

امید ہے کہ مزاجِ گرامی بخیر ہوں گے۔ آپ کے جانے کے بعد ادارہ پر آپ کے خط موصول ہوئے۔ بہت بہت شکریہ۔ تازہ آنے والے شمارہ میں آپ کو سخنور میں شامل کیا گیا ہے۔ آپ کی تصویر بھی مل گئی ہے۔ آپ کے تعاون سے انشاء اللہ نہ صرف ''نسیمِ سحر'' کو فیض پہنچے گا بلکہ عالمِ ادب کو فیضیاب ہونے کا موقع ملے گا۔

آپ کی تھوڑی دیر کی ملاقات سے بڑی خوشی ہوئی، ملاقات تشنہ رہی۔ آئندہ خدا کرے جلد ملنے اور فیض اٹھانے کا موقع ملے۔ آپ کی بے پناہ مصروفیت کا علم ہے لیکن اس کے بعد بھی ایک غزل برائے اصلاح بھیجنے کی جرأت کر ڈالی۔ امید ہے اس کی نوک پلک سنوار کر کسی قابل بنا دیں گے۔

میری اہلیہ زرینہ نسیم اور بچے سلام لکھاتے ہیں۔ صبیحہ آپا اور متین بھائی کا بھی سلام قبول کر لیجیے جواب سے نوازیے گا آپ کی آسانی کے لیے جوابی لفافہ بھی ساتھ رکھ دیا ہے۔

فقط والسلام
شمس الاسلام نسیم

....

شہپر رسول (پروفیسر)

۸ر مارچ ۱۹۹۰ء

محترمی مظفر حنفی صاحب۔ آداب

آپ کا خط ملا۔ منسلک جوابی لفافے کے ذریعے جواب ارسال کر چکا ہوں۔ احتیاطاً آپ کو بھی لکھ رہا ہوں۔

Ph.D (Bio chemistry) میں داخلے کے لیے M.S.C (Bio che.) ہونا ضروری ہے۔ لیکن M.D. میں داخلے کے لیے M.B.B.S. کے بعد Internship

اور ایک سال کا House Job ہونا ضروری ہے۔ یہ بات آپ ان ڈاکٹر صاحب کو بتا دیجیے۔

عزیزم جاوید ارشد کل علی گڑھ آئے تھے وہ بتا رہے تھے کہ آپ کا خط ان کو مل گیا ہے۔ میں نے بہت پہلے ''صدف سمندر'' (اپنا شعری مجموعہ) دہلی کے پتے پر ایک صاحب کے ذریعے آپ کی خدمت میں روانہ کیا تھا۔ مگر رسید نہیں مل سکی۔

باقی بدستور! اور کوئی خدمت؟

جواب کے انتظار میں، آپ کا......شہپر رسول

....

شارق عدیل

لائق احترام، لافانی شاعر و ادیب محترم ڈاکٹر مظفر حنفی صاحب۔ السلام علیکم

خدا آپ کو تمام آسانیوں کے ساتھ عرصۂ دراز تک بقیدِ حیات رکھے۔ آمین۔

اب ہمارے پاس صرف چند بزرگوں کے علاوہ اور کوئی بھی اثاثہ باقی ہی نہیں ہے۔ یہی سبب ہے کہ بزرگوں کی لمبی عمری کی دعا ہمیشہ دل سے نکلتی ہے خدا اس میں ضرور برکت دے گا۔ آمین

میں اپنی شعری کتاب شائع کرانے کا ارادہ رکھتا ہوں اگر تھوڑا سا وقت نکال کر اپنی رائے تحریر کر دیں تو کتاب میں شامل کر لوں گا۔ یہ میری دلی خواہش ہے۔ امید کہ مع الخیر ہوں گے۔

خیر اندیش......شارق عدیل

....

قابلِ صد احترام محترم پروفیسر مظفر حنفی صاحب۔ سلام و اکرام

خدا کرے آپ اچھے ہوں ۔ گوالیار سے قمر برتر صاحب 'فنکار' نامی سہماہی اپنی پینشن کے سہارے کئی برس سے زندہ رکھے ہوئے ہیں، جو اپنے اندر کسی کمال سے کم نہیں

ہے۔ قمر برتر صاحب چاہتے ہیں کہ فنکار کا عصری غزل نمبر ترتیب دیا جائے۔ شعراء سے رابطے کا کام خاکسار کو سونپا گیا ہے۔ ڈاکٹر اسلم حنیف مذکورہ نمبر کے نگراں ہیں اور نمبر میں شامل غزلیات پر ایک طویل مضمون بھی سپردِ قرطاس فرمائیں گے۔

خاکسار یہ سوچتا ہے کہ آپ کے بغیر اس نمبر کی وقعت ہی کیا ہوگی۔ اس لیے پورے ادب و احترام کے ساتھ ادارہ آپ سے درخواست کرتا ہے کہ پانچ غزلیات، تعارف مع تصویر کے اس پتے پر ارسال فرمادیں گے تو بڑا اکرم ہوگا۔ محترم کا ہم احسان تصور کریں گے اور اگر ممکن ہو سکے تو اپنے صاحبزادے کی غزلیات بھی عنایت فرمائیں۔

نمبر کی قیمت ۱۰۰؍ روپے رکھی گئی ہے۔ اگر گستاخی تصور نہ فرمائیں تو ادارے کی مدد ہو جائے گی۔ مگر آپ کی تخلیقات کی ادارے کو ضرورت ہے۔ اس لیے اس طرف جلد توجہ فرمائیں اور ہمیں شکریہ ادا کرنے کا موقع ضرور فراہم کریں، سب کو واجبات۔ شارق عدیل

....

شمس افتخاری

۱۸؍ فروری ۲۰۰۸ء

مکرمی و معظمی مظفر حنفی۔ السلام علیکم

امید ہے کہ آپ مع الخیر ہوں گے۔

''آبشار'' کولکاتا کے سالنامے میں آپ کا مضمون بعنوان ''معرکۂ تخلیق و تنقید'' پڑھا۔ بیحد مسرت ہوئی۔ آپ کی بے باکی قابلِ داد ہے۔ اسی مضمون سے مجھے کافی روشنی ملی۔ آپ نے متذکرہ بالا مضمون کافی عرق ریزی سے تحریر فرمایا ہے۔ اس مضمون میں آپ کی محنت شاقہ جھلک رہی ہے۔ یقیناً اس سے مجھے ولولہ و حوصلہ ملا کہ میں بھی آپ ہی کی طرح دوٹوک اور خدا لگتی باتیں کروں۔

میں اپنی مرتب کردہ کتاب کی ایک جلد (سرمایۂ سخنوراں) آپ کی خدمت میں ارسال کی تھی، نہ ہی رسید ملی اور نہ ہی آپ کی طرف سے اس پر کوئی رائے ہی موصول ہوئی۔

اپنی رائے سے نوازیں کرم ہوگا۔

آپ سے لیا گیا انٹرویو تشنہ ہے۔ چند سوالات ہیں، اگر آپ کہیں تو ارسال کروں اور آپ جواب عنایت کریں تو اسے کہیں شائع کرایا جائے۔

اہلِ کولکاتا آپ کو یاد کرتے ہیں۔ خدا آپ کو سلامت رکھے۔ آمین

طالبِ دعا...... شمس افتخاری

....

ششی ٹنڈن

محترم جناب مظفر حنفی صاحب۔ آداب وتسلیمات

آپ کی غزل ماہنامہ ''ایوانِ اردو دہلی'' کے جولائی کے شمارے میں شائع ہوئی ہے۔ غزل کا ہر شعر اپنے اندر اعلیٰ افکار اور گہرے جذبات کو سمیٹے ہوئے ہے۔ ویسے تو پوری غزل ہی اپنے آپ میں آپ کے قلم کا اعجاز ہے، خاص طور سے ذیل میں درج اشعار نے کافی متاثر کیا ہے:

بچوں کا نہیں ذکر کہ تہذیب و ادب سے
بیگانہ ہیں کچھ اہلِ ادب تک مرے مولا
پتھر تو سرفراز کے اوپر ہی چلیں گے
فریاد نہ آئی میرے لب تک مرے مولا

آپ کی فکر ونظر احساسات وجذبات کا ترجمان کلام ہمیں آئندہ بھی پڑھنے کو ملتا رہے گا، ایسی ہی امید کرتا ہوں۔ میں ابھی اردو کا صرف طالب علم ہی ہوں لہٰذا آپ جیسے مشہور ومقبول ادیب کے کلام پر تبصرہ یا تنقید کے لیے میں نہ تو خود کو اہل پاتا ہوں اور نہ ہی اتنی جرأت ہے۔ ہاں، کلام پسند آیا تو اظہارِ خیال ضرور کردیا۔

دعاگو...... ششی ٹنڈن

....

شفیق ناظم

3/5/2007

عزت مآب مظفر حنفی صاحب قبلہ۔ سلام مسنون

امید کہ عالی جناب بخیر ہوں گے۔ محترم ڈاکٹر محبوب راہی صاحب سے آپ کا بایوڈاٹا ملا۔ آپ نے ادب کے باغ کو سینچنے میں جو خدمات انجام دی ہیں اس کا اعتراف ہر دور کے اہلِ ادب تا قیامت کرتے رہیں گے اور اللہ ہی اس کا شایانِ شان اجر دے گا۔

اپنے دو اشعار آپ کی نذر:

پانی پہ کہاں نقش بنانا ہے مرا کام
پتھر پہ لکیروں کے بنانے کا ہوں قائل
ہمارے بعد اندھیرا نہیں اُجالا ہے
سیاہ دھرتی میں سورج کا بیج ڈالا ہے

۲۶؍ مئی کی صبح کا انتظار ہے جس دن میرے عزیز دوست اور شاگرد عثمان جوہری کے تصوف کے کلام پر مبنی شعری مجموعہ ”تو ہی تو“ کی رسمِ اجرا آپ کے ہاتھوں انجام پائے گی۔ ان کی اس کتابِ شعر پر محترم نعیم ابن علیم صاحب نے جو پیش لفظ لکھا ہے اس کی کاپی اس نامہ سے منسلک ارسال کرتا ہوں تا کہ جوہری صاحب کے فن کا اجمالی خاکہ آپ تک پہنچ جائے۔ اور بس۔

آپ کا...... شفیق ناظم

....

شریف سوز

محترم المقام پروفیسر مظفر حنفی صاحب۔ السلام علیکم

خدا آپ کا سایہ دنیائے ادب اور ہمارے اوپر ہمیشہ قائم رکھے۔ دیگر یہ کہ میں پچھلے کچھ برسوں سے شاعری میں طبع آزمائی کر رہا ہوں۔ ناظمِ مشاعرہ سے بھی مقبول ہوں۔ خدائے بزرگ برتر کے کرم سے کافی مشہور ہوں فی الحال مشاعروں میں مدعو کیا جا رہا ہوں۔ پیشے سے معلم ہوں۔ یہ میر مختصر تعارف تھا۔

جناب منور رانا کی کچھ باتیں دل پر ایسی اثر کر گئیں کہ میں......میں بھی محنت کر رہا ہوں۔ میری پہلی کوشش (جو ۸رنومبر کو اردو ٹائمز نے شائع کیا) آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ یہ گزارش میں نے سفیان قاضی (کھنڈوہ) سے کی تھی کہ آپ سے میرے لیے گزارش کریں لیکن آپ کی مصروفیت کی بنا پر سفیان کہہ نہیں پائے۔ میں اپنی غزلیں Return لفافے کے ساتھ آپ کی خدمت میں پیش کروں گا۔ آپ سے گزارش ہے کہ آپ میری رہنمائی کریں۔

خدا آپ کو صحت و تندرستی دے۔ آمین۔ (آپ کی رضا ہو تو ایک فون کر دیں۔ شکریہ) آپ کی دعاؤں اور نگاہوں کا طالب......شریف سوز (دھولیہ)

……………

شکیل احمد (ڈاکٹر)

مرشد آباد/ ۱۷ردسمبر ۲۰۰۴ء

السلام علیکم

امید کہ آپ بخیر ہوں گے۔ میں نے فراغ روہوی کی معرفت کتاب بھیج دی تھی مگر انھوں نے خبر آج دی ہے کہ وہ آپ کے پاس نہ جا سکے حالانکہ انھوں نے مجھے سے بہت اصرار کیا کہ کلکتہ کے اردو داں طبقہ سے آپ بہت اچھی طرح واقف ہیں کہنے کی ضرورت نہیں۔ میری طرف سے آنٹی کو سلام کہیے گا اور صبا کو دعائیں۔

آپ کا خیر اندیش......شکیل احمد

……………

شکیل اختر (ڈاکٹر)

استاد محترم۔ السلام علیکم

امید ہے کہ آپ اچھے ہوں گے۔ میں بھی یہاں آپ کی دعاؤں سے بخیر ہوں۔

آپ کی دی ہوئی امانت میں نے فاروق نازکی صاحب کو دے دیا۔ ان کے مجموعۂ کلام پر آپ نے جو تبصرہ کیا ہے اسے انھوں نے سرِ محفل میٹنگ میں پڑھ کر سنایا اور بہت مسرور نظر رہے تھے۔ اکثر آپ کے بارے میں پوچھتے ہیں۔ آپ کا پروگرام بھی یہاں سے نشر ہونے والا ہے۔ پچھلے دنوں فاروق صاحب کی صاحبزادی کی شادی تھی۔ اس موقع پر مجھے بھی مدعو کیا تھا۔

شیرازہ کے دفتر گیا وہاں محمد احمد اندرابی صاحب سے ملاقات ہوئی۔ آپ کی دی ہوئی غزل میں نے انھیں دے دی، وہ بھی بہت یاد کر رہے تھے اور آپ کو سلام کہا ہے۔

ان دنوں حامدی کاشمیری صاحب علیل ہیں اور یونیورسٹی نہیں آتے۔ یونیورسٹی میں محترم قدوس جاوید سے ملاقات ہوئی اور اقبال انسٹی ٹیوٹ کے ڈائرکٹر امین صاحب سے ملاقات ہوئی وہ بھی یاد کر رہے تھے۔ اسی ماہ کی ۲۱ر تاریخ کو ان کا انٹرویو ہے۔ اقبال انسٹی ٹیوٹ سے متعلق آئندہ کل ریکارڈنگ کے لیے یونیورسٹی جانا ہے۔

امید ہے گھر پر سبھی لوگ اچھے ہوں گے۔ آنٹی کو میرا اسلام عرض ہو اور صبا کو دعائیں۔ دعاؤں میں یاد رکھیں

آپ کا شاگرد......شکیل اختر (ریڈیو کشمیر سرینگر)

....

استاد محترم۔ السلام علیکم

امید ہے کہ آپ اچھے ہوں گے۔ میں بھی یہاں خیریت سے ہوں اور دلی کی گرمی کو جھیل رہا ہوں۔ کلام شاعر سے متعلق میں وقت پر آپ کو اطلاع نہ دے سکا اس وجہ سے کہ محمد علی موج صاحب ان دنوں چھٹی پر تھے۔ ہم اس کے لیے معذرت خواہ ہیں۔

سر! اب میں یہ ارادہ رکھتا ہوں کہ آپ کی رہنمائی میں Ph.D کا کام شروع کروں اس سلسلے میں آپ سے مشورہ چاہتا ہوں۔ ہم نے اپنے طور پر اس عنوان کا انتخاب کیا ہے: ”ہند میں نشریات اور اردو کا ریڈیائی ادب“۔

موضوع سے متعلق آپ ضرور مشورہ دیں تا کہ آپ کے زیر سایہ یہ کام مکمل ہو اور

میری یہ خواہش بھی پوری ہو جائے۔ امید ہے کہ آپ کا نظرِ کرم مجھ پر ضرور ہو گا۔

آپ کا شاگرد...... شکیل اختر

....

صدیقہ بیگم (پاکستان)

لاہور/ 22/10/89

محترم۔ السلام علیکم

اقبال چیئر مبارک ہو۔ آپ کی عنایت کردہ غزلیں مل گئی ہیں۔ پہلے ہی میں نے ایک یا دو غزلیں اور آپ کی تصویر (خاکہ) وصول کیا تھا۔ شکریہ۔

'کھل جا سم سم' پے تبصرہ واپس کر رہی ہوں۔ یہ مضمون کہیں کاغذوں میں کھو گیا تھا اور اب یہ بات پرانی ہو گئی ہے۔ انشاء اللہ اب نئے مجموعے پر تبصرہ شائع کروں گی۔ امید ہے آپ کا مزاج بخیر ہو گا۔ میں اچھی تھی مگر اب کمر کی شدید درد سے بے حال ہوں۔

باقی پھر۔ والسلام۔ صدیقہ بیگم

....

ماہنامہ 'ادب لطیف' / 11/7/94

محترم۔ السلام علیکم

جولائی کا شمارہ ارسالِ خدمت ہے۔ اپریل + جون کے شمارے گئے ہوں گے۔ مئی کا شمارہ بوجوہ نہیں بھیجا تھا۔ اس سے پہلے تمام پرچے ماہ بہ ماہ کسی نہ کسی کی معرفت بھیجتی ہوں۔ اگر مل گئے ہوں تو رسید دیجیے گا۔

نظم و غزل نمبر، افسانہ نمبر، تحقیق و تنقید نمبر چھاپنے کا ارادہ ہے اکتوبر، نومبر دسمبر ۹۴ء میں بشرطِ صحت۔ تمام اردو لکھنے والے دوستوں سے کہیں کہ وہ اپنی نگارشات بھجوائیں۔ آپ بھی اپنی تازہ غزل اور تازہ نظم عطا فرمائیں۔ شکریہ

والسلام...... صدیقہ بیگم

صغرا مہدی (پروفیسر)

۸ر دسمبر

مظفر صاحب۔ آداب

عین ان دنوں میں جب ہم رہینِ ستمہائے روزگار تھے اور اس میں بھی آپ کو برابر میں کر رہے تھے اور سوچ رہے تھے کہ آپ کو غلط لکھ کر یہی شعر چپکائیں تو آپ کا خط اس شعر کے ساتھ ملا اور صاف ستھرے معنی کی وضاحت بھی۔ آپ کے ساتھ اتنے دن رہ کر کسی غلط فہمی کی گنجائش ہی کہاں ہے۔

بس یہاں تو نئے نئے قصے ہیں شعبہ میں بھی جامعہ میں بھی۔ فی الحال دو دسمبر کو ہونے والے انٹرویو کے لیے رسہ کشی ہو رہی ہے۔ دیکھیے رسّی کس کے ہاتھ رہتی ہے۔ آپ کے سینیر پروفیسر کی عظیم الشان سے ٹھن گئی ہے اور کمیٹی آف کورسز کی میٹنگ میں لپّا پوتی پر نوبت آگئی ہے۔ شمیم صاحب ورلڈ پوئٹری میں بغداد ہو آئے اور مشرف بہ زیارات بھی ہو لیے اپنی ساری Indifference کے ساتھ ساری سیاسی بازیاں کھیل رہے ہیں۔ کیفی صاحب بیمار اور صدر شعبہ بننے کے خیال سے Excited ہیں۔

غرض کہ اب شعبہ میں رہنا بہت مشکل اور غیر دلچسپ ہو گیا ہے جتنا بھی رہنے کا موقع ملتا ہے۔ کیفی صاحب کا اصرار ہے کہ اگلے دسمبر میں چھٹی لو اور ہمیں جما جاؤ' گویا ہم بھی محلّے کے دادا ہو گئے۔ باوجود بہت کوشش کے آپ کے جانے کے بعد عاصمہ سے ملنے نہیں جا سکے۔ اس کی ایک وجہ گھر کی مرمت اور بڑی بہن کا پاکستان سے آنا بھی ہے۔ ارادہ نیک ہے۔ اب کل سے چھٹیاں بھی ہیں ضرور ایک چکر لگائیں گے۔

وحید کو آپ کا پروگرام اور پتہ لکھ دیا ہے۔ کملیش آپ کو بہت یاد کرتی ہیں جب کمرے میں آتی ہیں۔ آپ نے اپنی مصروفیات اور وہاں کا کوئی حال نہیں لکھا صرف خانہ پری کو خط لکھا ہے۔ دیکھیے ہم نے آپ کو کیا رننگ کمنٹری سنائی ہے۔

خاکسار......صغرا مہدی

یکم اگست

مظفر صاحب! واہ آپ نے بھی کل رات کیا ندی کو پہنچا اور اشعاروں کو توڑا ہے۔ ہوا یوں کہ پر اسرار مولانا وحید آئے ہوئے تھے اور ہم لوگ سابق صدر شعبہ حنیف کیفی صاحب کے گھر سے کھانا کھا کر آرہے تھے۔ راستے بھر آپ کو یاد کرتے رہے اور آپ کا ذکر رہا اور گھر آکر دیکھا تو گھر کے لوگوں کا ایک مشاعرہ سنتے پایا۔ سب ہمیں دیکھ کر چیخے آئیے مظفر......! ہم سمجھے کہ آپ کہیں آتو نہیں گئے۔ قطع نظر اس کے اگر آئے بھی تو اس وقت کہاں۔ بہر حال مشاعرہ سنا مزہ آگیا۔ آپ سے خوب ملاقات رہی اور جناب سب کی متفقہ رائے یہ ہوئی کہ کلکتہ میں شاعری کا معیار ہندوستان میں سب سے زیادہ بلند ہے۔ ترنم خوانی برائے نام، تُک بندی بہت کم وصف آگیا۔ یہ سب آپ کی تربیت کا اور وہاں رہنے کا اثر تو نہیں ہے۔ آپ بہت اچھے لگ رہے تھے۔ نہایت رعب وداب والے پروفیسر۔ خواتین کی صفوں میں عاصمہ کو بھی ڈھونڈھتے رہے مگر وہ اپنی دیرینہ بے نیازی کی بنا پر کاہے کو وہاں ملتیں۔ واحد ایک خاتون کا مشاعرہ کا کلام سن نہ سکے۔ آپ نے رباعیوں اور غزل سے نوازا تو خواتین کی صفوں میں بہت تالیاں بجائیں جبکہ آپ کی شاعری میں بحیثیت خواتین کے وہ کہیں بھی نہیں تھیں۔ رات کو جب میں مشاعرہ سنکر پلنگ پر لیٹی تو تادیر یہ سوچا کہ اچھا ہوا کہ آپ اس دہلی کے جنگل سے چلے گئے اور یہ فیصلہ آپ نے بروقت کرلیا۔

جناب کیفی سبکدوش ہوئے اور جناب عنوان مسندِ صدارت شعبۂ اردو پر رونق افروز ہیں اور بہ یک وقت چار کمروں پر قابض ہیں۔

نمبر۱: پروفیسر کا کمرہ

نمبر۲: صدر شعبہ اردو کا کمرہ

نمبر۳: ڈاریکٹر خط وکتابت کا کمرہ

نمبر۴: ڈین کا کمرہ

collective wisdom کا دور دورہ ہے۔ ابھی یونیورسٹی باضابطہ نہیں کھلی ہے۔ کل کھلے گی دیکھیے کیا رہتا ہے۔ اب کی گرمی اور مہمان داری کے باعث آپ سے ملاقات

بالکل نہیں ہوئی اس کا بہت افسوس ہے۔ عاصمہ کو سلام صبا کو پیار۔

آپ کی دوست......صغرا مہدی

....

۱۶ر جنوری

محترم مظفر صاحب۔ آداب

آپ کا دلچسپ خط ملا۔ مرنے کے بعد جو مجموعہ چھپے گا خطوں کا ”مشاہیر کے خطوط صغرا مہدی کے نام“ ان میں صرف تین لوگوں کے خطوط ہوں گے وہی ہمارے مرنے کے بعد ہمارے کاغذات کے ڈھیر سے نکلیں گے (کون نکالے گا یہ مسئلہ بحث طلب ہے) ان میں آپ کے، یوسف ناظم اور قرۃ العین حیدر کے (بصیغۂ راز) ہوں گے۔ اطلاعاً عرض ہے ہم سب ٹھیک ہیں۔ آپ کے نام کے لیے ہم سرگرداں رہے آپ کی برائے نام شاگرد بھی معتقد ہوئیں اور ارباب حل وعقد سے ملاقات بہ نفس نفیس کی اور یہ معلوم ہوا کہ پنشن کا یقین تو اسی یونیورسٹی سے ہوگا جناب جہاں سے سبک دوش ہوں گے۔ (لفظ ریٹائرڈ اچھا نہیں لگتا ہے) یہ قانون ہے۔ بس نئی چیز تو یہ ہے کہ ذاکر صاحب کی بیٹی کی شادی ہے۔ قرۃ العین حیدر بحیثیت پروفیسر روز تشریف لاتی ہیں۔ V.C. کے بارے میں معاملہ افواہوں پر رکا ہوا ہے۔ عزیز قریشی کا نام بھی ہے۔ آپ کا پیغام پہنچا دیا اور ہم قوم ہونے پر موصوف صدر شعبہ کی خوشی بھی کا اندیشہ بھی، بہت محظوظ ہوئے۔ عاصمہ اگر ہماری باتوں پر خوش نہیں ہوں گی یا آپ کی باتوں پر ہوں گی ان کو سلام، صبا کو پیار۔ آپ کی......صغرا

....

محترمی مکرمی۔ تسلیم

ہمیں بہت خوشی ہوگی اگر آپ شعبۂ اردو جامعہ میں آج صبح ۱۱ بجے تشریف لائیں، اپنے دیرینہ رفیقوں سے ملاقات کریں اور نئے طلباء سے خطاب کریں۔

خاکسار......صغرا مہدی

قائم مقام صدر شعبۂ اردو (بچّہ سقّہ)

۶/ دسمبر

مظفر صاحب۔ آداب

امید ہے کہ آپ اچھے ہوں گے۔ عاصمہ سے بات ہوئی تھی اور آنے کی دھمکی دے دی تھی۔ اب ۲۰/ دسمبر کو Seat کرالی ہے۔ ۲۱ کو پہنچیں گے ۲۵ کو چل دیں گے۔ ایک دن کو شانتی نکیتن بھی جانا چاہتے ہیں۔ لائبریری بھی جانا ہے۔ خط سے مطلع کریے کہ آپ ہم کو جھیلنے کو تیار ہیں۔ عاصمہ کو سلام جو بچے ہوں ان کو دعا۔ یہ بلینک کاغذ پر دستخط کسی نے لیے تھے اسی لیے اس کو استعمال کرلیا ہے۔ گھر کا پتہ تو یاد ہوگا۔ عابدولا جامعہ نگر نئی دہلی۔ ۲۵

صغرا مہدی

(شعبۂ اردو جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی)

……………

یکم اکتوبر ۱۹۹۱ء

جناب والا مظفر حنفی صاحب۔ آداب

آپ ہمیں خط کیوں لکھتے، ہمارا احوال کیوں پوچھتے کہ آپ سوائے عمر کے ہر طرف ہم پر فوقیت رکھتے ہیں۔ آپ پروفیسر ہم ریڈر۔ آپ مشہور شاعر ہم گمنام ادیب، آپ شمشیر برہنہ (حرف برہنہ نہیں) ہم شمشیر درمیان، جو کبھی باہر آئی اور پھر جلدی غڑپ۔ بہر حال ہم ہی پہل کرتے ہیں اور یہ معذرت کرتے ہیں کہ

گو ہم رہے رہینِ ستمہائے روزگار
لیکن ترے خیال سے غافل نہیں رہے

نثر اور نظم کا فرق مٹتا جاتا ہے۔ یہاں کے فتنوں کا علم کچھ نہ کچھ تو آپ کو ہوگا۔ بہر حال تازہ خبر یہ ہے کہ ہم آپ کی میز پر تو نہیں مگر اسی جگہ پر بٹھائے گئے ہیں جہاں آپ رونق افروز ہوتے (کب تک آپ کی نشست محفوظ رکھی جائے) تھے اور ہمارا حال وہی ہے جو وکرمادتیہ کے تخت پر بیٹھ کر اس لڑکے کا ہوا تھا کہ نہ چاہتے ہوئے بھی اس کے منہ سے حق و انصاف کی باتیں نکل رہی ہیں اور ہم خدائی فوجدار بنے ہوئے ہیں۔

یہ احوال تو یہاں کا ہے اب یہ بتایئے کہ آپ ادھر کب آرہے ہیں؟ بات یوں ہے کہ ہماری بہن دوست سیدہ سیدین حمید کلکتہ بغرض ریسرچ ایک ہفتے کو آنا چاہتی ہیں اور مولانا ابوالکلام آزاد کے واحد جائز ورثہ اور ابونصر آہ کے بیٹے نورالدین سے ملنا چاہتی ہیں لائبیری وغیرہ دیکھنا چاہتی ہیں اور آپ سے مدد کی طالب ہیں۔ وہ نہرو فیلوشپ پر ہیں۔ یعنی ان کے ٹھہرنے کا انتظام یونیورسٹی گیسٹ ہاؤس میں اور سواری کا انتظام کہ وہ نہایت غیر indipendent انسان ہیں۔ اگر ستارے ملے تو ہم بھی ان کے ساتھ آئیں گے۔ ان کی شرط اکتوبر میں آنے کی ہے مگر یہ زمانہ آپ کی چھٹیوں کا ہوگا۔ بہرحال ان کے اصرار پر ہم لکھ رہے ہیں اور practely آپ سے جواب چاہتے ہیں۔ عاشمہ کے کیا حال ہیں۔ آج کل تو آپ کی بہو اور پوتا بھی آپ کے پاس ہے۔ سب کو سلام دعا پیار خراج میری۔

آپ کی...... صغرا مہدی

۲۳؍دسمبر ۱۹۹۱ء

مظفر صاحب! آپ بہت برے ہیں۔ استعفیٰ دے دیا، ہمیں بتایا بھی نہیں۔ ویسے بھی یہ سمجھ لیا کہ ہم کلکتہ آئے اور آپ سے ملے بنا چلے گئے۔ دوسرے ہماری بلیک لسٹ میں آپ پہلے تو نہیں تھے اب ہیں (یہ حوالہ اتنا پرانا ہے کہ آپ بھول چکے ہوں گے پچھلے خط میں آپ نے کیا لکھا تھا)

سیدہ سے آپ کی کھڑتل باتیں کہہ دیں ان سے۔ کیونکہ ہم نے عارف کو رو دیا ہے سو انھیں بری نہیں لگیں۔ مگر آپ کی اطلاع کے لیے ابھی نہ ہم نے کلکتے کو نوازا ہے نہ انھوں نے۔ اب ہم پرووسٹ بالکل نہیں ہیں اگست ہی میں استعفیٰ دے بیٹھے با حسرت و یاس نہیں بلکہ بہ طمطراق وجال وجلال۔

ہم شعبے کا ذکر بالکل نہیں کریں گے۔ (جیسے آپ تو اس کے لیے بے قرار ہیں) اب ہم عنقریب ایک دو سال بعد نوکری چھوڑ رہے ہیں بس بہت ہو لیا۔ آپ کیا کریں گے۔

اب تو وہاں عاصمہ کا بھی دل لگ گیا ہے۔ بچاری نہ دل لگائیں تو کیا کریں آپ

سے دل لگانے کی غلطی جو کر چکی ہیں۔ خالد محمود بہت خوش ہیں۔ خیر آپ کی جگہ کسی کو آنا ہی تھا تو خالد محمود ہی آئے اچھا بدل ہیں۔ چلیے نعم البدل نہ سہی۔ ہاں بھئی ہم بھی تو جگاڑ کر کے سرکاری ڈیلی گیشن میں موریشش ہو آئے۔ یہ خبر آپ نے نہیں پڑھی یا پڑھ کر نظر انداز کر دیا۔ بہت مزہ آیا۔ ملک خوبصورت، چھوٹا خاموش، پرسکون دلچسپ لوگ اور ایک ہفتے اردو والوں کے ساتھ رہنا خوب تجربہ رہا۔ اب عنقریب ایک رپوتاژ نما سفرنامہ پڑھیں گے "چلنا ہے تو موریشس چلیے"۔ عاصمہ کو آداب، صبا کو پیار۔

آپ کی...... صغرا مہدی

....

مظفر صاحب۔ آداب

سیر کی پھول چنے شاد رہے
باغباں جاتے ہیں گلشن ترا آباد رہے

آپ کی کمی نہیں محسوس ہوئی، یہ کہنا تو غلط ہوگا مگر آپ کے بغیر بھی بہت خوش اور آرام سے رہے۔ معصوم شرقی، افضال صاحب، شکیل صاحب سب نے پذیرائی کی۔ گھر میں تو بالکل ایسا لگا کہ اپنے ہی گھر میں ہیں۔ خاطر اور تواضع اور آرام کے پورے خیال کے ساتھ بیحد اپنائیت کے احساس نے مجھے Comfortable رکھا۔

ایمن اور زمن کی موجودگی نے ماحول میں اور بھی خوش گواری پیدا کر دی۔ دونوں سے بہت دوستی ہو گئی۔ ایمن کی منطقی باتوں سے نہایت مرعوب رہے۔

اس خط کو آپ جو بھی سمجھیں شکریہ کا خط نہ سمجھیے گا۔ کیونکہ اس سے معاملہ فورمل ہو جاتا ہے۔ عاصمہ، فضیل، صبا، زرّیں، صدف اور چھوٹے میاں تک نے مجھے مسکرا مسکرا کر خوش آمدید کہا۔ آپ کی لائبریری سے استفادہ کیا۔ آپ کی الماری میں رکھے لاتعداد مقالوں میں سے کچھ سے نوٹس لیے جن کا تعلق میرے کام سے تھا۔

بہر حال یہ سفر نہایت کامیاب رہا۔ اور اب ڈر یہ کہ پھر نازل نہ ہو جائیں۔

بس ایک شکایت ہے کہ عنوان چشتی کے ساتھ تصویر لگا رکھی ہے اور ہمارے ساتھ نہیں مگر مجھے معلوم ہے کہ آپ جواب میں کیا کہیں گے؟ چلیے اگلی مرتبہ نرسمہا راؤ کو بلا کر نہ

کھڑا کیا ہو کیمرے کے سامنے تو کہیے گا۔ خدا حافظ۔

آپ کی دوست بہن جو بھی سمجھیں۔ دو کتابیں نذر کیے جا رہے ہیں۔

صغرا مہدی

………………

مظفر صاحب۔ آداب

ابھی تک اس نئے ہیڈ کا انتظار تھا اس لیے آپ کو خط نہیں لکھا مگر آپ کو کیا امر مانع تھا۔ کاہلی، چلیے معاف کیا۔

خدا کرے آپ اچھے ہوں اور دشمن زیر پا کہہ کر خوب چل پھر رہے ہوں۔

ہم لوگ اچھے ہیں اب یہ بھول چکے ہیں کہ تدریس نام کی بھی کوئی چیز ہوتی ہے۔ اچھی گزر رہی ہے۔

شعبہ غفلت کی نیند سو رہا ہے۔ جامعہ پر مکمل خاموشی ہے۔ اس لیے راوی چین ہو چین لکھ رہا ہے۔ اب کی پھر مدھیہ پردیش اکیڈمی کو دھمکی دی ہے کہ اگر انھوں نے آپ کو کل ہند ایوارڈ نہیں دیا تو ان کی خیر نہیں۔ خدا کرے وہ یہ نہ پوچھ بیٹھیں کہ آپ کیا کر لیں گی۔ عاصمہ کیسی ہیں صبا کیا کر رہی ہیں۔ ایک کو سلام دوسری کو دعا اور آپ کو بھی دعائے صحت و عافیت یعنی آپ کو صحت دوسروں کو عافیت۔ آپ کی دوست……صغرا مہدی

………………

۲۶ر ستمبر ۱۹۹۶ء

مظفر صاحب۔ آداب

کل آپ سے بات ہوئی۔ رسید کی کاپی ارسال ہے۔ آپ کا خط آیا چلیے اسی بہانے آپ لوگ یاد بھی بہت آ رہے تھے۔ شعبہ سے ہم آج کل چھٹی پر ہیں۔ عبید صاحب حکمراں……لوگ برگشتہ……صوفی آمادۂ پیکار……وائس چانسلر راہِ عدم پر روانہ……جامعہ بے والی و وارث……گربۂ حسن خوف زدگی کی حالت میں۔ وائس چانسلری کرنے میں کوشاں۔ فتنہ ہائے جامعہ آمادۂ پیکار۔ خالد محمود مالک بن کر مغرور اور ساتھ میں مفرور۔ عینی

آپا صاحبِ فراش، شہر میں ڈینگو بخار کا خوف۔ بھائی اس تھوڑے کو بہت سمجھو۔ اگر حالات نے اجازت دی تو جلدی تفصیل سے روشنی ڈالیں گی۔ حالات حاضرہ اور حالت ذاتی پر۔

پریشان حیران......صغرا

....

مظفر صاحب۔ آپ کو، عاصمہ اور بچوں کو نیا سال مبارک۔

جناب ہم بیمار پڑے آپ نے پوچھا بھی نہیں۔ اخباروں میں آپ کا نام دیکھا اردو کانفرنس کے لیے آپ کی آمد کا گھر سے معلوم ہوا کہ یہ صرف رعب ڈالنے کا تھا۔ آپنے گھر کے لیے کہا تھا میری بہن اس کو لینے میں intested ہیں اسی کو دے دیں جو آپ نے کہا تھا۔ آپ بتایئے کہ کیا ارادہ ہے۔ عاصمہ کو آداب۔ بچوں کو دعا پیار۔

آپ کی......صغرا

مظفر صاحب

غیر پھرتا ہے لیے یوں ترے خط کو اگر
ہم نہ بھی پوچھیں تو وہ بتائے گا ضرور

آپ یہ سمجھ ہی گئے ہوں گے کہ "غیر" کون ہے؟ مبارک ہو آپ دادبن گئے ہیں۔ امید ہے کہ آپ ظ۔ انصاری کی طرح یوں نہیں کہیں گے" آہستہ آہستہ ابھی میں مارکٹ میں ہوں۔"

آپ کو جس شگفتگی سے خط شروع کیا ہے ہم اتنے خوش دل اور شگفتہ ہیں نہیں مگر اپنی مایوسی الجھن کو آپ پر مسلط کیوں کریں۔

کیسے ہیں آپ۔ آپ نے تو خط ہی نہیں لکھا۔ غالباً شعبہ کی سربراہی کی مزد مصروفیت ہوگی۔ عصمہ اور صبا کیسی ہیں۔ آپ کے گھر پر سب اچھے ہیں مع ننھے منے کے۔ عاصمہ کو بہت بہت مبار کباد اور صبا کو بھی۔

جامعہ چل رہی ہے ہمارے بغیر مگر ہوسٹل نہیں۔ عینی آپا کو گیان پیٹھ ایوارڈ مل گیا جس پر سب کے ملے جلے reactions ہیں۔ حنیف کیفی صاحب صدر شعبہ اس کی

اطلاعات آپ کو مختلف رسالوں سے مل چکی ہوں گی۔ ضیاء الرحمٰن صدیقی کا ہماری جگہ پر عارضی تقرر کی کوشش۔ وہاج کا خط و کتابت کورس اخراج اور تحسین شاہ کی تقرری۔

خیر چھوڑیے فی الحال تو ایک شاگرد آپ کے سامنے زانوئے ادب تہہ کرنا چاہتی ہیں وہ ہیں ہماری دوست عذرا رضوی انھوں نے کچھ نظمیں اور غزلیں کہی ہیں مگر آپ سے یہ تصدیق چاہتی ہیں کہ واقعی یہ نظمیں، غزلیں کہی جا سکتی ہیں جو بھیج رہے ہیں۔ وہ تو نظمیں ہیں مگر حوصلہ ملے گا تو غزلیں بھی بھیج دیں گی۔ امید ہے کہ آپ ہماری خاطر یہ خدمت ضرور انجام دیں گے۔ کیونکہ ہماری reach میں دو شاعر ہیں وہ صرف آپ کو approve کرتی ہیں۔ عاصمہ کو سلام کہیے اور صبا کو پیار۔ خدا سے امید ہے کہ وہ ہمیں آپ کو بور اور عاصمہ کو خوش کرنے کا موقع دے گا کہ ہم آپ کے مہمان ہوں۔ طاہر آپ کو بہت پوچھتے ہیں۔

آپ کی دوست......صغرا

....

۲۹ر نومبر

محترمی مظفر صاحب۔ آداب

خط تو آپ کو نہیں لکھا مگر پچھلے دنوں آپ سے رابطہ برابر رہا۔ آپ کے مضمون ''نئی کہانی آج اور کل'' کے ذریعے جن میں سے ہم نے خوب نقل ٹیپی۔ آپ کے اداریے سے آپ کا ماچس والا اقتباس لیا اور پھر اردو اکیڈمی سے شائع شدہ ''دہلی میں آزادی کے بعد طنز و مزاح'' نظر پڑا کسی اور کے پاس۔ اکیڈمی میں اپنا protest رجسٹرڈ کیا اور پھر ہمارے بارے میں جو آپ نے لکھا اس کو پڑھ کر ہم اس قدر پر بھاوت ہوئے کہ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ آج آپ کو خط لکھ مارا۔ جب آپ کی یاد دلانے والی اتنی باتیں ہوں تو پھر آپ ہمارے خط سے کیسے بچ سکتے ہیں۔ اور سنائیے کیا حال ہے۔ عاصمہ کیسی ہیں اور صبا کا کیا حال ہے؟ یہاں تو سینئر پروفیسر اور صدر شعبہ میں خوب ٹھنی ہے۔ اُدھر شاطرانہ چالیں۔ ادھر لانا تو میرء قرالی۔ کبھی کبھی ہم کھینچ بلائے جاتے ہیں اور Balance کرتے ہیں۔ ایک خبر سے آپ خوش ہوں گے کہ قرۃ العین حیدر کے لیے ڈاکٹر ذاکر حسین چیئر کے لیے نام پیش ہوا ہے۔

اور نہلے پر دہلا عظیم الشان صدیقی نے حسن صاحب کا نام پیش کر دیا اور کیا لکھیں خالد محمود زور شور سے کام کر رہے ہیں۔ جامعہ میں امجد علی خاں سرود سنانے آ رہے ہیں۔ میری طرف سے عاصمہ کو آداب کہیے گا بچوں کو دعائیں۔ آپ کی دوست......صغرا

....

مظفر صاحب۔ آداب

آج مجھے خالد محمود سے ہمشیرہ کے سانحہ ارتحال کی خبر ملی بہت افسوس ہوا۔ بیمار تو وہ کافی تھیں مگر ایسا نہیں لگتا تا کہ یہ ہو جائے گا۔ بھائی بہن کے تعلقات اور محبتیں ایک عجب طرح کی ہوتی ہیں اور پھر آپ جیسے لوگ جو اپنے خاندان سے بہت ہی قریب ہیں ان کے لیے یہ صدمہ جانکاہ ہے مگر بہر حال یہ زندگی کی قیمت ہے جو ہم سب کو ادا کرنی پڑتی ہے۔ یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ میں آپ کے غم میں شریک ہوں۔ عاصمہ سے بھی تعزیت کر دیجیے گا۔ صبا کو دعا۔ آپ کی دوست......صغرا مہدی

....

مظفر صاحب۔ آداب

عاصمہ نے بتایا ہوگا کہ ہم پھر نازل ہو رہے ہیں۔ اقبال سمان ہوا میں معلق ہو گیا ہے۔ بمشکل ۲۸ کا آنے کا ٹکٹ ملا ہے واپسی کا ٹکٹ ۲/جنوری کا ویٹنگ لسٹ پر ہے۔ یہاں سے بھی ہم گدی ودھیان کر کے اسے confirmed کرانے کی کوشش کریں گے، مگر اپنے بھائی رضا کے اصرار پر ٹکٹ کی زیراکس بھیج رہے ہیں۔ آپ کہاں اس جھنجھٹ میں پڑیں گے۔ فضیل کو تکلیف دیجیے گا یا پھر اپنے چیلے چپاٹوں کو۔ اور اس کو confirmed کرا دیجیے ورنہ آپ کے سر پڑ رہیں گے۔ بس راجدھانی سے ۲۹/دسمبر کو پہنچ رہے ہیں۔ بس دو دن لائبریری کے لیے چاہیے۔ چاہیے تو شانتی نکیتن جائیں مگر اب شاید ممکن نہ ہو۔ میں فون بھی کروں گی۔ یہ Speed post سے ملے گا۔

سب کو سلام و دعا۔ صغرا

....

یکم فروری

مظفر صاحب۔ آداب

پرویز شاہدی انعام مبارک ہو، یہ مبارکباد کافی تاخیر سے دی جارہی ہے اس کا سبب ایک نئی آفت ہے جو اس خستہ جان (خستہ تن نہیں) کے سر پر آئی ہے کہ شیخ الجامعہ نے provost بنادیا ہے خواتین کے ہوسٹل کا۔ اور اب ہم جس سے خفا ہوتے ہیں کہتے ہیں کہ ''خدا تجھے پرووسٹ بنائے۔''

اغیار سے آپ کی آنکھوں دیکھی خیریت معلوم ہوئی۔ سنا ہے خدا نظر بد سے بچائے آپ بہت صحت مند اور Young نظر آرہے تھے۔ بس اب صدر شعبہ تو وقت کاٹ رہے ہیں۔ آنے والے صدر شعبہ آنے کے لیے پر تول رہے ہیں۔ سینئر پروفیسر کم ہی نظر آتے باہر شاید کسی نئے فتنے کی تلاش میں ہیں۔ عظیم الشان صاحب کی نئی کتاب ''اظہارِ خیال'' آگئی ہے۔ ذاکر صاحب اپنی صوفیانہ پوز بنائے گاہے گاہے نظر آجاتے ہیں اور آپ سنائیں کہ کیا ہورہا ہے، عاصمہ کیسی ہیں؟ ان کو بہت پوچھیے گا۔ بچوں کی طرف سے پریشان نہ ہوں۔ وہ بہت مزے بنارہے ہیں جب بھی فرصت ملی تو خود جاکر ان کا حال لکھیں گے۔ آپ سے کب ملاقات کے امکانات ہیں؟ شعبہ کی فضا بہت ڈل ہے۔

خاکسار.....صغرا مہدی

....

صلاح الدین نیّر

مکرمی مظفر حنفی صاحب۔ السلام علیکم

عنایت نامہ ملا۔ خلیل الرحمٰن اعظمی کا مضمون بھی ملا۔ انشاء اللہ مارچ کے شمارہ میں شامل رہے گا۔ میرے نام آئے ہوئے ان ۵۰ برسوں میں نامور مشاہیر کے بے شمار خطوط موجود تھے۔ میں نے ان میں سے ۱۲۵ دانشورانِ شعروادب کے منتخب خطوط شائع کیے ہیں۔ کتاب 'پھولوں کا لباس' کے نام سے شائع ہوئی ہے۔ صفحات ۲۲۴۔ اس کتاب میں

آپ کے دو خطوط بہ شکل اقتباس شامل ہیں۔ کتاب اس خط کے ساتھ مرسل ہے۔ براہِ کرم کتاب ملنے کی رسید سے نوازیے گا اور میری خواہش ہے کہ آپ تبصرہ بھی فرمایئے "خوشبو کا سفر" میں شائع کروں گا۔ امید ہے "خوشبو کا سفر" پابندی سے مل رہا ہوگا۔ الحمدللہ خوشبو کا سفر ۱۵ ویں سال میں داخل ہوا ہے۔ تا حال ایک شمارہ بھی تاریخ مقررہ کے بعد شائع نہیں ہوا۔ خوشبو کا سفر کے ۱۴ برس پر آپ سے تحریر کا استدعا ہے۔ تازہ شمارے میں آپ کی غزل شامل ہے۔

مخلص صلاح الدین

....

صغیر افراہیم (پروفیسر)

14/12/97

عمِ محترم۔ تسلیم بصد تعظیم

اکتوبر میں ہم لوگ بھوپال گئے تھے کیونکہ میرے خالو جان (جناب اشتیاق عارف) کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی۔ اب اللہ کے کرم سے بہتر ہیں۔ ان کی زبانی معلوم ہوا کہ بھیاّ کی شادی ہو رہی ہے لیکن ولیمہ آپ دہلی میں کر رہے ہیں۔ ہم لوگ دونوں جگہ سے محروم رہے۔ بہر حال بہو کی آمد بہت بہت مبارک ہو۔ اللہ آپ لوگوں کی زندگیوں میں بے پناہ خوشیاں بھر دے۔ آمین

سیما (میری اہلیہ) آپ کو مؤدبانہ سلام لکھواتی ہیں۔

اس دوران میری چار کتابیں آ چکی ہیں۔ ہندی کی کتاب روانۂ خدمت کر رہا ہوں۔ دیگر کتابیں بھی بھجوانے کی کوشش کروں گا۔ فقط

دعا کا طالب...... صغیر افراہیم

....

صفدر (ڈاکٹر)

14/11/92

مشفقی ومحترمی حنفی صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے اس خط سے قبل کتاب ''جدید شعری تنقید'' مل چکی ہوگی۔ کتاب میرے خسر مرحوم حسن بشیر کے نام منسوب ہے۔ میرے ایک عزیز دوست حیدؔر بیابانی کی کتاب ''ننھی منی باتیں'' بھی رہائش کے پتے پر ارسال کی گئی ہے۔ ایک اور کتاب ''بے آمیز'' ترتیب دے رہا ہوں۔ اس میں انشائیہ، افسانہ اور شاعری سے متعلق میرے شائع شدہ مضامین، ریڈیائی تقاریر اور کتابوں پر چھپے تبصرے شامل ہوں گے۔ ''جدید شعری تنقید'' پر اپنی آراء سے نوازیں۔ ممنون ہوں گا۔

نیا دور میں آپ کی خودنوشت تفصیلی تعارف اور آج کل میں شائع شدہ مدیر کا تعارفی نوٹ بھی نظر سے گزرا۔ احباب نے یہ سب بڑے شوق سے پڑھا۔ لگ رہا تھا ہمارا اپنا قد بلند ہو رہا ہے۔ امید ہے آپ مع الخیر ہوں گے۔ والسلام

صفدر

……………

بزرگ محترم مظفر بھائی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اقبال پروفیسر کے عہدے پر آپ کا تقرر آپ کی علمی شخصیت کا اعتراف ہے۔ کلکتہ منتقلی سے قبل آپ کا ایک خط ملا تھا کہ ''دیکھیں کب سپر انداز ہوتا ہوں۔'' پھر 'بلٹز'، بمبئی سے اطلاع ملی کی آپ نے یہ عہدہ قبول کرلیا ہے۔ پتہ نہ معلوم ہونے کی وجہ سے کوئی خط نہیں لکھ سکا۔ عرصہ بعد مختلف رسائل میں آپ کا پتہ دیکھنے میں آیا۔ ''نیک خواہشات'' لکھنے کا وقت نکل گیا تھا۔

کل مورخہ ۸/ اگست کو برادرم محمد اسد اللہ کو وائیوا کے لیے طلب فرمایا ہے، کلکتہ آنا اور پھر آپ کی خدمت میں حاضری بڑی مسرت کی بات ہے۔ مگر……

محمد اسد اللہ، نشتر سے زیادہ بے روزگار رہا ہے۔ ابھی ابھی جولائی کے دوسرے ہفتے میں ناگپور میں ایک ہائی اسکول میں ان کو جگہ ملی ہے۔ مفلوک الحالی کے سبب اس سفر کا متمول نہیں ہوسکتا۔ اپنے ایک انشائیے میں اسد نے لکھا ہے ''میرے اپنے جسم و جان کو مشقِ ستم کے لیے ناکافی سمجھتے ہوئے قدرت نے بیوی بچوں کے پیوند جوڑ دیے۔'' اس قسم کے جملے ان کے انشائیوں میں ہیں۔ ایک انشائیہ ''بوڑھے کے رول میں'' (ان کی آنے والی کتاب کا سرنامہ بھی یہی ہے) نہایت تلخ باتیں ملتی ہیں۔ لہٰذا آپ سے درخواست ہے کہ وائیوا کی شرط ہٹالیں۔ امید ہے مع الخیر ہوں گے۔ گستاخی کے لیے معافی کا خواستگار۔

آپ کے جواب کا انتظار رہے گا۔ وہاں کی ادبی صورتِ حال کیا ہے؟ میرے لیے کوئی ہدایت بھی لکھیے۔ ان دنوں بانجھ ذہن کی اذیت جھیل رہا ہوں۔ آپ کا......صفدر

....

5/2/2014

مشفق و محترم حضرت مظفر حنفی صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہٗ

میری تیسری تنقیدی تصنیف 'بے آمیز' حاضرِ خدمت ہے۔ اس سے پہلے تین کتابوں کی تو میں رسید سے بھی محروم رہا۔ مگر میرے لیے آپ میرے وہی بزرگ ہیں جن کے لیے میں نے ''پانچواں درویش'' لکھا تھا۔ امید ہے آپ مع الخیر ہوں گے۔

آپ کی گرانقدر رائے اور رسید کا منتظر

......سید صفدر

....

صادق گیاوی

۱۶/اپریل ۹۰ء

مکرمی! تسلیمات

مہربانم! مجھے افسوس ہی نہیں بلکہ میں شدت سے یہ محسوس کر رہا ہوں کہ اخلاقی

طور پر میں آپ سے شرمندہ ہوں۔ اس لیے کہ آپ کلکتہ آئے اور پوری کوشش کے باوجود آپ سے ملنے کے لیے تھوڑا سا وقت نہ نکال سکا۔

اس کی مختصر وجہ یہ ہے کہ آج ۴ ماہ سے میں ذہنی طور پر پریشان ہوں۔ جنوری ماہ میں میں خود اپنے دانت کی تکلیف سے پریشان رہا۔ فروری کے شروع ہفتہ سے ۲۸/ مارچ ۹۰ء تک میری بچی جو کلکتے میں میرے ساتھ ہے اسپتال میں زیر علاج رہی۔ ابھی اس کی صحت سے پوری طرح مطمئن بھی نہیں ہوا تھا کہ ۷/ اپریل سے اب تک اہلیہ اسپتال میں بخار کی شدت برداشت کر رہی ہے۔ ڈاکٹروں کا کہنا ہے کہ انھیں ٹائفیڈ ہو گیا ہے۔

آپ تک نہ پہنچنے کے یہی اسباب و علل ہیں، ورنہ آپ سے ملنے کی دلی خواہش ہے۔ اس خواہش نے خط کا سہارا لیا ہے اور آپ کی خیریت معلوم کرنے کی سبیل پیدا کی ہے۔ اگر پوسٹ کارڈ مل جائے تو اپنی خیریت سے فوراً مطلع کریں، اس لیے یہ عرض کر رہا ہوں کہ ارادہ ہے کہ عید کی نماز اپنے گاؤں پر پڑھوں۔ دیکھیے مالکِ حقیقی کی اب کیا مرضی ہے۔ اگر اہلیہ اسپتال سے رو بہ صحت گھر لوٹ آئی تو انشاء اللہ وطن جانے کی تیاری میں مصروف ہوں گا۔ ورنہ عید کلکتے ہی میں مناؤں گا۔ والسلام

آپ کا مخلص......صادق گیاوی

....

صبا اکرام (پاکستان)

22/7/04

محترمی و مکرمی مظفر حنفی صاحب۔ تسلیمات

میں نے جیسا کہ فون پر عرض کیا تھا شباب عالم کے ہاتھوں دو ہزار بھجوا رہا ہوں۔ واپس جانے کے بعد اپنی سہولت سے کسی وقت بذریعہ منی آرڈر میرے چھوٹے بھائی کو مبلغ پندرہ سو روپے بھجوا دیجیے گا۔ شکریہ

آپ کا......صبا

....

صفیہ ودود (ڈاکٹر)

۲۳؍نومبر ۱۹۹۵ء

محترم جناب حنفی صاحب۔ السلام علیکم

آج ہی آپ کا خط ملا خیریت معلوم ہوئی۔ میرا ریفریشر کورس کا علی گڑھ سے ٹیلی گرام آگیا ہے۔ انشاء اللہ میں ۶؍دسمبر تک پہنچ جاؤں گی۔ حیدرآباد آپنے خط لکھا تھا ان کا فارم اور آپ کے نام خط آیا۔ آپ کا خط روانہ ہے۔ آپ اگر وہاں لکچر دینے جائیں تو یہ ضرور دریافت کیجیے گا کہ اب کب ہوگا۔

لاڈلی آپا کی طبیعت ٹھیک ہے وہ سب لوگ اندور گئے ہوئے تھے اب آگئے ہیں مشتاق بھائی کے سب سے بڑے بھائی کا انتقال ہوگیا ہے۔

بہت دنوں سے تاجور صاحب کی خیریت نہیں ملی، مجھے بھی ایک ہفتہ سے زکام و بخار آرہا تھا اس لیے بھی جانا نہیں ہوسکا۔ بھائی صاحب کے یہاں سب لوگ اچھے ہیں۔ بھابھی کو سلام، بچوں کو دعائیں۔ ببلو ٹھیک ہیں، ذیشان مدینہ گئے ہوئے ہیں۔ بابو صاحب کے یہاں سب لوگ اچھے ہیں، گئی تھی۔ فقط

صفیہ ودود......

....

صغریٰ عالم (ڈاکٹر)

۳؍جون ۹۶ء

مکرمی مظفر حنفی صاحب۔ سلام مسنون، امید کہ مع الخیر ہوں گے۔

تجھ کو دیکھا نہ کبھی تجھ سے کوئی بات ہوئی   بارہا تیری ذہانت سے ملاقات ہوئی

"روحِ غزل" پڑھ کر ہی آپ کو خط لکھنا چاہا لیکن عدیم الفرصتی مانع ہوئی۔

جناب ڈاکٹر عبدالواسع بہار یونیورسٹی کی اطلاع کے بموجب آپ میرے پی ایچ

ڈی کے مقالے کے ممتحن رہے اور دیگر تفصیلات بھی ملیں، پھر بھی خط لکھ کر یہ معلوم کرنے کی جرأت نہ کر سکی کہ جناب عنوان چشتی صاحب آپ سے میری رپورٹ بھجوانے میں کیوں مانع رہے یا تاخیر کا سبب رہے۔ خیر 'سوغات' میں شائع آپ کی غزل نے بے حد متاثر کیا۔ ''بیت الحروف'' میرا دوسرا شعری مجموعہ آپ کے نام ارسال کر رہی ہوں۔

عالم صاحب سلام فرماتے ہیں۔

خیر اندیش۔ صغریٰ عالم

....

صابر دت

10/3/90

محترم جناب مظفر حنفی۔ آداب

پہلے تو آپ میری دو مبارکبادیں قبول کیجیے، ایک تو کلکتہ یونیورسٹی کے ''اقبال چیئر'' کی اور دوسری دس ہزار کے انعام کی۔

کل رات کو ظ۔ انصاری نے اپنے چاہنے والوں کو ایک فہرست دی تھی جس میں آپ کا نام سرِ فہرست تھا۔ لہٰذا آج آپ کو خط لکھ رہا ہوں۔ ''فن اور شخصیت'' کا تازہ شمارہ ''ظ۔ انصاری نمبر'' ہے۔ اس شمارے کی تقریباً کتابت ہو چکی ہے۔ مارچ کے آخری ہفتے میں پریس میں جائے گا۔ اس نمبر کے لیے پیغام روانہ کیجیے۔ عنایت ہوگی۔

جواب کا منتظر، خاکسار......صابر دت

....

صابر آروی

۱۳؍ جنوری ۹۵ء

برادرِ محترم مظفر حنفی صاحب۔ سلام و نیاز

امید کہ مزاجِ گرامی بہ خیر ہوگا۔ نوازش نامہ مؤرخہ ۲۹ر دسمبر نظر نواز ہوا۔ آپ کے خط سے میرے خیال کی تصدیق ہوگئی کہ یہ شعر جناب شآد عارفی مرحوم کا ہی ہے۔ یہ بات دوسری ہے کہ موصوف اس انداز کلام کو ترک کر چکے تھے۔ چند دن ہوئے ڈاکٹر ممتاز احمد سابق پرنسپل پٹنہ کالج کا ایک مقالہ شآد عارفی پر نشر ہوا تھا۔ مجھ سے فون پر گفتگو ہوئی تھی تو انھوں نے بھی یہ بات کہی تھی کہ گرچہ موصوف اس رنگ شاعری کو ترک چکے تھے لیکن ان کے پاس اس رنگ کے بہت سے اشعار تھے جنھیں انھوں نے اپنے مقالے میں پیش کیا تھا۔ مجھ سے کہا تھا کہ وہ بھی سب سے زیادہ آپ سے متوجہ کیے جانے کو قابلِ اعتماد سمجھتے تھے۔ اس بات کو میں نے ڈاکٹر بیدآر کو فون پر کہی تو انھوں نے کہا کہ آپ تو تحقیقی کام کر رہے ہیں۔ میں نے کہا کہ بات میرے لیے اس لیے اہم تھی کہ ہم لوگوں نے ۱۹۵۴ء میں موصوف کی یہ غزل ''مصور'' پٹنہ میں شائع کی تھی۔ خیر آپ نے ہماری رہبری فرمائی۔ ہم شکر گزار ہیں۔ پتہ نہیں آپ کو ''سرمایۂ احساس'' کے بعد میری دوسری کتاب ''گنجینۂ عرفاں'' ملی یا نہیں۔ یہ میرے عقیدت مندانہ کلام کا مجموعہ ہے۔ آپ کا......صابر آروی

....

محترم مظفر بھائی۔ سلام ورحمت

امید کہ مزاج گرامی بہ خیر ہو۔ پرسوں اپریل کا ''کتاب نما'' آیا تو آپ کی غزل پڑھ کے دل بے حد خوش ہوا اور دل نے فوراً کہا کہ آپ کو اس غزل کے لیے ہدیۂ تبریک ارسال خدمت کروں۔ خصوصاً یہ شعر:

تھوڑی سی روشنی ہے اسے جو بھی لوٹ لے
جگنو میاں کے پاس خزانہ تو ہے نہیں

آپ نے میری کتاب ''سرمایۂ احساس'' اور اس میں میرا اپنا حال احوال ضرور پڑھ لیا ہے۔ ایک دوسری کتاب جو میرے عقید تمندانہ کلام کا مجموعہ ہے عنقریب شائع ہو رہا ہے۔ انشاء اللہ نذرِ خدمت کروں گا۔

آپ کا خیر اندیش......صابر آروی

19/12/94

برادرِ محترم ڈاکٹر حنفی صاحب۔ سلام ورحمت

امید کہ مزاجِ گرامی بہ خیر ہوگا۔ رسالوں کے ذریعے اپنی نگارشات نظر نواز ہو جاتی ہے۔ ایک مسئلہ ذہن میں ادھر آیا ہوا ہے جس کا حل آپ کے پاس ہی ہو سکتا ہے۔

غالباً ۱۹۵۴ء میں یہاں پٹنہ سے ہم لوگوں نے ایک رسالہ ''مصور'' نکالا تھا، جس میں جناب شآد عارفی کی ایک غزل چھاپی گئی تھی جس کا ایک شعر اس زمانے سے مجھے یاد رہ گیا ہے وہ شعر یوں ہے:

شراب آئی ہے سو حجابوں میں چھپنے والے سوال یہ ہے
جہاں تھا بچپن میں کیا وہیں ہے گلاب عارض کا خاکی اب تک

آج چالیس سال بعد ایک صاحبِ نظر نے یہ فرمایا کہ رنگ کے اعتبار سے یہ شعر شآد عارفی کا ہو ہی نہیں سکتا ہے۔ آپ کی کتاب ''شاد عارفی ایک مطالعہ'' کچھ مدد کر سکتی ہے اور پھر آپ تو خود ہی اس کے expert ہیں۔ برائے کرم اس مسئلے پر روشنی ڈالنے کی زحمت فرمائیے، کرم ہوگا۔ ویسے اگر یہ شعر شآد عارفی کا نہیں ہے تو اپنے انداز بیان اور رنگِ تغزل کے اعتبار سے کس سے منسلک کیا جا سکتا ہے۔ میرے پاس ''مصور'' کی کاپیاں محفوظ نہیں ہیں اور نہ ہی لائبریری میں سب کاپیاں مہیا ہیں۔ ابھی حال میں ڈاکٹر ممتاز احمد پٹنہ یونیورسٹی کا مقالہ شآد عارفی پر AIR سے نشر ہوا تھا ان سے رجوع کرنے پر بھی تشفی بخش جواب نہیں مل سکا۔ امید کہ جواب سے نوازیں گے۔

آپ کا خلوصِ کار......صابر آروی

……

صادق اثری

کٹک/ ۹ مارچ ۱۹۹۲ء

قابلِ احترام مظفر حنفی صاحب۔ سلام مسنون

پچھلے دنوں اڑیسہ اردو اکادمی کے سالانہ مشاعرہ میں شرکت کے لیے آپ کٹک آئے مگر میری بدنصیبی نے آپ سے ملاقات کا شرف حاصل کرنے سے مجھے محروم رکھا۔ اچانک بخار نے دبوچ لیا۔ بدن میں حرارت کے ساتھ کپکپی بھی تھی اور کھانسی بھی کہ رکنے کا نام ہی نہ لیتی تھی۔ ایسی حالت میں مجبوری کا غلبہ ناگزیر تھا۔ آپ سے اپنے مجموعۂ کلام کا پیش لفظ لکھوانے سے متعلق خاص گزارش بھی کرنا تھی مگر طبیعت کی خرابی نے میری اس خواہش کو مایوس کی چلچلاتی ہوئی دھوپ میں جلنے پر مجبور کر دیا۔ اب تو کلکتہ جا کر ہی آپ سے ملوں گا اور اپنی گزارش پیش کروں گا۔ خدارا میری مجبوری کو بداخلاقی پر محمول نہ کریں۔ آپ بڑے ہیں، بہت بڑے۔ میں آپ کے سامنے ایک بونے سے زیادہ نہیں ہوں۔ مجھے امید ہے کہ میری مجبوری آپ کی ناگواری خاطر کا باعث نہ ہوگی۔ خدا کرے آپ مع الخیر ہوں۔

اسیرِ خلوص۔ صادق اثری

....

صبیحہ موہانی سحرؔ

11/2/94

محترم جناب حنفی صاحب۔ خدمت میں سلام وخلوص

امید ہے مزاج گرامی شگفتہ ہوں گے۔ اس سے قبل بھی آپ کی خدمت میں ایک خط ارسال کیا تھا لیکن پتہ دیکھ کر نہیں لکھا تھا اس لیے شک تھا کہ پتہ نہیں آپ کو خط ملا کہ نہیں۔

آپ لوگوں کے ساتھ جو تصویریں کھینچی گئی تھیں وہ آ گئی ہیں آج ہی آپ لوگوں کے لیے پرنٹ ہونے کو دی ہیں ملتے ہی روانہ کروں گی۔ لیجیے میں اپنی والی تصویروں میں سے آپ کو بھیج رہی ہوں۔ دو ایک اور ہیں وہ بعد میں روانہ کروں گی۔

محترم ایک تصویر میں آپ میں اور عنوان صاحب ہیں۔ میری خواہش ہے کہ ایک پیج پر تین غزلیں اور یہ تصویر شائع ہو اگر اجازت ہو تو میں ایک ساتھ پہلے پیج پر شائع کروں،

مجھے آپ کی وہ غزل بہت پسند ہیں:

تتلی، شگوفے، جگنو، ستارے سب تیری پہچان، لبیک لبیک

اسی غزل کو میں شامل کرنا چاہتی ہوں۔ تین غزلیں تین تصویر ایک ساتھ شائع ہوں گی۔ وہ بھی اگر آپ لوگ اجازت دیں گے۔

آپ لوگوں کے ساتھ گزارا وقت ایک یادگار دن کی طرح ہمیشہ یاد رہے گا۔ محترم میرے شوہر آپ سے بہت متاثر ہوئے ہیں۔ ویسے الٰہ آباد کے لوگوں نے تو یہاں تک کہا ہے کہ مظفر حنفی صاحب نے ہر شاعر کو مات دے دی، ہر جگہ آپ کے چرچے ہیں اور آپ کی اسی غزل کے جبکہ لوگ اس سے پہلے بھی یہ غزل سن چکے ہیں۔ اور ہاں سخنور کالم کے لیے آپ اپنی تصویر ضرور ارسال کریں اور کوئی ایسی کتاب بھی جس میں آپ کے بارے میں تفصیل درج ہو یا پھر آپ خود لکھ کر روانہ فرمائیں۔ امید ہے ''نسیمِ سحر'' کے لیے آپ کی تخلیق برابر ملتی رہے گی۔ آپ کی نئی غزلوں کا بھی شدت سے انتظار رہے گا۔ انشاء اللہ ہم لوگ بہت جلد مظفر حنفی نمبر نکالنے کی کوشش کریں گے۔ ہمیں آپ کے بھرپور تعاون کی ضرورت ہے۔ آپ کے بیٹے صاحب کی طبیعت کیسی ہے؟ خدا کرے وہ جلد صحت یاب ہو جائیں۔ آمین۔

''نسیمِ سحر'' کے لیے اپنی قیمتی مشوروں سے بھی نوازتے رہا کریں۔ ایک بات اور ہم لوگ آپ کو مجلسِ مشاورت میں شامل کرنے جا رہے ہیں اس بابت بھی آپ کی اجازت...... باقی سب خیریت ہے میرے شوہر اور بچے سلام عرض کرتے ہیں۔ فقط

ناچیز۔ صبیحہ موہانی سحر

....

صبا مدنی ظفر

میرے بیحد محسن محترم برادرِ مکرم۔ تسلیمات

فرمان فتح پوری (مقیم حال پاک) نے شیروانی (الطاف حسین) کے ذمے ایک کتاب مشاہیر فتحپور مرتب کرنے کو کہہ کر ظفر اقبال کو Assisstant بنایا ارا پنے پیسے سے

چھپوانے کو کہا ہے۔ کبھی ظفر اقبال نے بتایا ہو شاید اس میں آپ کے نام کے ساتھ مختصر تبصرہ ہے آپ کی تخلیقات کی تعداد صرف سات درج ہے۔

میں نے شیروانی صاحب سے بتایا حنفی صاحب کی تخلیقات کی تعداد میرے خیال سے ساٹھ ستر ہے۔ مگر انھوں نے اتنا ہی رکھا ہے یعنی صرف ۷ عدد۔ میرے اصرار پر انھوں نے مجھ سے کہا آپ مستند طور پر کتابوں کی تعداد دیں لہٰذا آپ سے ملتمس ہوں کہ اگر کسی رسالے یا کتاب میں آپ کی ساری تخلیقات کی تعداد اور تفصیلی باتیں درج ہوں تو مجھے لکھیں تا کہ میں انھیں پیش کر کے پوری باتیں مشاہیر فتحپور میں چھپوا سکوں۔ جلد ہی طباعت اور اشاعت ہونے والی ہے۔

محترمہ بھابی صاحبہ کو آداب اور بچوں کو دعائیں۔ آپ کا......ظفر

……

محترم المقام، واجب الاحترام، عظیم المرتبت

صد سلام و صد نیاز، شد ہزاراں رحمتیں۔ مزاج معلیٰ

حضور والا کو متعدد عریضے مرسلِ خدمت کیے لیکن محض محروم رہا۔ بہر کیف فضا ابن فیضی، جگن ناتھ آزاد، تارا چند رستوگی اور متعدد اکابرین کی تصویر اور غزلیں برائے اشاعت درخصوصی غزل نمبر آ چکی ہیں۔ ستارہ امتیاز فرمان فتحپوری صاحب کے گرامی نامے کا انتظار ہے کیونکہ وہ بہت خاص الخاص ماہنامہ ''فلسفۂ حیات'' ہیں۔ ان کے خطوط سنسر میں رکے رہتے ہیں، اس لیے تاخیر ہوتی ہے۔ قلیل وقت بچا ہے، جلد از جلد غزل مع تصویر عطا فرمائیں۔ فضا ابن فیضی صاحب کو سرپرستی و نگرانی دونوں قبول نہیں۔ انھیں سرپرست رکھوں یا نگراں وہ سرپرست تو آپ نگراں، آپ کو سرپرستی پسند ہو تو ان کو نگراں کر دوں۔ شمارہ اول شائع ہوا تھا ختم ہو گیا۔

بیحد ممنونِ رحم و کرم و احسانات عظیم آپ کا۔

بدنصیب بھائی (جسے بھائی بھی خط تک کا جواب نہ دے)۔

صبا مدنی

ضیاء الرحمٰن نیر

6/8/91

مکرمی ڈاکٹر صاحب۔ السلام علیکم

آپ کا خط مجھے خاصی تاخیر سے یعنی ۲۰/ جولائی کا روانہ کردہ ۳/ اگست کو ملا۔ اسی لیے جواب میں دیر ہوئی۔ جب میں بمبئی سے واپس آیا تو معلوم ہوا کہ آپ کلکتہ تشریف لے جاچکے ہیں۔ انشاء اللہ جلد ہی ملاقات ہوگی۔ آپ نے جو مشورہ دیا ہے میں جلد ہی قدوائی صاحب سے رابطہ قائم کر کے وہ انٹرویو حاصل کرنے کی کوشش کروں گا۔ پھر آپ کو مطلع کروں گا۔ امید ہے بھابی اور بچے ٹھیک ہوں گے۔ یہاں کا موسم اچھا خاصا گرم ہے وہاں موسم کی کیا کیفیت ہے۔ غزلیں مل گئی ہیں شکریہ۔ میری طرف سے بھابی صاحبہ کی خدمت میں سلام پیش کریں۔ شمع بھی آپ دونوں کو سلام کہتی ہیں اور اکثر آپ کی باتیں ہوتی ہیں۔

مخلص......رحمٰن نیر

....

17/1/95

مکرمی جناب ڈاکٹر صاحب۔ السلام علیکم

بڑی بیٹی کے سلسلے میں اخبار اشتہار کے جواب میں کلکتہ سے ایک خط آیا ہے۔ اسے آپ کی خدمت میں روانہ کر رہا ہوں اگر کچھ پتہ لگ سکے کہ کیسے لوگ ہیں تو اطلاع فرمائیں۔ شکر گزار رہوں گا۔

مخلص......ضیاء الرحمٰن نیر

....

18/3/2003

مکرمی مظفر حنفی صاحب۔ السلام علیکم

امید ہے خیریت سے ہوں گے۔

آپ کی غزل بیسویں صدی کے ''افسانہ نمبر'' انعامی مقابلے میں پہلے انعام کی مستحق ٹھہرائی گئی تھی۔ رقم بذریعہ چیک ارسالِ خدمت ہے قبول فرمائیں۔

مخلص

......ضیاء الرحمٰن نیّر

....

ضمیر کاظمی

۱۴؍ اگست ۲۰۰۳ء

مظفر بھائی۔ خلوصِ بیکراں

آپ کا نوازش نامہ ملا۔ ضمیر نوازی کے لیے بے حد ممنون ہوں۔ ''آشومیدہ'' کے سلسلے میں آپ کے ستائشی کلمات میرے لیے سند عالیہ ہیں۔ آپ کی تحریریں پڑھ کر احساس ہوا کہ کوئی بھی دانشور یونہی عظیم اور محترم نہیں ہو جاتا۔ اس کا ظرف تابندہ اور وجدان آفاقی ہوتا ہے۔ خدا آپ کو عمرِ خضر اور قابلِ رشک تندرستی عطا فرمائے تاکہ آپ اسی طرح اپنی مستند تحریروں سے مستحق گمشدہ فنکاروں کی حوصلہ افزائی فرماتے رہیں۔ ایک بار پھر دل کی تمام گہرائیوں سے شکر گزار۔

آپ کا اپنا...... ضمیر کاظمی (بمبئی)

....

ضیاء الرحمٰن صدیقی (پروفیسر)

۱۰؍ جنوری ۹۳ء

محترم قبلہ جناب پروفیسر مظفر حنفی صاحب۔ سلام و رحمت

آپ کی خدمت میں پہلی بار خط ارسال کر رہا ہوں۔ بہت دنوں سے دل چاہ رہا تھا کہ آپ کو خط لکھوں۔ ستمبر ۹۲ء سے پنجاب یونیورسٹی چنڈی گڑھ میں عارضی طور پر پڑھا رہا ہوں یہاں پر صرف P.G. شعبہ ہے اس لیے ایم اے کی کلاسیز لینا پڑتی ہیں۔ اس سال

بورڈ ف اسٹڈیز میں جو نیا پینل بنا ہے اس میں خاکسار بھی پینل انوائٹی تھا۔ ایگزامنرز کے پینل میں آپ کا نام بھی شامل ہے۔ آپ سے ملاقات ہوئے ایک عرصہ ہو گیا۔ سلطان انجم ایڈیٹر تعمیر ہریانہ بھی آپ کا ذکر کرتے رہتے ہیں اور تخلیقات کا پابندی سے انتظار کرتے ہیں۔ گزشتہ ماہ دلی گیا تھا۔ صغرا آپا کے گھر جانے کا اتفاق ہوا تھا آپ دلی کب تشریف لا رہے ہیں۔ یا چنڈی گڑھ تشریف لائیں تا کہ آپ سے نیاز حاصل ہو سکے۔ آپ اس عہد کے معدودے چند ادبا اور شعرا میں سے ایک ہیں۔ انڈو پاک کے مختلف رسالوں کے ذریعے آپ سے ملاقات ہوتی رہتی ہے۔ آپ کی اگر کوئی نئی کتاب مارکیٹ میں آنے والی ہو یا آگئی ہو تو ضرور تحریر فرما دیں تا کہ مارچ کے بعد کے بجٹ میں ہم اپنی لائبریری کے لیے خرید سکیں۔ میری ملازمت کے سلسلے ابھی مستقل نہیں ہو سکا ہے اگر آپ کے علم میں کوئی جگہ ہو تو اپنے ایک ادبی شاگرد کو ضرور اطلاع کر دیں میں آپ کا بے حد ممنون کرم ہوں گا۔ امید ہے آپ کا مزاج گرامی مع الخیر ہوگا۔ نیاز آگیں...... ڈاکٹر ضیاء الرحمٰن صدیقی

……………

محترم پروفیسر مظفر حنفی صاحب۔ آداب

تبصرہ تو بہت پہلے لکھ لیا تھا۔ لیکن ارسال کرنے میں تاخیر ہو گئی کیونکہ میں بیمار رہا۔ ابھی تک کمزوری باقی ہے۔ امید ہے کہ آپ معاف فرمائیں گے۔ اس میں آپ ترمیم و اضافہ کر لیں اور جس رسالہ میں شائع کرائیں اس کا نام مجھے ضرور لکھ دیں۔ امید کہ آپ کا مزاج گرامی مع الخیر ہوگا۔ نیاز آگیں۔ ضیاء الرحمٰن صدیقی

……………

ضمیر درویش

23/5/90

مکرمی حضرت ڈاکٹر مظفر حنفی صاحب۔ سلام و نیاز

امید ہے کہ مزاج اچھا ہو۔ ماہ مارچ و اپریل ۱۹۹۰ء کے لاریب میں ''اردو ادب

اور مذہبی رواداری'' کے عنوان سے آپ کا مضمون پڑھا۔ آپ نے صداقتوں کو بہت خوبی سے پیش کیا ہے جو کہ آپ کا خاصہ ہے، لیکن اردو کے ٹکڑوں پر پلنے والے کچھ لوگ منظّم طور پر اردو کے خلاف زہر اگل رہے ہیں یعنی جس ہانڈی میں کھاتے ہیں اسی میں سوراخ کر رہے ہیں۔ مثال کے طور پر ڈاکٹر تاراچرن رستوگی اپنے بیشتر مضامین میں اور خصوصاً ''تسہیل' گیا میں شائع شدہ مضامین میں اپنی ذہنیت کا مظاہرہ کر رہے ہیں کبھی فرماتے ہیں کہ ڈاکٹر اقبال ٹیگور کی خاک پا تک بھی نہیں پہنچ سکے۔ کبھی بابائے اردو ڈاکٹر عبدالحق کی تصویر مسخ کرتے ہیں۔ کبھی سلمان رشدی کی دبے لفظوں میں منوانا چاہتے ہیں، کبھی اس بات پر نالاں ہیں کہ مرحوم اور آنجہانی کا سوال اردو میں مذہبی رواداری کے فقدان کی علامت ہے۔ فقط والسلام

......ضمیر درویش

....

ضیاء اسدی

12/8/95

حنفی صاحب۔ تسلیم

آپ کی ہمشیرہ کے انتقال پُر ملال پر میں اپنی علالت کے باعث آپ کو تعزیتی خط نہیں بھیج سکا۔ میری دعا ہے اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرماتے ہوئے پسماندگان کو صبر وشکر کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ چونکہ میرا وردروزہ قرآن پاک پڑھنے کا ہے۔ اس لیے آپ کے حوالے سے مرحومہ کو ایصال ثواب پہنچاتا رہتا ہوں۔ اگر آپ مرحومہ کا نام لکھ کر بھیج دیں تو نامزد بخشا اور بہتر ہوگا۔

آپ نے بھوپال کے قیام میں دماغی پریشانی کے باوجود میری بابت جو رائے لکھی ہے اس کا میں تہہِ دل سے مشکور ہوں، چونکہ غیر مناسب وقت تھا اس لیے آپ نے کچھ زیادہ ہی لکھ دیا۔ خیر، کس کی مجال ہے جو سنجیدہ مزاجی سے آپ کی ذات مقدس پر کوئی قید لگا سکے۔ بندہ نواز مجھے اپنے مجموعے ''شیشہ، صدرنگ'' کے لیے ایک ایسے قادرالکلام شاعر ونقاد کا لکھا

ہوا تبصرہ درکار ہے جو اپنے ہم عصروں میں اپنی مثال آپ ہو۔ میری نظر میں تبصرے کے بالعوض رائے کی کوئی قیمت نہیں، اس لیے کہ تبصرے میں شعر کوٹ کرنے کے ساتھ ساتھ اس کے روحانی مفہوم کی مناسب اور موثر الفاظ میں تشریح کرنا لازمی ہوتا ہے۔ عام طور پر دیکھنے میں یہ آیا ہے کہ لوگ شعر کے سطحی خیال کی منظر نگاری تک ہی رہ اپنے ذہن کو محدود رکھتے ہیں۔ شعر کے روحانی مفہوم کی کیفیت تک پہنچ جانا کسی شعور والے لوگوں کے بس کی بات نہیں۔ بالفرض کوئی محسوسات تک پہنچ بھی گیا تو مناسب الفاظ کے ساتھ کیفیت کا اظہار کرنا کارے دارد ہوگا۔ اس مسئلے کو وہی شاعر حل کرسکتا ہے جو شعر کے ظاہری حسن اور روحانی مفہوم دونوں کو دیکھنے سمجھنے کی قابلیت اعلیٰ درجے کی رکھتا ہو۔

میرے خیال میں یہ حق تو مولانا ابوالکلام آزاد، نیاز فتح پوری۔ پروفیسر احتشام حسین وڈاکٹر ذاکر حسین جیسے اقبال مند لوگوں ہی کا تھا، یا پھر موجودہ ادب میں مجھ کج فہم کی نظر صرف آپ کی ذات پر ٹھکتی ہے۔ مجھے کامل یقین ہے آپ مجھے قلعی مایوس نہیں ہونے دیں گے۔ تبصرے کے لیے چار لائن تو آپ ضرور لکھیں گے۔

نوٹ: آپ کے تبصرے کے بغیر میرا مجموعہ بے معنی ہوگا۔ یقیناً آپ مع متعلقین بعافیت ہوں گے۔ کارِ لائقہ سے ضرور یاد فرمائیں۔

آپ کا خلوص کیش ننگ ادب..........ضیاء اسدی، سرونجی

....

طیب انصاری (ڈاکٹر)

8/3/90

برادر مظفر حنفی صاحب۔ السلام علیکم

مغربی بنگال اردو اکیڈمی کے اعزاز کے لیے مبارکباد قبول کریں۔ پچھلے دو چار ماہ کے عرصے میں آپ دو ایک بار حیدر آباد آچکے ہیں لیکن آپ نے ملاقات کی صورت پیدا نہیں کی۔ اپنے پروگرام سے مجھے مطلع کرتے تو میں حیدر آباد آجاتا۔ حیدر آباد سے گلبرگہ دور

نہیں ہے۔ میری کوشش ہوتی کہ پروفیسر عبدالکریم صاحب کاظمی سے آپ کا ذکر کر کے یہاں عرس شریف کے سیمنار میں آپ کو مدعا کیا جائے۔ دیکھیے کیا ہوتا ہے۔

عجیب اتفاق ہے کہ میری کتاب پر مغربی بنگال اردو اکیڈمی نے پانچ سو روپیہ انعام دیا ہے۔ بہر حال یہ ایک اعزاز ہے۔ اگر ممکن ہو سکے تو دیکھیے کہ میرے نام چیک ابھی تک جاری نہیں ہوا ہے۔ اگر آپ اکیڈمی سے ربط پیدا کر سکیں تو مشکل کشائی ممکن ہے۔ اللہ کرے آپ بخیر ہوں۔ فقط

مخلص...... طیب انصاری

....

گلبرگہ/ یکم مئی ۱۹۹۰ء

برادرِ محترم۔ سلام و مبارکباد!!

غالباً آپ دلی ہو آئے ہوں۔ میں نے یہاں حضرت بندہ نواز علمی مذاکرے کے لیے آپ کا اور ڈاکٹر ولی الحق انصاری صاحب کا نام تجویز کیا تھا۔ آپ کو دعوت نامہ ملا ہوگا۔ انشاءاللہ آپ دونوں حضرات شریک محفل رہیں گے۔ درگاہ شریف کے علاوہ مجھے بھی فوری خط لکھیے گا۔

اردو اکیڈیمی کا انعامی چیک ابھی تک وصول طلب ہے۔ دیکھیے، آخر قصہ کیا ہے؟ مجھے انتظار ہے۔۔ خدا کرے آپ مع الخیر ہوں۔ آپ کے خط کا انتظار ہے۔ فقط

مخلص۔ طیب انصاری

....

گلبرگہ/ 5/12/94

برادرم مظفر حنفی صاحب۔ السلام علیکم

مدت ہوئی کوئی خط نہیں لکھا۔ اپنی ایک تازہ تصنیف ''خیالاتِ اقبال'' مرسل خدمت ہے۔ میری تصانیف سے متعلق ایک کتاب زیر ترتیب ہے۔ میں چاہوں گا کہ آپ خیالاتِ اقبال پر آزادانہ مضمون تحریر کریں۔ مجھے آپ کے وقیع مضمون کا انتظار رہے گا۔ اگر آپ اردو اساتذہ کانفرنس میں شرکت کر رہے ہیں تو انشاءاللہ تعالیٰ دہلی میں ۲۵ر دسمبر ۹۴ء کو

ملاقات ہوگی۔ فی الحال وصولیِ خط وکتاب سے مطلع کریں۔ شکریہ۔ خدا کرے آپ مع الخیر ہوں۔ وہاں شعبہ میں احباب سے میرا مخلصانہ سلام عرض کیجیے گا۔ فقط

مخلص

......طیب انصاری

....

۲۶/اکتوبر ۸۹ء

برادر محترم۔ السلام علیکم۔

میری طرف سے پروفیسر شپ کے لیے مبارک باد قبول فرمائیں۔ اندور سے واپسی کے بعد ہی آپ کو ط لکھنا چاہتا تھا، مگر مصروفیات اور تساہل کی وجہ سے لکھ نہ سکا۔ تازہ ''بیسویں صدی'' سے آپ کی کلکتہ کو منتقلی کی اطلاع ملی۔ سوچا اب تو خط لکھنا ہی چاہیے۔ اگر آپ کو یہ خط مل جائے تو جواب ضرور دیں۔ تاکہ آئندہ سلسلہ جاری رہ سکے۔ خدا کرے آپ مع الخیر ہوں۔ کون کون احباب وہاں ہیں؟ سلام پہنچایئے گا۔ فقط

مخلص۔ طیب انصاری

....

طارق شاہین

برادرِ محترم مظفر حنفی صاحب۔ آداب واحترام

آنچ اتنی تیز تھی ادراک میں
رفتہ رفتہ مل گئے ہم خاک میں

یہ شعر میرے لیے کہا گیا تھا.....شاید!

بہر حال اب حالت خوشگوار ہی نہیں بلکہ مثبت بھی ہیں۔ ملازمت سے ریٹائر ہوکر اب Pensioner کی صف میں کھڑا ہوکر کھلی اور تازہ ہوا میں سانس لے رہا ہوں۔ خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے۔ بھائی آپ کے اس شعر نے مجھ میں ایک جان پھونک دی ایک عزم عطا

کیا اور اسی عزم نے سہ ماہی ’’شاخیں‘‘ کو زندہ کرنے پر مجبور کیا ہے۔

میری کوشش ہے کہ شاخیں جولائی تک منظرِ عام پر آجائے لیکن یہ مشکل عمل آپ کے تعاون کے بغیر کہاں ممکن ہے۔ اس لیے بنا کسی تاخیر اپنی چند تازہ اور غیر مطبوعہ تخلیقات، تصویر کے ہمراہ ارسال فرمائیں، نوازش ہوگی۔

ایک اور اہم فیصلہ......آپ کا نام بحیثیت سرپرست شامل کیا گیا ہے۔ اس یقین کے اتھ کہ آپ میری اس جرأت پر صرف اور صرف مسکرائیں گے۔

تخلیقات کے انتظار میں......!

آپ کا بھائی۔ طارق شاہین

....

طارق بٹ (پاکستان)

۱۱رنومبر ۹۷ء

محترمی ڈاکٹر مظفر حنفی صاحب۔ السلام علیکم

حضرت! اپنا اولین مجموعہ کلام ’’صدائے موسمِ گل‘‘ آپ کی خدمت میں پیش کرنے کی جسارت کرر ہا ہوں۔ اس امید پر کہ آپ کی گراں قدر عالمانہ رائے اپنی اس حقیر کاوش پر معلوم کرسکوں تاکہ اپنی خامیوں سے مجھے آگاہی حاصل ہو۔

آپ کی نگارشات سے جو پاک و ہند کے ادبی جرائد میں شائع ہوتی رہتی ہیں، اپنی بساط بھر فیض اٹھاتا ہوں اور آپ کی ژرف نگاہی کا دل سے معتقد ہوں۔

میرا کلام کراچی کے خاص طور پر اور پاکستان کے دیگر چند ادبی جریدوں میں چھپتا رہتا ہے مگر ہندوستان کے ادبی رسائل میں اپنی سستی کے سبب کبھی کچھ روانہ نہیں کرسکا۔

حضرت میری تمنا ہے کہ اگر آپ میرے کلام کو کسی قابل سمجھیں تو ایک مضمون یا تبصرہ میری کاوش پر ضرور تحریر فرمائیں اور ہند و پاک کے کسی بھی ادبی جریدہ میں شائع کروا دیں۔ میں تاعمر آپ کا ممنون رہوں گا۔

خداوند کریم آپ کو اپنے حفظ و امان میں رکھے اور آپ کے قلم کی جولانیوں کو برقرار رکھے۔ آمین۔ والسلام آپ کی توجہ کا طالب۔ خیر اندیش...... طارق بٹ

....

طارق متین

۲۴ رنومبر ۲۰۰۱ء

مکرمی مظفر حنفی صاحب۔ آداب

آپ کو معلوم ہے کہ میں علم و ادب کا نئی اردو غزل نمبر ترتیب دے رہا ہوں۔ بڑی کوشش کے باوجود یہ کام گرفت میں نہیں آ رہا ہے۔ آپ کی رہنمائی کا طلبگار ہوں۔ آپ نے روحِ غزل کے نام سے غزل پر بڑا کام کیا تھا۔ میں نے یہ کتاب دہلی کے قیام کے دوران خریدی تھی لیکن وہیں چھوٹ گئی۔ پھر اس کا کہیں پتہ نہ چل سکا۔ لکھمنیا سے میں نے موڈرن پبلشنگ ہاؤس کو خط لکھا تھا کہ وہ کتاب بذریعہ وی پی ارسال کر دیں لیکن کوئی جواب نہیں آیا۔ آپ سے گزارش ہے کہ موڈرن والوں کو فون کر کے یہ کتاب بذریعہ وی پی مجھے بھجوا دیں۔ ممنون ہوں گا۔ آپ کی اطلاع کے لیے عرض کر دوں کہ اس نمبر کے لیے آپ اپنا سوانحی خاکہ اور کلام ارسال کر چکے ہیں جو فائل میں محفوظ ہے۔

میں چاہتا ہوں کہ نئی اردو غزل نمبر دو حصوں میں شائع ہو۔ ایک حصے میں نئی غزل پر مضامین شائع کیے جائیں۔ دوسرے حصے میں نئی غزل کا انتخاب شامل ہو۔ آپ کا کیا خیال ہے کہ نئی غزل پر مضامین جمع کر رہا ہوں۔ آپ کا کوئی مضمون بھی اس میں شامل ہونا چاہیے۔

آپ کلکتہ سے دہلی واپس آ گئے، یہ جانکاری ''شب خون'' سے ملی۔ آپ کے جواب کا انتظار رہے گا۔ امید کہ بخیر و عافیت ہوں گے۔

مخلص۔ طارق متین

....

طارق منظور

10/3/05

لائق صد احترام مظفر حنفی صاحب۔ السلام علیکم

وارث کرمانی صاحب کے خیالات و فرمودات سے میں بڑی حد تک متفق ہوں اور یہاں میں یہ بھی اعتراف کرتا ہوں کہ موصوف نے نئی نسل کے ناقدین کے ذریعے تنقید کی نئی بائبل کی تیاری کا جو ذکر کیا ہے ان ناقدینِ شعر و ادب کے ہراول دستے میں ایک اہم نام آپ کا بھی ہے۔

اب میں اپنے اصل مقصد کی جانب سے آپ کی توجہ مبذول کرانے کی جسارت کر رہا ہوں۔ آخر وہ کون سے عوامل تھے کہ معاصر ناقدین نے مجروح کی طرف سے بہت عرصے تک عدم توجہی برتی؟ اب جبکہ مجروحؔ ہمارے درمیان نہیں رہے ان کی ادبی کاوش کا از سرِ نو جائزہ لینا ایک اہم ادبی ضرورت ہے۔ اسی مقصد کے تحت 'دہلیز جدید' کا افتتاحی شمارہ مجروح نمبر کی شکل میں ترتیب دے رہا ہوں۔

آپ سے ایک عدد مضمون فراہم کرنے کی گزارش ہے۔ مجھے توقع ہے کہ مجروح سے متعلق آپ کا مضمون مجروح شناسی میں سنگ میل کا درجہ رکھے گا۔ کاش ایسا ہی ہوتا۔ امید ہے مایوس نہیں کریں گے اور پہلی فرصت میں مضمون کا تقاضہ پورا کرنے کی مہربانی کریں گے۔

مخلص۔ طارق منظور......

پس نوشت: اگر مصروفیت طویل مضمون کی اجازت نہ دے تو بھی اپنے تاثرات مختصراً ضرور بہ ضرور بھیج دیں تاکہ اسے ہی شامل کر کے آپ کی شمولیت کو یقینی بنایا جا سکے۔ مضمون کے ساتھ آپ اپنے ''پیغام'' بھی بھیج سکتے ہیں، مجھے مزید خوشی ہوگی بلکہ پیغام پہلے ہی واپسی ڈاک سے بھیج دیں۔ آسانی کے لیے پتہ لکھا ہوا لفافہ بھی بھیج رہا ہوں۔

(طارق منظور)

طاہر الحسن (ڈاکٹر)

دعاہای رسانم کز دو عالم بہرہ برداری
زدنیا بخت دولت آکرت خوشنودی باری

استاد محترم۔ السلام علیکم

ترقی کے بعد ایوارڈ اور پھر آپ کے ہیڈ آف ڈپارٹمنٹ بننے کی خبر جب پھیلی تو مجھ تک بھی پہنچ گئی۔ مقام شکر کہ میں نے مقام مسرت پر محمول کیا کیونکہ آپ کی علمی حیثیت کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ عہدہ تعجب کا حامل نہیں صرف حق بہ حق دار رسید کے مصداق ہے۔

میں اپنی دلی مبارکباد پیش کرتے ہوئے صرف اس بات پر نازاں ہوں کہ میرا نام آپ کے اپنوں کی فہرست میں رہے۔

طاہر کو لوگ کہتے ہیں مردانۂ وفا اس کا قبول کیجیے نذرانۂ وفا

فقط آپ کا شاگرد...... طاہر الحسن

....

ظ۔ انصاری

5/4/1990

بھائی میرے مظفر حنفی! خط ملا اور اس کے ساتھ ننھی ریمارک نامہ بھی۔ جی خوش ہوا۔ دل سے دعا نکلی۔ آپ نے مجھے اتنا سراہا کہ واقعیت مشکوک ہوگئی۔ اب کیا کیا جائے۔ اصل میں یہ پیغام ویغام والی بات صابر دت کی بے صبری ہے، ورنہ چند بامعنی معاصرین سے چند بامعنی مضامین لکھنے کی درخواست کی جائے اور بس۔ وہ مدیر ہیں، جو چاہیں کریں۔ میں دخل نہیں دیتا۔ جب ان کی کوئی مدد نہیں کی تو دخل دینے کا حق کیا معنی؟

یہاں پچھلے دنوں ایک پُرشور مشاعرہ ہونا تھا (ہوا) میں نے کلکتہ سے دو نام دیے: اعزاز افضل، مظفر حنفی۔ آخر وقت میں پتہ چلا کہ دونوں نام غائب۔ منور رانا کا نام تھا اعلان

میں وہ آئے ہی نہیں۔

جزواً دہلی منتقل ہونے کا ارادہ ہے۔ کچھ انتظام بھی کرلیا ہے۔ فی الحال سامان پیک کررہا ہوں۔ ایک زحمتِ سفر ماسکو (۳ ماہ) + آکسفورڈ (۲ ماہ) کے لیے اور ایک دہلی کے لیے۔ بمبئی آیا جایا کریں گے۔

کلکتہ میں کوئی آدھے درجن ایسے محبوب بستے ہیں کہ ان کی یاد دل سے نہیں جاتی، مثلاً سالک لکھنوی، علقمہ شبلی، خواجہ یوسف، احمد سعید ملیح آبادی، قادری، اعزاز افضل، آپ کا لفافہ الگ رکھا ہے اہلِ شہر سے۔

……

ظہیر احمد صدیقی

(وائس چانسلر جامعہ اردو علی گڑھ)

۱۳ر جنوری ۱۹۹۷ء

مظفر حنفی صاحب۔ سلام مسنون

میں دو خط منسلک کررہا ہوں۔ جن سے میری گزارشات کا علم ہو جائے گا۔ اردو سے آپ کو جو محبت ہے اس کے پیش نظر میں آپ سے درخواست کررہا ہوں۔ ازراہِ کرم اپنی منظوری سے فوراً مطلع فرمائیں۔ امید کہ مزاج گرامی بخیر ہوں گے۔

آپ کا......ظہیر احمد صدیقی

……

ظفر اوگانوی (پروفیسر)

۳ر جون ۹۴ء

برادرم پروفیسر مظفر حنفی صاحب۔ تسلیم

عزیزم سہیل مظفر سلمہٗ کی تقریب شادی میں شرکت کے لیے آپ کا دعوت نامہ مل

گیا تھا۔ آپ کے اس خلوص کے لیے شکر گزار ہوں۔ تادمِ تحریر تقریبات کی ذمہ داریوں سے آپ عہدہ برا ہو چکے ہوں گے۔ میری طرف سے آپ حضرات کی خدمت میں دلی مبارک باد حاضر ہے۔ اہلیہ بھی آپ حضرات کی خوشیوں میں شریک ہیں اور مبارک باد پیش کر رہی ہیں۔ عزیزم سلمہ اور ان کی اہلیہ سلمہا کے لیے دعائیں اور نیک خواہشات پیش ہیں۔ بیگم کو آداب کہیے اور بچی کے لیے دعائیں۔ یہاں احباب بخیر ہیں اور امتحان کے سلسلے کا کام بھی کچھ آگے بڑھا ہے۔ والسلام ناچیز...... ظفر اوگانوی

....

یکم اکتوبر ۹۲ء

برادرم پروفیسر حنفی صاحب۔ تسلیمات

غالباً آپ ۲۶/ کو دلّی کے لیے روانہ ہو گئے تھے۔ مجھے اس کے بعد یہ جانکاہ خبر ملی کہ آپ کی ہمشیرہ رحلت فرما گئیں۔ اس خبر سے افسوس تو ہوا ہی مجھے لگا کہ میری اپنی بہن نہیں رہیں۔ خدا مرحومہ کو غریق رحمت فرمائے اور آپ تمام لوگوں کو صبرِ جمیل۔

آپ کے غم میں برابر کا شریک............ ناچیز۔ ظفر اوگانوی

ظفر گورکھ پوری

28/1/98

برادرِ محترم ڈاکٹر مظفر حنفی صاحب۔ آداب

عرصہ ہوا آپ سے ملاقات نہیں ہوئی۔ لیکن رسائل میں تواتر سے آپ کو پڑھ رہا ہوں۔ بچے کی شادی کا دعوت نامہ بھی ملا تھا۔ دہلی نہیں پہنچ سکا لیکن مبارکبادی کا خط کلکتہ کے پتے پر لکھ دیا تھا۔ ادھر کسی رسالے میں آپ کے دورۂ برطانیہ کی تفصیلی رپورٹ نظر سے گزری۔ بہت جی خوش ہوا۔

سہ ماہی ’انتساب‘ کا ظفر گورکھ پوری نمبر آپ کی نظر سے گزرا ہوگا۔ ادھر میری غزلیہ شاعری کا نیا انتخاب ”آر پار کا منظر‘ منظرِ عام پر آ گیا ہے۔ مجموعہ آپ کی خدمت میں پیش

کرتے ہوئے دلی مسرت محسوس کر رہا ہوں۔ قبول فرمائیں۔

ادھر بمبئی میں میری کچھ احباب نے میری شاعری اور شخصیت کے حوالے سے چند منتخب مضامین پر مشتمل ایک جامع اور معیاری کتاب کی اشاعت کا منصوبہ بنایا ہے۔ میری ذاتی طور پر آپ سے درخواست ہے کہ تھوڑا سا وقت نکال کر اس کتاب کے لیے ایک مضمون قلمبند فرما دیں۔ آپ کی مؤقر تحریر اس کتاب میں شامل کر کے مجھے بے حد خوشی ہوگی۔ امید ہے مزاج بخیر ہوگا۔ فقط آپ کا......ظفر گورکھ پوری

....

19/2/98

محترم بھائی مظفر صاحب۔ آداب

آپ کا خط ملا۔ میں چاہتا تھا کہ میری اچھی بُری شاعری پر آپ کچھ تفصیل سے اظہار خیال فرماتے۔ لیکن یہ لکھ کہ:

''آپ آج کے تین چار ان غزل گویوں میں سے ہیں جنھیں میں پسند کرتا ہوں''

آپ نے مجھے بہلا دیا۔ سچ مچ

خیر، کوئی بات نہیں۔ میرے لیے اطمینان کی بات یہ ہے کہ کتاب آپ تک پہنچ گئی۔ امید ہے مزاج بخیر ہوگا۔ آپ کا......ظفر گورکھ پوری

....

12/4/05

آپ کا خط مل گیا تھا۔ 'زمین کے قریب' آپ تک پہنچی اس اطلاع سے اطمینان ہوا اور خوشی یہ ہوئی کہ آپ نے یہ کتاب دلچسپی سے پڑھی۔

میرے شعر و فن کے حوالے سے مضامین/ تاثرات، آراء اور مکتوبات وغیرہ پر مشتمل ایک جامع کتاب کے اشاعتی منصوبے پر کام ہو رہا ہے۔ کئی اہم تحریریں موصول ہو چکی ہیں۔ آپ ہمارے عہد کے ایک معروف و منفرد تخلیق کار ہیں۔ خاص بات یہ بھی ہے کہ تنقید کے میدان میں بھی آپ کو اعتبار حاصل ہے۔ میں چاہوں گا آپ میری شاعری کے تعلق

سے کوئی مضمون (مختصر یا مفصل) یا تاثرات، جو بھی ممکن ہو، مجھے ارسال فرمائیں۔ مذکورہ کتاب میں آپ کی تحریر کی شمولیت میرے انتہائی فخر کا باعث ہو گی۔

امید ہے آپ صحت منداور چاق و چوبند ہوں گے۔ اپنا بہر حال خیال رکھیں۔

آپ کا......ظفر گورکھپوری

....

22/8/2002

آداب! آپ کا بے حد قابل قدر تحفہ ''پرچمِ گرد باد'' موصول ہوا۔ اس عنایت کے لیے شکر گزار ہوں۔ آپ بھائی ہیں، میرے پسندیدہ شاعر ہیں۔ شاعر، ادیب، ناقد، استاد، محقق ہر حیثیت سے آپ نے اردو شعر و ادب میں گہرے نقوش چھوڑے ہیں اور اپنی انفرادیت کا لوہا منوایا ہے۔

غزلوں کے اس بیش قیمت انتخاب سے استفادہ کروں گا۔ اس مجموعے کی اشاعت پر دلی مبارک باد قبول فرمائیں۔ ایک بار پھر شکریہ۔ امید ہے مزاج بخیر ہو گا۔ فقط

آپ کا......ظفر گورکھپوری

....

ظہیر غازی پوری

29/1/94

برادر مکرم مظفر حنفی صاحب۔ سلام و تحیات

عرض ہے کہ آپ کے خط بتاریخ ۱۰ر جولائی ۹۲ء کا جواب میں نے فوراً ۹ر اگست کو لکھ دیا تھا اور حسب الحکم ۶ عدد تازہ ترین غزلیں میں نے ۹ر اگست کو بھیج دی تھیں۔

''دستک'' (سہ ماہی) کلکتہ کے پہلے شمارے میں آپ کی ترتیب شدہ ''روحِ غزل'' پر محترم عبدالقوی دسنوی صاحب کا نہایت وقیع تبصرہ نظر سے گزرا۔ یہ معلوم بھی ہوا کہ آپ نے بڑی جانفشانی سے بہت کم مدت میں کتاب مکمل کر دی اور وہ انجمن کے

جشنِ زریں کے موقع پر شائع بھی ہوگئی۔ ’’روحِ غزل‘‘ ۸۰۰ صفحات پر مشتمل ہے، اس میں غزل گو شعراء کا منتخب کلام شامل کیا گیا ہے اور ہر صفحہ پر تین عدد غزلیں شائع کی گئی ہیں۔

تبصرہ پڑھ کر ’’روحِ غزل‘‘ کو دیکھنے کا اشتیاق بڑھ گیا ہے۔ مجھے یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ کتاب کہاں سے مل سکے گی اور اس کی قیمت کیا ہے۔ مہربانی فرما کر مجھے مطلع کریں کہ اس انتخاب میں میری کتنی اور کون کون سی غزلیں شامل ہیں اور کتاب مجھے کس طرح حاصل ہو سکے گی۔ ادارہ سے شعراء حضرات کو کتابیں بھیجے گی یا رعایتی قیمت پر یا رجسٹری خرچ بھجوانے پر کتاب آجائے گی۔ آپ کے جواب کا شدت سے انتظار رہے گا۔

’’دستک‘‘ میں آپ کی غزل پر ڈاکٹر وزیر آغا صاحب کا مختصر لیکن بیحد وقیع اور منفرد انداز میں لکھا ہوا مقالہ نظر سے گزرا۔ ’’دستک‘‘ پر کچھ لکھوں گا تو اس کا تذکرہ بھی بطور خاص کروں گا۔ ’’دستک‘‘ بلاشبہ بیحد خوبصورت اور معیاری جریدہ ہے۔ باقی باقی۔

یقین ہے آپ مع الخیر ہوں گے۔ خلوص کار۔ ظہیر غازی پوری

……………

20/12/97

برادر محترم۔ سلام مسنون۔ کچھ دنوں قبل ایک خط بھی لکھ چکا ہوں اور عزیزی شہود عالم آفاقی کے ذریعے اپنی رباعیات کا مجموعہ ’’دعوت صد نشتر‘‘ بھی بھیج چکا ہوں۔ ابھی تک رسید سے محروم ہوں۔ سہ ماہی ’’تسطیر‘‘ کے مدیر جناب نصیر احمد ناصرؔ نے آپ کے لیے اور جناب عنبر شمیم کے لیے ’’تسطیر‘‘ کا تازہ شمارہ میرے پیکٹ میں رکھ کر بھیج دیا کہ میں آپ لوگوں کو یہاں سے پوسٹ کردوں۔ سادہ ڈاک سے اتنی قیمتی رسالہ بھیجنے میں Risk تھا۔ لہٰذا ’’تسطیر‘‘ کی دونوں کاپیاں رجسٹرڈ ڈاک سے آپ کی خدمت میں بھیج رہا ہوں۔ آپ مہربانی فرما کر عنبر شمیم کی کاپی اپنے کسی شاگرد کے ذریعے انھیں بھجوا دیجیے گا۔ زحمت دہی کے لیے معافی خواہ ہوں۔ رسید اور جواب خط سے جلد شاد فرمائیے۔ ممنون ہوں گا۔

مخلص۔ ظہیر غازی پوری

8/12/97

برادر محترم مظفر حنفی صاحب۔ سلام شوق

یقین ہے آپ بعافیت ہوں گے۔

مدیر سہ ماہی ''ارتکاز'' کراچی پچاس سالہ غزل نمبر ترتیب دے رہے ہیں۔ موصولہ اطلاع کے مطابق یہ اہم نمبر مارچ ۹۸ء میں منظرِ عام پر آجائے گا۔ انھوں نے ہندوستان کے اہم ناقدوں اور شاعروں سے صنف غزل سے متعلق ان کی رائے طلب کی ہے۔ اس غرض سے انھوں نے ایک خط مع سوالنامہ مجھے ارسال کیا ہے۔ مجھ سے گزارش کی ہے کہ میں اس کی کاپیاں کم از کم دس اہم نقاد اور شعراء کو بھیج دوں تاکہ وہ جلد از جلد اپنی رائے ارسال کرسکیں۔ آپ بہت اچھے شاعر بھی ہیں اور اتنے ہی اچھے ناقد بھی لہٰذا میں ''مدیر ارتکاز'' کے خط کی ایک کاپی آپ کی خدمت میں روانہ کر رہا ہوں۔

آپ سے خصوصی طور پر گزارش ہے کہ آپ اپنی گراں قدر رائے اپنی پہلی فرصت میں مدیر ''ارتکاز'' کو بھیج دیں تاکہ قارئین ادب اس سے مستفید ہوسکیں۔ میں ذاتی طور پر آپ کی اس خدمت کے لیے ممنون رہوں گا۔

میری رباعیات کا مجموعہ ''دعوت صد نشتر'' نومبر ۹۷ء میں شائع ہوا ہے۔ میں نے عزیزی شہود عالم آفاقی کے ہاتھوں آپ کی خدمت میں اس کی ایک جلد بھیج دی ہے۔ میری دلی خواہش ہے کہ آپ اس پر ایک سیر حاصل مضمون لکھ کر ''صریر'' کراچی کو ارسال کردیں تاکہ وہ ''تجزیاتی مطالعہ'' کے تحت شائع کرسکیں۔ مجھے آپ کی مصروفیات کا علم ہے پھر بھی توقع ہے آپ تھوڑا سا وقت میرے لیے نکالنے کی ہر ممکن سعی کریں گے۔

ادھر میں نے تنقیدی اور تجزیاتی مضامین ہندو پاک کے اہم رسائل میں تواتر سے لکھے ہیں۔ یقین ہے آپ کی نظر سے گزرتے رہے ہوں گے۔ ممکن ہو تو اپنی رائے سے شاد فرمایئے، مجھے یقینی طور پر حوصلہ ملے گا۔ کارِ لائقہ سے یاد فرمائیں۔

نیاز مند...... ظہیر غازی پوری

....

19/1/98

برادرِ محترم۔ سلام مسنون

آپ کا ۱۰ ؍ جنوری ۹۸ء کا کارڈ آج موصول ہوا۔ تعجب ہے ''تسطیر'' ابھی تک آپ کو کیوں نہیں ملا۔ میں نے ۲۱ ؍ دسمبر ہی کو رجسٹرڈ ڈاک سے آپ کے لیے اور عنبر شمیم (مدیر دستک) کے لیے ''تسطیر'' ارسال کیا ہے۔ رسید نمبر 5888/20.12 ہے۔

میں نے رباعیات کا مجموعہ عزیزی شہود عالم آفاقی کے ذریعے بھیجا تھا۔ گزشتہ ہفتہ ان کا خط ملا تھا۔ وہ بیمار تھے لہٰذا آپ کے یہاں کتاب نہیں پہنچا سکے تھے۔ ممکن ہے میری کتاب اور ''تسطیر'' کا پیکٹ دونوں اب تک مل چکے ہوں۔ رسید سے شاد فرمائیے گا ورنہ تشویش رہے گی۔

یاد نہیں کہ میں نے اپنی نظموں پر مختصر سی رائے کے لیے آپ کو لکھا تھا کہ نہیں۔ جون میں کلکتہ گیا تھا تو مسودہ ساتھ لے کر گیا تھا تاکہ چند سطور (فلیپ کے لیے) وہیں لکھوا لوں گا مگر آپ کلکتہ میں موجود نہیں تھے۔ ویسے آپ میری نظمیں متواتر رسالوں میں پڑھتے رہے ہیں۔ ممکن ہو تو فلیپ کے لیے مختصر سی رائے لکھ کر بھیج دیں۔ ممنون ہوں گا۔ خدا کرے آپ مع الخیر ہوں۔

مخلص...... ظہیر غازی پوری

....

26/2/2009

برادر محترم مظفر حنفی صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ

یقین ہے آپ بعافیت ہوں گے۔ میں نے اپنی کتاب ''اردو دوہے: ایک تنقیدی جائزہ'' بٹلہ ہاؤس دہلی کے پتے پر ارسال کی تھی۔ غالباً وہ ڈاک کی نذر ہو گئی۔ میں اس کی دوسری کاپی بھیج رہا ہوں۔ اس کتاب میں بہت کارآمد معیاری مضامین و تبصرے لکھے گئے ہیں۔ سوچ رہا ہوں، ایک سیر حاصل پیش لفظ کے ساتھ ان تمام تحریروں کو کتابی شکل میں شائع کرا دوں۔ اگر میری کتاب آپ کو متاثر کرے تو آپ بھی تجزیاتی انداز کا مختصر سا مضمون

لکھ دیں۔ میں اسے ہفت روزہ ''عالمی سہارا'' میں شائع کرا دوں گا اور کتاب میں بھی شامل ہو جائے گا۔

آپ کی غزلیں بیشتر ادبی رسائل میں برابر پڑھتا رہتا ہوں۔ مستفیض ہوتا ہوں اور تاثرات بھی لکھتا رہتا ہوں۔ ادھر نثری کام اس قدر پھیل گیا ہے کہ شعر گوئی کے لیے وقت نکالنا مشکل ہو گیا ہے۔

میری تازہ تصنیف ''جھارکھنڈ اور بہار کے اہم اہلِ قلم (حصہ اول) کمپوزنگ کے آخری مرحلے میں ہے۔ جلد ہی اسے اشاعت کے لیے دہلی بھیجوں گا۔ باقی باتیں پھر کبھی۔ کبھی کبھار خط لکھا کریں۔ مجھے بیحد مسرت ہوگی۔ باقی اللہ کا شکر ہے۔

نیاز مند۔ ظہیر غازی پوری

پس نوشت: مدیر ''شاعر'' ایک شمارہ دوہے کے لیے وقف کرنا چاہتے ہیں۔ اگر آپ نے دوہے کہے ہیں تو انھیں اپنی پہلی فرصت میں ارسال کر دیں۔ ظہیر

……………

ظفر نسیمی

10/10/2001

قبلہ محترم۔ سلام و نیاز۔

جنابِ والا کی خیر و عافیت درگاہِ خداوندی سے شب و روز نیک مطلوب۔

شاید آپ کو یاد ہو کہ حضرت عشرت قادری کی لائبریری میں آپ سے شرفِ نیاز حاصل کر چکا ہوں۔ آپ برصغیر کے مایۂ ناز نقاد اور ادیب ہیں۔ امام الشعراء ہیں اور ہم جیسے پسماندہ شاعروں کے لیے آپ کی ہستی مشعلِ راہ ہے۔ فی الحال اگر اس کو گستاخی پر محمول نہ کریں تو ڈرتے ڈرتے آپ سے ایک ذاتی خیال کی توثیق چاہتا ہوں۔

سبحہ (بمعنی تسبیح) مرزا غالب نے اس طرح استعمال کیا ہے کہ حائے حطی با لفتح با لجزم ہوئے ہوز میں ملتی ہے۔...... ''شمارِ سبحہ مرغوبِ بتِ مشکل پسند آیا''۔ اسی طرح پروفیسر قاسم

نیازی نے سبحہ وزنار کو اس طرح باندھا ہے کہ ہائے ہوز حرف عطف میں ضم نہیں ہوتی:

یہ بھی کمالِ سبحہ و زنار دیکھنا
سونے پڑے ہیں کوچہ و بازار دیکھنا

لیکن جناب والا کے مندرجہ ذیل مصرع کو پڑھ کر ''قیمتِ سبحہ وزنار گر جائے گی'' ناچیز نے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ ہائے ہوز کو حرفِ عطف میں ضم کر کے جو نظیر آپ نے قائم کی ہے اس کو سند مان لینا چاہیے۔ جناب والا ماہرِ زبان ہیں اور جو کچھ رقم کر دیں گے وہی سند ہوگی۔ براہِ کرم اس خیال کی توثیق فرمائیں۔ فقط والسلام

خادم......ظفر نسیمی

....

ظفر صہبائی

17/10/97

محترم مظفر حنفی صاحب۔ سلام مسنون

آپ اس عرصے میں اتنے مصروف رہے اور غیر ممالک کی سیر نیز بیٹے کی شادی میں کہ آپ سے رابطہ قائم نہ کر سکا۔ میری کتاب 'لفظوں کے پرندے' چھپنے کے لیے جا چکی ہے۔ میری شدید خواہش ہے کہ آپ چند سطور 'بیک کور'' کے لیے عنایت فرمادیں کیونکہ آپ میری شاعری کو جانتے بھی ہیں اور پہچانتے بھی ہیں۔ محترم عشرت بھائی کے بدست کچھ اشعار آپ تک پہنچا رہا ہوں۔ مصروفیت تو واقعی بہت ہوگی پھر بھی درخواست ہے کہ فوراً ہی لکھ دیں تو بہتر ہوگا۔ کیونکہ گھر پہنچ کر مصروفیت شاید یہ موقع نہ دے کہ ظفر صہبائی منتظرِ کرم ہے۔ بیٹے کی شادی کی مبارکباد قبول فرمائیں۔ آپ کا۔ ظفر صہبائی

....

۱۳/مارچ ۹۹ء

محترم مظفر حنفی صاحب۔ سلام مسنون

گزشتہ ۲۳؍فروری کو پاکستان کے شاعر جناب محسن بھوپالی کے بدست لفظوں کے پرندے” کی رسم رونمائی ایک باوقار اور پرہجوم تقریب میں انجام پذیر ہوئی۔ یہ سب آپ کی حوصلہ افزائی کا نتیجہ ہے۔ کتاب ارسال کر رہا ہوں اس درخواست کے ساتھ کہ آپ ایک مضمون اس ناچیز پر تحریر فرما دیں کیونکہ آپ سے جو قربت ہے اور مجھ پر آپ کی جو شفقت ہے اس کے تحت میں چاہتا ہوں کہ آپ کی تحریر میری شاعری پر شائع ہونے والی کتاب کی زینت بنے جو “انجمن کھلتی کلیاں” اعلیٰ پیمانے پر شائع کر رہی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ محترم ایک ماہ کے وقفہ میں تفصیلی مضمون میری شاعری پر بھیجنے کی زحمت کریں گے۔ میں آپ کے جواب کا منتظر رہوں گا۔ تمام احباب آپ کو سلام کہتے ہیں۔ خدا کرے آپ شگفتہ خاطر ہوں۔

آپ کا...... ظفر صہبائی

……

ظفر اقبال ظفر

۲۳؍دسمبر ۸۹ء

مکرم ومحترم بھائی مظفر حنفی صاحب۔ سلام واحترام

پاکستان کی واپسی پر میں شدید بیمار پڑ گیا۔ پھر بڑے بچے کی بیماری کے باعث پریشان رہا۔ اس کے بعد الیکشن کا ہنگامہ شروع ہو گیا۔ اور اسی درمیان کشیدگی کی فضا قائم ہو گئی لیکن اللہ کا کرم رہا کہ فساد نہ ہو سکا۔ انہی تمام الجھوں کے باعث آپ کو خط نہ لکھ سکا۔

کراچی میں کافی لوگوں سے ملاقات رہی۔ ڈاکٹر فرمان صاحب۔ سرشار صدیقی صاحب۔ صبا لکھنوی صاحب، امراؤ طارق صاحب، طاہر نقوی صاحب، فارغ بخاری صاحب اور حسین انجم صاحب وغیرہ سے آپ کا تذکرہ رہا۔

جاتے وقت ایک دن لاہور میں قیام کیا تھا۔ ادب لطیف کی مدیرہ صدیقہ بیگم سے ملاقات ہوئی تھی۔ وہ بھی آپ کا ذکر خلوص سے کرتی رہیں۔ واپسی میں ان سے دو تین دن رکنے کا وعدہ کیا تھا کہ لاہور کے ادبا وشعراء اور دیگر ادبی جرائد کے مدیران سے ملاقات

کروں گا لیکن واپسی میں عزیزوں کا قافلہ ساتھ تھا جس کے باعث لاہور نہ رک سکا۔ صدیقہ بیگم صاحبہ سے فون پر گفتگو ہو سکی۔

ابھی ادب لطیف کا ایک پیکٹ اور کچھ خطوط موصول ہوئے ہیں۔ جس میں ایک خط آپ کا بھی ہے جو اس خط کے ساتھ ارسال کر رہا ہوں۔

کبھی کلکتہ سے دہلی آتے جاتے ایک دو یوم کے لیے فتح پور قیام کریں، مگر آنے سے پہلے مطلع کر دیں تا کہ ایک نشست کا اہتمام کرلوں۔

طاہر نقوی صاحب ایک انتخاب شائع کر رہے ہیں۔ جس میں وہ ہندو پاک کے مشاہیر شعرائے کرام کو شامل کر رہے ہیں۔ ابھی ان کا پھر خط آیا ہے۔ آپ کے لیے بھی لکھا ہے۔ آپ اپنا کوئی مضمون اور شعری تخلیقات فوری ارسال فرما دیں۔ میں زاتی طور پر ممنون ہوں گا۔ پتہ تحریر کر رہا ہوں:

طاہر نقوی۔ اے 561، بلاک 3، گلشنِ اقبال، کراچی۔ پاکستان

ہم لوگ فتح پور سے ایک سہ ماہی ادبی جریدہ نکالنے جا رہے ہیں۔ نام کا انتظار ہے۔ آجائے تو آپ کو مطلع کروں گا۔ کانپور سے عشرت ظفر صاحب نے ادبی جریدہ ”خرام“ کا اجراء کیا ہے۔ انھوں نے قلمی تعاون کے لیے آپ کو لکھا ہوگا۔

ادبی جریدہ بنگال کلکتہ سے نکل رہا ہے کہ نہیں؟ انیس رفیع صاحب کا پتہ تحریر فرمائیں۔ حباب ہاشمی صاحب کا خط آیا تھا انھوں نے کلکتہ جانے کے متعلق لکھا تھا۔ اگر وہ آئیں تو ان کے ذریعہ بھیج دیں۔ ممنون ہوں گا۔ خدا کرے آپ اچھے ہوں

ضیاء حسنی صاحب، طاہر صاحب، قمر صدیقی صاحب، جمال صاحب سلام کہہ رہے ہیں۔ والسلام

آپ کا..... ظفر اقبال

....

۹ر اپریل ۱۹۹۱ء

برادرِ محترم ڈاکٹر مظفر حنفی صاحب۔ سلام و خلوص

کافی انتظار کے بعد ادبِ لطیف کا ۵۵ سالہ نمبر موصول ہوا۔ دو کاپی ارسال کر رہا ہوں۔ ایک آپ کے لیے اور دوسری ف۔ س۔ اعجاز صاحب کے لیے۔

میں انھیں خط لکھ رہا ہوں کہ وہ اپنا رسالہ آپ سے حاصل کر لیں۔ ایک ساتھ دو بھیجنے میں ڈاک خرچ تخفیف ہو گئی ہے امید کہ محسوس نہ کریں گے۔ ایک دستی پرچہ برادرم احمد نہال کے ذریعے ارسال کیا تھا۔ جواب کا منتظر ہوں۔

۲۷/اپریل کو سعید الظفر وسیم صاحب اپنے اسکول میں سالانہ مشاعرہ کر رہے ہیں۔ اس کے دوسرے دن ۲۸/کو میں بھی ایک پروگرام کرنے کا ارادہ کر رہا ہوں 'اردو ہندی کہانی کاروں کے ساتھ ایک شام' جس میں الٰہ آباد، لکھنؤ، کانپور وغیرہ سے فنکار شرکت فرمائیں گے۔ آپ کا دہلی جانا کب ہوگا؟ اگر اس درمیان جانے کا خیال ہو تو فتح پور ضرور اتریں۔ اگر آگے پیچھے جانے کا ارادہ ہو تو لکھیں پروگرام اسی کے مطابق رکھا جا سکتا ہے۔

انشاء اللہ عید بعد میرا دہلی جانے کا خیال ہے۔ نام کی تصحیح کے لیے۔

یکم رمضان المبارک سے میں بیمار چل رہا تھا اب دو چار دن سے کچھ بہتر ہوا ہوں۔ ضیا بھائی اپنے مقدمہ کے باعث بار بار الٰہ آباد جاتے رہتے ہیں۔ ان سے معلوم ہوا کہ جناب ہاشمی صاحب کا تبادلہ ٹیڑی گڑھوال ہو گیا ہے، پرنسپل کے عہدے پر۔ کانپور میں ابوالحسانت صاحب سے ملاقات ہوئی تھی۔ انھوں نے آپ کو سلام کہا ہے۔

اپنی کچھ اور پاکستان کے احباب کی غزلیں میں نے انشاء کے لیے ارسال کی تھیں۔ غزلوں کی اشاعت کے لیے ان کے جواب کا منتظر ہوں۔ خدا کرے آپ مع بھابی و بچی کے بخیر ہوں۔ جمال صاحب اپنی بچے کو لے کر آ گئے ہیں۔ احباب فتح پور سلام کہتے ہیں جواب ورسید کا منتظر۔ والسلام

آپ کا...... ظفر اقبال

....

۱۶/اکتوبر ۱۹۹۱ء

برادرِ محترم ڈاکٹر مظفر حنفی صاحب۔ سلام وخلوص

اس سے پیشتر ایک خط عرصہ ہوا ارسال کر چکا ہوں۔ ہنوز جواب سے محروم ہوں۔

اس کے علاوہ کافی عرصہ سے آپ کی کوئی خیریت نہیں ملی۔ ادبِ لطیف کا ۵۵ سالہ نمبر ارسال کیا تھا۔ اس کی رسید سے بھی محروم ہوں۔ اس سلسلے میں دوبار ریمائنڈ بھی کیا کہ رسید سے مطلع فرمائیں۔ آپ کے پیکٹ میں ف۔ س۔ اعجاز صاحب کا بھی نمبر تھا، انھیں بھی اس سلسلے میں کئی خط لکھا کہ نمبر کی رسید سے نوازیں، لیکن انھوں نے بالکل خاموشی اختیار کرلی ہے۔

صدیقہ بیگم نے تازہ شمارہ کے ساتھ پرانے شماروں کے کچھ پیکٹ پھر ارسال کر دیے ہیں۔ جن میں آپ کی تخلیق بھی ہے۔ شروع میں یہ شمارے بہت ہی کم بھیجے تھے۔ مجھے صرف ۱۰۔۱۰ اشمارے (جبکہ پہلے ۲۵۔۲۵) ارسال کیے تھے۔ کئی بار لکھنے کے بعد یہ شمارے بھیجے ہیں جو آپ کو ارسال کرر ہا ہوں۔ امید کہ رسید سے ضرور نوازیں گے۔

صدیقہ بیگم صاحبہ نے نمبر کے سلسلے میں لکھا ہے کہ کافی جگہ سے نمبر پہنچنے کی اطلاع نہیں ملی۔ جبکہ میں نے نمبر رجسٹری سے ارسال کیے ہیں، پھر بھی یہ ضروری لگا کہ پانے والے حضرات کی رسید بھی مل جائے۔ ۳۷ حضرات میں صرف ۶ /اشخاص کی رسید آج تک نہیں ملی۔ اس میں کلکتہ سے آپ اور ف۔ س۔ اعجاز صاحب ہیں۔ امید کہ اپنی مصروفیت سے چند لمحے نکال کر رسید اور اپنی خیریت سے مطلع فرمائیں گے۔

ابھی چند دن ہوئے ڈاکٹر فرمان فتح پوری صاحب کا خط آیا ہے۔ وہ دسمبر میں مولوی عبدالحق سیمینار کے سلسلے میں دہلی آرہے ہیں۔ چین کے دورے سے ابھی لوٹے ہیں اور امریکہ جارہے ہیں۔ آپ کے بارے میں جو لکھا ہے اس کا اقتباس تحریر کررہا ہوں: ’’مظفر حنفی صاحب آج کل کہاں ہیں۔ کلکتے کے پتے پر انھیں پرچہ جاتا ہے۔ خطوط لکھے ہیں، لیکن جواب نہیں آیا۔ کیا دہلی واپس آگئے۔ ذرا سب کی خیریت لکھو۔‘‘

دسمبر میں دہلی آنے پر وہ فتح پور بھی تشریف لائیں گے۔ اگر آپ کا اس میں دہلی آنا ہو تو فتح پور اترنے کی کوشش کیجیے گا۔ ہم لوگ یہاں ایک پروگرام کریں گے۔ تاریخ سے مطلع کروں گا۔ میں نے ’’انشاء‘‘ میں پاکستانی احباب معراج جامی، سہیل غازی پوری۔ اطہر ضیائی اور اپنی تخالیق کافی عرصہ ہوا ارسال کی تھیں، اگر یہ تخالیق کسی شمارے میں شائع ہو چکی ہوں اور ممکن ہو پرچہ بھجوائیں، ممنون ہوں گا۔ ضیاء بھائی، وحید متین صاحب بیمار چل

رہے ہیں۔ احمد نہال، فخر صدیقی۔ جمال احمد۔ ضیاء حسنی، احمد متین، طاہر صاحب سلام کہتے ہیں۔ نومبر میں ڈاکٹر ابوالخیر کشفی کانپور آ رہے ہیں۔ ''مزاج''، ''انشاء'' نومبر میں منظر عام پر آ جائے گا۔ آپ کو اس کے سوا بھی لکھا تھا لیکن آپ نے کوئی توجہ نہیں فرمائی۔

بھابھی صاحبہ کو سلام عرض کریں۔ بچوں کو دعائیں۔ خدا کرے آپ مع متعلقین بخیریت ہوں۔ جواب کا منتظر۔ والسلام آپ کا...... ظفر اقبال

میں ۱۳/اکتوبر کو الہ آباد طاہر صاحب کے صاحبزدے کی بارات میں گیا تھا۔ اسی دن مولانا محمد احمد پرتاپ گڑھی صاحب کا انتقال ہو گیا تھا۔ حبابؔ ہاشمی سے ملاقات نہ ہو سکی، وہ تدفین میں گئے ہوئے تھے۔ ان کی بھی طبیعت خراب چل رہی تھی۔ ادھر ان کا بھی کوئی خط نہیں آیا۔ آپ کی الہ آباد والی نشست (حسیب رہبر صاحب کے پروگرام کی) کی ایک تصویر آ گئی ہے۔ انشاءاللہ جلد ہی بھیج دوں گا۔

....

۶/اگست ۱۹۹۲ء

برادرِ محترم ڈاکٹر مظفر حنفی صاحب۔ السلام علیکم

اس سے پیشتر ایک دستی پرچہ فضل بھائی کے لڑکے کے ذریعے ارسال کر چکا ہوں۔ امید کہ ملا ہوگا۔

آپ کے حسب الحکم چھ غزلیں ارسال کر رہا ہوں۔ موصول ہونے پر رسید سے ضرور نوازیں۔ جن غزلوں میں چھ، سات اشعار سے زائد ہوں ان میں کوئی شعر ہٹانا چاہیں تو ہٹا سکتے ہیں۔

کریم صاحب عزیز قطب الدین صاحب نے (رفیع الدین بلندی کے لڑکے) مجھ سے کہا کہ کریم صاحب نے کہا ہے کہ اپنی اور ساتھ میں فتح پور کے شعراء (طاہر فتحپوری، جلال فتح پوری وغیرہ کی بھی غزلیں ارسال کر دیں۔ میں نے ان سے کچھ نہیں کہا۔ کیوں کہ آپ نے میرے خط میں اس سلسلے میں کچھ لکھا تھا۔ آپ تحریر فرمائیں تو میں (جن کے بارے میں آپ لکھیں گے) ان سے حاصل کر کے بھیجوں۔ ابھی میں نے اس کا یہاں کسی

سے تذکرہ نہیں کیا ہے۔

قیوم کنول فتح پوری صاحب کے اشعار پر اپنے تاثرات ضرور ارسال فرما دیں۔ یہ بے چارے شدید بیمار ہیں۔ فتح پور سے وطنی تعلق ہونے کے ساتھ ساتھ اچھے شاعر بھی ہیں۔ امید کہ ضرور توجہ فرمائیں گے۔ تاثرات آپ راست کنول صاحب کو ارسال کر سکتے ہیں۔ چاہیں تو مجھے بھی بھیج سکتے ہیں اگر انھیں ارسال کریں تو زحمت کر کے دو جملے مجھے بھی تحریر فرما دیں۔ آپ کی مصروفیات کا مجھے پوری طرح علم ہے۔ آپ کا زیادہ تر وقت لکھنے میں صرف ہوتا ہے تو کیا اس قیمتی وقت میں کچھ ہم لوگوں کا حق نہیں۔ کبھی کبھی ہی سہی چند سطریں تحریر کر دیا کریں۔

کچھ اپنے بارے میں ''نیا دور'' جون ۹۲ء کے شمارے میں آپ کی سرگزشت پڑھی۔ ضیاء حسنی صاحب سلام کہتے ہیں۔ خدا کرے آپ مع متعلقین بخیریت ہوں گے۔ غزلوں کے بارے میں آپ کی وقیع رائے اور رسید کا منتظر۔ بھابھی صاحبہ کو سلام علیک، ابھی اہلیہ و بچوں کی بیماری سے پریشان ہوں، دعا کریں۔ والسلام

آپ کا......ظفر اقبال

....

۵ر فروری ۱۹۹۳ء

برادرِ محترم ڈاکٹر مظفر حنفی صاحب۔ السلام علیکم

کافی عرصہ بعد آپ کو یاد کرنے کی مسرت حاصل کر رہا ہوں۔ کلکتہ کی واپسی پر آپ کو ایک خط کلکتہ اور ایک دستی پرچہ برادر احمد نہال کے ذریعے دہلی ارسال کیا تھا۔

پھر نومبر کے آخر میں میرا الہ آباد جانا ہوا، حباب ہاشمی صاحب سے ملاقات رہی اور ۲۹ر نومبر کو ان کے یہاں ایک نشست میں بھی شرکت کی۔ انھوں نے آپ کی طبیعت کی خرابی کے بارے میں بتایا تھا۔ دسمبر کے پہلے ہفتے میں ایک خط آپ کو تحریر کیا تھا۔ ہنوز جواب سے محروم ہوں۔ یہ خط تو کرفیو کے دوران لکھا تھا۔ ممکن ہے ڈاک کی نذر ہو گیا ہو۔

۶ر دسمبر سانحۂ عظیم کے بعد جو واقعات ملک میں رانما ہوئے اس سے ہر شخص متاثر

ہوا ہے۔ فتح پور میں تقریباً ۲۰ یوم کرفیو رہا اور ۲ جانیں بھی گئیں۔ اللہ مسلمانوں کو اپنے حفظ و امان میں رکھے۔

ویسے فتحپور میں تمام احباب و متعلقین بخیریت ہیں۔ آپ اپنی خیریت سے مطلع فرمائیں۔ کبھی کبھی چند سطریں تحریر کر دیا کریں۔

احمد آباد اور بمبئی میں تباہی و بربادی ہوئی اس سے ہر شخص باخبر ہے۔ احمد آباد سے قیوم کنول فتح پوری صاحب کا خط آیا ہے، انھوں نے وہاں کے جو حالات تحریر کیے ہیں۔ اس نے ذہن و دل پر جو اثر ڈالا ہے وہ احاطۂ میں ممکن نہیں۔ قیوم کنول بیمار بھی بہت سخت چل رہے ہیں۔ وہ اپنے اشعار پر آپ کے تبصرے کے لیے بے چینی سے منتظر ہیں۔ اگر آپ توجہ فرما دیں تو مجھے ذاتی طور پر مسرت ہوگی اور آپ کا بے حد ممنون بھی ہوں گا۔ قیوم صاحب کی صحت کافی خراب ہے اور ان حالات سے وہ ذہنی طور پر کافی متاثر ہوئے ہیں۔ لہذا آپ مختصر ہی اپنی گرانقدر رائے ارسال فرما دیں تو وہ اپنے آنے والے مجموعہ میں شامل فرما لیں۔ امید کہ آپ ضرور توجہ فرمائیں گے۔ مجھے آپ کی مصروفیت کا علم ہے لیکن کچھ تقاضے ایسے ہوتے ہیں جس کے لیے انسان کو وقت نکالنا پڑتا ہے۔ مجھے آپ کے خلوص سے توقع ہے کہ ضرور توجہ فرمائیں گے۔

ضیاء حسنی صاحب، قمر صدیقی بیمار چل رہے ہیں۔ تمام احباب سلام کہتے ہیں۔ محترمہ بھابھی صاحبہ کو سلام۔ بچوں کو دعائیں۔ قیوم کنول صاحب کے اشعار پر مختصر ہی سہی اپنے رائے ضرور تحریر فرمائیں۔ ڈیڑھ دو صفحات ہی کیوں نہ ہو۔ جواب کا منتظر۔ والسلام

آپ کا...... ظفر اقبال

……

۱۵ر مئی ۱۹۹۴ء

برادرِ محترم ڈاکٹر مظفر حنفی صاحب۔ السلام علیکم

ایک خط آپ کو کلکتہ کے پتے پر بھی تحریر کیا ہے۔ یہ سوچ کر کہ تعطیل میں آپ دہلی آ گئے ہوں گے۔ تو دہلی کے پتہ پر بھی لکھ رہا ہوں۔

۴؍ مئی کو میرا الٰہ آباد جانا ہوا تھا تو حباب ہاشمی صاحب سے ملاقات ہوئی تھی۔ انھوں نے بتایا کہ ۲۴؍ کو فتح پور پہنچا اور اِدھر نینی کے مشاعرے میں مظفر صاحب یہاں آ گئے۔ وہیں ہاشمی صاحب کی بھتیجی (جو مظفر نگر میں تھی) کے حادثے کا علم ہوا کہ آگ لگ جانے کے باعث انتقال ہو گیا۔ یہ زبردست سانحہ ان کے بھائی کے ساتھ ہوا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ ہاشمی صاحب نے آپ کو لکھا ہو۔

ضروری تحریر یہ ہے کہ میرے قریبی دوست کی ہمشیرہ کا ایک تحقیقی مقالہ آپ کے پاس گیا ہے جس پر آپ کو رپورٹ لگانا ہے۔ آپ کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ مقالہ نگار کا تعلق فتح پور سے ہے۔ پھر بھی آپ کو اس لیے لکھ رہا ہوں کہ میرا بھی قریبی تعلق ہے۔ اس لیے آپ سے شفارش کی درخواست ہے ہے کہ موافق رپورٹ لگا کر یونیورسٹی کو بھیج دیں۔ میں ذاتی طور پر آپ کا انتہائی ممنون ہوں گا۔ تفصیل درج ذیل ہے:

نام : فردوس جہاں
موضوع: فکر تونسوی کی حیات اور ادبی خدمات
گائڈ : ڈاکٹر محمد اسمٰعیل
کانپور یونیورسٹی، کان پور

امید کہ اپنی خصوصی توجہ سے نوازیں گے اور جواب سے بھی سرفراز فرمائیں گے۔ دہلی جاتے اور آتے ہوئے کسی موقع پر فتح پور کو بھی زینت بخشیں۔ احباب فتح پور آپ سے ملنے کے خواہش مند ہیں۔ جب تشریف لائیں تو تاریخ سے مطلع کر کے آئیں۔ احباب فتح پور سلام کہتے ہیں۔ محترمہ بھابھی صاحبہ کو سلام۔ فیروز میاں و دیگر بچوں کو دعائیں۔ خدا کرے آپ مع متعلقین بخیریت ہوں۔ والسلام

آپ کا......ظفر اقبال

....

۶/۲/۹۸ء......۱۶/۲/۹۸ء

برادرِ محترم ڈاکٹر مظفر حنفی صاحب۔ السلام علیکم

کافی عرصہ بعد آپ کو چند سطریں لکھنے کی مسرت حاصل کر رہا ہوں۔ اِدھر مسلسل بیماری کے باعث آپ کو خط نہ لکھ سکا تھا۔ کافی مدت سے آپ سے ملاقات بھی نہیں ہو سکی۔ آپ کا بھی ادھر کانپور، الہ آباد اور فتح پور آنا نہیں ہوسکا۔

آپ نے ولیمہ کا دعوت نامہ ارسال کیا تھا۔ ان دنوں میں شدید بیمار تھا۔ نہ شرکت کرسکا اور نہ مبارک کا خط ہی تحریر کرسکا۔ ہاشمی صاحب دیکھنے آئے تھے۔ ابھی تک صحت متاثر ہے سردی، نزلہ، بخار کا سلسلہ نہیں ٹوٹ رہا ہے۔ دعا فرمائیں۔

کل کراچی سے سفیر اردو کا تازہ شمارہ کا پیکٹ سید معراج جامی صاحب نے ارسال کیا ہے۔ ایک شمارہ آپ کے نام بھی ہے۔ ارسال کر رہا ہوں۔ موصول ہونے پر رسید سے ضرور نوازیں۔

سرِ ورق پر آپ کی تصویر دیکھ کر دلی مسرت ہوئی۔ انشاء کے نیاز نمبر میں ضیاء حسنی کا بھی ایک مضمون شائع ہوا تھا۔ اس کے اعتراض میں ڈاکٹر اسمٰعیل آزاد صاحب نے ''ہماری زبان'' میں ایک مضمون شائع کرادیا۔ جس کا جواب حسنی صاحب نے بھی دیا تھا۔ آپ کی نظر سے گزرے ہوں گے۔ فتح پور چھوٹا سا شہر ہے۔ اس کے باوجود لوگ ایک دوسرے کی ٹانگ گھسیٹنے میں لگے رہتے ہیں۔ عجیب ماحول ہوگیا ہے۔

خدا کرے آپ مع متعلقین بخیریت ہوں۔ بھابھی محترمہ کو سلام علیک۔ اگر محترمہ علقمہ شبلی صاحب ملاقات ہوجائے تو سلام عرض کردیں۔ والسلام   آپ کا......ظفر اقبال

فضل بھائی آج کل فتح پور آئے ہوئے ہیں۔ بیمار چل رہے ہیں۔ یہ خط دو خطوں میں تحریر کر رہا ہوں۔ فتح پور کے ایک صاحب ''اردو شعر و ادب کی ترقی میں فتح پور کا حصہ'' کے موضوع پر تحقیقی مقالہ قلم بند کر رہے ہیں۔ اس کا ایک سوالنامہ آپ کو ارسال کر رہا ہوں امید کہ اس سلسلے میں ان کا تعاون فرماتے ہوئے تفصیل ارسال فرمائیں گے۔ یہ ابو الحسانت صاحب کے عزیز ہیں۔ (ظفر)

۱۷ر جون ۲۰۰۴ء

برادر گرامی محترم پروفیسر مظفر حنفی صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

کافی عرصہ بعد آپ کو چند سطریں لکھنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔ ادھر کئی ماہ سے سانحات کا سلسلہ رہا۔ کئی قریبی عزیز بچھڑ گئے۔ اہلیہ کی بیماری مسلسل چل رہی ہے۔ بڑے بیٹے کی ذہنی بیماری بھی پریشان کن ہے۔ میرے پیر میں پھوڑا نکل آیا تھا۔ اس میں ایک ماہ مبتلا رہا۔ بیٹی کی شادی کے موقع پر آپ کا مبارکبادی کا تار ملا تھا۔ آپ نے دعاؤں سے نوازا یہ آپ کی محبت ہے۔

ڈاکٹر خان حفیظ کا فتح پور سے تعلق ہے۔ انھوں نے اپنے تحقیقی مقالہ ''اردو نثر کی ترقی میں طنز و مزاح کا حصہ'' کو شائع کرایا ہے۔ اس کا ایک نسخہ آپ کو ارسال کر رہا ہوں۔ اگر اس پر آپ اپنے تاثرات ارسال فرمادیں گے تو صاحبِ تصنیف کے لیے باعثِ اعزاز اور میرے لیے دلی مسرت کی بات ہوگی۔ امید کہ ضرور توجہ فرمائیں گے۔

۱۳ر جون کو فتح پور میں جشن وحید متین اور طاہر فتح پوری کی تقریب منائی گئی تھی۔ اس موقع پر ایک فولڈر شائع ہوا جس کا ایک ایک نسخہ آپ کو ارسال کر رہا ہوں۔

اکتوبر ۲۰۰۴ء میں کچھ پاکستانی احباب کے آنے کی توقع ہے اس موقع پر آپ شرکت کی دعوت دوں گا۔ امید کہ ضرور آنے کی سعی کریں گے۔ یہ ہم لوگوں کی دیرینہ خواہش ہے۔

کبھی کبھی اپنی پُرخلوص تحریر سے نواز دیا کریں۔ سفر لندن والی کتاب کے مطالعہ کی شدید خواہش ہے۔ اگر آپ کی توجہ ہو جائے تو میرے لیے انتہائی مسرت کی بات ہوگی۔ رقعہ ہٰذا کے ذریعے آپ بھیج سکتے ہیں۔ آپ کی کوئی تازہ تصنیف بھی آئی ہے۔ اگر ممکن ہو تو اس کے مطالعہ سے بھی نوازیں۔

خدا کرے آپ مع متعلقین بخیریت ہوں۔ متعلقین کو واجبات۔ فیروز میاں کو دعائیں۔ احباب فتح پور سلام کہتے ہیں۔ کتاب کی رسید سے ضرور نوزایں۔ والسلام

آپ کا......ظفر اقبال

۳۰ر جنوری ۲۰۱۴ء

برادرِ گرامی محترم مظفر حنفی صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

کافی عرصہ بعد آپ کو چند سطریں تحریر کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔ سردی کی لہر نے مجھے بھی جکڑ رکھا ہے۔ ایک ہفتہ سے شدید بخار میں مبتلا ہوں۔

آپ کی کتاب ''ہیرے ایک ڈال کے'' پر جو تاثرات قلم بند کیے تھے ارسال کر رہا ہوں۔ یہ مضمون ایک کے کہنے پر ''سبق اردو'' الہ آباد کو ارسال کیا تھا، لیکن اس میں شائع نہ ہو سکا۔ چودھری ابن النصیر صاحب سے مسلسل اصرار کے بعد کچھ دن ہوئے موصول ہوا ہے تو آپ کو بھیج رہا ہوں۔ ملنے پر رسید سے مطلع فرمائیں۔

یکم جنوری ۴۱ء سے فتح پور کے کئی قریبی مخلص احباب رخصت ہو گئے۔ سید قاسم حسن، قاری سید ظہیر الاسلام صاحب (مولانا ظہور الاسلام کے نواسے)، فتح پور کے سینئر حکیم میر حسن صاحب اور خالد بن سہیل وغیرہ۔ ابھی ان کا زخم تازہ تھا کہ فتح پور کے بزرگ شاعر پرنسپل اندر سروپ سریواستوا صاحب ابھی رخصت ہو گئے۔

آپ کی صحت کے لیے دعا کرتا رہتا ہوں کہ آپ کا مشفقانہ سایہ قائم رکھے۔

خدا کرے آپ مع متعلقین بخیریت ہوں۔ احباب فتح پور بخیر ہیں۔ سلام عرض کرتے ہیں۔ سید قاسم حسن کے بیٹے سید عابد حسن کو ٹکٹ مل گیا ہے۔ متعلقین کو واجبات۔ والسلام

خیر طلب آپ کا......ظفر اقبال

....

ظہیر احمد

1/2/2000

مکرمی و محترمی جناب ڈاکٹر مظفر حنفی صاحب۔ السلام علیکم

امید کہ مزاج بخیر ہوں گے۔

میں پیشے سے تاجر ہوں اور شاعری ذوق ہے میرا۔ اور گزشتہ کئی سالوں سے میں مداح ہوں آپ کی شاعری کا۔ ویسے آپ کے بہت سے پڑھنے والے ہوں گے۔ ان میں میری شناخت شاید یہ ہو کہ میں جنون کی حد تک دیوانہ ہوں آپ کی شاعری کا اور آپ کی

کتابیں پڑھ کر میں پروفیسر بن گیا بغیر ڈگری کے۔ خاص کر طلسم حرف کا حافظ ہوں میں۔

بہت جگہ سے درج ذیل کتابیں منگوانے میں ناکام رہا۔ شاید آپ کے پاس دستیاب ہوں۔ ازراہِ کرم ارسال فرمائیں بذریعہ وی پی۔ میں حاصل کرلوں گا۔ جواب میں دو جملے لکھیں گے۔ میں اپنے نیک اعمال کا صحیفہ سمجھ کر ہمیشہ اپنے پاس رکھوں گا۔

خاکسار۔ ظہیر احمد

درج ذیل کتابیں روانہ کریں:

۱۔ پانی کی زبان، ۲۔ تیکھی غزلیں، ۳۔ صریر خامہ، ۴۔ دیپک راگ، ۵۔ طلسم حرف، ۶۔ کھل جا سم سم، ۷۔ شاؔد عارفی کی غزلیں۔ میرے نیچے پتے پر روانہ کریں۔

ظہیر احمد No. 30, Miranda chawl, Ratwanddo, Salcete.Goa

....

ظہیر رحمتی (ڈاکٹر)

محترم عالی مقام استاد من مظفر صاحب زید مجدہٗ۔ السلام علیکم

امید ہے آپ مع الخیر ہوں گے۔ آپ کا خط مورخہ ۱۵؍ جنوری ۹۳ء کو موصول ہوا۔ جبکہ خط یکم دسمبر ۹۲ء کا ارسال کردہ تھا۔ خط کے جواب میں تاخیر کے لیے معذرت خواہ ہوں۔

محترم، تحقیقی کام کے سلسلے میں کلکتہ میں چار پانچ سال رہنے کی استطاعت تو نہیں حوصلہ رکھتا ہوں۔ آپ کے حکم کے مطابق میں نے اپنے مشفق استاد جناب ڈاکٹر حسن احمد نظامی صاحب ریڈر رضا ڈگری کالج رامپور سے بات کی تھی اور آپ کا خط بھی دکھایا تھا۔ نظامی صاحب کا مشورہ ہے کہ اچھی علمی لیاقت حاصل کرنے کے لیے میں کسی اچھی یونیورسٹی کو جوائن کروں۔ فی الحال ان کے پاس سیٹ بھی خالی نہیں ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ بحالت مجبوری تحقیقی کام کے سلسلے میں ان کی سرپرستی مجھے حاصل ہوگئی تو شاؔد صاحب پر کام کرانے سے قاصر رہیں گے۔ کیونکہ ان کا ماننا ہے کہ شاؔد صاحب پر آپ کا پہلے سے ہی اس قدر کام موجود ہے کہ اب اس میں مزید تحقیق کی ضرورت نہیں۔ باقی ماندہ کلام کے سلسلے میں محترم

مسرت حسین خاں صاحب آزاد سے بات کی تھی ان کا کہنا ہے کہ شاؔد صاحب کا تمام کلام منظرِ عام پر آچکا ہے۔ ان کا باقی ماندہ کلام جو غیر مطبوعہ ہے وہ نہ کے برابر ہی ہے۔ اب بتائیے کہ میں کیا کروں۔

میں نے یو جی سی اسکالرشپ کا امتحان دیا ہے۔ دیکھیے کیا رہتا ہے۔ اپنے مستقبل کے سلسلے میں آپ کے مشوروں اور رہبری کی مجھے سخت ضرورت ہے۔

بڑے ماموں (نبو میاں) آپ کو اور تمام اہل خاندان کو بتدریج سلام و دعا کہتے ہیں۔ رامپور میں تمام شاگردانِ شاؔد خیریت سے ہیں۔ محترم سلطان اشرف صاحب کی لڑکی کی شادی ۳۱ر جنوری ۹۳ء کو ڈاکٹر شعائر اللہ خاں صاحب کے ساتھ ہو رہی ہے۔ چچی اور تمام بھائی بہنوں کو بتدریج سلام و دعا کہیے۔ برادرم فیروز سے دہلی گیا تو ملاقات ہوگی۔ والسلام۔

دعاؤں کا طالب...... ظہیر رحمتی

....

۱۵ر اکتوبر ۹۲ء

محترم المقام، مخدوم و مکرم۔ السلام علیکم

امید ہے آپ خیریت سے ہوں گے۔ میں نے روہیلکھنڈ یونیورسٹی سے اسی سال ۹۲ء میں ایم اے اردو کیا ہے۔ میری دلی خواہش ہے کہ میں اسی میدان میں آگے کچھ کر سکوں۔ اس کے لیے میں تہِ دل سے چاہتا ہوں کہ ریسرچ ورک میں مجھے آپ کی سرپرستی اور رہنمائی کا فخر حاصل ہو سکے تاکہ اس راستے کی پیچیدگیاں اور صعوبتیں آپ کے سایہ شفقت میں پریشان کن نہ ہو کر مسحور کن ہو جائیں۔ اب سے ۶ سال قبل ۸۶ء میں جب میں انٹر میں تھا میں نے آپ سے مصلحِ شعر کے سلسلے میں رجوع کیا تھا۔ اس وقت آپ کا حکم تھا کہ پہلے تعلیم مکمل کرو شاعری کے لیے زندگی پڑی ہے۔ تو محترم آج تعلیم کی تکمیل کے لیے میرا کاسۂ طلب آپ کے آگے ہے کہ آپ کی صحبتوں اور ملاقاتوں کے نیاز سے صحرائے ذہن میں چشمۂ علم رواں ہو سکے اور میں اپنے گنوائے ہوئے وقت کا کچھ قرض ادا کر سکوں۔

میرے لیے آپ کی جو بھی رائے ہو تحریر فرما دیں۔ کلکتہ آنے کا حکم ہو تو وہاں حاضر

ہو جاؤں بصورتِ دیگر دہلی میں آپ کی آمد کی اطلاع پر ملاقات کا شرف حاصل کر سکوں۔

رامپور میں شاگردانِ شاؔد اور احباب خیریت سے ہیں۔ والسلام

ظہیر رحمتی

……………

عبدالقدوس (والد)

ھسوہ/ ۱۳؍ اکتوبر ۶۴ء بروز منگل

نور الابصار سعادت آثار طول عمرہ قدس سرہ

دعائیں۔ سب بخیری ہیں۔ خیریت تم سب کی مطلوب۔

کل منی آرڈر ملا۔ خدا کا شکر ادا کیا۔ تم نے لکھا کہ ضرورت پڑے تو درمیان میں منگا لینا۔ یہاں یوں ہی خون خشک ہو رہا ہے کہ اس گرانی کے عالم میں تمھاری کیسی گزر رہی ہے۔ اللہ پاک تمھاری پریشانی دور کرے۔ یہاں پر ایک سیر تیرا اور گندم۔ چاول گڑ سب روپیہ سیر ہے۔ وہ بھی کبھی ملا اور کبھی نہیں۔ عجب زندگی ہے کہ کاٹے نہیں کٹتی۔ اس سے یہ مطلب نہیں لینا کہ بھوکوں مر رہے ہیں۔ تم جو بھی بھیجو گے اسی میں گزر کیا جاویگا۔ تم پردیس میں ہو۔ تکلیف نہ اٹھانا۔ ہمشیرہ عزیزہ کی تیمارداری، عزیز فاطمہ کا علاج، بچوں کا ساتھ، ہر وقت یہ خیال رہتا ہے کہ تم کیسے گزر کر رہے ہو۔ تمھارا استقلال قابلِ تحسین ہے۔ خداوند کریم اس سے زیادہ توفیق دے۔ اب تم کوشش کر کے سیہور چلے جاؤ۔ تمھاری آپا کہتی ہیں عزیز فاطمہ کا آپریشن نہ کیا جاوے۔ رات دن یہ ہی سوچتا رہتا ہوں کہ تم پر اک دم اتنا بار پڑ گیا۔ اللہ اس پریشانی سے تم کو نجات دے۔ یوں ہی تم کمزور تھے اب کیا حالت ہو گئی ہوگی۔ اپنی صحت کو سنبھالنے کی کوشش کرو۔ جس کی بدولت سب کچھ ہے۔ ببّن کا خط آیا ہے، لکھا ہے بہت اچھی طرح سے ہوں۔ فی الحال کوئی شکایت نہیں ہے۔ البتہ میرے کوئی رشتہ دار عزیز کسی کے نام خط کتابت نہ کریں یہ جھک باقی ہے۔ انشاء اللہ جلد جاتی رہے گی مکان کے پتے پر کبھی کبھی صرف خیریت لکھا کرو۔ مکان کا پتہ

حسب ذیل ہے۔ ''مولانا محمد حسین شاہ اویسی صاحب اندرون مکان افتخار آباد مکان نمبر ۲۲۷/۹۰ کان پور۔'' کھنڈوہ سے مظہر الدین کے پاس سے ایک صاحب حیات بادشاہ مدراسی آئے تھے مع دستی خط کے وہ تم کو اچھی طرح سے جانتے ہیں اور بہت یاد کرتے تھے۔ مظہر نے خط میں بہت معذرت اور معافی مانگی تھی۔ تمہارا پتہ مانگا تھا جو ان کو لکھ دیا گیا۔ اگر مناسب سمجھو تو تم یا دولھن یا عزیز فاطمہ گاہے ماہے ایک کارڈ خیریت لکھ دیا کرو۔ جولائی میں اظہر الدین اور ذکیہ کی شادی کا خیال ظاہر کیا ہے مگر ابھی کسی کی بات چیت پختہ نہیں ہوئی ہے۔ جب ہوگی اطلاع دیں گے۔ کورائیں کانپور وغیرہ سب جگہ خیریت ہے۔ شمیم ہسوہ میں ہے سب کو سلام بچوں کو پیار کہتی ہے۔ یعقوب بھی اتوار کو آئے تھے بتلاتے تھے ببن اور نوشابہ دونوں بہت اچھی اور تندرست ہیں کسی قسم کی فکر نہ کرو۔ میں اب پیروں سے بہت مجبور ہو گیا ہوں۔ چودھرانہ۔ ڈاک خانہ وغیرہ جانے میں پیر گھسٹتے چلتے ہیں۔ مگر چلتا رہتا ہوں، آنکھوں سے بھی مجبور ہوں۔ اب یہ چشمہ کام نہیں دیتا۔ ایک دو گھنٹہ میں اندازے سے لکھتا ہوں وہ بھی اگر لکھنے کا سلسلہ بند کردوں تو جب تک نہ پڑھ سکوں نہیں لکھ سکتا۔ مغنی کے بیٹے کپتان صاحب کے پوتے متین کی بارات میں اتوار کو فتح پور گیا تھا۔ خیریت ہے۔ مظہر نے نظام اور پیارے کی شادیاں کر دی ہیں۔ غالباً چاندہ میں دونوں بہنوں کو دونوں بھائیوں کے ساتھ کی ہے۔ حیات بادشاہ کی زبانی یہ معلوم ہوا کہ تقریباً دس ہزار روپیہ لگا دیا۔ خیر یہ ان کی سیر چشمی کا باعث ہے۔ ابھی تک اپنے کسی بچہ کا نہ کر سکے اللہ ان کو بھی فرضوں سے سبکدوشی عطا کرے۔ آمین۔ گڈو پپو کس رنگ میں ہیں اب دولہن کو زیادہ پریشانی ہوتی ہوگی۔ دو دو مریضوں کا علاج دو تین بچوں کی نگہداشت گھر بھر کا کام بڑی دقت ہوتی ہوگی۔ اللہ طاقت عطا کرے آمین۔ اس سال بھی بارش کم ہوئی ہے، لیکن فصل کو زیادہ نقصان اب تک نہیں ہوا صرف پیداوار کم ہوگی اور ربیع بالکل برباد گیا۔ تل بھی کم ہوئی، اپنے پاس یہ تھے نہیں، ربیع ہوئی کورائیں میں جوار ہے وہاں تل، اڑد پیدا ہی نہیں ہوتا۔ بقیہ سب خیریت محبوب کی بی بی بیٹی جمیلہ، عاصمہ اور سب محلّہ والیاں دعا سلام کہتی ہیں۔ ہم لوگوں کی طرف سے

حسب مراتب سب کو دعا سلام کہو۔ بابو صاحب گڈو۔ پپو کو سب کی طرف سے بہت بہت پیار خاتون کا پیار۔

نوٹ: ایرایاں سے خط آیا تھا۔ گگا کے آنکھوں سے بینائی ختم ہوگئی۔ اللہ کی جو مصلحت ہو بہتر ہے زیادہ دعا۔ دعا گو......قدوس

……

عزیز قریشی (گورنر اتراکھنڈ)

22/4/2014

مکرمی جناب مظفر حنفی صاحب۔ سلام مسنون

آپ کا عنایات اور محبت کا کن الفاظ میں شکریہ ادا کروں، اس کا اظہار کرنے کے لیے میرے پاس مناسب الفاظ نہیں ہیں۔ تنقیدی نگارشات کی ایک جلد موصول ہوئی۔ آپ کا بہت بہت شکریہ! اس سے پہلے بھی آپ مجھے وقتاً فوقتاً اپنی کتابوں سے نوازتے رہے ہیں جس کے لیے میں احسان مند ہوں اور اپنے جذبات آپ کو بھیج بھی چکا ہوں۔ آپ کے پدم شری کے سلسلے میں میں نے اپنی پوری کوشش کی، لیکن میری کوشش بارآور نہ ہوسکی اور اگلے سال انشاء اللہ پھر دیکھا جائے گا۔ ڈاکٹر صغری مہدی دھوکہ دے گئیں اور بغیر کسی تمہید کے آخری باب مکمل کردیا اور ایسا خلا پیدا کردیا جس کو بھرا جانا ناممکن ہے۔

فضا میں اک ہالہ سا جھاں ہے
یہی تو مسندِ پیرِ مغاں ہے
پیو اک جامِ الوداعی
پیو اور پی کے ساغر توڑ ڈالو

امید ہے آپ کی نوازشات خلوص اور نیک خواہشات ہمیشہ میرے ساتھ رہیں گی۔

نیک خواہشات کے ساتھ...... آپ کا......عزیز قریشی

……

عبد الشکور

کھنڈوہ/2/1/96

شہنشاہِ ادب ڈاکٹر مظفر حنفی

آپ واقعی ''شہنشاہِ ادب'' ہو۔ اس حقیقت سے کوئی بھی انکار نہیں کر سکتا ہے اور یہ ایک حقیقت ہے۔ یہ میرا یقین ہے کہ آج نہیں تو کل نہ صرف ہندو پاک میں بلکہ اور بھی بیرون ممالک کے شعراء کرام، ادیب، نقاد، تبصرہ نگار وغیرہ وغیرہ اور ہر خاص و عام آپ کو ''شہنشاہِ ادب'' کے نام سے یاد کرے گا، لکھے گا اور اردو ادب کی تاریخ آپ پر فخر کرے گی۔

آپ ادبی زندگی میں اس کے مستحق ہو کہ آپ ''شہنشاہِ ادب'' ہو اور آپ کا جائز مقام یہی ہے۔ آپ کا صرف ایک شعر اس وقت لکھتا ہوں جس کا جواب نہیں ہے گو کہ شعرائے کرام نے اس مفہوم کے شعر تو کہے لیکن یہ انداز مرزا غالب کے شعر میں بھی نہیں ہے:

جاگتے جاگتے آنکھ پتھرا گئی
اور کتنے برس رات کے رہ گئے

کیا انداز ہے، کیا زبان ہے۔ میری دعا ہے کہ آپ صحت مند و خوش رہیں۔

آپ کا مخلص۔ شکور

....

کھنڈوہ/۱۱ستمبر ۹۶ء

برادر من ''شہنشاہ ادب'' ڈاکٹر مظفر حنفی۔ السلام علیکم

خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس کے حبیب کے وسیلے سے رضا صاحب کو نیشنل ایوارڈ حاصل ہوا۔ میں تعریف کرنے کا قائل نہیں ہوں البتہ یہ حقیقت ہے کہ اس میں تمھاری شخصیت کا بہت بڑا دخل ہے۔ میری جانب سے مبارک باد قبول فرمایئے۔ اس مبارک موقع پر میں نے جو اپنے دلی جذبات کا اظہار کیا ہے ملاحظہ فرمایئے:

اے رضا بھائی مِرے اے شاعرِ اردو زباں
فخرِ کھنڈوہ ، فخرِ ملت نازشِ ہندوستاں
رنگ ہے فکرِ مظفؔر کا ترے افکار میں
وہ مظفر جو ''شہنشاہِ ادب'' ہے بے گماں
حلقۂ احباب میں محبوب راہیؔ ہے ترے
اک حبیبِ عالم کہ ہے تیرا حبیبِ قرب وجاں
جو ملا اعزاز قومی تجھ کو صدرِ ہند سے
کاتبِ تقدیر ہے لاریب تجھ پر مہرباں
ہو گئے شرمندۂ تعبیر نیلوفر کے خواب
وہ شریکِ زیست تیری جو تھی تیری راز داں
ہمدم دیرینہ ہے میری دعا تیرے لیے
لمحہ لمحہ تیرا گزرے کامران و شادماں
اے رضا اخلاص تو کہتا ہے کیا کیا کیجیے
ہاں مگر بے بس ہے یہ تیرا شکورِ ناتواں

(ایڈوکیٹ شکور کھنڈوی)

میں نے غزل کی اصلاح جناب محبوب راہیؔ صاحب سے کروائی۔ اگر آپ مناسب سمجھیں تو یہ غزل کسی اخبار یا رسالے میں چھپوانے کی زحمت گوارا فرمائیں۔ نظم ''شہنشاہ ادب''، لکھی جو محبوب راہی صاحب کو ان کے آنے پر اصلاح کے لیے دی تھی جس کو ۶ ماہ ہو گئے ہیں۔ اصلاح کر کے نہیں بھجوائی۔ میں نے اس مرتبہ شکایت کی ہے ایک ہفتہ میں اصلاح کر کے بھجوانے کا وعدہ کیا ہے، تم کو بھجواؤں گا۔

۴ ماہ میں تین آپریشن نے حالت بگاڑ رکھی ہے اب اللہ کا کرم ہے۔ سب کو سلام۔

......شکور

....

عبدالحق (پروفیسر)

۳۱/ جنوری ۱۹۹۴ء

محترم المقام۔ سلام مسنون

مجھے یہ خبر دیتے ہوئے بیحد مسرت ہو رہی کہ امسال مئی کے اواخر یا جون کے اوائل میں انجمن اساتذۂ اردو کی سلور جبلی کانفرنس شعبۂ اردو، دہلی یونیورسٹی، دہلی کے زیر اہتمام ہوگی۔ قطعی تاریخوں کا بعد میں اعلان کیا جائے گا۔ آپ سے التماس ہے کہ براہِ کرم اپنے مفید مشوروں سے ہمیں نوازیں۔ شعبہ اور کالج کے اساتذہ کو مطلع فرمائیں اور ان کے نام مکمل پتوں کے ساتھ عنایت کریں۔ انجمن کی جانب سے اساتذہ کو آمادہ کریں کہ وہ بڑی تعداد میں شرکت کر کے اردو اساتذہ کی اس ملک گیر تنظیم کو زیادہ فعال اور با مقصد بنانے میں اپنا بھرپور تعاون دیں۔ آپ سے رابطے اور تعاون کی مزید درخواست اور توقع کے ساتھ۔

چشم براہ۔ عبدالحق

……

عبدالمنان (پروفیسر)

پروفیسر ڈاکٹر مظفر حنفی صاحب۔ السلام علیکم

مزاج اقدس!

۳/ مارچ کو ٹور کی لیے دارجیلنگ کا پروگرام بنا ہے اس کی اطلاع بذریعہ خط دے دی ہے اور شبانہ نسرین نے فون بھی کیا تھا۔ معلوم ہوا کہ آپ دہلی میں تشریف نہیں رکھتے ہیں۔ شام کے وقت دھرمتلہ سے گاڑی کھلے گی۔ قیصر شمیم، شہناز، حیدر صفت جا رہے ہیں۔ لڑکوں کی تعداد کم ہے۔ کچھ تو کلکتہ کے ہنگامے کا اثر ہے اور کچھ تعطیل کا اثر۔ اس موقع پر آپ کی یاد زیادہ آئے گی۔ اگر دارجلنگ میں جگہ کا انتخاب ہو جاتا تو آپ وہاں آسکتے تھے۔ ویسے ۳ تاریخ تک آئیں تو کلکتہ میں شرکت ہو سکتی ہے۔ آپ کی وجہ سے مجھے زیادہ

تقویت ملتی اور لطف بھی آتا۔ بھابی کو سلام۔ بچوں کو دعائیں۔

خیر طلب۔ عبدالمنان

……………

۱۷/اکتوبر ۱۹۹۰ء

مکرمی۔ تسلیم! مزاجِ اقدس!

آپ کے دولت خانے پر دوبار فون کیا۔ رنگ ہوتا رہا۔ مجھے خبر تھی کہ آپ تشریف نہیں رکھتے ہیں لیکن شعیب نے بتایا کہ آپ چھٹی سے قبل آئیں گے۔

پکنک کے لیے گینٹاک کا انتخاب ہوا ہے۔ ۳۱ رمئی روانگی کی تاریخ رکھی گئی ہے۔ اس تاریخ میں ظفر اوگانوی صاحب بھی شریک ہو سکتے ہیں۔ فی کس -/Rs.1000 مقرر ہوا ہے۔ میری خواہش ہے کہ آپ شریک ہوں۔ مزید معلومات سے متعلق آگاہ کروں گا۔

بھابی کو میرا سلام، بچوں کو دعائیں۔

خاکسار۔ عبدالمنان

……………

مکرمی۔ تسلیم، مزاجِ گرامی!

میں یہ خط گیا سے لکھ رہا ہوں۔ مکان تعمیر کے سلسلے میں ایک خط آیا تھا کہ میں جلد چلا آؤں، میں نے آپ کے دولت خانے پر فون کیا تھا لیکن گھنٹی بجی اور فوراً کٹ گئی۔ سوچا تھا کہ آپ کو خبر کر دوں۔ یہاں مکان کا کام کروا رہا ہوں۔ دو تین روز کے بعد چلا آؤں گا۔

میری طرف سے بھابی کو سلام اور بچوں کو دعائیں۔

خیر طلب۔ عبدالمنان

……………

مکرمی پروفیسر مظفر حنفی صاحب۔ سلام ورحمت۔ مزاجِ گرامی!

آپ کی بہت یاد آرہی تھی۔ سوچا کہ یاد کرتا چلوں۔ قلم میں جنبش ہوئی اور ایسی تحریریں منظر عام پر آئیں جن میں انشاء پردازی ہو یا نہ ہو میرا اخلوص ضرور شامل ہے۔ آپ

کیا گئے کہ روٹھ گئے دن بہار کے۔ نہ وہ خوب صورت زبان سننے میں آتی ہے نہ وہ ملاقاتیں دلوں کو گرماتی ہیں۔ بس اپنے رخصت ہونے کا دن گن رہا ہوں۔ میرا بڑا لڑکا دہلی میں ملازمت کر رہا ہے۔

بھابی صاحبہ کو سلام کہیے۔ بچوں کو دعائیں۔ خیر طلب۔ عبدالمنان

……………

عابد پیشاوری (پروفیسر)

۲۶ / مارچ ۱۹۹۱ء

مکرمی ڈاکٹر مظفر حنفی صاحب۔ تسلیم

اکیڈمک اسٹاف کالج سری نگر کے زیر اہتمام شعبہ اردو جموں یونیورسٹی اردو اساتذہ کے لیے چار ہفتے کا ایک ریفریشر کورس ۲۲ / اپریل سے منعقد کر رہا ہے۔ میں چاہتا ہوں اس میں آپ اردو ادب میں طنز و مزاح کے موضوع پر دو لکچر عنایت فرمائیں۔ ایک شاعری پر دوسرا نثر پر۔ اس زحمت کے لیے آپ کی خدمت میں فرسٹ کلاس یا سیکنڈ اے سی کا ریل کا کرایہ، -/۱۵۰ روپے فی لکچر اور حسب قانون روزانہ بھتہ پیش کیا جائے گا۔ بالفرض آپ کسی اور موضوع پر لکچر دینا چاہیں تو وہ بھی لکھ بھیجیں۔ اس کے علاوہ اپریل کے آخری ہفتے سے لے کر مئی کے تیسرے ہفتے تک ہر ہفتے کی ایک ایک دو دو تاریخیں جن میں آپ یہاں تشریف لا سکتے ہوں لکھ بھیجیں۔ پروگرام طے ہونے پر ہم انھیں میں سے منتخب کر کے آپ کو تاریخ کی اطلاع بذریعہ تار کر دیں گے۔ واپسی جواب کے لیے لفافہ منسلک ہے۔

امید ہے مزاج گرامی بخیر ہوگا۔ فقط مخلص…… عابد پیشاوری

……………

۲۱ / مارچ ۱۹۹۳ء

محبی مظفر صاحب!

آج شکیل صاحب کلکتے جاتے ہوئے یہاں آئے تو میں نے سوچا کہ ان کی آمد کا

جائزہ فائدہ اٹھایا جائے اور بجائے ڈاک سے بھیجنے کے ان کی زبانی آپ کو عید کی مبارک بھجوائی جائے کہ بروقت مل جائے گی۔ چونکہ صحت کچھ ٹھیک نہیں ہے اس لیے پہلے سے خطوط نہیں لکھ سکا۔ فقط

عابد پیشاوری

……………

عطیہ نشاط خان (پروفیسر)

۸؍جون ۱۹۹۵ء

محترم پروفیسر صاحب۔ آداب گزارش

امید کرتی ہوں آپ لوگ خوش حال ہوں گے۔ میری بیٹی شاداں کو آپ کا شرفِ ملاقات نصیب ہوا۔ یہ ان کی خوش قسمتی ہے۔ دہلی میں آپ کا قیام کب تک رہے گا۔ مجھے اپنا دہلی اور کلکتہ کا دولت خانے کا پتہ ضرور عنایت فریں۔ میری بیٹی کو مکان کی ضرورت ہے جامعہ سے قریب اگر مکان مل جاتا تو اچھا ہوگا۔ آپ کے مکان میں بالائی حصہ اگر مل جائے تو آپ لوگوں کی سرپرستی بھی حاصل ہو جاتی۔ آپ کے جواب کا انتظار رہے گا۔ اہلیہ محترمہ کو میرا سلام کہیے اور بچوں کو دعائیں۔ خدا حافظ

طالب خیر……عطیہ نشاط

……………

عظمیٰ فرمان فاروقی (کراچی)

عم محترم۔ السلام علیکم

میں فرمان فتحپوری صاحب کی بیٹی ہوں۔ شعبۂ اردو جامعہ کراچی میں پڑھاتی ہوں۔ میرے پی ایچ ڈی کا مقالہ کراچی یونیورسٹی سے شائع ہو چکا ہے۔ اس کی دو کاپیاں ارسالِ خدمت ہیں، کسی رسالے یا اخبار میں تبصرے کی صورت پیدا ہو جائے تو میری حوصلہ افزائی ہوگی۔ والسلام

دعا کی طالب۔ عظمیٰ فرمان

عاشور کاظمی (لندن)

۲۰ر نومبر ۹۸ء

گرامی مرتبت پروفیسر مظفر حنفی صاحب کی خدمت میں
تسلیم۔ تعظیم۔ خلوص

جوش سیمینار میں آپ کی تشریف آوری کا "شکریہ نامہ" ارسال خدمت ہے اس اقرار کے ساتھ کہ جذبوں کا جواب الفاظ میں نہیں دیا جا سکتا۔ آپ کا اردو جوش پر اور ہم سب پر احسان اپنی جگہ باقی ہے۔

بہت جلد سیمینار برمنگھم کے جلسہ کا ویڈیو ارسال خدمت کروں گا۔ اور سنایئے کلکتے کے اخبارات میں آپ نے پردیسیوں کی اس کوشش کو کس طرح cover کیا۔ از راہ کرم تراشے بھجوایئے۔ اس سے قبل بھی آپ نے اس ذرۂ ناچیز کی کتابوں پر لکھا تھا مگر تراشے نہ آپ کے پاس ہیں نہ میرے پاس۔ اس لیے تقاضا کرنے کی گستاخی کی کہ ریکارڈ تو رہے۔

انشاء اللہ ۲۰۰۰ء میں پانچ روزہ کانفرنس plan کر رہا ہوں تا کہ جی کھول کر بات چیت ہو سکے۔

اپنی مصروفیات کی گہما گہمی میں ہم پردیسیوں کو بھول لیے گا نہیں۔ والسلام

احقر العباد......عاشور

....

۹ر ستمبر ۲۰۰ء

گرامی قدر محترم مظفر حنفی صاحب۔ تسلیم، محبت، تعظیم

۱۹۸۵ء کے بعد شائع ہونے والی کتب کی تفصیلات ارسال خدمت ہیں۔ یہ ساری کتابیں ایجوکیشنل پبلشنگ ہاؤس دہلی نے شائع کی ہیں، ان میں سے جو کتاب آپ کے پاس نہ ہو وہ مجتبیٰ خان ایجوکیشنل پبلشنگ کو ٹیلی فون کر کے منگوا لیجیے۔

سنا ہے آپ ۲۰۰۱ء میں ریٹائر ہو رہے ہیں۔ اگر ایسا ہے تو آ جایئے دونوں بھائی مل

کر یہاں کی لائبریریوں کو کھنگالیں گے۔ بھائی بہت کام کیا جاسکتا ہے یہاں۔ ریٹائرمنٹ کے بعد فرصت ملی تو میری صحت ساتھ نہیں دے رہی، آپ یہاں ہوں تو مجھ میں بھی حوصلہ آئے۔ بخدا بھائیوں والی پیش کش کر رہا ہوں۔ آپ بیٹے بہو کے ہاں، ان کی آسائش کی خاطر، ہمہ وقت قیام نہ کریں تو بھائی کی کٹیا حاضر ہے۔ میں نے اب اپنا مکان الگ سے لیا ہے۔ یعنی اب ہمارے پاس ایک ''......'' ہے۔ والسلام

آپ کا مخلص......عاشور

....

عین رشید خاں

۷؍فروری ۱۹۹۹ء

محترمی مظفر صاحب

کل رات جلدی میں میں نے آپ کا نمبر غلط لکھ ڈالا۔ صبح سے ۱۹۵۳ والے مستقل مشغول ہیں۔ میں اپنے ڈرائیور کو بھیج رہا ہوں۔ شاید اس کو گھر مل جائے۔ اگر سلیم اختر کی کتاب مل جائے تو میرے لیے سونے پر سہاگا کا کام کرے گا۔ (خودستائی کے لیے معذرت خواہ ہوں)۔ تعاون کا شکریہ بھی ادا کروں گا سو وہ کتاب میں ہوگا۔

آپ کا۔ عین رشید

....

عشرت ظفر

'خرام' کان پور/ ۸؍دسمبر ۸۹ء

آپ کی تصویر اور غزل ملی۔ خرام نوازی کا شکریہ۔ میرے جیسا بے مایہ آپ کے کلام کے بارے میں کیا کہہ سکتا ہے۔ ہر شعر سے آپ کی انفرادیت، لہجے کی ترش خراش نمایاں ہے۔ سچ ہے کہ اس طرح کی غزل کہنا صرف اس دور میں آپ کا ہی حصہ ہے۔ امید

ہے مزاج عالی بخیر ہوگا۔ نوٹ: امید ہے کہ آپ کی غزل 'خرام' کے تیسرے شمارے میں شامل ہوگی۔ مخلص......عشرت ظفر

....

۹۲/۲/۱۶

محترم۔ آداب وسلام

کرم نوازی کے لیے بے حد شکر گزار ہوں۔ فسادزہ غزلیں اور تصویر مل گئی ہیں، جلد ہی یہ خصوصی نمبر نکالنے کا ارادہ کر رہا ہوں۔ فی الحال ایک فروری کا خرام بھیج رہا ہوں اپنی رائے لکھیے گا۔ امید کہ شگفتہ خاطر ہوں گے۔ آپ کا۔ عشرت ظفر

....

یکم نومبر ۲۰۰۳ء

بندہ نواز مکرم۔ آداب وسلام

مضمون حاضر خدمت ہے۔ اگرچہ بہت تاخیر ہو چکی ہے۔ میری مسلسل بیماری نے میرے بہت سے کاموں کو مؤخر کر دیا ہے بہر حال اب کچھ ٹھیک ہوں۔ شروع کر رہا ہوں۔ میری تحریر اگر اشاعت کے قابل ہو تو جس مدیر جریدہ کو بھی بھیجیں یہ ہدایت فرما دیں کہ ایک کاپی مجھے بھی بھیج دے، میرا پتہ اسے دے دیجیے گا یا مجھے بتا دیجیے گا کہ کس جریدے میں شائع ہوگا۔ میں کوشش کروں گا کہ یہ مضمون پاکستان میں شائع ہو۔ مضمون کے تئیں آپ کی رائے کا انتظار رہے گا۔ امید ہے کہ آپ شگفت وفرحاں ہوں گے۔

نیاز مند......عشرت ظفر

....

7/5/05

برادر مکرم۔ آداب وسلام

بہت دنوں سے سن رہا ہوں کہ 'مظفر حنفی ایک مطالعہ' شائع ہوگئی ہے لیکن شرف دید سے محروم ہوں۔ اگر آپ جناب فیروز مظفر کا مرتب کردہ یہ تحفہ مجھ جیسے تشنہ علم کو بھی عطا

فرمائیں تو نوازش بے نہایت ہوگی۔ اس طرح سے آپ کی بھرپور ادبی شخصیت سے واقف ہوسکوں گا اور مضامین میں حوالوں کے کام آئے گی۔ ویسے بھی آپ کی کوئی نثری کتاب نہ میرے پاس ہے نہ میں نے پڑھی ہے۔ ظاہر ہے کہ اس سے زیادہ میری بدنصیبی اور کیا ہوگی کہ شہر نا پرساں میں ہو کر اسیر رہتا ہوں راہزن کے پاؤں۔ یہاں نہ کوئی کتاب ہے، نہ لائبریری، نہ کوئی ایسی شخصیت کہ جس سے کوئی اکتساب واستفادہ کیا جا سکے۔ نامی صاحب عمر کی اس منزل میں ہیں کہ انھیں مسلسل زحمت نہیں دی جاسکتی۔ امید ہے کہ آپ بعافیت ہوں گے۔ اور میری درخواست کو قبول فرمائیں گے۔

آپ کا نیازمند......عشرت ظفر (کانپور)

....

عشرت رومانی (کراچی)

مسقط/14/10/89

محترم مظفر حنفی صاحب۔ السلام علیکم

کلکتہ یونیورسٹی میں تقرر پر میری جانب سے مبارکباد قبول کیجیے۔ 'مفہوم' کا شمارہ آپ کی ضیافتِ طبع کے لیے پیش کر رہا ہوں۔ کتابت وطباعت کی غلطیوں کو نظر انداز کر دیجیے گا۔ شمارہ بک پوسٹ سے بھیج رہا ہوں۔ خوب سے خوب تر کا سفر جاری ہے۔

آپ کا قلمی تعاون ہمارے لیے مشعلِ راہ بنے گا۔ شکریہ۔

طویل عرصہ تک مسقط میں قیام کے بعد مورخہ ۹ رنومبر کو مستقل طور پر وطنِ عزیز واپس جارہا ہوں۔ پتہ نوٹ کر لیجیے۔

Ishrat Roomani
Baseera Apartment.No. B-20, Gulshane Iqbl,
Block-2, Karachi(Pakistan)

حقیر فقیر.....عشرت رومانی

....

ہے مزاج عالی بخیر ہوگا۔ نوٹ: امید ہے کہ آپ کی غزل 'خرام' کے تیسرے شمارے میں شامل ہوگی۔

مخلص...... عشرت ظفر

....

۹۲/۲/۱۶

محترم۔ آداب وسلام

کرم نوازی کے لیے بے حد شکر گزار ہوں۔ فسادزہ غزلیں اور تصویر مل گئی ہیں، جلد ہی یہ خصوصی نمبر نکالنے کا ارادہ کر رہا ہوں۔ فی الحال ایک فروری کا خرام بھیج رہا ہوں اپنی رائے لکھیے گا۔ امید کہ شگفتہ خاطر ہوں گے۔

آپ کا۔ عشرت ظفر

....

یکم نومبر ۲۰۰۳ء

بندہ نواز مکرم۔ آداب وسلام

مضمون حاضر خدمت ہے۔ اگر چہ بہت تاخیر ہو چکی ہے۔ میری مسلسل بیماری نے میرے بہت سے کاموں کو مؤخر کر دیا ہے بہر حال اب کچھ ٹھیک ہوں۔ شروع کر رہا ہوں۔ میری تحریر اگر اشاعت کے قابل ہو تو جس مدیر جریدہ کو بھی بھیجیں یہ ہدایت فرما دیں کہ ایک کاپی مجھے بھی بھیج دے، میرا پتہ اسے دے دیجیے گا یا مجھے بتا دیجیے گا کہ کس جریدے میں شائع ہوگا۔ میں کوشش کروں گا کہ یہ مضمون پاکستان میں شائع ہو۔ مضمون کے تئیں آپ کی رائے کا انتظار رہے گا۔ امید ہے کہ آپ شگفت وفرحاں ہوں گے۔

نیاز مند...... عشرت ظفر

....

7/5/05

برادر مکرم۔ آداب وسلام

بہت دنوں سے سن رہا ہوں کہ 'مظفر حنفی ایک مطالعہ' شائع ہوگئی ہے لیکن شرف دید سے محروم ہوں۔ اگر آپ جناب فیروز مظفر کا مرتب کردہ یہ تحفہ مجھ جیسے تشنہ علم کو بھی عطا

فرمائیں تو نوازش بے نہایت ہوگی۔ اس طرح سے آپ کی بھرپور ادبی شخصیت سے واقف ہوسکوں گا اور مضامین میں حوالوں کے کام آئے گی۔ ویسے بھی آپ کی کوئی نثری کتاب نہ میرے پاس ہے نہ میں نے پڑھی ہے۔ ظاہر ہے کہ اس سے زیادہ میری بدنصیبی اور کیا ہوگی کہ شہر ناپرساں میں ہو کر اسیر رہتا ہوں راہزن کے پاؤں۔ یہاں نہ کوئی کتاب ہے، نہ لائبریری، نہ کوئی ایسی شخصیت کہ جس سے کوئی اکتساب و استفادہ کیا جا سکے۔ نامی صاحب عمر کی اس منزل میں ہیں کہ انھیں مسلسل زحمت نہیں دی جاسکتی۔ امید ہے کہ آپ بعافیت ہوں گے۔ اور میری درخواست کو قبول فرمائیں گے۔

آپ کا نیازمند......عشرت ظفر (کانپور)

....

عشرت رومانی (کراچی)

مسقط/14/10/89

محترم مظفر حنفی صاحب۔ السلام علیکم

کلکتہ یونیورسٹی میں تقرر پر میری جانب سے مبارکباد قبول کیجیے۔ 'مفہوم' کا شمارہ آپ کی ضیافتِ طبع کے لیے پیش کر رہا ہوں۔ کتابت و طباعت کی غلطیوں کو نظر انداز کر دیجیے گا۔ شمارہ بک پوسٹ سے بھیج رہا ہوں۔ خوب سے خوب تر کا سفر جاری ہے۔

آپ کا قلمی تعاون ہمارے لیے مشعلِ راہ بنے گا۔ شکریہ۔

طویل عرصہ تک مسقط میں قیام کے بعد مورخہ ۹ رنومبر کو مستقل طور پر وطنِ عزیز واپس جا رہا ہوں۔ پتہ نوٹ کر لیجیے۔

Ishrat Roomani
Baseera Apartment.No. B-20, Gulshane Iqbl,
Block-2, Karachi(Pakistan)

حقیر فقیر......عشرت رومانی

....

عابد علی خاں

۲۶/ مارچ ۹۹ء

مکرمی۔ السلام علیکم۔ یاد فرمائی کا شکریہ۔

آپ نے تکلف سے کام لیا ہے میرا تو یہ خیال ہے کہ آپ کے یہاں قیام کے دوران ہم نے خاطر خواہ توجہ نہیں کی۔ غزل بہت اچھی ہے۔ انشاء اللہ آئندہ اتوار کو شائع کروں گا۔ حقیر سا معاوضہ مرسل خدمت ہے براہ کرم قبول فرمائیے۔

جگر صاحب، نیر صاحب اور عارفی صاحب بھی سلام کہتے ہیں۔

مخلص...... عابد علی خاں (روزنامہ سیاست، حیدر آباد)

....

عبد الصمد

پٹنہ/ 6/1/97

بزرگ محترم۔ سلام واحترام

آپ کی بھیجی ہوئی کتابیں ملیں۔ شکریہ

شرمندہ ہوں کہ اپنی کم مائیگی کے سبب میں آپ سے ابھی تک رابطہ قائم نہیں کر سکا۔ آپ پٹنہ تشریف لائے تو مجھے اطلاع نہیں ہوسکی۔ ساہتیہ اکیڈمی والی کتاب تو مجھے قبل مل چکی تھی۔ آپ کا مجموعہ کلام پاکر بہت مسرت ہوئی۔

جلد ہی آپ کی خدمت میں اپنی کتابیں پیش کروں گا، پتہ نہیں آپ نے ''دوگز زمین'' پڑھی یا نہیں۔؟

خاکسار۔ عبد الصمد

....

11/2/97

بزرگ محترم۔ سلام واحترام

آپ کا گرامی نامہ ملا شکریہ۔ ''دو گز زمین'' کی اب میرے پاس ایک کاپی بچی ہے، دوسرا ایڈیشن ختم ہو چکا ہے۔ میں شرمندہ ہوں کہ آپ کی فرمائش پوری نہیں کر سکوں گا، لیکن یہ وعدہ رہا کہ کہیں سے ایک کاپی بھی دستیاب ہوئی، ضرور حاضر خدمت کروں گا۔ ''خوابوں کا سفر'' آپ کو مل گئی، اس پر اگر آپ کچھ لکھ دیتے تو بڑا اکرم ہوتا اور میری خوش قسمتی۔ اس پر آپ کی رائے جاننے کا بہت متمنی ہوں۔

خاکسار......عبدالصمد

....

3/5/97

بزرگ محترم۔ سلام واحترام

خط ملا تھا۔ جواب میں غیر معمولی تاخیر ہوئی۔ معذرت خواہ ہوں۔ آپ کی محبت میرا بہت بڑا سرمایہ ہے اور میں اپنے اندر ایک توانائی محسوس کرتا ہوں۔

پچھلے ماہ کلکتہ آنے کا پروگرام بنا تھا، پھر کسی وجہ سے ملتوی ہو گیا۔ میرے ہم زلف پرویز حفیظ کلکتہ میں رہتے ہیں اور انگریزی کے مشہور صحافی ہیں۔

بس ایک نظر ڈال لیا کیجیے۔ میرے لیے اتنا ہی کافی ہوگا۔

خاکسار۔ عبدالصمد

....

18/1/98

بزرگ محترم۔ سلام واحترام

آج ہی آپ کا خط ملا، شکریہ۔ ایک شکایت یہ ہے کہ آپ پٹنہ آئے مجھے کسی نے خبر نہ کیا، آپ چلے گئے تو اخباروں سے پتہ چلا، بہت افسوس ہوا، کسی طرح ملاقات تو ہو ہی سکتی تھی۔ بہر کیف، میری شکایت درج کر لیجیے۔

عابد علی خاں

۲۶/مارچ ۹۹ء

مکرمی۔ السلام علیکم۔ یاد فرمائی کا شکریہ۔

آپ نے تکلف سے کام لیا ہے میرا تو یہ خیال ہے کہ آپ کے یہاں قیام کے دوران ہم نے خاطر خواہ توجہ نہیں کی۔ غزل بہت اچھی ہے۔ انشاء اللہ آئندہ اتوار کو شائع کروں گا۔ حقیر سا معاوضہ مرسل خدمت ہے براہ کرم قبول فرمایئے۔

جگر صاحب، نیر صاحب اور عارفی صاحب بھی سلام کہتے ہیں۔

مخلص...... عابد علی خاں (روزنامہ سیاست، حیدر آباد)

....

عبدالصمد

پٹنہ/6/1/97

بزرگ محترم۔ سلام واحترام

آپ کی بھیجی ہوئی کتابیں ملیں۔ شکریہ

شرمندہ ہوں کہ اپنی کم مائیگی کے سبب میں آپ سے ابھی تک رابطہ قائم نہیں کر سکا۔ آپ پٹنہ تشریف لائے تو مجھے اطلاع نہیں ہوسکی۔ ساہتیہ اکیڈمی والی کتاب تو مجھے قبل مل چکی تھی۔ آپ کا مجموعہ کلام پا کر بہت مسرت ہوئی۔

جلد ہی آپ کی خدمت میں اپنی کتابیں پیش کروں گا، پتہ نہیں آپ نے ''دو گز زمین'' پڑھی یا نہیں۔؟

خاکسار۔ عبدالصمد

....

11/2/97

بزرگ محترم۔ سلام واحترام

آپ کا گرامی نامہ ملا شکریہ۔ ''دوگز زمین'' کی اب میرے پاس ایک کاپی بچی ہے، دوسرا ایڈیشن ختم ہو چکا ہے۔ میں شرمندہ ہوں کہ آپ کی فرمائش پوری نہیں کرسکوں گا، لیکن یہ وعدہ رہا کہ کہیں سے ایک کاپی بھی دستیاب ہوئی، ضرور حاضر خدمت کروں گا۔ ''خوابوں کا سفر'' آپ کو مل گئی، اس پر اگر آپ کچھ لکھ دیتے تو بڑا اکرم ہوتا اور میری خوش قسمتی۔ اس پر آپ کی رائے جاننے کا بہت متمنی ہوں۔

خاکسار...... عبدالصمد

....

3/5/97

بزرگ محترم۔ سلام واحترام

خط ملا تھا۔ جواب میں غیر معمولی تاخیر ہوئی۔ معذرت خواہ ہوں۔ آپ کی محبت میرا بہت بڑا سرمایہ ہے اور میں اپنے اندر ایک توانائی محسوس کرتا ہوں۔

پچھلے ماہ کلکتہ آنے کا پروگرام بنا تھا، پھر کسی وجہ سے ملتوی ہو گیا۔ میرے ہم زلف پرویز حفیظ کلکتہ میں رہتے ہیں اور انگریزی کے مشہور صحافی ہیں۔

بس ایک نظر ڈال لیا کیجیے۔ میرے لیے اتنا ہی کافی ہوگا۔

خاکسار۔ عبدالصمد

....

18/1/98

بزرگ محترم۔ سلام واحترام

آج ہی آپ کا خط ملا، شکریہ۔ ایک شکایت یہ ہے کہ آپ پٹنہ آئے مجھے کسی نے خبر نہ کیا، آپ چلے گئے تو اخباروں سے پتہ چلا، بہت افسوس ہوا، کسی طرح ملاقات تو ہو ہی سکتی تھی۔ بہرکیف، میری شکایت درج کر لیجیے۔

آپ نے کسی 'خوش خبری' کے بارے میں لکھ کر مجھے انتظارِ شوق میں مبتلا کر دیا۔ آج ۱۸ر جنوری تک کوئی اطلاع نہیں، اب آپ ہی بتا دیجیے۔

دو اہم خبریں آپ کو دے رہا ہوں۔ میرا ناول ''خوابوں کا سویرا' ...... والے انگریزی میں چھاپ رہے ہیں۔ غالباً اردو کا یہ پہلا ناول ہے جوان لوگوں نے منتخب کیا ہے، تین چار مہینوں میں کتاب چھپ کر آ جائے گی۔ مہر افشاں فاروقی ترجمہ کر رہی ہیں۔ میں نے آراین کالج، حاجی پور کے پرنسپل شپ سے استعفیٰ دے دیا اور اورینٹل کالج پٹنہ سٹی میں ریڈر، شعبہ سیاسیات کی حیثیت سے پھر جوائن کر لیا۔ لکھ پڑھ نہیں سکتا، اپنے پڑھنے لکھنے کی قیمت پر اتنا وقت نہیں لگا سکتا۔ میں مطمئن ہوں۔

میں نے اپنا چوتھا ناول ''مہا ساگر'' مکمل کر لیا ہے۔ عید کے بعد کتابت شروع ہوگی۔ انشاءاللہ۔ نیا سال اور عید آپ کو مبارک ہو۔ امید ہے آپ بخیر ہوں گے۔

خاکسار۔ عبدالصمد

....

4/4/98

برادرِ محترم! پروفیسر وہاب اشرفی کی ادبی خدمات سے آپ واقف ہیں۔ کچھ ادب دوستوں نے ارادہ کیا ہے کہ ان کی خدمات کا برملا اعتراف کیا جائے، اس سلسلے میں ان کی حیات و خدمات پر مشتمل ایک مجلّہ شائع کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے جس کی ادارت کی ذمہ داریاں میرے سپرد کی گئی ہیں، آپ سے درخواست ہے کہ آپ وہاب اشرفی کی خدمات کے جس پہلو پر چاہیں، ایک مقالہ تحریر فرما دیں۔ مئی ۹۸ء کے آخر میں یہ مجلّہ ترتیب پا جائے گا۔ اس لیے اگر آپ اپنی پہلی فرصت میں یہ خدمت انجام دیں تو بڑا اکرم ہوگا۔

امید ہے آپ بخیر ہوں گے۔ آپ کے خط کا انتظار رہے گا۔

خاکسار......عبدالصمد

....

عبدالاحد ساز

۱۳ر جنوری ۹۲ء

محترم ڈاکٹر مظفر حنفی صاحب۔ تسلیمات

اپنے شعری مجموعہ ''خموشی بول اٹھی ہے'' حاضرِ خدمت کرتے ہوئے مخاطب ہونے کی جرأت کر رہا ہوں۔ آپ کی شاعری نے آپ کے معاصرین کو تو متاثر کیا ہی ہے، ہم نئے لکھنے والوں کی ایک پوری نسل کو خاص طور پر متاثر کیا ہے۔ ہماری طالب علمی کے زمانے میں بھی اور گزشتہ ڈیڑھ دو دہائیوں کے ہمارے تخلیقی سفر کے دوران بھی آپ کا شعری رویہ، اسلوب، لہجہ اور عصری ادراک و احساس پر آپ کا شعری و فنی احاطہ ہمارے لیے سنگِ نشاں رہا ہے۔ ستّر کے بعد ادبی افق پر آنے والی شعری نسل اپنے جن پیش رووں کی طرف بہت توجہ سے دیکھتی ہے ان میں آپ کی ایک امتیازی حیثیت ہے۔

ان تمام علائق کے مدنظر اپنی کتاب آپ تک پہنچاتے ہوئے ایک باطنی خوشی کا احساس ہوتا ہے۔ ہاں مگر ایک تذبذب کی کیفیت سی دامن گیر ہوتی ہے کہ آیا یہ کتاب اس قابل ہے بھی کہ ایک اہم اور مقتدر ادیب و شاعر کے مطالعے سے شرف یاب ہو سکے۔

کتاب آپ تک پہنچانے میں جو تاخیر ہو رہی ہے، اس کے لیے میں معذرت خواہ ہوں ہی، مگر اس کی دو وجہیں ہیں۔ ایک تو یہ کہ ابتدائی جلدوں کے بعد کتاب کی صفحہ بندی اور جلد سازی میں کچھ ایسے اغلاط در آئے کہ خاصا کام دوبارہ کروانا پڑا اور جلدیں دیر سے موصول ہو پائیں۔ دوسرے یہ کہ گزشتہ چند مہینوں میں تین چار مرتبہ کلکتہ آنے کا پروگرام بنتے بنتے رہ گیا اور میں خیال اور ارادہ رہا کہ کتاب ذاتی طور پر آپ کو پیش کرنے کی سعادت حاصل کروں۔

بہر کیف اپنی بساط بھر تخلیقات کتابی صورت میں آپ کے سامنے ہیں۔ اگر کسی لائق ہیں اور آپ اپنی بیش قیمت رائے اور تاثر سے نوازیں تو میرے لیے اس کی بڑی اہمیت اور وقعت ہوگی۔

آپ نے کسی 'خوش خبری' کے بارے میں لکھ کر مجھے انتظارِ شوق میں مبتلا کر دیا۔ آج ۱۸؍جنوری تک کوئی اطلاع نہیں، اب آپ ہی بتا دیجیے۔

دو اہم خبریں آپ کو دے رہا ہوں۔ میرا ناول ''خوابوں کا سویرا' ...... والے انگریزی میں چھاپ رہے ہیں۔ غالباً اردو کا یہ پہلا ناول ہے جو ان لوگوں نے منتخب کیا ہے، تین چار مہینوں میں کتاب چھپ کر آ جائے گی۔ مہر افشاں فاروقی ترجمہ کر رہی ہیں۔ میں نے آراین کالج، حاجی پور کے پرنسپل شپ سے استعفیٰ دے دیا اور اورینٹل کالج پٹنہ سٹی میں ریڈر، شعبہ سیاسیات کی حیثیت سے پھر جوائن کر لیا۔ لکھ پڑھ نہیں سکتا، اپنے پڑھنے لکھنے کی قیمت پر اتنا وقت نہیں لگا سکتا۔ میں مطمئن ہوں۔

میں نے اپنا چوتھا ناول ''مہا ساگر'' مکمل کر لیا ہے۔ عید کے بعد کتابت شروع ہو گی۔ انشاء اللہ۔ نیا سال اور عید آپ کو مبارک ہو۔ امید ہے آپ بخیر ہوں گے۔

خاکسار۔ عبدالصمد

....

4/4/98

برادرِ محترم! پروفیسر وہاب اشرفی کی ادبی خدمات سے آپ واقف ہیں۔ کچھ ادب دوستوں نے ارادہ کیا ہے کہ ان کی خدمات کا برملا اعتراف کیا جائے، اس سلسلے میں ان کی حیات و خدمات پر مشتمل ایک مجلّہ شائع کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے جس کی ادارت کی ذمہ داریاں میرے سپرد کی گئی ہیں، آپ سے درخواست ہے کہ آپ وہاب اشرفی کی خدمات کے جس پہلو پر چاہیں، ایک مقالہ تحریر فرما دیں۔ مئی ۹۸ء کے آخر میں یہ مجلّہ ترتیب پا جائے گا۔ اس لیے اگر آپ اپنی پہلی فرصت میں یہ خدمت انجام دیں تو بڑا اکرم ہو گا۔

امید ہے آپ بخیر ہوں گے۔ آپ کے خط کا انتظار رہے گا۔

خاکسار...... عبدالصمد

....

عبدالاحد ساز

۱۳ر جنوری ۹۲ء

محترم ڈاکٹر مظفر حنفی صاحب۔ تسلیمات

اپنے شعری مجموعہ ''خموشی بول اٹھی ہے'' حاضرِ خدمت کرتے ہوئے مخاطب ہونے کی جرأت کر رہا ہوں۔ آپ کی شاعری نے آپ کے معاصرین کو تو متاثر کیا ہی ہے، ہم نئے لکھنے والوں کی ایک پوری نسل کو خاص طور پر متاثر کیا ہے۔ ہماری طالب علمی کے زمانے میں بھی اور گزشتہ ڈیڑھ دو دہائیوں کے ہمارے تخلیقی سفر کے دوران بھی آپ کا شعری رویہ، اسلوب، لہجہ اور عصری ادراک و احساس پر آپ کا شعری و فنی احاطہ ہمارے لیے سنگِ نشاں رہا ہے۔ ستّر کے بعد ادبی افق پر آنے والی شعری نسل اپنے جن پیش روؤں کی طرف بہت توجہ سے دیکھتی ہے ان میں آپ کی ایک امتیازی حیثیت ہے۔

ان تمام علائق کے مدنظر اپنی کتاب آپ تک پہنچاتے ہوئے ایک باطنی خوشی کا احساس ہوتا ہے۔ ہاں مگر ایک تذبذب کی کیفیت سی دامن گیر ہوتی ہے کہ آیا یہ کتاب اس قابل ہے بھی کہ ایک اہم اور مقتدر ادیب و شاعر کے مطالعے سے شرف یاب ہو سکے۔

کتاب آپ تک پہنچانے میں جو تاخیر ہو رہی ہے، اس کے لیے میں معذرت خواہ ہوں ہی، مگر اس کی دو وجہیں ہیں۔ ایک تو یہ کہ ابتدائی جلدوں کے بعد کتاب کی صفحہ بندی اور جلد سازی میں کچھ ایسے اغلاط در آئے کہ خاصا کام دوبارہ کروانا پڑا اور جلدیں دیر سے موصول ہو پائیں۔ دوسرے یہ کہ گزشتہ چند مہینوں میں تین چار مرتبہ کلکتہ آنے کا پروگرام بنتے بنتے رہ گیا اور میں خیال اور ارادہ رہا کہ کتاب ذاتی طور پر آپ کو پیش کرنے کی سعادت حاصل کروں۔

بہر کیف اپنی بساط بھر تخلیقات کتابی صورت میں آپ کے سامنے ہیں۔ اگر کسی لائق ہیں اور آپ اپنی بیش قیمت رائے اور تاثر سے نوازیں تو میرے لیے اس کی بڑی اہمیت اور وقعت ہوگی۔

آپ سے بس ایک بار بمبئی میں مارچ ۹۰ء میں بمبئی ٹیلی ویژن کے آل انڈیا نیٹ ورک کے مشاعرے کے موقع پر نیاز حاصل ہوا تھا جسے آپ ہی نے کمپیئر بھی کیا تھا۔

کتاب کی رسید اور آپ کے گرانقدر تاثرات کا اشتیاق وانتظار رہے گا۔ خدا کرے آپ اہلِ خانہ و متعلقین خیریت وخوبی کے ساتھ ہوں۔

نیاز مند۔ عبدالاحد ساز

……………

۱۲ر مارچ ۱۹۹۲ء

محترم ڈاکٹر مظفر حنفی صاحب۔ تسلیمات

نوازش نامہ موصول ہوا۔ آپ نے 'دو حرف' توجہ اور استناد کے ساتھ لکھے، اس کے لیے ممنون ہوں۔ سچ پوچھیے تو آپ حضرات کی توجہ ہی ہمارے لیے زادِ سفر ہے اور پھر آپ تو ہمارے ان سینئرس میں ہیں جو نہ صرف ہمارے پیش رو اور رہنما ہیں بلکہ جن کے تخلیقی تجربات ہمیں بڑی قربت اور اتصال کے ساتھ متاثر کرتے ہیں اور استفادے کی سبیل فراہم کرتے ہیں۔

خدا آپ کو توانا اور مستعد رکھے۔ تخلیقی سطح پر بھی اور عملی و ادبی سطح پر بھی۔

نیاز مند، آپ کا: عبدالاحد ساز

……………

۲۴ر اگست ۲۰۰۲ء

محترمی ڈاکٹر مظفر حنفی صاحب۔ تسلیمات

بے حد ممنون ہوں کہ آپ نے محبت کے ساتھ اپنی گراں قدر شعری تصنیف ''پرچمِ گرد باد'' مرحمت فرمائی۔ میرے لیے یہ لطف اور انہماک کے ساتھ مطالعے کی اہم سبیل ہوگی۔ ایک عرصے سے آپ کی غزلیں ایک طالب علم کی طرح پڑھتا آیا ہوں۔ ان سے کسبِ فیض بھی کیا ہے۔ آپ کی غزلوں میں عصری جذبے، فکر اور احساس کے ساتھ طرزِ اظہار کی ندرتوں اور فنکارانہ تنوعات نے ہمیشہ متوجہ کیا ہے، بلکہ ترسیل کی نئی گنجائشوں

سے روشناس بھی کیا ہے۔ ''یا اخی'' تو میں نے بالاستیعاب پڑھی اور اس سے پہلے کی غزلیں بھی اکثر و بیشتر رسائل میں پڑھ چکا ہوں۔ اب انھیں انتخابی شکل میں یکجا اور متواتر پڑھنے کی اور ہی کیف ہوگا۔

نیاز مند...... عبدالاحد ساز

....

عبدالغفار عزم

۱۵ر دسمبر ۱۹۹۹ء

محترم پروفیسر مظفر حنفی صاحب۔ سلام مسنون

نوازش نامہ ملا۔ ہم بیحد ممنون ہیں کہ آپ نے ہماری کانفرنس کو اپنی شرکت سے نوازنے کی اور اس میں پرچہ پیش کرنے کی عنایت مرحمت فرمائی۔ دراصل جب آپ کو دعوت نامہ بھجا گیا اس وقت ایک دن کانفرنس ۳۰ جنوری ۲۰۰۰ء کو طے پائی تھی۔ بعدازاں زیادہ حضرات کی شرکت کے امکان اور زیادہ وقت ملنے کی سہولت کی خاطرہ تاریخ ۳۰ر جنوری سے ہٹا کر ۲۶ر فروری بروز ہفتہ اور ۲۷ر فروری ۲۰۰۰ء بروز اتوار کو کر دی گئی ہے۔ حسب ارشاد sponsership letter پیش خدمت ہے۔ مزید ارشادات سے نوازیں گے امید ہے۔

مخلص...... عبدالغفار عزم

....

عطا عابدی

14/7/94

مکرمی! السلام علیکم! اللہ کرے آپ بخیر ہوں۔ میں ان دنوں گزشتہ ایام سے قدرے بہتر ہوں۔ علاج اب بھی جاری ہے۔ دعا کیجیے کہ اللہ صحت کلی سے نوازے۔ فیروز بھائی کا خط دہلی سے آیا تھا۔ انھوں نے خیریت طلب کی تھی۔ جواب دے چکا ہوں۔ وہ لوگ بھی خیریت سے ہیں۔ اس بار آپ کافی دنوں بعد دہلی آئے تھے، لیکن میں بیماری کے

آپ سے بس ایک بار بمبئی میں مارچ ۹۰ء میں بمبئی ٹیلی ویژن کے آل انڈیا نیٹ ورک کے مشاعرے کے موقع پر نیاز حاصل ہوا تھا جسے آپ ہی نے کمپیئر بھی کیا تھا۔

کتاب کی رسید اور آپ کے گرانقدر تاثرات کا اشتیاق وانتظار رہے گا۔ خدا کرے آپ اہلِ خانہ و متعلقین خیریت وخوبی کے ساتھ ہوں۔

نیاز مند۔ عبدالاحد ساز

……………

۱۲ر مارچ ۱۹۹۲ء

محترم ڈاکٹر مظفر حنفی صاحب۔ تسلیمات

نوازش نامہ موصول ہوا۔ آپ نے 'دوحرف' توجہ اور استناد کے ساتھ لکھے، اس کے لیے ممنون ہوں۔ سچ پوچھیے تو آپ حضرات کی توجہ ہی ہمارے لیے زادِ سفر ہے اور پھر آپ تو ہمارے ان سینئرس میں ہیں جو نہ صرف ہمارے پیش رو اور رہنما ہیں بلکہ جن کے تخلیقی تجربات ہمیں بڑی قربت اور اتصال کے ساتھ متاثر کرتے ہیں اور استفادے کی سبیل فراہم کرتے ہیں۔

خدا آپ کو توانا اور مستعد رکھے۔ تخلیقی سطح پر بھی اور عملی وادبی سطح پر بھی۔

نیاز مند، آپ کا: عبدالاحد ساز

……………

۲۴ر اگست ۲۰۰۲ء

محترمی ڈاکٹر مظفر حنفی صاحب۔ تسلیمات

بے حد ممنون ہوں کہ آپ نے محبت کے ساتھ اپنی گراں قدر شعری تصنیف ''پرچمِ گرد باد'' مرحمت فرمائی۔ میرے لیے یہ لطف اور انہماک کے ساتھ مطالعے کی اہم سبیل ہوگی۔ ایک عرصے سے آپ کی غزلیں ایک طالب علم کی طرح پڑھتا آیا ہوں۔ ان سے کسبِ فیض بھی کیا ہے۔ آپ کی غزلوں میں عصری جذبے، فکر اور احساس کے ساتھ طرزِ اظہار کی ندرتوں اور فنکارانہ تنوعات نے ہمیشہ متوجہ کیا ہے، بلکہ ترسیل کی نئی گنجائشوں

سے روشناس بھی کیا ہے۔ ''یا اخی'' تو میں نے بالاستیعاب پڑھی اور اس سے پہلے کی غزلیں بھی اکثر و بیشتر رسائل میں پڑھ چکا ہوں۔ اب انھیں انتخابی شکل میں یکجا اور متواتر پڑھنے کی اور ہی کیف ہوگا۔

نیاز مند...... عبدالاحد ساز

....

عبدالغفار عزم

۱۵ر دسمبر ۱۹۹۹ء

محترم پروفیسر مظفر حنفی صاحب۔ سلام مسنون

نوازش نامہ ملا۔ ہم بیحد ممنون ہیں کہ آپ نے ہماری کانفرنس کو اپنی شرکت سے نوازنے کی اور اس میں پرچہ پیش کرنے کی عنایت مرحمت فرمائی۔ دراصل جب آپ کو دعوت نامہ بھجا گیا اس وقت ایک دن کانفرنس ۳۰ جنوری ۲۰۰۰ء کو طے پائی تھی۔ بعدازاں زیادہ حضرات کی شرکت کے امکان اور زیادہ وقت ملنے کی سہولت کی خاطرہ تاریخ ۳۰ر جنوری سے ہٹا کر ۲۶ر فروری بروز ہفتہ اور ۲۷ر فروری ۲۰۰۰ء بروز اتوار کو کردی گئی ہے۔ حسب ارشاد sponsership letter پیش خدمت ہے۔ مزید ارشادات سے نوازیں گے امید ہے۔

مخلص...... عبدالغفار عزم

....

عطا عابدی

14/7/94

مکرمی! السلام علیکم! اللہ کرے آپ بخیر ہوں۔ میں ان دنوں گزشتہ ایام سے قدرے بہتر ہوں۔ علاج اب بھی جاری ہے۔ دعا کیجیے کہ اللہ صحت کلی سے نوازے۔ فیروز بھائی کا خط دہلی سے آیا تھا۔ انھوں نے خیریت طلب کی تھی۔ جواب دے چکا ہوں۔ وہ لوگ بھی خیریت سے ہیں۔ اس بار آپ کافی دنوں بعد دہلی آئے تھے، لیکن میں بیماری کے

سبب دہلی سے دور دربھنگہ رہا اور ملاقات نہ ہو سکی، جس کی قلق ہے، کئی باتوں پر آپ کی رہنمائی درکار تھی۔ اظہر نیر صاحب (بھلائی نگر، مدھیہ پردیش) مختلف ادباء سے لیے گئے انٹرویو کا مجموعہ ترتیب دے رہے ہیں۔ اس بار وہ دربھنگہ آئے تو مجھ سے بھی ملے۔ مسودہ بھی دکھایا۔ وہ آپ کے پاس بھی سوالنامہ بھیجنا چاہتے ہیں۔ میں نے کہا کہ سوالنامہ بھیج دیجیے، مناسب سمجھیں گے تو پروفیسر صاحب ضرور جواب دیں گے۔

بقیہ حالات لائق شکر ہیں۔ جواب سے نواز سکیں تو کرم ہوگا۔

طالب دعا......عطا عابدی

....

19/8/98

مکرمی! السلام علیکم! امید کہ مزاج گرامی بخیر ہوگا۔ قبل ڈاک سے ایک لفافہ اور ایک دستی خط بھیج چکا ہوں۔ امید ہے سبھی ملے ہوں گے۔ جوابی لفافہ ساتھ میں منسلک تھا۔ جواب سے محروم ہوں۔ آپ کی انتہائی مصروفیتوں کا علم برادرم فیروز صاحب سے ہو چکا ہے اس لیے جواب سے محرومی کا کوئی شکوہ اس پر کسی طرح کا ااعتراض نہیں ہے۔ رائے پور (مدھیہ پردیس) کا ہندی روزنامہ “سمویت شیکھر” میرے پاس آتا ہے۔ اس کے ایک شمارہ میں آپ کے شعر پر ایک تصویری خاکہ بنا دیکھا تو اسے نکال لیا اور آپ کو بھیج رہا ہوں۔ امید ہے وصولیابی کی رسید سے مطلع کریں گے۔ والسلام طالب دعا......عطا عابدی

....

16/11/91

مکرمی! السلام علیکم! امید کہ مزاج گرامی بخیر ہوگا۔

غالباً آپ کو معلوم ہوگا کہ فیروز صاحب بھی افکار ملی کے کارواں میں شامل ہو گئے ہیں یعنی افکار ملی کا کالم “کھیل کے میدان سے” انھوں نے لکھنا شروع کیا ہے۔ اس ناطے ہم آپ کے اور بھی زیادہ قریب آ گئے۔ آبشار میں روز آپ کا قطعہ چھپ رہا ہے، جان کر مسرت ہوئی۔ چند قطعات پڑھنے کی بھی سعادت حاصل ہوئی۔ اس سمت میں صرف رئیس

امروہوی کا نام آتا تھا مگر آپ نے جو یہ سلسلہ شروع کیا ہے وہ اس انداز سے بلند اور منفرد ہے کہ یہ قطعات صرف چار مصرعوں پر مشتمل نہیں ہوتے۔ دوسرے آپ اپنے قطعات میں جس خیال کو پیش کرتے ہیں اس کا اچھوتا پن، غور و فکر کے کئی پہلو فراہم کرتا ہے۔ امید ہے اس سلسلے کو قائم رکھیں گے۔

ایک درخواست آپ کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں وہ یہ کہ میرے تبصروں کا مجموعہ شائع ہونے والا ہے۔ میری خواہش ہے کہ آپ ان تبصروں پر اپنی رائے سے نواز کر میری رہنمائی فرمائیں۔ امید ہے درخواست قبول فرمائیں گے اور اپنی منظوری سے مطلع کر دیں گے تاکہ تبصروں کی کاپی آپ کی خدمت میں حاضر کر دوں۔ اگر دسمبر تک آپ یہاں آرہے ہوں تو یہیں حاضر کرنے میں مجھے آسانی رہے گی۔

'افکار ملی' کے لیے اپنی منظوم تخلیق سے نوازیں۔ شکریہ

طالب دعا...... عطا عابدی

....

22/9/95

برادرم! سلام مسنون

کئی دن سے صبح و شام آتا اور ملاقات نہ ہونے کے سبب مایوس جاتا رہا۔ لگتا ہے مصروفیت کچھ زیادہ ہی بڑھ گئی۔ آپ کے بھائی صاحب سے معلوم ہوا کہ محترم ڈاکٹر مظفر حنفی صاحب ۲۵ کے بعد ہی دہلی آسکیں گے، لہذا ۲۴ والا پروگرام ہم لوگوں نے ملتوی کر دیا۔ اگر یہ اطلاع ان سے نہ ملتی تو بہت پریشانی ہوتی کیونکہ اسلم جمشید پوری کے ذمہ اکیڈمی کے آڈیٹوریم یا اردو گھر کی بات کی گئی تھی، وہ چلے بھی گئے تھے مگر......

ڈاکٹر صاحب آجائیں تو مطلع کرنے کی زحمت کیجیے گا۔

''باتیں ادب کی'' پر تبصرے حاضر ہیں۔ ان دونوں کو آپ محفوظ رکھیے یا رڈی کی ٹوکری میں ڈال دیجیے لیکن اس کا عکس کاپی ضرور کہیں اشاعت کے لیے بھیج دیں۔ والسلام

عطا عابدی

سبب دہلی سے دور دربھنگہ رہا اور ملاقات نہ ہوسکی، جس کی قلق ہے، کئی باتوں پر آپ کی رہنمائی درکار تھی۔ اظہر نیر صاحب (بھلائی نگر، مدھیہ پردیش) مختلف ادباء سے لیے گئے انٹرویو کا مجموعہ ترتیب دے رہے ہیں۔ اس بار وہ دربھنگہ آئے تو مجھ سے بھی ملے۔ مسودہ بھی دکھایا۔ وہ آپ کے پاس بھی سوالنامہ بھیجنا چاہتے ہیں۔ میں نے کہا کہ سوالنامہ بھیج دیجیے، مناسب سمجھیں گے تو پروفیسر صاحب ضرور جواب دیں گے۔

بقیہ حالات لائق شکر ہیں۔ جواب سے نواز سکیں تو کرم ہوگا۔

طالب دعا......عطا عابدی

....

19/8/98

مکرمی! السلام علیکم! امید کہ مزاج گرامی بخیر ہوگا۔ قبل ڈاک سے ایک لفافہ اور ایک دستی خط بھیج چکا ہوں۔ امید ہے سبھی ملے ہوں گے۔ جوابی لفافہ ساتھ میں منسلک تھا۔ جواب سے محروم ہوں۔ آپ کی انتہائی مصروفیتوں کا علم برادرم فیروز صاحب سے ہو چکا ہے اس لیے جواب سے محرومی کا کوئی شکوہ اس پر کسی طرح کا ااعتراض نہیں ہے۔ رائے پور (مدھیہ پردیس) کا ہندی روزنامہ ''سمویت شیکھر'' میرے پاس آتا ہے۔ اس کے ایک شمارہ میں آپ کے شعر پر ایک تصویری خاکہ بنا دیکھا تو اسے نکال لیا اور آپ کو بھیج رہا ہوں۔ امید ہے وصولیابی کی رسید سے مطلع کریں گے۔ والسلام طالب دعا......عطا عابدی

....

16/11/91

مکرمی! السلام علیکم! امید کہ مزاج گرامی بخیر ہوگا۔

غالباً آپ کو معلوم ہوگا کہ فیروز صاحب بھی افکار ملی کے کارواں میں شامل ہو گئے ہیں یعنی افکار ملی کا کالم ''کھیل کے میدان سے'' انھوں نے لکھنا شروع کیا ہے۔ اس ناطے ہم آپ کے اور بھی زیادہ قریب آ گئے۔ آبشار میں روز آپ کا قطعہ چھپ رہا ہے، جان کر مسرت ہوئی۔ چند قطعات پڑھنے کی بھی سعادت حاصل ہوئی۔ اس سمت میں صرف رئیس

امروہوی کا نام آتا تھا مگر آپ نے جو یہ سلسلہ شروع کیا ہے وہ اس انداز سے بلند اور منفرد ہے کہ یہ قطعات صرف چار مصرعوں پر مشتمل نہیں ہوتے۔ دوسرے آپ اپنے قطعات میں جس خیال کو پیش کرتے ہیں اس کا اچھوتا پن، غور و فکر کے کئی پہلو فراہم کرتا ہے۔ امید ہے اس سلسلے کو قائم رکھیں گے۔

ایک درخواست آپ کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں وہ یہ کہ میرے تبصروں کا مجموعہ شائع ہونے والا ہے۔ میری خواہش ہے کہ آپ ان تبصروں پر اپنی رائے سے نواز کر میری رہنمائی فرمائیں۔ امید ہے درخواست قبول فرمائیں گے اور اپنی منظوری سے مطلع کر دیں گے تا کہ تبصروں کی کاپی آپ کی خدمت میں حاضر کر دوں۔ اگر دسمبر تک آپ یہاں آ رہے ہوں تو یہیں حاضر کرنے میں مجھے آسانی رہے گی۔

'افکار ملی' کے لیے اپنی منظوم تخلیق سے نوازیں۔ شکریہ

طالب دعا...... عطا عابدی

....

22/9/95

برادرم! سلام مسنون

کئی دن سے صبح و شام آتا اور ملاقات نہ ہونے کے سبب مایوس جاتا رہا۔ لگتا ہے مصروفیت کچھ زیادہ ہی بڑھ گئی۔ آپ کے بھائی صاحب سے معلوم ہوا کہ محترم ڈاکٹر مظفر حنفی صاحب ۲۵ کے بعد ہی دہلی آسکیں گے، لہذا ۲۴ والا پروگرام ہم لوگوں نے ملتوی کر دیا۔ اگر یہ اطلاع ان سے نہ ملتی تو بہت پریشانی ہوتی کیونکہ اسلم جمشید پوری کے ذمہ اکیڈمی کے آڈیٹوریم یا اردو گھر کی بات کی گئی تھی، وہ چلے بھی گئے تھے مگر......

ڈاکٹر صاحب آجائیں تو مطلع کرنے کی زحمت کیجیے گا۔

''باتیں ادب کی'' پر تبصرے حاضر ہیں۔ ان دونوں کو آپ محفوظ رکھیے یا ردّی کی ٹوکری میں ڈال دیجیے لیکن اس کا عکس کاپی ضرور کہیں اشاعت کے لیے بھیج دیں۔ والسلام

عطا عابدی

62/2/97

مکرمی! تسلیمات

خدا رکے آپ بعافیت ہوں۔

میں مستقل طور پر دہلی سے پٹنہ منتقل ہو گیا ہوں۔ شاید آپ کو معلوم ہوا ہوگا کہ بہار پبلک سروس کمیشن کی سفارش پر مجھے بہار قانون ساز کاؤنسل اردو شعبہ کا ایڈمنسٹریٹو افسر مقرر کیا گیا ہے۔

اس شعبہ کے ذریعے کاؤنسل کی تمام رپورٹیں، مباحث کی روداد، روزانہ تفصیلات، توجہ طلب نوٹس، سرکری گزٹ وغیرہ اردو میں شائع ہوتی ہیں اور عوامی وسماجی رہنماؤں نیز اردو داں طبقوں کو ارسال کی جاتی ہیں۔ آپ کا نام میں نے لسٹ میں درج کرا دیا ہے۔

چونکہ میری ذمہ داری اردو کے حوالے سے ہی ہے، لہٰذا میں چاہتا ہوں کہ آپ اپنے مشوروں اور دعاؤں سے نوازیں تا کہ اس کی روشنی میں کچھ نئے امکانات بھی سامنے آسکیں۔ امید ہے مایوس نہ کریں گے اور حسب سابق اپنی محبت وشفقت سے نوازیں گے۔

طالب دعا......عطا عابدی

....

7/8/92

مکرمی۔ السلام علیکم

امید کہ مزج گرامی بخیر ہوگا۔ عرض خدمت یہ ہے کہ آپ کی شخصیت اور فن نیز خدمات پر ایک رسالہ کے نمبر کے سلسلے میں بات ہوئی تھی۔ اس سلسلے میں درخواست ہے کہ آپ کچھ پتے ہمیں عنایت کریں جن سے مضمون لکھوانے کے لیے میں گزارش وتقاضہ کر سکوں۔

محترم عبدالقوی دسنوی صاحب کا چند ماہ قبل محبت بھرا خط ملا تھا، مگر میری نالائقی کہ خط گھر چھوڑ آیا اور اب پریشان ہو رہا ہوں۔ جواب نہ پا کر پتہ نہیں وہ کیا سمجھیں گے۔ آپ سے ملاقات ہوئی لیکن پتہ لینا بھول گیا۔ اگر زحمت نہ ہو تو ان کا پتہ بھی لکھنے کی زحمت کریں۔

کل جناب اویس احمد دوراںؔ سے معلوم ہوا کہ آپ نے کسی سلسلہ میں ان سے چھ

غزلیں طلب کی ہیں۔ بعد میں محبی فیروز مظفر صاحب سے معلوم ہوا کہ آپ غزلوں کا انتخاب (کسی پبلشر کے لیے) ترتیب دے رہے ہیں۔ اس سلسلے میں وضاحت طلب کرنے کی جرأت کر رہا ہوں۔ امید ہے معاف کر دیں گے۔

بقیہ حالات لائق شکر ہیں۔ والسلام

طالب دعا۔ عطا عابدی

……

عاصم شہنواز شبلی (ڈاکٹر)

۲۸/جنوری ۲۰۰۳ء

محترم پروفیسر مظفر حنفی صاحب۔ سلام وعقیدت

امید ہے کہ آپ بخیر ہوں گے۔ ایک عرصے کے بعد آپ کو خط لکھ رہا ہوں جس کا مجھے خود ہی احساس ہے۔ لیکن آپ کی یادوں سے کبھی غافل نہیں رہا۔ آپ کی شفقتیں اور محبتیں میرے لیے زندگی کا سرمایہ ہیں۔ آپ کی کمی ذاتی طور پر مجھے کھلتی ہے۔ اب کہاں کوئی ایسا جو ہمیں ہماری غلطیوں پر ہمیں روکے اور ہماری اصلاح کرے۔ کلکتے کی ادبی فضا بالکل سونی سونی لگتی ہے۔ محفلوں میں اور ادبی جلسوں میں وہ گہما گہمی بھی نہیں۔ لیکن یہ یقین ضرور رہتا ہے کہ آپ بھلے دور ہیں پر آپ کی دعائیں اور شفقتیں ہمارے ساتھ ہیں۔

شاؔد عارفی والی کتاب مل گئی تھی۔ غالباً ابو محترم نے آپ کو رسید بھیجی تھی۔ تازہ ''روحِ ادب'' میں اس کتاب پر غزالی چچا نے تبصرہ کیا ہے۔ رسالہ پہنچا ہوگا۔ آپ کا شعری مجموعہ اور ''لاگ لپیٹ کے بغیر'' بھی آ گیا ہے۔ مجھے احمد سعید ملیح آبادی صاحب نے تبصرہ کے لیے یہ کتاب عنایت کی تھی۔ اسی بہانے آپ کی تحریروں سے مستفیض ہونے کا موقع مل گیا۔ تبصرہ کے بجائے مضمون ہو گیا۔ میں نے انھیں دے دیا ہے۔ اس میں وہ کیا کاٹ چھانٹ کرتے ہیں، پتہ نہیں۔ ایک کاپی آپ کی خدمت میں بھیج رہا ہوں۔ آپ دیکھ لیں۔ ترمیم و اضافہ کا پورا حق آپ کو ہے۔ میں نے جو محسوس کیا اسے لکھ دیا۔ یوں بھی میں آپ کے معتقدین میں ہوں ہو سکتا ہے کہ وہ پہلو بھی در آیا ہو۔ میری خواہش ہے کہ یہ دہلی کے کسی

رسالے (ایوان اردو، کتاب نما) میں بھی شائع ہو جائے تا کہ دور تک پہنچ سکے۔

ابو پر نمبر کم و بیش تیار ہے۔ ۹۵۰ صفحے کا نمبر ہو گیا ہے۔ فروری کے اوائل میں پریس میں دے دوں گا۔ فروری تک کتاب آپ کے ہاتھوں میں ہوگی۔ آپ کا مضمون بھی شامل ہے۔ خط لکھنے کے بعد میں آپ سے فون پر بھی گفتگو کروں گا۔ آپ کی آواز سننے کا بھی متمنی ہوں۔

ابو جان بخیر ہیں۔ آپ کو سلام کہتے ہیں۔ چچی جان کی خدمت میں احترام بھرا اسلام کہیں۔ بھائیوں کو یاد کر لیں۔ شگفتہ آپ کو سلام کہتی ہیں۔ سالک چچا کی طبیعت ان دنوں ٹھیک نہیں رہتی ہے۔ میرے لائق کوئی خدمت ہو تو ضرور لکھیں۔ خط کا جواب اگر مل گیا تو اسے میں اپنی سعادت مندی سمجھوں گا۔ طالب دعا۔ عاصم شہنواز شبلی

……………

13/11/1990

امید ہے آپ بخیر ہوں گے۔ میں خود ہی آتا لیکن آج میں گیا شادی میں جا رہا ہوں۔ اس لیے خط کا سہارا لے رہا ہوں۔ کل ۲ بجے یونیورسٹی بھی گیا تھا پر آپ سے ملاقات نہیں ہو پائی۔

"تصویریں دیے جا رہا ہوں۔ جہاں مناسب سمجھیں بھیج دیں۔ ابو نے بلٹز میں بھیج دیا ہے۔ آپ اگر بیسویں صدی اور کتاب نما میں بھیج دیں تو زیادہ اچھا رہے۔ ویسے آپ جیسا مناسب سمجھیں۔ میری واپسی تیسرے روز ہوگی۔ میں حاضر ہوں گا۔ دعاؤں میں یاد رکھیں۔

خاکِ پائے استاد…… عاصم شہنواز شبلی

……………

۷/اپریل ۹۳ء

استاد محترم۔ قدم بوسیاں

میں بارہ بجے حاضر ہوا، پر آپ لائبریری نکل چکے تھے۔ میں سویرے حاضر ہوتا، پر کچھ لوگ آ گئے تھے، ان کو رخصت کر کے آنا پڑا۔

میں نے ۳۰/ تاریخ کو جوائن کر لیا ہے۔ ابھی تو روزانہ آنا جانا کر رہا ہوں۔ دعا

کریں کہ آپ کے بتائے ہوئے راستے پر چل سکوں اور جو کچھ بھی آپ سے سیکھا ہے اسے طلبا کے سامنے پیش کر سکوں۔

شاید آپ آج اسد صاحب کے یہاں ولیمے میں آئیں تو ملاقات ہو جائے۔ ساتھ میں ہمارے آپ کے شعبے کے ایک طالب علم سید علی احمد بھی آئے تھے۔ آپ کو مبارکباد دینے کے لیے۔ وہ پھر حاضر خدمت ہوں گے۔ دعاؤں میں یاد رکھیں۔

خاک پائے استاد......عاصم شہنواز شبلی

....

عقیل شاداب

27/9/92

مکرمی ڈاکٹر صاحب۔ آداب و نیاز

کافی عرصہ ہوا عنایت نامہ ملا تھا۔ جواب بروقت نہ دے سکا۔ معافی چاہتا ہوں۔ اس سال اکتوبر میں آپ کو کوٹا کے آل انڈیا مشاعرے میں زحمت دے رہا ہوں ضرور تشرف لائیں۔ ۱۴ر اکتوبر نوٹ فرمالیں۔ غزلیں ارسال کر رہا ہوں، اپنی رائے سے نوازیں۔ خدا حافظ

آپ کا......عقیل شاداب

....

عظیم اقبال

7/6/07

محترمی۔ تسلیمات

۱۔ ایوان اردو کے تازہ شمارہ میں ”دو گز زمیں ظفر کے لیے“ پڑھا اور سراہا۔

۲۔ مضمون دل سے لکھا گیا ہے۔ پُر مغز ہے اور دل کو چھوتا ہے۔

رسالے (ایوان اردو، کتاب نما) میں بھی شائع ہو جائے تاکہ دور تک پہنچ سکے۔

ابو پر نمبر کم و بیش تیار ہے۔ ۹۵۰ صفحے کا نمبر ہو گیا ہے۔ فروری کے اوائل میں پریس میں دے دوں گا۔ فروری تک کتاب آپ کے ہاتھوں میں ہوگی۔ آپ کا مضمون بھی شامل ہے۔ خط لکھنے کے بعد میں آپ سے فون پر بھی گفتگو کروں گا۔ آپ کی آواز سننے کا بھی متمنی ہوں۔

ابو جان بخیر ہیں۔ آپ کو سلام کہتے ہیں۔ چچی جان کی خدمت میں احترام بھرا اسلام کہیں۔ بھائیوں کو یاد کر لیں۔ شگفتہ آپ کو سلام کہتی ہیں۔ سالک چچا کی طبیعت ان دنوں ٹھیک نہیں رہتی ہے۔ میرے لائق کوئی خدمت ہو تو ضرور لکھیں۔ خط کا جواب اگر مل گیا تو اسے میں اپنی سعادت مندی سمجھوں گا۔ طالب دعا۔ عاصم شہنواز شبلی

....

13/11/1990

امید ہے آپ بخیر ہوں گے۔ میں خود ہی آتا لیکن آج میں گیا شادی میں جا رہا ہوں۔ اس لیے خط کا سہارا لے رہا ہوں۔ کل ۲ر بجے یونیورسٹی بھی گیا تھا پر آپ سے ملاقات نہیں ہو پائی۔

"تصویریں دیے جا رہا ہوں۔ جہاں مناسب سمجھیں بھیج دیں۔ ابو نے بلٹز میں بھیج دیا ہے۔ آپ اگر بیسویں صدی اور کتاب نما میں بھیج دیں تو زیادہ اچھا رہا ہے۔ ویسے آپ جیسا مناسب سمجھیں۔ میری واپسی تیسرے روز ہوگی۔ میں حاضر ہوں گا۔ دعاؤں میں یاد رکھیں۔

خاکِ پائے استاد...... عاصم شہنواز شبلی

....

۷ر اپریل ۹۳ء

استاد محترم۔ قدم بوسیاں

میں بارہ بجے حاضر ہوا، پر آپ لائبریری نکل چکے تھے۔ میں سویرے حاضر ہوتا، پر کچھ لوگ آ گئے تھے، ان کو رخصت کر کے آنا پڑا۔

میں نے ۳۰ر تاریخ کو جوائن کر لیا ہے۔ ابھی تو روزانہ آنا جانا کر رہا ہوں۔ دعا

کریں کہ آپ کے بتائے ہوئے راستے پر چل سکوں اور جو کچھ بھی آپ سے سیکھا ہے اسے طلبا کے سامنے پیش کر سکوں۔

شاید آپ آج اسد صاحب کے یہاں ولیمے میں آئیں تو ملاقات ہو جائے۔ ساتھ میں ہمارے آپ کے شعبے کے ایک طالب علم سید علی احمد بھی آئے تھے۔ آپ کو مبارکباد دینے کے لیے۔ وہ پھر حاضر خدمت ہوں گے۔ دعاؤں میں یاد رکھیں۔

خاک پائے استاد...... عاصمؔ شہنواز شبلی

……

عقیل شاداب

27/9/92

مکرمی ڈاکٹر صاحب۔ آداب و نیاز

کافی عرصہ ہوا عنایت نامہ ملا تھا۔ جواب بروقت نہ دے سکا۔ معافی چاہتا ہوں۔ اس سال اکتوبر میں آپ کو کوٹا کے آل انڈیا مشاعرے میں زحمت دے رہا ہوں ضرور تشریف لائیں۔ ۱۴ ر اکتوبر نوٹ فرمالیں۔ غزلیں ارسال کر رہا ہوں، اپنی رائے سے نوازیں۔ خدا حافظ

آپ کا...... عقیلؔ شاداب

……

عظیم اقبال

7/6/07

محترمی۔ تسلیمات

۱۔ ایوان اردو کے تازہ شمارہ میں "دو گز زمیں ظفر کے لیے" پڑھا اور سراہا۔

۲۔ مضمون دل سے لکھا گیا ہے۔ پُر مغز ہے اور دل کو چھوتا ہے۔

۳۔ مبارکباد قبول کیجیے۔

۴۔ خدا کرے آپ بہ عافیت ہوں۔

خلوصِ کار...... عظیم اقبال

....

عارف محمود

18/7/2003

محترم مظفر حنفی صاحب۔ سلام مسنون

خدا کرے آپ بخیریت ہوں۔ ’فنا نظامی: فن اور شخصیت‘ کی یافتگی کی رسید آپ نے جس محبت اور خلوص کے ساتھ ارسال فرمائی اور ساتھ ہی ساتھ مرحوم کے ساتھ میری گفتگو پر مضمون کو پسند فرمایا اس کے لیے بیحد ممنون ہوں۔ کوئی بھی تخلیق اگر ایک پڑھا لکھا آدمی پسند کرے تو تخلیق کار کی محنت وصول ہو جاتی ہے۔

بٹلہ ہاؤس میرا اس وقت اکثر جانا ہوتا تھا جب مرحوم اجمل اجملی باحیات تھے اور جب ان کی علالت نے ان کو بستر پر ڈال دیا تب یہ ملاقاتیں اور بڑھ گئی تھیں۔ مرحوم میرے بزرگ میں تھے اور بڑے بھائی جیسے بھی۔

انشاء اللہ جب بھی بٹلہ ہاؤس یا ذاکر نگر آنا ہوا تو ضرور حاضر ہو کر نیاز حاصل کروں گا۔ میرے کئی دور و نزدیک کے اعزہ ذاکر نگر، ابوالفضل میں رہتے ہیں جو اتفاق سے سب ہی جامعہ میں درس و تدریس سے وابستہ ہیں۔ قاضی عبد الرحمٰن ہاشمی صاحب بھی میرے عزیز ہوتے ہیں جو اردو ڈیپارٹمنٹ میں ہیں۔

ایک بار اور شکریہ کے ساتھ اجازت چاہتا ہوں۔ کیا کبھی نوئیڈا آنا ہوتا ہے؟

نیاز مند...... عارف محمود

پس نوشت: شعیب نظامؔ اور قائدؔ حسین کوثر ہر دو حضرات میرے چھوٹے بھائی کی طرح ہیں۔ میری اور آپ کی ملاقات غالباً افتخار آباد میں آپ کے کسی عزیز کے ہاں ہوئی تھی وہ صاحب میرے بہنوئی کے عزیز ہوتے ہیں۔ اتنی دور کی رشتہ داریاں میری سمجھ میں کم آتی

ہیں جہاں صرف تقریبات میں ایک دوسرے سے ملتے ہوں۔ بہر حال بر وقت ملاقات تفصیلی گفتگو ہوگی۔ (ع۔م)

……

علی حماد عباسی

۳۱ راگست ۹۲ء

محترم پروفیسر حنفی صاحب۔ آداب و نیاز

ذراسی زحمت اور مداخلت بے جا کے لیے معافی چاہتا ہوں۔

تقریب بہرِ نصف ملاقات اس لیے ہوئی کہ ادھر کچھ دنوں سے شاؔد عارفی کی شاعری کے ایک اہم پہلو یعنی ان کی شاعری میں متوسط طبقے کی نمائندگی پر کچھ لکھنے کا خیال ہوا تو ان کی نظموں کے ازسرِ نو مطالعے کا موقعہ ملا تو آپ کی مرتب کردہ 'کلیات شاد عارفی' کا خاص طور سے مطالعہ کرنا پڑا۔ پہلے یہ کہہ دوں کہ آپ نے 'کلیات' مرتب کر کے شاؔد صاحب کو زندہ، جاوید کر دیا اور وہ واقعتاً شاگردی کا پورا حق ادا کر دیا۔ (خدا سب کو ایسے ہی شاگرد عطا فرمائے)

اب مجھے معلوم نہیں کہ آپ نے ان کا کلام کہاں سے جمع کیا۔ کیا ان کی کوئی بیاض آپ کو ملی تھی یا پھر مختلف ذرائع سے آپ نے یہ وقیع کارنامہ سرانجام دیا۔ میں بھی ۱۹۵۰ء سے شاد صاحب کا معترف ہوں جب ان سے علی گڑھ میں پہلی بار ان کے عزیز شاگرد رشید خاں صاحب رام پوری کے گھر پر ملاقات ہوئی تھی۔ میں ان کی شاعری کا دلدادہ ہوں۔ انھوں نے مجھے بہت سے خطوط لکھے جو نقوش لاہور کے مکاتب نمبر جلد ۳ میں شامل ہیں۔ میں نے ان پر ۱۹۵۲ء میں 'ادب لطیف' لاہور میں 'شاد عارفی۔ ایک مطالعہ' کے عنوان سے مقالہ لکھا تھا۔

فی الحال دریافت طلب امر یہ ہے کہ 'کلیات' میں ص ۲۵۷ پر درج نظم ''شادی سے پہلے' آپ کو کہاں سے ملی تھی۔ کسی ماہنامے سے آپ نے اٹھائی تھی یا خود شاؔد صاحب نے

آپ کو یہ نظم عنایت کی تھی۔ میرے ذہن میں یہ سوال اس لیے اٹھا کہ میرے پاس شاد صاحب کے ہاتھ کی لکھی ہوئی جو نظم ہے اس کا عنوان ''حرام زادہ'' ہے جو 'شادی سے پہلے' سے مختلف تو نہیں لیکن کچھ منحرف ضرور ہے۔ مثلاً اس نظم کی پانچویں سطر ''نو بہاروں سے پلٹ جایئے ماضی کی طرف'' 'حرام زادہ' میں ''چھ بہاروں سے پلٹ جایئے ماضی کی طرف'' درج ہے۔ پھر تیسرے بند ''تھا میں ایف اے میں......'' سے پہلے 'حرام زادہ' میں ایک اور بند اس طرح ہے:

ابھی لڑکی تھی یہ ایسی کہ جوانی بھرپور   میری ''بے باک نگاہوں سے'' ادائیں مخمور
صبح کوشش پہ جما شام ملاقات کا رنگ   ''تابہ کے۔ ساغرِ لبریز سے چھلکے گی ضرور''

اسی طرح بند ۶ میں تیسرا مصرع: ''میں بھی عیاشی میں ان سب سے نہیں ہوں کم''
'حرام زادہ' میں درج ہے: ''رات کی گشت تو عیاش سے ممکن ہی نہیں''

پوچھنا آپ سے بس اس قدر ہے کہ غزلوں میں تبدیلی کس طور سے آئی۔ میرے پاس ان کی لکھی ہوئی نظم ۱۹۵۶ء سے ہے اور ''کلیات پر سنہ اشاعت ۱۹۷۵ء ہے۔

شاؔد عارفی پر جو آپ نے مقالہ تحقیق لکھا تھا وہ کتابی صورت میں کہاں سے دستیاب ہو سکتی ہے۔ میں اس کا مطالعہ ان پر کچھ لکھنے کے لیے ضروری سمجھتا ہوں۔ شاؔد کی تحریر کردہ متعدد نظمیں میرے پاس ہیں جو 'کلیات'' میں شامل نظموں سے کہیں کہیں مختلف ہیں اس کے متعلق بعد میں آپ کو لکھوں گا۔ زحمت کے لیے معافی چاہتا ہوں۔

آپ کا۔ علی حماد عباسی

....

عبد السلام کوثؔر

3/9/94

محترمی مظفر حنفی صاحب۔ سلامِ خلوص

ایک عرصہ سے آپ سے واقف ہوں۔ نظم کے ساتھ ساتھ آپ کی نثری تحریریں

جامع رہتی ہیں۔ بیسویں صدی ستمبر ۹۴ء میں آپ کا مضمون ''معرکہ تخلیق وتنقید'' بہت اچھا لگا۔ اس مضمون سے آپ کے سنجیدہ مطالعے کے علاوہ آپ کی وسیع النظری کا پتہ چلتا ہے۔ گزری ہوئی ایک صدی کے اردو ادب کو آپ نے منفرد انداز میں پیش کر کے تنقید اور تحقیق کے دائرے میں جس انداز میں سمیٹا ہے یہ آپ کا ہی حصہ ہے۔

ایک مدت سے آپ کو خط لکھنے کی سوچ رہا تھا۔ اپنا کلام (فرسودہ کلام) بھی دکھانا چاہتا تھا۔ مگر ہمت نہیں پڑتی تھی۔ اب جب کہ یہ سوچ لیا ہوں کہ اپنا مجموعہ شائع کروانا ہی ہے تو آپ کو اپنا کلام دکھانا چاہتا ہوں۔ نمونہ کے طور پر سات غزلیں ارسال خدمت ہیں۔ ان میں پانچ غزلوں پر اصلاح ہو چکی ہے۔ باقی دو غزلیں اسی ماہ کہی ہوئی ہیں۔ غیر اصلاح شدہ غزلوں پر خود ہی اصلاح کی ہے۔ استاد محترم ان دنوں بیمار ہیں، اس لیے انھوں نے خود ہی کہا کہ دونوں غزلوں کو کم سے کم پچاس مرتبہ پڑھوں اور خود ہی سوچ سمجھ کر اپنی اصلاح آپ کروں۔ اس طرح بڑے سخت مرحلہ کا سامنا کرنا پڑا۔ مثال کے طور پر میرا مطلع تھا:

نہ وہ شوق عبادت ہے، حرارت ہے نہ ایماں کی
ذرا سوچو یہی صورت ہے کیا مردِ مسلماں کی

اسے پڑھ کر استادِ محترم جناب عبدالوہاب تاج صاحب نے فرمایا کہ ''شوقِ عبادت'' ایک پہلو ہے۔ ذوقِ عمل ہی ایمان کے لیے ضروری ہے۔ پر تم وہ کہہ رہے ہو۔ مطلب یہ ہے کہ اپنے اسلاف کا موجودہ دور کے لوگوں سے موازنہ کر رہے ہو۔ شعر بتہ اچھا ہو جائے گا۔ اس پہلو پر غور کرو۔ کچھ اور سوچو۔ لہٰذا ایک دو روز میں اس مطلع کو یوں کر دیا:

نہ وہ شوقِ عبادت ہے نہ وہ گرمی ہے ایماں کی
الٰہی کیا تھی اور کیا ہو گئی حالت مسلماں کی

بہت خوش ہو کر جب مطلع کی یہ صورت دکھائی تو استاد مسکرائے، کہنے لگے ''حرارت، سماعت پر بار گزر رہا تھا اسے دور کر دیا۔ مگر مطلع میں ملامت کا پہلو نکل آیا۔ یہ اچھی بات نہیں ہے۔ نوجوان ہو کچھ اور سوچو۔ اس طرح مایوس ہو کر پھر چپ چاپ ہو گیا۔ دو تین روز غور وفکر کے بعد جیسے کہ آمد ہو گئی اور مطلع یوں ہو گیا:

نہ وہ ذوقِ عمل ہے اور نہ وہ غیرت ہے ایماں کی
نہ پوچھو کیفیت اس دور میں مردِ مسلماں کی

اس مطلع پر تاج صاحب خوش ہو گئے۔ اس طرح ۳راگست کو کہی یہ غزل آج ۲رستمبر کو میرے اپنے خیال میں صحیح ہو پائی ہے۔ دسری غزل یہ سمجھیے آمد کے انداز میں ہو گئی۔ حالانکہ دوسری غزل پر بھی اصلاح کی گنجائش ہے۔ مقطع تو یقیناً بکواس ہے مگر پھر بھی میں اسے جرأت کر کے آپ کے پاس ارسال کرنے کی حماقت کر رہا ہوں۔

اپنے متعلق اتنا ہی کہوں گا کہ اردو سے بے بہرہ علاقہ میں قیام پذیر ہوں۔ صرف پانچویں کلاس تک اردو پڑھنے کے بعد آگے کی تعلیم جاری تو رہی مگر ہندی اور انگریزی میں۔ ذاتی طور پر شوق تھا اس لیے ابن صفی، ابن سعید، اور مائل ملیح آبادی کی جاسوسی دنیا۔ طلسمی دنیا، تاریخی ناول پڑھتے پڑھتے اردو سیکھتا رہا۔ فلمی گانوں کا بہت شوقین تھا ساحر، شکیلؔ اور مجروحؔ کو پڑھتے پڑھتے دماغ میرؔ، غالبؔ، اقبال اور مظفر حنفی تک پہنچ گیا۔ اردو ادب کی بات چلی تو عصمت، منٹو، کرشن چندر، عباس کو پڑھ لیا۔ اب تک پڑھتا رہتا ہوں۔ کالج کے زمانے میں تُک بندی کا شوق تھا جواب شاعری کے زمرے میں شامل ہو گیا ہے۔ جو کچھ بھی کہتا ہوں، فرسودہ، یا بکواس آپ کے سامنے ہے، نظرِ عنایت کر کے جلا بخش دیں تو میری قسمت۔ مختلف جرائد، اخبارات میں شائع ہوتا رہتا ہوں۔ بہت کم کہا ہے اس لیے اب بھی اتنا اثاثہ نہیں ہے کہ مجموعہ شائع کرواسکوں۔ ہائی اسکول میں ٹیچر ہوں۔ فزکس، کیمسٹری اور بایولوجی پڑھاتا ہوں۔ امید ہے کہ خط میں آئی غلطیوں کو نظر انداز کر دیں گے۔ غزلوں کو جب چاہے تب دیکھیے گا مگر میرے خط کے ملنے کی رسید کے بطور جواب دیں گے۔ ایسی امید ہے۔ آپ کی نہایت مصروف زندگی پر بار ہو رہا ہوں اس کے لیے ایڈوانس میں معذرت چاہوں گا۔

نیاز مند۔ عبدالسلام کوثر

……………

عقیل احمد

6/4/95

محترم جناب پروفیسر مظفر حنفی صاحب۔ تسلیم

غالب اکیڈمی اور اقبال اکیڈمی ہند کے زیر اہتمام غالب اکیڈمی میں ۲۱/اپریل کو شام ۵ بجے ''یوم اقبال'' کا انعقاد کیا جا رہا ہے۔

اقبال اکیڈمی ہند کے صدر جناب سید مظفر حسین برنی صاحب اور سکریٹری سید شریف الحسن نقوی صاحب کی خواہش ہے کہ آپ اس موقع پر مقالہ پیش کرنے کی زحمت فرمائیں۔ عنوان کا انتخاب آپ اپنے طور پر خود ہی کر لیں۔ اس سلسلے میں زادِ راہ اور اعزازیہ (مجموعی طور پر) آپ کی خدمت میں مبلغ ایک ہزار روپیے -/Rs. 1000 پیش کیے جائیں گے۔ امید ہے آپ قبول فرمائیں گے اور اپنی منظوری بذریعہ ٹیلی گرام عنایت کریں گے۔ خدا کرے آپ بخیر ہوں گے۔

مخلص۔ عقیل احمد

……………

عقیل الغروی (مولانا)

۸/رمضان المبارک ۱۴۲۳ھ

شفیقِ معظم تحیہ و تسلیم

انشاء اللہ العزیز آپ مع الخیر ہوں گے۔ آپ کی خدمت میں سیمینار کا رسمی دعوت نامہ پہنچ گیا ہوگا۔ میں شرمندہ ہوں کہ آپ کے بعض ارشادات پر عمل نہ کیا جا سکا۔ اس کی وجہ جامعہ کلچرل کمیٹی کے بعض اراکین کا دخل و اصرار ہے۔ کاش یہ سارا پروگرام صرف ہمارے ٹرسٹ ہی کی جانب سے ہوتا۔

اس بنا پر اعتدال پسند تحریک کے اعلان کا پروگرام میں نے ذرا آگے بڑھا دیا ہے۔ جنوری کے پہلے ہفتہ میں یہ پروگرام ہو جانے دیجیے۔ ۲۰۰۳ء انیسؔ اور دبیرؔ دونوں کا سال

عمران عظیم

۲۴؍جولائی ۱۹۹۰ء

عزت مآب، اقبال پروفیسر ڈاکٹر مظفر حنفی صاحب۔ سلام وعقیدت

بخیر وطالبِ خیر ہوں۔

آج ’’کمند حرف‘‘ مدیر ’’روحِ ادب‘‘ کو بھجوا چکا ہوں۔ اسی کے ساتھ ایک رقعہ بھی منسلک کر دیا ہے کہ ’’کمند حرف‘‘ پر اقبال پروفیسر ڈاکٹر مظفر حنفی صاحب تبصرہ فرما کر از خود آپ کو پہنچا دیں گے۔ میں ان سے درخواست کر چکا ہوں۔

آپ پر یوں بھی میرے کئی حقوق ہیں۔ یونیورسٹی میں آپ کا شاگرد رہنے کا مجھے شرف بھی ملا ہے، آپ میرے کرم فرما اور میرے اپنے بھی ہیں۔ اس لیے مؤدبانہ گزارش ہے کہ جلد ہی ’’روحِ ادب‘‘ کو تبصرہ بھجوا دیجیے گا۔ آج یا کل میں روحِ ادب کے مدیر کو فون پر بھی کہہ دیجیے گا کہ کتاب مصنف نے روحِ ادب کو بھی بھجوا دی ہے اور میں تبصرہ بھجوا رہا ہوں۔

یہاں سب بخیر ہیں۔ صرف آپ جیسے شفیق اساتذہ اور بزرگوں کی دعائیں چاہتی ہیں۔ آپ کے جواب کا شدت سے انتظار رہے گا۔ آپ کا......عمران عظیم

....

عادل حیات (ڈاکٹر)

13/12/95

محترمی۔ آداب! امید کہ آپ اچھے ہوں گے۔ بہت دنوں سے ایک چاہت سی تھی کہ میں آپ کی شاگردی کا شرف حاصل کروں، لیکن ابھی تک کامیاب نہیں ہو سکا۔ ڈرتے ڈرتے آج عرصے بعد دو غزلیں لے کر حاضر ہوا ہوں۔ امید کہ میری ان بکواس کو اصلاح کے قابل سمجھ کر شرف ممنونیت بخشیں گے۔

آپ کے نیک و مفید مشوروں کا منتظر رہوں گا۔ نیاز مند۔ عادل حیات

عشرت قادری

محترمی حنفی صاحب۔ سلام ورحمت

خدا کرے آپ، محترمہ بھابی صاحبہ، صاحبزادگان، ان کی دلہنیں اور ابھی اعزاء بخیریت ہوں۔ آمین۔ چار روز قبل ڈاکٹر خالد محمود کے ہاتھ آپ کا تازہ شعری مجموعہ "یا اخی" نظر افروز ہوا۔ اس عظیم پُرخلوص تحفے کے لیے قلب کی گہرائیوں سے ممنون و متشکر ہوں۔ "یا اخی" کی دستیابی سے یہ خوشگار موقع فراہم ہوگیا کہ کاغذ پر ان سطور کے توسط سے آپ کے سامنے ہوں۔ ورنہ کھنڈوہ کے "جشنِ حسن رضا" میں اپنی عدم شرکت کی شرمندگی کیوجہ سے آپ سے سامنا کرنے کی ہمت ہی نہیں ہورہی تھی۔ مجھ سے یہ وعدہ خلافی اور بداخلاقی کا ارتکاب کیوں کر ہوا اس کا کوئی حقیقی اور اصولی جواز تو تھا نہیں۔ بس گھر ہی میں خورشید سے کچھ بحث ہوگئی تھی جس کے سبب نہ تو آپ کے ساتھ ہی سفر کر سکا اور نہ تنہا ہی آسکا۔ میری اس بدعنوانی سے آپ کو جو احساس ہوا ہوگا اسے میں بخوبی سمجھ سکتا ہوں اور اس کی تلافی دست بستہ معذرت طلبی ہی سے ممکن ہے۔ کہہ دیجے معاف کیا۔

امید ہے ان چھٹیوں میں بھوپال کے لیے بھی آپ کچھ وقت ضرور نکال سکیں گے۔ تاکہ دہلی کے گرد و غبار، تپش اور دھواں دھار ماحول سے کچھ راحت مل سکے اور بھوپال کے مداحوں کو یہ سعادت حاصل ہو سکے کہ انھوں نے جو کچھ تازہ کلام مقتدر رسائل میں اور کتابوں میں پڑھ لیا ہے وہ آپ کی زبان سے سن سکیں۔ محترمہ بھابی صاحبہ کی خدمت میں مودبانہ سلام۔ صاحبزادگان اوران کی بیگمات کو بہت بہت دعائیں۔ والسلام

مخلص......عشرت قادری

....

یکم اگست ۱۹۹۳ء

محترمی حنفی صاحب۔ سلام ورحمت

کل آپ کا خط ملا خوشی کی بات ہے کہ آپ نے ٹی ایچ ای ایل کے مشاعرے کا

دعوت نامہ قبول کرلیا، ہو یہ رہا ہے کہ ہر جگہ نااہل شناواقف اور ناتجربہ کار افراد کرسیوں پر براجمان ہیں اور جیسا جس کی سمجھ میں آتا ہے کر گزرتا ہے، کمال تو یہ ہے کہ اتنا ادھورا اور نامکمل ٹیلی گرام کلکتہ جیسے بڑے شہر میں اپنے صحیح مقام پر پہنچ گیا، گزشتہ سال تک اس مشاعرے کے سلسلے میں رہبؔر جونپوری مراسلت کرتے تھے۔ انھیں تجربہ بھی تھا اور ہر قسم کے شعراء و شاعرات کے بارے میں ساری تفصیلات بھی جانتے تھے، اس بار وہ انتظامیہ میں شریک تو ضرور ہیں، لیکن شاعروں اور شاعرات سے خط وکتابت کا کام غیر متعلق لوگ انجام دے رہے ہیں، بہر حال آپ آرہے ہیں یہی بہت ہے۔ میں آپ کی منظوری کا خط آج ہی صدیقی صاحب یا انتظار حسین صاحب کو پہنچادوں گا اور ان ساری تفصیلات سے بھی باخبر کر دوں گا جو آپ نے مجھے تحریر کی ہیں۔ ''روحِ غزل'' پر میرا تبصرہ اب تک نامکمل ہے، میں دہلی سے واپس آکر سخت بخار میں دنوں مبتلا رہا۔ خود ذرا اچھا ہوا تو گھر کے سبھی افراد اسی وائرس فیور کی چپیٹ میں آگئے اب جلد سے جلد اسے مکمل کر کے ایک نقل کریم صاحب کو اور دوسری آپ کی مرضی کے مطابق ''نیا دور'' لکھنؤ کو بھیج دوں گا۔

کریم صاحب کے خطوط برابر آتے رہتے ہیں۔ ان کی متعدد تحریروں سے اندازہ ہوتا ہے کہ اس کتاب کی اشاعت سے غالباً انھیں ذاتی طور پر بھی کچھ زیر بار ہونا پڑا ہے۔ مجھے جس حد تک ممکن تھا اپنے توسط سے پانچ چھ جلدیں اصل قیمت ہی میں نکلوادی ہیں۔ اس سے زیادہ میرا حلقہ بھی نہیں رہا ہے۔ دوسرے یہ بھی کہ وہ شاعر حضرات بھی شاید اس کی فروخت میں کوئی دلچسپی نہیں لے رہے ہیں جن کی شاعری اس میں شامل ہے۔ جبکہ میرا شروع میں یہ اندازہ تھا کہ بھوپال کے ہی تمام شاعر کم از کم ایک جلد ضرور خریدیں گے مگر ان لوگوں کے عمل سے دکھ ہوا، حالانکہ کتاب ایسی ہے کہ خصوص طور پر نو آموز اور نوجوان پیڑھی کے لوگوں کو تو ریکارڈ رکھنا ہی چاہیے مگر کیا جائے کہ سب کچھ بدل چکا ہے۔

شاؔد کا انتقال ہوگیا، اس نے جب کتاب دیکھی تو مجھ پر بہت غصہ ہوا کہ تم نے اچھا نہیں کیا، کچھ ایسے شاعروں کی غزلیں بھی حنفی صاحب کو بھیج دیں جنھیں ابھی برسوں ''ندیم'' میں بھی لائن لگانے کی ضرورت تھی، مگر اس عمل سے میرا مقصد یہ ہی تھا کہ اس طرح چالیس

پچاس نسخے تو یہاں نکل ہی جائیں گے بہر حال اب پچھتانے سے کچھ نہ ہوگا۔

مجھے اب آپ سے اصرار کرنا ہے کہ آپ کو ''فکر و آگہی'' کے بھوپال نمبر کے لیے بہر صورت مضمون لکھنا ہوگا آپ کی شرکت کے بغیر یہ نمبر نہیں آئے گا۔ دہلی میں اس کی کتابت جاری ہے۔ اب تک میرے پاس دو سو صفحات کتابت شدہ پروف ریڈنگ کے لیے آچکے ہیں۔ ایک ہزار صفحات کے اس نمبر میں جو کچھ بھی ہوگا اس کا بیشتر حصہ آپ کو پسند آئے گا۔ سب سے بڑا مسئلہ اس کی لاگت کا تھا جو تقریباً ڈیڑھ لاکھ روپیے آرہی ہے۔ خدا کا شکر یہ کہ یہ اسی روز حل ہوگیا جب میں دہلی میں آپ سے مل کر ایک صاحب کے پاس گیا تھا۔ ایک اور درخواست یہ بھی ہے کہ مجھ سے متعلق بھی ایک سو چوالیس صفحات کی ایک کتاب زیر ترتیب ہے اس کے لیے بھی کچھ مضامین کی کتابت ہو چکی ہے۔ یہ کتاب بھی آپ کے مضمون کے بغیر نامکمل رہے گی، یہ نہ کہیے کہ ہاتھ پکڑ کر سب میں آرہا ہوں۔ میں نے ہاتھ پکڑا ہی نہیں تھا، میں تو شروع ہی سے پہنچا پکڑے ہوئے ہوں۔

خدا کرے آپ بخیریت ہوں۔ محترمہ بھابی صاحبہ سے میرا اور خورشید کا سلام کہہ دیں۔ والسلام

آپ کا...... عشرت قادری

....

۲۷ر اگست ۱۹۹۳ء

محترمی حنفی صاحب۔ سلام و رحمت

یقین ہے آپ سب حضرات بخیریت کلکتہ پہنچ چکے ہوں گے۔ چند روز پیشتر بھوپال کے اخبارات ''ندیم'' اور ''آفتابِ جدید'' ارسال کر چکا ہوں۔ ان میں ''بزمِ اقبال'' کے اعزازی جلسے کی رپورٹ کچھ موڈ میں آکر لکھ دی تھی ورنہ دماغ تو کئی خانوں میں بٹا ہوا ہے۔ پھر دوستوں سے مشکلات کا ذکر کرکے انھیں بھی کیوں فکر مند کیا جائے۔ ایسا کون ہے جو سکون کے ساتھ اپنے مشاغل کو جاری رکھے ہوئے ہے۔

''سحر نما'' پر آپ کا تبصرہ تلاش کرنے میں خاصی تاخیر ہوئی۔ سب کچھ بے ترتیب جو ہے۔ خوشی کی بات یہ ہے کہ تبصرہ مل گیا جو منسلک ہے۔ اس بار اقبال سمان کے لیے خود

میں نے بھی اور کچھ دوستوں نے بھی پوری نیک نیتی کے ساتھ آپ کا نام تجویز کیا ہے، میرا ضروری نوٹ ضرور ملاحظہ فرمائیں۔

آل انڈیا ریڈیو بھوپال کا کل ہند مشاعرہ ستمبر میں نہیں ہو سکے گا۔ آئندہ جو مہینہ اور تاریخ وغیرہ طے ہوگی اس سے آپ کو بہت پہلے مطلع کروں گا۔ اس میں کلکتہ سے آپ کے علاوہ شہناز نبی صاحبہ اور منور رانا صاحب کا نام دے دیا گیا ہے جو طے ہے۔

محترمہ بھابی صاحبہ کی خدمت میں بہت بہت سلام فرما دیں۔ والسلام

آپ کا ہی......عشرت قادری

....

16/4/94

محترمی حنفی صاحب۔ سلام ورحمت

عزیزی فضیل کی علالت کی خبر سے حد درجہ فکر مند ہو گیا ہوں۔ خود آپ پر اور محترمہ بھابی صاحبہ پر اس وقت جو کچھ گزر رہی ہوگی اسے میں بھی محسوس کر رہا ہوں۔ بارگاہِ خداوندِ قدوس میں دل کی گہرائیوں سے ان کی صحت یابی اور درازئ عمر کی دعا مانگ رہا ہوں۔ بہت گنہگار، سیاہ کار اور خطا کار ہوں، لیکن یقین اور اعتقاد کی پختگی کے ساتھ جب اس کے حضور میں آنسو بھری آنکھوں سے ہاتھ اٹھاتا ہوں تو شانِ کریمی وہ سب کچھ عطا کر دیتی ہے جو مانگتا ہوں۔ اگر اس کی رحمتیں اور نوازشیں سہارا نہ دیتیں تو کب کا خاکستر ہو چکا ہوتا۔ آپ جانتے ہیں کہ میری ساری زندگی آگ کا دریا پار کرتے ہوئی گزری ہے، کتنے حادثے اور سانحے ہیں جو کلیجہ کاٹ کر گزرتے رہے ہیں۔ اسلاف نے جو کچھ ورثہ عطا کیا ہے اس کے آگے دنیا کا سارا خزانہ راکھ کا ڈھیر ہے۔ وہ دیکھیے فضیل کے ہونٹوں پر مسکراہٹ اور چہرے پر صحت کے نمایاں آثار، میری دعا قبول ہوئی نا! آپ کا میرا درد کا رشتہ بھی تو ہے پھر بابِ اثر باز کیسے نہ ہوگا؟ مجھے یقین ہے کہ آپ اس خط کے ملتے ہی ایک پوسٹ کارڈ پر بیٹے کی تندرستی کی ضرور خوش خبری دیں گے۔ وہ بے ساختہ، رواں دواں، تمام تر بناوٹوں سے پاک اور حد درجہ پیارے انداز میں لکھا ہوا مضمون مجھے بہت پہلے مل گیا تھا، اُسے پڑھ کر وہ

سارے واقعات ذہن ونظر میں جگمگا اٹھے جنھیں عہدِ زریں سے تعبیر کیا جاسکتا ہے۔ کمال تو یہ ہے کہ ایک ایک لمحے کی بات مکمل جزئیات کے ساتھ آپ کے حافظے میں سجی رہی، آفریں ہے آپ پر، آپ نے مجھ ایسے کمترین پر اپنی کتنی محبت نچھاور کی ہے اور میری بدبختی، بے عملی اور کوتاہی کا یہ حال ہے کہ وقت کی قدر بھی نہیں کرسکتا۔ دراصل اس کی سب سے بڑی وجہ یہ بھی ہے کہ جہاں ذرا سا فعال ہوتا ہوں کہ کوئی نہ کوئی ایسا مرحلہ درپیش ہوتا ہے کہ ساری یکسوئی، امنگ اور جوش وخروش مفقود ہو جاتا ہے، ہوش سنبھالنے سے اب تک یہی نشیب و فراز ہے، تاہم ذرا بھی کسی محرومی کا احساس نہیں ہے، آپ ایسے چاہنے والوں نے اپنے بے لوث خلوص اور بے انتہا محبت کی دولت سے مالا مال جو کیا ہوا ہے۔

یہ خط مکمل بھی نہیں کر پایا تھا کہ ایسی اندوہناک خبر ملی تھی کہ اب اسے تحریر کرنے سے بھی رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں، پھر پے بہ پے ایسا ہی کچھ ہوتا رہا، سارے مشاغل اور روز کے معمولات اس بُری طرح متاثر ہوئے کہ ''چوکڑی'' بھول گیا۔ تب سے اب تک یہ خط بھی پوسٹ نہیں ہوسکا، آپ کا انتہائی محبت سے لکھا ہوا مضمون (بے تکلفانہ اور بے ساختہ انداز) لیے موصول ہوا اس کی رسید بھی نہیں دے سکا، صاجزادے کی شادی کا کارڈ ملا اس کا شکریہ بھی ادا نہیں کرسکا، مبارکباد بھی نہیں لکھ سکا، بات وہی تھی کہ کچھ زیادہ ہی الجھ گیا تھا ورنہ یہ ممکن نہ تھا کہ آپ کو ایسی زحمت سے دوچار ہونے کو موقع فراہم کرتا۔ درمیان میں متعدد بار ڈاکٹر رضیہ حامد نے آپ کا مضمون کتابت کے لیے دینے کو مجھ سے طلب کیا۔ انھیں بھی نہیں بھیج سکا، پھر جب قدرے اوسان ٹھیک ہوئے تو اسے ''ندیم'' میں چھپوا کر آپ کو اور ڈاکٹر رضیہ کو اخبار کی ایک ایک کاپی ارسال کی، جس کی رسید آپ نے وفا صدیقی پر لکھے گئے اپنے تاثر میں بڑے اشاریاتی انداز میں عنایت فرمائی۔ اور اب میں (مجبوریں کے باعث) سرزد ہونے والی اپنی تمام کوتاہیوں پر حد درجہ شرمندہ ہو کر معذرت خواہ ہوں۔ متذکرہ مضمون مجھے کتنا پسند آیا اس کا اظہار الفاظ کے حوالے سے ناممکن ہے۔ یہاں کے بیشتر ادیبوں اور شاعروں نے بھی بہت زیادہ پسند کیا تھا، وہ مضمون واقعی کسی معیاری پرچے میں مجھے بھیجنا چاہیے تھا مگر کچھ بھوپال کے ''یاروں'' کو بھی تو فوری طور پر خوشی عطا کرنا چاہتا تھا سو

''ندیم'' کو دے دیا اور زیر ترتیب کتاب کے لیے بھی ڈاکٹر رضیہ حامد کو بھیج دیا اب کسی اچھے رسالے کو بھی روانہ کر دوں گا۔

انہی دنوں سہ ماہی ''دستک'' ملا تھا جس میں آپ کی بھیجی ہوئی میری کچھ غزلیں شامل تھیں، اس کے ساتھ ایڈیٹر کا خط بھی تھا انھیں بھی اب تک کچھ نہیں لکھ سکا۔ اب سب سے معذرت کے ساتھ رابطہ قائم کر رہا ہوں۔ ''دستک'' کو سالانہ بھی بھیج رہا ہوں۔ خدا کرے آپ محترمہ بھابی صاحبہ اور جملہ اعزاء بخیریت ہوں۔ آمین۔ انشاء اللہ اب مراسلت کا سلسلہ جاری رکھوں گا۔ والسلام

آپ ہی کا...... عشرت قادری

....

6/10/97

محترمی حنفی صاحب۔ سلام ورحمت

میں کس درجہ خوش بخت ہوں کہ مجھے آپ نے سمندر پار بھی فراموش نہیں کیا، کیا حسین اور انگین کارڈ تھا کہ آنکھیں چوندھیا گئیں۔ ''آبشار'' میں وہاں کا انٹرویو بھی پڑھ کر دل میں پھولا نہیں سمایا۔ برمنگھم میں صاحبزادے کی تقریب شادی کی دلی مبارکباد آپ کی اور محترمہ بھابی صاحبہ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔ عزیزی فضیل مظفر کی شادی میں سر کے بل چل کر سیہور حاضر ہوؤں گا۔ آج اشفاق میاں دعوت نامہ عنایت فرما گئے۔ چند روز قبل ڈاکٹر نعمان زبانی یہ خوش خبری دے چکے تھے اور آپ کے حکم سے بھی مطلع کر چکے تھے۔ میں ۱۲ر ستمبر ۹۷ء سے ۱۷ر تک دہلی میں تھا۔ آپ کلکتہ تشریف رکھتے تھے ورنہ ضرور نیاز حاصل کرتا۔

چاند اُگا ہے، پُروا سنکی چلنا ہے تو چل
مہکانے پھلواری من کی چلنا ہے تو چل

ایسے مژدۂ جاں فزا پر کون کافر ہے جو کمر نہ کس لے۔

محترمہ بھابی صاحبہ کی کدمت میں بہت بہت سلام عرض ہے۔ والسلام

آپ کا ہی...... عشرت قادری

7/6/98

محترمی حنفی صاحب۔ سلام ورحمت

بارگاہِ ایزدی میں آپ سب کی صحت و سلامتی کے لیے دعا گو ہوں۔ جس ’’ہیچمدان‘‘ پر جن لوگوں یا جس ادارے نے بھی سادہ اوراق پر نقش ونگار وخط وخال مرتسم کرنے کی تجویز طے کی ہے، وہ میری دلی مبارکباد کے مستحق ہیں۔ یقیناً وہ یہ بھی اچھی طرح جانتے ہوں گے کہ انھوں نے یہ فیصلہ کسی جذباتیت کے زیر اثر عجلت میں نہیں کیا ہے۔ ’’یہ ہیچمدان‘‘ تو وہ ہے جس کے آگے بڑے بڑے ’’تناور‘‘ قد آور اور نامور اپنی زبانوں میں لکنت اور قلم میں رعشہ محسوس کرتے ہیں، پھر بھی مجھ ایسے کمترین سے آپ کا عجز وانکسار آپ کی بلند قامی اور بے حد عالی ظرفی سے عبارت ہے، حکم کی تعمیل میں سرِ تسلیم خم ہے۔ انشاءاللہ مقررہ وقت تک جیسا کچھ لکھ سکوں گا حاضر کدمت کردوں گا۔ حسابِ کم وبیش کا آپ کو مکمل اختیار ہوگا۔ ادھر تو خبر گرم تھی کہ آپ بھوپال کے سفر کا بھی ارادہ رکھتے ہیں۔ کتنی آنکھیں رستے میں فرش بنی ہوئی تھیں۔

میں کھنڈوہ نہیں جاسکا۔ حبیب عالم صاحب اور ستار صاحب نے آخری دنوں میں فون پر کچھ ایسی سرد مہری اور بدعہدی کا مظاہرہ کیا کہ گوارا نہیں ہوسکا۔ ریزرویشن واپس کردیا۔ اچھا ہوا کہ آپ بھی بوجوہ نہیں پہنچ سکے ورنہ مجھ پر تو آپ کا عتاب جائز ہونا ہی تھا۔ بھوپال آج کل بہت گرم ہے، دن تپتے رہتے ہیں۔ راتیں جھلستی رہتی ہیں۔ مالوے کی راتوں کی خوبصورتی زہرناکی میں تبدیل ہوگئی ہے۔ خورشید آپ کو اور محترمہ بھابی صاحبہ کو سلام لکھاتی ہیں۔ بچوں کو خوب سی دعائیں اور پیار۔ والسلام

آپ کا ہی.....عشرت قادری

....

2/7/98

محترمی مظفر حنفی صاحب۔ سلام ورحمت

جون کا آخری عشرہ گزر گیا۔ آپ ابھی سے کلکتہ پہنچ گئے۔ میں نے خالد محمود

صاحب سے زبانی کہلایا تھا کہ میں جون تک ضرور اپنا مضمون ارسال کر دوں گا۔ اُدھر آپ بے چینی سے انتظار بھی کر رہے ہوں گے۔ اور یہاں دو ہفتے تک صرف سوچتا رہا، پلان بناتا رہا کہ ایک چوتھائی صدی سے زیادہ عرصہ پہلے کی یادوں کو کسی طرح سمیٹ کر مرکوزیت قائم کی جائے۔ اس سے زیادہ مشکل مسئلہ میرے لیے تمہید کا ہوتا ہے کہ اس کے بغیر نثر میں ایک سطر بھی کاغذ پر نہیں آتی۔ کچی پکی دیوار اٹھانا میرا شیوہ نہیں ہے۔ آڑی ٹیڑھی شاعری کر لینا مشاقی کی بدولت آسان ہے میرے لیے لیکن نثر میں موتی پرونا مجھ ایسے نااہل اور بے علم کے لیے کس قدر دشوار ہو سکتا ہے وہ میں ہی جانتا ہوں، طمانیت یہ ہے کہ آپ نے مجھے اس قابل سمجھا کہ میں نثر میں بھی کاغذ کو سیاہ کر سکتا ہوں۔ سو جو کچھ لکھ رہا ہوں وہ اپنی بساط بھر سی۔ سنوار کے اور سچائی کے ساتھ لکھ رہا ہوں۔ یہ اعتماد بھی آپ ہی کا دیا ہوا ہے کہ میں یہ محسوس کر رہا ہوں کہ بہر حال میرا لکھا ہوا آپ کو پسند ضرور آئے گا۔ بس اتنا کیجیے کہ کتاب کے مرتب، پبلشر (یا جو بھی ہو) ان سے کہیے کہ وہ میرے مضمون کے لیے کم از کم پندرہ دن کی تاخیر گوارا کریں۔ اگر میرا مضمون زیر ترتیب کتاب میں (کسی بھی سبب سے) نہ آیا تو میری بے نیازی وہ نہیں ہوگی جو ’’روحِ غزل‘‘ کی اشاعت کے بعد تھی۔ سمجھ لیجیے کہ میں ادبی موت ہی محسوس کروں گا اس بار۔ پندرہ فل اسکیپ سلپ پھاڑ کر اب تین فل اسکیپ فیئر ہو چکے ہیں گویا ذہن بن چکا ہے اور قلم نے رفتار پا لی ہے۔ یادوں کے دریچے کھلتے جا رہے ہیں۔ مٹی اوڑھ کر سونے والے مشفق، یار دوست، لنگوٹیے سبھی ذہن میں جھانک رہے ہیں۔ واقعات اور حقائق، لطائف اور تحرائف اپنی اپنی طرف متوجہ کر رہے ہیں۔ کتنے لوگ ہیں، کتنی باتیں اور کیسی کیسی آوازیں ہیں جو خلا میں گونج کر بازگشت بن گئی ہیں۔ ’’فی الحال صرف ایک ہی کردار نمونے کے طور پر‘‘۔ ’’جوئبار‘‘ کا اجراء عمل میں آ رہا ہے۔ دفتر قائم ہو چکا ہے (تاج بلڈنگ میں) کہ اچانک ایک نہایت ہی حسین و جمیل نوجوان اپنی بھرپور نسانیت، معصومیت اور نزاکت کے مسلسل تیر چلاتا ہوا دفتر میں داخل ہوتا ہے، مظفر صاحب، عشرت بھائی ’’میں صلاح الدین پرویز ہوں‘ شاعری بھی کرتا ہوں، کہانیاں بھی لکھتا ہوں، ’’جوئبار‘‘ میں آپ میری شاعری یا کہانی چھاپ دیں گے؟‘‘ میں اس کے حسن و جمال سے

مسحور، مبہوت اور مرعوب ہو جاتا ہوں، زبان میں لکنت پیدا ہو جاتی ہے، ایک ٹک اُسے دیکھتا رہتا ہوں اور اپنے سارے وجود میں تحلیل ہوتا ہوا محسوس کرتا ہوں، حنفی صاحب میری جمالیاتی حس اور ندیدے پن کو بھانپ لیتے ہیں۔ وہ ہماری عاصمہ بھابی کی فریفتگی کے اسیر ہیں، نامحرم کی طرف (خواہ وہ کوئی اپسرا ہی کیوں نہ ہو) ایک اچٹتی سی نظر بھی نہیں ڈالتے۔ گھر کی یہ آسودگی، رفاقت اور سکون اللہ تعالیٰ ہر ادیب و شاعر کو عطا کرے۔ میں تو ٹھہرا پیدائشی آوارہ نظر۔ حنفی صاحب میرا ہاتھ پکڑ کر ایک کونے میں لے جاتے ہیں۔ زیر لب انتہائی غصے سے کہتے ہیں ”یہ کیا مصیبت ہے جس قدر جلد ممکن ہو اس بلا کو یہاں سے ٹالیے، ورنہ ”جوئبار“ نکل چکا۔“ وغیرہ

کیا یہ سب کچھ نہیں لکھوں؟ لکھنے دیجیے حنفی صاحب!

خدا کرے آپ بخیریت ہوں۔ محترمہ بھابی صاحبہ کی خدمت میں میرا اور خورشید کا بہت بہت سلام فرما دیں۔ بچوں کو خوب سی دعائیں اور بے شمار پیار۔

آپ کا ہی۔ عشرت قادری

....

2/8/98

محترمی۔ سلام و رحمت

پہلے والا کارڈ مل گیا تھا۔ آج آپ کا دوسرا پوسٹ کارڈ نظر افروز ہوا۔ پھر مضمون تیار ہے۔ ری ٹچنگ کے بعد خبر کر رہا ہوں انشاء اللہ ۱۶؍اگست کو رجسٹرڈ ڈاک سے ارسال کر رہا ہوں۔ خدا کرے کہ میری نثر نگاری کا بھرم رہ جائے۔ آپ نے مجھے بھی اتنا سر چڑھا لیا ہے کہ لوگ آسمان سمجھنے لگے ہیں۔ مدھیہ پردیش اردو اکادمی کا رسالہ نکل رہا ہے جو نام ڈکلیریشن میں دیے ہیں وہ ہیں: ”منشور“، ”بادبان“، ”ہم قلم“، ”تمثیل“، ”ثمرستان“، ”جاوداں“ وغیرہ۔ دیکھیے کون سا نام آتا ہے۔ رسالے کی ساری ذمے داری ادھر ہی آپڑی ہے۔ عنقریب اس سلسلے میں آپ کو خط ارسال کیا جانے والا ہے۔ ڈاکٹر محمد نعمان اپنا مضمون آپ کو ارسال کر چکے ہیں، ملا ہوگا۔ ۱۰؍اگست کو حسن رضا صاحب ٹی وی

کے ایک پروگرام کے لیے بھوپال آئے تھے، دیر تک آپ کی گفتگو رہی۔ خدا کرے آپ بخیریت ہوں۔ والسلام

مخلص......عشرت قادری

....

28/8/98

محترمی حنفی صاحب۔ سلام ورحمت

ابھی ابھی آپ کا ان لینڈ ملا۔ صرف چند سطور میں باقی سب سادہ۔ لندن کے سیمینار کی تفصیلات درج ہوتیں تو اِدھر کے اخبارات میں خبر ہی دے دیتا۔ ہر چند کہ اب آپ ان ساری لغویات سے بالاتر ہیں۔ پھر بھی کچھ دوستوں کی خوشی کے لیے کیا بُرا تھا۔ جی مضمون ''کڑے راستوں کا مسافر'' نصف مکمل ہے، آٹھ سلپ رجسٹرڈ ڈاک سے ارسال کر رہا ہوں، بقیہ نصف آخری قسط آپ کے لندن کے سفر سے قبل آپ ملاحظہ فرما لیں گے۔ ایک کتاب ''فصیلِ شب'' کوثر صدیقی کی ارسال ہے، یہ قیصر الجعفری کے بڑے بھائی ہیں ان کا دوسرا مجموعہ زیر ترتیب ہے اس کے لیے آپ سے پہلے فلیپ پر رائے کے خواست گار ہیں۔ زیر ترتیب میں جو کچھ آرہا ہے اس کے چند صفحات بھی حاضرِ خدمت ہیں، جگن ناتھ آزاد صاحب نے جو کچھ لکھا ہے اس کی نقل بھی حاضر ہے۔ میری درخواست ہے کہ بیرونی سفر سے قبل چند سطور تحریر فرما دیں۔

مدھیہ پردیش اردو اکادمی رسالہ نکال رہی ہے۔ اس کی ذمے دارے آپ کے اس حقیر فقیر کو سونپی گئی ہے۔ پہلا شمارہ نومبر ۹۸ء میں آرہا ہے کچھ ارسال فرمایئے ضرور ضرور۔

آپ کا......عشرت صدیقی

....

13/11/98

محترمی حنفی صاحب۔ سلام ورحمت

دیارِ مغرب کا طویل، ادبی، تہذیبی اور نجی سفر مبارک ہو۔ میں اگر آپ کے ساتھ

اس بار نہیں تھا تو کیا ہوا۔ ’’چل چنبیلی باغ میں‘‘ کے مطالعے نے تو مجھے اس سے پہلے کے سفر میں ورق ورق نے آپ کے ساتھ رکھا۔ سارے زندہ کرداروں اور متحرک تصاویر کے علاوہ ان تمام تاریخی مقامات اور مناظر نے یہ محسوس ہی نہیں ہونے دیا کہ میں محض ایک دلچسپ سفرنامے کو تمام تر جزئیات اور حرف حرف تفصیلات کے ساتھ پڑھ رہا ہوں۔ اقبال مجید کہہ اٹھے کہ اس سے قبل اس درجہ رواں دواں اسلوب اور دلکش اندازِ تحریر میں میں نے کوئی سفرنامہ نہیں پڑھا۔ آفریں ہے آپ کے حافظے اور قلم کو۔ بھابی محترمہ کی گمبھیرتا، معنی خیز کم گفتاری، صبا کی ذہانت و برجستگی، پرویز کے خوابگوں انتخاب کی تعبیر کا برآنا، چنگا بھابی کی عالی ظرفی اور شرافت، نئی نویلی دلہن نسرین کی شوخی اور شرارت، پاسِ ادب واحترام، سنجیدگی اور ہوشمندی غرض سارے واقعات ومناظر جو چل چنبیلی باغ کے اوراق پر بکھرے ہوئے ہیں سب کے سب ذہن نشیں ہو گئے۔ نگاہوں میں تصویر ہو گئے۔ اعزازی جلسوں کی مکمل کارروائیاں، ادیبوں اور شاعروں سے ملاقاتیں۔ بی بی سی پر انٹرویو، آئے دن کے شاپنگ کی دوڑ دھوپ، پکنک کے ہنگامے، آپ کے کھائے ہوئے حلیم کی خوشبو از خود حافظے میں ہمیشہ کے لیے محفوظ ہو گئے۔ اگر یہ سب کچھ نہ ہوتا تو میں دعویٰ بھی کیسے کر سکتا تھا کہ میں قدم قدم پر آپ کے ساتھ تھا۔

نسرین واقعی بہت پیاری دلہن ہے۔ اللہ تعالیٰ مبارک فرمائے۔ دولہا دلہن دونوں رہتی دنیا تک عیش وعشرت، عزت ووقعت کی زندگی گزاریں۔ میری یہی دعائیں اپنے سبھی بھتیجوں اور ان کی دلہنوں کے لیے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ بھاوج محترمہ تندرست و سلامت رہ کر روز افزوں مسرتوں سے نہال ہوتی رہیں۔ آمین۔

اب اتنی ساری خوشنودی حاصل کرنے کی باتوں کے بعد آپ یقیناً بھول گئے ہوں گے کہ آپ مجھ سے مضمون ارسال کرنے میں تاخیر سے شاکی نہیں ہوں گے۔ یہ باتیں دہرانے کو جی نہیں چاہتا کہ میری زندگی میں مسلسل سنگین اور جاں سوز حادثات بدستور جاری ہیں۔ اس دوران بھی وہ کچھ گزر گئی ہے کہ کوئی اور ہوتا تو پھڑک کر جان سے جا چکا ہوتا۔ یہی وجہ ہے کہ جی جان سے چاہتے ہوئے بھی مضمون کی تکمیل میں دیر ہوئی تاہم جو کچھ لکھا ہے وہ

کے ایک پروگرام کے لیے بھوپال آئے تھے، دیر تک آپ کی گفتگو رہی۔ خدا کرے آپ بخیریت ہوں۔ والسلام

مخلص...... عشرت قادری

....

28/8/98

محترمی حنفی صاحب۔ سلام ورحمت

ابھی ابھی آپ کا ان لینڈ ملا۔ صرف چند سطور میں باقی سب سادہ۔ لندن کے سیمینار کی تفصیلات درج ہوتیں تو اِدھر کے اخبارات میں خبر ہی دے دیتا۔ ہر چند کہ اب آپ ان ساری لغویات سے بالاتر ہیں۔ پھر بھی کچھ دوستوں کی خوشی کے لیے کیا بُرا تھا۔ جی مضمون ''کڑے راستوں کا مسافر'' نصف مکمل ہے، آٹھ سلپ رجسٹرڈ ڈاک سے ارسال کر رہا ہوں، بقیہ نصف آخری قسط آپ کے لندن کے سفر سے قبل آپ ملاحظہ فرما لیں گے۔ ایک کتاب ''فصیلِ شب'' کوثر صدیقی کی ارسال ہے، یہ قیصر الجعفری کے بڑے بھائی ہیں ان کا دوسرا مجموعہ زیرِ ترتیب ہے اس کے لیے آپ سے پہلے فلیپ پر رائے کے خواست گار ہیں۔ زیرِ ترتیب میں جو کچھ آرہا ہے اس کے چند صفحات بھی حاضرِ خدمت ہیں، جگن ناتھ آزاد صاحب نے جو کچھ لکھا ہے اس کی نقل بھی حاضر ہے۔ میری درخواست ہے کہ بیرونی سفر سے قبل چند سطور تحریر فرما دیں۔

مدھیہ پردیش اردو اکادمی رسالہ نکال رہی ہے۔ اس کی ذمے داری آپ کے اس حقیر فقیر کو سونپی گئی ہے۔ پہلا شمارہ نومبر ۹۸ء میں آرہا ہے کچھ ارسال فرمایئے ضرور ضرور۔

آپ کا...... عشرت صدیقی

....

13/11/98

محترمی حنفی صاحب۔ سلام ورحمت

دیارِ مغرب کا طویل، ادبی، تہذیبی اور نجی سفر مبارک ہو۔ میں اگر آپ کے ساتھ

اس بار نہیں تھا تو کیا ہوا۔ ''چل چنبیلی باغ میں'' کے مطالعے نے تو مجھے اس سے پہلے کے سفر میں ورق ورق نے آپ کے ساتھ رکھا۔ سارے زندہ کرداروں اور متحرک تصاویر کے علاوہ ان تمام تاریخی مقامات اور مناظر نے یہ محسوس ہی نہیں ہونے دیا کہ میں محض ایک دلچسپ سفرنامے کو تمام تر جزئیات اور حرف حرف تفصیلات کے ساتھ پڑھ رہا ہوں۔ اقبال مجید کہہ اٹھے کہ اس سے قبل اس درجہ رواں دواں اسلوب اور دلکش اندازِ تحریر میں میں نے کوئی سفرنامہ نہیں پڑھا۔ آفریں ہے آپ کے حافظے اور قلم کو۔ بھابی محترمہ کی گمبھیرتا، معنی خیز کم گفتاری، صبا کی ذہانت و برجستگی، پرویز کے خوابگوں انتخاب کی تعبیر کا بر آنا، چنگا بھابی کی عالی ظرفی اور شرافت، نئی نویلی دلہن نسرین کی شوخی اور شرارت، پاسِ ادب واحترام، سنجیدگی اور ہوشمندی غرض سارے واقعات و مناظر جو چل چنبیلی باغ کے اوراق پر بکھرے ہوئے ہیں سب کے سب ذہن نشیں ہو گئے۔ نگاہوں میں تصویر ہو گئے۔ اعزازی جلسوں کی مکمل کارروائیاں، ادیبوں اور شاعروں سے ملاقاتیں۔ بی بی سی پر انٹرویو، آئے دن کے شاپنگ کی دوڑ دھوپ، پکنک کے ہنگامے، آپ کے کھائے ہوئے حلیم کی خوشبو از خود حافظے میں ہمیشہ کے لیے محفوظ ہو گئے۔ اگر یہ سب کچھ نہ ہوتا تو میں دعویٰ بھی کیسے کر سکتا تھا کہ میں قدم قدم پر آپ کے ساتھ تھا۔

نسرین واقعی بہت پیاری دلہن ہے۔ اللہ تعالیٰ مبارک فرمائے۔ دولہا دلہن دونوں رہتی دنیا تک عیش وعشرت، عزت ووقعت کی زندگی گزاریں۔ میری یہی دعائیں اپنے بھی بھتیجوں اور ان کی دلہنوں کے لیے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ بھاوج محترمہ تندرست و سلامت رہ کر روز افزوں مسرتوں سے نہال ہوتی رہیں۔ آمین۔

اب اتنی ساری خوشنودی حاصل کرنے کی باتوں کے بعد آپ یقیناً بھول گئے ہوں گے کہ آپ مجھ سے مضمون ارسال کرنے میں تاخیر سے شاکی نہیں ہوں گے۔ یہ باتیں دہرانے کو جی نہیں چاہتا کہ میری زندگی میں مسلسل سنگین اور جاں سوز حادثات بدستور جاری ہیں۔ اس دوران بھی وہ کچھ گزر گئی ہے کہ کوئی اور ہوتا تو پھڑک کر جان سے جا چکا ہوتا۔ یہی وجہ ہے کہ جی جان سے چاہتے ہوئے بھی مضمون کی تکمیل میں دیر ہوئی تاہم جو کچھ لکھا ہے وہ

دل سے ہی لکھا ہے، آپ کو پسند آجائے تو محنت کامیاب سمجھوں گا۔ ابھی چند صفحات اور باقی ہیں جو بہت جلد ارسال کردوں گا۔

حسن رضا صاحب نے فون پر بتایا تھا کہ آپ ۱۰ر نومبر کو بھوپال آرہے ہیں۔ خوش تھا کہ ساری باتیں یاروں کے روبرو ہوں گی مگر آج تو ۱۳ر نومبر ہوگئی۔ رجسٹرڈ ڈاک ملتے ہی رسید سے سرفراز فرمائیں اور مضمون کے بارے میں بھی چند سطور ضرور تحریر کریں اور یہ سطر جواب لکھ رہا ہوں اسے پڑھ کر مٹا دیجیے "۹۹-۹۸ء کے لیے کل ہند میر تقی میر ایوارڈ آپ کے لیے طے ہے۔"

آپ کی طویل محنتوں، مشقتوں اور زبردست جدوجہد کے نتیجے میں اس وقت جو آسودگی اور خوش حالی آئی ہے اسکے لیے بہت بہت مبارکباد قبول کریں۔ والسلام

مخلص...... عشرت قادری

....

18/12/98

محترمی حنفی صاحب۔ سلام ورحمت

جانے کیوں مجھے یہ محسوس ہورہا ہے کہ یا تو آپ ناراض ہوگئے ہوں یا پھر فرستادہ مضمون آپ کو پسند نہیں آیا ہے۔ ایک مجبوری ایسی تھی کہ میں کئی دنوں تک زبردست ذہنی بہاؤ کا شکار رہا جس کی تفصیل سے آپ کو آگاہ بھی کرچکا ہوں۔ رجسٹرڈ لفافے میں جواب کے لیے پوسٹ کارڈ رکھ دیا تھا۔ اس کے باوجود آپ کی دوسطروں کا آج تک منتظر ہوں۔ اس خط کے ملتے ہی رجسٹرڈ لفافے کی وصولیابی سے ضرور مطلع کریں۔ مضمون کا بقیہ بھی حاضرِ خدمت ہے آگے آپ کو اختیار ہے۔ حسن رضا صاحب نے فون پر اطلاع دی تھی کہ آپ ماہ رواں میں کھنڈوہ آرہے ہیں، کیا بھوپال اس سفر میں شامل نہیں ہے۔ محترمہ بھابی صاحبہ کی خدمت میں سلام فرمادیں۔ والسلام

مخلص...... عشرت قادری

....

3/2/1999

محترمی حنفی صاحب۔ السلام علیکم

آپ کا خط پڑھ کر اپنا منہ پیٹ رہا ہوں۔ چھوٹے بیٹے جنید نے وہ غیر ذمے داری کا مظاہرہ کیا ہے کہ ندامت سے زمین میں گڑا جا رہا ہوں۔ کلکتہ سے جس روز (غالباً اتوار) آپ نے فون کیا تھا اس سے دو روز قبل انھیں بقیہ مضمون لفافہ میں رکھ کر دیا تھا کہ اسے رجسٹرڈ ڈاک سے روانہ کر دیں، آپ کا خط ملنے پر ان سے دریافت کیا تو ڈر کر گھر سے باہر جاتے ہوئے کہا کہ ابھی آ کر رسید دیتا ہوں۔ رات کو اپنی بیوی سے کہلایا کہ ''وہ لفافہ کہیں گم ہو گیا، اور ڈاک ٹکٹ کے لیے جو پچاس کا نوٹ دیا تھا وہ بھی جیب میں سے گر گیا۔''

بات سمجھ میں آ گئی کہ پیسے انھوں نے خرچ کر لیے ہوں گے لیکن مجھے دکھ تو لفافہ گم ہونے کی کہانی کا ہے۔ ہر چند دونوں بیٹے صاحبِ اولاد ہیں اور اپنی ذمے داریاں بحسن و خوبی انجام دے رہے ہیں، اس کے باوجود میں بھی تمام تر ضروریات پر نظر رکھتا ہوں کہ یہ کسی پریشانی میں مبتلا نہ ہوں لیکن اس عجیب و غریب حرکت پر تڑپ اٹھا، کر بھی کیا جا سکتا تھا منہ پیٹنے کے سوا۔ تین روز سے اب وہ میرے سامنے نہیں آ رہے ہیں۔ افسوس صد افسوس۔ میرا جو حال ہو رہا ہے کیسے بتاؤں؟ اور وہ بھی ایسے وقت میں رمضان المبارک کے دوسرے عشرے میں پہلی بار اچانک .B.P ہائی ہو گیا تھا۔ جس کے اثرات، کمزوری، احتیاط اور علاج تا حال جاری ہے۔ آپ کی کتاب کی اشاعت میں تاخیر کا باعث میں اور صرف میں ہوں جس کے لیے کوئی بھی سزا غیر مناسب نہیں ہو سکتی۔ پہلے حصے کی خوش خط نقل تو کوثر صدیقی صاحب نے کر دی تھی باقی کا میرا ہی لکھا ہوا تھا۔ اس کی فوٹو اسٹیٹ بھی عجلت میں نہیں کرا سکا۔ سب پھر سے تمام سلپ نکال کر نقل کر رہا ہوں جو جلد سے جلد رجسٹرڈ ڈاک سے روانہ کرتا ہوں۔ آپ نے برسوں پہلے ایک بات کہی تھی کہ ''جو شخص سب کو خوش رکھنے کی بات سوچتا ہے کسی کو بھی خوش نہیں رکھ سکتا۔'' میرے ساتھ یہی کچھ ہو رہا ہے۔ حد یہ ہے کہ کچھ ایسے اسباب پیدا ہو رہے ہیں کہ میں آپ کو بھی ناراض کرنے کا مرتکب ہوا جا رہا ہوں، حالانکہ خدا جانتا ہے کہ میں ایسا سوچ بھی نہیں سکتا۔

آپ نے صحیح محسوس کیا ہے اس دوران میں بھی وہ حادثے گزر چکے ہیں کہ مجھے خود حیرت ہوتی ہے کہ آخر میں زندہ کس طرح ہوں؟ اور اب صحت بھی ساتھ چھوڑ رہی ہے۔ بھلا مجھے اور بلڈ پریشر تعجب ہے۔ ویسے بفضلِ ایزدی سب کچھ میسر ہے کوئی اقتصادی پریشانی نہیں، تینوں بیٹے الحمدللہ خوش ہیں، ہم دونوں انھیں وہ ہمیں دیکھ کر جیتے ہیں پھر بھی ٹینشن تو ہے ہی۔ غالب ایوارڈ کی دل کی گہرائیوں سے مبارکباد قبول کیجیے، جو وصول تو کیا میرے بھتیجے فیروز نے اور آپ آئے استقبال کے لیے کھنڈوہ! پھر بھلا وہاں بھوپال کیوں یاد نہیں آیا؟؟ دہلی میں تو آپ کو بھوپال یاد آتا تھا مجھے نہیں معلوم کہ بھابی محترمہ دہلی میں ہیں یا کلکتہ میں ان کی خدمت میں میرا اور خورشید کا سلام ضرور پہنچا دیجیے۔ بیٹے، بہوئیں اور پوتے پوتیاں سلام عرض کرتے ہیں۔ والسلام

مخلص......عشرت قادری

....

6//9/1999

محترم حنفی صاحب۔ سلام مسنون

آپ نے انتظار اور برداشت کی انتہا کر دی اور میرے تساہل کی بھی حد نہیں رہی لیکن اس میں ارادے اور شعور کو دخل ہرگز نہیں ہے۔ وہی پریشانیوں اور بیماریوں کا رونا ہے۔ اب صحت ہر طرح ساتھ چھوڑ رہی ہے۔ دائیں گھٹنے میں ورم اور درد کی شدت نے چلنے پھرنے سے بھی معذور کر دیا ہے، جی بھی اچاٹ ہے۔ پتا نہیں یہ للک دل میں کیوں پیدا ہوئی کہ زیرِ ترتیب آپ کی کتاب میں، میں بھی شامل رہوں اور آپ نے بھی ازراہِ محبت میری تمام تر کوتاہیوں کو گوارا کرتے ہوئے کتاب کی اشاعت میں زبردست تاخیر کر دی۔ اب میں انتہائی شرمندگی کے ساتھ، دست بستہ معذرت طلب کرتے ہوئے مضمون کا بقیہ حصہ ارسالِ خدمت کر رہا ہوں۔ اس میں امکان بھر گریز کیا ہے۔ پھر بھی اگر کوئی بات ایسی آ گئی ہو جو آپ کو گراں گزرے تو اس کو حذف کر دیں۔ اور کسی طور بھی میری نیت اور خلوص پر کوئی شبہ نہ کریں۔ میں محبتوں کو خوگر ہوں اور یہ محبت آپ ایسے دوستوں نے مجھے بہت دے دی ہے۔ خدا کرے آپ بخیریت ہوں۔ والسلام

عشرت قادری

24/9/99

محترمی حنفی صاحب۔ سلام ورحمت

خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ میں آج اپنے فرض سے عہدہ برا ہو گیا، ''کڑے راستوں کا مسافر'' کا بقیہ حصہ ازسرِ نو مکمل کرلیا۔ زیادہ سے زیادہ چار دن میں خوش خط نقل کروا کر خود ہی پوسٹ آفس سے رجسٹرڈ ڈاک سے روانہ کردوں گا۔ خدا کرے کہ پہلے حصے کی طرح یہ بھی آپ کو پسند آ جائے اور میں خود کو خوش نصیب و سرخرو محسوس کر سکوں۔ آپ کو بہت زیادہ زحمت میں مبتلا کیا مجھے بار بار احساس ہو رہا ہے۔ مشکل یہ بھی آ پڑی ہے کہ اب رائٹنگ بہت خراب ہوگئی ہے۔ لکھتا جاتا ہوں اور اچھا لکھنے کے خیال سے سلپ کے سلپ چاک کرتا جاتا ہوں۔ حالانکہ قلم سب کے سب نہایت قیمتی استعمال کرتا ہوں مگر خط ہی بگڑ گیا ہو تو قلم کیا کر سکتا ہے۔ ایوارڈ کی ساری تکمیل اطمینان بخش ہوئی ہے۔ اب میٹنگ ہونا باقی ہے۔ انشاء اللہ یقین تو یہ ہی ہے کہ ناکام نہیں ہوؤں گا۔ آگے اللہ کو جو منظور ہو۔

مضمون میں کلکتہ ہی بھیجوں گا تاکہ آپ پہلے پڑھ سکیں۔ خدا کرے آپ بخیریت ہوں۔ والسلام

مخلص...... عشرت قادری

....

21/10/99

محترمی حنفی صاحب۔ سلام ورحمت۔ اپنے مافی الضمیر کی ترسیل کے مقصد سے آپ ہی کے دو الگ الگ مصرعے ردیف میں تصرف کے ساتھ پیش خدمت ہیں۔

میری پتھرائی آنکھوں میں بھی کاجل کر دی ''تم نے''
تھما کر تیغ میرا ہاتھ ہی شل کر دیا ''تم نے''

والسلام

مخلص...... عشرت قادری

....

آپ نے صحیح محسوس کیا ہے اس دوران میں بھی وہ حادثے گزر چکے ہیں کہ مجھے خود حیرت ہوتی ہے کہ آخر میں زندہ کس طرح ہوں؟ اور اب صحت بھی ساتھ چھوڑ رہی ہے۔ بھلا مجھے اور بلڈ پریشر تعجب ہے۔ ویسے بفضلِ ایزدی سب کچھ میسر ہے کوئی اقتصادی پریشانی نہیں، تینوں بیٹے الحمدللہ خوش ہیں، ہم دونوں انھیں وہ ہمیں دیکھ کر جیتے ہیں پھر بھی ٹینشن تو ہے ہی۔ غالب ایوارڈ کی دل کی گہرائیوں سے مبارکباد قبول کیجیے، جو وصول تو کیا میرے بھتیجے فیروز نے اور آپ آئے استقبال کے لیے کھنڈوہ! پھر بھلا وہاں بھوپال کیوں یاد نہیں آیا؟؟ دہلی میں تو آپ کو بھوپال یاد آتا تھا مجھے نہیں معلوم کہ بھابی محترمہ دہلی میں ہیں یا کلکتہ میں ان کی خدمت میں میرا اور خورشید کا سلام ضرور پہنچا دیجیے۔ بیٹے، بہوئیں اور پوتے پوتیاں سلام عرض کرتے ہیں۔ والسلام

مخلص...... عشرت قادری

....

6//9/1999

محترم حنفی صاحب۔ سلام مسنون

آپ نے انتظار اور برداشت کی انتہا کردی اور میرے تساہل کی بھی حد نہیں رہی لیکن اس میں ارادے اور شعور کو دخل ہرگز نہیں ہے۔ وہی پریشانیوں اور بیماریوں کا رونا ہے۔ اب صحت ہر طرح ساتھ چھوڑ رہی ہے۔ دائیں گھٹنے میں ورم اور درد کی شدت نے چلنے پھرنے سے بھی معذور کردیا ہے، جی بھی اچاٹ ہے۔ پتا نہیں یہ للک دل میں کیوں پیدا ہوئی کہ زیرِ ترتیب آپ کی کتاب میں، میں بھی شامل رہوں اور آپ نے بھی از راہِ محبت میری تمام تر کوتاہیوں کو گوارا کرتے ہوئے کتاب کی اشاعت میں زبردست تاخیر کردی۔ اب میں انتہائی شرمندگی کے ساتھ، دست بستہ معذرت طلب کرتے ہوئے مضمون کا بقیہ حصہ ارسالِ خدمت کر رہا ہوں۔ اس میں امکان بھر گریز کیا ہے۔ پھر بھی اگر کوئی بات ایسی آگئی ہو جو آپ کو گراں گزرے تو اس کو حذف کردیں۔ اور کسی طور بھی میری نیت اور خلوص پر کوئی شبہ نہ کریں۔ میں محبتوں کو خوگر ہوں اور یہ محبت آپ ایسے دوستوں نے مجھے بہت دے دی ہے۔ خدا کرے آپ بخیریت ہوں۔ والسلام

عشرت قادری

24/9/99

محترمی حنفی صاحب۔ سلام ورحمت

خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ میں آج اپنے فرض سے عہدہ برا ہو گیا، ''کڑے راستوں کا مسافر'' کا بقیہ حصہ از سرِ نو مکمل کرلیا۔ زیادہ سے زیادہ چار دن میں خوش خط نقل کروا کر خود ہی پوسٹ آفس سے رجسٹرڈ ڈاک سے روانہ کر دوں گا۔ خدا کرے کہ پہلے حصے کی طرح یہ بھی آپ کو پسند آ جائے اور میں خود کو خوش نصیب و سرخرو محسوس کر سکوں۔ آپ کو بہت زیادہ زحمت میں مبتلا کیا مجھے بار بار احساس ہو رہا ہے۔ مشکل یہ بھی آ پڑی ہے کہ اب رائٹنگ بہت خراب ہو گئی ہے۔ لکھتا جاتا ہوں اور اچھا لکھنے کے خیال سے سلپ کے سلپ چاک کرتا جاتا ہوں۔ حالانکہ قلم سب کے سب نہایت قیمتی استعمال کرتا ہوں مگر خط ہی بگڑ گیا ہو تو قلم کیا کر سکتا ہے۔ ایوارڈ کی ساری تکمیل اطمینان بخش ہوئی ہے۔ اب میٹنگ ہونا باقی ہے۔ انشاء اللہ یقین تو یہ ہی ہے کہ ناکام نہیں ہوؤں گا۔ آگے اللہ کو جو منظور ہو۔

مضمون میں کلکتہ ہی بھیجوں گا تا کہ آپ پہلے پڑھ سکیں۔ خدا کرے آپ بخیریت ہوں۔ والسلام

مخلص...... عشرت قادری

....

21/10/99

محترمی حنفی صاحب۔ سلام ورحمت۔ اپنے مافی الضمیر کی ترسیل کے مقصد سے آپ ہی کے دو الگ الگ مصرعے ردیف میں تصرف کے ساتھ پیش خدمت ہیں۔

میری پتھرائی آنکھوں میں بھی کاجل کر دی ''تم نے''
تھما کر تیغ میرا ہاتھ ہی شل کر دیا ''تم نے''

والسلام

مخلص...... عشرت قادری

....

27/10/99

محترمی! سلام ورحمت

ہو نہ ہو مجھ سے کوئی ایسا عمل سرزد ہو گیا ہے جو آپ کو ناگوار گزرا ہے۔ آپ کی خاموشی بے معنی نہیں ہے۔ اگر واقعی کوئی ایسی بات ہے تو مجھے آگاہ کیجیے۔ یہ تو یقین ہے کہ آپ کو میری نیت پر شبہ ہو ہی نہیں سکتا۔ مضمون میں کوئی جملہ کوئی فقرہ، کوئی واقعہ گراں گزرا ہے تو میں اس کی ہر ممکن تلافی کو اپنا فرض سمجھتا ہوں۔ زیادہ نہیں صرف دو سطریں لکھ کر میری خلش دور کیجیے۔ والسلام

مخلص......عشرت قادری

....

1/11/99

محترم حنفی صاحب۔ سلام ورحمت

اپنے پیارے بھتیجے، ہونہار اور سعادت مند فیروز مظفر کا شکر گزار ہوں کہ انھوں نے گراں قدر تحفے سے مجھے نوازا۔ کتاب بہت خوبصورت، دیدہ زیب اور معیاری چھپی ہے۔

اپنے بارے میں کیا لکھوں؟ میرتقی میرؔ کا ایک بہت مشہور مصرعہ یاد آرہا ہے:

”تمام عمر میں ناکامیوں سے کام لیا“

یا پھر یہ مقطع:

لہولہان ہوئے ناخنِ ہنر عشرتؔ
سمجھ رہا تھا گریبان سی رہا ہوں میں

آپ سب کی صحت وسلامتی کے لیے دعا گو ہوں۔ والسلام

آپ کا ہی......عشرت قادری

....

(عشرت قادری کے کچھ خطوط کے علاوہ ”ع“ کے بقیہ افراد اور ”غ“ سے ”ی“ تک کے افراد کے خطوط **جلد دوم** میں ملاحظہ کریں)

☆☆☆

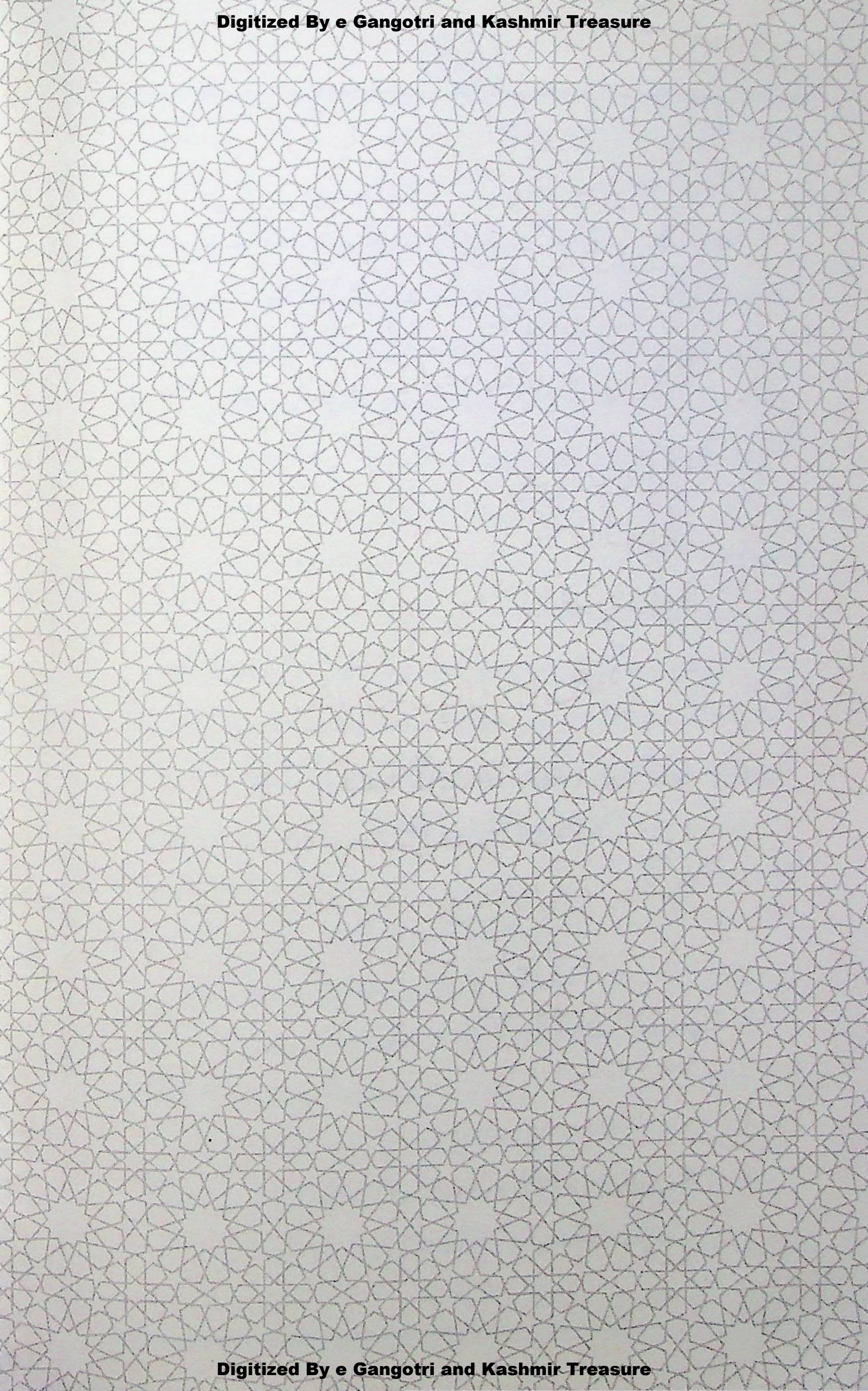

فیروز مظفر کے نام خطوط کے اقتباسات

12/11/99

”عزیزی فیروز مظفر۔ دلی دعائیں۔ تم نے مجھے ایسا خوبصورت تحفہ بھیجا ہے کہ تمھاری سعادت اور ذہانت کے لیے دل سے دعا نکل رہی ہے۔ تم نے مظفر حنفی صاحب کو اس کتاب کے ذریعہ مجھ سے اتنے قریب کر دیا ہے کہ کتاب کے ہر ورق پر خود کو ان کے ہاتھ میں ہاتھ دیے چلتا پھرتا باتیں کرتو ہوا محسوس کرتا ہوں۔“ **اختر سعید خان (بھوپال)**

……

”محبی فیروز مظفر صاحب، تسلیم

آپ کی مرتبہ کتاب ساغر بنام ذکیہ مل گئی۔ نہایت ممنون ہوں۔ آپ نے بڑے سلیقے سے ساغر صاحب کے تمام خطوط جو ان کی بیگم صاحبہ کے نام ہیں سلسلہ وار اور تاریخ وار مرتب کر دیے ہیں اور حسن طباعت سے آراستہ کرائے ہیں۔ آپ نے یہ بڑی ادبی خدمت انجام دی ہے کہ شاعروں کے خطوط وہ بھی ان کی بیوی کے نام بہت کم چھپے ہیں یا شاید چھپے ہی نہ ہوں سوائے جاں نثار اختر اور صفیہ اختر کے خطوط کے۔ آپ نے سلیقہ سے انھیں ترتیب دیا ہے اور تعجب یہ ہے کہ یہ ۲۴۰ صفحات کی کتاب کتابت کی غلطیوں سے پاک ہے۔ مبارکباد قبول کیجیے۔“ **پروفیسر محمد حسن (دہلی)**

……

”عزیز از جان و دل، پیارے بھتیجے فیروز! بیٹے تم نے جو گران قدر تحفہ اپنے ایک حقیر فقیر چچا کو ارسال کیا ہے اسے پا کر جو بے انتہا مسرت محسوس ہوئی ہے وہ الفاظ میں بیان نہیں ہو سکتی، مگر اتنا جانتا ہوں کہ میرے جذبات کو تم اس لیے بخوبی سمجھ سکتے ہو کہ تمھارے پاپا سے میرا جو تعلق خاطر ہے وہ تم سے پوشیدہ نہیں ہے۔ بڑی بات یہ بھی ہے کہ تمھارے پاپا اور ممی (میری بھاوج محترمہ عاصمہ) نے جس طرح اپنے جگر گوشوں کی تہذیب و تربیت کی ہے وہ اس پر پوری نیک نہادی اور خلوص کے ساتھ عمل بھی کر رہے ہیں۔ ”مظفر حنفی ایک مطالعہ“ ہر اعتبار سے نہایت خوبصورت، مکمل اور قابلِ استفادہ کتاب ہے۔ میری طرف سے اس شاندار پیش کش پر دلی مبارکباد قبول ہو۔“ **عشرت قادری (بھوپال)**

MUZAFFAR KE NAAM

(Kuch Adabi Khutoot)

Compiled by: Er. Feroze Muzaffar

نام : فیروز مظفر

ابن : پروفیسر مظفر حنفی

ولادت : ۵ر مئی ۱۹۶۳ء

جائے پیدائش : ہسوا (فتح پور، اُتر پردیش)

تعلیم : بیچلر آف انجینئرنگ (جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی)

ذریعہ معاش : سیول انجینئر

پتہ : D-40، پہلی منزل، بٹلہ ہاؤس، نئی دہلی۔ ۱۱۰۰۲۵

ترتیب وتدوین :

(۱) مکتوبات ساغر نظامی

(۲) ساغر بنام ذکیہ

(۳) مظفر حنفی: سوالوں کے حصار میں

(۴) کمان

(۵) تیزاب میں تیرتے پھول

(۶) ہیرے ایک ڈال کے

(۷) مظفر حنفی: ایک مطالعہ

(۸) تنقیدی نگارشات

(۹) انوکھا شخص وشاعر: مظفر حنفی

(۱۰) شاد عارفی: حیات وجہات

(۱۱) عادل اسیر ایک مطالعہ

(۱۲) شاد شناسی

(۱۳) مظفر حنفی حیات وجہات

Zaman Publications
L-18 BATLA HOUSE NEW DELHI-110025
MOB: 9310365373 9871114022
EMAIL: ER.FEROZEMUZAFFAR@GMAIL.COM

ISBN 9789391105242

مرکزی پبلیکیشنز
MARKAZI PUBLICATIONS
S-17/4, Jogabai Ext., Jamia Nagar, Okhla, New Delhi-110025
Mob: 9811794822 / 21, E-mail: markazipublication@gmail.com

MUZAFFAR KE NAAM

(Kuch Adabi Khutoot)

Compiled by: Er. Feroze Muzaffar

نام	:	فیروز مظفر
ابن	:	پروفیسر مظفر حنفی
ولادت	:	۵رمئی ۱۹۶۳ء
جائے پیدائش	:	ہسوا (فتح پور، اُتر پردیش)
تعلیم	:	بیچلر آف انجینئرنگ (جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی)
ذریعۂ معاش	:	سیول انجینئر
پتہ	:	D-40، پہلی منزل، بٹلہ ہاؤس، نئی دہلی۔ ۱۱۰۰۲۵
ترتیب وتدوین	:	(۱) مکتوبات ساغر نظامی

(۲) ساغر بنام ذکیہ

(۳) مظفر حنفی: سوالوں کے حصار میں

(۴) کمان

(۵) تیزاب میں تیرتے پھول

(۶) ہیرے ایک ڈال کے

(۷) مظفر حنفی: ایک مطالعہ

(۸) تنقیدی نگارشات

(۹) انوکھا شخص وشاعر: مظفر حنفی

(۱۰) شاد عارفی: حیات وجہات

(۱۱) عادل اسیر ایک مطالعہ

(۱۲) شاد شناسی

(۱۳) مظفر حنفی حیات وجہات

Zaman Publications
L-18 BATLA HOUSE, NEW DELHI- 110025
MOB. 9310365373, 9871114022
EMAIL: ER.FEROZEMUZAFFAR@GMAIL.COM

ISBN 9789391105242

مرکزی پبلیکیشنز
MARKAZI PUBLICATIONS
S-17/4, Jogabai Ext., Jamia Nagar, Okhla, New Delhi-110025
Mob: 9811794822 / 21, E-mail: markazipublication@gmail.com